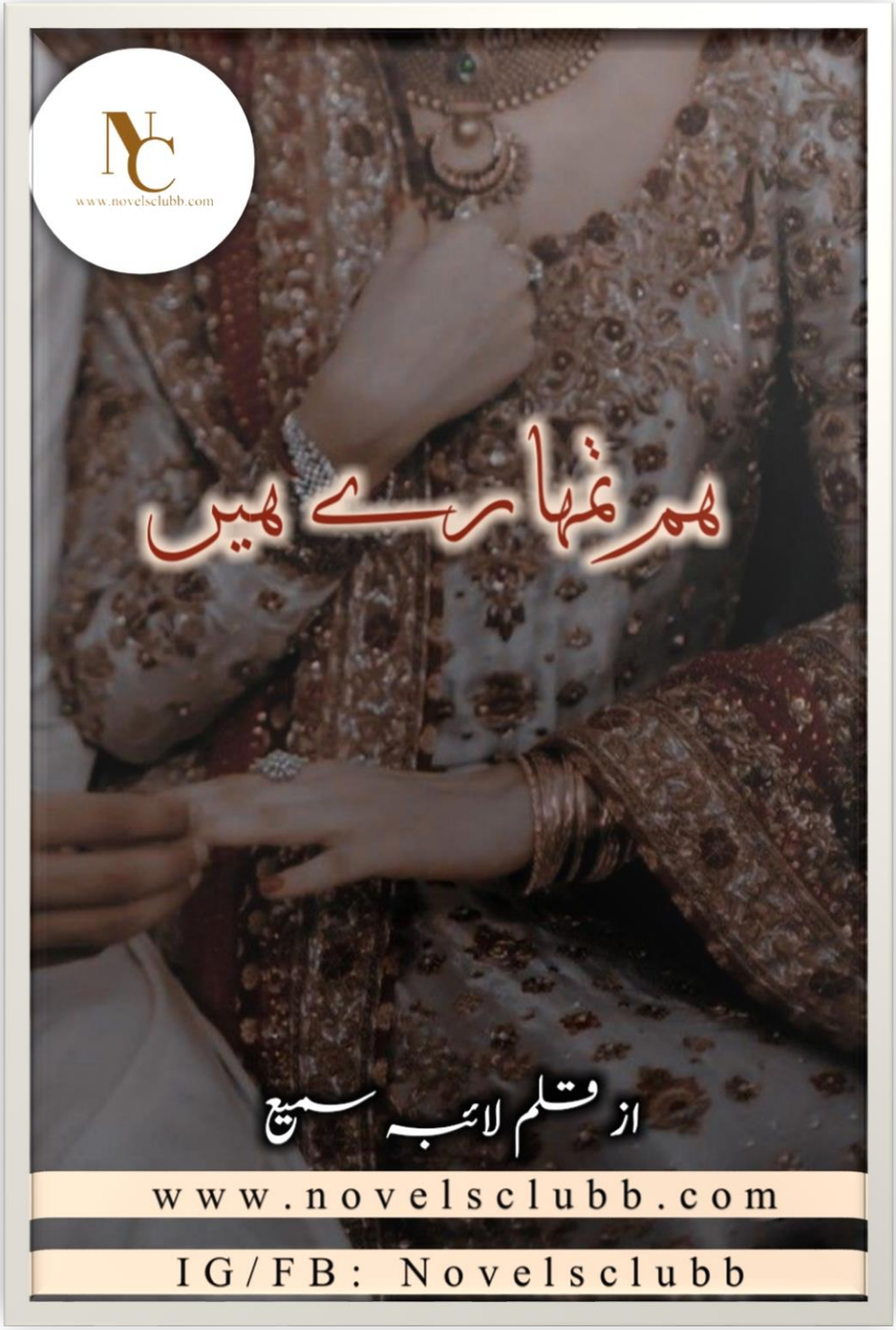
www.novelsclubb.com
ہم تمہارے ہیں
از قلم لائبہ سمیع
www.novelsclubb.com
IG/FB: Novelsclubb

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ہم تمہارے ہیں

از قلم

لائبہ سمیع

www.novelsclubb.com

••••••••بسمہ اللہ الرحمن الرحیم ••••••

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے،

کہانی ہے یہ سمندروں کے موتی سی، رات کی خاموشی سی،

سورج کی روشنی سی، کھلتے گلاب کی مہک سی، قوس قزح کے رنگوں سے بنی علمیرہ،

اور۔۔۔۔

جنگ میں زندہ رہ جانے والا آخری سمراٹھ،

محبتوں میں وفا رکھنے والا،

زیغم علی کی!!

www.novelsclubb.com

جیسے رقاصہ کے گھونگروں ٹوٹ جائیں لہو کے قطرے پیروسے چپک جائیں درد

سے اٹھتی ٹیسو کو بھی کوئی موسیقی کی دھن سمجھ بیٹھے،

یہ کہانی ہے ایسے مدہوش آدم زاد کی،

ڈوبتے سورج کی آخری کرن ایک ایسے کردار کی جو ساتھ ہوتے ہوئے بھی انجان

ہے،

.....

"چھن...!"

چھن...!

کسی مٹی کی طوفان کی مانند اسنے پورے ہال کا چکر یونہی گول گھومتے گھومتے کاٹ لیا

،

ڈھولک کی تھاپ اور سنگیت کے سنگ اسکے پیر وسے گونجتی وہ گھونگروں کی آوازیں

اس بڑے سے حال نما کمرے کو سحر میں جکڑ چکی تھی،

اپر سے بل کھاتی کمر اور تیکھی نظروں میں ویرانی،

صندل سی مہک شاید جو اسکے وجود کا حصہ تھی،

ناجانے کیوں انکھوں میں نمکین پانی تھا اسکے، مگر ارد گرد بیٹھے لوگ تو کافی محظوظ

نظر آرہے تھے ہاتھ میں گجرے لیے،

آنکھوں میں مدہوشی،ایک عجیب سا سرور تھا اسکے گھونگروں میں،

دیکھتے ہی دیکھتے زمین لال نیلے کاغزوں بھر گئی،

ہاں کاغذ ہی تھے وہ، جس کو شاید زمین زاد دولت کہتا ہے،،۔وہ اسکے قدموں میں ڈھیر ہوئی پڑی تھی،

ایک حسینہ کہ قدموں کی دھول،

اتنی کہ جہاں پاؤں رکھتی وہاں ایک کاغذ ہوتا، مگر اس رقاصہ کے چہرے پر اداسی کیوں تھی،

اسکا دل اداس تھا،اسکی آنکھیں مردہ تھیں،نا کوئی آرزو تھی جینے کی نہ کوئی تمنا تھی مرجانے کی،

خدا جانے اس اپسرا کو کیا ملال تھا زندگی سے،

نہ مرنے کی خواہش تھی اسے نہ جینے کی ارزو،

بس آخری سر ہوا میں بلند ہوا اسکی سماعتوں سے ٹکرایا،

اسکے پیر وکی حرکت بھی دھن کے حساب سے تیز ہوئی،

ہاتھ بھی اسی ہنر سے گھمائے،آنکھیں بھی یونہی گھمائی،

اتنی شدت کہ شاید پاؤں میں بندھے یہ سرخ رنگ کے پٹے میں بندھے یہ

سنہرے گھونگروں ٹوٹ کر اسکے پاؤں میں پیوست ہو جائیں گے اور

اسکے جسم۔کا سارا خون چوس لیں گے،

گانے والے نے آخری حرف کہے اور اسکے پاوں بھی آخری حرف پر ٹھہر گئے،

جیسے اب بے جان ہو جائیں گے،اب کوئی سکت نہیں ہو گی ان میں کہ رقص کریں،

وہ زمین پر گر گئی،اور دائرہ بنائے بیٹھے لوگوں کے چہرے پر خوشی امڈی،سب نے

تالیوں کی بھرمار کر دی،

توصیفی کلمات کی فہرست لگی،۔لیکن اسنے پرواہ نہ کی،زیوارات سے سجی وہ لڑکی مانو

مٹی کا مجسمہ ہو،

جو بس دھن کی آواز پر چلے،دھن بند ہو جائے تو جسم سے اسکے روح کھینچ لی جائے،

اسکی خوبصورت غزالی انکھیں،

"واہ تارہ بائی واہ" موٹی عورت اٹھی اور شاباشی دینے لگی،

مگر وہ نظریں زمین پر گاڑھے ہی بیٹھی رہی، تارہ نے نظریں زمین سے نہ اٹھائی،

"بڑی کمائی ہوئی آج!؟!" اپنی کمر کو سیدھا کرتی وہ ایسے بولی جیسے نہایت ہی کوئی محنت بھرا کام کیا ہو اسنے،

"عافیہ اماں کیا اب وہ اسکول جا سکتی ہے؟؟" نظروں کو اب اٹھایا گیا، آواز میں نمی تھی،

"ارے ہاں ہاں کروادیا ایڈمیشن سمجھو، جا کمرے میں جا" انہوں نے پیسو کی موٹی گڈی کو گنتے ہوئے کہا،

وہ بوجھل قدموں سے اٹھتی اب کمرے کی طرف رخ کر گئی،

جہاں اسکی بیٹی تھی، مگر کمرے میں پہنچی تو اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی دیکھا وہاں اسکی بیٹی۔۔۔۔۔

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»»

”ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے

تمھیں کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے.

نہ شعلے میں یہ کرشمہ نہ برق میں یہ ادا.

کوئی بتاؤ کہ وہ شوخِ تند خو کیا ہے.

غالب کا شعر مائیک پر گونجا، میٹھی نرم آواز میں شعر کہا گیا تھا، یہ کالج کا اسپورٹ ویک چل رہا تھا، بی کوم کی کچھ اسٹوڈنٹس اسٹیج پر کھڑی ہو کر تالیاں بجا رہی تھی، اور شعر کہنے والی لڑکی حوصلہ افزائی کر رہی تھی، یہ شاعری کا مقابلہ تھا، تین لڑکیوں کے درمیان تینوں اسٹیج پر کھڑی تھیں، مگر وہ لڑکی مسلسل اس بھرے مجمع میں کسی کو تلاش رہی تھی، وہ ہر بار ایک نگاہ گھماتی، مگر نظریں ناکام لوٹ آتی،

''اور اسی کے ساتھ علمیرہ صمد صدیقی نے یہ مقابلہ اپنے نام کیا ہے!''انکی میڈم کی آواز گونجی،

تو خوش ہونے کے بجائے اسکا چہرہ مزید مرجھا گیا،اب شکستہ انداز میں پلکیں جھکالی گئیں،

جیسے وہ سوچ رہی تھی ویسا کچھ نہ ہوا،

اور ہر بار کی طرح ایک نیا بہانہ ملنا تھا اس کو،

''ماما آج بھی نہیں آئیں آپ''دھیمی آواز میں اسنے افسوس ظاہر کیا،اب اسے نہ ہی جیت میں کوئی دلچسپی رہی،نہ ستائشی انداز میں بجتی تالیوں اور سیٹیوں میں،

میڈم کے ساتھ تصویر بنائی،اور ٹرافی ان سے لی،

وہ بھی جبرا مسکراتی ہوئی بھرے مجمعے سے نکلی،

اسکا دم جو گھٹ رہا تھا اس ماحول میں،آخر اسکے گرد سب لوگ اتنے خوش کیوں ہیں؟

کلاس روم میں آکر اسنے تقریباً ٹرافی کو بستے میں پھینکا ہی تھا،

سفید یونیفارم پر بھورے بالوں کی چوٹی بنائی گئی تھی، ویسے ہی سفید جوتے پہنے تھے،

چہرے پر تاثرات نہیں تھے، وہ شاید جانتی تھی آخر میں ایسا ہی کچھ ہونا تھا،

جو بچپن سے اسکے ساتھ ہوتا آیا تھا،

"یار کیا مقابلہ کیا ہے تم نے لڑکی!!" ارمش توصیفی انداز اپناتی ہوئی، کلاس روم میں داخل ہوئی،

علمیرہ نے اپنی آنکھیں بند کی شاید وہ اپنے اندر چھپی ناراضگی کسی پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی،

"تمہارا شکریہ" اتنا ٹکا سا جواب وہ بھی اتنے تاسف سے کہا گیا، ارمش کو یقیناً صدمہ پہنچا،

المیرا نے ایرانی چادر کو اپنے گرد لپیٹ لیا، ساتھ

اپنا بیگ کاندھے پر ڈال کر ارمش۔کو۔یو نظر انداز کیا گیا جیسے وہ اسکی سہیلی نہ ہو،

''ویسے تم گھر جا رہی ہوں؟''اونچی سنہرے بالوں والی پونی ہوا میں جھول رہی تھی،بیگ کاندھے پر لٹک رہا تھا،وہ المیرا اسے قدم ملانے کی کوشش کرنے لگی،

''نہیں!''وہی سپاٹ لہجہ اپنایا گیا،

''پھر؟''ارمش کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے،اور قدم بھی ساکت ہو گئے،

اب وہ علمیرہ سے دو قدم پیچھے تھی،اور المیرا اس سے آگے کی جانب کھڑی تھی،

"مریخ پر جا رہی ہوں چلنا ہے؟؟''قدرے سخت اور ناراض لہجے میں بات کہی گئی تھی،

www.novelsclubb.com

دھوپ کی تپش بڑھتی ہی جا رہی تھی،

اسلیے اس دھوپ میں آنکھیں پوری کھولنا مشکل تھا،وہ ماتھے پر ہتھیلی رکھے دھوپ سے بچنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی،

جیسے المیرا اپنی ناراضگی کو چھپانے کی کر رہی تھی،

''اچھا نہ بھئی !اب مریخ والے بھی ایسی چیزیں نہیں رکھتے !اب ہر کوئی میری طرح بے عزتی پروف تو نہیں ہوتا نہ !''ارمش لمبے قدم اٹھاتی المیرا کے مقابل کھڑی ہو گئی، جو کب سے اپنا غصہ ارمش پر نکال رہی تھی،

''میں ڈراپ کر دوں تم کو؟''گاڑی کی چابی المیرا کی آنکھوں کے سامنے کرتی اسے آفر کرنے لگی،

المیرا طنزیہ مسکرائی،

''مجھے سچ میں گھر ہی جانا ہے جنت میں نہیں''اب کی بار بات تنبیہ کرنے والے انداز میں کی گئی،

www.novelsclubb.com

''کم ان میں اچھی ڈرائنگ کرتی ہوں''اپنے ساتھ ہونے والی اس ناانصافی پر بولنا ارمش کو اپنا حق لگا،اسلیے جھٹ دفاع ہوا

''ہاں اتنی اچھی کہ سامنے کوئی آجائے تو چیخ پہلے مارتی ہو اور بریک بعد میں !''

دوبارہ مزاق اڑایا گیا

"مرضی ہے تمہاری" ارمش نے بھی کاندھے اچکا ئے اور وہ دونوں اب ساتھ ساتھ چل رہے تھے، ایک کاندھے پر بیگ جھول رہا تھا،

"تمہاری ماما نظر نہیں آئیں، حیرت ہے، اگر میں جیت جاتی نہ کمپیٹیشن تو میں نے پورا کالج سر پر کھڑا کر لینا تھا، اور میرے بابا تو دعوتیں کرتے نہیں تھکتے لوگوں کی،، "ارمش اپنی لو میں بولتی جا رہی تھی، ارمش ان لوگوں میں سے تھی، جو سونے کا چمچ منہ میں لے کر پیدا ہوتے ہیں،

جبکہ کہانی کے دوسرے حصے پر المیرا وہ تھی جس نے محرومیوں کے سوا کچھ نہیں دیکھا تھا، زندگی میں،

اسکی اس بات پر المیرا کے چہرے کی مبہم مسکراہٹ بھی ختم ہو گئی، چہرہ بالکل سپاٹ ہو گیا،

"تمہاری ماما کو چاہیے وہ۔۔۔۔" ارمش کوئی تجویز دے ہی رہی جب المیرا کی سخت آواز نے اسکی آواز دبا دی،

www.novelsclubb.com

"کیا ہو گیا ہے، تم تو ایسے برتاؤ کر رہی ہو جیسے میں نے کوئی علاقہ فتح کر لیا ہے؟ ایک معمولی سا شاعری مقابلہ جیتا ہے، مجھے نہیں لگتا یہ کوئی اتنی اہم بات ہو گی" اسکی آواز تیز تھی،، جیسے وہ بتانا چاہتی ہو دنیا کو کہ وہ کسی کے لیے کچھ معنی نہیں رکھتی، وہ بس ایک معمولی سی شہ ہے، جس نے محبتیں نہیں دیکھی تھی،

"اچھا نہ ریلکس!!" اسکے یو بھڑک جانے پر، ارمش نے اسے پر سکون رہنے کا کہا، ارد گرد کے چلتی لڑکیاں اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھیں،

"مجھے تم سے بات نہیں کرنی ارمش! جب تمہارے سنہرے خواب تکمیل کو پہنچ جائیں تو واپس اس دنیا میں آجانا" وہ نا جانے کیوں اتنا سخت لہجہ ارمش پر اپنائی ہوئی تھی،

آخر ارمش اسکی سب سے بہترین اور اکلوتی دوست تھی،

وہ ارمش کو وہیں چھوڑ کر کالج کے گیٹ سے باہر نکل گئی

جبکہ ارمش اسکے بدلے رویے پر اسکی پشت تکتی رہی،۔

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»»

ٹھاہ.....!

ایک بندوق کی گولی جو سامنے کھڑے اس شخص کو جا لگی،

تڑاتڑ برستی بارش میں دو بھیگے وجود آمنے سامنے کھڑے تھے،

پیچھے کھڑی گاڑی کا ایک دروازا کھلا تھا، کوشاید اسی نے کھولا تھا، اور گاڑی کی ہیڈ لائیٹس کی جل رہی تھی،

اور وہ دونوں باہر کھڑے کسی بات پر بحث میں مبتلا تھے جب اچانک سے سامنے والے شخص نے بندوق چلادی،

گولی جسکو لگی تھی وہ تر ہوتی زمین پر ڈھہ گیا،

وہ نشے کی حالت میں تھا، کار میں بیٹھے کم عمر بچے نے جب دیکھا کہ اسکا باپ زمین پر گر پڑا ہے تو ننھے ہاتھوں سے گاڑی کا دروازا کھول کر باہر نکل ایا،

وہ آدمی گھبرا گیا،اس بچے کو دیکھ کر،اسکے ہاتھ پاؤں میں ارتعاش پیدا ہوا،

آنکھوں کے پپوٹے سرخ ہونے لگے،

"بابا!!!"روتا ہوا بچہ اپنا مرے ہوئے باپ کو پکارنے لگا،

وہ کبھی اسکے گال پر ہاتھ لگاتا کبھی گولی کے نشان پر،

اس شرابی نے بندوق اس معصوم بچے پر تان لی،یقیناً وہ اسکے لیے پریشانی کا باعث بنتا

،

کیونکہ وہ اتنا چھوٹا بھی نہیں تھا کہ اپنے باپ کے قاتل کا نام نہ بتا سکے،

یک دم گولی چلی اور۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»

"کیا لینے آئی ہو ادھر؟"کرسی پر بیٹھے سیم نے گلاس پر اپنی انگلی گول کر کے گھمائی،

"تمہیں کیا ہو گیا ہے،تم مجھے نظر انداز کیوں کر رہے ہو؟"اعلین نے سیم کو دیکھا

جواب بھی یونہیں خاموش بیٹھا اس کی بات تحمل سے سن رہا تھا،

''مجھے تم سے کوئی تعلق نہیں رکھنا، ختم!''اسکی بات مکمل ہونے کے بعد اسنے صاف گوئی اختیار کی اور آخر اسے اصل وجہ بتائی،

"میں تم سے محبت کرتی ہو!!''اسنے جیسے یقین دلایا،

''اہ جسٹ شٹ اپ! مجھ جیسے نا جانے کتنے لڑکو سے یہ وعدے کیے ہیں تم نے'' اسنے دھتکار دیا،

''میں ایسی نہیں ہو!''آنکھوں میں۔ نمی لیے یقین دلایا گیا،

''جیسی بھی ہو مجھے پروہ نہیں ہے میری دولت عزت شہرت سے محبت کرنے والی ہو، اب تم کو یہ عیش جاتا دکھ رہا ہے تو مگر مچھ کے آنسو بہا رہی ہو!''اسنے حقارت آمیز لہجہ اپنایا

''اب اپنے لیے کوئی نیا شکار ڈھونڈ لو!''اسنے کہا اور وہاں سے چلا گیا،

جبکہ علین کی آنکھیں رو رہی تھی،

"میری بددعا ہے تمہیں محبت ہو اور تم کو تمہاری محبت نہ ملے اور وہ بھی تمہیں یوں ہی دھتکار دے،

منظر دھندلا سا گیا وہ روتی گئی اور بددعا دیتی چلی گئی،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»»

"میرا بچہ آ گیا؟؟"علمیرہ کمرے میں جانے ہی لگی تھی کہ یک دم اسے عقب سے اپنی ماں کی آواز آئی، بڑا اپنائیت بھرا لہجہ تھا انکا،

"ہمم آ گئی!"جواب بھی دو ٹکا سا دیا گیا،

"ناراض ہو ماما سے؟"یسرا نے آنکھیں گھمائی،

"آپ کو کیا ہی فرق پڑتا ہے؟"اسنے لہجے میں کڑواہٹ لائی،

"میں اپنے کیس میں..."انکی بات ادھوری رہ گئی، جبکہ المیرا بیچ میں بول پڑی،

"ماما اللہ کا واسطہ مجھے کوئی جسٹیفکیشن نہ دیں"وہ اونچی آواز میں بولی تو یسرا کا چہرہ

اتر گیا،

"یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا؟؟؟" انہوں نے ٹوکا،

تو علمیرہ نے کنپٹی سے اپنے بال یوں پکڑے جیسے دیوانی ہو،

گہرا تنفس بھرا،

"مجھے بخش دیں آپ اور آپکے شوہر!! خدا کے لیے مجھے بخش دیں!!" اپنے ہاتھ

انکے آگے جوڑ دیے،

"حد میں رہو اپنی لڑکی..!" انہوں نے تنبیہہ کی،

ک

"ہاں میں ہی حد میں رہو، مجھے ہی ساری ریتی رواج سکھائیں اپ، مگر کوئی قانون

آپ پر لاگو نہیں ہوتا زہنی مریضہ کر دیا ہے آپ دونوں نے مجھے۔۔۔" اسکی

آنکھوں میں۔بے ساختہ آنسو بھر گئے، وہ جھٹ سے کمرے کا لاک گھماتی اندر

کمرے میں چلی گئ،

www.novelsclubb.com

بیگ پھینکتی ہوئی، بیڈ پر بیٹھی، اور رونے لگی، چہرہ سرخ ہو گیا، دماغ ماؤف ہو گیا،

اسکا دل چاہا کہ پھندا لگا لے خود کو،

وہ کچھ پل۔ کے لیے دور جانا چاہتی تھی یہاں سے،

دراز سے نیند کی گولی نکالی اور پانی کے ساتھ نگل گئی،

شاید زہن تھوڑا سکون میں اجائے،

"اسکا تو روز کا یہی ڈرامہ ہے" انہوں نے بند دروازے کو دیکھا پھر ہاتھ سے جھٹک

دیا، اور وہاں سے چلی گئی،

"پر وہ کسے تھی اسکی؟؟

المیرا! زندگی میں محبت کی ماری المیرا،

رات کہ کسی پہر انکھ اسکی کھلی، اسکا سر بھاری ہو رہا تھا،

اور بھوک بھی لگ رہی تھی، گھڑی ہر نظریں گھمائی تو گیارہ بج رہے تھے،

www.novelsclubb.com

وہ اٹھی منہ دھونے اور کپڑے بدلنے کے بعد اسکی پہلی منزل کچن تھی،

"کچن پورا سمٹا ہوا تھا، ساری پتیلیاں خالی رکھی ہوئی تھی،

یہ ایک بڑا سا دو منزلہ گھر تھا، جہاں نیچے اصغر صاحب اور اوپر انکے چھوٹے بھائی صمد صدیقی رہتے تھے،

اصغر کے دو بیٹے تھے سلیمان اور رحیم،

جبکہ صمد صدیقی کی چار بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا،

جن میں المیرا دوسرے نمبر پر تھی،

باقی اسکی دو بہنیں چھوٹی تھی،

مگر حقیقت تھی کہ المیرا انکی بائیولوجیکل بیٹی نہیں تھی، انہوں نے اسے گود لیا تھا،

تبھی بڑی بیٹی کی وہ ہم عمر تھی،

اور سب سے چھوٹا بیٹا تھا، شمشیر صدیقی،

صمد آرکیٹیکچر تھے پیشے سے جبکہ انکی بیگم لیسر اوکیل،

www.novelsclubb.com

اور انکے بھائی اصغر ریٹائیرڈ جنرل تھے،

سلیمان بیٹا شادی شدہ تھا جبکہ دوسرا ابھی پڑھ رہا تھا،

یسرا کا رویہ اس وقت تک ٹھیک تھا جب تک وہ بدزبان نہیں تھی،

مگر المیرا اپنی تین بہنوں سے احساس کمتری کا شکار ہو گئی،

کیونکہ وہ اور دانیہ ہم عمر تھے مگر وہ اچھے اسکول گئی، جب اسکی باری پر بات آتی تو

کہتے ہاتھ بھی تنگ ہے، پیسے آئینگے تو اسکا ایڈمیشن بھی ہو جایے گا،

وہ گلی کے اسکول جاتی، اسکی بہنو کی الماریوں میں کپڑوں کی لمبی لمبی قطاریں تھیں

مگر اسکے پاس چند ایک کپڑے موجود تھے،

اور جب شمشیر ہو گیا تو اسکی اہمیت تو مانو مٹ ہی گئی،

بس نام کی رہ گئی وہ بیٹی،

اسنے اداسیت سے نظریں گھمائی،

فریج پر نوٹ چپکا تھا،

www.novelsclubb.com

اسنے نوٹ اٹھا کر پڑھا،

ہم سب مووی دیکھنے جا رہے ہیں تمہارے لیے فریج میں دوپہر کے چاول ہیں گرم کر کے کھا لینا،اور ہاں تمہارا رونا شروع ہو اس سے پہلے بتاؤ کہ ہم نے تمہیں اٹھایا تھا مگر تم دروازے کو بند کیے سو رہی تھی'دانیہ''اسنے نوٹ پڑھا استہزائیہ مسکراہٹ چہرے پر نمودار ہوئی،

''بڑی آئی رحمدل،آہ،زندگی کی ساری خوشیاں تو قسمت نے دوسروں کی جھولی میں ڈال دی،میرے نصیب ہی کھوٹے تھے''ٹھنڈی آہ بھرتی ایک بار پھر اسنے اپنے نصیب پر ماتم کیا،

www.novelsclubb.com

فریج میں چاول دیکھے،

چاول کو پلیٹ میں نکالا،مشکل سے ایک پلیٹ ہی چاول تھے وہ،

''احسان عظیم دانیہ بیگم''طنز کیا گیا،

پھر اسے مائکرو ویو میں رکھا گرم کرنے کی غرض سے،

اسنے لانگ شرٹ پر سفید پلازو پہنا ہوا تھا، بالوں کو یونہی چوٹی کے اسٹائل میں باندھا تھا جیسے کالج کے لیے باندھا ہوا تھا،

گنتی مکمل ہونے پر مائیکرو ویو میں سے آواز آئی

،

اسنے بے دھیانی میں چاول کی پلیٹ نکالی جو گرم ہو رہی تھی،

اسکا ہاتھ سے پلیٹ چھوٹی، اور ڈائریکٹ سنک میں جا میں گری،

پہلے تو اسنے اپنی ہاتھ پر پھونک ماری،

پھر چاولوں کو تاسف سے دیکھا، جو برباد ہو گئے تھے،

"ہائے منحوس میں!" گردن کو دائیں بائیں ہلائی،

"کیا ہوا چڑیل..." پیچھے سے رحیم کی آواز اسکے کانوں میں ٹکرائی،

"لو پہلے بربادی کم تھی جو تم بھی آ گئے!" اسنے رحیم پر طنز کیا،

"میں گیا کب تھا؟؟" سیاہ بھونیں اچکاتے ہوئے اسنے کہا،

''یار مجھے تنگ نہ کرو میں پریشان ہو، بھوک لگ رہی تھی چاول بھی گر گئے،''اسے پھر چاولوں کا ملال ہوا،

''تبھی تو غلام اپ کے لیے چکن تکہ لایا ہے''اسنے کمر کے پیچھے چھپے ہاتھ کو آگے کیا،

مانوں چہرے پر گئی چمک لوٹ ائی

/''میری دل کی سن لی تم نے''اسنے ہاتھ سے تکہ لیا،

''وہ کہتے ہیں نہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے! تمہارے دل نے خواہش کی اور میرے دل نے پوری کر دی''اس نے جواباً کہا،

اب وہ دونوں ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے،

''میں جانتا تھا دانیہ اور باقی سب گئے ہیں فلم دیکھنے اسلیے میں آگیا تم کیوں نہیں گئی؟''رحیم نے اسے دیکھا، جو چکن تکے کے ساتھ انصاف کر رہی تھی،

''میری ایسی قسمت کہاں؟"اسنے ٹیبل پر دونوں ہاتھ دھرے،

''چمکتے چاند گرہن ہوں میں''اسنے جبرا مسکراتے ہوئے بات کہی

"ایک تو تم یہ خود کو برا بھلا کہنا چھوڑ سکتی ہو؟؟''اسنے علمیرہ سے کہا،

جس پر اسنے طنزیہ انداز میں اثبات میں گردن ہلائی،

''دیکھو رحیم میری زندگی میں۔رشک کرنے والا ایسا کوئی کام بھی نہیں ہے،

نہ سگے ماں باپ ہیں،نہ کوئی ہنر،نہ ہی کوئی سلیقہ،میں اکھڑ دماغ اور بدزبان ہی

ٹھیک ہوں''اسنے ہوا میں ہاتھ جھلا کر اپنی بات کہی،

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے!''رحیم نے گردن کو جھٹکا،

''خیر اسکو چھوڑو یہ بتاؤ مقابلے کا کیا ہوا؟؟''رحیم نے اسکا زہن اس بات سے

ہٹانے کے لیے دوسری بات کی،

''ہونا کیا ہے؟وہی جیت گئی''اسنے بیزاری سے کندھے اچکایے اور جواب دیا،

رحیم کے ماتھے کے بل سمٹے،

''کیا سچ میں؟؟''حیرانی سے پوچھا گیا،

''اب میں جھوٹ کیوں ہی بولوں گی بھلا؟''اس نے پانی کا گلاس منہ سے لگایا،

''اچھا ٹرافی کہاں ہے؟؟''رحیم نے دلچسپی لی،

''اندر کہیں پڑی ہو گی، ویسے بھی صبح کوڑے دان میں پھینک دو نگی اس کو''اس نے

پلیٹ اٹھائی اور سنک کی جانب بڑھی،

"ارے بھئی سنبھال کر رکھو یادیں ہیں یہ''وہ بھی اسکے پیچھے ایا،

''مجھے ایسی بھیانک یادوں کو ساتھ رکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے''اسنے پلیٹ سنک

میں ڈالی، اور چاول بھی نہیں سمیٹے،

پھر صوفے پر اکر بیٹھ گئی،

"یار چچی مصروف تھیں..!''اسنے بھی وضاحت دی،

"رحیم اپنوں کے لیے وقت نکالا جاتا ہے! بچپن سے وہ میرے ساتھ ایسا کرتی آئی

ہیں، جب لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں نہ تمہاری ماں کیوں نہیں آئی تو مجھے سچ میں برا

لگتا ہے، میں کیا بہانہ بناو، باقی دانیہ کی تو ایک میٹنگ انہوں نے اسکپ نہیں کی''وہ

کھا جانے کو دوڑی،

"اچھا نہ اس کو چھوڑو،" وہ اسکے رویے کے تغیر سے باخوبی واقف تھا، یہ اسلیے تھا کہ اس میں احساس کمتری تھی،

وہ ہمیشہ اپنے نصیب پر گلے شکوے کیا کرتی تھی،

جلدی روجایا کرتی، غصہ کرتی کبھی کبھی بے جا مسکرایا کرتی،

اپنا اور دوسروں کا معاوضہ کر کے خود کو حقیر سمجھتی،

وہ بدزبان ہو رہی تھی، وہ چڑچڑی ہو رہی تھی، اور اسکی طبیعت میں یہ تبدیلی اچانک نہیں تھی،

www.novelsclubb.com

بلاشبہ وہ زہین تھی اور ساتھ ساتھ حساس بھی، وہ ہر بات کو دل سے جلد لگا لیا کرتی،

ایسے بچوں کا عام بچوں کے مقابلے زیادہ خیال رکھا جاتا ہے،

مگر یسر اصدیقی تو سب بھول ہی گئی شمشیر کی پیدائش میں،

اور وہ مینٹلی طور پر ڈسٹرب ہو رہی تھی،

اب اسکا دل نہیں کرتا مزاق کرنے کو،

باتیں کرنے کو،

لمبی لمبی خواہشات رکھنے کو،

تیار ہونے کو،

وہ جب ارمش کو دیکھتی تو سوچتی کہ وہ ان سب میں دلچسپی کیسے لے لیتی ہے،

نئے کپڑے لینا، بے جا گھومنا پھرنا یہ اسے خوشی کیوں نہیں دیتا، وہ خوش کیوں

نہیں ہے،

باقی سب تو زندگیوں میں سکون سے ہیں،

لیکن رحیم کی موجودگی اسکی فکر اسے تھوڑا سکون اور تھوڑی راحت ضرور دیتے

تھے

،

"ہم اپنی شادی کی باتیں کرتے ہیں" اسنے علمیرہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا،

''یہ ہماری شادی کہاں سے آگئی؟''اسنے ہاتھ آزاد کروایا،

''یہی کہ میں جب لندن سے واپس آجاوگا تب میں تمہاری گھر میں بات کرونگا،''

وہ محبت بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"یقیناً انکار ہی ہوگا, دانیہ زیادہ سلیقہ مند ہے، تمہاری امی تو ہمیشہ یہی کہتی ہے''

اسنے روٹھنے والا انداز اپنایا،

''اونہوں!''اسکے حلق تک کڑواہٹ بھر گئی اس بات پر،

"میری پسند تم ہو علمیرہ!!''اسنے جتایا،

اسے کچھ سجھائی نہ دیا،

کہ کیا جواب دے,

"تم لندن کیوں جارہے ہو؟؟''سوال پوچھا گیا،

''دیکھو! المیرا مجھے اپنا فیوچر بنانا ہے تاکہ میں جب تمہارا ہاتھ مانگو چچا سے تو کوئی چیز

ہمارے بیچ میں نہ آئے''اسنے بات واضح کی،

www.novelsclubb.com

''اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ اب نیچے ! ! کھانا دینے آئے تھے نہ اپر بس جاؤ نیچے'' اسنے خفیف نظروں سے گھورا، اور جواب میں کچھ نہ کہا، اسے نیچے کا راستہ دکھایا،

"اچھا اچھا ! ! مادام جو یہ طوفان کچن میں برپا کیا تھا وہ صاف کر دو؟ ورنہ کلاس لگ جانی ہے تمہاری'' وہ بھانپ چکا تھا وہ ناراض ہے،

''اچھا جاتے ہوئے کچن کی لائٹ آف کر کے جانا اور ہاں ! ! دروازا بھی'' یہ کہہ کر وہ ٹی وی ان کر کے بیٹھ گئی،

رحیم نے کمر پر ہاتھ رکھا، اور تاسف سے گردن دائیں بائیں کی،

''کوئی حل نہیں آئی لو یو نہیں بندہ تھینک یو ہی بول دیتا ہے،'' وہ زیر لب بڑبڑایا اسکی بے حسی پر،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

»»»»»

''سیم ہمارے کچھ بندے پکڑ لیے گئے ہیں, پولیس کے ہاتھوں'' ایک بندہ ہاتھ

باندھے اسکے سامنے کھڑا ہوا تھا،

مافیا کی دنیا کا بھیڑیا،

اور یہ لقب اسے یوہی ملا تھا، کیونکہ وہ آزاد تھا،

کسی کی نہ ہی اتنی طاقت تھی نہ ہی جرت کہ اسپر ہاتھ ڈال سکے،

اسکی آنکھیں اگر کسی شکار پر لگ جائے تو اسکا بچنا اس بلا سے ناممکن ہی تھا سمجھو،

بالکل بھیڑیے کی طرح،

بھیڑیا وہ احد جانور ہے جو اپنی آزادی پر کبھی بھی سمجھوتہ نہیں کرتا۔

www.novelsclubb.com

بھیڑیا وہ احد جانور ہے جو کسی کا غلام نہیں بنتا جبکہ شیر سمیت ہر جانور کو غلام بنایا جاسکتا ہے۔

بھیڑیا وہ احد جانور ھے جو اتنی طاقت رکھتا ھے کہ اس کی تیز اور پھرتیلی آنکھیں کسی کا تعاقب کر کے پھرتی سے چھلانگ لگائے

اور اسے مار ڈالے

''زندگی میں غلامی سے بہتر موت ہے!،''

''کس کی جرت ہے جو مجھ پر ہاتھ ڈالنا چاہتا ہے؟''آنکھوں کے کنارے سرخ ہوئے،

"پاکستان میں ایک ہے جو یہ چاہتا ہے آپکا گینگ بے نقاب ہو، وہ ان سے آپ تک پہنچنا چاہتا ہے!''اسنے تفصیل بتائی،

وہ استہزائیہ ہنسا!

''انٹرسٹنگ!,''آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی، یقیناً یہ کوئی عام چمک نہیں تھی، جب جب ایسی چمک اسکی آنکھوں میں پیدا ہوتی تھی تب تب طوفان برپا ہوتا تھا،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

»»»»»»

''یسر االمیرا کدھر ہے؟''صمد نے چائے کی سپ لی،

وہ سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے،

''وہ پروفیسر وہاج کے گھر گئی ہے''انہوں نے بھی سرسری انداز اپنایا،

"خیریت اتنی صبح صبح؟؟''وہ اپنی کمر کو سیدھے کرتے ہوئے گویا ہوئے،وہ اس بات سے تھوڑے غیر آرام دہ محسوس ہوئے تھے،

''امم، بابا آپ کو معلوم نہیں ہے کتنی چہیتی ہے وہ انکی''دانیہ نے اپنی ماں سے پہلے بات کہی،

صمد نے نرم انداز میں اسے دیکھا،

"ہاں مگر ایسی کونسی آفت آن پڑی تھی کہ تم نے صبح صبح اسے وہاں بھیج دیا''وہ یسرا پر ناراض ہوئے،

''پروفیسر سیڑھیوں سے گر گئے تھے،بس جیسے ہی خبر اسکے کانوں میں پڑی وہ تو سر پر پاؤں رکھے دوڑی،''انہوں نے جھک کر سامنے سے بریڈ کا پیس اٹھا کر اپنی تیسری بیٹی مناہل کو دیا،

جبکہ شمشیر صحن میں اپنی دو پہیوں والی سائیکل چلا رہا تھا۔اور انکی چوتھی بیٹی راہیمہ اسکے ساتھ کھیل رہی تھی،

انہوں نے ناگواری سے اپنے لب بھینچے،

اور ناشتے کی ٹیبل سے اٹھ گئے، شاید وہ اسے انکے گھر سے واپس لیکر آنے کے لیے ہی اٹھے تھے،

"یہ المیرا ابھی ہمیشہ بابا کا موڈ کا خراب کر دیتی ہے" دانیہ نے نخوت سے سر جھٹکا،

"تم چپ کرو!" یسرا نے اسے ڈپٹا،

اور اٹھ کر انکے پیچھے گئی،

"صمد کیا مسلہ ہے؟ کیا ہو گیا ہے؟؟ وہ پہلے بھی جایا کرتی تھی تب تو آپ ایسے ری ایکٹ نہیں کرتے تھے،" انہوں نے فکر مندی سے پوچھا،

"یسرا! پہلے کی بات اور تھی، لیکن اب وہ بڑی ہو گئی ہے، مجھ کو پروفیسر سے مسلہ نہیں ہے، وہ ہمارے اچھے اور پرانے پڑوسی ہے، اور المیرا انکی اولاد کی طرح ہے مگر

www.novelsclubb.com

انکا بدنامِ زمانہ بھانجا بھی ابھی گھر آیا ہوا ہے، کم از کم اسکی موجودگی تھوڑی محتاط رہو۔" انہوں نے وجہ بتائی،

یسرا کے ماتھے پر پڑے بل سمٹ گئے،

"وہ جیسی بھی ہے اب ہماری بیٹی ہے!" انہوں نے مزید کہا،

"ہمم آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں" انہوں نے بھی غیر مرئی نقطے کو گھورتے ہوئے اس بات کی حمایت کر دی،

www.novelsclubb.com

سفید چادر اپنے گرد لپیٹے وہ اس گھر کے لان میں موجود تھی،

پروفیسر وہاج راکنگ چیئر پر بیٹھے تھے، جھریوں زدہ چہرہ لیے، آنکھوں پر گول سی عینک لگائی ہوئی تھی،

وہ پہلے یونیورسٹی میں پڑھایا کرتے تھے، پھر کسی وجہ سے انہوں نے پڑھانا چھوڑ دیا،

وہ دو میاں بیوی اس گھر میں رہتے تھے انکی کوئی اولاد نہیں تھی، تبھی المیرا کو انہوں نے بیٹی کی طرح ہمیشہ دیکھا تھا،

وہ بھی ان پر جان دیتی تھی،

انکی بیگم کی وفات کے بعد وہ کافی بیمار رہنے لگے تھے،

وہ انکا خیال رکھنے کی کوشش کرتی، وہ بھی اسکو سمجھاتے تھے کہ وہ یوں اداس نہ رہا کرے، نہ ہی فضول باتوں کو زہن میں جگہ دے وہ بس

سنتی پھر مسکرا دیا کرتی تھی،

"اسنے ٹرے میں دو کپ رکھے، پھر اس میں چائے انڈیلی،

پروفیسر وہاج اسے ہی دیکھ رہے تھے،

اور دھیمے سے مسکرا رہے تھے،

"پروفیسر آپکو سنبھل کر اترنا چاہیے، یہ غلام الدین ہے نہ کام کے لیے، اپنے آپکو کیوں تکلیف میں ڈالتے ہیں اپ؟" اسنے چائے کی پیالے انکی طرف بڑھائی،

"چلو اس بہانے میری بیٹی مجھ سے ملنے آجایا کرتی ہے ں!۔"انہوں نے رسانیت سے کہا،

"پروفیسر! شرمندہ تو نہ کریں! مجھ کو یونہی بلا لیا کریں میں آجایا کرونگی"اسنے پشیمانی سے آنکھیں جھکا لیں،

"کل تم نے یسرا سے بدتمیزی کی تھی؟؟"انہوں نے چائے کی سپ لیتے ہوئے اسے دیکھا،

اسنے چونک کر پروفیسر کو دیکھا، یہ بات آخر کس نے بتائی تھی ان کو؟

"ایسے ششدر نہ ہوں رحیم نے بتایا ہے مجھے"انہوں نے اسکے چہرے کے تاثرات کو متبدل ہوتے دیکھ لیا تھا اسلیے پوچھنے سے پہلے ہی بتا دیا

"اسکے ماتھے پر کھینچی لکیریں ماند ہوئی،

"وہ مجھ سے پیار نہیں کرتیں پروفیسر!"اسنے اپنی انگلیاں مسلتے ہوئے کہا،

"تم زیادہ سوچ رہی ہو!"ٹھہر کر کہا گیا،

''میں کچھ نہیں سوچ رہی''اسنے جیسے یقین دلایا،

''پھر زبان درازی کی کوئی ٹھوس وجہ؟''انہوں نے اسے گھورا،

"میں نہیں چاہتی تھی بس..."الفاظ ادھورے رہ گئے،

''تمہیں معلوم ہے المیرا تم بہت جلد ہی اپنی رائے دوسروں کے لیے قائم کر لیتی ہو! ضروری نہیں جو تمہیں برا لگ رہا ہے وہ برا ہو!

تم نے سمجھا وہ جھوٹ کہہ رہی ہیں، ہو سکتا ہے تم غلط ہو، سچ میں انہیں کوئی کام۔ا گیا ہو!

دیکھو ضروری نہیں ہر بار کہانی میں ہم ہی مظلوم ہو! ہمیں دوسری طرف کی کہانی بالکل نہیں معلوم، تمہیں تھوڑا پازیٹیو سوچنا چاہیے''انہوں نے اسکے چہرے کو دیکھا،

''منفی باتیں ہماری شخصیت پر گہرا اثر ڈالتی ہیں، تمہیں چاہیے کہ تم ہر پہلو سے ایک مثبت بات نکالو، اور تھوڑا صبر کرنا سیکھو، زندگی بغیر صبر کے نہیں گزرتی بچے!!''

انہوں نے المیرا کو دیکھا وہ مسلسل زمین پر نظریں گاڑے ہوئے تھی،

"ماموں!"گھمبیر آواز وہاں گونجی،

ان دونوں کی ہی نظریں بے ساختہ اس آواز کے تعاقب میں گئی،

وہاں ایک خوبصورت نوجوان کھڑا تھا،جو دکھنے میں المیرا کا ہی ہم عمر تھا،

خوبصورت نین نقش،دراز پلکیں،سلیقے سے بنائے گئے بال،صاف رنگت،کسرتی بازو،لمبا قد،

وہ دل محو لینے کی حد تک پرکشش تھا،

اس نے پہلے پروفیسر کو دیکھا،پھر المیرا کو،

"علی!!"وہاج نے اسے اسکا نام سے پکارا،

اسنے دونوں بھونیں اچکائے انہیں دیکھا،

"المیرا یہ میرا بھانجا ہے!کل ہی آیا ہے یو ایس سے،"انہوں نے اس سے متعارف کروایا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

المیرا اثبات میں سر کو ہلا۔ گئی،

"سنو، چائے میرے روم میں بھی لے آنا" اسنے سرسری انداز میں اسے ایسے آرڈر دیا جیسے وہ کوئی ملازمہ ہو،

اسنے آنکھیں پھاڑ کر پہلے پروفیسر کو دیکھا، پھر پیچھے کھڑے لڑکے کو،

جس نے اپنے بالوں کی پونی بنائی ہوئی تھی، اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی،

المیرا نے پہلی نظر میں۔ ہی اسکو ناپسندیدہ ٹھہرا دیا تھا،

وہ اسے ٹکا کر جواب ضرور دیتی مگر اس سے پہلے ہی پروفیسر وہاج بول پڑے،

"علی ملازمہ سے کہو جا کر یہ کیا طریقہ ہے؟" پروفیسر وہاج نے اپنے لہجے کو تھوڑا سخت کرنے کی کوشش کی،

اس خاصا بے تکلفی پر،

انہیں ہر گز نہیں پسند تھا کوئی المیرا سے یوں بات کرے،

"اہ..! میں سمجھا یہ ملازمہ ہے! اوپس۔۔۔ ویسے حلیہ تو کچھ ایسا ہی ہے" وہ بڑبڑایا،

جبکہ وہ غصے سے سرخ ہوئی،

وہ بھی خبر سنتے ہی چادر لیے دوڑ کر چلی آئی تھی،

المیرا نے اپنے دانت پیسے،

"دکھنے میں تو آپ بھی گھمنڈی مغرور اور بداخلاق لگتے ہیں" وہ بھی برابر بولی،

تو ایک پل کے لیے علی سمیت وہاج بھی چونک گئے، وہ سچ میں جلد رائے قائم کر لیتی تھی،

"بدمعاش کہنا بھول گئی ہیں آپ!" اسنے سکون سے اسکی آنکھوں میں دیکھا جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑا ہو،

وہ زچ ہوئی اور اسے گھورا،

"روشنی سے کہوں بنا دے گی،" انہوں نے آنکھوں سے اسے جانے کے لیے کہا،

کیونکہ دونوں بددماغ روحوں کا تصادم جو ہو جانا تھا اگر وہ ایسا نہ کرتے تو، ض

وہ لاپروائی سے کاندھے اچکاتا اندر چلا گیا، اسے وہ منہ پھٹ لڑکی خاصا اچھی نہیں لگی

www.novelsclubb.com

تھی،

"یہ پہلی بار یہاں آیا ہے، بس وہاں سے ہی پیسے بھجوادیا کرتا تھا، میرے اصرار پر پہلی بار گھر آیا ہے، منہ پھٹ ہے تھوڑا،" انہوں نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا،

"کچھ زیادہ ہی منہ پھٹ ہے" اسنے بڑبڑایا، پھر بسکٹ انکی جانب بڑھائے،

جب صمد صدیقی گھر میں داخل ہوئے،

پروفیسر سے رسمی علیک سلیک کے بعد وہ المیرا سے گویا ہوئی،

"المیرا! تمہیں کچھ کتابیں لینی تھی نہ، چلو میں دلا دیتا ہوں،" عقب سے صمد صدیقی کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی،

وہ مڑی وہ انہیں یہاں دیکھ کر حیران تھی،

اسنے نہ سمجھی سے باپ کو دیکھا،

"بابا مگر..!" وہ حالات سمجھنے کی کوشش کرتی کہ انہوں نے آنکھوں کے اشارے سے خاموش رہنے کا کہا،

www.novelsclubb.com

"پروفیسر اپنا خیال رکھیے گا، دوائیں ٹائم پر لیجیے گا" اسنے تنبیہ کی اور وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی،

"وہ کالے رنگ کا بڑا سا دروازا کھول کر باہر نکلی،

اسکے ساتھ ہی صمد صدیقی باہر نکلے،

"المیرا میں تمہیں ابھی کے لیے گھر چھوڑ رہا ہوں لیکن دھیان رہے کچھ دنوں کے لیے سہی تم پروفیسر کے گھر نہیں جاؤ گی" انہوں نے رسانیت سے کہا،

لہجے میں کوئی شک وشبہ والی گنجائش نہیں تھی، نہ ہی کوئی سختی ایک عام سا انداز تھا، مگر انہوں نے پہلی بار اتنے مان سے المیرا سے کوئی بات کہی تھی وہ کیسے نا کر دیتی، وہ ایڑی کے بل جھوم جانا چاہتی تھی، زہن میں خوشی کے فوارے پھوٹنے لگے، ان کے اس محتاط انداز پر اسے پہلی بار محسوس ہوا وہ اپنے باپ کے ساتھ چل رہی ہے،

جس کو اسکی فکر ہے، المیرا صدیقی کی چال بھی اتراہٹ سے لبریز تھی،

اسنے یقیناً آج دانیہ کو یہ کہہ کہہ کر چڑانا تھا،

وہ دونوں اب گھر کے دروازے کے سامنے تھے، سورج میں ابھی زیادہ تپش نہیں تھی، نرم نرم سی سورج کی کرنیں اسکے چمکتے چہرے کے سامنے کچھ نہیں تھی،

وہ اندر جانے لگی، جب صمد صدیقی نے اسے روکا،

"رکو!" وہ جسکے چہرے سے تبسم نہیں چھٹ رہا تھا انکی آواز پر رکی،

"جی بابا!" معصومیت سے پوچھا گیا،

وہ اسے دیکھ کر مسکرائے،

"چلو آج ہم دونوں باپ بیٹی باہر ناشتہ کرتے ہیں" انہوں نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا،

اسکی خوشی تو مانو فلک کو چھونے لگی،

آج نا جانے کس کی شکل دیکھ کر اٹھی تھی، صبح ہی اتنی حسین تھی اسکی،،

وہ اپنے حلیے کی پرواہ کیے بغیر ہی انکے ساتھ چل پڑی،

سفید چادر بکھرے ہوئے بال،اور وہی کل والے کپڑے،

»»»•••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

»»»»

''خیریت تو ہے مما؟؟ بابا نہیں آئے ابھی تک''دانیہ کب سے دروازے پر نظر ٹکائے بیٹھی تھی مگر وہ کب سے جو گئے تھے واپس نہیں آئے تھے,

نہ ہی المیرا کا کوئی پتا تھا،

''وہی تو فکر مجھے بھی ہے کہاں مارے مارے پھر رہے ہونگے،ناشتہ بھی نہیں کیا تھا انہوں نے''یسرا بھی کچن میں مصروف بولی،

دانیہ بالکونی کے دروازے کے قریب ہی تھی کہ باہر سے جانے والے ہر شخص کو وہ دیکھ سکتی تھی،

"بابا کچھ زیادہ ہی فکر نچھاور نہیں کر رہے اپنی گودلی ہوئی بیٹی پر''اسنے طنزیہ انداز اپنایا،اور گود لینے پر خاصا زور دیا گیا،

"کتنی بار کہا ہے مت کیا کرو ایسے دانیہ!" یسرا نے اسے ڈپٹا،

جس پر اسکے چہرے پر بدمزگی آئی،

"اب گود لی ہوئی بیٹی کو گود لی ہوئی کہتے ہیں وہ کونسا اس خاندان کا خون ہے پتا نہیں کس کی بیٹی ہے کہاں سے آئی ہے؟ کون ہے؟ خاندانی ہے بھی یا نہیں" اسکا انداز اسکے الفاظ سب سے حقارت کی بو آرہی تھی،

جیسے وہ المیرا کو حقیر سمجھتی ہو،

اسکی بات پر یسرا کے تاثرات تبدیل ہوئے،

"دانیہ! آئندہ کے بعد یہ بات تم کسی سے نہیں کرو گی سمجھی!" انہوں نے اسے جیسے خبردار کیا،

"ٹھیک ہے مام ریلیکس" انہیں ایسے گھبرایا دیکھ وہ کچھ الجھی،

جب المیرا اور صمد گھر میں داخل ہوئے،

انکے ہاتھ میں کچھ تھیلیاں تھیں، جس میں چپس چاکلیٹ وغیرہ تھیں،

کچھ میں ناولز کی کتابیں،اور کپڑے، جبکہ صمد کے ہاتھوں میں گھر کا سامان تھا،

"المیرا بچے، یہ کچن میں رکھو اور اپنا سامان اپنے روم میں پھر بابا کو جلدی سے پانی پلاؤ

"وہ اسکے ہاتھ میں تھیلیاں پکڑاتے ہوئے کہنے لگے،

پھر خود صوفے پر آکر بیٹھ گئے،

جبکہ المیرا نے ان کی ہی بات پر عمل کیا،

اسنے سبزیاں فریج میں رکھیں، پھر اپنا سامان اپنے کمرے میں رکھ کر انہیں پانی دیا،

وہ گھونٹ باگھونٹ پانی کو گلے میں اتارنے لگے،

"المیرا جا کر فریش ہو جاو تم" یسرا گویا ہوئی وہ بھی سر ہلاتی ہوئی گنگناتے ہوئے

اپنے کمرے میں جانے لگی،

"اور بھئی المیرا بیگم ! ہمارے بابا نے کیا کیا شاپنگ کروادی تمہیں؟؟" ہمارے پر

قدرے زور دے کر اسنے بات کہی،

المیرا نے دانیہ کو دیکھا، اسکا کوئی موڈ نہیں تھا کہ۔اس سے الجھے،

”میرے بابا نے مجھے آج اپنے ساتھ بٹھا کر ناشتہ کروایا ہے، میری پسند کی چپس ایک نیا جوڑا، اور میری پسندیدہ کتابیں دلائی ہیں“ وہ بھی ناز سے کاندھے اچکاتی اسی کی زبان میں جواب دے گئی،

اسکی بات پر دانیہ جل بھن گئی،

وہ اندر کمرے میں چلی گئی،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»••••••

•»»»»»

یہ نظارہ ایک کلب کا تھا، جہاں سیم موجود تھا،

رنگ برنگی روشنیاں پھوٹتی اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھیں،

ڈی جے میوزک چلا رہا تھا،

نوجوان بچے بچیاں، اسکی دھن پر ناچ رہے تھے،

وہ ایک جگہ بیٹھا، ان لڑکیوں کو دیکھ رہا تھا،

www.novelsclubb.com

ہاتھ میں شراب کا گلاس تھا،،وہ بار بار سامنے دیکھتا،اور ایک گھونٹ بھرتا،

گریبان پر لگے بٹن کھولے ہوئے تھے،آنکھیں نشے میں گم تھیں،

"سیم وہ یہی انے والا ہے!!"ایک شخص نے اسے اطلاع دی،

اسنے بس اپنی گردن اثبات میں ہلائی،

سامنے ایک شخص بریف کیس لیے اسکے سامنے بیٹھا ہوا تھا،

"یہ ان ڈرگس کی قیمت ہے!"اسنے کڑک نوٹوں کا بریف کیس اسکے سامنے کیا،

"یہ کچھ کم نہیں ہے؟"اسنے ٹانگ پر ٹانگ جمائی،

"کیا مطلب؟؟"اسکے چہرے پر ناآشنائی کے بادل منڈلانے لگے

"میں نے دو سو کروڑ کی مانگ کی تھی!!"اسنے اطمینان سے کہا،

"تم بیچ میں نہ آؤ میں پاشا سے کہہ چکا ہوں اس متعلق!"اسنے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا،

"تم پاشا کو دھوکہ دے سکتے ہو مگر تم جانتے ہوں میں کون ہو؟؟"اسنے سیٹی

بجاتے ہوئے لاپروائی سے کہا،

"یہ جاننا ضروری نہیں کہ تم کون ہو!!" انہوں نے روکھے انداز میں کہا،

"ایڈم انہیں زرامیر اتعارف کرواؤ" وہ اپنی جگہ سے اتنے سکون سے کھڑا ہوا جیسے کسی ملک کا حکمران ہو،

وہ تھوڑا دور آیا تو اسکے بندوں نے سامنے بیٹھے اس شخص کو بندوق دیکھائی، اور اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ لیا،

وہ شخص گھبرا گیا!!،

"کمشنر تیمور رضوی" اسنے گلاس پر ہاتھ پھیرا،

اب اسکی پشت اس شخص کی جانب تھی،

"آنکھیں چھوٹی کیے، وہ نام پر غور کرنے لگا،

پیچھے کھڑے شخص کے حواس قابو میں نہ رہے،

وہ کیسے جانتا تھا اس بارے میں،

"حیران نہ ہو، تمہاری خواہش پوری کرنے آیا ہوا دھر" وہ پلٹا،

"کون ہو تم؟" کمشنر نے اس سے پوچھا،

وہ استہزائیہ مسکراہٹ کے ساتھ اسکے قریب آیا،

"میں سیم ہو! پاشا کا بیٹا سیم...!" وہ غرایا،

وہ تھوڑی دیر کے لیے ششدر رہ گیا، اسکے لیے تو سارا گیم پلان کیا تھا،

وہ اتنا نڈر تھا کہ خود پاکستان چلا آیا اس سے ملنے!

"بہت جلد تم پکڑے جاؤ گے!!"

"تمہارا انکاؤنٹر میں اپنے ہاتھ سے کرونگا!! وہ چیخا،

ق

"چچچ!!!" سیم نے تاسف سے گردن ہلائی،

"ایسی تدبیریں نہ کیا کرو جو پوری نہ ہو سکیں" وہ یہ کہتا اس کلب سے نکل گیا،

کیا اعتماد تھا اسکی چال میں، کہ کوئی اسے شکست نہیں دے سکتا تھا،

کوئی اسے گھٹنوں پر نہیں لا سکتا تھا،

اسے کوئی پھانس نہیں سکتا تھا،

وہ آنکھوں سے ہی بندے کی پرکھ کرنا جانتا تھا،

جبکہ اسکے بندوں نے کمشنر کو پکڑا ہوا تھا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

"اپی مجھے پانی لادیں!!" نیند میں مناہل کی اواز آئی وہ کب سے بیٹھی اسی بات پر

خوش ہوتی اپنے کپڑے دیکھ رہی تھی،

وہ مناہل کی آواز پر متوجہ ہوئی،

"رکو لاتی ہوں!" وہ یہ کہتی اپنا دوپٹہ اٹھائے کچن کی جانب گئی،

دانیہ اور راہیمہ ایک کمرے میں اور المیرا اور مناہل ایک کمرے میں سوتے جبکہ

شمشیر اپنے ماں باپ کے ساتھ سوتا تھا،

''بابا آپ کو کیا ضرورت تھی اس کو باہر لیکر جانے کی'' دانیہ ناراض سی بیٹھی ہوئی تھی، جبکہ صمد صدیقی اسے منا رہے تھے،

اسنے کمرے سے آتی آوازیں سنی تو قدم بے ساختہ طور پر رک گئے،

"بچا میں نہیں جاتا مگر اس نے ایک کہنے پر میری بات مان لی مجھے اس پر ترس آگیا بیچاری بن ماں باپ کی بچی ہے'' وہ ان کی بات پر ٹھٹھک کر رک گئی،

دل پر جیسے چوٹ لگی،

''مجھے تو لگتا آپ اس کو بیٹی کہتے کہتے اپنی سگی بیٹی کا درجہ دینے لگے ہیں'' نروٹھے پن سے بولی، وہ کتنی خوش نصیب تھی اسکے لاڈ اٹھانے والا بھی تھا کوئی،

''نہ بچے میری سب سے پیاری بیٹی تم ہی ہو! وہ بس ایک زمہ داری ہے جس کو میں نبھا رہا ہوں!'' انہوں نے دانیہ کو جیسے یقین دلایا ہو،

"پروفیسر کے گھر جانے سے کیوں روکا اسے پھر!'' دانیہ نے خشمگیں نظروں سے دیکھا،

"بیٹا وہ دنیا کے نظر میں بیٹی ہے میری اگر کوئی مسلہ ہوا تو میری عزت خراب ہو گی اسلیے، ورنہ مجھے پرو ہ کیا وہ کہیں بھی جائے" انہوں نے دانیہ کے سر پر ہاتھ پھیرا، ل جبکہ دروازے کے کنارے کھڑی المیرا کی خوشیاں جیسے جلتی ہوئی آگ میں جھونک دی گئی ہوں،

وہ بس ایک زمہ داری تھی،

وہ محبت نہیں تھی، ترس تھا جو صبح اس پر کھایا گیا تھا،

اپنی عزت کی حفاظت تھی! بس۔۔۔

وہ کتنے دوغلے تھے،

اسکی آنکھوں میں آنسو جمع ہو گئے،

جسم میں کانٹے چبھنے لگے،

وہ پانی کا گلاس لیے اندر کمرے میں گئی،

غلطی اس کی ہی تھی، اتنی سی بات پر اسنے خود ہی اپنی سوچوں کو بلند کر لیا تھا،

www.novelsclubb.com

اور یہ بھول گئی تھی کہ وہ ایک لے پالک ہے،

جو چند منٹ پہلے ہواؤ میں کہیں اڑ رہی تھی اسکے پر کاٹ دیے گئے

››››••••••••••••••••››››››››••••••••••••••••››››››••••••

•››››››

''مجھے چھوڑ دو، میں تمہاری اینٹ سے اینٹ بجا دونگا!'' تیمور چیخا،

وہ استنبول کے ایک علاقے میں موجود تھے،

''تم جلد صحت یاب ہو جاوگے میرے علاج سے'' سلیم نے اسے ٹیبل پر گرایا،

''اہ۔۔ چھوڑو مجھے'' وہ بھرپور مزاحمت کے ساتھ بولا،

مگر اسکی تمام حرکات بے فایدہ تھیں،

سلیم نے اسکے چہرے پر سفید کپڑا رکھا،

''اس علاج سے بڑے سے بڑے مریض شفا پا جاتے ہیں۔'' اسنے مسکراتے ہوئے کہا،

شکل سے کافی معصوم اور بھلا مانس لگتا تھا سلیم،

"پھر پیٹرول کی بوتل نکال کر اسکے چہرے پر گرے اس سفید کپڑے پر ڈالی،

تیمور کو سانس لینے میں دشواری ہوئی،

"بہت ہی بھلے آدمی تھے اللہ جنت میں جگہ دے" سلیم نے تاسف سے گردن کو

جھٹکا، پھر ہاتھ میں موجود لوہے کی سلاخوں سے زوردار اسکے چہرے پر وار کیا،

وہ کسی تڑپتی ہوئی مچھلی کی طرح لگ رہا تھا،

پھر ایک دم اس جسم نے حرکت بند کر دی،

"بہت افسوس ہوا!" سلیم نے معصوم شکل بنائی پھر سلاخ کو صاف کرتے ہوئے

ان دونوں آدمیوں کو دیکھا،

"پاشا کا منجھلا بیٹا سلیم، اور سب سے بڑا بیٹا قھرمان پاشا، اور سب سے چھوٹا بیٹا سیم

وہ تینوں اپنے نام کے ایک تھے،

•»»»»»

"قھرمان بھائی!"۔ سلیم ڈارک روم سے باہر آیا،

جہاں قھرمان ٹینس کھیل رہا تھا،

"سلیم" وہ اسکے گلے لگا،

"ہمارا بھیڑیا کدھر ہے؟" اسنے سلیم سے پوچھا،

"وہ اپنی مرضی کا مالک ہے" سلیم نے کاندھے اچکائے،

قھرمان ٹیکنولوجی کی دنیا کا بے تاج بادشاہ تھا،

کوئی ایسی ڈیوائس نہیں جو اسکے ہیک کرنے سے بچ جاتی،

سلیم کے سامنے کوئی ہو اور وہ سچ نہ اگلے،

وہ ان لوگوں کو اتنی تکلیف دیتا کہ شیطان بھی دیکھ اس سے پناہ مانگے،

اور سیم، بلا کا زہین، جو بندو کو دیکھتے ہی انکا کتھا چٹھا کھول کر رکھ دیتا تھا،

وہ تینو پاشا کے مظبوط ستون تھے جن میں اگر ایک کو بھی ٹھیس پہنچتی تو تکلیف سے

پاشا بلبلا اٹھتا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

اسنے وہ تمام چیزیں کوڑے دان میں ڈال دی جو وہ ان کے ساتھ جا کر بڑے دل سے لیکر ائی،

وہ ایسی ہی تھی اپنے ہاتھوں سے اپنی خوشیاں دور کر دینے والی،

بقول اسکے اسے کسی ہمدردی کی ضرورت نہیں۔تھے،

کالج جاتے ہوئے اسنے راستے میں رکھے کوڑے دان میں وہ تھیلی ڈال دی،

کتابوں کو وہ ارمش کو دینا چاہتی تھی،

کاندھے پر بیگ جھول رہا تھا، سفید یونیفارم میں وہ ملبوس پیدل ہی کالج تک جا رہی تھی،

کیونکہ اسکا کالج کچھ ہی قدم کے فاصلے پر تھا،

"ہیئے!!" وہ سامنے سے جاگنگ کرتا ہوا واپس گھر کو آ رہا تھا، کانو میں ہیڈ فون لگائے ہوئے تھے

اسکی آواز پر وہ دو پل کے لیے رکی،

وہ تیز قدموں سے چلتا اب اسکے سامنے کھڑا تھا،

"المیرا رائٹ!" اسنے نام پوچھا،

جس پر اسنے اثبات میں گردن کو جنبش دی،

"وہ کل..." اسکی بات اُدھوری رہی المیرا نے بیچ میں۔ہی اسکی بات کاٹ دی،

"اگر آپ کل کے لیے مجھے سوری کہنے آئے ہیں تو اسکی ضرورت نہیں" اسنے ہاتھ جھلا کر اسے منع کیا،

اسکی بات پر علی کی آئی بروز تعجب سے اٹھی،

پھر وہ استہزائیہ ہنسا،

"اور آپ کو یہ خوش فہمی کیوں ہوئی کہ میں آپ سے معافی مانگوں گا؟؟" لہجے میں

حیرت اور حقارت دونوں ہی شامل تھی،

اسکی بات پر المیرا کو سہی کی تپ چڑھی،

اسنے اپنے دانت پیسے،

"اس لیے کیونکہ میرا دماغ خراب ہے،اور خراب دماغ والوں سے دور رہا کریں وہ پتھر اٹھا کر بھی مار سکتے ہیں" اسنے دھمکی دی پھر پیر پٹختی ہوئی آگے بڑھنے لگی،

وہ جو اپنے گھر جا رہا تھا،اب اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔

"ویسے میرے پاس پاگلوں کے بہت اچھے ڈاکٹرز کا نمبر ہے اگر آپ کہیں تو میں آپکو دے دوں!!" اسنے اپنے قدم المیرا کے قدموں سے ملانے کی کوشش کی،

"احسان عظیم!ان ڈاکٹروں سے پہلے خود کا علاج کرواؤ" وہ بھی بلند آواز میں بولی،

"عجیب پیچھے لگ گیا ہے" اسنے زیر لب کوفت والے لہجے میں کہا،

"سنیں المیرا!!" اسنے اسکے نام سے اسے پکارا،

المیرا کو عجیب لگا،اسکا پکارنا،وہ بھی ایسے بیچ راستے میں،

آگے پیچھے چلتے لوگ بھی اسے دیکھ رہے تھے،اور بیشتر اسے جانتے بھی تھے،

وہ رکی،

"کیا مسلہ ہے کیوں تنگ کر رہے ہوں مجھے!!!" وہ غرائی،

"میں کہاں تنگ کر رہا ہوں" اسنے ڈھٹائی سے

کاندھے اچکایے،

"اب میرے پیچھے آئے تو قتل کر دو نگی تمہارا،اپنے راستے جاؤ!" اسنے انگلی

دیکھائے اسے دھمکایا،

"اچھا یہ تو بتائیں واپس کب آئیں گی؟؟" اسنے دھمکی کو ہوا میں اڑایا

"کیوں اغوا کرنے کا ارادہ ہے؟" اسنے سوال کیا،

"نہیں میں تو آپکو واپسی پر پک اپ کرنے کے ارادے سے بول رہا تھا،" اسنے واضح

کی اپنی بات،

"نہیں مجھے ضرورت نہیں ہے" وہ اکھڑے انداز میں بولی،

''دیکھیں میں ایک اچھا لڑکا ہوں''اسنے اپنی توصیف بیان کی،

"ہاں تو میں اچار ڈالوں؟''اسنے بھی اسی انداز میں جواب دیا،

"ارے آپ اچار بھی ڈال لیتیں ہیں؟ چلو صبح صبح کسی کے گھر منہ اٹھا کر آنے کے سوا بھی کوئی کام آتا ہے آپ کو''اسنے طنز کیا،

''تم مجھ پر طنز کر رہے ہو؟''اسنے گھورا،

''اپ کو کیا لگ رہا ہے؟؟''اسنے اپنے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے اطمینان سے کہا،

یو لگتا اسکا کوئی موڈ نہیں ہے جانے کا،

وہ اسے مزید تنگ کرنا چاہتا تھا،

''تم''وہ آپ سے تم پر آگئی،اور اپنی شہادت کی انگلی دیکھائے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا،

علی نے اس کی کلائی پکڑی

علی کے تاثرات کچھ بدل گئے، جیسے یہ بات خاصا ناگوار تھی اسکے لیے،،

''مجھے آئندہ انگلی مت دیکھانا،''اسکاانداز کچھ سخت تھا،اسکی آنکھوں سے اسے وحشت ہوئی،

''میں غلط تھی تم صرف بداخلاق نہیں بدکردار بھی ہو!''وہ اسکی آنکھوں میں۔ آنکھیں ڈال کر بولی،اسکی کلائی ہنوز المیرا کے ہاتھ میں تھی،

وہ اسکی سیاہ آنکھوں کو دیکھ رہا تھا،وہ ان میں غصہ تھا,آتش فشاں اور قوس قزح سنگ سنگ تھے اسکی آنکھوں میں،

یہ کتنی عجیب آنکھیں تھیں،

"المیرا!!''صمد صدیقی موقع پر پہنچے،

المیرا کا ہاتھ اب بھی اسکی گرفت میں تھا،

المیرا کے چہرے کا رنگ فق ہوا،

اسنے جھٹ اپنا ہاتھ علی کے ہاتھ سے چھڑا لیا۔جیسے کرنٹ لگا ہو،

دماغ سن ہو گیا،ناجانے اب کون کون سے الزام اس پر لگیں گے،سوچ کر ہی اسکی

www.novelsclubb.com

روح کانپ گئی،

"بابا جیسا آپ..!" وہ اٹکتے ہوئے کچھ بول رہی تھی مگر صمد نے کچھ نہیں سنا،

جھٹ سے ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پر رسید کر دیا،

وہ سنبھل نہ پائی، اور زمین پر گری، چھوٹے چھوٹے کنکر جو روڈ پر گرے تھے اسکی ہتھیلی میں چب گئے،

اسکے شفاف یونیفارم پر گندگی لگ گئی،

علی اس بات کی توقع نہیں کر رہا تھا، اسلیے حیرانی سے پہلے صمد کو دیکھا پھر المیرا کو،

اسکو یہ زمین پر گرا دیکھ وہ کافی محظوظ نظر آیا،

اسکے چہرے پر مسکراہٹ آگئی،

"نائس شاٹ!!" علی نے زیر لب بڑبڑایا،

مگر المیرا نے اسکی بڑبڑاہٹ سن لی، اور درشت نظروں سے اسے دیکھا،

اسکی آنکھوں میں آنسو تھے، رسوائی کا خوف تھا، اور غصہ بھی،

www.novelsclubb.com

علی نے اسکی آنکھوں میں دیکھا، کچھ دیر کے لیے وہ سن ہو گیا، اسنے پہلے کبھی ایسی آنکھیں نہیں دیکھی،

جنکو وہ پڑھ نہ پاتا، حالانکہ کے دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جسکی فطرت عادت وہ ایک نظر میں نہ بھانپ جاتا مگر وہ آنکھیں، وہ ان آنکھوں کو نہ پہچان سکا،

اسکی آنکھوں میں کوئی کہانی تھی،

وہ محو حیرت اسکی آنکھیں دیکھتا رہا، اسنے پہلی کسی کی آنکھوں میں اتنے تاثرات کا ملاپ دیکھا تھا،

''انٹرسٹنگ!'' اسنے دلچسپ آنکھوں سے اسے دیکھا۔ جیسے یہ بات اسے کافی اچھی لگی تھی

''تمہیں تو میں بعد میں دیکھتا ہوں'' صمد نے اسے دیکھ کر غصے سے کہا،

مگر وہ انکی نہیں سن رہا تھا، اسنے ایک لڑکی کو دیکھا، پھر وہیں ٹھہر گیا،

''یہ آنکھیں!!'' اسنے سوچا پھر مسکرا دیا،

"کتنی عجیب لڑکی ہے یہ اور اس سے زیادہ بد دماغ" اسنے تبصرہ کیا، پھر اپنے راستے گیا،

اسے کوئی ملال نہیں تھا کہ وہ آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں، اور وجہ وہ تھا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

•»»»»»»

"بابا میری بات تو سنیں" وہ گڑگڑائی، مگر انکا غصہ تو ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا،

انہوں نے کافی مظبوطی سے اسکا عریاں بازو دبوچا ہوا تھا،

دوپٹہ سر سے ڈھلک کر کاندھے پر گر گیا،

وہ تقریباً گھسیٹتے ہوئے اسے وہاں سے لے گئے،

ایک قدم بھی نہیں رکے راستے میں کہیں بھی،

نہ اسکی بات سننے کی کوشش کی،

وہ جس بات سے خوف کھا رہے تھے آج وہی ہوتے ہوتے بچا،

www.novelsclubb.com

"یہ دیکھو کیا کر رہی ہے تمہاری چہیتی!" انہوں نے تقریباً اسے پھینکا ہی،

اگر یسرا اسے نہ سنبھالتی تو وہ زمین پر گر جاتی،

چونکہ پیر کا دن تھا اسلیے سارے بچے اسکول اور کالج میں تھے،

سوائے یسرا کے گھر میں کوئی بھی نہیں تھا،

نیچے والوں کو خبر نہ تھی اپر ہو کیا رہا ہے،

"کیا ہو گیا ہے صمد آپ تو کام کے لیے نکلے تھے نا!؟" انہوں نے گھبرائی ہوئی

حالت سے المیرا کو تھاما وہ یقیناً اسے صمد کے غصے کا شکار ہونے سے بچا رہی تھی،

"اس سے! اس سے پوچھو جو ہماری عزت کو بیچ بازار میں رسوا کرنے پر تلی ہے"

انہوں نے الزام دھرا،

جبکہ المیرا کانپ رہی تھی، ڈر کے مارے اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، آج

سے پہلے ایسی کسی بھی بات کا اسے سامنا جو نہیں کرنا پڑا تھا،

"المیرا میری جان کیا ہوا ہے!" وہ اس بلکتی ہوئی المیرا کی جانب مڑی،

"اس کو جان کہو نہیں بلکہ اس کی جان لے لو" وہ اسے مارنے کے لیے آگے بڑھے ، مگر یسرا بیچ میں آگئی،اور المیرا کو اپنے پیچھے کر لیا،

"صمد کیا ہو گیا ہے پاگل ہو گئے ہیں اپ؟ جوان بچی پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے آپ کو زرا شرم نہیں اتی؟؟؟" یسرا تقریباً چیخی،

اپر ہونے والی اس طوفان کی آوازیں نیچے تک پہنچی،

تو راحیلہ (اصغر کی بیوی)،رحیم،جویونی کے لیے اٹھا تھا،وہ دونوں اپر بھاگے بھاگے آئے باقی تمام گھر والے سو رہے تھے،اور سلیمان جاب پر گیا تھا،

"وہ دونوں کھلے دروازے سے اندر اگئے،اندر ایک الگ ہی کہانی چل رہی تھی،

"چچا" رحیم نے فوری طور پر انہیں روکا،

یسرا المیرا کے پاس جب کہ رحیم صمد صدیقی کے پاس کھڑا ہوا تھا،

جبکہ راحیلہ معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی،

"مما میں نے کچھ" ہچکی لی گئی،آنسو گال پر بہتے رہے"

''مما میں نے کچھ نہیں کیا''اسنے صفائی پیش کی،اور گردن کو ہلکی جنبش دے کر دائیں بائیں ہلایا،

''یہ جھوٹ کہتی ہے! میں نے خود اسکو اس بدمعاش اور گھٹیا شخص کے ساتھ دیکھا ہے,بتاؤ مجھے کب سے چل رہا ہے یہ سب؟''وہ درشتگی سے بولے،

رحیم نے حیرانی سے آنکھیں پھیلائے المیرا کو دیکھا،

ایسی کیا ہی آفت برپا ہو گئی تھی جو صمد صدیقی نے یو کیا،بغیر سچ جانے وہ اسے اسطرح سے مار رہے تھے،

حالانکہ دانیہ اس جگہ ہوتی تو یقیناً پہلے اسکی بات سنی جاتی،

"بابا میری بات سنیں!!"

"خوں کا اثر ہی ہو گا ورنہ ہماری تربیت ایسی کہاں ہے!''صمد پھر بولے،

"بابا پلیز ایسے نہ کہیں''وہ چیخی،

"یہ دیکھو باپ کے سامنے کیسے آواز بلند کر رہی ہے''انہوں نے تاسف سے اسے

دیکھا،

"میں بد تمیزی نہیں کر رہی بابا" وہ تیز لہجے میں بولی،

اسکی بات پر صمد مزید بگڑے،

رحیم کو انہیں قابو کرنا مشکل ہو رہا تھا،

"المیرا چپ کر جاؤ" یسرا نے کہا،

"مگر ماما میری بات تو سنیں" اسنے احتجاج کیا،

"المیرا خاموش ہو جاو" یسرا نے ڈپٹا،

"ماما مگر میں...!" اسکے الفاظ منہ میں رہ گئے،۔۔

یسرا نے ایک چماٹ منہ پر جڑ دیا،

"میں کہہ رہی ہوں تم کو چپ ہو جاؤ مسلسل بحث کیے جا رہی ہو آگے سے" وہ منہ پر ہاتھ رکھے سن ہو گئی،

جسم منجمد ہو گیا،

www.novelsclubb.com

اسکی صفائی کو بھی بداخلاقی کے تمغے سے نوازا گیا تھا،

وہ کچھ کہے بغیر ایک نگاہ پورے مجمع پر ڈال کر وہاں سے کمرے میں چلی گئی

جیسے وہ سمجھ گئی تھی اسکی صفائی کی ضرورت کسی کو نہیں ہے،

انہوں نے کہہ دیا بس کہہ دیا،

وہ گنہگار ٹھہرا دی گئی بس!

صمد غصے سے باہر نکل گئے وہ مزید وہاں رکتے تو یقیناً المیرا کا قتل کر دیتے،

"یسرا یہ لڑکی!!" راحیلہ نے کانوں کو چھوا، اب بولنے کی باری راحیلہ کی تھی

شاید،

رحیم نے اپنی ماں کو دیکھا،

"بھابھی میں خود پریشان آگئی ہوں اس سے" وہ اپنا سر پکڑتی ڈائننگ ٹیبل کے

ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گئی،

المیرا ان کی آوازیں سن سکتی تھی،

www.novelsclubb.com

اسکے آنسوؤں پر کسی کو ترس نہیں آرہا تھا،اسکی وضاحت بے معنی لگ رہی تھی وہ کیا کرتی کہاں جاتی،

وہ خاموش ہوگئی، بالکل خاموش,

"یسرا میں تو کہتی ہوں عمر ہوگئی ہے اسکی چلتا کرو، کیا بلاواسطہ کا عزاب اپنے سر رکھا ہوا ہے"انہوں نے تجویز دی،۔

"مگر کہاں سے لاؤ رشتہ کوئی"انہوں نے اضطراب کے عالم میں راحیلہ کو دیکھا،

"اسی سے کردو جس کو پسند کرتی ہے!"انہوں نے تجویز دی، تجویز بری نہیں تھی،

www.novelsclubb.com

"بات کرتی ہوں صمد سے اس بارے میں"یسرا کی آنکھوں میں آنسو تھے،

مگر رشتے کی بات پر رحیم بدک گیا،

"امی کیا مسلہ ہوگیا ہے؟؛شادی رشتہ کہاں سے بیچ میں آگیا ہے، کچھ بھی ہو بس شادی کردو، آپ لوگوں نے ایک بار بھی اسکی بات نہیں سنی، وہ کیا کہنا چاہ رہی

تھی، چچا نے تو اندھا دھن اسے پیٹنا شروع کر دیا یہ کہاں کا انصاف ہے"

"ہو سکتا ہے غلط فہمی ہو حد ہو گئی ہے بے حسی کی بھی" اسکی آواز تیز تھی وہ غصے سے بولا،

وہ دونوں حیران تھی آخر اسے ہوا کیا،

وہ وہاں سے نکل گیا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»•••••••

»»»»»

"علی!" وہ پروفیسر وہاج کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، قدرے اطمینان سے،

"جی ماموں!" اسنے اسی انداز میں بیٹھے بیٹھے جواب دیا،

"یہ کیا حرکت کی ہے تم نے!" انہوں نے اپنے لہجے کو نرم کرنے کی کافی حد تک کوشش کی مگر وہ اس میں ناکام رہے،

"تم اتنے انجان بن رہے ہو کہ جیسے تمہیں معلوم نہیں" انکا لہجہ تیز ہوا،

''اپ مجھے بتائیں تو سہی کون سی حرکت'' وہ اب سیدھا ہو کر بیٹھا،

"تم بیچ راستے میں بے دھڑک کسی لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیتے ہو اور یہاں میرے سامنے بیٹھ کر معصوم بن رہے ہوں جیسے تم کچھ نہیں جانتے'' اب کی بار وہ قدرے بلند آواز میں گویا ہوئے،

''ماموکم ان اس بڈھے نے کچھ زیادہ ہی سمجھ لیا'' اسکا اطمینان لوٹا، مگر وہاج صدمے میں تھے اسکی بات پر،

''علی وہ تمہارے باپ کی عمر کا ہے'' انہوں نے ٹوکا،

''باپ کی عمر کا ہے تو میں کیا کرو؟'' اب کی بار اسنے کاندھے اچکائے،

''تم نہیں جانتے تم نے اس بچی کے لیے بہت مشکل کھڑی کر دی ہے! وہ پہلے ہی بہت مشکل زندگی گزار رہی ہے'' انہوں نے رنجیدہ ہوتے ہوئے کہا،

وہ خاموشی سے انہیں دیکھتا رہا اس بات پر شاید وہ فیصلہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ سہی تھا یا غلط،ق

اسکی خاموشی پر وفیسر وہاج کو کہیں اور سوچنے پر مجبور کر گئی،

وہ علی کو دیکھنے لگے،

"دیکھو علی اگر تم اسکے لیے جزبات رکھتے ہو، تو مجھے بتاؤ، میں عزت سے اسکے گھر جاؤں گا، اسکا ہاتھ مانگنے، اسے اسطرح سے رسوانہ کرو" انہوں نے رسانیت سے کہا اور اسکی جانب دیکھا،

وہ اس بات پر اچھل پڑا،

"واٹ؟؟" حیرانی کے تاثرات چہرے پر منڈلانے لگے،

"میرا دماغ خراب ہے جو میں اس لڑکی کے بارے میں سوچو بھی! بد تمیز ہے نہ کوئی ادا ہے نہ کوئی طریقہ" وہ جیسے مزید لفظ ڈھونڈ رہا تھا اسکی توہین کے لیے،

"اپ نے سوچ بھی کیسے لیا میری پسند اتنی بکواس ہو گی" اسنے نخوت سے گردن جھٹکی،

پروفیسر وہاج کو اسکی بات ناگوار گزری، انہوں نے تاسف سے اپنے بھانجے کو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دیکھا،

"تو تم یہاں سے چلے جاؤ تم یہاں رہنے کے قابل نہیں ہو!" انہوں نے کافی سخت لفظوں کو استعمال کیا،

وہ سچ میں اس رہن سہن کا عادی نہیں تھا،

وہ کچھ دیر پروفیسر وہاج کو دیکھتا رہا، وہ ایک لڑکی کے لیے اس سے ایسا کہہ رہے تھے،

وہ انکا لاڈلا تھا تھا مگر، اس سے زیادہ بھی کوئی انکو عزیز تھا اور اس سے بے ساختہ طور علی کو جلن ہونے لگی،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»

"المیرا میں جانتا ہوں غلط فہمی ہوئی ہے تمہارے بابا کو لیکن اس وقت وہ غصے میں تھے تمہارا خاموش ہو جانا بہتر تھا" وہ چھت پر موجود تھی جب رحیم بھی اسکے پیچھے

چھت پر آیا۔

انکی چھت کے بالکل سامنے ہی پروفیسر وہاج کے گھر کی چھت تھی،

"ہمم!!" اسنے کچھ بھی نہیں کہا وہ صفائی دینا نہیں چاہتی تھی،

"مجھے لگتا ہے یہ سہی وقت ہے میں بات کرتا ہوں گھر والوں سے چچی تمہارے لیے رشتہ ڈھونڈ رہی ہیں" وہ کچھ غیر ارادہ محسوس ہوا،

خاص کر جب اسکا نام کسی دوسرے شخص کے ساتھ لیا گیا،

"رحیم تم کو اس آگ میں کودنے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے!" اسنے انکار کیا،

المیرا کی آواز قدرے بھاری ہو رہی تھی،

"المیرا تم میری محبت ہو دنیا کہ کسی کونے بھی میں جاون تو تمہارے لیے میرے جذبات کبھی تبدیل نہیں ہونگے" اسنے المیرا کو بازوؤں سے پکڑا،

اسکی بات المیرا کی روح میں اتر گئی،

وہ تو ویسے ہی لفظوں کی بھوکی تھی،

www.novelsclubb.com

محبت کی ماری المیرا،

"مجھے ڈر لگتا ہے رحیم اگر تم بدل گئے تو میں مر جاؤ گی!" اب کی بار دوبارہ اسکی آنکھیں بھیگی،

"میں نے اپنی زندگی میں بہت سی چیزوں کو کھویا اور اسکا درد سہا بھی ہے مگر اگر تم کو میں نے کسی بھی وجہ سے کھو۔دیا تو میں یہ درد برداشت نہیں کر پاؤں گی!" اسکی آواز میں لرزش تھی خوف تھا،

شاید ایک قیمتی چیز تھی اسکے پاس،

ایک ہی محبت، ایک آسرا، زندگی کی وجہ،

"میرے لیے تم بے فکر ہو جاو موت کے علاوہ کوئی بات تم کو مجھ سے دور نہیں کر سکتی" اسنے محبت سے لبریز لہجہ اپنایا،

وہ اس وعدے پر کچھ پر سکون نظر آئی،

"میں جانے سے پہلے نکاح کر کے جاؤں گا اور آ کر رخصتی" اسنے منصوبہ تشکیل دیا،

پروفیسر وہاج کی چھت پر ایک وجود ان دونوں کو دیکھ رہا تھا،

"وہ سگریٹ کے کش لگاتا مسلسل سامنے والی چھت کو گھور رہا تھا،

"پارسا، ماموسمیت سب کی آنکھوں میں دھول جھونک رہی ہے!" اسنے گردن کو جھٹکا، اور طنزیہ انداز میں بولا,

اسنے اپنی نظریں وہاں سے نہیں ہٹائی،

اسکا دل اُچاٹ مزید ہو گیا اس لڑکی کی طرف سے،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

»

www.novelsclubb.com

اگلی صبح پروفیسر وہاج علی کے ساتھ انکے گھر پر موجود تھے،

اب کی بار گھر میں سب موجود تھے

وہ نیچے اصغر کے پورشن میں بیٹھے تھے،

پاؤں کی چوٹ کی وجہ سے وہ اپر نہیں جا سکتے تھے،

صمد صدیقی اور یسرا صدیقی دونوں نیچے ائے، ساتھ ساتھ دانیہ بھی چپک کر نیچے ائی،

وہ آخر المیرا کی پسند دیکھنا چاہتی تھی،

کون تھا وہ آخر جس کے لیے المیرا کی اتنی درگت بنی،

وہ دیکھ کر یقیناً اسکا مزاق اڑاتی،

کیونکہ شکل وصورت پر بھی دانیہ بازی لے گئی،

المیرا ایک عام نقوش کی حامل تھی،

وہ کوئی اپسرا حسین لڑکی نہیں تھی،

وہ ایک سادہ لڑکی تھی،

نیچے اترتے ہی پہلی نظر جب علی پر گئی، تو وہیں ٹھہر گئی،

وہ واقعی اسے اپنے اعصاب پر حاوی محسوس ہوا،

وہ خوبصورت تھا، نہیں اسکی آنکھیں خوبصورت تھیں،

www.novelsclubb.com

نہیں اسکے بال، نہیں اسکی ناک، ایک پل کے دانیہ کو فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا،

دانیہ نے اپنے لب کاٹے

"المیرا بی بی اس بار تم مجھ پر بازی لے گئی او پس...!" اسنے دل ہی دل میں المیرا کی پسند کو داد دی

"دیکھیں صمد ہماری جان پہچان بہت پرانی ہے, میں اس بارے میں صرف آپ سے معافی مانگنے آیا ہو، یہ محض غلط فہمی تھی, یہ بھی بہت شرمندہ ہے اس بات پر" پروفیسر وہاج معذرت خواہانہ انداز میں گویا ہوئے،

جبکہ برابر میں بیٹھے اس شخص کے چہرے سے کہیں بھی شرمندگی کے آثار نظر نہیں آرہے تھے،

وہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے سیٹی بجاتا پورے گھر کا جائیزہ لے رہا تھا،

صمد نے اسے دیکھا، چہرے پر بدمزگی ابھری،

جبکہ دانیہ مسلسل اسے دیکھ رہی تھی،

"اوہ وہی کہو کیا نظر آیا ہو گا اس کو المیرا میں،"" اسنے علی کو دیکھتے ہوئے کان کے

پیچھے اپنے بال اڑسے،

علی کی نظر اس پر گئی،

دانیہ اسے دیکھ کر مسکرائی،

مگر وہ اسے دیکھ منہ بنا گیا، یہ یقیناً توہین آمیز حرکت تھی،

دانیہ شرمندہ ہوئی،

"ماموں اگر یہ معافی تلافی والا سیشن ختم ہو جائے تو آپ باہر آجانا میں وہیں ہوں"

وہ اپنے کھلے گریبان پر ہاتھ پھیرتا باہر نکل گیا،

اسکی اس حرکت پر پروفیسر وہاج مزید شرمندہ نظر آئے وہ باہر نکل ایا،

توقع کے برعکس اسے وہاں وہی مل گئی، المیرا،

"میں نے امید نہیں کی تھی کہ تم مجھے یہاں مل جاؤ گی! اتنی بے عزتی کے بعد تو

انسان خود سے بھی نظریں نہیں ملا سکتا" وہ تمسخرانہ انداز میں گویا،

وہ لان میں کھڑی تھی,

"مجھے تم سے بات نہیں کرنی جاؤ یہاں سے" وہ وہاں سے جانے لگی،

"مشہور ہمارے عشق کی کہانی ہو گئی" وہ اسکے کان کے پاس گنگنانے لگا، وہ اسکا مزاق اڑا رہا تھا اور وہ یہ خوب سمجھ رہی تھی،

وہ تیزی سے قدم اٹھاتی لان کے پیچھے والی سیڑھیوں سے اوپر اپنے کمرے میں چلی ائی،

اسکا دل اب بھی نہیں بھرا تھا وہ بغیر کسی کی نظر میں آئے اسکے پیچھے اوپر اگیا،

اور منڈیر سے لگ کر کھڑکی سے کمرے میں آیا کیونکہ کمرے کا دروازا لاک تھا,

وہ المیرا کا کمرہ تھا،

وہ کمپیوٹر کے سامنے رکھی چیئر پر بیٹھی تھی اور رو رہی تھی،

کھڑکی کھلنے کی آواز پر وہ چونکی،

وہ پیچھے مڑی،

پیچھے وہ شیطان کھڑا تھا، جو اسکی زندگی پر عزاب بن کر نازل ہو گیا تھا،

وہ خود کو کہے اس جملے کا بدلہ لے رہا تھا،

المیرا کی جان خشک ہوئی،

''تم یہاں کیسے ائے؟؟''اسکی آواز کھائی سے آتی ہوئی معلوم ہوئی،

وہ اپنی آستین پر لگی دھول جھاڑ رہا تھا،

''اس کھڑکی سے''

''کتنی خراب ہو تم بندہ کھڑکی صاف ہی کر لیتا ہے''وہ لاپروائی سے کہنے لگا،

''علی!!''اسنے روتی ہوئی آواز میں پہلی بار اسکا نام لیا،

علی نے دونوں آئی بروز آچکا کر اسے دیکھا،

''مجھے تنگ نہ کرو، میرے پاس میری عزت ہی ایک اہم چیز ہے میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑ رہی ہوں چلے جاؤ یہاں سے''اسنے اپنے ہاتھ اسکے سامنے کیے،

وہ مسکرایا،

"مجھے تجسس ہے؟جب تمہارے باپ نے تمہیں مارا ہو گا تب تم نے کیسا محسوس کیا ہو گا! مجھے تو بڑی خوشی ہوئی تھی تمہیں ایسے دیکھ کر" وہ اطمینان سے اسکے بستر پر بیٹھا،

المیرا کی جان حلق میں اٹکی،اسنے سوال کو نظر انداز کیا،

"میں شور مچادونگی!" اسنے دھمکی دی،

وہ اسکی بات پر مسکرایا،

اسکی آنکھیں چھوٹی ہوئی،

"دونوں ساتھ مل چیختے ہیں آجاؤ" وہ بستر سے کھڑا ہوا،

اور اسکے قریب آگیا،

"کیا چاہتے ہو تم؟کیوں عزاب بن گئے ہو میرے لیے" اسنے اٹکتے ہوئے سانس کے ساتھ کہا،

"میں جاننا چاہتا ہوں تم کو میرے لیے مار کھانے میں کیسا محسوس ہوا تمہارے اس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عاشق کا کیا ردعمل تھا،،"اپنے قدم اب آگے کی جانب بڑھا رہا تھا،

"جاو یہاں سے"اسنے علی کو پیچھے دھکیلا،

"میں اپنے سوال کا جواب لیے بغیر نہیں جاؤنگا،"وہ ڈھٹائی سے کاندھے اچکا ئے اسکو دیکھنے لگا،

"بتاو..."اسکی بات ادھوری رہ گئی،

ایک زوردار تھپڑ علی کے گال پر رسید کیا گیا،

یہ بے ساختہ طور پر اس سے ہو گیا تھا،

علی نے اپنے گال کو چھوا زندگی میں پہلی بار اس پر کسی نے ہاتھ اٹھایا تھا،

کان سائیں سائیں کر رہا تھا،غصے شدت پکڑ گیا،

"ایسا محسوس ہو رہا تھا اب دفع ہو جاو یہاں سے"اسکا لہجہ بدل گیا تھا،

علی نے درشتگی سے اسکو دیکھا،

اور اشتعال انگیزی کے عالم میں اسکے بازو کو دبوچ لیا،

اور اسے دیوار کے ساتھ لگا دیا، چہرے کی رگیں ابھر آئی،

اسکے دونوں ہاتھ دیوار پر تھے، آنکھوں میں کتنے منظر آئے کتنے چلے گئے،

وہ شدید غصے میں تھا،

"تم جانتی اس حرکت کا تمہیں کیا خمیازہ بھگتنا پڑے گا؟" وہ اسکی آنکھوں میں

آنکھیں ڈال کر غرایا،

"مجھے پرواہ نہیں ہے، تم جیسے لوگ اسی قابل ہو!" وہ بھی برابر بولی

"المیرا؟؟؟" باہر سے رحیم کی آواز آئی،

المیرا نے اپنے سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھا،

"تمہیں اسکا انجام بھگتنا پڑے گا!!" وہ یہ کہتا جس کھڑکی سے دوسری دیوار پر کودا،

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ گھر سے باہر تھا،

یہ چند سیکنڈ میں کیا تھا اس نے، جیسے اسے دیواریں پھلانگنے میں خاصی ٹریننگ ہو،

یا وہ کوئی پولیس والا ہو، یا کوئی ماہر چور،

www.novelsclubb.com

المیرا کے ہاتھ کپکپا رہے تھے، اسنے نیچے دیکھا وہ کہیں نہیں تھا،

کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ دروازا کھولا،

سامنے رحیم تھا،

وہ کانپ رہی تھی، جیسے اسکی ملاقات کچھ منٹ پہلے کسی جن سے ہوئی تھی،

اور وہ ابھی بھی اسی کے زیر اثر تھی،

اسنے کرتو دیا تھا یہ سب مگر وہ انجام سے خود بے خبر تھی،

سوچ کر ہی اسکے پیٹ گرہیں پڑی، جو ایک جملے کے لیے یہاں تک پہنچ جائے وہ

تھپڑ کا بدلہ کس طرح لے گا؟،

وہ خالی آنکھوں سے رحیم کا چہرہ دیکھنے لگی،

پھر اچانک اسکا سر چکرا گیا،

وہ اپنے حواس میں نہیں رہی وہ خوفزدہ ہو گئی تھی،

www.novelsclubb.com

››››

"بابا" قھرمان دوڑتا ہوا ایماش پاشا کے کمرے میں پہنچا،

وہ کچھ گھبرایا ہوا سا تھا،

یہ کمرہ کافی وسیع تھا، کہ بیس افراد آرام سے اس کمرے میں گزر بسر کر سکیں،

"بابا، آپ نے نیوز دیکھی!!" وہ گہری سانس لیتا ہوا اپنے سامنے بیٹھے پاشا سے پوچھ رہا تھا،

وہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے بس نظریں ٹی وی اسکرین پر رکھے ہوئے تھے،

وہاں ایک خاتون بیٹھی خبریں سنا رہی تھی،

کانوں تک آتے بال اور کالا چشمہ اس عورت نے لگایا ہوا تھا،

جلال کریم کی کار حادثے میں موت ہو گئی تھی،

جلال کریم، یماش پاشا کا سب سے بہترین دوست

یا سمجھو اسکا بھائی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکی موت ہو گئی، پرائم منسٹر جلال کریم

"سلیم کو معلوم ہے نہ کیا کرنا ہے!!" انہوں نے ٹی وی دیکھتے دیکھتے جواب دیا،

"بابا سیم پاکستان میں ہی ہے، سلیم سے بہتر وہ کر سکتا ہے یہ!!" قھرمان نے مشورہ دیا،

وہ کچھ دیر کے لیے خاموش ہوئے، رعب دار چہرہ غصے سے بھری ہوئی سرخ انکھیں،

"تم جانتے ہو میں سیم کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا! سلیم کو ساتھ بھیجو تم!" انہوں نے قھرمان کو دیکھا،

www.novelsclubb.com

ان دونوں کے مقابلے میں سیم زیادہ چہیتا تھا اسکا،

قھرمان نے نظریں جھکا لیں، آخر وہ کیا کرنے والے تھے،

کونسا کام تھا یہ؟ اور اسکا تعلق جلال کریم کی موت سے کیوں تھا؟

•»»»»»

''تم ٹھیک ہو؟؟''رحیم کی طرف سے سوال کیا گیا،

اسکی آنکھ ہسپتال کے بستر پر کھلی،

تو جھٹ سے رحیم اسکے پاس ایا،

اسکا حلق سوکھ رہا تھا،تالو سے زبان چپک گئی تھی اسلیے صرف گردن ہلا گئی،

یسرا بھی وہیں اسکے ساتھ موجود تھیں،

''تمہیں اتنا اسٹریس لینے کی کیا ضرورت تھی؟''رحیم نے بیچارگی سے اسے دیکھا،

اسکی آنکھوں کنارے پھر بھیگے،پھر سے علی کا وہ بپھرا ہوا چہرہ اسکے سامنے ایا۔

وہ مزید پھوٹ پھوٹ کر رو دی،اسے جیسے اپنی موت سامنے دکھنے لگی،

''المیرا میری جان''یسرا نے اسکا ہاتھ تھاما،

''مما مجھے ڈر لگ رہا ہے''بہت ہی دھیمی آواز میں کہا گیا،

اتنی کہ انہیں سننے میں مشکل ہوئی،

"کچھ نہیں ہوا بچے میرے ہوتے ہوئے تمہیں کچھ نہیں ہو گا" انہوں نے المیرا کو گلے لگایا،

"مما مجھے بچالیں!!" وہ سسکیوں سے رونے لگی،

"کس سے المیرا؟؟" رحیم بھی اسکے پاس بیٹھا،

"علی سے" وہ گھٹی ہوئی آواز میں بولی،

رحیم نے اپنی مٹھیاں بھینچی،

"اس نے پھر بد تمیزی کی ہے تمہارے ساتھ؟؟" دانت بھینچ کر بولا گیا،

حلق تک آتے لفظ وہیں رکے جب پروفیسر کو وہاں دیکھا انہوں نے،

"المیرا کیسی ہو بیٹا؟" وہ شرمندہ نظر آئے تھے,

"المیرا نے انکی بات کا جواب نہیں دیا وہ دروازے پر ہی نظریں ٹکائے بیٹھی تھی،

"وہ علی چلا گیا ہے واپس اپنے ملک" انہوں نے اسکی بے چینی دیکھ اسے بتایا،

المیرا کا اٹکا سانس بحال ہوا،

"جو میری بیٹی کو تکلیف دے وہ یہاں نہیں رہ سکتا!" انکا انداز معذرت خواہانہ تھا،

مگر المیرا کو حیرانی ہوئی وہ چلا کیسے گیا،

وہ تو کہہ کر گیا تھا وہ مجھ سے بدلا لے گا،

مگر جو بھی تھا، یہ خبر اسکے لیے اب حیات تھی، جسکو سن کر وہ جی اٹھی تھی،

اور اس سے بھی اچھی بات یہ کہ وہ اب پروفیسر سے مل سکتی تھی, اسے کسی کا ڈر نہیں تھا،

وہ جس طرح آیا اس طرح سے چلا بھی گیا,

www.novelsclubb.com

سڑک پر دوڑتی وہ کالی گاڑی جو اتنی رفتار سے چل رہی تھی کہ پل میں آتے منظر کو ماضی بنا دیتی،

وہ پکی سڑک کے ایک موڑ سے ایک کچے علاقے میں اچکے تھے،

جہاں لہلہاتے کھیتوں کے درمیان انکی گاڑی چل رہی تھی،

فصل کافی اچھی آئی تھی اس بار،

گاڑی میں بیٹھے اس شخص کے چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے،

سپاٹ چہرہ لیے وہ کھیتوں کو دیکھتا رہا، پھر گہری سانس لی،

گاڑی اس سفید حویلی کے سامنے رکی، کافی عالیشان حویلی تھی وہ،

وہ جزبات سے عاری چہرہ لیے اترا،

اسنے ہاتھ میں۔موجود پیپرز کو دیکھا,

تھری پیس میں سوٹ میں ملبوس وہ اپنے کوٹ کے بٹن کھولتا، سیڑھی پر چڑھا،

چونکہ وہ اونچائی پر بنی ہوئی تھی،

اسکے پیچھے اسکے دو گارڈز بھی اسلحہ لیے اسکے ساتھ ساتھ چل رہے تھے،

وہاں پہلے ہی اس سے ملاقات کا کرنے کے لیے کوئی منتظر تھا، کھلی چھت کے

نیچے،۔

اسنے اکتاہٹ سے اپنے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا جو چائے پی رہا تھا،

www.novelsclubb.com

اسکے ساتھ بھی چند لوگ کھڑے ہاتھ میں اسلحہ لیے ہوئے تھے،

وہ بغیر پیشکش کے ہی کرسی کھینچ کر اسکے سامنے بیٹھا،

انداز پر سکون تھا،

"سیم!" اسنے اپنے سامنے پر سکون انداز میں بیٹھے اس نوجوان لڑکے کو مخاطب کیا،

اسنے پیپرز میز پر پھینکیں،

اسجد اسکی تمام حرکات کو نوٹ کر رہا تھا،

وہ چالیس پچاس کی لگ بھگ ایک آدمی تھا،

جو ٹانگ پر ٹانگ جمائے سکون سے بیٹھا ہوا تھا،

"یہ کس قسم کہ کاغزات ہے سیم پاشا!" اسنے چائے کا گھونٹ بھی اسی اطمینان سے بھرا،

"اسجد سو مروں! ان پر سائین کر دو!" اسنے بغیر کسی تمہید کے صاف بات کہی،

اسجد نے ٹیبل پر پڑے کاغزا اٹھائے،

پھر نظر کا چشمہ لگائے ان کو پڑھا، جو اسکے گلے میں ہی لٹکا تھا،

اسکے چہرے پر حقارت بھری مسکراہٹ آئی،

اسنے کاغذ اسی انداز میں پھینک دیے جس طرح سیم نے اسے دیے تھے،

سیم نے ماتھے پر چند لکیریں کھینچ جانے دیں اسکی حرکت پر،

''تمہارا باپ چاہتا ہے میں اعتراف جرم کر لوں؟؟ جلال کریم کا قتل میں نے کیا ہے اس بارے میں؟''اسنے حیرانی کے تاثرات لیے سوال کیا،

اسکی بات پر سیم۔نے کمر سیدھی کی،

''مجھے نہیں لگتا کہ پیپرز پڑھنے کے بعد مجھے مزید تفصیلات بتانے کی ضرورت ہے!''دوٹوک جواب دیا،

''مجھے بے وقوف سمجھا ہے؟ کہ میں اپنے کیے کروائے پر پانی پھیر دوں، نکل جاؤں اپنے پیپرز اٹھا کر دروازا اس طرف ہے!''اسنے نخوت سے گردن جھٹکی اور اسکو برا بھلا کہنے لگا،

سیم نے اسی اطمینان سے کاغز اٹھائے،

"آخری بار پوچھنے کی عادت نہیں ہے مجھ میں!" وہ کوٹ کا بٹن ایک ہاتھ سے لگاتا ہوا فائل کو اٹھائے ٹیبل سے کچھ دور گیا،

"مجھے انکار کی قیمت بہت بھاری پڑے گی تمہیں سو مرو،" اسنے تنبیہ کی اور سیڑھی سے یونہی اترتا اپنی کالی گاڑی کے پاس آکر رک گیا،

اسنے آسمان میں دیکھا، کیڑوں کو مارنے والی دوا جس میں مٹی کا تیل ملایا گیا چند منٹ پہلے چھڑکی گئی تھی،

اسنے جیب سے لائٹر نکالا،

پھر حویلی کی طرف نظر کی،

"سیم کو انکار نہیں پسند!!"۔زیر لب کہتا،اس لائٹر سے نکلتی اس آگ کو زمین پر پھینک گیا،

دیکھتے ہی دیکھتے ان لہلہاتے کھیتوں کو اس آگ کی نظر کر دیا،

www.novelsclubb.com

آگ تیزی سے پھیلی،

اسجد ہڑبڑاہٹ کا شکار ہوئے نیچے کھیتوں کو دیکھنے ایا،

اسکا لاکھوں کا مال آگ کی نظر ہوا،

"میری محنت" اسجد سومرو تڑپ اٹھا،

"سومرو صاحب آپکی اسلام آباد کی کپڑے کی فیکٹریوں میں آگ لگ گئی ہے، سارا سامان جل گیا ہے کروڑوں کی مالیت کا نقصان ہوا ہے" اسکا سیکریٹری بھاگا بھاگا ایا،

اسجد سومرو کو لگا، اسے سانس نہیں آرہی،

لاکھوں کا سامان یہاں جل رہا تھا،

کروڑوں کا ساماں جل چکا تھا،

"ٹن....!" فون پر ایک اور میسج موصول ہوا،

"صاحب...!" سیکریٹری کے چہرے کی ہوائیاں اڑتی ہوئی نظر ائی،

"اب کونسی منحوس خبر سنانی ہے" وہ دھاڑے،

www.novelsclubb.com

"کسی نے سسٹم کو ہیک کر کے اپکے اکاؤنٹ سے بھاری رقم نکال لی ہے" اسنے لڑکھڑاتے ہوئے لفظوں کو بامشکل سنبھالا،

وہ پدی سا لڑکا اسکی جائیداد کو دیمک کی طرح چاٹ گیا،

وہ سیکریٹری کو مارنے کے لیے آگے بڑھے،

"سیم پاشا کو انکار کرنا مطلب خود کو برباد کرنا،

وہ کسی سے نہیں ہارتا تھا، کوئی اسے مات نہیں دے سکتا تھا،

کالی گاڑی آنکھوں کے سامنے کہیں نہیں تھی،

بس تاریکی تھی اسجد سومرو زمین پر گر گیا،

اسکی کمر ٹوٹ گئی ہو جیسے،

"سب برباد ہو گیا تھا!"

"یک دم میڈیا پر اسکی ویڈیو تیزی سے وائرل ہونے لگی وہی جس میں اس نے قتل کا اعتراف کیا تھا،

www.novelsclubb.com

چند منٹ پہلے،

وہ سیم اپنے ساتھ ہڈن کیمرہ لایا تھا، جس میں اسنے ریکارڈ کیا تھا سب،

"اسجد سومرو کو ایک انکار کی قیمت بہت گہری چکانی پڑی تھی،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»»

تین ہفتے بخیر و عافیت سے گزر گئے،

دن وہی نارمل ہو گئے، مگر المیرا کے ساتھ رویہ ہنوز ویسا ہی تھا صمد کا جیسے پہلے دن تھا،

www.novelsclubb.com

وہ گھر سے کالج اور کالج سے گھر سیدھا جاتی اور اسکو چھوڑنے کی ڈیوٹی صمد نے رحیم کی لگائی تھی کہ دوبارہ کوئی ایسی ویسی حرکت وہ کر نہ گزرے،

رحیم بھی اسے کالج چھوڑنے جاتا، صبح، اور واپسی پر لینے کبھی یسرا آجاتی کبھی وہ خود گھر پر ہوتا تو آجاتا،

دن کو گزرتے وقت نہیں لگا،وہ بات بھی ماضی کا حصہ بن گئی،اور سب تقریباً بھول گئے،

وہ پروفیسر وہاج کے گھر اکثر چلی جاتی،آج کل پروفیسر کی طبیعت موسم میں تبدیلی کی وجہ سے خراب تھی،

وہ کھانا بنا کر انہیں دوائی دے کر گھر آجاتی،

رحیم نے بھی المیرا کے لیے کوشش کی تھی بات کرنے کی،

مگر کبھی ہمت نہیں ہوئی،

کبھی زبان اسکا ساتھ چھوڑنے لگتی،

مگر آج اسنے فیصلہ کیا تھا وہ بات کرے گا،

وہ راحیلہ کے ساتھ کچن میں آکر کھڑا ہو گیا،

"امی!"اسنے جھجکتے ہوئے پکارا وہ کچن میں۔رات کے کھانے کی تیاری کرنے میں مصروف تھیں،

www.novelsclubb.com

اسکی بات پر زیادہ توجہ نہ دیتے ہوئے سرسری انداز میں گویا ہوئی،:

"کہو؟"انہوں نے سالن میں چمچ گھمایا،

"امی مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے"گہری سانس لی گئی،

"رحیم سن رہی کہوں؟"راحیلہ نے وہی سرسری انداز اپنائے رکھا،وہ اکثر یوں آتا جب اسکے پاس پیسے ختم ہو جاتے یا پھر اسے کسی دوسری چیز کی ضرورت ہوتی،

"امی"اسنے اب خشک ہوتے ہوئے ہونٹ تر کیے،

راحیلہ نے چولہا دھیمی آنچ پر کیا،اور ڈھکن ڈھک کر کچن سے باہر ائی،

وہ بھی ان کے ساتھ ہی کچن سے نکلا،

"امی سنیں!"اسنے دوبارہ آواز لگائی،

"رحیم"انہوں نے اب سخت ناگوار نظروں سے گھورا اسے اس بات پر،

"امی مجھے اپنی شادی کے حوالے سے آپ سے بات کرنی ہے"اسنے ایک سانس میں جملا کہا،

اسکی بات پر راحیلہ کا چہرہ مسکراہٹ میں ڈوبا۔وہ ان ماؤں میں سے نہیں تھی جو اولاد پر اپنی مرضی تھوپ دیتی ہے،چاہے اس میں اولاد کی خوشی ہو یا نہیں، مگر کچھ معاملات میں وہ بھی انتہا پسند تھیں،

''اچھا تو کسی لڑکی کو پسند کرتے ہو؟؟''انہوں نے شریر لہجے میں پوچھا،ان کے اس رویے پر رحیم کی تو جیسے آدھی پریشانی دور ہو گئی،

اسنے صرف سر ہلایا،

انکی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی،

''ٹھیک ہے،مجھے بتاؤ کون ہے؟کہاں رہتی ہے؟تمہاری یونی فیلو ہے؟''اب وہ دونوں صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے وہ اس سے پوچھ رہی تھیں،

"امی وہ یونیورسٹی میں نہیں پڑھتی"

''تو پھر خاندان سے کوئی ہے؟بچ بلاوجہ کا سسپینس مت بڑھاؤ بتاوہ ہے کون وہ؟''

انہوں نے چہرے کی مسکراہٹ کو برقرار رکھتے ہوئے کہا،

سلیمان کی بھی پسند کی ہی شادی تھی،

اسلیے رحیم کو یہ تھوڑی آسانی تھی

"امی صمد چچا۔۔!"راحیلہ نے اسکی بات بیچ میں کاٹی جیسے وہ نام جان چکی تھیں,اور شاید کوئی دوسرا بھی ہوتا تو وہ یہی اندازہ لگاتا،

"کیا تم دانیہ؟؟"انہوں نے حیرانی سے اسے دیکھا ساتھ وہ انکے چہرے کی خوشی بھی پڑھ سکتا تھا،

"رحیم میری تو یہی خواہش تھی بڑی ہی کوئی اچھی بچی ہے وہ"وہ اسکی تعریف کرنے لگی،

www.novelsclubb.com

رحیم پزل ہوا،

"میں کل ہی اسکے گھر رشتہ لے جاؤ گی,تم فکر نہ کرو تمہارے بابا کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا"انہوں نے جوش۔میں ہی اپنی بات کہہ دی،نا جانے انہیں خوشی اتنی کس بات کی تھی،

شاید اس بات کی کہ المیرا کا نام نہیں لیا گیا تھا،

"امی دانیہ نہیں المیرا!؟" اسنے انکی بات کی تصیح کی،

تو کچھ دیر پہلے کی خوشی تھی وہ سوگ میں بدل گئی،

چہرہ تاثرات چمک سب متبدل تھے"

اسنے انکے چہرے سے گزرتے ہر جزبات کو دیکھا،

تاسف ہمدردی غصہ اور پچھتاوا،

"رحیم، جس بات کا ڈر میرے دل میں تھا تم نے وہی کیا" انہوں نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرالیا،

www.novelsclubb.com

"امی المیرا کو میں پسند کرتا ہوں!" اسنے پسند پر زور دیا،

"یہ ناممکن ہے!" انہوں نے پست آواز سے کہا،

"امی کیوں؟ جب دانیہ سے رشتے میں کوئی اعتراض نہیں تو پھر المیرا بھی تو چچا صمد کی ہی بیٹی ہے؟؟" اسنے رسانیت سے کہا،

''دانیہ اور المیرا کا کوئی مقابلہ نہیں ہے''انہوں نے جھٹ سے گردن اٹھائی,اور سخت لہجے میں گویا ہوئی،

''مگر کیو؟''رحیم نے آنکھوں میں سوال لیے انکو دیکھا،

''دانیہ میں خون خاندانی ہے جبکہ المیرا باہر کی ہے''انہوں نے کافی کمزور دلیل دی،

''تو سلیمان بھائی کی بیوی کا خاندان سے کیا تعلق تھا؟''اس نے سوال جڑا،

وہ تھوڑی دیر کے لیے لاجواب ہوئی،پھر اسے دیکھتی رہی،

''تم اسے بیچ میں مت لاو!''انہوں نے کھوکھلے انداز میں کہا،

''امی المیرا سے مسلہ کیا ہے؟وہ بھی چچا کی بیٹی ہے،اور خون سے کیا ہی فرق پڑتا ہے؟''اب کی بار وہ کافی مستحکم لہجے میں بولا،

''تم جانتے ہی کیا ہوا اسکے بارے میں جو یہ کہہ رہے ہو؟''وہ اسکی بات پر اکھڑی،

''یہی کہ المیرا ایک انسان ہے اور بہت اچھی انسان۔ہے بس!''اسنے استحکام لہجے میں اپنی بات رکھی،

''تم تو یہ بھی نہیں جانتے وہ جائز ہے یا ناجائز!''راحیلہ نے درشت لہجے میں کہا،

وہ کچھ دیر راحیلہ کو گھورتا رہا،

وہ یقیناً یہی سوچ رہا تھا کہ اسکی ماں نے یہ بات آخر کی کیوں تھی،

''امی۔کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟''اسنے راحیلہ کو ناقابل یقین آنکھوسے دیکھا،

وہ پہلے خود گڑبڑا گئی، پھر اپنے بیٹے کی آں کھو میں دیکھا، وہ یقیناً اپنے بیٹے کی زندگی

برباد نہیں ہونے دینا چاہتی تھی،

''رحیم،المیرا ایک رقاصہ کی بیٹی ہے''انہوں نے رحیم کو دیکھا، پھر پست آواز سے

کہا

www.novelsclubb.com

رحیم اپنی جگہ منجمد ہو گیا، بس یک ٹک اپنی ماں کو دیکھنے لگا،

جیسے اسکی سماعتوں سے جو بات گزری تھی وہ پگھلہ ہوا سیسہ تھی جو اسے گوش گراں

کر گئی تھی،

»

''اسکے چہرے کی حیرانی دیکھ کر تو میرا دل چاہا ایک زوردار قہقہہ لگاؤ'' سلیم نے ٹماٹر کو کاٹتے ہوئے گویا ہوا، چھری کی اس لکڑی کے تختے پر لگنے کی آواز سے اسے چڑ ہو رہی تھی،

وہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے ٹی وی دیکھ رہا تھا، جہاں سومرو کی تباہی کی بابت بتایا جا رہا تھا،

''سلیم یہ کام بند کرو گے تم!!'' اسنے اکتاہٹ سے کچن میں کھڑے سلیم کو دیکھا، سلیم کھانا بہت اچھا بناتا تھا، اس لڑکے کو تشدد کے علاوہ بھی کوئی کام آتا تھا،

''اگر تم مجھے بھوکا مارنے کا ارادہ رکھتے ہو تو تم غلط ہو! میں جوانی میں اتنی خطرناک موت نہیں مرنا چاہتا'' اسنے کٹے ہوئے ٹماٹر کو ہانڈی میں ڈالا،

پھر چمچ چلانے لگا، وہ پاستہ بنا رہا تھا،

''بھوک سے مرو نہ مرو تم میں ان آوازوں سے ضرور مر جاؤ گا'' وہ بڑبڑایا،

''تم اتنا تشدد کرتے ہو اس سے بہتر ہے تم لوگوں کے سامنے یہ اپنی کوکنگ کلاس لگایا کرو''اسنے گردن ہلائی،

''ائیڈیا برا نہیں ہے''اسنے آئی بروز اچکائی،

یک دم اسکے فون پر میسج آیا،

اسکے چوڑے ماتھے پر شکنیں ابھرائیں،

''سلیم قھرمان بھائی ادھر آئے ہیں؟؟''اسنے بھونیں اچکاتے ہوئے محو حیرت اسے دیکھا،

"سلیم نے کاندھے لاعلمی میں کاندھے اچکائے،

وہ کچھ دیر ایک دوسرے کو دیکھتے رہے،

کچھ حیرت سے کچھ پریشانی سے،

پھر دونوں نے اپنی پستول اٹھائی،اور نیچے کی جانب بھاگے،

انکے یوں حواس باختہ بھاگنے کی آخر کیا وجہ تھی،

وہ اپارٹمنٹ سے نیچے اترے،

اور اس اپارٹمنٹ میں ایک زوردار دھماکہ ہوا،

وہ کچھ پل پہلے نیچے نہ آتے تو انکے بھی پرخچے اڑ جاتے،

اسنے سلیم کو تاسف سے دیکھا، پھر گردن ہلائی،

"یہاں ہمیں مارنے کا انتظام تھا،" اسنے شعلہ بھڑکتے اس اپارٹمنٹ کو دیکھا،

"ہہہ کاش میں اپنا پاستہ ساتھ رکھ لیتا" سلیم کو اپنے اتنی محنت سے بنائے گئے پاستے پر ملال ہوا،

"کاش تم اپر ہی رہتے" سیم نے سرد مہری سے اسے گھورا،

اسکی بات پر سلیم گڑبڑا گیا،

یک دم گولی چلنے کی آواز آئی وہ گولی سیم کے بازو سے چھو کر گزری,

سیم اس اچانک حملے کے لیے تیار نہیں تھا،

اسلیے کراہ اٹھا،

سلیم نے جس سمت سے گولی آئی تھی اسی سمت تین چار فائر کیے،،

وہاں رکنا اپنی موت کو دعوت دینا تھا،

سلیم جھٹ سے گاڑی میں بیٹھا، ساتھ سیم اسکے برابر والی سیٹ پر براجمان تھا،

اسنے گاڑی کو تیز رفتار سے چلایا،

جبکہ سیم پیچھا کرنے والوں کو اپنی گولیوں سے نشانہ بنا رہا تھا،

وہ پہلی بار اس سچویشن میں نہیں تھے

ایسا ہونا ان دونوں کے لیے عام بات تھی،

سلیم پیچھے آتے ہوئے لوگوں کو چکما دے کر بازار میں گاڑی لے ایا،

"انہوں نے ہمیں ٹریپ کرنے کی ایک اچھی کوشش کی،،سیم نے خون نکلتے بازو پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھا ہوا تھا،

،،اگر میں نہ ہوتا تو تم مر جاتے،،سلیم نے گردن اتراہٹ سے جھٹکی،

،،کوئی ایسا نہیں جو سیم کو ہرا سکے،،وہ مسکرایا،

"مطلب؟؟؟"اسنے بھونیں سکیڑ کر اسے دیکھا،

"قھرمان کے نام سے انہوں نے ایک اچھی چال چلی، مگر وہ بھول گئے میں سیم پاشا ہو!"

"اگر تم وہاں بیٹھ کر قھرمان کے آنے کا انتظار کرتے تو ابھی تک تم مر چکے ہوتے، یقیناً اگر میں یہ نہیں بھانپ جاتا کہ وہاں کسی نے بم باندھا ہے"اسنے سلیم کو دیکھا، "گاڑی یہی روکو ہمیں یہاں سے پیدل نکل کر دوسری جگہ جانا ہے"سلیم نے اسے دیکھا،

"میں تم سے بڑا ہو"اسنے جتایا،

"اہ پلیز!!!اب اپنے اس دکھ کو میرے سامنے مت گانا"وہ گاڑی کو ایک سڑک پر چھوڑتے ہوئے دوسری جانب بھاگے،

سلیم نہیں جانتا تھا وہ کہاں جا رہا ہے،؟

وہ دونوں پتلی چوڑی گلیوں سے گزرتے اب ایک رہائشی علاقے میں موجود تھے،

www.novelsclubb.com

رات مزید گہری ہو رہی تھی،اور اسکے بازو میں درد مزید بڑھتا جا رہا تھا،

وہ چلتے چلتے ایک گھر کے سامنے رکا،

''شاید یہی ہے!''اسنے ٹارچ سے گھر کا جائزہ لیا،

''پلیز مجھے یہ مت کہنا یہاں تمہاری ایک اور فیملی رہتی ہے!،مجھے تم پر اعتبار نہیں ویسے بھی،''سلیم نے اسے مشکوک نظروں سے گھورا،

''بابا کو تمہیں میرے ساتھ بھیجنا ہی نہیں چاہیے تھا!!''اسنے دانت پیسے،پھر سلیم کو گھورا،

پہلے وہ دیوار پر چڑھا،پھر سلیم،

چوکیدار گہری نیند میں سو رہا تھا،

اب وہ پیچھے کی سیڑھیوں سے اپر کمرے میں جانے لگے،

مگر دروازا لاک تھا،

"افف یہ لڑکا!!''سیم نے گردن جھٹکی،

www.novelsclubb.com

"تم جاؤ سلیم گھر کا مین سوئچ آف کر دو، تاکہ کوئی ملازم ہمیں دیکھ نہ پائے" اسنے پیچھے آتے سلیم کو کہا،

وہ جو آدھی سیڑھیاں چڑھ چکا تھا،

اب منہ بنائے اسے دیکھا،

پھر دبے قدم وہاں سے نیچے اترا اور مین سوئچ دیکھنے کے لیے،

جبکہ سیم اندر جانے کے لیے کوئی جگہ تلاش رہا تھا،

جب اسکی نظر کھڑکی پر گئی، مگر افسوس سے وہ کھڑکی بند تھی،

"پتا نہیں اس لڑکے کو کون سے سیکورٹی اہشوز ہیں جو اتنے لاک لگائے ہوئے ہیں،

"اسنے دانت میں ٹارچ پکڑے کہا، جو انہوں نے اپنی گاڑی سے نکالی تھی،

دروازے کو چیک کرنے لگا، کہ کہیں سے دروازا کھل جائے،

اسکی آنکھوں میں جھنجھلاہٹ تھی،

اسنے جیب سے ماسٹر کی نکالی، اور دروازے میں لگائی،

دروازا ٹھک سے کھل گیا،

جبکہ جلتی ہوئی لائٹ بھی بجھ گئی، یقیناً سلیم نے سوئچ بند کر دیا تھا،

:::

"لائٹ چلی گئی؟؟" وہ کچن میں کچھ کھانے کے لیے ڈھونڈ رہی تھی جب اس

اچانک لائٹ جانے پر وہ حیران ہوئی،

موبائل کی ٹارچ ان کرتی وہ کمرے کی جانب گئی،

کیونکہ کمرے میں مناہل سو رہی تھی وہ اندھیرے میں اگر اٹھ جاتی تو یقیناً ڈر جاتی،

وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اسکی چیخ حلق میں اٹک گئی،

کوئی وجود اس کمرے میں موجود تھا، دماغ میں فوراً علی کی بات پر آگیا،

وہ وہاں سے یسرا کے کمرے کی جانب بھاگنا چاہتی تھی، ان کو خبردار کرنے مگر اس

سے پہلے وہ کرتی وہ سیم کی آنکھوں سے بچ نہ سکی،

اسنے المیرا کے ہاتھ کو مظبوطی سے تھاما اور اسکے جبڑے کو دبوچ کر اسکا منہ بند کیا

تاکہ وہ چیخ نہ سکے،

سلیم بھی پیچھے سے اپر اگیا،

"شش چپ کرو! ورنہ تم کو شوٹ کر دونگا،" اسنے اپنی آنکھیں اسکے چہرے پر

گاڑھی،

اسکی سیاہ آنکھیں سیم۔نے دیکھی،

افسانوں سے بھری وہ انکھیں،

گلزار کے سب سے خوبصورت پھول سی وہ انکھیں،

سیم کے دل میں ایک مکا لگا،

وہ خوفزدہ تھی،

وہ کچھ بولنا چاہتی تھی،

"بس ٹارچ کی روشنی تھی ادھر، جو سلیم کے ہاتھ میں تھی،

"وہاں یہاں تو پوری اسکی فیملی ہے! بچی بھی بیوی بھی!" وہ زیر لب بڑبڑایا،

www.novelsclubb.com

''مجھے مت مارنا!!''سیم کو اپنی ہتھیلی پر اسکے آنسو محسوس ہوئے وہ اسکی سرگوشی سن سکتا تھا،

''علی کہاں ہے؟؟''اسکے آنسو سے اسے عجیب سا محسوس ہوا،اسلیے اسکے چہرے سے ہاتھ ہٹالیا،

اور اس سے سوال پوچھا،

اسے بازو میں ٹیس اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی،

"مجھے نہیں پتا''اسنے سرگوشی کی،

اگر وہ چیخنے کی کوشش کرتی تو یقیناً پستول کی گولیوں کا شکار ہو جاتی جو اسکے ماتھے پر رکھی ہوئی تھی،

''مجھے کچھ مت کرنا،میں نے جان بوجھ کر اسے تھپڑ نہیں مارا وہ مجھ سے بدتمیزی کر رہا تھا''وہ اپنی صفائی میں بولی وہ سمجھی تھی کہ سیم علی کے لیے بدلہ لینے آیا ہے،

''بیوقوف لڑکی خاموش ہو جاو،''وہ بندوق نیچے کرتا کچھ سوچ میں پڑ گیا،

''بھابھی،اسنے یقینانہ بتایاہو مگر میں سلیم ہو!آپکا جیٹھ''سلیم بھی اپنی رو میں بولا،

"المیرا نے جھٹ سے اس کو دیکھا،

وہ اسکی بات پر حیران تھی،

"ہاں؟؟''حیرانی سے لب کھولے اس کو دیکھا،

''ماشااللہ میری بھتیجی کافی پیاری ہے!''سیم۔کی خاموشی پر اسکی ہمت تھوڑی اور بڑھی،اسنے سوتی ہوئی مناہل پر تبصرہ کیا،

المیرا کو لگا وہ سامنے کھڑا شخص پاگل ہے،اسنے نیم تاریکی میں گم سیم کے چہرے کو دیکھا،

www.novelsclubb.com

اگر مناہل نیند سے اٹھ جاتی تو اسپر ایک اور الزام لگا دیا جاتا،

المیرا کو اپنی سانس اکھڑتی ہوئی محسوس ہوئی،

دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا،جیسے ابھی باہر اجائے گا،

''سلیم!!!''وہ اسکا جبڑا پکڑتا دروازے کی جانب لے گیا،چاند کی روشنی میں اس

نے آخری بار اس شخص کو دیکھا،

اسکا بازو زخمی تھا، بکھرے ہوئے بال تھے، چھ فٹ قد تھا،

پھر وہ دونوں غائب ہو گئے، وہ جس طرح آئے تھے اسی طرح دیوار پھلانگ کر اب سڑک پر تھے،

مین سوئچ لگا دیا گیا تھا، لائٹ واپس آ گئی،

مگر وہ محو حیرت اس کھلے دروازے کو دیکھتی رہی،

دل تیزی سے دھڑک رہا تھا، پھر جب اسکی نظر اپنے بازو پر گئی، جس پر خون کے دھبے تھے،

www.novelsclubb.com

وہ یقیناً اس کا تھا،

اور چند بوندیں فرش پر بھی گری ہوئی تھی،

اسنے سب سے پہلے اپنا لباس تبدیل کیا، پھر خون جو فرش پر تھا وہ صاف کیا،

اسکا سانس ابھی بھی پھول رہا تھا ہاتھ ابھی بھی کانپ رہے تھے،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»»

"یہ کیا بکواس کر رہے تھے تم بھابھی بھتیجی!!"وہ غرایا،

"تم۔ٹھیک ہو اپنی فیملی بنائی ہوئی ہے ادھر پوری وہاں تو بابا نے شادی کرنے پر پابندی عائد کی ہوئی ہے"اسنے ٹھنڈی سانس خارج کی،

"اپنے دماغ کی خرافات کو دور رکھو،وہ پتا نہیں کون تھی بے وقوف لڑکی!"اسنے سلیم کو جھڑکا،

"یہ علی..."کچھ سوچ کر سیم نے دانت پیسے،

"ہہہ!کہہ لو جھوٹ،میری تو جوانی ختم ہو رہی ہے،مگر بابا مجال ہے جو شادی کی اجازت دے دیں"اسنے کاندھے اچکائے،

"چلو ہسپتال،زیادہ گہری چوٹ نہیں ہے ویسے بس گولی چھو کر گزری ہے"سلیم نے چوٹ دیکھتے ہوئے کہا،

''ضرورت نہیں ہے،'' وہ انکاری ہوا، کچھ دیر خاموشی سے سڑک پر چلتے رہنے کے بعد سلیم دوبارہ بولا،

''ویسے بھابھی کا نام کیا ہے'' سلیم نے اس کو چھیڑا، وہ کافی محظوظ ہو رہا تھا، اسکے ایسے اکھڑنے پر،

''سلیمہ آپا'' وہ بھی تنک کر بولا

''بے فکر رہو بابا کو نہیں بتاؤنگا'' اسنے مزید شرارت کی،

''کل اخبار میں خبر شائع ہو گی، چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی کی بے وجہ بولنے پر زبان کاٹ دی'' وہ دھمکی دیتے ہوئے بولا،

سلیم ہنسے بغیر نہیں رہ سکا،

''ہم استنبول جائیں گے مگر پہلے اپنا ہاتھ سہی کرو چلو پھر تمہاری بیگم کو بھی تو لے کر جانا ہے استنبول'' وہ دونوں اب قریبی ہسپتال میں تھے،

وہ اب بھی باز نہیں آیا، آخر میں اپنی بات لگا ہی دی،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»»

شفاف اور تازگی بخشتی صبح نے آج صدیقی ہاؤس پر اپنے پر پھیلائے ہوئے تھے،

وہ سب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے، یسرا چائے لیکر آئیں،۔

"میرے پاس ایک کیسز آیا ہے، اسجد سومروں کا، اسنے پاشا اور اسکے بیٹوں کے خلاف کھڑے ہونے کی جرت کی ہے،" وہ اب اپنی نشست سنبھال چکی تھی ساتھ اپنے نئے کیسز کے بارے میں صمد سے بات کر رہی تھی،

دانیہ فون پر واٹس ایپ میسجز دیکھنے میں مصروف تھی ساتھ ساتھ ناشتہ بھی کر رہی تھی،

جبکہ المیرا پلیٹ میں خالی چمچ چلاتی رات کے واقعہ کے بارے میں سوچ رہی تھی،

"کہتا ہے سلیم پاشا نے اسکی فیکٹریاں جلا ڈالی، اب میں یہ سوچ میں ہوں کہ اس کے بیٹوں کو تو آج تک کسی نے نہیں دیکھا، تو وہ یہ دعویٰ کیسے کر سکتا ہے، اور وہ بھی

نام کے ساتھ، حالانکہ میں اتنے سال سے اس پر ریسرچ کر رہی ہوں مگر اسکے بیٹوں کا سوراخ نہ لگا سکی، اور وہ ان کے نام کو جانتا ہے، یقیناً اسکا ڈائریکٹ لنک ہے پاشا کے ساتھ یا کسی قریبی جاننے والے کے ساتھ،" وہ اپنی رو میں بولتی گئی،

صمد نے خاموشی سے اسکی بات سنی،

"یسرا، تمہیں ان تمام معاملات سے خود کو دور رکھنا چاہیے پاشا یا اسکے خاندان سے تمہیں کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے، تمہیں خیال رکھنا چاہیے تم بیٹیوں کی ماں ہو،

"صمد نے تنبیہہ کی،

سلیم کے نام پر پلیٹ پر چلتا خالی چمچ رک گیا،

رات کا منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا،

"میں سلیم ہوں آپکا جیٹھ!" اسکا دل تیزی سے ڈھرکا، ہاتھ سے چمچ چھوٹ گیا، وہ ڈر کر جھٹکے سے پیچھے ہوئی، کہ سامنے رکھی پلیٹ گرتے گرتے بچی،

جیسے کوئی گہرے طلسم سے آزاد ہوتا ہے،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بے ساختہ طور سب اسکی جانب متوجہ ہوئے،

صمد نے ناگواری سے اسے گھورا،

"لو جی ایک اور ڈرامہ" دانیہ نے ایک نظر اسے دیکھا، پھر بیزاری سے کاندھے اچکاتی دوبارہ فون میں مشغول ہو گئی،

"المیرا طبیعت ٹھیک ہے؟" یسرا نے المیرا سے پوچھا،

جس پر وہ بس اثبات میں گردن ہلا گئی،

"شیخ صاحب نے سب گھر والوں کو انوائیٹ کیا ہے ان کی بیٹی کی منگنی ہے آج رات ، تیار رہنا سات بجے نکلنا ہے" صمد صدیقی نے آرڈر دیا،

"مما میرا وہ سوٹ جو درزی کے پاس تھا وہ منگوا دینا مجھے" دانیہ نے آج رات فنکشن میں پہننے والے سوٹ کی بابت یسرا سے کہا،

"بہتر، المیرا تم بتاؤ تم کیا پہنو گی! میرا بلیک والا سوٹ پہن لینا" انہوں نے المیرا کو تجویز دی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یسرا کی بات پر صمد بیچ میں۔بولے،

''اسکی کیا ضرورت ہے؟؟انہوں نے ویسے بھی گھر والوں کو بلایا ہے''صمد نے

اپنے جوتے پہنے،

یسرا نے المیرا کو دیکھا،

اسکا چہرہ سپاٹ تھا،

"مگر صمد..."وہ کچھ مزید بولتی اس سے پہلے رحیم اپرایا،وہ کچھ پریشان سا لگ رہا تھا،

''چچا کل رات کو گھر میں چور آئے تھے''اسنے آتے ساتھ ہی پہلی بات کہی،

المیرا کے چہرے کا رنگ اڑ گیا،

"کیا؟''یسرا اور دانیہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے،۔

جبکہ المیرا اپنی جگہ پر بیٹھی رہی،اسنے ٹیبل پر ہاتھ مضبوطی سے جما لیے،

"کیا کہہ رہے ہو تم رحیم!!''اب کی بار صمد سنجیدہ نظر آئے وہ ماتھے پر تفکر کے بل

ڈالے اسے دیکھنے لگے،

www.novelsclubb.com

"وہ دیوار سے پھلانگ کر گھر میں آئے تھے, دیوار پر خون کے نشان ہیں،

اور لان میں دو لوگوں کے پاؤں کے نشان، اور ساتھ ہی الیکٹرک بورڈ میں چھیڑ

چھاڑ کی گئی،

وہ پچھلے حصے کی طرف تھے لان کے،

اور لان کی سیڑھیوں پر بھی کچھ مٹے مٹے نشان تھے" رحیم نے مزید بتایا، تو یسرا نے

المیرا کا چہرہ دیکھا،

"تم سب کمرے میں چیک کرو کوئی سامان چوری تو نہیں ہوا!" صمد نے یسرا دانیہ

اور المیرا کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا،

المیرا کو ٹھنڈے پسینے آ رہے تھے، وہ آستین سے بار بار اپنا چہرہ صاف کرنے لگی،

المیرا بوجھل قدم کے ساتھ اپنے کمرے کی جانب ائی،

دروازے کے ساتھ لگی کچھ دیر لمبے لمبے سانس بھرتی رہی

دل اس کشمکش میں تھا کہ وہ اسے بتائے یا نہیں بتائے،

اگر وہ ان کو بتائے گی تو وہ یقیناً اس بات کا غلط مطلب نکال لیں گے، وہ خاموش ہو گئی،

منہ پر پانی کی چھینٹیں مار کر خود کو نارمل کرتی وہ کمرے سے باہر نکلی،

یسرا اور دانیہ وہیں کھڑے تھے دونوں کا جواب نفی میں تھا،

اسنے بھی وہی جواب دیا، کہ اسکے کمرے سے کچھ چوری نہیں ہوا،

"ہمیں پولیس کو انفارم کرنا چاہیے" یسرا نے تجویز دی،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»»

www.novelsclubb.com

"تم میری اجازت کے بغیر وہاں سے نکلے کیسے؟؟" سیم نے ناگواری سے فون سے آتی اس آواز کو کاٹا،

"وہ کھڑوس لڑکی نے جینا حرام کر دیا تھا میرا" علی معصوم بنا، ایسا جیسے المیرا اسکے کمرے میں کھڑکی پھلانگ کر گئی تھی،

"میرا دل تو چاہ رہا ہے وہاں آ کر ایک زوردار تھپڑ رسید کرو تمہارے چہرے پر" وہ غرایا، اسے علی کی اس نادانی پر سہی کی تپ چڑھی تھی،

"تھپڑ سے یاد آیا، اس لڑکی نے مجھے تھپڑ مارا تھا، سوچ رہا ہو اس بات کے لیے ایک الیکٹرک شاک تو لگنا چاہیے اس کو" علی نے اپنی ذہن میں اٹھتی خرافات بتائی،

"تم۔اسکو ہاتھ بھی نہیں لگاؤ گے سمجھے!" وہ بلند آواز میں بولا،

تو علی ایک پل کے لیے گڑبڑا گیا،

"تم وہاں سے ایک انچ بھی نہیں ہلو گے جب تک میں وہاں نہیں آجاتا، اپر سے جو غلط ایڈریس دے کر تم نے میری خواری کروائی ہے نہ لندن کے پاگل کتوں کو تمہارے پیچھے نہ چھوڑ دیا تو میرا نام سیم نہیں" سیم نے اسے دھمکی دی جس کو وہ ہوا میں اڑا گیا،

سیم کی دھمکی کو ایک وہی تھا جو ایسے ہوا میں اڑا سکتا تھا،

سیم کا دوست عباس جس کو اکثر وہ علی کہہ کر پکارتا تھا یا علی بلائے جانے کی ایک اور

وجہ تھی،

"یار تجھے معلوم ہے میرے ساتھ پاکستان میں کیا کیا سین لگے," اب وہ اسے فون پر تفصیل بتانے لگا،

"وہ لڑکی، اسکے باپ نے مجھے اسکا عاشق سمجھ لیا، اور جو اس لڑکی درگت بنی، چماٹ ہی چماٹ بے جا پڑے اسکو!" وہ ہنستے ہوئے بتا رہا تھا، جیسے یہ ہونا اس کے لیے مزاق تھا،

اس پورے معاملے میں اسنے المیرا کا نام نہیں لیا،

اسے وہ آنکھیں یاد آئیں،

افسانوں سے بھری وہ سیاہ انکھیں،

"میں دوبارہ جوائن کر رہا ہوں یونی ورسٹی" کچھ دیر وہ اسے سوچتا رہا پھر وہ عباس سے کہنے لگا،

اسکی بات پر عباس جیسے اچھل پڑا،

www.novelsclubb.com

''یہاں علین رہتی ہے ابھی بھی''اسنے جیسے اسے کچھ یاد دلایا،

''تو؟؟''سرد مہری سے سوال کیا گیا،

"وہ محبت کرتی تھی تجھ سے کسی زمانے میں عباس نے جتایا،

''میں نے اس سے نہیں کہا تھا مجھ سے محبت کرنے لگے،اور یہ بکواس کے لیے میرے پاس وقت نہیں ہے''اسنے بات کا رخ دوسری جانب موڑا وہ اس موضوع پر بات کرنا ہی نہیں چاہتا تھا

عباس اس بات کو سمجھتا تھا اسلیے وہ بھی بات گھما گیا،

www.novelsclubb.com

"مناہل مجھے بتاؤ کل کوئی آیا تھا کمرے میں؟؟''یسرا نے رازداری سے اس سے پوچھا،

سوال پوچھے جانے پر مناہل سوچنے لگی،

"ممارات میں دو لوگ آئے تھے، وہ کافی زور زور سے باتیں کر رہے تھے کمرے میں پھر چلے گئے"

مناہل نے یسرا کے پاس آ کر بات کہی۔

وہ سٹپٹا گئی، انہوں نے ادھر اُدھر دیکھا پھر اسے تقریب سے تھوڑی سائڈ پر لے ائی،

"مناہل بچی وہ کیا باتیں کر رہے تھے؟؟" انہوں نے مناہل کے گال کو سہلا کر پوچھا،

"مجھے نہیں معلوم، پتا نہیں کیا کہہ رہے تھے، بھابھی بھائی پتا نہیں کیا" مناہل نے ذہن پر زور دینے کی کوشش کی، اسے زیادہ کچھ یاد نہیں تھا،

بس ذہن میں ہلکی سی جھلک تھی، جب وہ نیند سے بیدار ہوئی تھی،

گیارہ سالہ مناہل کے چہرے پر وہ پریشانی سے نظریں گاڑ کر بیٹھی ہوئی تھی،

یسرا نے حیرانی سے لبوں کو چھوا،

پھر جلد ہی خود کمپوز کیا،

"مناہل بچے، یہ تمہارا وہم ہے بس، اس کا ذکر تم اپنے بابا یا دانیہ آپی سے نہیں کرنا ٹھیک ہے!!" یسرا نے محبت سے اسکے بالوں کو سنوارا اور کہا،

جس پر مناہل نے اثبات میں گردن ہلا دی،

اور باقی بچو کے ساتھ کھیل میں مشغول ہو گئی،

جبکہ یسرا اپنا سر پکڑے بیٹھ گئی،

ان کا دل سوچ سوچ کر بیٹھا جا رہا تھا آخر ہوا کیا ہو گا۔

کون تھے وہ، رحیم سچ کہہ رہا تھا۔

المیرا نا جانے کیا کر رہی تھی،

ان کی سمجھ سے بالا تر تھا، وہ بس صمد کے غصے سے اسکی حفاظت کرنا چاہتی تھی،

"میرے اللہ مجھے صبر دے،،" یسرا نے یاسیت سے کہا،

وہ اپنی طبیعت کا بہانہ کر کے جلدی گھر کو آ گئی جبکہ دانیہ نے ساتھ آنے کا کہا مگر

www.novelsclubb.com

انہوں نے منع کر دیا،

انہیں المیرا سے بات کرنی تھی،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

•»»»»»»

وہ۔گھر۔میں اکیلی تھی،رحیم بھی اسے نظر انداز کر رہا تھا،مگر کیوں؟

المیرا اپنے کمرے میں اسی دروازے کے پاس کھڑی تھی جہاں اسنے آخری بار اس شخص کو دیکھا تھا،

اس دروازے سے پروفیسر کے گھر کا آنگن دکھتا تھا،

وہ وہی پیر لٹکا کر بیٹھ گئی،

آسمان پر چاند چمک رہا تھا،

"امی کاش آپ مجھے اپنے پاس رکھتی!"

"میرا اپنا گھر ہوتا،جہاں میری اہمیت ہوتی"اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے،

صفحات پیچھے کی جانب پلٹے وہ پھر سے اس جگہ پہنچ گئی،اسے ہلکی ہلکی شکل اپنی ماں کی یاد تھی،

لیکن باپ کو اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا،

اسے یسرا نے ایک بار بتایا تھا کہ اسکی ماں ڈانس کلاس چلاتی ہے اور لڑکیوں کو ڈانس کرنا سیکھاتی ہے،

وہ بھی اسی کہانی میں جی رہی تھی،

اسے یاد تھی آخری ملاقات اپنی سے،اس دن اسکی ماں نے اسے بہت مارا تھا۔

کیونکہ وہ چپکے سے انکے گھونگروں پہن کر ناچ رہی تھی،

تو ماں نے مارتے ہوئے کہا تھا،

"یہ تیرے لیے نہیں بنے المیرا" وہ سمجھ نہیں پائی تھی اسکی ماں نے ایسا کیوں کہا تھا،

وہ آج بھی اپنی ماں کی بات سمجھ نہیں پائی تھی،

"امی!! مجھے افسوس ہو رہا ہے کاش میں پیدا نہیں ہوتی اس دنیا میں، یہ دنیا میری نہیں۔ہے، نہ ہی دنیا کے لوگ مجھے قبول کرتے ہیں" وہ چاند کی طرف دیکھتی اور روتی جاتی،

"میں خودکشی نہیں کرتی، کیونکہ مجھے بہتری کی امید ہے، اور یہ امید مجھے رحیم سے ہے، وہ بہت اچھا ہے، اسنے وعدہ کیا ہے مجھ سے،

جب میری شادی رحیم سے ہو گی تو وہ کہتا ہے وہ میرا گھر ہو گا، وہ میری ہر خواہش پوری کرنے کا وعدہ کرتا ہے مجھ سے," وہ المیرا ابھی کتنی بے وقوف تھی،

اپنی خوشی کا ذریعہ اسنے ایک انسان کو بنالیا، اور اپنی امید بھی ایک انسان سے باندھ لی،

حالانکہ انسان تو کبھی امیدوں پر پورا نہیں اترا،

یسرا دروازا کھٹکھٹائے بغیر ہی اسکے کمرے میں اگئی،

وہ۔اس دروازے کے قریب ہی پاؤں لٹکائے بیٹھی ہوئی تھی

وہ کچھ دیر وہی کھڑی اسے دیکھتی رہی،

اسے المیرا ترس آیا تھا ایک پل کے لیے،

"المیرا،" یسرا نے اسے نام سے پکارا، وہ اپنا نام پکارے جانے پر چونک گئی،

جھٹ سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی،

"مما آپ؟؟" بھاری آواز کے ساتھ پوچھا گیا رونے کی وجہ سے آواز میں نمی آئی تھی،

"المیرا میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی، تم پانی لے آکر اوا اور ہاں نیچے تائی سے کچھ کھانے کے لیے بھی لے آؤ" انہوں نے اپنے تاثرات نارمل رکھتے ہوئے کہا،

وہ انکی بات پر سر ہلا گئی، پھر اپنا دوپٹہ ٹھیک کرتی نیچے کھانا لینے چلی گئی کیونکہ اپر کچھ کھانے کے لیے نہیں بنا تھا،

اسکے نیچے جاتے ہی یسرا حرکت میں ائیں، اور اسکا کمرہ کسی پولیس والے کی طرح

دیکھنے لگی،

ایک ایک چیز اٹھا کر،

دروازے کی چوکھٹ پر خون کی دو تین بوندیں تھیں، یقیناوہ جو کوئی بھی تھا اس کمرے میں ضرور آیا تھا،

انکے دماغ میں کتنے خیال آئے کتنے چلے گئے،

مگر وہ اپر کیا کرنے آیا تھا؟،

انہوں نے ڈسٹبین میں دیکھا جہاں خوں آلود کپڑے کے کچھ حصے پڑے ہوئے تھے،

www.novelsclubb.com

اب شک یقین میں بدلا،

وہ وہی سر پکڑے بیٹھ گئی،

المیرا نے ان کو زلیل کروانے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی،

المیرا دال چاول اور پانی کا گلاس لے کر اپنے کمرے میں ائی،

مگر یسرا کو زمین پر اس طرح بیٹھا دیکھ چونک گئی،

اسنے کمپیوٹر ٹیبل پر پانی کا گلاس اور پلیٹ رکھی اور یسرا کے پاس ائی،

"مما؟؟"اسنے دیکھا یسرا رو رہی تھی،آج سے پہلے اسنے یسرا کو یوں روتا نہیں

دیکھا تھا وہ بہت مضبوط اعصاب کی مالک تھی،

"مما کیا ہو گیا ہے؟"المیرا کا دماغ بھونچکا رہ گیا،

اسنے اپنی آنکھیں پھیلائے ان کو دیکھا،

ہر قسم کے وسوسے اسکے زہن سے گزر گئے،

"المیرا کیا چاہتی ہوں تم مجھے یہ بتاؤ!"انہوں نے المیرا کو بازو سے پکڑ کر جھنجوڑ دیا،

المیرا کے چہرے کے رنگ اڑتے چلے گئے،

"مما؟"نادانی میں اسنے یسرا کو دیکھا،

مگر یسرا نے اسکے چہرے پر ایک زوردار تھپڑ جڑ دیا،

اب کی بار اسکی آنکھوں میں آنسو نہیں ائے،

المیرا نے گردن کو دوبارہ سیدھی کر لیا،

وہ ضبط کی انتہا پر تھی، یا وہ اپنی زہنی حالت کے اس دور پر تھی جہاں امیدیں خواہشیں اور محبتیں سب ختم ہو جاتی ہے،

"کون تھے وہ؟" یسرا اپنی بات پر بگڑی،

"معلوم نہیں" غیر مرئی نقطے کو گھورتی المیرا نے جواب دیا،

"تمہارے کمرے میں کوئی بھی منہ اٹھا کر آ جاتا ہے اور تم نے یہ گوارہ نہیں کیا کہ مجھے بتا دو، تمہیں پتا ہے اگر مناہل میری جگہ تمہارے بابا کو بتا دیتی تو کیا ہوتا؟" وہ بھی مایوسی حدوں کو عبور کرنے پر تلی تھی،

المیرا نے سچ میں یسرا کو بہت مایوس کیا تھا،

مناہل کی بات پر المیرا یقیناً چونکی،

"کچھ نہیں ہوتا، آپ صرف مار رہی ہے وہ جان سے مار دیتے،" المیرا نے سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا، جیسے اسے فرق نہ پڑا ہو،

"المیرا مجھے مجبور نہ کرو کہ میں تمہیں وہاں چھوڑ آؤ جہاں سے تم کو لے کر آئی تھی" انہوں نے اپنے ہاتھ المیرا کے آگے کیے،

"مما اگر میں کہوں کہ وہ ادھر آئے تھے غلط فہمی میں اور سمجھ رہے تھے یہ پروفیسر کا گھر ہے میں نے ان سے کہا کہ یہاں کوئی نہیں ہے وہ چلے گئے تو کیا آپ اس بات پر یقین کریں گی؟" اسنے استہزائیہ مسکراہٹ کے ساتھ اپنی بات کہی،

"المیرا کہانیاں مت بناؤ مجھے سچ بتاو" یسرا تیز لہجے میں بولی،

"بس مما یہی حقیقت ہے! آپ وہ سننا چاہتی ہے جو آپ نے سوچا ہے! حالانکہ حقیقت خیال سے کہیں دور ہے" اسنے کوئی وضاحت نہیں دی نا ہی وہ اپنے کردار کی گواہی دینے کو تیار تھی،

وہ کیسی تھی وہ جانتی تھی،

اور جس کو اس پر یقین کرنا تھا وہ ہزاروں مخالفتوں کو بعد بھی یقین کرتا اور جو نہیں کرنا چاہتا تھا وہ کبھی نہیں کرتا چاہے وہ اپنا آپ کاٹ کر اسکے سامنے پیش کر دیتی،

"تم پچھتاؤ گی المیرا" انہوں نے خبردار کیا،

مگر المیرا نے کچھ جواب نہیں دیا،

وہ یہی سوچ رہی تھی اس سے برا کیا ہو سکتا ہے اسکے ساتھ

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»»

"یہ دیکھو میرا بھیڑیا" پاشا نے فخریہ انداز میں سیم کو دیکھا، وہ چھوٹے قدم اٹھاتا پاشا کے کمرے میں موجود تھا،

قھرمان اور سلیم ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، پاشا کے ساتھ،

اسے دیکھ قھرمان مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا اور اسے گلے سے لگا لیا،

"میری آنکھ کے تارے" قھرمان نے اسکے بالوں کو بگاڑا،۔۔

"تبھی میں کہوں تمہاری آنکھیں کمزور کیوں ہے؟" سلیم پیچھے سے بولا،

سیم نے سلیم کو گھورا،

"بابا میں یونیورسٹی دوبارہ جوائن کرنا چاہتا ہو" وہ پاشا کے سامنے بیٹھا بغیر تمہید کے بات کی،

"جیسی مرضی تمہاری" پاشا نے اسکی مرضی پر چھوڑا،

وہ مسکرایا وہ جانتا تھا جواب یہی ہو گا، پاشا کا فرمانبردار اور لاڈلا بیٹا جو تھا وہ،

"وہی یونیورسٹی جہاں اس دن گئے تھے؟؟" سلیم معنی خیزی سے مسکرایا اور سیم کو دیکھا،

پاشا نے سلیم کو دیکھا، قھرمان بھی کچھ یونہی تاثرات لیے سلیم کو دیکھ رہا تھا،

سیم نے اپنے ماتھے کو چھوا،

دل تو چاہا سلیم کا منہ توڑ دے،

"تو تم لندن یونیورسٹی نہیں جا رہے؟" پاشا نے بھونیں سکیڑ کر اسے دیکھا،

قھرمان بھی کچھ یونہی تھا،

"بابا میں وہیں جاؤں گا" اسنے جبرا مسکراتے ہوئے بات کہی اور سلیم کو کاٹ دار

www.novelsclubb.com

نظروں سے گھورا،

"کیا کوئی ایسی بات ہے جو تم دونوں مجھ سے چھپا رہے ہو؟" یماش پاشا کی گھمبیر آواز وہاں گونجی، اور جانچتی نظروں سے دونوں کو گھورا،

"بابا کچھ خاص نہیں ہے یہ سلیم دیوانہ ہو گیا ہے!" قھرمان بیچ میں بول پڑا سیم کے تاثرات دیکھ کر،

قھرمان ہمیشہ سیم کو بچاتا تھا، یماش پاشا کے بعد قھرمان تھا جو اس سے بے حد محبت کرتا تھا،

وہ اس بات پر مسکرائے،

"میرا بھائی بھی بالکل ایسا تھا!!" پاشا کی آنکھوں میں جھلملاتے آنسو نے قھرمان سمیت سب کو حیران کیا،

آنسو آنکھ سے باہر نکل کر گال پر پھسل جانے کی جرات نہیں کر سکتے تھے،

کیونکہ آنسو وکا بہہ جانا پاشا کے مطابق انسان کو کمزور بنا دیتا ہے،

www.novelsclubb.com

"سیم باہر چلواور سلیم تم بھی!"قھرمان نے نظرو کے اشارے سے ان دونوں کو باہر آنے کا کہا،

وہ خوبرو نوجوان تھا، بھورے بال، سبز آنکھیں اور دراز قد، اور ساتھ ساتھ زہانت بھی کمال تھی قھرمان کی،

سارے سسٹم کو پاشا کے بعد وہ دیکھتا، زمہداری نبھانے والا، اسکو قربانیاں دینا آتی تھیں،

"یہ کیا بک رہے تھے تم بابا کے سامنے؟" سینے پر ہاتھ باندھتے قھرمان نے سلیم کو گھورا،

"ارے قھرمان بھائی!!"اسنے سر گوشی کی،

تو قھرمان کے ماتھے پر بل پڑے،

سیم ساتھ ہی کھڑا تھا، اسکے،

"میں اپنی بھتیجی اور بھابھی سے مل کر آرہا ہوں ابھی" سلیم نے بغیر تمہید کے

www.novelsclubb.com

شرارت سے اپنی بات کہی،

سیم نے ماتھے کی لکیریں سمیٹ کر اسے دیکھا، اسکے چہرے کی سرخی بتا رہی تھی کہ اسے سلیم کی بات سے کتنی تپ چڑھ رہی تھی،

قھرمان معاملے کو سمجھتا،

سیم کو گھورنے لگا،

"سیم؟؟" سنجیدگی سے قھرمان نے اسے دیکھا،

"بھائی بکواس کر رہا ہے یہ!" سیم جھنجھلاہٹ سے کہنے لگا،

"سلیم ایسا مزاق بابا کے سامنے نہیں کرنا!!" قھرمان نے سنجیدگی سے اسے تنبیہ کی،

سلیم نے اثبات میں گردن کو ہلایا،

"تم جانتے ہوں نہ بابا نے منع کیا ہے شادی سے! کہ ہم تینو کو شادی نہیں کرنی! نہ ہی کسی لڑکی کے معاملے میں پڑنا ہے،" اسنے جیسے وہ وعدہ یاد دلایا، جس کے عوض

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آج وہ لوگ اس عیش کی زندگی کو گزار رہے تھے،

"بھائی میں جانتا ہوں تبھی، لیکن یہ سلیم باز نہیں آرہا، میں گھر گیا تھا، مگر میں نہیں جانتا تھا عباس نے غلط ایڈریس دیا تھا مجھے اور وہاں ایک لڑکی تھی، جب سے یہ مجھ سے فضول باتیں کہے جارہا ہے" اسنے زچ آنے والے انداز میں بات کہی،

اور ساری تفصیل ایک سانس میں بتائی،

قھرمان بالکل سنجیدہ ہوئے اسکی بات سن رہا تھا،

"ہمم!" اسنے سلیم کو دیکھا، قھرمان کی آنکھوں میں بھی شرارت ناچی،

"مجھے کب ملوا رہے ہوں پھر؟" سنجیدہ آواز میں قھرمان نے پوچھا،

"کس سے؟" سیم نے تیوری چڑھائے پوچھا،

"بھابھی اور بھتیجی سے" اب وہ کہہ کر مسکرایا،

"بھائی!!" وہ حیران تھا، پریشان بھی،

اسکی ٹانگ کھینچنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی، اسکے دونوں بھائیوں نے،

قھرمان مسکرایا، سلیم مسکرایا،

کیونکہ ہمیشہ وہ ہی تنگ کرتا آیا تھا اب موقع ملا تو یقیناً وہ اسے چھیڑ سکتے تھے،

یہ ان کا حق تھا،

اور سیم کو خود بھی نہیں معلوم تھا اسے برا کیوں لگ رہا ہے، حالانکہ پہلے تو وہ اسطرح ری ایکٹ نہیں کرتا تھا،

اسے سلیم کا معلوم تھا مگر اسے قھرمان بھائی سے یہ امید نہیں تھی، وہ بھی سلیم کے ساتھ مل کر اسے ایسے کہیں گے،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

•»»»»»»

"ارمش میرا کبھی کبھی دل چاہتا تھا ہے کہ میں ایک رات سو اور وہ رات میری آخری ہو! زندگی بوجھ سی لگنے لگی ہے" ارمش اور المیرا کالج میں لائبریری کے ساتھ بنی سیڑھیوں پر بیٹھے ہوئے تھے،

وہ لیکچر چھوڑ کر ادھر بیٹھے ہوئے تھے،

"المیرا مجھے خوف آتا ہے ایسی باتیں نہ کیا کرو!" اسنے ڈر کر المیرا کے ہاتھوں کو پکڑا،

وہ برف کی طرح ٹھنڈے ہو رہے تھے،

وہ استہزائیہ مسکرائی،

"دور تک خواہشیں وہیں باندھتے ہیں جو زندگی کی تلخیوں سے واقف نہیں ہوتے!

"المیرا کی بات پر وہ یقیناً چونکی،

"یار تمہارے پاس سب کچھ تو ہے پھر تم ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو؟" ارمش الجھی۔، پھر اسے دیکھنے لگی، اسے سچ میں سمجھ نہیں آ رہا تھا المیرا اتنی سنجیدہ کیوں رہتی ہے،

حالانکہ اسکی عمر کی لڑکیاں تو خاصی شوخ چنچل ہوتی ہیں،

"تم سہی کہتی ہو میں ناشکری ہو," وہ وضاحت دیے بغیر ہی اپنی جگہ چھوڑ کر اٹھی،

اور کچھ جواب نہیں دیا،

اسے اپنی باتوں کو سمجھانا نہیں آتا تھا،نہ ہی کوئی ایسا تھا جو اسکی آنکھیں دیکھ کر دل کی بات جان لے،

ارمش اسے روکنا چاہتی تھی مگر وہ اسے روک نہ سکی،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

»

"صمد تم کچھ دنوں سے پریشان دکھ رہے ہو کیا بات ہے؟"صمد صدیقی راکنگ چیئر پر بیٹھے اپنی آنکھیں موندے ہوئے تھے،۔

www.novelsclubb.com

اور آہستہ سے کرسی ہل رہی تھی،

صحن کی طرف کی کھڑکی کھلی تھی،اور ہوا کمرے میں آرہی تھی،

اصغر بھی خاصی مضطرب نظر آئے،

وہ اصغر صدیقی کے کمرے میں بیٹھا تھا،

یقیناوہ کسی حوالے سے بات کرنے آیا تھا،ادھر،

صمد نے دھیمے سے اپنی آنکھیں کھولیں،انکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی جیسے وہ بہت پریشان ہوں،

''وہ لوگ مجھے دھمکی دے رہے ہیں''اسنے بہت دھیمی آواز میں کہا،

"تو تم اس عزاب کو بھیج کیوں نہیں دیتے!!''اصغر نے تجویز پیش کی،

''یسرا نہیں مانے گی''انہوں نے اپنی آنکھوں کو چھوا نہایت بے بسی تھی ان کی آواز میں،

ہیجان تھا،دل میں کشمکش تھی،

"او نہوں! یسرا کو بتائے گا کون؟؟''اصغر صدیقی نے اسکی بات کی نفی کی،

''وہ اس گھر کو نہیں جانتے تھے مگر یہاں سے کوئی اس جگہ گیا تھا،وہ المیرا کو واپس مانگ رہے ہیں!،کہتے ہیں وہ میری ساری بیٹیوں کو لے جائیں گے''انہوں نے اپنی کمر سیدھی کی،اور مدعا بیان کیا،

www.novelsclubb.com

بات کافی سنجیدہ تھی، خاندان کی عزت جوداؤ پر لگی تھی،

"خاندان میں ایسی گندگی رکھو گے تو معاشرے میں زندہ نہیں رہ پاؤ گے، میرے پاس ایک منصوبہ ہے!!" اصغر تھوڑا آگے کھسک کر رازداری سے گویا ہوئے، وہ بھی محتاط انداز میں انکی بات سننے لگا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

»»»»»

"مہک جا جا کر تارہ بائی کا کمرہ سہی کر دے" عافیہ اماں نے اپنی پلنگ پر لیٹے لیٹے کہا، وہ کافی بوڑھی ہو گئی تھی، اتنی کہ کمر جھک گئی تھی، اور پاؤں چلنے پھرنے سے قاصر تھے،

وہ سارا دن پلنگ پر بیٹھے بیٹھے گزار دیا کرتی،

اب اس کوٹھے کو چلانے والی شہلا تھی عافیہ کی بیٹی،

اب وہ کوٹھا تمام غیر قانونی کاموں کا مرکز بن گیا تھا،

آئے دن کوئی نہ کوئی خبر ملتی تھی،

عافیہ کو اپنے کوٹھے کی اس حالت پر کافی افسوس ہوتا،

کسی زمانے میں یہاں محفلیں لگا کرتی تھیں، اب یہاں نہ تو کوئی محفل لگتی ہے نہ ہی

کسی رقاصہ کے گھونگروں بجتے،

بس روزانہ کبھی بھاری بھاری اسلحے دوسرے ممالک بھجوائے جاتے ہیں،

کبھی نشے والی چیزیں بیچی جاتی ہیں،

اور جہاں کبھی اس کوٹھے پر توصیفی کلمات کا ڈھیر ہوتا تھا،

آج بس نادار چیخیں، اور تشدد کا شور سنائی دیتا ہے،

اور جو لڑکیاں یہاں رہا کرتی تھیں،

انکو ایک ایک کر کے شہلا نے دوسرے ملک بیچ دیا،

اور موٹی رقم وصول کی،

اور جو بچی تھیں، وہ اس ملک کے عیاش اور بدمعاش لوگوں کو بیچ دی جاتی،

"اماں! کیا تارہ بائی کی بیٹی بھی تارہ بائی جتنی حسین ہو گی؟"

"جن کے گھونگروں کی دھن سے پتھر دل بھی ان کے عشق میں دیوانے ہو جاتے تھے،" مہک جاتے جاتے عافیہ اماں کے پاؤں میں بیٹھ گئی،

"بچپن میں دیکھا تھا، باپ کی شکل تھی! اب ہو سکتا ہے جوانی میں ماں میں شباہت آنے لگے" عافیہ اماں پلنگ پر لیٹی پرانے وقتوں کو سوچنے لگی،

"میری خواہش ہے وہ حسین نہ ہو!" عافیہ اماں کی آنکھ سے آنسو ٹپکا، جو تکیہ میں جذب ہو گیا،

"ہائے تارہ تیری خوبصورتی تجھے کھا گئی، تیرا نصیب تیرے چہرے کی طرح ہوتا کاش" عافیہ اماں کی آنکھوں میں نا جانے کونسا ملال امڈ آیا،

وہ جب جب تارہ بائی کا ذکر کرتی یونہی رو جایا کرتی،

یونہی ملال کیا کرتی،

"اماں اس المیرا کو اللہ شہلا باجی کے شر سے بچائے!" مہک نے دل میں چھپا ڈر

بیان کیا،

"ناجانے اتنے سالوں بعد کونسی آفت برپا ہوئی ان منحوس لوگوں کہ اس معصوم کا پتا یہاں دے دیا!" عافیہ اماں ایک بار پھر اداس تھی، جیسے وہ المیرا کے یہاں آنے کا مقصد جان سکتی تھی،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

•»»»»»

"المیرا میں جانتا ہوں تم اپنی امی کو بہت یاد کرتی ہو!" رحیم یسرا کے جاتے ہی اپر ایا، وہ آج اتنے دن بعد اس سے ملاقات کر رہا تھا،

"نہیں ایسا نہیں ہے!" اسنے گردن دوسری طرف پھیر لی،

"المیرا میں تمہاری آنکھیں پڑھ سکتا ہوں!" اسنے محبت سے المیرا کو دیکھا، اور دعویٰ کیا،

"محبت کا دعویٰ کرنے والے کہاں جانتے ہیں دل انکی بے رخی پر کس طرح تڑپ

اٹھتا ہے"المیرا نے نظریں پھیر کر طنز کیا،اسکا روٹھنا بھی کیا خوب تھا،

"جب تم مجھ سے روٹھتی ہو نہ تو مجھے بالکل ایسا لگتا ہے کہ ہماری شادی ہو گئی ہے اور تم میری بیوی ہو،"رحیم نے شرارت سے اسکے گال کھینچتے ہوئے کہا،

"اور اگر تم نے یہ دوبارہ کیا تو تمہاری جو خیالی پلاؤ والی بیوی ہے وہ بیوہ ہو جائے گی" اسنے دھمکی دی،وہ اس مان سے رحیم سے ناراض ہوا کرتی تھی کہ وہ اسے منالے گا،

اور وہ منایا بھی کرتا تھا،

"ہائے اللہ!المیرا اپنے ہونے والے شوہر سے کوئی یوں بات کرتا ہے بھلا!!"اسنے خفا خفا سی آنکھیں لیے المیرا کو گھورا،

"مطلب؟"المیرا اسکی بات پر چونکی،

وہ دونوں چھت پر رکھی ایک بوسیدہ سی میز پر چڑھ کر بیٹھے ہوئے تھے،

سورج غروب ہونے والا تھا،رات کو آنے کی جلدی تھی،

"یہی کہ میری اماں تمہارے لیے مان گئی ہیں!"اسنے محبت سے لبریز لہجے میں بات کہی،

المیرا کو اپنے خواب سچ ہوتے دیکھائی دیے،

اسکے خوابوں کو چھت مل گئی، مسکن مل گیا، رحیم کے ساتھ جینے کی خواہش پوری ہونے والی تھی،

"کیا کہا تم نے؟؟"وہ خوشی سے اچھلتے ہوئے دوبارہ پوچھنے لگی، جیسے تصدیق چاہتی ہو کہ جیسا اسنے کہا ہے وہ سچ ہے یا کچھ اور،

"جو تم نے سنا وہ سچ ہے المیرا، ہم اپنی دنیا بنائے گیں"رحیم نے اسے یقین دلایا،

"تمہارا رشتہ میں لے کر آؤں گا، اور تمہیں اپنی دلہن بنا کر لے جاؤنگا، پھر دیکھنا، یہ غلام تمہارے نکھرے کیسے اٹھاتا ہے"اسنے گھٹنے کے بل بیٹھتے ہوئے اپنا ہاتھ اسکے سامنے کیا،

"رحیم مجھے شادی سے پہلے امی سے ملنا ہے"اب وہ نکھرے بھول کر سچ بولنے لگی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رحیم اٹھا،

"میں وعدہ تو نہیں کرتا مگر میں کوشش کرونگا تم کو تمہاری ماں کے گھر لے جانے کی" اسنے پھر ایک یقین کی آس اسے دلائی وہ پھر اس کے لیے بہترین مرد بن گیا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

"کس سے پوچھ کر تو وہاں سے گیا تھا؟" سیم نے علی کا جبڑا دبوچ لیا،

وہ لندن میں اپنے گھر میں موجود تھا۔

جہاں کچھ دیر پہلے ہی علی آیا تھا،

www.novelsclubb.com

"بتایا تو تھا وہ بے وقوف لڑکی تھی," اسنے فون پر ہوئی بات یاد دلائی،

"اس لڑکی کو دیکھ کر کہیں سے بھی ایسا نہیں لگا مجھے کہ اسنے تجھ شیطان کو چھیڑا ہو گا" وہ دانت پیسے کہنے لگا،

علی کا جبڑا ہنوز اسکے ہاتھ میں تھا،

''تو نے کافی تفصیلی نگاہ ڈالی ہو جیسے اس لڑکی پر'' وہ بولا، اسکا منہ سیم کے ہاتھ میں تھا تب بھی اسکی زبان کو لگام نہیں لگ رہا تھا،

خونخوار نظروں سے سیم نے اسے دیکھا، اب اسکی شامت تھی،

"بکواس بند کر!'' اسنے جھٹکے سے اسکا چہرہ چھوڑا، علی کو ایک پل کے لیے لگا اسکے دانت ٹوٹ گئے ہو جیسے،

"جیمی زرا اسکی خاطر مدارت کرو!'' اسنے اپنے ڈاگ Tibetan mastiff کو کہا، وہ ایک صحت مند بالوں سے بھرا ہوا کتا تھا،

وہ دکھنے میں کافی خطرناک تھا، اسکو دیکھ کر علی کا دل منہ میں آگیا،

ملازم نے رسی چھوڑی تو وہ علی کی جانب لپکا،

"سیم!!'' وہ چیختا ہوا صوفے پر چڑھ گیا،

جبکہ وہ اسے دیکھ کر بھونکنے لگا،

وہ جب جب بھونکتا علی کو اپنی موت نظر آتی،

"سیم میں تیرا دوست ہوں!!" علی اتنی زور سے ہی چیخا،

مگر سیم نے کانوں میں ہیڈ فون پہن کر گانا لگا دیا، اور اس گانے کی دھن پر ہلکا ہلکا قدموں کو جنبش دیتا،

جیمی دوبارہ بھونکا،

"اہمہ!؟" علی نے آنکھیں میچی،

کہاں وہ اس جلاد کے ہاتھوں لگ گیا تھا،

سیم اب گانے کے سنگ سنگ خود بھی گا رہا تھا،

"ہم دوست ہیں سیم! اسکی آنکھوں میں مجھے اپنی موت دکھ رہی ہے!" وہ بار بار کسی نہ کسی چیز کو ڈھال بناتا جیمی سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا،

"مجھے غلط ایڈریس کیوں دیا تھا؟" اب وہ ہاتھ باندھتا اسے دیکھے گیا،

"میں بس اس بدتمیز لڑکی کو سبق سیکھانا چاہتا تھا، مگر پروفیسر نے مجھے وہاں سے نکال دیا، میرے پاس کوئی دوسرا حل نہیں تھا، اسے ٹیس دینے کا اس لیے تمہیں

بھیج دیا"ڈرتے گرتے پڑتے علی نے صفائی پیش کی،

"اس لڑکی کو چاہیے تھا تمہیں شوٹ کر دے! تھپڑ تو بہت تھوڑی چیز تھی" وہ اطمینان سے بولا،

"بھاڑ میں ڈالو اس لڑکی کو،" علی نے چڑ کر کہا،

"سہی کہتے ہو، بھاڑ میں ڈال دیا جائے، مگر آئندہ اپنے مسلے خود سلجھانا مجھے کسی بھی قسم کے معاملات میں شامل کرنے کی ضرورت نہیں۔ہے" وہ وارننگ دیتا باہر نکل گیا،

"سیم اس کو تو لے جا،" اسنے بھونکتے ہوئے جیمی کو دیکھا،

"اپنے معاملات خود سلجھاؤ" کہیں دور سے سیم کی آواز سماعتوں سے ٹکرائی، تو علی نے دانت کچکچائے،

"واٹ ربش؟" اسنے زور در نجی کے عالم میں جیمی کو دیکھا،

پھر کھلے دروازے کو، جہاں سے ابھی ابھی سیم باہر گیا تھا،

"پیارے جیمی!!" نظروں میں محبت لانے کی کوشش کی گئی، مگر خوف میں محبت کا عنصر کیسے پیدا ہو جاتا بھلا،

"بھاؤ!" جیمی بھونکا تو کوشش سے لائی گئی محبت ہوا ہوئی وہ اچھل کر پیچھے ہوا،

"سیم الو کا پٹھا" وہ بڑبڑایا،

پھر صوفے سے چھلانگ لگا کر تیزی سے دوڑ باہر کی جانب لگائی،

جیمی اسکے پیچھے بھاگا، اب حال کچھ یوں تھا، علی آگے آگے، اور جیمی اسکے پیچھے پیچھے،

سیم نے اپنی بات سچ کر ہی دیکھائی تھی، لندن کی سڑکوں پر سہی خوار کروایا تھا اس نے علی کو

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

»»»»

"پروفیسر اپ کو معلوم ہے میری شادی ہونے والی ہے!" وہ پروفیسر وہاج کو دوائی دیتی ہوئی بولی،

پروفیسر وہاج مسکرائے،اسکے چہرے کی بڑھتی چمک دیکھ کر،

"میں نے تم سے کہا تھا نہ المیرا، تمہاری زندگی بہت حسین ہو گی, دیکھو تم اپنے مقصد کے کتنے قریب ہو!" وہ اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے اس سے کہنے لگے،

"میں جانتی ہوں مگر، میں ایک بار اپنی ماں سے ملنا چاہتی ہوں!" اسنے پانی کا گلاس پروفیسر کے سامنے کیا،

وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتے رہے، پھر گلاس اپنے ہاتھ میں لیا،

"ماضی کی باتوں کو ماضی میں ہی رہنے دو۔ اگر تم ان کو حال میں لاؤ گی تو تمہارا مستقبل بھی یہ خراب کر دینگی" نہایت متانت سے اپنی بات کہی،

"میں جانتی ہوں پروفیسر، مگر میں ان کو ایک بار گلے لگانا چاہتی ہوں اب اتنا تو حق ہے میرا! رحیم ملوائے گا مجھے ان سے" المیرا نے احتجاج کیا,

"مرضی تمہاری!" پروفیسر نے کاندھے اچکایے، پھر اپنی جگہ سے اٹھے، اور

بوجھل قدم اٹھا کر الماری کی طرف رکے، الماری کا پٹ کھولا، اور اس میں سے چار پانچ مخملی سرخ اور نیلے ڈبے نکالے،

"یہ تمہاری منہ بولی ماں نے تمہارے لیے رکھے تھے, مگر اسکی زندگی میں تو یہ نہیں ہو سکا، مگر یہ تمہاری امانت تھے میرے پاس،" انہوں نے وہ مخملی ڈبے المیرا کے حوالے کیے،

جن میں قیمتی زیورات تھے،

"یہ میری اماں نے دیے تھے میری بیگم کو، اور اس نے کہا تھا یہ اپنی بیٹی کو یا بہو کو دے گی، مگر نصیب اس کے تمہاری شادی سے پہلے وہ چلی گئی،" پروفیسر کی آواز بھرائی، پھر ان کو دھچکا لگا،

وہ کھانسنے لگے،

"پروفیسر!!" وہ مضطرب انداز میں انہیں دیکھنے لگی،

"ٹھیک ہوں میں!" پروفیسر نے خود کو سنبھالا،

"اپنا دھیان رکھا کریں پروفیسر!" اسنے پریشانی ماتھے پر سجائے ان کو دیکھا،

"اگر میری بچی خوش ہے تو مجھے فکر کس بات کی ہے!" وہ مسکرائے، اگر ساری دنیا آپ کے خلاف کھڑے ہو جائے تو اللہ کسی ایک شخص کے دل میں وہ محبت ڈال دیتا ہے، جو آپ کے لیے ہوتی ہے،

اور یہ محبت اس المیرا کے لیے پروفیسر کے دل میں ڈالی گئی یہ رحم ان کے دل میں ڈالا گیا تھا کہ انہیں المیرا اپنی سگی اولاد سے بھی کہیں زیادہ عزیز تھی،

"مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے مجھے آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے!" اسنے مخملی ڈبوں کو خود سے دور کیا،

www.novelsclubb.com

"مگر میں اپنی بچی کو خالی ہاتھ رخصت نہیں کرونگا!" انہوں نے خفا نظروں سے اسے گھورا،

"اچھا نہ خفا نہ ہوں! میں کل جا رہی ہوں ویسے بھی" اسنے لاڈ سے اپنی بات کہی،

"خیر سے جاؤ اور واپس آؤ!" انہوں نے دعا دی،

پھر وہ دونوں بہت دیر تک باتیں کرتے رہے،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

"المیرا کتنی جلدی تم بڑی ہو گئی! اتنی سی تھی تم جب اس گھر میں آئیں تھی، ڈری ہوئی سی سہمی ہوئی سی" آج نا جانے کیوں یسرا کو اس پر محبت آ رہی تھی،

وہ یسرا کی گود میں لیٹی ہوئی تھی اور یسرا اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھی،

"مما" اسنے یسرا کو مخاطب کیا، اور سوچا وہ ان کو بتا دے کہ وہ کل جا رہی ہے، پھر اسنے خود ہی نفی کر دی، وہ اسے ہمیشہ اس بارے میں جھٹک دیتی تھیں،

اور روک دیتی تھی اس متعلق بات کرنے سے،

"تمہیں معلوم ہے راحیلہ آئی تھی آج" انہوں نے انگلیاں اسکے سر میں چلاتے ہوئے کہا،

المیرا کا دل دھڑکا، سانسیں بے ترتیب ہونے لگی،

اسنے گود میں لیٹے ہی کروٹ لی

اب اسکے بال کی کچھ لٹیں اسکے چہرے کو چھو رہی تھیں،

"مجھے تو پتا ہی نہیں چلا کبھی کوئی ایسا ہو سکتا ہے، نہ ہی مجھے کبھی ایسا محسوس ہوا، ہاں رحیم تو ماشاءاللہ بہت اچھا لڑکا ہے،" انہوں نے ہلکے تبسم کے ساتھ اپنی بات کہی،

"رحیم نہیں تو المیرا تم ہی مجھے کچھ بتا دیتی" اب وہ تھوڑی خفا سی نظر آئیں،

المیرا کو یہ سب خواب لگ رہا تھا، یہ حقیقت تھی یا خواب اسے فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا،

"مما دیکھیں میری وہ بلیک ڈریس نہیں مل رہی" دانیہ کمرے میں پاؤں پٹختی ہوئی آئی،

"دانیہ تم بھی بہت لاپرواہ ہو ابھی شادی ہو جایے گی تو میں نہیں آؤ نگی تمہارے مسلے حل کرنے" وہ دانیہ کو ڈانٹنے لگی، پھر اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی،۔

اور دانیہ کے پیچھے دانیہ کے روم میں گئیں،

''مما آپ سے دور نہیں جاؤ نگی میں !''دانیہ نے ناک چڑھا کر کہا تو وہ ہنس دی،

آج المیرا کو دانیہ کی بات بھی بری نہیں لگ رہی تھی،اسکے ارگرد سب کتنا اچھا ہو گیا تھا،

وہ سوچتی ہوئی مسکراتی رہی،سوچ سوچ کر ہی اسے عجیب سی خوشی محسوس ہو رہی تھی،

وہ بے وجہ نہیں تھی،اسکے لیے بھی خوشیاں لکھی ہوئی تھی،جو رحیم سے نسبت طے ہونے پر اسکی طرف آ رہی تھی،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

•»»»»»»

"میں نے چچا کو بتا دیا ہے تم جلدی او''گاڑی میں بیٹھا وہ اسے کال پر کہنے لگا،وہ بھی تیز تیز قدموں سے سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی نیچے اتری،

خود کو چادر میں لپیٹ کر وہ رات کے پہر خاموش قدم اٹھاتی نیچے کھڑی گاڑی کی

طرف بڑھی جہاں رحیم اسکا انتظار کر رہا تھا،

نیچے اتری تو صمد گیٹ پر ہی اس کے منتظر تھے، اسکے قدم بے ساختہ طور پر رک گئے،

آنکھیں خوف سے پھیلیں،

"میں تمہاری مما کو کچھ نہیں بتاؤ گا، بس ان سے مل کر جلد واپس آجانا" صمد نے شیریں لہجے میں کہا،

اور اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا،

وہ مبہوت سی انہیں دیکھتی رہی، یعنی جو سوچ اسنے صمد کو لے کر بنائی تھی وہ غلط تھی؟

صمد صدیقی تو اس سے سچ میں محبت کرتے تھے،

وہ اسکی کتنی مدد کر رہے تھے،

اور رحیم! دنیا میں کوئی اسے رحیم سے زیادہ نہیں چاہ سکتا تھا،

"بابا" وہ آنکھوں میں۔ندامت کے آنسو جمع کیے انہیں دیکھتی رہی،

اسے اس وقت صمد صدیقی پر بہت محبت آئی تھی،

اسے بہت برا محسوس ہوا اپنے رویوں کا جو اسنے برا کیا تھا ان کے ساتھ،

یہ صاف دل والے لوگ کیوں اعتماد کر لیتے ہیں اتنی جلدی،

المیرا بھی ان میں سے تھی، جو محبت کے لفظوں کی بھوکی تھی،

اسنے ماضی میں ہوئے تمام واقعات کو فراموش کر دیا، چونکہ وہ زندگی میں نئی

منزلوں پر چلنے والی تھی وہ پرانی باتیں سوچ کر انہیں برباد نہیں کرنا چاہتی تھی،

وہ کتنی بھولی تھی المیرا،

وہ کتنی نادان تھی المیرا،

جس کو خوشیاں راس نہیں آتی تھی،

www.novelsclubb.com

"شاید یہی ہے گھر،" وہ بدرونق سے ایک گھر کے سامنے کھڑا تھا، صبح ہونے والی تھی،

سارا راستہ المیرا نے اپنی خواہشات بتاتے ہوئے گزارا،

اور سارا راستہ رحیم اسکی ہر بات سنتا گیا،

سرمئی آسمان ہو رہا تھا، پرندے بھی نیند سے بیدار ہوتے چہچہا رہے تھے،

گھر کم کھنڈر زیادہ تھا، جیسے بادشاہی زمانے سے ان گلیوں میں ہو وہ گھر،

وہ گاڑی سے اتری،

"کیا؟؟" رحیم کا فون بجا اسنے فون اٹھا کر کان سے لگایا،

پھر اسکے چہرے پر حیرانی کے تاثرات بڑھتے چلے گئے،

المیرا نے گاڑی سے اپنا ایک قدم باہر نکالا ہی تھا جب رحیم کے چہرے کے تاثرات دیکھ کچھ سہم گئی،

"خیریت ہے،؟" اسنے دونوں بھونیں آپس میں ملائے اسے دیکھا، جو کافی حد تک

مضطرب نظر آرہا تھا،

رحیم نے اپنے لبوں کو بھینچ دیا، پھر سیٹ سے ٹیک لگا کر تھوڑا پیچھے ہوا،

جیسے وہ بہت پریشان ہو، المیرا کے پیٹ میں گرہیں پڑی اسے یو دیکھ کر،

"رحیم بابا ٹھیک ہے،؟؟" اسنے خدشے سے رحیم کو دیکھا،

جس پر اسنے ہلکی سی گردن کو جنبش دیا،

"سلیمان بھائی گر گئے ہیں سیڑھیوں سے کافی چوٹ آئی ہے ان کو" اسنے سنجیدہ

صورت بنائے کہا،

تو المیرا نے حیرانی اور غم کی حالت میں اپنے لبوں کو چھوا،

"ہم واپس چلتے ہیں" المیرا نے گاڑی کے اندر دوبارہ پاؤں رکھے،

"نہیں! اب اتنی دور آگئی ہو تو مل کر جانا، میں چلا جاتا ہوں اور ہاں تمہیں لینے

آجاؤں گا" اسنے اپنا فون ڈیش بورڈ پر رکھتے ہوئے المیرا کو کہا،

مگر المیرا کو اسکی تجویز پسند نہیں ائی،

وہ۔ مشکل وقت میں رحیم کو کیسے تنہا چھوڑ دیتی،

"رحیم میں نہیں جاؤ نگی!" اسنے فیصلہ کیا،

"المیرا!" اسنے المیرا کو خفا نظروں سے گھورا،

"رحیم! سلیمان بھائی میرے سگے بھائی جیسے ہیں" المیرا نے دلیل دی، وہ پھیکا سا مسکرایا،

"المیرا جانتا ہوں، مگر ابھی کے لیے تم اپنی منزل کے قریب ہوں! مجھے خوشی ہو گی اگر تم اپنی ماں سے ملاقات کر لو، میں وعدہ کرتا ہوں شام۔ میں تم کو سلیمان بھائی سے بھی ملوادونگا" وہی یقین سے بھرا لہجہ رحیم کا،

وہ باتیں بنانے میں کافی ماہر تھا،

"المیرا اندر جاؤ!" رحیم نے کہا تو وہ اسکے بار بار اصرار کرنے پر مان گئی،

اور آخری نگاہ اس پر ڈالتی ہوئی اندر اس کھنڈر حویلی میں چلی ائی،

•»»»»»

"وہ داخلی دروازے پر کھڑی تھی، دروازے پر کوئی لاک نہیں تھا، اسکا مطلب تھا،

ہر آنے والے کے لیے اس گھر کے دروازے کھلے تھے,

المیرا نے دروازے کو ہلکا سا دھکیلا تو دروازا اندر تک کھل گیا،

بچپن کی جھلک آنکھوں سے گزرتی ہوئی گئی، جیسے کسی نے آنکھ مچولی کی ہو،

اسے ہر پلر ہر دیوار، ہر تصویر میں اپنے بچپن کی ننھی سی جھلک دکھ رہی تھی، اسکی

آنکھیں بے ساختہ طور پر بھیگ گئی،

سب بالکل ویسا تھا جیسا آخری بار دیکھا تھا،

"یہ میرا گھر تھا!" لبوں کی جنبش نے کسی دوسرے کے کانوں کو کھڑا کر دیا،۔

"کون ہے جو اس نامراد کھنڈر میں اپنی باقیات لینے آیا ہے" ایک ضعیف سی آواز

اسکے کانوں میں ٹکرائی، اس آواز کی بے بسی سے یوں معلوم ہوتا جیسے یہاں پہلے

کبھی کوئی بھولا بھٹکا بھی نہ آیا ہو،

"امی!!"المیرا نے اپنی جگہ منجمد رہ کر بس ایک لفظ پکارا، جو اس کی کل کائنات تھا، جن سے ملنے وہ۔ یہاں آئی تھی، ڈھیلی سی قمیض اور گھیر والی شلوار پہنے، کاندھے پر ڈوپٹہ جھول رہا تھا،

"المیرا!!"وہ ضعیف آواز میں جیسے روح پھونکنے والی آواز تھی المیرا کی،

"ارے مہک جا، میری المیرا آئی ہے"مسرت سے بھرا وہ لہجہ، اس کے آنے سے کسی کو اتنی خوشی بھی ہو سکتی تھی بھلا،

اسکے دل ڈھر کن تھمنے کو تھی، مہک بھی تیز قدم اٹھاتی اب المیرا کے سامنے تھی،

لان کا سادہ جوڑا پہنے ہوئے اسنے بالوں کا کی چوٹی بنائی تھی،

کپڑے نم تھے، جیسے اسنے کپڑے دھوئے ہوں بہت سارے،

وہ حیرت اور خوشی کے مارے اسے دیکھے گئی،

اسکی عمر چالیس سے اپر تھی،

"ارے اندر او بٹیا"کچھ دیر مبہوت سے اسے دیکھنے کے بعد وہ سرعت سے اسکا ہاتھ

پکڑتی نہایت بے تکلفی سے اسے اندر لے گئی،

وہ بھی کٹی ڈالی کی طرح ان کے پیچھے چل پڑی۔۔

چوڑے صحن سے گزرتے وہ ایک کمرے میں موجود تھے، جہاں ایک چارپائی پڑی ہوئی تھی سامنے کھڑکی کے،

کھڑکی کے بند دروازے پر چھوٹے چھوٹے دائرے بنے ہوئے تھے جن سے روشنی کمرے میں پڑ رہی تھی،

وہ اسکے استقبال کے لیے اپنی کمر کو سیدھی کیے بیٹھی،

"نانی؟" "المیرا نے تصدیق چاہی،

"میرا بچہ!" انہوں نے اپنی بانہیں اسکے لیے کھول دیں، وہ بھی جھٹ سے ان کے گلے لگی،

المیرا کو اپنے کاندھے پر انکے آنسو محسوس ہونے لگے،

ساتھ ساتھ وہ کچھ بول رہی تھی،

www.novelsclubb.com

"میری بچی!, میرا غرور" انہوں نے المیرا کے چہرے کے نقوش کو چوما،

"المیرا!!!" شہلا کی آواز پر عافیہ ٹھٹھک کر رک گئی، مہک بھی سنجیدہ خاطر آنکھوں سے دیکھنے لگی،

المیرا نے پلٹ کر دیکھا وہاں وہ کھڑی ہوئی تھی،

شہلا اسے دیکھ جبرا مسکرائی،

"اگئی تم؟" سرسری انداز میں پوچھا گیا،

"جی" لرزتی پلکیں جھکالی گئی،

"چلو آرام کرلو! پھر کل سے کام پر بھی جانا ہے" شہلا نے اپنے بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے بات کہی،

انداز سے ظاہر ہو رہا تھا اسے خاصی خوشی نہیں ہوئی،

"کیسا کام؟" انجان نظریں المیرا کی جواب کے لیے منتظر تھیں، کیونکہ جواب ملتے ہی اسکے چاروں طبق روشن ہو جانے تھے،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شہلا نے اپنی ایک آئی برو طنزیہ انداز میں اٹھائی، اور اپنے بدھے وجود کے ساتھ پلنگ کے پاس کھڑی المیرا کے پاس ائی،

مہک بھی پریشانی کے عالم میں اپنی انگلیاں مروڑ رہی تھی،

ساتھ ساتھ عافیہ کا دل تھمنے کو تھا،

شہلا نے تھوڑی سے پکڑ کر اسکا چہرہ اپر کیا، پھر تھوڑا دائیں جانب کیا پھر تھوڑا بائیں جانب،

"تیری ماں جتنی سندر تھی تو اسکے پاؤں کی دھول بھی نہیں ہے، ہاں البتہ عقل بالکل تیری اپنی ماں جیسی ہے،" یہ کہہ کر شہلا نے اسے سر سے پاؤں تک گھورا،

"گٹھنے میں!" آخری لفظ بولتی اسنے اپنے پہلے جملے کو مکمل کیا.

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں!" المیرا نے تیوری چڑھائے تھوڑے اکھڑے لہجے میں اس سے پوچھا،

جس پر شہلا طنزیہ ہنسی!

"بھلا کوٹھے پر آکر پوچھتی ہے یہاں کام کیا کرنا ہے!"اسنے گردن جھٹکتے ہوئے نخوت سے المیرا کو دیکھا

المیرا پر جیسے کسی نے آسمان گرادیا ہو اور زمین کھینچ لی ہو،

حلق میں اٹکتے ہوئے سانس کو اسنے بحال کرنے کی کوشش کی،

اسنے خالی نظروں سے اس جگہ کو دیکھا،

وہ ایک کوٹھا تھا!

اسے لگا وہ مر گئی ہے یا پھر یہ کوئی خواب ہے،

"میں صرف اپنی ماں سے ملنے آئی ہوں!"اسنے لہجے میں استقامت لانے کی کوشش کی مگر لہجہ کھوکھلا ہی رہا،

"کونسی ماں؟ کیسی ماں؟ تیری ماں نے تجھے بھیجنے کے بعد بیاہ کر لیا! یہاں سوائے اس بوڑھی بیکار عورت کے کوئی نہیں ہے!"اسنے لوہے کی سلاخوں سے اسکے جزباتوں کو خوں میں نہالا دیا،

اسکے کہے لفظ کسی کانٹے دار جھاڑیوں کی طرح ہی تو تھے،

جو روح کو چھلنی کرنے کے لیے کافی تھے،

اسکی خوشیاں کیوں ایسی تھیں! جلد ختم ہو جانے والی!

"اگر ایسا ہے تو میں یہاں نہیں رکو گی" وہ کہتی شہلا کو نظر انداز کی گیٹ کی طرف جانے لگی،

جب شہلا نے مضبوطی سے اسکا ہاتھ تھاما،

"ارے چھوکری! تیرا وہ منہ بولا باپ خود چھوڑ کر گیا ہے تجھے یہاں،" شہلا نے المیرا کو پیچھے دھکیلا وہ توازن قائم نہ رکھ سکی اس لیے زمین پر گر گئی

المیرا کا دماغ بھونچکے سے اڑا،

حیرت سے اسنے شہلا کو۔دیکھا،

"تم جھوٹ بول رہی ہوں!" ساری تمیز بالائے طاق رکھتی وہ آپ سے تم پر آگئی،

المیرا کی آنکھوں میں آنسو تھے مگر وہ ٹوٹی نہیں تھی،

وہ لڑنا جانتی تھی،

"میں جھوٹ بول رہی ہوں یا سچ مگر تو یہاں سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکالے گی ,ارے مہک جا بند کر دے اس چھوکری کو!" شہلا نے اشتعال انگیزی کے عالم

اسکے بازوؤں کو دبوچا،

اور سخت لہجے میں مہک کو آرڈر دیا،

مہک بھی حکم پر عمل کرتی، اسکی کلائی پکڑے اسے اندر لے گئی،

جبکہ عافیہ بس خاموش آنسو بہاتی رہیں، وہ خود کیا ہی کر لیتی،

www.novelsclubb.com

"رحیم صبح سے شام ہونے آئی ہے المیرا نہیں مل رہی" یسرا گھبرائی گھبرائی سی رحیم

کے پاس آئیں،

جو بہت دیر بعد لوٹا تھا گھر،

"چچی پروفیسر کے گھر ہو گی کہاں جائے گی وہ!" اسنے تھکے ماندے والے انداز کو اپنایا،اور صوفے پر یو گرا جیسے بہت لمبے سفر کے بعد آیا ہو،

"نہیں رحیم وہ پروفیسر کے گھر نہیں ہے،میرا تو جی گھبرا رہا ہے میری بیٹی کہاں ہو گی!" وہ روتے ہوئے صوفے پر بیٹھی،ان کے ہاتھ اور پاؤں مارے خوف کے ٹھنڈے پڑ رہے تھے،

"سہیلی کے گھر ہو گی وہ ہے بھی لاپرواہ" اسنے پھر اداکاری میں ریکارڈ توڑے،

"نہیں رحیم" انہوں نے روتی آنکھوں سے رحیم کو دیکھا،

"ٹھیک ہے چچی روئے تو نہیں" وہ ان کے اس رد عمل پر تھوڑا ہچکچایا اور سیدھا ہو کر بیٹھا،

"میں کیا کروں رحیم وہ میری بیٹی ہے" اب وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی،نا جانے کیوں انکی آنکھوں سے اس طرح آنسو بہہ رہے تھے،

"المیرا!!؟" انہوں نے یاسیت سے اسکا نام پکارا،

رحیم بھی دل ہی دل میں اس معاملے کو ختم کرنے کی دعا کر رہا تھا،

جب صمد صدیقی آئے،

"المیرا اسلام آباد گئی ہے کچھ دنوں کے لیے، میں نے بھیجا ہے اس کو" انہوں نے یسرا کو روتا دیکھ بہانہ بنایا،

"مگر ایسے کیسے؟" وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی،

"اسکی دوست ارمش جا رہی تھی، تو میں نے سوچا اسے ساتھ بھیج دوں۔، کچھ دن باہر رہے گی تو سکون رہے گا گھر میں بھی اور اسکو بھی" انہوں نے زہریلے لہجے میں کہا،

www.novelsclubb.com

"صمد وہ معصوم بچی ہے!" یسرا کو افسوس ہوا صمد کی حرکت پر،

"اتنی معصوم ہوتی نا تو ملاقاتیں نہیں کرتی وہ!" انہوں نے ٹوکا تو دو پل کے لیے یسرا سہم گئی،

-•»»»»»

رات کی تاریکی تیزی سے بڑھتی جارہی تھی،اسنے چیخ چیخ کر پورا کوٹھا سر پر اٹھا رکھا تھا،

وہ بستر پر بیٹھی تھی رو رو کر آنکھیں سوجھ چکی تھیں،

"تم نہیں جانتے رحیم کو وہ بچالے گا مجھے"روتی آواز میں دوبارہ چیخی کسی کو پروہ نہیں تھی اسکے چیخنے کیس

رات کے ناجانے کون سے پہر اس بند دروازے کو کسی نے کھولنے کی زحمت کی،

دروازا کھلنے کی آواز پر وہ جھٹ سے دروازے کے قریب ائی،

سامنے مہک کھڑی ہوئی تھی،وہ بھی نہایت رازداری سے وہاں آئی تھی،اسلئے ہر دو تین منٹ کے بعد وہ نظریں گھما کر ہر کمرے کا جائزہ لیتی،

"اپ؟"وہ الجھن سے مہک کو دیکھنے لگی،

"شششش!بٹیا چلو میرے ساتھ"اسنے المیرا کی کلائی کو پکڑا،اور خاموشی سے اسے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کمرے سے باہر نکال کر ایک بار پھر اسنے جائزہ لیا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے یا نہیں،

پھر دبے پاؤں وہ دونوں عافیہ اماں کے کمرے میں تھے,

"المیرا بٹیا! اپنی اس نانی کو معاف کیے دیو!" انہوں نے اپنے انداز میں ہی کہی، اور

اپنے دونوں ہاتھ اسکے سامنے کیے جو المیرا نے تھام لیے،

"میری ماں ایک کوٹھے والی تھی؟" بغیر کسی جواب کہ اسنے سیدھا عافیہ اماں سے

سوال کیا،

جس پر وہ گڑبڑا گئی،

اور اپنی نظریں پھیر لیں،

ان کی جھکی نظروں کو دیکھ کر اسے کہانی سمجھ پڑی،

آنکھوں میں آتے آنسو کو روکا،

"ٹھیک! وہ ابھی کہاں ہیں؟" گردن سیدھی کرتی وہ اس بات کے بوجھ کو

کم۔کرنے کی کوشش کرنے لگی،

www.novelsclubb.com

"بٹیا، میں تم کو اس کا نمبر بتائے دیتی ہوں! تم بات کرو، ہو سکے تو معافی مانگ لینا میری طرف سے" انہوں نے اپنی ڈائری کو ٹٹولا جس میں۔ نمبرز لکھے ہوا کرتے تھے، مگر ان کی کبھی ہمت نہ ہوئی وہ تارہ بائی کو کال ملا سکیں،

مہک نے فون ملایا جھٹ سے،

اسکا دل عجیب کشمکش میں تھا،

نا جانے اب انکی آواز میں کیسا بدلاؤ ہوا ہو گا،

ان سے بات کرنے کے بعد مہک اسے خفیہ راستے سے اسے بس اسٹیشن چھوڑاتی، جہاں سے وہ اپنے گھر دوبارہ چلی جاتی، رحیم۔ کے پاس

المیرا کو اپنی ماں سے آخری ملاقات یاد آئی،

"ماضی،

وہ جب کمرے میں آئی تو دیکھا اسکی بیٹی اسکے گھونگروں پہن کر، چہرے پر عجیب ڈھنگ سے میک اپ کیے، شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر ڈانس کر رہی تھی،

تارہ بائی کی تو جیسے پاؤں سے زمین نکل گئی،

وہ جھٹ سے بچی کے قریب گئی،اور اسے پیٹنا شروع کر دیا،

کبھی منہ پر چماٹ مارتی کبھی کمر پر،

وہ بچی روتی جاتی،تارہ بائی نے اسکا منہ اپنے ہاتھ سے رگڑ دیا تاکہ میک اپ اسکے

چہرے سے دور ہو جائے،

اور گھونگروں نوچ دیے،

"المیرا یہ تیرے لیے نہیں ہے!"جب اس کے جسم سے رقاصہ کے گھونگروں کی

ایک جھلک بھی نہ رہی تو ممتا جاگی،

اسے گلے سے لگالیا،

"المیرا جو تیری ماں نے سہا ہے وہ تجھے نہیں کرنے دے گی,یہ سب ظالم ہیں بہت

"وہ اسے اپنے سے لگاتی ہوئی بولی،

"تو چلی جا دور کہیں مجھ سے"اب تارہ بائی زار و قطار رونے لگی،وہ بچی بھی ساتھ

www.novelsclubb.com

ساتھ روتی۔جاتی،

حال؛؛

"بجتا فون اٹھالیا گیا،

المیرا سمیت وہاں سب کی دل کی دھڑکن تھمی،

"ہیلو!

ہیلو کون ہے؟تارہ بائی کی آواز گونجی

المیرا کی آنکھیں نم ہوئیں،

"امی!"کھائی آتی ہوئی آواز لگی اس المیرا کی،

دوپل کے لئے خاموشی دوسری طرف چھا گئی،

"المیرا؟"سوالیہ انداز میں پوچھا گیا

"امی آپ کہاں چلی گئی تھی،"المیرا نے لاڈ سے کہا،اور دونوں ہاتھوں سے فون

تھاما،

وہاں کچھ دیر پھر خاموشی کا راج رہا،

"تمہیں یہ نمبر کس نے دیا!" روکھا سا انداز تھا اسکا،

المیرا ایک پل کے لیے چونک چکی تھی،

اسنے بے خیالی کے عالم میں دیوار کو گھورا،

"امیٔ مجھے اپنے پاس واپس بلا لیں" کھوکھلے انداز میں بات کہی۔ گئی، آواز بھی ٹوٹ کر آرہی تھی،

پھر دوبارہ سناٹا چھایا رہا،

"دیکھو! المیرا! تم میری بیٹی تھیں، مگر اب کچھ نہیں ہو، میری اپنی فیملی ہے اگر میں تمہیں یہاں بلاؤ گی تو میرے لیے پرابلمز ہونگی، تم خاموشی سے وہاں کیوں رہ لیتی، یسرا اتنی اچھی ہے تمہارا خیال مجھ سے بھی زیادہ رکھتی ہے کتنی ناشکری ہو تم+

"انہوں نے ایک ہی سانس میں بات کہی،

وہ تو خالی پڑتی آنکھوں کے ساتھ ان کی آواز سنتی رہی، کیا اسکا اتنا حق بھی نہیں تھا کہ

اس سے دو بول محبت کے بولیں جائیں؟.

"آئندہ مجھے تنگ نہ کرنا فون کر کے" پھر لفظوں کا تیر چلایا،اس پہلے وہ کچھ اور بولتی المیرا نے فون کاٹ دیا،

دنیا میں سب اسکے بغیر مکمل تھے،وہ کسی کے لیے نہیں تھی،

کسی کہ۔گھر میں دل میں اسکے لیے جگہ نہیں تھی،

اسنے دانت پر دانت جما کر آنسو روکنے کی کوشش کی،

"کیا بول رہی تھی؟یقینا بہت اداس ہو گی تمہاری آواز سن کر" مہک نے پوچھا

المیرا نے خالی نظروں سے ان دونوں کو دیکھا پھر اثبات میں گردن ہلا دی،

"تیری ماں چاہتی تھی تجھے یہاں کی ہوا بھی نہ لگے،اسلیے میں تجھے سے یہاں سے دور بھیج رہی ہوں!ایک بار پھر سے!

کبھی پلٹ کر نہ دیکھنا اس گلی کو" ضعیف سی آواز گونجی،

پھر اس بوڑھی کے سر پر ہاتھ پھیرتی اسے الوداع کہہ گئی،

وہ واپس جانے کے لیے ہی تو آئی تھی،

مگر جن سے ملنے آئی تھی وہ نہیں ملی،

بلکہ اب تو وہ۔امید۔ بھی ٹوٹ گئی جس کے سہارے وہ۔خوش تھی،

اسکی ماں نے اپنی ایک الگ دنیا بسالی،اسکا باپ نا جانے کہاں ہے اور وہ کیا وہ تو خالی ہاتھ رہ گئی،

کوئی محبت حصے میں نہ ائی،

سگی ماں بھی ایسی ہوتی ہے کیا،یا اسکی قسمت بہت خراب تھی،

کیوں آخر اسے کسی محبت کرنے والے سے نہیں نوازا گیا،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

»»»»»»

کھنکی ہواؤں نے ڈیرے ڈالے ہوئے تھے،وہ اور مہک ٹیکسی میں موجود تھی،

ٹیکسی لاہور کی سڑکوں پر تیزی سے دوڑتی جا رہی تھی،

"ہمارا کوٹھا جو ہے نہ وہ بادشاہی زمانے کا ہے!" مہک سارے راستے اسے پرانی باتیں بتا رہی تھی،

وہ ہوں ہاں کرتی اسکی بات کا جواب دے دیتی، المیرا کو کوئی دلچسپی نہیں تھی اسکی باتوں میں،

"ہمارے آباؤاجداد نے بڑے بڑے محلوں میں حویلیوں میں محفلیں سجا کر ان کو روشن رکھا ہے!" اسنے مزید بتایا، جس پر المیرا نے گردن صرف اثبات میں ہلائی،

"یہ جو عافیہ اماں ہے ان کی اماں مہاراجہ کے آنگن میں رقص کیا کرتیں تھی،"

اسنے مزید بتایا،

www.novelsclubb.com

مگر المیرا کا ذہن اب بھی وہیں اٹکا تھا،

"کتنی ناشکری ہوں تم!" وہ غائب دماغ سے انکی باتیں سنتی رہی، اور گود میں رکھی انگلیاں چٹخاتی رہی،

ٹیکسی بس اسٹیشن پر رکی،

وہ وقت پر پہنچے تھے، بس سامنے کھڑی تھی، کوئی سامان تو تھا نہیں اسکے پاس اسلیے کار کا دروازا کھول کر باہر نکلی،

پیچھے سے مہک نے اسے آواز دی، اگر وہ آواز نہ دیتی تو شاید المیرا رکتی بھی نہ،

"المیرا!!!" المیرا نے آواز پر پلٹ کر دیکھا،

وہ ٹیکسی میں ہی بیٹھی تھی، کھڑکی سے باہر گردن نکالے الوداع کہہ رہی تھی، المیرا نے ان کی آنکھوں میں جھلکتے آنسو محسوس کیے،

پھر ہلکا سا مسکرائی، اور اپنا ہاتھ فضا میں بلند کر کے انہیں الوداع کہا، پھر سامنے کھڑی بس میں بیٹھ گئی،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»»

"کونسی ملاقات کی بات کر رہے تھے اپ؟" یسرا نے صمد کو اکیلا بالکونی کے پاس کھڑے دیکھا تو پیچھے اسکے آ گئی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

صمد سگریٹ کے کش لگا رہے تھے،اس لیے وہاں سگریٹ کی بدبو تھی،

"یسرا آج ہماری بیٹی کی زندگی کا سب سے بڑا دن ہے آج کے دن مجھے غصہ نہ دلاؤ

"صمد نے کہا،تو ایک پل کے لیے خاموش ہو گئی،

"صمد دیکھیں اگر آپ نے کچھ کیا ہے المیرا کے ساتھ تو میں آپ کو کبھی معاف

نہیں کرونگی"اسنے دھمکی دینے والا انداز اپنایا،

مگر صمد کا کوئی ارادہ نہیں۔تھا اس سے بات کرنے کا،

"یسرا تم نہیں جا رہی نہ یہاں سے میں ہی چلا جاتا ہوں،ایک پل کا سکون جو یہاں

مل جائے"وہ غصے سے بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے نکلے،

یسرا کے دل نے کچھ برا ہونے کی نوید سنائی،وہ صمد کے ارادے سمجھ نہیں پا رہی

تھی،

www.novelsclubb.com

تمہاری یہ خوبصورت آنکھیں،

جہاں نہ دھوکہ ہے نہ منافقت،

جہاں میں خود کو محفوظ سمجھتا ہوں،

جن میں خوبصورتی کے راض ہیں،

تمہاری یہ دلکش سیاہ آنکھیں,

سیم اپنے روم میں موجود تھا جہاں علی اسمارٹ ٹی وی پر گانے لگانے میں مصروف تھا

اس نے ایک گانا لگایا، گانے کے چند بول اسکی سماعتوں سے ٹکرائے،

وہ آنکھیں موندے صوفے پر پڑا ہوا تھا، جوتے نہیں اتارے گئے تھے، بکھرے

ہوئے بال جو چوڑے شفاف ماتھے پر گرے ہوئے تھے،

"یہ گانا اتنا مزیدار ہے" علی سامنے بستر پر بیٹھ گیا،

جبکہ سیم کی آنکھوں میں وہ سیاہ آنکھیں منڈلاتی ہوئی نظر آئیں،

سیم کے دل کو دھچکا لگا، اسنے جھٹ سے آنکھیں کھول دی،

"تمہاری باتیں"

"جو میرے غم بھلا دیتی ہیں،

اور میرے دل کو دوبارہ لوٹنے پر مجبور کرتی ہے،

گانے والے نے آگے کے شعر کہے،

سیم صوفے سے اٹھ کر بیٹھ گیا،

"ویسے آنکھیں تو اسکی بھی بہت پیاری تھی، وہ لڑکی المیرا!" علی اپنے فون میں مصروف سا بولا،

سیم نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے گھورا،

جہاں علی فون میں مصروف تھا،

"کیا بکواس گانا ہے! بند کرو اس کو" سیم نے اٹھ کر ٹی وی بند کر دیا، جہاں گانا لگا ہوا تھا،

"ارے سیم! اتنا اچھا تو.." وہ کچھ بولتا اس سے پہلے سیم نے اسکا جبڑا دبوچ لیا،

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس اپارٹمنٹ سے دفع ہونے کے لیے کتنے مکے کھاو۔گے تم "نہایت اطمینان سے پوچھا گیا،

"کیوں آج تیری نیو گرل فرینڈ کو آنا ہے؟" علی نے سوال کیا،

"کون جولیہ؟" سیم نے بھونیں اچکائی،

"پچھلے ہفتے تو سارہ تھی؟" علی کو صدمہ لگا،

"اہ گاڈ انتہائی کوئی نفسیاتی مریضہ تھی وہ" سیم۔نے سگریٹ لبوں میں دبائی،

"تو سہی ہے ہر ہفتے نئی لڑکی" علی نے کاندھے اچکائے،

"شٹ اپ!" سیم نے نظرانداز کی بات،

"میں سوچتا ہوں جب تم کو سچا عشق ہو گا تو کتنا جنونی ہو گا، تم کسی لڑکی سے محبت کیوں نہیں کر لیتے،" علی نے تجویز دی، جو اسے بالکل پسند نہ ائی،

محبت اور میں؟؟" سیم استہزائیہ مسکرایا،

"محبت کمزور لوگ کرتے ہیں، اور میں کسی بے وقوف کو اپنی زندگی میں برداشت

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں کر سکتا!" سیم نے نخوت سے گردن جھٹکی اور کہا،

علی بھی تاسف سے گردن ہلاتا باہر نکل گیا،

سیم وہ جو کسی کے سامنے نہیں ہار سکتا تھا، وہ اپنی مرضی کا مالک تھا، سیم پاشا

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••،

»»»»»»

جب وہ کراچی پہنچی تو مغرب کا وقت ہو رہا تھا، اذانوں کی آوازیں المیرا کے کانوں میں پڑ رہی تھی،

المیرا نے رکشے کو روکا اور اس میں بیٹھ گئی، اسکے تصور میں بھی نہیں تھا اسکی زندگی کس موڑ پر ار کی تھی،

رکشے میں بیٹھی وہ کل رات ہونے والے منظر کو سوچ رہی تھی، جو اسکی ماں تھی

اس نے اسکی خیریت بھی نہیں پوچھی،

وہ اس دنیا میں اتنی بیکار کیوں تھی،۔

کاش وہ مر جاتی اسی لمحے، جس لمحے اسکی ماں نے اسے ٹھکرایا تھا،

سب اس سے دامن کیوں چھڑا لیتے ہیں، اسکے لیے محبت نہیں لکھی گئی کیا، وہ بس دھتکار دینے کے جنمی ہے،

اسکی آنکھوں سے آنسو نکلا، وہ کتنی درد میں مبتلا تھی، اسکے چہرے کی لکیریں واضح کر رہی تھیں،

زندگی میں اگر محبت نہ ہو تو انسان اندر سے مر جاتا ہے، وہ بھی اندر سے مر رہی تھی،

مگر ایک امید اس کی اب بھی باقی تھی،

وہ رحیم تھا اسکے وعدے تھے، جس نے اسے کبھی نہیں دھتکارا تھا،

وہ اسی کے سہارے سانسوں کی ڈور کھینچ رہی تھی،

شاید جس محبت کی طالب تھی وہ رحیم ہی کی محبت ہو،

سفر سارا سوچتے ہوئے گزرا،

وہ گھر کے دروازے پر اتری، عافیہ اماں کے دیے پیسے رکشے والے کے حوالے کیے،

حالت بہت عجیب ہو رہی تھی، بال بکھرے تھے، چہرے پر بھی کچھ یوں ہی گرد جمع تھی،

اور سفر کی تھکان بھی،

کپڑے بھی آلودہ تھے، گھر عام دنوں کے مقابلے کافی جگمگا رہا تھا،

صاف ستھرا، اور سجا ہوا، اسنے گھر کی چابی سے دروازا کھولا جو اس نے احتیاط کے طور پر اپنے پاس رکھ لی تھی،

اندر داخل ہوئی تو ایک دھچکا لگا، لان پورا سجا ہوا تھا گلاب کی پتیوں سے، اور مختلف رنگ برنگی لائٹوں سے،

www.novelsclubb.com

اسنے الجھن بھری نظر پورے گھر پر دوڑائی، ایک دن میں ایسی کونسی قیامت برپا ہوئی پڑی تھی، کہ گھر کا نقشہ ہی تبدیل ہو گیا،

جہاں تک اسے یاد آ رہا تھا، کوئی ایسا خاص ایونٹ نہیں تھا، پھر گھر میں اتنا چراگاہ کیوں تھا،

یہ کشمکش صرف کچھ دور تھی پھر انکشاف ہونا تھا،المیرا کے دل میں کتنے برے وسوسے آئے کتنے چلے گئے،وہ قدم بڑھاتی چلی گئی بے ساختہ تایا کے گھر سے اتی آوازیں اسکی سماعتوں سے ٹکرائی،

وہ کچھ اچھی آوازیں اسے معلوم نہیں ہو رہی تھی،

اسنے مائیک پر آواز سنی،اسکے قدم بوجھل ہوئے،

وہ دروازے پر ہو گئی،کانچ کے شیشے سے سامنے کا منظر دیکھ سکتی تھی،

سامنے کے منظر نے دل میں تیر چبھو دیا،

جسم سے روح نکلنے لگی،

المیرا نے اپنے دامن کو مضبوطی سے پکڑ لیا،

اسے سانس اکھڑتی ہوئی محسوس ہوئی،

سامنے نکاح ہو رہا تھا،لڑکی سے مولوی پوچھ چکے تھے،اور اب لڑکے سے پوچھ رہے تھے،وہ لڑکا مسکرا رہا تھا،

www.novelsclubb.com

اسکے ارد گرد لوگ مسکرا رہے تھے، المیرا کو اپنی آخری امید بھی دم توڑتی ہوئی نظر آئی،

وہ دھتکار جو اسنے سوچا تھا کبھی اسے نہیں ملے گی ایک شخص سے، وہ سوچ میں مٹی کے محل کی طرح تھی،

جس کو ایک منہ زور لہر نے تباہی میں متبدل کر دیا،

اسکے جینے کی خواہش ختم ہوئی، رحیم نے کہا قبول ہے!

المیرا کے قدم لڑکھڑائے،

دوسری بار پوچھا گیا رحیم سے،

اسنے کہا قبول ہے،

المیرا نے دیوار کا سہارا لیا،

شاید وہ کھڑے ہونے کے قابل رہ سکے،

مگر وہ دیوار بھی کسی کام نہیں آئی،

www.novelsclubb.com

رحیم نے تیسری بار قبول ہے کہا،

اور المیرا کو لگا اسکے پاؤں سے دم نکلنا شروع ہو گیا ہے، وہ زمین پر گر گئی، آنکھیں آنسو بہانا چاہتی تھیں مگر نہیں آنسو نہیں نکل رہے تھے،

وہ جس انسان سے اس کے جینے کی محبت کی آخری امید چھین لی جائے وہ کیسا ہو سکتا ہے،

اسکا دماغ پیچھے گیا، جہاں اسنے خواب دیکھا تھا، رحیم کے پہلو میں خود کو بیٹھے دیکھا تھا،

مگر وہ خواب ہوا میں غائب ہو گیا، اسکا گھر اسکا اعتماد سب ٹوٹ گیا، وہ ٹوٹ گئی،۔

اسنے ایک خوبصورت زندگی کا نقشہ کھینچا تھا وہ نقشہ گدلے پانی میں گر کر گم ہو گیا،

اسے اپنے ٹوٹتے ہوئے خوابوں پر ملال ہوا، جو وہ برسوں سے بنتی آئی تھی،

اسنے کبھی نہیں سوچا تھا، اسکے ساتھ یہ بھی ہو سکتا ہے،

اسنے رحیم کے ساتھ خواب دیکھے تھے، وہ کیسے بھول سکتا تھا اسے،

المیرا کو سمجھ آئی پوری کہانی، اسے پورے منصوبے کے ساتھ یہاں سے بھیجا گیا تھا،

وہ سب اس کے گنہگار تھے، مگر، ان کو سزا دینے والا کون تھا،

کون تھا جو اس کے لیے لڑتا،

کون تھا جو اس کے لیے بولتا،

وہ تو چمکتے چاند کی طرح اکیلی تھی،

اس چاند کی خوبصورتی پر سب رشک کرتے ہیں مگر اسکی تنہائی کو نظر انداز کر دیتے ہیں،

کوئی نہیں تھا اسکا، کوئی نہیں تھا جو اسکے لیے کھڑا ہوتا، آج المیرا کو اپنا وجود کھوکھلا محسوس ہوا،

اسے مبارکباد دینے کی آوازیں آنے لگی، اس نے یہ سب خود کے لیے سوچا تھا، وہ کیسے بن مانگے کسی اور کو مل گیا تھا،

اسکے نصیب کی بارشیں کسی اور چھت پر برس گئی، وہ نصیبوں کی ماری پھر اجڑے

چمن لیے بیٹھی رہی،

اب اسکی آنکھوں میں آنسو بھرے، وہ بہت زور سے چیخنا چاہتی تھی،

اپنے اندر اٹھتا یہ سوچوں کا زلزلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا تھا، وہ سارا بوجھ باہر نکال کر پھینک دینا چاہتی تھی

اسکے جسم میں ارتعاش پیدا ہوا، اسنے اپنے ہاتھو کو دیکھا، جو بری طرح کانپ رہے تھے،

وہ خاموشی سے پیچھے کی سیڑھیوں سے اپنے کمرے میں آئی، اسنے طے کر لیا تھا وہ اپنی زندگی ختم کر دے گی،

دراز سے اس نے نیند کی گولیاں نکالی، اور جگ سے پانی نکالا، سب نیچے تھے اس لیے اپر والا پورشن ابھی کے لیے خالی تھا،

المیرا نے نیند کی گولیاں نکالی، وہ یہ کھا کر ہمیشہ کے لیے سکون حاصل کر لینا چاہتی تھی،

www.novelsclubb.com

اسنے کثیر تعداد میں گولیاہاتھ میں لی،

آنسو آنکھوں سے بہہ رہے تھے،

کتنی بار اسکے ہاتھ کانپے وہ بار بار لبوں تک لے کر جاتی مگر ہمت نہ کر پاتی،

اور واپس ہاتھ نیچے کر لیتی،

زندگی کو ختم کر دینا اتنا آسان تھوڑی ہوتا ہے،

اسنے نیند کی گولیاں زمین پر یوں ہی پھینک دی،

اور بالوں کو کنپٹیوں سے دبوچ لیا،

پھر وہ جو گھٹی گھٹی آواز میں رو رہی تھی ,اسکی آواز تیز ہوئی،

وہ رحیم کے ہاتھ کا کھلونا بن گئی تھی اور اسے خبر بھی نہ ہوئی،

ناجانے زہن میں کیا اٹھی،وہ بھاگتی ہوئی نیچے تایا کے پورشن میں پہنچ گئی،

جہاں ابھی کچھ دیر پہلے رحیم کا نکاح ہوا تھا،

اسے دیکھ تایا سمیت سب کے چہرے اتر گئے،سب پر جیسے سکتہ طاری ہو گیا،

اسنے طائرانہ نگاہ پورے مجمع پر گھمائی،اتفاق سے سب اسکی اس اچانک آمد پر چونکے ہوئے نظر آئے،

اور دوسری وجہ اسکا حلیہ تھی،

رحیم کریم کلر کی شیروانی میں ملبوس تھا،اسنے حیرانی سے المیرا کو دیکھا،جیسے سوچ رہا ہو اسکا یہاں آنا ناممکن ہے،

صمد اور انکے بڑے بھائی کے بھی کچھ تاثرات تھے،

المیرا پر ایک اور پہاڑ تب گرا جب دلہن کے روپ میں دانیہ کو دیکھا،

جو آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی،

یسرا بے چین سی نظر آئیں،

المیرا نے آؤ دیکھا نہ تاؤ،وہ رحیم پر جھپٹ پڑی،

اور گریبان سے پکڑ کر اسے گھسیٹا،پھر رحیم کے منہ ہی منہ پر تھپڑ مارے،اور اسکے بال نوچ کر اسکا حشر بگاڑ دیا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رحیم نے مزاحمت نہیں کی،

مگر یسرا نے المیرا کو بازوؤں سے پکڑ کر سنبھالا،

اور اسے پیچھے کیا،

"تم جھوٹے نامرد"

"اللہ کا عزاب ہو تم پر"

المیرا رحیم کو صلواتیں سنائی،

صمد نے اپنے ماتھے کو چھوا،

"المیرا کیا کر رہی ہوں ہوش کرو!" یسرا نے ٹوکا،

"مما یہ وحشی ہے!"

"یہ جھوٹا ہے!"

المیرا نے رحیم کی جانب انگلی رکھتے ہوئے کہا،

پروفیسر بھی وہیں تھے، سارے معاملے کو دیکھ رہے تھے،

www.novelsclubb.com

"اس نے کہا تھا یہ مجھ سے شادی کریگا،

محبت کا دعویدار تھا یہ،

پھر یہ مجھے دھوکے سے لاہور چھوڑ آیا،"اسنے تیز آواز میں کہا،

آگے کی کہانی وہ خود سمجھ گئی،

"مگر!!"یسرا نے الجھی نظروں سے پہلے رحیم کو پھر صمد کو گھورا،

صمد کی آنکھوں میں ماضی گھوما،

"وہ اس گھر کو نہیں جانتے تھے مگر یہاں سے کوئی اس جگہ گیا تھا،وہ المیرا کو واپس مانگ رہے ہیں!،کہتے ہیں وہ میری ساری بیٹیوں کو لے جائیں گے"انہوں نے اپنی کمر سیدھی کی،اور مدعا بیان کیا،

بات کافی سنجیدہ تھی،خاندان کی عزت جو داؤ پر لگی تھی،

"خاندان میں ایسی گندگی رکھو گے تو معاشرے میں زندہ نہیں رہ پاؤ گے،میرے پاس ایک منصوبہ ہے!!"اصغر تھوڑا آگے کھسک کر رازداری سے گویا ہوئے،

وہ بھی محتاط انداز میں انکی بات سننے لگا،

"تم اسے کسی طرح یہاں سے لاہور بھیج دو پھر کسی کو معلوم نہیں ہو گا وہ کہاں ہے

"

"مگر بھائی اس میں میری مدد کرے گا کون؟ میں نہیں جا سکتا ادھر!" صمد نے

بیچارگی سے پوچھا،

"چچا میں آپکی مدد کرونگا" عقب سے آتی رحیم کی آواز ایک پل کے لیے دونوں کو

چونکا گئی،،

دونوں نے مڑ کر آتی آواز پر نگاہیں مرکوز کیں،

"مگر تم؟" صمد نے سوالیہ نظروں سے دیکھا،

"وہ اپ مجھ پر چھوڑ دیں، اسے لاہور لے کر جانا میری زمہ داری ہے!" رحیم کے

پر اعتماد انداز نے صمد کو ہمت دی تھوڑی،

حال۔۔۔۔!

"مگر رحیم تو دانیہ کو پسند کرتا تھا!" سلیمان نے پہلی بار گفتگو میں مداخلت کی،

"سلیمان بھائی جھوٹ ہے سب سالوں سے اس نے مجھے دھوکے میں رکھا" المیرا نے سلیمان کو دیکھا،

''بغیرت ادمی''

"یہ کیا ڈرامہ لگایا ہوا ہے تم نے؟" رحیم اب کی بار دھاڑا،

"چلاؤ مت!" وہ بھی برابر بولی،

"تم ایک بدکردار مرد ہو!، دانیہ مجھے تمہاری قسمت پر افسوس ہو رہا ہے" المیرا نے تاسف سے گردن کو ہلایا،

www.novelsclubb.com

"مجھے بدکردار بولنے والی خود کون سی پارسا ہے؟ ایک ناچنے والی کی بیٹی! جس کو یہ نہیں معلوم آخر اسکا باپ کون ہے؟" رحیم نے نخوت سے گردن کو جھٹکا اور اسکی عزت نفس کو تار تار کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی،

"تم میری ماں پر سوال نہیں اٹھا سکتے!" آواز کھوکھلی سی محسوس ہوئی،

"کیوں نہیں اٹھا سکتا! جتنے عرصے میرا دل بہلایا ہے اتنے ہی عرصے نا جانے اور کتنوں کا دل بہلایا ہو گا تم نے آخر خون تو گندا ہی ہے نہ" رحیم ایک بار پھر بولا، المیرا کو لگا وہ بول نہ سکے گی،

اسکی پاکیزہ محبت پر یہ کیسی تہمت لگائی گئی تھی، وہ بھی محبوب کے ہاتھوں،

"میں تمہارا منہ نوچ لوں گی" وہ بھرائی آواز میں بولی، رحیم نے اسکے وجود کو سوالیہ نشان بنا دیا تھا، اب تو وہ سر اٹھا کر جی نہیں سکے گی اس معاشرے میں کبھی بھی،

"یہہ!" وہ ہنسا،

"جس نے خود نا جانے کتنے لوگوں کو بلا کر منہ کالا کیا ہو وہ میرا منہ کیا نوچے گی؟،

اس دن جو لوگ آئے تھے، جن کو چور سمجھا جا رہا تھا وہ تمہارے عاشق تھے جو رات کے پہر تمہارے کمرے میں نا جانے کیا کرنے آئے تھے" اسنے پھر زہر اگلا، اب کی بار زہر کی نوعیت اتنی تھی کہ المیرا کو اپنی رگوں زہر گھلتا ہوا محسوس ہوا،،

"میں نے ماں سے بات کی تھی، اور جب انہوں نے مجھے بتایا کہ تم ایک رقاصہ کی

بیٹی ہو،تب بھی مجھے فرق نہیں پڑا، کیونکہ میں نے تم سے محبت کی تھی،

میں چاہتا تھا تم سے شادی کرنا،

مگر وہ لڑکے، میں نے سی سی ٹی وی میں سب دیکھ لیا تھا المیرا،

پھر میں نے اس دھوکے کا انتقام لینا چاہا تم سے،اور دیکھو میں کامیاب ہو گیا، تم ہمیشہ جھوٹ بولتی آئی ہو مجھ سے،اور آج مظلوم بننے کا ڈھونگ کر رہی ہو" رحیم نے المیرا کو بازوؤں سے دبوچ لیا، یہ کیسی محبت تھی جس میں انتقام پر محبوب کی عزت کر جنازہ نکال دیا جائے،

یہ کیسی محبت تھی رحیم کی،

المیرا کا حلق خشک ہو گیا، وہ کچھ بھی بولنے کے قابل نہ رہی،

تم نے میری محبت کا ناجائز فائیدہ اٹھایا، اسلیے میں نے تمہیں وہاں بھیج دیا جہاں سے یہ گند آئی تھی، ہاں میں ہی تھا جس نے شہلا کو کہا تھا تمہارے بارے میں،" اسنے اپنے کئے جرم کے سارے اعتراف کیے،

www.novelsclubb.com

مگر اس سے پہلے المیرا کچھ بولتی، یسرا نے ایک زوردار تھپڑ رحیم کے چہرے پر ثبت کیا،

رحیم ششدر رہ گیا،

"تم نے اپنے انتقام کے لیے میری دونوں بیٹیوں کی زندگی برباد کر دی!" انہوں نے شعلہ ہوتی آنکھوں سے دیکھا،

صمد نے سکتے کے عالم میں کھڑی دانیہ کو دیکھا،

اج ان پر یہ بات جیسے پوری اتری کہ دوسرے کے لیے کھودے گھڑے میں وہ خود جا گرے،

www.novelsclubb.com

انکی بیٹی ایک ان چاہی بیوی کے طور پر بیاہ دی گئی،

اور اگر طلاق لی جائے گی تو وہ طلاق یافتہ کہلائی جائے گی،

صمد نے اپنا سر پکڑ لیا، اور عزت الگ گئی،

"اس منحوس لڑکی کو میرے گھر سے نکالوں ابھی!!!" چند لمحوں بعد انہوں نے

ساری صورتحال کا زمہ دار ایک ہی شخص کو بنایا،

اور وہ تھی المیرا،

"مگر المیرا!!" یسرا بیچ میں بولنا چاہتی تھی، مگر صمد کی قہر آلود نظر نے ان کی زبان کو چپ کروادیا،

"بے شرم لڑکی دفعہ ہو جاو یہاں سے" وہ المیرا کو گھر سے باہر نکالنے کے لیے آگے بڑھے،

"سڑک پر ہی مر جانا تم" صمد نے بددعا دی،

مگر پروفیسر پہلے ہی بیچ میں آگئے، اب ان کی برداشت سے باہر کا ہو گیا تھا معاملہ،

"ابھی میں زندہ ہو صدیقی صاحب" بوڑھے کمزور ہاتھوں نے المیرا کو تھاما،،

"میری بیٹی بالکل پاکیزہ ہے! اگر کسی کو کوئی مسلہ ہے تو اس سے پہلے مجھ سے بات کرے" انہوں نے حتمی انداز اپنایا، پھر المیرا کو دیکھا،

"چلو المیرا میرے گھر!" انہوں نے پورے مجمع پر نگاہ گھمائی پھر المیرا کا ہاتھ تھام کر

اسے وہاں سے لے گئے،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

•»»»»»

رات کے پہر ننگے پاؤں وہ پروفیسر کی چھت پر تھی،

اور سامنے اپنے گھر کی چھت گھور رہی تھی،

اسے رحیم کے ساتھ گزارا ہر لمحہ کسی ہتھوڑے کی طرح دماغ پر برس رہا تھا،

وہ باتیں وہ وعدے سب اسکی اذیت میں اضافہ کر رہے تھے،

اسے ہر لمحے پر افسوس ہوا، رحیم نے اسے کہیں کا نہیں چھوڑا تھا،

اور کہیں نہ کہیں اسکا ذمہدار وہ لڑکا تھا، جو اس دن اسکے گھر آیا،

یہ اسکی زندگی کس مقام پر پہنچ گئی،

جب سامنے چھت پر اس بے وفا کا سامنا ہوا، وہ بھی یونہی چھت پر آیا، دونوں کی

نظریں ٹکرائیں،

پھر المیرا نے نظروں کے زاویہ تبدیل کیا،

ہر انداز میں خفگی بھری تھی اسکی،

کچھ دنوں پہلے جس کے ساتھ کی خواہش تھی،اب تو اسکی شکل دیکھنا بھی گوارا نہیں تھا،اس کو،

وہ نیچے علی کے کمرے میں اگئی،ہاں جہاں کچھ مہینوں پہلے علی ٹھہرا ہوا تھا،

ابھی اسے وہاں رکنے کے لیے کمرہ دیا تھا, صبح اسکا روم صاف کروا دیا جانا تھا،

المیرا نے سوچا تھا اس سے برا کیا ہو سکتا ہے،

اور اس سے برا اسکے ساتھ ہو گیا،

رحیم نے اسکو چھوڑ دیا،جسکا وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی،

اور ساتھ رہنے کا ٹھکانہ بھی،آج اسے احساس ہوا وہ سچ میں کتنی ناشکری کرتی آئی تھی،

www.novelsclubb.com

اسے اپنی زندگی میں صرف اندھیرا نظر آیا،

کوئی امید نہیں تھی اسکی آنکھوں میں،

زندگی میں کبھی ایسا مرحلہ اتا ہے، جب جہاں دیکھو وہاں مایوسی کے گہرے

اندھیرے نظر آتے ہیں،

زندگی کی کوئی امید نہیں تھی، بس سب کچھ ڈوبتا ہوا نظر آیا،

اسنے سوچا اس ڈوبتی ہوئی زندگی کو ختم ہی کر لیا جائے،

وہ کھڑکی کے پاس کھڑی ہوئی، اور اپنی آنکھیں بند کر لیں،

وہ دو قدم آگے ہوئی، تو اسنے خود کو کھڑکی پر پایا،

اتنی کہ ایک قدم باہر نکلتا وہ نیچے گر جاتی،

آنکھوں میں یادیں گھومی، اور ساری وہ باتیں جو اسے مارنے کے لیے کافی تھی

وہ دل آزار باتیں جو بچپن سے سنی،

کسی کی محبت نے کسی کی صورت نے اسکے قدم نہیں روکے، کوئی تھا ہی نہیں اسکی

زندگی میں اس سے محبت رکھنے والا، جس کے خاطر وہ جینے کی خواہش کرتی

اسنے اپنے قدم کو آگے بڑھایا۔

جسم ڈھیلا چھوڑا،اور وہ دوسری منزل سے نیچے آ گری،اسکے سر سے خون بہہ رہا تھا

اسنے دھندلاتی ہوئی آنکھوں سے آسمان دیکھا جو رات کی تاریکی میں ڈوبا تھا،

وہ مدھم سا مسکرائی،اسے آزادی مل گئی تھی،

وہ فرش خون میں ہوا،لب چاہ کر بھی نہیں ہل پائے،

اسنے ملازموں کی چیخوں کی آواز سنی،اسنے کوشش کی وہ دیکھ سکے مگر آنکھیں اب

ساتھ چھوڑ گئی تھی،

وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی،

www.novelsclubb.com

›››•••••••••••••••›››››››••••••••••••••›››››››•••••••

•››››››

سیم ٹیرس پر کھڑا تھا،ہاتھ میں سگریٹ پکڑی ہوئی تھی،دل بے چین تھا

"سلیم!" فون کان سے لگائے سیم نے بے چین آواز میں اسے پکارا،

"کہو!" نیند میں مندی سلیم کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی،

"سلیم بابا کیسے ہیں؟؟" سیم نے ایک سوال کیا،

نیند کی بوجھل آنکھیں جھٹ سے کھل گئی،

اسنے گھڑی میں وقت دیکھا،

فجر ہونے میں کچھ ساعتیں باقی تھیں،

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے، اتنی اچھی نیند سے اٹھا کر تم مجھ سے بابا کا پوچھ رہے ہو؟"

سلیم کو صدمہ ہوا، وہ اس ناانصافی پر خاموش نہیں رہ سکتا تھا،

"جتنا پوچھا ہے اتنا جواب دو" سیم چڑ گیا،

سلیم نے آتی جمائی روکی،

"خود پوچھ لو ویسے بھی بابا اٹھیں ہونگے فجر کی نماز کے لیے" سلیم فون کاٹ کر

بلینکٹ سیدھا کرتا دوبارہ سونے کے لیے لیٹا،

''بے وقوف آدمی!''سیم نے دانت پیسے،اور فون کو دیکھا،پھر دوبارہ ملایا،

''اونہوں!''سلیم نے بجتے فون کو بیزاری سے دیکھا،

پھر فون لیٹے لیٹے ہی کان سے لگایا،

''کیا پریشانی لگا رکھی ہے؟''اب کی بار سلیم کی آواز میں اکتاہٹ تھی،

"پریشانی کے بچے،اگر تم چاہتے ہو بابا کو تمہارے افئیر کے بارے میں نہ پتا چلے تو خاموشی سے بتاؤ مجھے بابا کیا کر رہے ہیں''اسنے دبی آواز میں دھمکی دی،

''اللہ اللہ! سیم پاشا،تم نے تو میری چھوٹی بہن بننے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی''وہ طنز کرتا پیر پٹختے ہوئے اپنے کمرے سے نکلا،

پھر دھیمے سے یماش پاشا کے کمرے کا دروازا کھولا،

جہاں وہ کروٹ کے بل سو رہے تھے،

''میں کہہ رہا تھا سو رہے ہونگے!''اسنے پھر بیزاری لہجے میں اپنائی،

''اچھا!''وہ کچھ دیر خاموش رہا،

''اب جاؤ؟؟''سلیم نے پوچھا،

تو وہ کچھ دیر سوچتا رہا،

''جاو ایک بار قریب جا کر دیکھو ان کے''اسنے دوبارہ حکم صادر کیا،

''تمہارا دماغ سچ میں خراب ہے''سلیم نے گردن جھٹکی، پھر دھیمے سے قدم اٹھاتا

پاشا کے بیڈ کے قریب رکا،

اب اسنے ویڈیو کال لگائی اور اسے پاشا کو دیکھایا،

''یہ بابا کے برابر میں کیا رکھا ہے؟ کیا بابا پھر سے سکون کی گولیاں کھا رہے ہیں؟''

سیم نے پوچھا،

www.novelsclubb.com

''کیسی دوا؟ کونسی دوا''سلیم نے کچھ یونہی تاثر دیے،

''اگر لڑکیوں کو چھوڑ کر اپنا ذہن بابا پر لگاتے تو پتا ہوتا نہ، وہ دوا کی تصویر مجھے سینڈ

کرو''سیم نے اسے ڈپٹا،

"تو مروائے گا مجھے''اسنے تھوک نگلا، سلیم کچھ بول نہیں رہا تھا بس اسکے تاثرات

سے وہ اسکی بات جان سکتا تھا،

"پھر سائڈ ٹیبل سے دوا اٹھانے آیا تو پاشا نے جھٹ سے اسکی گردن دبوچ لی،

اکثر ان پر ایسے حملے ہوئے تھے، اسلیے پاشا ابھی بھی یہی سمجھا، اور دو تین گھونسے

اسکے منہ پر جڑ دیے،

سلیم کی نیند تو اڑ ہی گئی،

ان کے گھونسوں سے،

"بابا!!! بابا" ہڑبڑا کر اسنے اپنے باپ کو پکارا، تو پاشا کا ہاتھ رکا،

"سلیم" وہ پیچھے ہوئے،

"بابا میں!" سلیم کراہتے ہوئے بولا،

"اہ خدایا یہ کون سا وقت ہے یہاں آنے کا!" انہوں نے اپنے ماتھے کو چھوا،

"بابا نیند میں آگیا ہونگا شاید" اسنے بہانہ بنا کر کھسکنے کی کوشش کی،

کیونکہ ان کے درمیان کی باتوں سے اکثر پاشا بے خبر ہی رہتا، اور اسکا بے خبر رہنا ہی

www.novelsclubb.com

بہتر تھا،

"سلیم ! کہیں تمہارے جیسا علاج میں نہ کر دوں تمہارے ساتھ" پاشا نے بھونیں سکیڑ کر اسے دھمکی دی،

" بابا نماز کا وقت ہو گیا ہے ! بس نماز کے لیے اٹھانے آیا تھا آپ کو" اسنے دوسرا بہانہ بنایا،

پاشا چند لمحے اسے گھورتے رہے، کیونکہ یہ معجزہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا، کہ۔ سلیم آئے وہ فجر کے وقت نماز کے لیے،

پھر دو قدم آگے ہو کر اسکے کاندھے کو تھپکا، جیسے شاباشی دی گئی ہو،

ایسی شاباشی پاشا سے نصیبوں والوں کو ملتی تھی،

پھر پاشا وضو بنانے چلے گئے جبکہ سلیم۔ کی بتیسی باہر نکل ائی،

اور وہ خود کو تیس مار خان سمجھ بیٹھا،

•••••••»»»»»»»»»»•••••••

''بابا ٹھیک ہیں، پھر یہ بے چینی کیوں ہو رہی ہے! جیسے کوئی اپنا...'' سیم کی الجھن مزید بڑھی،

"ڈارلنگ تم کہاں چلے گئے تھے؟'' سنہرے بالوں والی ایک لڑکی نے اسے پیچھے سے گلے لگایا،

وہ مضطرب نظر ایا، سیم نے خود کو اسکی گرفت سے آزاد کروایا،

''تم جاؤ یہاں سے'' اسنے بے رخی سے کہا پھر اپنا رخ دوبارہ پھیر گیا،

''ابھی تو۔۔۔'' وہ کچھ بولتی سیم نے اسکی کلائی کو پکڑا، اور اسے سیڑھیوں تک لے ایا،

www.novelsclubb.com

"یہ جانے کا راستہ ہے'' اسنے توہین آمیز لہجے میں کہا،

''تم میری انسلٹ کر رہے ہو'' لڑکی نے غصے سے دیکھا،

''حیرت ہے تمہیں معلوم ہے پھر بھی پوچھ رہی ہو'' اسنے کاندھے اچکایے پھر ٹیرس کا دروازا اسکے منہ پر بند کر دیا،

وہ ایسا ہی تھا، پل میں سر سے اٹھا کر زمین پر پھینک دینے کا عادی،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

»»»»

''یہ کیا کیا تم نے المیرا؟؟؟'' ہسپتال کی دیوار سے ٹیک لگائے ایک بوڑھی شخصیت،

وہ کافی مایوس لگ رہے تھے،

گردن جھکی ہوئی تھی، جب فون پر رنگ ہوئی، ملازم نے فون ان کو دیا،

''علی کی کال ہے، آپ سے بات کرنا چاہتا ہے'' انہوں نے فون ہاتھ میں لیکر کان سے لگایا،

www.novelsclubb.com

''ہمم!'' بوجھل آواز میں پروفیسر گویا ہوئے،

ساتھ ساتھ نیند کا خمار بھی تھا آنکھوں میں،

''ماموں! آپ کو ان سب معاملات میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے؟'' اسنے تھوڑے اکھڑے لہجے میں بات کا آغاز کیا، جبکہ دوسری طرف اب بھی خاموشی

تھی،

"ماموں اس بے وقوف لڑکی نے سوسائیڈ اٹیمپ کرنے کی کوشش کی ہے، اپنی جان لینے کی، آپ جانتے ہیں نہ آپ کے لیے کتنی مشکل ہو سکتی ہے!" اسکا انداز فکریہ تھا، وہ بغیر رکے بولے جا رہا تھا،

"ماموں آپ نے بلاوجہ کی گھنٹی اپنے گلے میں باندھ لی ہے، اب اسکے لیے فکر میں ساری رات جاگیں ہونگے، یہ جانتے ہوئے بھی کہ نیند آپ کے لیے کتنی ضروری ہے" اسنے دوبارہ بولنا شروع کیا، مگر پروفیسر نے ایک بات کا جواب نہیں دیا اسکی،

"عبدالرحمان مجھے میری دوائیں لا کر دو" انہوں نے فون اپنے برابر میں رکھ دیا، وہ ابھی اس کیفیت میں نہیں تھے کہ کسی کو کچھ دلیل دے پاتے،

المیرا کو اگر کچھ ہو جاتا تو یقیناوہ زہنی طور پر ختم ہو جاتے،

"ماموآپ سن رہے ہیں اس پاگل کو واپس گھر چھوڑ کر آئیں!!" علی نے تیز آواز میں کہنا چاہا وہ اسکی آواز سن رہے تھے، پھر فون کو کاٹ دیا،

انہیں ابھی کسی بات کی کوئی فکر نہیں تھی،

بس انہیں المیرا کی آواز سننی تھی،

اسے دیکھنا تھا،

جب سامنے سے ڈاکٹر ائے،

وہ ڈاکٹر کے پاس جھٹ سے ائے،

"ڈاکٹر میری بیٹی کیسی ہے؟" پروفیسر نے مضطرب انداز میں پوچھا،

"ابھی کچھ کہنا مشکل ہے! آپ دعا کریں!" انہوں نے امید کی ڈور باقی نہیں رہنے دی،

www.novelsclubb.com

وہ دوبارہ اپنی جگہ پر ڈھ گئے،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

یونیورسٹی کے کیفے ٹیریا میں دونوں بیٹھے ہوئے تھے، سامنے کچھ نوجوان لڑکوں

لڑکیوں کا گروپ بیٹھا ہوا تھا،

کہیں ٹیبلز کپل سے بھری ہوئی تھی،

"تمہیں ان سے ایسے بات کرنی نہیں چاہیے" سیم نے برگر کھاتے ہوئے کہا، وہ

دونوں امنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے،

علی کچھ پریشان نظر آرہا تھا، اسنے ٹیبل پر فون تقریباً پٹخا،

"سیم خدا کے لیے تم مجھے نہیں سنانے لگ جانا! تم جانتے ہو میں کیوں برداشت کر

رہا ہوں یہ" علی نے ماتھے کو چھوا وہ سچ میں پریشان تھا،

سیم سنجیدہ نظر آیا،

"تم مجھے طعنہ دے رہے ہو!" اسنے برگر سامنے رکھی پلیٹ میں رکھا،

"نہیں ایسا نہیں ہے، بس وہ لڑکی عزاب بن گئی ہے مر ہی جاتی تو اچھا تھا" علی نے

جھنجھلا کر دانت پیستے ہوئے اسے بددعا دی،

"کون ہے وہ لڑکی؟"

www.novelsclubb.com

"وہی المیرا جسکے گھر تمہیں بھیجا تھا" علی نے کمر سیدھی کرتے ہوئے سرد سی آواز کے ساتھ کہا،

سیم کچھ پل کے لیے ٹرانس کی سی کیفیت میں مبتلا ہوا،

تمہاری سیاہ اور پیاری آنکھیں،

جو جھوٹ اور منافقت سے پاک ہے،

گانے کے بول پھر زہن میں گونجے،

"اسنے کیا کیا ہے؟" اس نے سپاٹ چہرہ لیے پوچھا،

"کسی دھوکے کا چکر ہے! خودکشی کی کوشش کی ہے اس نے" اسنے بیزاری سے بتایا،

جبکہ سیم کے ماتھے پر شکنیں ابھریں،

"کس نے دھوکہ دیا تھا؟؟" اسنے ماتھے کی شکنوں کو سمیٹتے ہوئے سرسری انداز میں پوچھا،

"اسکا کوئی کزن محبت وغیرہ کا چکر ہے تم کیا ان میں پڑ رہے ہو بیکار کی باتیں ہیں یہ،،علی نے نخوت سے گردن جھٹکی،

سیم نے گردن تھوڑی جھکائی، پھر استہزائیہ مسکرایا،

"ہائے محبت تیرے انجام پر رونا آیا"اسنے زیر لب کہا، پھر کرسی کھسکا کر اپنی جگہ سے اٹھا،

علی بھی اسکے ساتھ ہی اٹھا،

جبکہ پلیٹ پر اب بھی یونہی جھوٹا آدھا برگر پڑا ہوا تھا،

جیسے کھانے والے کی بھوک مٹ گئی ہو،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»

"پروفیسر میری بچی کیسی ہے؟"دوپہر کی تیز دھوپ تھی، کراچی میں گرمی کا راج تھا،

یسرا بھاگتی ہوئی ہسپتال کے اس حصے میں داخل ہوئی جہاں پروفیسر بیٹھے ہوئے تھے،

جن کے کاندھے جھکے تھے،

"لاوارث چھوڑ دیا تھا اسکو اب کیا یہ دیکھنے آئی ہو زندہ ہے یا مر گئی؟" پروفیسر نے خفیف نظروں سے اسے دیکھا،

"خدا کے لیے ایسا نہ بولیں! ابھی اس نے اپنے حصے کی خوشیاں بھی نہیں دیکھیں!"

یسرا کا دل منہ میں آ گیا ان کی بات پر،

وہ تھکا سا مسکرائے،

"یسرا وہ مر تو کئی سال پہلے گئی تھی، آج تو بس وہ چند سانسیں ہے! جنکو خیر آباد کہنا ہے اسے" پروفیسر دیوار کے سہارے سے کھڑے ہوئے،

جبکہ یسرا کی آنکھوں میں آنسو آئے،

"میں سچ کہتی ہوں مجھے نہیں معلوم تھا!" انہوں نے گھٹی ہوئی آواز سے کہا، یسرا

www.novelsclubb.com

کی آواز سے لگتا جیسے ساری رات سو نہ سکی تھی وہ،

"ماں ہوتی اسکی تو تمہیں معلوم ہوتا وہ کس درد میں تھی" پروفیسر نے تاسف کی نگاہ گھمائی،

یسرا کو اپنا آپ جھوٹ لگا، جیسے وہ آج تک بس دھوکے میں رہتے آئی تھی،

"وہ خوش ہی تھی!" یسرا کے حلق میں آنسوؤں کا گولا اٹکا،

جس پر پروفیسر طنزیہ مسکرائے،

"اسکی بدنصیب ماں نے ایک جھنم سے نکال کر دوسرے جھنم میں جھونک دیا تھا اسکو!" انہوں نے آج سچ اس کے منہ پر دے مارا،

"تمہارے شوہر نے کبھی اسے برابر کا حق نہیں دیا، وہ تمہارے گھر میں ہوتے ہوئے بھی ایک طوائف کی بیٹی کہلاتی رہی اور تم کہتی ہو وہ خوش تھی!!" پروفیسر نے غصے سے کہا، وہ آج سارے راز پر سے پردہ اٹھا دینا چاہتے تھے

"آج وہ جس حال میں ہے نہ، اس میں کہیں نہ کہیں حصہ تمہارا بھی ہے، تمہاری

اس لاپروائی کا خمیازہ آج وہ بچی بھگت رہی ہے!"ان کی آواز معمول سے اونچی تھی،

"تم وعدہ نبھا نہیں سکی!"اب کی بار ملال سے یسرا کو دیکھا، یسرا رو رہی تھی،

ہچکی بندھ گئی تھی، وہ سچ میں وعدہ نہیں نبھا پائی تھی،

اسے وہ لمحہ یاد آیا جب تارہ بائی عرف سجیلہ ہاشم نے المیرا کو اسے حوالے کیا تھا،

ماضی؛

یسرا ہاشم کی دوست تھی، ساتھ طلاق کے پیپر لیے وہ ایک فلیٹ میں ائی،

ہاشم نے پہلے تو اس سے محبت کی اور سبز باغ دیکھائے،

اس سے نکاح کیا، کیونکہ سجیلہ (المیرا کی ماں) شکل وصورت میں اتنی حسین تھی

کہ دیکھنے والوں کے ہوش اڑا دیتی،

مگر گھر والوں کے پریشر میں آکر اسنے ایک بیٹی پر اسے طلاق نامہ تھما دیا، اور وہ ہی

لیے یسرا ادھر آئی تھی،

یسرا نے دروازا کھٹکھٹایا،

تو دیکھا ایک نہایت خوبصورت عورت ہاتھ میں دو مہینے کی بچی لیے ہوئے

دروازے کو کھولنے آئی تھی،

وہ ایک لمحے کے لیے اسکی شکل وصورت میں محو ہوئی،

وہ بتائے جانے سے زیادہ حسین تھی، رنگ اتنا سفید کے کوئی چھوئے تو وہ میلی

ہو جائے،

"اپ؟"عورت نے سوال کیا، وہ اسکے سوال پر ہوش میں ائی،

"میں ہاشم کی دوست ہوں" یسرا نے اپنا تعارف کروایا،

اسنے جھٹ سے دروازے کو مکمل کھول دیا،

جیسے اندر آنے کا کہہ رہی ہو،

یسرا نے طائرانہ نظر اس فلیٹ میں گھمائی،

وہ ایک کمرے کا فلیٹ تھا، جہاں ایک بیڈ روم تھا۔ کچن تھا اور واشروم بھی،

"کیا تم ہاشم کا کوئی پیغام لیکر آئی ہو؟"اسنے آنکھوں میں امید لیے سوال کیا، جیسے

www.novelsclubb.com

کوئی خیر کی خبر منتظر ہو،

"ہاں" یسرا نے اثبات میں گردن ہلائی،

"کیا وہ اپنی بیٹی کا پوچھتے ہیں؟

کیا انہیں میری یاد آتی ہے؟

کیا ان کی امی مان گئی ہے،

پھر کب چلنا ہے ان کے گھر!"

سجیلہ نے ایک سانس میں بہت سے سوال کر ڈالے،

وہ اسکی اس حالت پر افسوس ہی کر سکی، آخر وہ اس کو کیسے بتاتی کہ وہ جو امیدوں کے پھول باندھ کر بیٹھی ہے وہ مرجھانے کو ہیں،

"یہ" یسرا کی ہمت نہ ہوئی اس لیے طلاق کے پیپر اسکے سامنے رکھ دیے،

"یہ کیا ہے؟ مجھے پڑھنا نہیں آتا!" اسنے کاغذ اٹھا کر الٹ پلٹ کر دیکھا،

یسرا پر ایک اور امتحان آیا وہ کیسے بولے،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''اسنے تمہیں طلاق دے دی ہے'' کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد یسرا نے بات کہہ دی،

جبکہ اس حسین عورت کے نصیب کی کالک اسکے چہرے پر اترائی،

''یہ تم کیا کہتی ہو، ایسا نہیں ہو سکتا، دوبارہ دیکھو!'' اسنے کاغز بے یقینی کے عالم میں اسکے حوالے کیے،

مگر یسرا افسوس سے اسکا خوبصورت چہرہ دیکھتی رہی،

"سنبھالو خود کو'' یسرا نے دلاسہ دیا،

وہ اپنی قسمت پر آنسو بہانے لگی،

"میری بیٹی!!'' وہ المیرا کی طرف دیکھتی روتی,

''سنو یہ گھر بھی تمہیں چھوڑنا ہو گا، جہاں سے آئی ہو وہاں واپس جانا ہو گا'' اسنے ساتھ ہی ایک اور بم اس پر گرا دیا،

سجیلہ نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا،

"میں اپنی بیٹی کو اپنی طرح نہیں دیکھ سکتی!"اسکی آواز میں التجا تھی خوف تھا،

"مجھ پر رحم کھاؤ، میں گندی نالی کی گند ہوں میری بیٹی معصوم ہے"سجیلا بے بسی کی اس انتہا پر تھی کہ سجیلہ نے اسکے پاؤں پکڑ لیے،

مگر وہ کیا کر سکتی تھی،

"دیکھو یہ میرا نمبر ہے اگر تمہیں ایسا خطرہ محسوس ہو کہ وہ تمہاری بیٹی کو اس جہنم میں ڈال دیں گے تو میں اس کو ماں بن کر پالوں گی یہ وعدہ ہے میرا۔ میں جانتی ہوں میری بھی بیٹی ہے اور اپنی اولاد سے دور رہنے کا غم تمہیں نہیں دے سکتی، ہمت کرو،"اسنے وعدہ کیا اور وہاں سے باہر نکل ائی،

اسے لگا نہیں تھا وعدے کو نبھانے کی بھی ضرورت پیش آسکتی ہے،

اسے وہ رات آج بھی یاد تھی جب روتی ہوئی سجیلہ کا فون اسکے پاس آیا تھا،

وہ لفظ یسرا کے زہن میں گونجے،

"گندگی میں رہنے والا ایک نہ ایک دن اس گندگی کا شکار ہو ہی جاتا ہے،"اسنے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

روتے ہوئے کہا،

یسرا کو لگا وعدہ نبھانے کا وقت آ گیا ہے، وہ اپنی آنکھوں کے سامنے ایک بچی کی زندگی برباد نہیں ہونے دے سکتی تھی،

وہ اور صمد لاہور کی گلیوں سے اس المیرا کو لے آئے جاتے ہوئے اس نے وعدہ کیا تھا، وہ اسے اپنی اولاد کی طرح رکھے گی،

مگر ایسا نہ ہوا، وہ ان دونوں میں تفریق کرتی آئی تھی ہمیشہ، یسرا کو ملال ہوا، حال؛

''اللہ!!!؟؛'' وہ کہتی رونے لگی،

وہ سچ میں۔ لاپروائی کا شکار ہو گئی تھی، اور المیرا کو ایسے دہانے پر کھڑا کر دیا کہ اسنے اپنی زندگی ختم کر دی،

''تم۔ یہاں سے چلی جاؤ ابھی! ورنہ تمہارا وہ شوہر اسکا قصور بھی المیرا کے خاطے میں ڈال دیگا،'' پروفیسر یہ کہتے ہوئے، وہاں سے چلے گئے،

جبکہ یسرا روتی رہی،انہوں نے معصوم بچی پر ظلم کیا،ایک بار بھی یہ نہ پوچھا وہ کیا چاہتی ہے،بس اپنے کیے فیصلے اس پر ڈالتی گئی،

آج وہ ان سب کا نتیجہ بھگت رہی تھی،

››››••••••••••••••••››››››››••••••••••••••••››››››››••••••

•››››››

"کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟" پانچ دن بعد جا کر اسے ہوش آیا،اور وہ اس قابل ہوئی کہ بات کر سکے،

المیرا نے سامنے اپنے پروفیسر کو دیکھا،

جو خفگی سے منہ پھیرے بیٹھے تھے،

"تم چاہتی ہو اس حرکت پر شاباشی دوں؟بوڑھے پروفیسر کو مارنے میں کوئی کسر چھوڑی تھی تم نے؟" انہوں نے روٹھے انداز میں کہا،

وہ مسکرائی،تو اسے کھچاؤ محسوس ہوا اسلیے جلد مسکراہٹ سمٹ گئی،

"دیکھیں پروفیسر، آپکی بیٹی اتنی نالائق ہے کہ موت نے بھی اسے قبول نہیں کیا،
واپس بھیج دیا" اسنے اپنے زندہ بچ جانے پر ملال کیا،

"المیرا تم کیوں حرام موت مرنا چاہتی ہو!" اب کی بار پروفیسر اس کی بات پر پگھل گئے، وہ اس سے زیادہ دیر تک ناراض نہیں رہ سکتے تھے،

"کوئی مجھ سے محبت نہیں کرتا" اسکی آنکھ سے آنسو پھسلا،
جس پر پروفیسر نے اسے دیکھا،
وہ پٹیوں میں جکڑی ہوئی تھی، بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی،
اور ساتھ میں سیدھا پاؤں بھی ٹوٹا ہوا تھا،

"کیا جس نے بنایا ہے وہ بھی تم سے محبت نہیں کرتا!" پروفیسر نے سنجیدگی سے اسے دیکھا،

وہ ان کی بات پر خاموش ہو گئی، پھر کچھ دیر خلا میں گھورتی رہی،

"مگر میری زندگی میں کوئی سکھ کیوں نہیں۔ ہے" اسنے پھر شکوہ کیا،

www.novelsclubb.com

''اللہ اپنے اچھے بندوں کو ہی آزماتا ہے، خوش یہاں کون ہے! انسان کا دوسرا نام فکر ہے''پروفیسر نے اسے دیکھا، وہ اب بھی چھت کو گھور رہی تھی،

''تم اپنی زندگی کو چھوڑنا چاہتی ہو، ہو سکتا ہے اسکے بعد اللہ نے تمہارے لیے آسانی رکھی ہوں! ہو سکتا ہے تم قریب ہوں اس انعام کے جو تمہارے لیے رکھا ہے،، مگر تم تو ہاتھ چھڑا کر بھاگ رہی ہو،''پروفیسر نے اسکا ڈرپ لگا ہاتھ اپنے ہاتھ میں رکھا،

''میں ٹوٹ گئی ہوں پروفیسر''اسنے مدھم آواز میں کہا،

''زندگی میں ہر انسان کو ایک بار ٹوٹنا پڑتا ہے، تاکہ وہ زندگی کا مطلب سمجھے، زندگی تمہاری خیالی دنیا سے بہت دور کی ہے،''انہوں نے سمجھایا،

''میں سکون چاہتی ہوں!''اسکی آنکھوں سے آنسو نکل کر بستر میں جذب ہوا،

''سکون کا مزہ تکلیف کے بعد ہی ہے، ورنہ تمہیں سکون کی لذت کبھی محسوس نہیں ہو گی،

ضروری نہیں تمہارے سوچ کے مطابق ہر چیز ہو، کچھ چیزیں اس کے مخالف بھی ہوتی ہیں، لیکن تمہیں اس راستے چلنا ہوتا ہے،

تم اسے چھوڑ نہیں سکتی، جنکے مقدر جیت کی چاہ میں ہوں وہ راستے میں آتے پتھروں سے گھبراتے نہیں ہیں" پروفیسر نے اسے سمجھایا،

"میرا مقدر کیا ہے؟" اسنے پھر سوال کیا،

"وہ تمہیں خود بنانا ہے، یہ تم۔پر ہے تم اپنا مستقبل ماضی کی باتوں کو سوچ کر گزارو گی یا پھر مستقبل کے لیے نئی کہانیاں ہونگی"

"المیرا میرے بچے! یہ دنیا بہت خود غرض ہے اگر اپنی امیدیں اور خوشیاں دوسروں سے منصوب کرو گی تو خالی ہاتھ رہ جاؤ گی، اپنا خیال خود کرو،۔ کوئی اس گرتی ہوئی المیرا کو اٹھانے نہیں آئے گا،

جب تک وہ خود اٹھ کر اپنے گرد کی دیواروں کو پار کیے، ایک کامیاب لڑکی نہیں بن جاتی،

یہ دنیا کبھی بھی ہارے ہوئے لوگوں کے ساتھ کھڑی نہیں ہوتی، ہارے ہوئے لوگ ہمیشہ عیب دار لگتے ہیں

یہاں کہ لوگ کامیاب لوگوں کی پرستش کرتے ہیں اگر تم کامیاب ہوں تو یہ تمہارے قدموں میں خود بچھیں گے، اور اس کے لیے خود سے محبت ضروری ہے،

جب تک تم خود کو اہمیت نہیں دو گی تو کوئی دوسرا تمہیں اہمیت کیوں دینے لگے گا، ؟

اپنی قیمت اپنی نظر میں بڑھاؤ، پروفیسر نے شائستگی سے بات کہی،

مگر المیرا خاموش رہی وہ کچھ بول نہ سکی، وہ سہی تو کہہ رہے تھے، یہ باتیں چابک کی طرح اسکے زہن پر لگی،

www.novelsclubb.com

یقیناً یہ اپنی چھاپ چھوڑ جاتی تھی کہ جب تک خود اپنے لیے کھڑے نہیں ہو تب تک کوئی دوسرا تمہارے ساتھ کے لیے کھڑا نہیں ہوتا،

''استقبال ہے تمہارا'' سلیم اندر چلتا ہوا ایا،

جہاں کرسی میں جکڑا ایک شخص تھا، وہ لوہے کی کرسی تھی جس پر باریک اور پتلے پتلے تاروں کو لپیٹا ہوا تھا،

اور ساتھ ہی وہ پتلے پتلے تار مین سوئچ سے جا ملتے،

سلیم نے اسے مسکرا کر دیکھا، اب وہ شخص جو بھی تھا سلیم کے ہاتھوں لگ چکا تھا،

اسکا مطلب یہ تھا، اسے دردناک موت نصیب ہونی تھی،

"دیکھو یہ نہیں کرنا!!" وہ چیخا،

"سومرو کی جان ہے نہ تم میں؟" اسنے لوہے کے کلپ ہاتھ میں لیتے ہوئے اسے دیکھا،

''مجھ سے غلطی ہو گئی تھی معاف کر دو مجھے'' حسن سومروں اسجد سومرو کا چھوٹا بھائی جس نے سلیم اور سیم پر جان لیوا حملہ کیا تھا،

اور ان کے اپارٹمنٹ میں بم باندھا تھا، آج سلیم کے ہاتھوں۔ میں تھا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"غلطی نہیں گناہ کیا ہے تم نے! میرے بھائی کو مارنے کی کوشش کی ہے تم نے"

سلیم نے غصے سے کہتے اس کلپ کو بیٹری میں لگایا، تو حسن سومرو کو کرنٹ کا

زوردار جھٹکا لگا،

سلیم نے پھر وہ کلپ ہٹا دیا

"یہ کیا کر رہے ہو تم میرے ساتھ" حسن سومرو نے بے بسی سے اسے دیکھا،

"یہ علاج ہے، اسکے بعد تم کبھی ایسی غلطی نہیں کرو گے!" سلیم نے یہ کہہ کر

دوبارہ کلپ الیکٹرک سوئچ میں لگایا پھر اسے جھٹکا لگا،

"میرا چھوٹا بھائی میری جان ہے! اس کو تکلیف دینے کے بارے میں جو سوچے گا

اسکا یہی حال ہو گا!" اسنے حسن سومرو کی لاش کو دیکھا، جو لوہے کی کرسی سے

بندھی تھی،

گردن لڑھک کر سیدھے کاندھے پر آگئی تھی، اور جسم مکمل طور پر کالا پڑ گیا تھا،

"اسکی لاش اسکے بھائی کو تحفہ کر دینا، اور کہنا آئندہ یہ ہمت نہ کرنا" سلیم کہتا باہر

نکل گیا، وہ ہمیشہ ہنسی مزاق کرتے رہنے والا سلیم، اسکے چہرے پر درشتگی دیکھ کوئی بھی اندازہ لگا سکتا تھا، کہ سیم اسکے لیے کیا معنی رکھتا ہے،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

•»»»»»

کئی مہینے گزر گئے، المیرا پہلے سے کافی بہتر تھی،

گھر کا سارا نظام اس لڑکی نے اپنے کاندھے پر اٹھا لیا تھا،

اسکی مرضی پر ہی پروفیسر نے پورا گھر چھوڑا ہوا تھا،

جہاں دل چاہتا، جیسے دل چاہتا وہ اس گھر میں اپنی مرضی کر سکتی تھی

''سیما آپ یہ بنائیں میں پروفیسر کے پاس سے آتی ہوں'' اسنے پھٹے ہوئے انڈے کو سیما کے حوالے کیا،

اور سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی اپر کمرے میں گئی، صبح ہوئے ساعتیں بیت چکی تھیں،

مگر پروفیسر نہیں اٹھے تھے، ورنہ ان کی عادت تھی وہ روزانہ فجر کی نماز میں اٹھتے

اور باجماعت نماز ادا کرنے مسجد جاتے،

اور واپسی پر دروازا ان کے لیے المیرا ہی کھولتی،

مگر آج وہ نہیں اٹھے تھے،

اسنے کمرے میں جھانکا تھا تو وہ سو رہے تھے،

شاید کل رات دیر تک جاگیں ہوں، رات میں علی کا فون بھی تو آیا تھا،

اسی سے باتوں میں دیر ہو گئی ہو گی،

اور اسے پروفیسر یہ بھی بتا رہے تھے کہ علی پاکستان آنے کا کہہ رہا تھا، وہ اس بات سے تھوڑی پریشان ضرور تھی،

www.novelsclubb.com

مگر اس کے ذہن میں تھا کہ اتنے مہینے گزر گئے ہیں علی شاید یہ بھول ہی گیا ہو،

وہ کمرے میں ائی، تو اسکی چیخ نکل گئی، پروفیسر زمین پر اوندھے منہ گرے ہوئے تھے،

وہ بھاگ کر پروفیسر کے پاس ائی،

اسکی ڈھرکن تیز ہو گئی تھی، ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے،

پروفیسر: ؟؟اسنے پکارا،

پروفیسر ؟؟اب کی بار اسنے تھوڑا بلند کر کے نام پکارا مگر پروفیسر نے جواب نہیں دیا،

اسکا دماغ بھونچکے سے اڑا،

وہ لڑکھڑاتے قدموں سے ان کے پاس ائی

اسنے دیکھا پروفیسر کی نبض چل رہی تھی،

"سیما!! رحمان بابا!!!" وہ بلند آواز میں چینخی، ساتھ ساتھ وہ پروفیسر کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے تیزی سے سہلا رہی تھی،

کبھی ان کے چہرے پر ہاتھ مارتی،

ساتھ ساتھ روتی جا رہی تھی،

"اللہ نہ کرے!! پروفیسر آنکھیں کھولیں!!" اسنے پروفیسر کو ہوش میں لانے کی کوشش کی،

www.novelsclubb.com

رحمان بابا،اور سیما بھی اپر بھاگے بھاگے ائے،،

رحمان بابا نے معاملے کی نوعیت دیکھتے ہوئے فوری رد عمل کیا،

"المیرا بیبی ان کو لے جانا ہو گا" رحمان بابا نے حواس باختہ المیرا کو دیکھا، پھر پروفیسر کو نیچے لے آئے،اور ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہا،

المیرا روتی جاتی،اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا، ساتھ ساتھ کچھ آیتیں پڑھتی بھی جاتی،

ڈرائیور نے جلدی انہیں گاڑی میں ڈالا پھر قریبی ہسپتال پہنچایا۔

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»»

www.novelsclubb.com

"علی صاحب پروفیسر کی طبیعت خراب ہے بہت!" ملازمہ نے ان کے گھر سے جاتے ہی سب سے پہلے خبر دی،

وہ نیند میں تھا، کیونکہ وہاں آدھی رات ہو رہی تھی، پہلے تو اسے کچھ سمجھ نہیں ایا،

"کون پروفیسر؟" اسنے آتی جمائی روکتے ہوئے بیزاری سے پوچھا،

''ہیں؟'' ملازمہ کو تعجب ہوا,

علی کا دماغ گھوما، اسنے نیند سے بند ہوتی آنکھیں مکمل کھول دیں، پھر ارد گرد دیکھا،

"کیا ہوا ہے انہیں!'' اسنے بے چین انداز میں پوچھا۔

''معلوم نہیں مگر المیر ابیبی لیکر گئی ہیں ہسپتال ان کو'' ملازمہ نے تفصیلی جواب دیا،

علی نے بیزاری سے آنکھیں میچی،

"اہ خدایا،'' علی نے برابر سے تکیہ اٹھا کر سامنے کی جانب پھینکا،

"دیکھو مجھے اپڈیٹ دیتی رہنا، میں کچھ کرتا ہوں'' علی نے تنبیہ کرنے والے انداز میں کہا،

www.novelsclubb.com

پھر پر سوچ انداز میں فون گھورنے لگا، وہ بہت پریشان نظر آرہا تھا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

"اللہ میرے پاس وہ آخری سہارا ہیں! یا اللہ پروفیسر کو کچھ نہ ہو!''

''تو میری عمر بھی ان کو لگا دے،''بلکتی ہوئی المیرا نے دعا کے لیے ہاتھ کھڑے کیے ، کبھی وہ پروفیسر کو دیکھتی کبھی اپنے ہاتھوں کو،

ناجانے کتنے شبے تھے جو اسکے زہن سے گزرتے گئے،

وہ ہر آہٹ پر کانپ جاتی، جیسے ڈاکٹر آئیں گے اور کوئی بری بات منہ سے نکالیں گے،

وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی یہ سب کچھ،

"رحمان بابا آپ نے پروفیسر کے بھانجے کو بتا دیا؟''رحمان بابا کو دیکھتے ہی اسنے سوال کیا،

www.novelsclubb.com

المیرا نے علی کا نام نہیں لیا، اسے پروفیسر کے بھانجے کی حثیت سے مخاطب کیا،

''بیٹی، بتایا تو ہے، کل اسی کی وجہ سے پروفیسر بڑے کوئی پریشان تھے''رحمان بابا نے تاسف سے گردن پھیری،

"اللہ کی لعنت ہو اس پر,''المیرا نے زیر لب کہا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

»»»»

"سیم پریشانی ہو گئی ہے!" علی رات کے پہر سیم کے گھر میں موجود تھا، سیم کے علاؤہ کے ایک چابی علی کے پاس بھی تھی اس فلیٹ کی،

سیم رات دیر تک جاگنے کا عادی تھا، اسلیے علی جانتا تھا وہ اس وقت جاگ رہا ہو گا، اسلیے وہ سیم کے گھر پہنچا،

وہ دونوں امنے سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے، دونوں کے درمیان طویل خاموشی رہی،

www.novelsclubb.com

"تم مان کیوں نہیں لیتے؟" طویل خاموشی کے بعد کے سیم نے تجویز دی،

"خدا کا خوف کرو سیم میں یہ نہیں کر سکتا" علی اچھلا، اسکی بات پر

"مگر پروفیسر کی طبیعت خراب ہے تمہارے پاس دوسرا راستہ بھی نہیں ہے!" سیم کی گھمبیر آواز ایک بار پھر گونجی،

''تم جانتے ہوں سیم میں کون ہو پھر بھی یہ مشورہ دے رہے ہو؟''علی خفیف نظروں سے گھورنے لگا،اور اس پر طنز کیا،

"وہ رو رہے تھے،''علی کے زہن میں ایک رات پہلے کی بات آئی،

ایک رات پہلے،

"اسلام علیکم ماموں!''فون کے اسپیکر پر علی کی آواز گونجی،

"وعلیکم السلام علی''نہایت سنجیدہ سی آواز ابھری،

"خیریت ماموں؟آواز سے خاصی رنجیدہ لگ رہے ہیں اپ؟''علی نے تشویش سے کہا،

www.novelsclubb.com

''ہمم! علی،تم نے شادی کے بارے میں کیا سوچا ہے؟''گہری خاموشی کے بات ان کی آواز دوبارہ فون پر ابھری،

لگا جیسے وہ الفاظوں کو آپس میں جوڑ کر بات کو ترتیب دینے کی کوشش کر رہے ہو،

''میری شادی کہاں سے بیچ میں اگئی؟؟''اسنے لاپرواہ انداز اپنایا،

''علی اگر میں تم سے ایک آخری چیز مانگو تو دو گے مجھے!'' وہ پھر اداسی سے پوچھنے لگے،

''مگر...!'' علی کو الفاظ نہ ملے، وہ کیا جواب دے،

دونوں کے درمیان ایک بار پھر طویل خاموشی رہی،

"میری المیرا کو اپنا لو!'' ان کی آواز بھرائی، مگر وہ اپنے لہجے کو استحکام رکھنے کی حد تک کوشش کرتے رہے،

''واٹ!'' علی الجھ کر رہ گیا،

''مجھے میرے بعد المیرا کی فکر لاحق ہے، میں اسے کسی ایسے ہاتھ میں سونپنا چاہتا ہو جو مجھ سے زیادہ محفوظ ہو'' پروفیسر نے دلیل دی، مگر اسے پروفیسر کی دلیل بے معنی لگی،

''تو آپ اس کے لیے مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟، میں اسے اپنے گلے میں باندھ لوں؟'' علی نے درشت لہجے کا انتخاب کیا،

"تم اسے ایک بہادر لڑکی بناؤ میں یہ چاہتا، ستاروں کو چھو لینے والی المیرا بناؤ" انہوں نے ایک امید لگائی،

"اہ واو؟ مگر یہ ستارے وہ پاکستان میں رہ کر بھی پا سکتی ہے، کروادیں کسی سے بھی اسکی شادی، اچھی خاصی ہے!" علی نے طنزیہ انداز میں کہا،

"میں اس کے معاملے میں تمہارے علاوہ کسی ہر بھروسہ نہیں کر سکتا، کچھ بھی ہو مگر تم اسے کبھی رسوا نہیں ہونے دو گے،" انہوں نے پھر کھوکھلی سی دلیل رکھی،

"پلیز ماموں! میرا دماغ خراب نہیں ہے جو اس لڑکی کو اپنے سر پر بٹھالوں، اس کے لیے آپ کسی اور کو ڈھونڈ لیں، اور آئندہ مجھ سے اس قسم کی باتیں نہ ہی کیجیے گا،" علی نے فون کاٹ دیا، وہ مزید اس موضوع پر بحث نہیں کرنا چاہتا تھا،

پروفیسر نے مایوسی سے فون کو دیکھا، انہیں آخری راستہ بھی ختم ہوتا نظر آیا،

حال؛

"تم نکاح کر لو اس سے باقی سب میں دیکھ لوں گا" سیم نے اسکے کاندھے پر ہاتھ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رکھا،

علی نے بے یقینی سے اسے دیکھا،

شاید اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں تھا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

"شام ہونے کو آئی تھی، علی پاکستان میں تھا، وہ ہسپتال آیا، المیرا نماز پڑھ رہی تھی،

اس لیے علی کی موجودگی کو بھانپ نہ سکی،

وہ سیدھا روم میں آیا، جہاں پروفیسر مشینوں کے بیچ جکڑے ہوئے تھے، ان کے

چہرے پر آکسیجن ماسک لگا ہوا تھا،

اور ہاتھوں میں ڈرپ، علی نے مرجھایا ہوا وہ ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیا،

"مجھے معاف کر دیں! میں نے آج تک آپ سے چھپایا!!" اسکی آنکھوں سے آنسو

نکلے،

''میں آپ کی زمیداری کو نبھاؤ گا، ماموآپ مجھے کبھی اس پر سے پیچھے ہٹتے ہوئے نہیں دیکھیں گے،'' علی نے انکا ماتھا چوما،

اسنے محسوس کیا پروفیسر کی آنکھ سے آنسو نکلا ہے،

"میں نکاح خواں کو بلوانے جارہا ہوں! آج سے المیرا میری زمہ داری، وہ المیرا زیغم علی بنے گی!'' اسنے وعدہ کیا، اور کمرے میں ایک پل بھی نہ رکا،

اسکے جانے کے بعد المیرا کمرے میں ائی، تو پروفیسر کی آدھی آنکھیں کھلی ہوئی تھی،

المیرا کا دل کٹ کر رہ گیا، اس بات پر،

''المیرا!!'' بیمار سی آواز پروفیسر کی اسکی سماعتوں سے ٹکرائی، وہ وہیں کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی،

اور غور سے ان کی بات سننے لگی،

"انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو المیرا کے سامنے جوڑا، انکی آنکھوں سے بے بسی سے آنسو بہہ رہے تھے،

"میری بچی مجھے معاف کر دو! میں تمہاری حفاظت کرنے کے قابل نہیں رہا"

انہوں نے اٹکتے ہوئے کہا، وہ مسلسل بھیگتی پلکوں سے اسے دیکھے گئے،

"پروفیسر ایسا نہ کہیے اللہ نے چاہا آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے" روتی ہوئی المیرا نے خود کو اور ان کو تسلی دی،

جب کہ پروفیسر نے دائیں بائیں گردن کو جنبش دی، اسکی بات کی نفی کی

"میرے جانے کا وقت ہے المیرا، مگر میں تمہیں محفوظ ہاتھوں میں سونپنا چاہتا ہوں" انہوں نے پھر اٹکتے ہوئے اپنی بات کہی،

وہ بہت دھیما بول رہے تھے، اتنا کہ المیرا کو جھک کر انکی بات سننی پڑ رہی تھی،

"مجھے کہیں نہیں جانا آپ کو بھی میں کہیں نہیں جانے دونگی!" المیرا کا دل بند ہونے کو ہوا،

"میں نے تمہارے لیے علی کو منتخب کیا ہے! انکار نہ کرنا!" انہوں نے یاسیت سے گردن پھیر کر اسکی آنکھوں میں جھانکا،

المیرا کا دماغ بالکل سن ہو گیا، کون علی وہی علی جس کی آنکھوں سے بھی المیرا کو گھن آتی تھی،

مگر وہ اس بوڑھے شخص سے کیا شکوہ کرتی، اس سے تو انکار کا حق بھی لے لیا تھا،

مگر!" وہ کچھ کہنا چاہتی تھی، مگر پروفیسر کے جڑے ہاتھوں نے ساری دلیلوں کو اسکے منہ میں ہی دم توڑنے پر مجبور کر دیا،

"اپ ٹھیک ہو جائیں، پھر آپ جہاں چاہیں جس سے چاہیں میرا نکاح کر دیں" المیرا نے تحمل سے جواب دیا،

"اتنا وقت نہیں ہے! آج ہی اس پر فیصلہ رکھو بچی!" پھر پروفیسر کی آواز آئی، وہ پزل ہوئی، اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرے،

کیا آج بھی وہ قسمت کے آگے گھٹنے ٹیک دیتی، شاید ہاں!

کیونکہ کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا اسکے پاس، وہ پروفیسر کو انکار کرنے کی ہمت نہیں کر سکتی تھی،

"پروفیسر" اسنے یہ کہہ کر نظریں جھکالیں، جسکا صاف مطلب تھا وہ ہاں میں جواب دے گئ،

پروفیسر مسکرانا چاہتے تھے،

مگر کوشش کے باوجود وہ ایسا نہ کر سکے،

مگر المیرا کے دل پر بوجھ بڑھنے لگا، اسے گھٹن ہونے لگی، ایک ایسے شخص کے نکاح میں آنے کا سن کر جس کے ساتھ کہ وہ بات کرنا بھی پسند نہیں کرتی تھی،

اب تو اسے رونا بھی نہیں آرہا تھا اپنی قسمت پر،

آخر آنکھیں بھی خشک ہو گئ تھی،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»

نکاح خواں اندر آئے انکے ساتھ گواہ اور وکیل تھے، اسنے سر سے دوپٹہ اوڑھ لیا،

اور ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گئ،

دوسری طرف علی بیٹھا ہوا تھا، بیچ میں پردہ تھا، دراصل یہ ایک بڑا روم تھا، جہاں بیچ میں بڑا

سا پردہ لگا کر دو روم کیے ہوئے تھے،

جہاں دوسری طرف والا حصہ ابھی کے لیے خالی تھا، وہاں کوئی مریض نہیں تھا،

جبکہ دوسری جانب پروفیسر اور المیرا تھے،

پردے کے دوسری طرف علی تھا، نظریں جھکائے مٹھیاں بھینچے

"المیرا بنت ہاشم آپکا نکاح زیغم علی ولد سفیان علی پاشا سے دو ہزار حق مہر سکہ رائج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے" مولوی نے پوچھا تو المیرا کا دل ایک لمحے کو تھمنے کو ہوا،

اسکے زہن میں وہ تمام باتیں گھومی، وہ زیغم علی کی جگہ رحیم کا نام سننا چاہتی تھی،

اسے لگا زندگی نے بہت بڑا مزاق اسکے ساتھ کیا ہے،

محبت کرنے والے شخص کو لے کر ایک ایسے شخص کی جھولی میں پھینک دیا جو شاید

کبھی اسکی قدر نہ کر پاتا،

مولوی نے دوبارہ دہرایا،

اسکی آنکھوں میں آنسو امڈائے، پروفیسر نے اسے دیکھا،

وہ رسموں کی ساری زنجیروں کو توڑنا چاہتی تھی،

وہ کہنا چاہتی تھی کہ میں اس شخص کو قبول نہیں کرتی،

وہ بھاگ جانا چاہتی تھی،

مگر دوسری طرف لحاظ کی زنجیروں نے اسے جکڑے رکھا تھا، وہ کیسے انکار کر پاتی،

کتنے مان سے پروفیسر نے اس سے کہا ہے،

وہ انکا مان ٹوٹنے کہا دیتی، بھلے اسکی اپنی خوشی پھانسی چڑھ جاتی،

دوسروں کی خوشی کے لیے جینے والی المیرا،

"قبول ہے!" کپکپاتے لبوں پر قابو پاتے ہوئے اس نے قبول ہے کہا، اسکے جسم

میں دوڑتا خون شاید جم جانے کو تھا،

پردے کے پیچھے بیٹھے اس شخص نے اپنی مٹھیاں مزید بھینچ لی،اسنے یقینا بہت بڑا قدم اٹھایا تھا,

دوبارہ قبول ہے کی آواز پر اسنے اپنی آنکھیں موندلی،سب کچھ دماغ میں کسی سائے کی طرح گھومتا رہا،

"اور آخری بار قبول ہے کی آواز جب اسکی سماعتوں سے ٹکرائی تو اسنے مان لیا اب کوئی جائے فرار نہیں بچی،

دو دل دھڑک رہے تھے،،دونوں کے دلوں میں ایک ہی بات تھی،جیسے وہ دونوں زخمی روحیں تھیں،جن کا ملنا بہت سال پہلے ہی لکھا جا چکا تھا،

وہ سب علی کے پاس گئے،

بالکل اسی طرح علی سے پوچھا گیا،

چند لمحے خاموشی کے بعد قبول علی کی جانب سے قبول ہے کہا گیا،دونوں کی دھڑکنیں بے ترتیب تھیں،

مگر یہ آواز کافی خوبصورت تھی اس آواز کے مقابلے میں جو چند مہینے پہلے اسنے سنی تھی،

کافی بھاری اور گھمبیر آواز

"علی نے قبول ہے کہا,

"المیرا کی سانسیں رکی، اسنے یہ سب کب سوچا تھا، یہ زندگی نے اسے کس دوراہے پر کھڑا کر دیا تھا,

دوسری جانب زیغم علی کے بھی کچھ یہی تاثرات تھے، اسکی زندگی بھی چند لمحوں میں بدل گئی تھی، بلاشبہ یہ ایک جزباتی فیصلہ تھا جو اسکی جانب سے کیا گیا تھا,

نکاح ہوتے ہی۔ وہ وہاں سے چلا گیا، تھا وہ ایک پل کے لیے بھی نہیں رکا تھا، جبکہ المیرا اپنی جگہ منجمد بیٹھی اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی،

وہ اپنے فلیٹ میں موجود تھا، کافی شاندار اور بڑا سا یہ اپارٹمنٹ بھی سیم پاشا کی ملکیت تھا،

ہاتھوں میں باکسنگ گلف پہنے وہ پنچنگ بیگ پر زوردار گھونسے مار رہا تھا،

جسم پر شرٹ نہ ہونے کی وجہ سے کسرتی بازو واضح ہو رہے تھے، چہرے سے بوند بوند پسینہ گر رہا تھا،

وہ کسی بات کا غصہ نکال رہا تھا، جیسے،

پھر اسے وہیں چھوڑ کر اسنے ساتھ رکھی بوتل اٹھائی، اور اپنے اپر انڈیل دی، اس بوتل سے پانی نکلتا، اسکے صاف جسم پر بہتا ہوا زمین کو چھونے لگا،

سیم نے اپنے بالوں کو ہاتھ سے اپر کیا، جو گیلے ہو کر ماتھے پر چپک گئے تھے، پھر ساتھ رکھی تولیہ سے جسم خشک کیا،

ٹیبل پر رکھا اسکا فون بجنے لگا، وہ فون کے قریب پہنچا، سلیم کا نام لکھا آ رہا تھا، اسنے فون کو نظر انداز کیا،

کچن میں آیا، اپنے لیے کافی بنائی، اسکا فون مسلسل طور پر بج رہا تھا،

مگر وہ گوش گراں ہوئے مکمل طور پر فون کو نظر انداز کر رہا تھا،

کافی بنانے کے بعد وہ امریکن اسٹائل سے بنے اس کچن سے باہر نکلا، اور کان میں

بلوٹوتھ لگائے, فون اٹھایا،

اور بالکونی میں کھڑا ہو گیا، وہ اس وقت دسویں منزل پر تھا، جہاں سے کراچی کی

سڑکوں پر چلتی تیز رفتار گاڑیاں دیکھ سکتا تھا،

اور ساتھ ہی ایک طرف سے سمندر بھی نظر آتا، وہ کافی پر سکون جگہ تھی،

"ہمم!!" سیم نے کافی کی سپ لیتے ہوئے کہا،

شرٹ ابھی بھی اسکے کسرتی بدن سے دور تھی،

"سیم بہت بڑی پریشانی ہو گئی ہے!" سلیم کی پریشان سی آواز اسکی سماعتوں سے

ٹکرائی،

"کہو!" اسی اطمینان سے جواب دیا گیا،

"اللہ اللہ میں اتنا پریشان ہوں اور تم کتنے پر سکون!" سلیم اسکے اطمینان بھری آواز پر جل بھن گیا،

"اب تم کیا چاہتے ہو؟ میں بیوہ کی طرح چوڑیاں توڑو؟؟" سیم نے طنز کیا،

"صاف بتاؤ بات کیا ہے؟" سیم نے دوٹوک انداز میں کہا،

"سیم لیپ ٹاپ چوری ہو گیا ہے بابا کا!" سلیم نے اسے معاملے کی سنجیدگی سے آگاہ کیا، مگر سیم کے چہرے پر ایک شکن تک نہ ائی،

وہ یونہی اطمینان سے کھڑا رہا،

"تو اس میں کون سی بڑی بات ہے؟" اسنے سلیم سے ایسے پوچھا، تو سلیم کے جسم میں آگ کے شعلے بھڑک اٹھے،

"اگر تم مجھے اپنے اس رویے سے بھری جوانی میں بلڈ پریشر کا مریض بنانے کا ارادہ رکھتے ہو، تو کافی بکواس ارادہ ہے تمہارا!" سلیم نے تپے ہوئے انداز میں بات کہی، سیم کے منہ میں جیسے کڑواہٹ بھر گئی،

''ایک تو یہ بات بات پر خود کو جوان کہنا چھوڑ دو! بڈھے ہو گئے ہو تم،'' سیم نے دوبارہ طنز کیا،

سیدھی بات کا الٹا جواب دینے میں تو ماہر تھا سیم پاشا،

سلیم نے اپنا ماتھا پیٹا، کہ کون سی وہ منحوس گھڑی تھی جب اسنے سیم کو کال کی،

مگر اسے اس مشکل سے نکالنے کا راستہ صرف سیم پاشا ہی بتا سکتا تھا،

اسلیے مجبوراً اپنی زبان کو شہد کرنا پڑا،

"سیم تم بات کی نوعیت کو سمجھتے کیوں نہیں ہو! ہمارا بزنس کوئی آلو گوبھی کا نہیں ہے'' سلیم نے اب مجبوری میں آکر نرم لہجہ اپنایا،

''اگر بابا نے تمہارے ہاتھ میں چھوڑ دیا، تو وہ دن دور نہیں کہ ہم سب بھی آلو گوبھی کے ٹھیلے لگا کر کھڑے ہونگے،'' اسنے نظریں پھیر لیں،

"اور مجھ سے تو تصور بھی نہیں ہو رہا کہ ایک بوڑھا سلیم آلو گوبھی بیچتا کیسا لگے گا؟؟

''

ویسے بھی میں بوڑھے لوگوں کا احترام کرتا ہوں،" سیم پاشا کے اطمینان پر آج سلیم نے سرف کھا ہی لینا تھا،

مگر ابھی اسے ضبط کرنا تھا اس غصے کو جو اسے سیم پاشا پر آرہا تھا،

سلیم نے بیزاری سے فون کو گھورا,

"مجھے بچالے بھائی بابا کے غصے سے" سلیم نے التجائیہ انداز میں بات کہی،

"حزیفہ کہاں ہے؟؟" اسنے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اپنے ایک وفادار ساتھی کا نام لیا،

"اب تم کو اس حزیفہ کی کیا پڑ گئی ہے؟ وہ ہمارا وفادار ہے" سلیم نے اسے ٹوکا،

"جن پر میں بھروسہ کرتا ہوں نہ ان پر میں زیادہ کڑی نظر رکھتا ہوں!" سیم نے سنجیدہ سے انداز میں بات کہی،

"تم سمجھتے ہو، جو عید پر تحفے میں گھڑیاں دیں تھیں میں نے وہ فضول تھیں؟" سیم نے دیے ہوئے تحفوں کے بارے میں زکر کیا، جو اسنے پچھلی عید پر ہی تحفہ دیے

تھے،اسکے تمام وفادار ساتھیوں کو،

سلیم نے بھی اسی انداز میں سوچا،

''اب ہمیں وہ کہاں ملے گا؟''سلیم کی آواز کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ابھری،

''ٹیکنولوجی کے دور میں کسی کو ڈھونڈنا مشکل نہیں ہے''اسنے ڈوبتے سورج کی آخری کرنوں کو دیکھا،

''سیم اگر تم نہ ہوتے تو آج میں مر جاتا بابا کے ہاتھوں''سلیم نے تشکر آمیز لہجے میں بات کہی،

لیپ ٹاپ گم ہونے کے بارے سوائے سلیم اور سیم کے کوئی نہیں جانتا تھا،

سیم نے گردن کو دائیں بائیں ہلایا،

''میں تمہاری تڑپ دیکھ کر جان گیا تھا تم نے بابا کو نہیں بتایا ہو گا!''سیم نے پھر طنز کیا،

''اب تم ظالم ساس کی طرح طعنے دینا بند کرو گے!''سلیم نے خفگی سے منہ بنایا،

"سلیم، سیم عرف زیغم علی، کسی کا کام مفت میں نہیں کرتا!" دوبارہ اسکی آواز گونجی، سلیم دوپل کے لیے ششدر رہ گیا، سالوں بعد اسنے اپنے آپ کو اپنے اصل نام سے مخاطب کیا تھا،

"تم نے اپنا نام پکارا؟؟" سلیم نے بھونیں آپس میں ملائے اشتیاق سے پوچھا،

"میرا حقیقی نام یہی ہے، اس میں انڈین ٹی وی کی گوپی بہو بننے کی ضرورت نہیں ہے تم کو!" زیغم علی نے اسے جھڑکا،

سلیم نے کوئی جواب نہیں دیا،

"سنو! میں تمہیں لوکیشن بھیج دونگا، لیپ ٹاپ جہاں ہے وہاں کی، مگر!! اس کے بدلے تمہیں میرا ایک کام کرنا ہوگا!" زیغم علی نے شرط رکھی،

"کیسا کام؟" سلیم الجھا،

"سلیم! تمہیں لندن میں رہائش کا انتظام کرنا ہے، اور میری بیوی کا لندن میں رہنے کا انتظام کرنا ہے!" اسنے اپنی بات ٹھہراؤ کے ساتھ کہی، کوئی پریشانی کوئی ڈر اسکے

لہجے میں نہیں تھا،

سلیم پر مانو آسمان گر گیا، وہ ہکا بکا رہ گیا،

"بیوی؟؟؟" سلیم کو صدمہ پہنچا،

"میں نے نکاح کر لیا ہے! اور اس بات کی خبر اگر بابا یا قہرمان بھائی کو ہوئی تو سعدیہ سے لیکر شازیہ تک سارے راز کھول دونگا میں تمہارے!" زیغم علی نے دھمکی دی، اور دھمکی بھی کتنے اطمینان سے دیتا تھا،

"چل مزاق کے لیے میں ہی ملا ہوں تجھے؟" سلیم نے اسکی بات کو ہوا میں اڑایا، جیسے یہ بات ہونا ممکن نہیں تھی،

کیونکہ زیغم علی پاشا کچھ بھی کرتا مگر یماش پاشا کے حکم کی نافرمانی کبھی نہ کرتا،

"سلیم میں مزاق نہیں کر رہا!" زیغم علی نے دانت بھینچے،

"اچھا تو کون ہے پھر وہ؟" سلیم نے تنک کر کہا،

زیغم علی کے ذہن میں وہی سیاہ آنکھیں گھومی، الجھی ہوئی، جن کو وہ جان نہیں پایا

www.novelsclubb.com

تھا،

"کون ہے!"سلیم نے اسے خاموش پایا تو اب کی بار زوردار آواز میں ہو چھا،

اسکی آواز پر زیغم علی کے سوچوں کا تسلسل ٹوٹ گیا،

"پروفیسر وہاج کی بیٹی!"اسنے دھیمی آواز میں کہا زیغم علی کو سمجھ میں نہ آیا وہ المیرا کا تعارف کس طرح کروائے اسلیے یہ بہانہ کیا، مگر سلیم کی زبان توتالو سے چپک گئی، اسنے مکمل انتظام کر لیا تھا، شاید یماش پاشا کے ہاتھوں مرنے کا،

"تم اب بھی اس پروفیسر سے رابطے میں ہو؟؟"سلیم کو مزید صدمہ لگا اسکی بات پر

،

www.novelsclubb.com

"ماموں ہیں وہ میرے!"سیم کے گلے میں پھندا اٹکا جیسے،

"آہ خدایا! علی میں تمہیں نہیں بچا سکتا بابا کے غصے سے"سلیم کا تو سن کر ہی بی پی شوٹ ہونے لگا،

"میں نے تم سے کہا بھی نہیں ہے یہ!،بس جتنا کہا ہے اتنا کرو!"سیم نے آخری

بات کہہ کر فون کاٹ دیا،

ڈوبتا سورج مکمل ڈوب گیا،اب سوائے تاریکی کے کچھ نہیں بچا تھا،

اسنے گاڑیوں کی لائٹوں کو دیکھا جو زن سے آتی اور چلی جاتی، پھر سامنے فلیٹ میں جلتی لائٹس کو دیکھا,اور پھر تاریکی میں ڈوبا آسمان دیکھا، علی نے گہرا سانس لیا،

"کاش میں زیغم علی نہیں ہوتا" اسنے کہہ کر اپنی آنکھیں موندلی، جیسے دماغ میں بہت کچھ چل رہا ہو، کہنا چاہتا ہو مگر خیالوں کو زبان نہ ملے،

ایک دن پہلے؛

تم نکاح کر لو اس سے باقی سب میں دیکھ لوں گا" سیم نے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھا،

علی نے بے یقینی سے اسے دیکھا،

شاید اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں تھا،

مگر وہ نہ مانا،

"میں نکاح نہیں کرونگا! میرا ان سے تعلق ہی کیا ہے؟" علی نے خود غرضی اپنائی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''اگر تمہیں اتنا شوق آرہا ہے تو خود کر لو، ماموں تمہارے ہیں مجھے کیوں پیس رہے ہوں بیچ میں ؟''اب کی بار اسکا لہجہ کافی طنزیہ تھا،

سیم نے دانت پیسے،

"تم میری مجبوری جانتے ہوں !''سیم نے غصے کو ضبط کرنے کی کوشش کی،

"سیم عرف زیغم علی، میں اب یہ برداشت نہیں کر سکتا خدا کے لیے یہ میرے ہاتھ جڑے، تمہاری دوستی کے خاطر میں نے اس پر حامی بھری تھی مگر میں اس کے چلتے رمشہ کو دھوکا نہیں دے سکتا !''اسنے اپنے دامن کو جھاڑ ڈیا، اب عباس میں مزید سکت میں نہیں تھی کہ یہ بوجھ اٹھا سکے،

سیم کچھ پل کے لیے بول نہ سکا,

عباس بھی نہیں رکا ادھر، اور وہاں سے چلا گیا،

اسے یاد تھا، جب اسکی ماں بیمار سی بستر پر پڑی تھی، تو اسکی ماں نے اس سے وعدہ لیا تھا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہ وہ اپنے ماموں سے کبھی رشتہ ختم نہیں کرے گا, اسنے وعدہ کر بھی لیا تھا، پھر اسکی ماں کی آنکھیں ساکت ہو گئی تھیں،

وہ ہمیشہ کے لیے دنیا چھوڑ گئی تھی، مگر یماش پاشا نے کبھی اسے ملنے نہیں دیا،

پروفیسر وہاج سے،

لیکن جب وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہوا تو اسنے عباس سے کہا وہ علی بن کران سے ملے، اور ان کی ضروریات کا خیال رکھے، جب تک وہ زندہ ہیں،

میں

تاکہ پاشا کے حکم عدولی بھی نہ ہو، اور اسکا وعدہ بھی پورا ہو جایے، مگر وہ نہیں جانتا تھا، قسمت اسے یہاں لا کر کھڑا کر دے گی،

اب اسے پروفیسر اور پاشا میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا تھا،

مگر وہ سیاہ آنکھیں پھر زہن پر منڈلانے لگیں،

اور انہی سیاہ آنکھوں نے اس کے لیے فیصلہ لینے میں آسانی کر دی،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»»

وہ رات بھر نہ سو سکی، ساری رات کھڑکی میں چمکتے اس چاند کو گھورتی رہی،

خالی الذہنی کے عالم میں، آخر وہ کرتی بھی کیا، وہ جو سوچتی تھی اس سے الٹ اسکی

زندگی میں ہو جایا کرتا تھا،

سورج کی مدھم سی کرنیں چہرے پر گرتی، وہ باہر کا منظر دیکھ رہی تھی،

"کاش میری زندگی ختم ہو جاتی!" اسنے اداسی سے کہا،

سامنے کا منظر دھندلاتا ہوا نظر آیا،

آنسو گال سے پھسل کر زمیں پر گر گیا،

وہ اٹھ کر اب پروفیسر کے سامنے بیٹھ گئی، وہ آج پھر امیدوں کو کھو رہی تھی،

مگر اب کی بار اسے کوئی حوصلہ دینے والا نہیں تھا،

کوئی اسے امید دینے والا نہیں تھا،

www.novelsclubb.com

وہ کچھ دیر پروفیسر کو دیکھتی رہی، انکی آنکھیں بند تھیں، جیسے وہ سو رہے ہوں،

وہ کرسی پر بیٹھی انہیں دیکھتی رہی،

"پروفیسر میں نہیں چاہتی تھی! علی سے شادی کرنا، مگر دیکھیں قسمت نے اسے

میرے سامنے کھڑا کر دیا،

جس شخص سے میں نے دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کی دیکھیں اج وہ میرا شوہر بنا

دیا گیا،

آپ کہتے ہیں المیر ازندگی امتحان کا نام ہے، مگر میرا امتحان کب ختم ہو گا؟،

کب مجھے میرا انعام ملے گا، جب سے پیدا ہوئی ہوں دھتکار اور زلت ہی سہی ہے،

سوچا تھا رحیم سے شادی کے بعد ایسا کچھ نہیں ہو گا،

مگر مجھ سے اس کو بھی چھین لیا گیا، اور اسکے بدلے میں ایک بد کردار مرد میرے

حوالے کر دیا گیا" وہ روتی آنکھوں کے ساتھ شکوہ کر رہی تھی،

اسنے پھر پروفیسر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا،

اسکا چہرہ تمام تاثرات سے آزاد ہو گیا،

وہ ششدر سی پروفیسر کو دیکھنے لگی،

چہرے پر کئی رنگ تبدیل ہوئے،

ان رنگوں کے متبدل ہونے کی، کوئی اچھی وجہ نہیں تھی،

اسنے پروفیسر کی نبض چیک کی،

ڈھرکن نہیں تھی، ہاتھ برف کی مانند ٹھنڈا ہو رہا تھا، المیرا کو اپنا وجود مردہ لگا،

"پ پ پروفیسر؟؟؟" دیدے مارے حیرت کے پھیل گئے، اسنے اٹکتے ہوئے

انہیں پکارا، مگر کوئی جواب نہیں تھا،

اسنے ہاتھوں کو رگڑا،

"یااللہ نہیں!!" وہ بے بسی کی انتہا کو پہنچی،

"ڈاکٹر!!" وہ چیختے ہوئے کمرے سے باہر نکلی،

اسنے خود کو بھاگتے ہوئے پایا، صبح کی شفٹ میں ڈاکٹر صائمہ راؤنڈ پر تھیں، جب وہ

www.novelsclubb.com

بھاگتی ہوئی ان کے پاس ائی،

اسکا پورا جسم بری طرح کانپ رہا تھا،

"یس؟؟؟"ڈاکٹر صائمہ نے ایک آئی برو اٹھائی،

وہ بولنا چاہتی تھی مگر منہ سے الفاظ نہ نکلے،

بس روم کی طرف اشارہ کیا، آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ بہنے لگے،

"پروفیسر کو بچالیں!!!"کھائی سے آتی ہوئی اواز تھی،

ڈاکٹر صائمہ اسکے ساتھ چلیں،

وہ اگلے ہی پل اس کمرے میں تھے جہاں پروفیسر کا مردہ وجود تھا،

ڈاکٹر نے چیک کیا، اسنے امید سے ڈاکٹر کو دیکھا، ان کے ہر عمل کو دیکھا،

ڈاکٹر صائمہ نے اسے دیکھا، وہ ان کو ہی دیکھ رہی تھی، جیسے ابھی وہ اسے کوئی امید کی کڑی دینے والی تھی،

امید کی آخری ڈور کا نام تھا المیرا،

"ائی ایم سوری! ہی از نو مور" ڈاکٹر صائمہ نے یاسیت اسے دیکھا،

اور کمرے سے چلی گئی، جبکہ المیرا وہیں گر گئی،

اسے لگا اب اس سے آخری امید بھی چھین لی گئی،

یہ کون سا ستم ہو گیا تھا اس پر،

المیرا کا دل چاہا وہ اس دنیا کو چھوڑ کر کہیں دور بھاگ جائے،

جہاں نا کوئی سوچ ہو نا کوئی یاد بس سکون ہو

اسکے زہن سے ساری یادیں ساری باتیں مٹ جائے، اور اسکی زندگی ایک اچھے پہلو

سے دوبارہ سے شروع ہو، سارا ماضی مٹ جائے،

المیرا نے آسمان کی طرف منہ کیا، اور زور آواز میں رو دی، آج اس المیرا کا وجود بکھر

گیا تھا،

زندگی اس پر جیسے تمام ہو گئی تھی،

•»»»»»

"چھوٹے صاحب! پروفیسر اب اس دنیا میں نہیں رہے!" رحمان بابا کی کال نے زیغم علی کی نیند کو توڑا،

اور اسے خبر سنائی، وہ رات دیر سے سویا تھا، اور اب یہ خبر، اسنے آنکھوں کو رنجیدگی سے بند کیا،

"اناللہ وانا الیہ راجعون" اسنے فون پر ہی کہا،

"میں آتا ہوں ادھر!" علی نے فون رکھا،

"پھر بلینکٹ خود پر سے ہٹا کر وہ سیدھا ہوا،

"اللہ آپ کو جنت میں جگہ دے" اسنے زیر لب دہرایا،

پھر فون اٹھا کر سلیم کو ملایا،

ایک ہی رنگ پر فون اٹھا لیا گیا،

"اب کیا خبر دینے کے لیے کال کی ہے؟"

اب کیا بچے کی مبارکباد چاہتے ہوں تم؟

کل سے میرا سوچ سوچ کر دماغ پھٹ رہا ہے تم نے شادی کر لی ہے سیم!! تم ایسا کیسے کر سکتے ہو!!"

سلیم تو جیسے کال کے انتظار میں تھا، ایک ہی سانس میں اتنا کچھ کہہ ڈالا، سیم کے فون پر سو سے زیادہ مس کالز تھیں اس کی،

مگر اسنے ایک بھی نہیں اٹھائی تھی،

سیم نے کان سے فون کچھ دور کر دیا، وہ اتنی زور سے چیخ رہا تھا، جیسے ابھی فون سے باہر آجائے گا،

www.novelsclubb.com

"ماموں کا وصال ہو گیا ہے!" بس ایک سہمی سی آواز سلیم کے کانوں سے ٹکرائی،

اس نے اتنی اداس اواز سیم کی کبھی نہیں سنی تھی،

سلیم چند لمحے خاموش رہا، پھر چند ساعتوں بعد اسکی آواز فون پر ائی،

"آہ خدایا!! اب تم ان کا ماتم نہ کرنا، بھولو نہیں وہ تمہارے باپ کے قاتل ہیں!!"

زیغم علی کی آنکھوں سے آنسو نکلا، جو اسکے خوبصورت گال سے پھسل گیا،

زیغم علی نے گردن کو ہلکی سی جنبش دی،

"تم جلد از جلد استنبول پہنچوں! تم نے معاملات کو بہت خراب کر دیا ہے سیم!"

سلیم کی آواز میں تاسف تھا،

"میں تدفین کے بعد یہاں سے نکل جاؤں گا، مگر..." وہ کچھ پل۔کے لیے رکا،

"مگر کیا سیم؟؟" سلیم کو تجسس ہوا، مگر اسکا لہجہ تھوڑا جھنجھلاہٹ والا تھا،

"میری بیوی میری زمہداری ہے!" اسنے پھر اپنی زمہ داری اسے یاد دلائی،

"آہ خدایا! تم برباد ہو چکے ہو لڑکے!" سلیم کو ملال ہوا، اسنے سیم کی آواز میں اتنی فکر کبھی نہیں دیکھی تھی،

وہ تو ہمیشہ سے ہی ایک آزاد اور بے پرو انسان تھا، اسنے کبھی کسی کے لیے اتنی فکر ظاہر نہیں کی، اور وہ بھی کسی لڑکی کے لیے،

"وہ صرف ایک زمہ داری سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے میرے لیے" سیم کی کمزور

پڑتی زبان نے فورا اپنا پہلو تبدیل کیا، اسکی آواز کی سختی پھر لوٹ آئی تھی،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

•»»»»»

"اللہ مجھے صبر دے!!" وہ کفن میں لپٹے اس وجود کو دیکھ رہی تھی، اسکی آنکھیں سوج چکی تھی،

حالت نڈھال تھی، وہ روئے جا رہی تھی، ارد گرد عورتیں بیٹھی قرآن پڑھ رہی تھی، وہ ساری محلے کی ہی تھی،

اور کچھ پروفیسر کے اسٹوڈنٹ اور جاننے والے بھی جنازے میں شرکت کے لیے آئے ہوئے تھے،

"آپ نے کہا تھا آپ مجھے نہیں چھوڑیں گے!!"

"مجھے بھی اپنے ساتھ لے جائیں میں کیا کرونگی یہاں" روتی ہوئی آواز وہاں گونجی،

www.novelsclubb.com

"پروفیسر صرف آپ کی محبت تھی میرے پاس، وہ بھی چلی گئی! میں بہت بدنصیب ہوں! کاش میری، زندگی آپ کو لگ جاتی"

جب کچھ لوگ ادھر آئے،

"وقت ہو گیا ہے!" صمد صدیقی نے کہا،

"آپ کہاں لیکر جا رہے ہیں؟"

نہیں، آپ نہیں لے کر جا سکتے،

"رحیم خدا کے لیے" وہ حواس باختگی سے کہنے لگی، پہلے صمد کو پھر رحیم کو دیکھا،

مگر صمد نے بالکل نظر انداز کیا،

اور رحیم نے ترس بھری نگاہ بھی نہیں ڈالی،

وہ سب چلے گئے جبکہ المیرا زمین پر بیٹھی روتی رہی،

آج اس سے اسکا سب کچھ چلا گیا تھا،

وہ عورتیں اسے دیکھ رہی تھیں مگر کوئی آگے نہیں بڑھا اسے چپ کروانے کے

www.novelsclubb.com

لیے،

یسرا مناہل اور شمشیر کو اسکول سے لینے چلی گئی ہوئی تھی، جبکہ دانیہ ادھر ہی بیٹھی ہوئی تھی، اور المیرا سب سے الگ تھلگ بیٹھی تھی،

"خدا کے لئے مجھ پر رحم کھاؤ!!!

"یا اللہ!!!

اسنے آسمان کی جانب دیکھا، اسکا چہرہ مکمل سرخ ہو رہا تھا، آنکھیں سوج گئی تھی، اور حلیہ بھی مکمل خراب تھا،

وہ ظاہری سے زیادہ اندر سے ٹوٹ گئی تھی، اسے کسی دلاسے کی ضرورت تھی،

کسی کے ساتھ کی ضرورت تھی،

اسے کسی کاندھے کی ضرورت تھی جس پر سر رکھ کر وہ اپنا جی ہلکا کر لیتی،

"تبھی کہتے ہیں انسان کو اچھے راستے پر چلنا چاہیے، نا جانے کتنی بد کردار تھی تو دیکھو آج کیسے اکیلی رہ گئی،" کسی عورت کی بات اس کے کان میں پڑی،

اسکے سر میں ٹیس اٹھی،

"یہی تو اب تم ایک ناچنے والی سے کیا ہی امید رکھ سکتی ہو، یہ تو پروفیسر کی نیک نامی تھی جو اس کو گھر رکھ لیا، ورنہ تو لوگ ان کے سائے سے بھی دور بھاگتے ہیں"

دوسری عورت نے بات کی،

"سنا تھا اس کے کزن نے بھی اس کو اس لیے چھوڑا تھا، خیر ہمیں کیا، ہم کیوں اپنی زبان خراب کریں" تیسری عورت جو سپارہ پڑھنے میں مگن تھی، رک کر یو بولی،

جیسے نا بولتی تو کفر کا فتویٰ اس پر لگ جاتا،

المیرا کے سامنے کا منظر دھندلایا، وہ زمین پر گر گئی، اب شاید اسکی ہمت جواب دے گئی تھی،

آج المیرا ہاشم اکیلی ہو گئی تھی،

تنہا وجود تھا، کوئی نہیں تھا اسکا ہمدرد،

کوئی نہیں تھا اسکا ساتھی،

وہ باتیں سن سکتی تھی، مگر دماغ مفلوج ہو گیا تھا، وہ اب حرکت نہیں کر پا رہی۔ تھی،

ادھ مری سی کیفیت کا شکار تھی وہ،

اسے محسوس ہوا کسی نے اسے اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھایا ہے

اور خود سے لگایا، وہ اسی لمس کی تلاش میں تھی، اسنے اس لمس کو قبول کیا، اور اس شخص کے کاندھے پر سر رکھ دیا، مگر آنکھیں اب بھی آدھی کھلی ہوئی تھی، سامنے کا منظر دھندلا تھا، جسم میں طاقت نہیں تھی کہ حرکت کر سکے،

کسی نے اسکو اپنی بانہوں میں بھرا، اسکی ناک سے ایک خوشبو ٹکرائی، وہ اس شخص کے پاس سے آ رہی تھی،

وہ خوشبو اسے اپنے اندر اترتی محسوس ہوئی،

المیرا کی ناک اسکے گدی کے بالوں کو چھو رہی تھی،

وہ بلاشبہ کوئی مرد تھا، مگر کون؟؟

''کیا یہ علی تھا،؟؟اسے اپنا دماغ بند ہوتا محسوس ہوا،

''میری بیوی کے کردار پر کوئی بات نہ کرے!اور جو کرنا چاہتا ہے تو اپنے جنازے کا انتظام بھی ساتھ رکھے''

''اور میں اپنی باتوں کو دہرانے کا عادی نہیں ہوں!!''کسی نے سخت لہجے میں سب کو دھمکایا،

یہ کون تھا جو مجمع کے درمیان اسکے برابر میں کھڑا ہوا،اور اسکے خلاف باتیں کرنے والوں کو حیران کر دیا تھا،

آخری بار سماعتوں سے وہی آواز ٹکرائی جو اس دن نکاح میں ٹکرائی تھی،پھر تمام سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو گئی،

وہ مکمل طور پر بے ہوش ہو گئی،

پھر آگے کیا ہوا،اسے کچھ خبر نہ رہی،

•»»»»»

"المیرا بی بی!" سیما آپا بھاگتے ہوئے پروفیسر کے کمرے میں بھاگتی ہوئی آئی،

وہ پروفیسر کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی، اور ان کی چیزوں کو دیکھ رہی تھی،

پروفیسر کی وفات کو تقریباً تین دن ہو گئے تھے

ملازمہ کی اس اچانک آمد پر وہ یقیناً پریشان ہوئی تھی،

"کیا ہوا ہے سیما اپا؟" اپنا جامنی رنگ کا دوپٹہ برابر سے اٹھائے وہ مضطرب انداز

میں پوچھنے لگی،

"باہر ایمبولینس آئی ہے، صمد صاحب کے گھر کے سامنے" پھولے ہوئے تنفس پر

قابو پاتے ہوئے ملازمہ نے بات بتائی،

المیرا کو جیسے کرنٹ کا جھٹکا لگا،

"خیریت ہو گی ان شاءاللہ" وہ چہرے پر پریشانی سجائے، نیچے کی جانب بھاگی، بالوں

کی ڈھیلی چوٹی بنائی ہوئی تھی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جو اسکے بھاگنے کی وجہ سے حرکت میں ائی،

وہ تیزی سے اترتی ہوئی نیچے دروازے پر پہنچی،

جہاں اسٹریچر پر ایک پٹیوں میں لپٹا وجود لیٹا تھا،

اسے پہچاننے میں زرا مشکل نہیں ہوئی,

اس شخص کی ایک آنکھ پوری نیلی ہو رہی تھی، جیسے کسی نے بہت بری طرح پیٹا ہو

اسے،

یا کوئی بھاری چیز آنکھوں پر قدرے قوت سے لگی ہو،

وہ رحیم تھا، مگر رحیم کو کون ہی مارے گا،

المیرا نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا،

سامنے دانیہ کھڑی تھی، چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے،

صمد اور ان کے بھائی بھی وہیں تھے،

وہ سب کچھ دیر کے بعد اندر چلے گئے، کسی نے اسے مخاطب کرنا بھی گوارا نہیں کیا،

www.novelsclubb.com

المیرا نے اپنے گال پر ہاتھ لگایا، جہاں وہ نشان شاید اب بھی تھا،

اسکے دل میں ٹیس اٹھی،

ایک دن پہلے،

"المیرا کا شوہر؟؟؟" رحیم نے آئی بروز کو اچکائے اپنے دوست کی جانب دیکھا،

وہ دونوں ایک پیڑ کے نیچے ٹیبل پر بیٹھے تھے،

"ہاں پروفیسر کا بھانجا ہے نہ وہ ہے" اسکے دوست نے چائے کی سپ لیتے ہوئے کہا،

"اسکی یہی اوقات تھی" رحیم نے حقارت سے نظریں پھیری، اور چائے کی پیالی کو ٹیبل پر رکھا،

www.novelsclubb.com

"چھوٹو!! یہ پیسے!" رحیم نے دوکاندار کو آواز لگائی، اور چند نوٹ والٹ سے نکال کر ٹیبل پر ڈالے اور پھر برابر سے اسنے چابی اٹھائی،

"بھائی کہاں جا رہا ہے؟؟" رحیم کے دوست نے اسے جاتے دیکھا تو اپنی جگہ سے کھڑا ہوا،

"بس ایک ضروری کام یاد آ گیا ہے منیب، ملتے ہیں کل پھر" وہ بائیک پر بیٹھتا ہوا تیزی سے بول کر نکل گیا،

رحیم کے دوست نے اسے آنکھوں سے اوجھل ہو جانے تک دیکھا پھر لاپروائی سے کاندھے اچکا دیے،

"رحمان بابا کون آیا ہے؟؟" لاؤنج سے اونچی آوازیں المیرا کی سماعت سے ٹکرائی تو وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی،

"ہٹو! معمولی سے ملازم" رحیم نے رحمان بابا کو تقریباً پیچھے دھکیلا، وہ گرتے گرتے بچے اور وہ خود کسی اوباش نوجوان کی طرح اب لاؤنج کے وسط میں بے باکی سے کھڑا تھا،

اور المیرا اپنے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑی تھی،

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟؟" اسنے سخت لہجے میں پوچھا،

"کیسی بد تمیزی؟ میں تو نکاح کی مبارکباد دینے آیا تھا" اسنے اپنے قدم المیرا کی جانب بڑھائے،

المیرا نے خفگی سے اسے دیکھا،

"شکریہ، اب دفعہ ہو جاو دروازا اس طرف ہے!" المیرا نے خفیف انداز میں بات کہی، اور پھر اندر کمرے میں جانے لگی،

جب لپک کر رحیم نے اسے بازوؤں سے دبوچ لیا،

وہ اسکے اس عمل پر حیران تھی، اسنے اشتعال انگیز نظروں سے اسے گھورا،

"ہاتھ ہٹاو" المیرا نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سخت گوئی اپنائی،

"کیو ہٹاؤ؟, ویسے دیکھو تمہارے نصیب میں ایک بد کردار مرد لکھا گیا ہے، اب ایک بازاری عورت کے نصیب میں اور کیا امید کی جاسکتی ہے؟ مجھے تو اس علی پر بڑا افسوس ہو رہا ہے" رحیم نے تمسخرانہ انداز میں کہا تو المیرا نے تاسف سے گردن پھیری،

"ہہہ! کم از کم علی تمہاری طرح نامرد تو نہیں ہے! جب تم مجھ سے ہاتھ چھڑا کر بھاگے، اس وقت مجھے تمہاری حد سے زیادہ ضرورت تھی، اس وقت علی تھا جس نے مجھے سہارا دیا!" المیرا نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور دھکیلا،

"آہ بڑی اچھل رہی ہو علی کے نام سے، کل تک تو میری محبت پر دم بھرتی تھی اتنی جلدی بھول گئی؟" رحیم نے طنزیہ انداز۔ میں دیکھا،

"اللہ تمہیں غرق کر دے بغیرت آدمی!" المیرا نے اسکے منہ پر تھوکا، وہ اسی لائق تھا،

رحیم نے غصے سے آنکھیں بند کیں،

پھر ایک زوردار تھپڑ المیرا کے منہ پر لگایا، وہ توازن برقرار نہیں رکھ پائی اور زمین پر گر گئی،

آج اسے لگا وہ آخری مان بھی ٹوٹ گیا، وہ رحیم مر گیا جس سے کبھی المیرا نے محبت کی تھی،

www.novelsclubb.com

ناجانے کون سی ایسی غلطی ہوئی تھی

کہ المیرا اس کے لیے اتنی بدد تر ہو گئی،

یہ تھپڑ المیرا کو لگا کہ اسکی روح پر پڑا ہے،

آج اسکی روح بھی زخمی ہو گئی،

المیرا نے اپنے چہرے کو چھوا اسکا کان سائیں سائیں کر رہا تھا، اس تھپڑ کی تپش اب بھی اسے اپنے گال پر محسوس ہو رہی تھی،

رحیم نے گدی کے بالوں سے اسے پکڑا اور اپر اٹھایا،

رحیم کا ناخن اسکی گردن میں لگا، جسکی وجہ سے اسے درد ہوا،

"تمہاری اتنی اوقات نہیں کہ تم مجھ سے بات کرو، آئندہ یہ حرکت نہ کرنا، ورنہ اب تو پروفیسر کا لحاظ بھی نہیں ہے،" اسنے جھک کر المیرا کے چہرے پر آتے بالوں کو پھونک سے اڑایا،

المیرا نے ناگواری سے نظریں پھیریں ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھوں سے آنسو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نکلنے لگے،

"جارہا ہوں میں واپس ضرور آؤنگا" وہ یہ کہتا اپنی دائیں آنکھ دبائے سیٹی بجاتا ہوا

وہاں سے نکل گیا،

جبکہ المیرا نے دیوار کا سہارا لیا اگر وہ دیوار کا سہارا نہ لیتی تو گر جاتی،

وہ ابھی کیسی دھمکی دے کر گیا تھا،

اسکی بات کا کیا مطلب تھا،

کیا وہ اس حد تک گر گیا تھا؟

اب کیا ہر کوئی منہ اٹھا کر دندناتے ہوئے اس گھر میں گھس جائے گا؟

کیا پروفیسر کی موت نے سب کے قدموں کو اتنی آسانی بخش دی؟

اسے پھر شدت سے اسی لمس کا احساس ہوا جو اسنے غنودگی میں محسوس کیا تھا،

بے اختیار دل نے چاہ کی اس لمس کی، آنسو بہتے ہوئے اسکے رخسار وسے گزر گئے

جہاں اب بھی اس تھپڑ کی گونج اور جلن باقی تھی،

اب بھی وہ درد باقی تھا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

حال؛

"ہیلو! اس کے رہنے کا انتظام ہو گیا ہے! مگر سیم کیا یہ اچھا نہ ہو کہ تم اسے انہیں کہ گھر چھوڑ دو؟" سلیم اسے فون پر اطلاع دی، جس پر اس نے صرف اپنی گردن کو ہلکا سا جھکایا،

"میں کل آجاوگا ادھر،" کچھ دیر خاموشی کے بعد اسنے جواب دیا،

"میں نے یہ نہیں پوچھا ہے!" سلیم نے دانت پیسے،

"مگر جو تم نے پوچھا ہے اس کا میں جواب نہیں دینا چاہتا، خاموش رہنے کا حق مجھے حاصل ہے" اسنے پر سکون انداز میں بات کہی،

"تم کبھی سیدھی بات کا سیدھا جواب دے سکتے ہو؟" سلیم نے جھنجھلاہٹ سے کہا،

"ٹھیک ہے خدا حافظ !" سیم نے اسکی بات کا جواب پھر نہیں دیا تھا،

وہ سامنے والے کا بلڈ پریشر بڑھانے میں ماہر تھا،

اور خاص کر سلیم کا،

پھر اسنے خود کے ہاتھ کو دیکھا،

پھر استہزائیہ مسکرایا،

وہ ابھی اپنے اپارٹمنٹ میں بالکونی کے پاس کھڑا تھا، رات ہو رہی تھی، اور ٹھنڈی ہوائیں اسکے شرٹ لیس کسرتی جسم کو چھو کر گزرتی،

اسنے دوبارہ فون اٹھایا، اور ایک نمبر ڈھونڈنے لگا،

"سلام! رحمان بابا! گھر میں سب خیریت ہے؟" اسنے اپنی گھمبیر آواز میں پوچھا،

"سب ٹھیک ہے مگر،" رحمان بابا کچھ جھجکتے ہوئے خاموش ہو گئے،

"کیا وہ دوبارہ آیا تھا؟؟" اسنے جھٹ سے سوال کیا، اسکی آواز میں خلاف معمول سختی تھی،

www.novelsclubb.com

"نہیں سائیں وہ تو اس قابل بھی نہیں رہا کہ المیر ابیبی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے،

"رحمان نے فوراً صفائی پیش کی، اسکی بات پر سیم دھیمے سے مسکرایا، وہ جب مسکراتا تو اسکے دائیں گال پر گڑھا پڑتا تھا،

"مگر المیر ابیبی کو اداس دیکھا میں نے" رحمان بابا نے پھر اپنی بات مکمل کی،

"آپ بس نظر رکھیں! کوئی بات ہوئی تو معلوم ہے نہ کیا کرنا ہے؟" اسنے یہ کہہ کر کال کاٹ دی،

اسنے کچھ دیر تنہا چاند کو دیکھا، پھر اپنے روم میں چلا گیا،

رحمان بابا کو بھی اسکی سمجھ نہیں پڑی، کہاں وہ قتل کے درپر تھا اور کہاں اسنے حال تک نہ پوچھا،

انہیں وہ دوبارہ لمحہ یاد آیا،

ماضی؛

"رات کے دو بجے وہ گھر میں داخل میں ہوا، اور لاونج میں رکھے صوفے پر بیٹھا،

رحمان بابا اسکے پیچھے پیچھے اس کے سامنے آکر بیٹھ گئے،

"وہ کہاں ہے؟" اسنے بند آنکھوں سمیت ہی سوال کیا،

اسکا اشارہ المیرا کی جگہ کون ہو سکتا تھا،

"کمرے میں سو رہی ہیں،" رحمان بابا نے کہا،

"کیا ہوا رحمان بابا،" وہ ان کے لہجے کا تبدل سمجھ گیا تھا،

وہ ہر لہجے کا مطلب جانتا تھا،

"کچھ نہیں" رحمان بابا نے نظریں چرائی, زیغم علی نے گہری سانس لی،

"رحمان بابا! ایک آپ ہی تھے جو میرا سچ جانتے تھے،۔اور میں آپ سے یہ امید نہیں کر سکتا کہ گھر میں ہونے والے کسی بھی معاملے سے اپ مجھے بے خبر رکھیں گے،" اسنے سرد آنکھوں سے رحمان بابا کو دیکھا، وہ جب بھی ایسی سرد آنکھیں کسی پر جماتا تو سامنے والا شخص خود ہی سچ بولنے پر مجبور ہو جاتا،

"وہ رحیم گھر آیا تھا!! المیرا بیبی کے ساتھ بد تمیزی کی اور ساتھ ہی تھپڑ بھی زوردار

مارا"رحمان باباتاسف سے پوری بات اسکے گوش گزار کی،

اسنے مٹھیاں سختی سے بھینچی،اور دانت بھی اسی حالت میں کیے،

"اسکے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا،اور اپ مجھے اب بتا رہے ہیں؟"اس نے غصے سے دیکھا،

"میں کیا کرتا سائیں"انہوں نے نظریں زمین پر شرمندگی سے گاڑھی،

"گولی مار دیتے! باقی سب میں دیکھ لیتا! وہ اب کوئی معمولی لڑکی نہیں ہے، سیم پاشا کی عزت ہے!!"اسنے جیسے رحمان بابا کو اپنا اور اسکا رشتہ یاد دلایا،

"میں نے سوچا تھا کہ میں اسے آپ کی نگرانی میں یہاں چھوڑ جاؤ گا مگر،،،

خیر یہ بتائیں مجھے یہ رحیم کہاں ملے گا مجھے؟؟"اسنے گن ہولڈر میں سے گن نکالی،

اسکے تیور کچھ درست نہیں تھے،یقیناً وہ اسے مار ہی ڈالتا،

"نہیں ٹھنڈے دماغ سے کام لیں سائیں"رحمان نے اسکے کڑے تیور دیکھے التجا کی،

"اگر میری بیوی سے کوئی اونچی آواز میں بھی بات کریگا تو قسم سے اسکا پورا خاندان میں جلا ڈالوں گا،

اور آپ جانتے ہیں، جو میں کہتا ہو وہ کر گزرتا ہو، وہ جب تک میرے ساتھ نہیں چلی جاتی، یہاں پر رہنے والے کسی شخص کو یہ حق نہیں کہ وہ سیم پاشا کی بیوی پر بات کرے" اسنے بندوق میں گولیاں ڈالی، اور اسی طیش کے عالم میں باہر نکل گیا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

»»»»»»

"تم بتاؤ میرے بچے یہ کیسے ہوا ہے؟ رات تو تم بالکل ٹھیک گھر سے نکلے تھے, اور صبح ہسپتال میں ملے ہو وہ بھی اس حالت میں" راحیلہ تو کب سے سرہانے رحیم کے بیٹھے اس سے پوچھے جا رہی تھیں،

www.novelsclubb.com

مگر وہ خاموش بیٹھا تھا، جسم کا کوئی ایسا حصہ نہیں تھا جو سفید پٹی میں نہ بندھا ہو، کسی نے بہت بری طریقے سے اسے پیٹا تھا،

"امی گاڑی والے نے مار دیا تھا،" اسنے بہانہ بنایا،

مگر وہ منظر اسکی آنکھوں سے نہیں چھٹ رہا تھا،

"وہ اسی چائے کے ہوٹل میں کھڑا تھا، جب کسی نے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھا،

اسنے پلٹ کر دیکھا، کوئی نیا چہرہ تھا، خوبصورت باوقار، اور اطمینان سے لبریز،

"تمہیں باہر کوئی بلا رہا ہے!" کسی نے اطمینان بھری آواز میں کہا،

رحیم کو حیرت ہوئی، رات کے پہر کون ہے جو اسے بلا رہا ہے،

"آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے شاید" رحیم نے گردن پھیری، کیونکہ اسکے

دوستوں میں سے بھی ابھی کسی کو ملاقات کے لیے نہیں آنا تھا،

تو اسے اپنے کندھے پر مزید دباؤ محسوس ہوا،

"اس نے کہا ہے تم کو ساتھ لیکر او" وہ شخص اپنی جگہ سے ہلا نہیں،

رحیم نے ایک نظر اس پر ڈالی،

"اچھا!" رحیم نے دور تک نگاہ پھیلائی وہاں کوئی نہیں تھا،

"ٹھیک تم چلو میں آتا ہو!" رحیم نے کچھ نوٹ نکال کر ٹیبل پر رکھے، پھر اس شخص

کے پیچھے چلنے لگا،

چلتے چلتے وہ دونوں ایک سنسان جگہ پہنچے،

وہ شخص رک گیا، پول۔ میں لگی روشنی اس سنسنان سڑک کو روشن کر رہی تھی،

مگر وہ اتنی کافی نہیں تھی کہ ایک دوسرے کی شکل واضح طور پر دیکھی جا سکے،

وہ شخص وہی رک گیا، رحیم بھی ساتھ ہی رک گیا،

"کون ہے؟ یہاں پر؟" رحیم نے بیزاری سے پوچھا، جیسے کوئی بے ہودہ مزاق ہوا ہوا سکے ساتھ،

"ایمبولینس کو کال کرو!" گھمبیر آواز گونجی،

"مطلب؟" رحیم الجھا،

"جتنا کہا ہے اتنا کرو!" پھر آواز گونجی،

"تم کوئی پاگل ہو؟ جو مجھے ایک کال کے لیے اتنی دور لیکر آئے؟" رحیم نے واپس جانے کے لیے قدم موڑے،

جب گولی چلنے کی آواز پر اسکے قدم رکے، ہوائی فائرنگ کی گئی تھی،

www.novelsclubb.com

رحیم نے اپنے دونوں ہاتھ اپر کھڑے کر دیے،

"کون ہو تم؟؟"اسی حالت میں سوال کیا گیا،

"تمہارا برا وقت" یہ کہہ کر سیم نے اسے جبڑے سے دبوچا اور زمین پر پٹخا،

رحیم کو سمجھ نہ آیا یہ عزاب اس پر اچانک کہاں سے نازل ہو گیا،

اسکے چہرے پر گھونسے مارے اور پھر اسکے گھٹنے کہ نیچے سے ٹانگ توڑ دی،

رحیم کی ناک اور منہ سے خون بہہ رہا تھا،

"چچچ! کہا تھا ایمبولینس کو کال کرو، کیونکہ بعد میں تمہاری یہ حالت نہیں رہے گی"

سیم نے اسے زمین پر پٹخا،

پھر ہاتھ جھاڑتے ہوئے جانے لگا،

"ائندہ اگر میری بیوی کے قریب بھٹکے بھی نہ تو ابھی تو صرف حشر بگاڑا، اگلی بار

ایمبولینس نہیں قبرستان میں قبر منتخب کرواؤ گا تمہاری"

وہ دو قدم بڑھا،

www.novelsclubb.com

"اوراس کو میری دھمکی نہیں سمجھنا، میں باتیں دہرانے کا عادی نہیں ہوں" وہ

وہاں سے چلا گیا،

رحیم کی ایک آنکھ خون سے بھر گئی تھی،

وہ انسان نہیں تھا درندہ تھا، جو اس قدر بری طرح پیٹ کر گیا تھا،

رحیم کو سوچ کر ہی پیٹ میں گرہیں پڑیں،

اسے اس مار سے اندازہ ہو گیا تھا، وہ کوئی عام آدمی نہیں تھا،

اسکا پہلا تعارف ہی زیغم علی سے اتنا خطرناک ہوا تھا، کہ وہ زندگی بھر یاد رکھتا، اور نہ

بھی رکھنا چاہے تو یہ زخم اسے یاد دلاتے رہتے،

کہ اسنے ایک سر پھرے کی بیوی کو ہاتھ لگایا تھا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»

"وہ تمہیں باہر کیوں لیکر جا رہا ہے؟ تم پاکستان میں بھی تو رہ سکتی ہو!" وہ پروفیسر

کے گھر کے ڈرائنگ روم میں بیٹھی تھی،

یہ کافی بڑا کمرا تھا، جہاں صوفے رکھے تھے دیوار سے لگے، اور جس صوفے پر یسرا بیٹھی تھی

اسکے عین پیچھے ایک بڑی کھڑکی تھی جو گلی میں کھلتی تھی،

ابھی فلحال کے لیے وہ بند تھی کیونکہ دن کا وقت تھا، اور کراچی کی گرمی بھی اس وقت عروج پر تھی،

کھڑکی پر سفید رنگ کا پردہ ڈالا گیا تھا، مگر دھوپ کی تیزی اتنی تھی کہ پردہ کہ ہلکے سے ہٹ جانے پر دھوپ جھٹ سے اندر آگئی تھی،

"مما(وہ کچھ دیر کے لیے رکی، پھر انکا چہرہ دیکھنے لگی، المیرا نے گہری سانس لی"

"دیکھیں یسرا آنٹی، میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتی، مجھے رحمان بابا نے بتایا ہے کہ کل مجھے یہاں سے جانا ہے، میں تو یہ بھی نہیں جانتی کہ علی وہاں کس جگہ رہتا ہے!" اسنے تفصیل بتائی، مگر اپنی پوری بات کہتے ہوئے اس نے ایک بار بھی یسرا

کے تاثرات کو نہ دیکھا،

جو اس کے لہجے کے تغیر پر مکمل بدل چکے تھے،

اب وہ کچھ رنجیدہ نظر آ رہی تھی۔

"المیرا میری جان مجھے تمہاری فکر رہتی ہے" یسرا نے آگے بڑھ کر اسکے گال پر پیار سے ہاتھ رکھنا چاہا مگر وہ پیچھے ہو گئی۔

اور یسرا کا ہاتھ خالی ہوا میں اٹھا رہ گیا،

یسرا نے تاسف سے اسے دیکھا، پھر اپنے ہاتھ کو،

انہوں نے اپنے لب بھینچ لیے، جیسے آنسو کو روکنا چاہتی ہوں،

"ٹھیک میں چلتی ہوں، کل ائیر پورٹ تمہیں چھوڑنے آو گی میں" یسرا کے گلے میں آنسو کا پھندا اٹکا،

"اپ زحمت نہ کریں' یسرا آنٹی، سیما آپا اور رحمان بابا کے ساتھ میں چلی جاونگی، یا ہو سکتا ہے اکیلے ہی چلی جاوں،،" المیرا نے روکھا انداز اپنایا، یسرا کے دل پر چوٹ

لگی،

"ہاں البتہ آپ میری طرف سے مناہل شمشیر کو پیار کیجیے گا، ہو سکتا ہے میں ملنے نہ آسکوں،" المیرا یہ کہتی ڈرائنگ روم سے باہر نکل گئی، جبکہ یسرا نے اس صوفے کو دیکھا، جہاں کچھ دیر پہلے المیرا بیٹھی ہوئی تھی،

پھر خالی دروازے کو، جہاں سے وہ ابھی گزر کر گئی تھی،

یسرا کی آنکھوں میں آنسو آئے، وہ کتنی سخت دل بن گئی تھی، اسنے ایک بار بھی

خیریت دریافت نہیں کی گھر کی،

اور اسکو ایسا بنانے میں کہیں نہ کہیں قصور یسرا کا بھی تھا،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»

"دانیہ میری بچی، کہاں گئی تھی؟" یسرا جو پروفیسر کے گھر سے نکلی تھی، ان کی نظر دانیہ پر گئی جو باہر سے آرہی تھی،

وہ یسرا کو دیکھ کر نہ رکی، بلکہ اپنے قدموں میں تیزی لے آئی، اور دروازے کے اندر چلی گئی،

یسرا بھی اسکے پیچھے تقریباً بھاگتے ہوئے ائی،

"کیا ہوا ہے مجھے کیوں نظر انداز کر رہی ہو؟ کہاں گئی تھی آخر تم!" یسرا نے اسے بازوؤں سے دبوچا، اسنے مزاحمت کی کہ اپنے بازو کو چھڑا لے مگر بے فائدہ رہی،

"مما چھوڑیں مجھے!" اسنے جھنجھلاہٹ سے کہا،

"کہاں گئی تھی بتاؤ مجھے!" یسرا نے سختی سے پوچھا، صمد بھی وہاں آ گئے،

دانیہ نے صمد کو دیکھا پھر یسرا کو،

"خلع کے لیے وکیل کے پاس گئی تھی!" اسنے جھٹکے سے بازو یسرا کی گرفت سے چھڑایا،

یسرا اور صمد دونوں کو دھچکا لگا، وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے،

چند لمحے کی خاموشی اس صحن میں رہی،

www.novelsclubb.com

"پاگل ہو گئی ہو کیا؟ تمہارا شوہر اتنے برے آکسیڈنٹ کا شکار ہوا ہے؛ اور تم کو یہ باتیں سوجھ رہی ہیں!" صمد نے بولنے میں پہل کی، ان کی آواز سخت تھی،

"مر جاتا تو اچھا تھا! کم از کم میری جان چھوٹ جاتی اس سے" دانیہ نے تیز آواز میں کہا،

اسکی بات صمد کو مزید سکتے میں مبتلا کر گئی،

رحیم نے بھی کیا گھاٹے کا سودا کیا تھا،

جو لڑکی اس کے لیے پاگل تھی اس سے محبت کرتی تھی اسے چھوڑ کر ایک ایسی لڑکی کو زندگی میں شامل کر لیا جس کو اسکے جینے یا مرنے سے کوئی مطلب نہیں تھا،

انہوں نے آگے بڑھ کر ایک تھپڑ اسکے گال پر رسید کیا،

یہ پہلی بار تھا جب انہوں نے دانیہ پر ہاتھ اٹھایا تھا، یسرا تو حیرانی سے صمد کو دیکھتی کبھی دانیہ کو جو گال پر ہاتھ رکھے صمد کو آنسو بھری نظروں سے گھور رہی تھی،

"تمہارا مسلہ کیا ہے؟ ہاں!!" انہوں نے دانیہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے تقریباً گھسیٹتے

ہوئے اپر لے گئے، یسرا بھی ان کے پیچھے پیچھے بھاگی،

اب نا جانے کیا ہونا تھا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

•»»»»»

"کس کے کہنے پر تم نے غداری کی ہم سے! حزیفہ!" وہ ایک پلر کے ساتھ بندھا ہوا تھا،

اسکا پورا چہرہ سوجھ چکا تھا، یو لگتا جیسے بہت سی شہد کی مکھیوں نے ڈنگ مار مار کر اسکا چہرہ ایسا کر دیا ہو،

جس کو دیکھ کر ہی ہیبت طاری ہو،

"سیم اور سلیم اسکے سامنے کھڑے ہوئے تھے،

"میں نہیں جانتا بھائی، اسنے اپنا چہرہ اور نام نہیں بتایا تھا، وہ ثبوت اکھٹا کر رہا ہے یماش پاشا کے خلاف!" پلر سے بندھے ہوئے حزیفہ نے بتایا، سلیم غصے سے آگے

www.novelsclubb.com

بڑھا،

"چپ کر جاو کمینے انسان! بھائی کہنے کا حق کھو چکے ہو تم، کتنے پیسے ٹھونسے تھے اس نے تمہارے غلیظ منہ میں" سلیم نے اسکے منہ پر دو گھونسے جڑ دیے،

حزیفہ کو سانس لینے میں مشکل ہوئی اسنے منہ سے سانس کھینچی، اسکا چہرہ لہولہان ہو رہا تھا،

"سلیم!!" سیم پاشا نے اسے رکنے کا کہا،

اسنے سیم کو دیکھا، پلٹ کر،

"مجھے بتاؤ حزیفہ! وہ کون تھا" اسنے نہایت تحمل کا مظاہرہ کیا،

"بھائی میں کچھ نہیں جانتا، وہ رات کے پہر آیا تھا، چہرہ چھپا ہوا تھا، ہاں البتہ یہ معلوم ہے وہ پراسیکیوٹر ہے کیونکہ میں نے ایک بار کسی کو کہتے سنا تھا جب وہ کال پر بات کر رہا تھا!" حزیفہ نے اٹکتے اٹکتے بات کہی،

"اپنی زندگی کی بہت کم قیمت لگائی تم نے حزیفہ!" سیم کو افسوس ہوا،

حزیفہ ان کے ہاں بچپن سے رہتا تھا،ان کے ساتھ ایک ہی تھالی میں کھانے والا ان کا بھائی،

مگر اس نے چند پیسو کے لیے سب کچھ برباد کر دیا تھا،

"سلیم اس کا معاملہ ختم کرو!" سیم پاشا نے آخری بات کہی اور وہاں سے باہر نکل آیا

اسے باہر تک حزیفہ کے گڑگڑانے کی آواز آئی، سیم نے اپنی آنکھیں بند کی،

پھر گولی چلنے کی آواز آئی،اور حزیفہ کی آواز ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گئی،

سلیم باہر ایا،

www.novelsclubb.com

"سیم اب یہ کون نیا دشمن ہے جو بابا کے خلاف کھڑا ہو رہا ہے!" سلیم کے لہجے میں تفکر تھا,

سیم نے استنبول کے پانی پر چلتی ان بورڈز کو دیکھا،

جو پانی کو چیرتے ہوئے اپنا راستہ بناتے ہوئے مسافروں کو دوسری پار لیکر جا رہی

تھی،

"تم اس کی فکر نہ کرو میں سب سنبھال لوں گا" اسنے گہری سانس لیتے ہوئے بات کہی،

جس پر سلیم نے صرف اثبات میں گردن ہلائی

"میری بیوی کے لیے رہائش کا انتظام کر دیا تم نے؟۔" کچھ لمحے بعد سیم نے سوال پوچھا،

"سیم نہیں جاؤ اس راستے پر!" سلیم افسردہ ہوا،

"سلیم میں نے تم سے سوال کیا ہے کچھ!" اسنے سلیم کی بات کو نظر انداز کیا،

"میں نے سب کر دیا ہے، لیکن سیم میں نہیں چاہتا تم کسی صورت اس معاملے میں پھنس جاؤ! طلاق دے دو اس کو!" سلیم کا لہجہ فکریہ تھا،

"سلیم۔ وہ میری زمہ داری ہے بس! وہ کبھی مجھے نہیں جان پائے گی، نہ ہی اسے معلوم ہو گا میں اسکا کچھ لگتا ہوں!" سیم کا لہجہ سخت تھا،

''جس حق سے تم اسے 'میری بیوی' کہتے ہو مجھے نہیں لگتا تم اپنے الفاظوں پر اتر پاؤں گے !'' سلیم نے طنز کیا، اور میری؛ لفظ پر خاصی زور دیا، جیسے وہ کچھ جتا رہا ہو، اسے احساس دلا رہا ہو، کہ اس کے اس انداز میں عجیب سی کوئی کیفیت پیدا ہوتی ہے اسکے چہرے پر اسکے تاثرات کچھ تبدیل ہو جاتے ہیں،

''تمہیں اپنے خدشے اپنے پاس رکھنے چاہئیں !'' اسنے خفگی سے سلیم کو دیکھا،

''تمہاری مرضی ! ویسے بھابھی سے ملنا چاہوں گا میں !'' اسنے اب مزاق میں بات کہی،

''اسکو پاکستان لینے تم ہی جاوگے !'' وہ یہ کہتا آگے بڑھا سلیم نے اس سے قدم ملانے کی کوشش کی،

''مگر میں کیسے !'' سلیم اسکے پیچھے آیا

''میں اسکے لیے تمہارے علاوہ کسی پر بھروسہ نہیں کر سکتا ! !'' وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''تم برباد ہو چکے ہو!''سلیم نے تاسف سے گردن ہلائی،

وہ دھیمے سے مسکرایا، پھر گاڑی زن سے اڑا گیا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

»»»»»»

''بتاو مجھے کیوں طلاق چاہیے تم کو؟''دانیہ بیڈ پر بیٹھی تھی، جبکہ صمد سر پر ہاتھ رکھے دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑے تھے،

اور یسرا دانیہ کے سامنے بیٹھی ہوئی تھیں،

''مما وہ مجھ سے محبت نہیں کرتا! اور نہ ہی مجھے اس میں دلچسپی ہے، اور یہ جاننے کے بعد تو ہرگز نہیں۔ کہ وہ کبھی المیرا کی پسند رہ۔ چکا ہے''دانیہ نے آنسو روکتے ہوئے اپنی بات کہی،

"ہم ایسے نہیں کر سکتے! تمہارے بابا کا رشتہ خراب ہو جائے گا! اپنے بھائی سے!''

یسرا نے اسے سمجھایا،

''مما تو آپ کیا چاہتی ہیں! میں اس معذور کے ساتھ اپنی زندگی برباد کر لو؟؟''اب کی بار وہ قدرے بلند آواز میں گویا ہوئی،

صمد اور یسر ادونوں کے چہرے پر تفکر کے بل ائے،

اس نے ان کے تاثرات دیکھتے ہوئے بات کو مکمل کیا،

''میں نے تایا ابو اور تائی امی کی باتیں سن لی تھیں، ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اسکے معذور ہونے کا خدشہ لاحق ہے، اگر وہ سہی ہو بھی گیا تو ساری زندگی اسکی ایک ٹانگ ہمیشہ کے لیے بیکار ہو جایے گی!''دانیہ نے اب دھیمی آواز اپنائی، وہ ساتھ ساتھ رو بھی رہی تھی،

www.novelsclubb.com

صمد پر یہ کیسی بات اگئی تھی؟

یا تو بیٹی کی خوشیاں دیکھتے، یا پھر بھائی کا رشتہ،

"مما آپ دونوں نے میری زندگی برباد کر دی! میں آپ دونوں کو کبھی معاف نہیں کرونگی!''دانیہ سسکیوں سے رونے لگی،

صمد کا دل کسی نے مٹھی میں دبا لیا،

"المیرا تو اپنے حق سے دستبردار ہو گئی، مگر میں المیرا نہیں ہوں، میں دانیہ ہوں!، میں طلاق لیکر یہاں سے کہیں بہت دور چلی جاونگی اور مڑ کر نہیں دیکھو گی آپ کو کبھی!" دانیہ نے دھمکی دی اور پھر اس کمرے سے باہر نکل گئی،

یسرا نے ملال سے صمد کو دیکھا،

"میں کہتی تھی صمد المیرا کے معاملے میں اللہ سے ڈرو! اب دیکھو تمہاری سگی بیٹی کس ازیت کا شکار ہے" یسرا نے صمد کے جھکے چہرے کو دیکھا،

کچھ لمحے بعد کمرے میں کسی مرد کے رونے کی آواز گونجی، حتی کے دیواریں کانپ اٹھی،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

»»»»»»

پروفیسر کے گھر کے سامنے سلیم کی بھیجی ہوئی گاڑی کھڑی تھی،

اسنے ایک بیگ میں اپنی ضروریات کا سارا سامان رکھ لیا تھا،

رحمان بابا نے پہلے ہی اسکا سامان گاڑی میں رکھوا دیا تھا،

وہ گیٹ پر پہنچی،

اور سیما آپا اور رحمان بابا کو الوداع کہا،

پھر پلٹ کر صدیقی ہاؤس پر نگاہ گھمائی،

یسرا کھڑکی سے اسے جاتا دیکھ رہی تھی،

جب دونوں کی نظریں آپس میں ٹکرائی تو یسرا نے ہاتھ ہوا میں جھلا کر اسے الوداع کہا،

www.novelsclubb.com

المیرا جبرا مسکرائی اور فورا وہاں سے نظریں پھیر لیں،

پھر وہ اس گاڑی میں بیٹھ گئی،

اور ڈرائیور نے گاڑی چلا دی،

یسرا نے آنکھوں سے اوجھل ہو جانے تک گاڑی کو دیکھا،

ان کی آنکھوں میں آنسو تھے،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

جہاز پر وان چڑھا، وہ کھڑکی سے باہر جھانک رہی تھی، اسنے اپنے شہر پر آخری نظر ڈالی،

اسکا دل بھر آیا،

نا جانے کب واپسی ہو،

اگر واپسی ہو گی بھی تو کون ہے یہاں جو اسے یاد کریگا،

ساری یادیں اور ساری باتیں، ساری محبتیں تو وہ دفن کیے جا رہی تھی یہاں سے،

اسنے فورا اپنی نظریں پھیر لیں،

اسکے برابر میں تقریباً تیس کے لگ بھگ ایک شخص بیٹھا ہوا تھا،

آنکھوں پر چشمہ لگائے،

"سلیم" اسنے خود تعارف کروایا، چشمہ اتارا،

"المیرا!" اسنے جبرا مسکراتے ہوئے کہا،

"مجھے علی نے بھیجا ہے!" اسنے خود ہی بتایا،

اسکی بات پر المیرا نے صرف اپنا سر ہلایا،

اسکے زہن میں وہی رات گھومی!

مگر وہ ان دونوں کی شکل واضح طور دیکھ نہ سکی تھی، ورنہ وہ سلیم کو یقینا پہچان جاتی،

سلیم بھی مسکرایا،

یہ محض مختصر تعارف تھا جو ابھی ان دونوں میں ہوا،

پھر سارے راستے وہ دونوں خاموش ہی رہے،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

لندن کے مشہور ائیر پورٹ ہیتھرو پر جہاز لینڈ ہوا،

المیرا نے اس فضا میں ایک گہری سانس لی،

آج کراچی کی مہکتی ہوئی المیرا،

زیغم علی سے ملنے یہاں پہنچی تھی،

وہ لندن کی سرزمین پر موجود تھی، اسے ایک پل کے لیے یقین نہیں ایا، یہ سب خواب سا سما تھا،

"یہ لیں بھابھی کافی!!" سلیم نے کافی اسکی جانب بڑھائی،

وہ اس کے بھابھی بولنے پر تھوڑی جھجھکی،

"شکریہ!!" اسنے سلیم کے ہاتھ سے کافی لی،

وہ دونوں باہر کھڑے کسی کے انتظار میں تھے،

سلیم بھی گردن اچکائے نظریں ادھر اُدھر کیے کسی کو دیکھ رہا تھا، کبھی وہ ہاتھ میں بندھی گھڑی کو بھی دیکھ لیتا،

"مجھے معلوم تھا تم دیر سے اوگی شانزے!" سلیم نے تاسف سے گردن ہلائی،

www.novelsclubb.com

جب ایک گاڑی ان کے سامنے آکر رکی،

اس میں سے ایک پچیس چھبیس کے لگ بھگ ایک لڑکی نکلی،

جو جینس اور شرٹ میں ملبوس تھی، کاندھے تک بال تھے جنہیں ڈائی کیا ہوا تھا،

کانوں میں خوبصورت ائیر نگ پہنے ہوئے تھے، اسکی لمبی ہیل کو دیکھ کر ایک پل

کے لیے المیرا کو صدمہ ہوا،

وہ مسکراتی ہوئی باہر آئی،

"ہائے سلیم بھائی!" اسنے بے تکلفانہ انداز میں سلیم کو گلے سے لگایا،

پھر المیرا کی طرف بڑھی،

اسنے کافی تیز خوشبو لگائی ہوئی تھی،

کہ اسکے دور کھڑے ہونے پر بھی اسکی مہک المیرا کی ناک تک بآسانی پہنچ رہی تھی،

"مجھے معلوم تھا تم دیر سے اوگی" سلیم نے طنز کیا،

"کم ان بھائی! ٹریفک بھی ہوتا ہے راستے میں" شانزے نے ہاتھ جھلا کر اسکی بات

www.novelsclubb.com

کورد کیا،

"ناجانے ایسا کیا ہے شکل میں جو اس کو میں بھائی لگتا ہوں!"سلیم نے بیچارگی سے اپنی کمر پر ہاتھ رکھا،اور دل ہی دل میں خود سے پوچھا،

"اچھا بھابھی!اب آپ اس کے ساتھ جائیں!"اسنے کار کا دروازا کھولا،

"اور تم؟؟"المیرا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"نہیں بھابھی بس ہمارا ساتھ یہی تک تھا"سلیم نے سر کو خم کیا،المیرا نے بھی کاندھے اچکایے اور گاڑی میں بیٹھ گئی،

جبکہ شانزے نے گھور کر سلیم کو دیکھا،اور نظروں کے اشارے سے اسے دورانے کا کہا،

وہ گاڑی سے تھوڑا دور ایا،

"بھابھی؟؟کیا قہرمان بھائی نے شادی کر لی ہے؟؟یماش ماموں کا معلوم ہے اس بارے میں؟؟"شانزے کو صدمہ ہوا!

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اپنے دماغ پر زور نہ ڈالو! میرے دوست کی بیوی ہے! کچھ دن تک وہاں رہنا تم اس کے ساتھ" سلیم نے اسکی بات کو جھڑکا،

"ٹھیک ٹھیک، کچھ پل کے لیے تو میرا دماغ گھوم ہی گیا!" اسنے اپنے دل کو تسلی دی سلیم اسکی سنے بغیر ہی وہاں سے چلا گیا،

کیونکہ وہ جب بولنا شروع کرتی تو خاموش ہونے میں اسے گھنٹہ لگتا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••

»»»

سارے راستے ادھر اُدھر کی باتیں کر کے اسنے المیرا کا دماغ سن کر دیا،

وہ نان اسٹاپ بولے جا رہی تھی، بات سے بات نکال کر،

"تمہیں معلوم ہے میرا گھر بھی یہی ہے!" وہ ایک دس منزلہ عمارت کے سامنے رکے، وہ بات کرتے کرتے اب لفٹ کے نیچے آنے کا انتظار کر رہے تھے،

"میں شانزے ارسلان ہوں! مجھے شوٹنگ کا شوق ہے اور پیشے سے ڈاکٹر ہوں

میں ! تمہیں یقیناً عجیب لگے گا مگر میں ایسی ہی ہوں ! مجھے ایک سے ایک بندوقیں چلانی آتی ہیں اور مزے کی بات میرا نشانہ کبھی نہیں چھوٹتا'' شانزے توصیفی انداز سے اپنی صلاحیتوں کے بارے میں بتا رہی تھی

"مجھے یہ شوق میرے ماموں سے آیا ہے، وہ بہت اچھے شوٹر ہیں، اور میں ان کی لاڈلی بھانجی، تمہیں معلوم ہے، میں جب بھی استنبول جاتی ہوں تو میری ساری چھٹیاں بس اسی کام میں گزر جاتی ہیں !'' اسنے ہنستے ہوئے بات کہی، اسکی باتوں سے لگتا تھا، وہ خود سے بہت محبت رکھتی ہے،

''تم بتاؤ تمہاری کیا اسپیشلٹی ہے؟ کیا پسند ہے؟ کیا مقصد ہے؟ ویسے اتنی سی عمر میں شادی کا فیصلہ؟'' آخر اب اسکی باری آئی تھی، وہ کب سے بولے جا رہی تھی، اب المیرا کو اسنے بولنے کا موقع دیا،

المیرا اس کے سوال پر خاموش ہو گئی، اسے سمجھ نہیں آیا کیا جواب دے ! اسے تو خود اپنی خاصیت نہیں معلوم تھی، اسکی دنیا تو اسکے کمرے کی چار دیواری تھی،

جہاں نہ تو اسے اپنے بارے میں کچھ معلوم تھا، نہ ہی یہ معلوم تھا کہ وہ کن چیزوں میں ماہر ہے، کیا کرنا چاہتی ہے،

"بتاؤ بھی؟؟؟" اب کی بار شانزے نے اس بات پر زور دیا،

"مجھے نہیں معلوم!" المیرا شرمندہ ہوئی، وہ سامنے کھڑی لڑکی اتنی قابل تھی، اور وہ کیا تھی،

ایک احساس کمتری کا شکار لڑکی،

ایک وہ لڑکی جس نے گرنے کے ڈر سے اپنے پر کاٹ دیے تھے،

"عجیب لڑکی ہو! زندگی میں کوئی نہ کوئی مقصد ہونا ضروری ہوتا ہے ویسے، اگر تم ایسے جیو گی تو تھک جاؤ گی، زندگی سے، بے مقصد زندگی سوائے بوجھ کے کچھ نہیں ہے،" شانزے نے رسانیت سے کہا،

"خود کی تلاش کرو! خود کو پہچان لوں گی تو جان جاؤ گی زندگی کا مقصد" اسنے شرمندہ سی کھڑی المیرا کے کاندھے کو تھپکا،

پروفیسر کے بعد یہ پہلی تھپکی تھی جس نے اسکی ہمت کچھ بڑھائی تھی،

لفٹ کا دروازا کھلا سامنے ایک شخص کھڑا تھا،

وہ کچھ حیران ہوا شانزے کے چہرے پر خوشگوار حیرت ابھری،

"زہے نصیب! آج سیم کا دیدار نصیب ہوا!" اسنے مسکراتے ہوئے سیم کو دیکھا،

مگر مقابل کا چہرہ حیرت کے سمندر میں ڈوبا ہوا تھا،

"تم یہاں؟" وہ آواز گونجی! المیرا ابھی ایک پل کے لیے چونک گئی، یہ آواز علی کی

آواز سے کتنی مشابہت رکھتی تھی،

"ہاں میں! یہ اس سے ملو یہ المیرا ہے سلیم کے دوست کی بیگم!" شانزے نے

المیرا کا تعارف کروایا،

سیم نے المیرا کو دیکھا، دونوں کی آنکھیں آپس میں ٹکرائی،

دل نے بیٹ مس کی،

سیم نے نظر و کا زاویہ تبدیل کیا،

اسکو سلیم پر رہ رہ کر غصہ ایا،

یہ خوبصورت سیاہ انکھیں،

منافقت سے پاک،

پھر سے سیم کے زہن میں وہ گانا گونجا،

اس نے یماش سے کیا وعدہ دہرایا،

ناجانے کیا کشش تھی اس لڑکی میں کہ سیم جب اسے دیکھتا تو اسے اپنے آپ میں

کچھ بدلاؤ محسوس ہوتا،

کچھ عجیب سا، کیا پراسراریت تھی اسکی آنکھوں میں،

سیم کو وہ آج بھی سمجھ نہ ائی،

"ٹھیک!" سیم نے اپنی ناک چھوئی، پھر آستین اپر چڑھاتا باہر نکل گیا،

المیرا کو اسکا یہ انداز بالکل پسند نہیں ایا،

شانزے نے اسے دور جاتا دیکھا پھر کاندھے اچکا دیے،

"یہ ایسا ہی ہے کھڑوس سا، تم برا نہ لگانا" اسنے المیرا سے کہا، تو المیرا ابھی اثبات میں گردن ہلا گئی،

"یہ میرے چھوٹے ماموں کا بیٹا ہے، ان کے انتقال کے بعد سے یہ ایسا ہو گیا ہے!" شانزے نے وجہ بیان کی،

"اللہ بہتر کرے گا" شانزے نے دعا کی، المیرا نے اسکی دعا پر آمین کہا،

مگر اسکا ذہن اس آواز پر الجھ کر رہ گیا، اسے یہ امید تھی علی نہ تو اسے پک کرنے آئے گا نہ ہی وہ اس سے کسی دوسری چیز کی امید باندھے،

کیونکہ وہ زبردستی کی شادی تھی،

مگر پھر بھی اسکا دل بے چین تھا، پھر جیسے سکون میں آ گیا، شاید جس کو دیکھنے کی چاہ تھی اسے وہ مل گیا تھا،

www.novelsclubb.com

"تمہیں پورے شہر میں وہی جگہ ملی تھی! اسکے لیے،" سیم نے گدی سے سلیم کو پکڑا ہوا تھا، اور زمین کی طرف زور دے کر جھکایا ہوا تھا،

"مجھے اس سے زیادہ محفوظ جگہ کوئی نہیں دکھی تھی!" سلیم نے بامشکل منہ سے الفاظ ادا کیے،

کیونکہ اسکی گردن اب بھی سیم کے بازو اور پسلی کے درمیان تھی،

"جلد از جلد اسکا انتظام کہیں اور کرو، میں اسے یہاں نہیں دیکھنا چاہتا!" اسنے سلیم کی گردن چھوڑی،

سلیم نے اپنی گردن پر ہاتھ رکھا،

"اج تو تم نے مار ڈال دیا تھا مجھے!" سلیم نے چند گہری سانسیں لی،

"تمہیں کس نے کہا تھا اپنا دماغ چلاؤ اس میں!" اسنے اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے طنزیہ انداز اپنایا،

"مگر المیرا کے وہاں رہنے میں مسلہ کیا ہے!" اب سلیم بھی چند قدم چلتا ہوا اسکے

www.novelsclubb.com

سامنے ایا،

اسنے سلیم کا جائزہ سر سے پاؤں تک لیا، سرد آنکھوں سے سلیم کی آنکھوں میں

دیکھا،

سلیم اسکے یو دیکھنے پر تذبذب نظر آیا،

"المیرابھا بھی! سیم نے تنبیہہ کرنے والا انداز اپنایا،

اسکے انداز پر سلیم گڑبڑا گیا،

آسمان اور زمین نے سرگوشی کی آپس میں،

سفید اور سیاہ سی اس جوڑی پر،

جس میں ایک سورج کی طرح گرم تھا

اور ایک برف کی ٹھنڈے مزاج کی،

www.novelsclubb.com

"المیرا میں نے تمہاری الماری سیٹ کر دی ہے،" شانزے نے انگلیاں چٹخاتے ہوئے کہا،

المیرا نے جو اپنے بیگ سے چند تصویریں نکالی تھیں وہ انہیں ترتیب سے رکھ رہی تھی،

اسکی آواز پر پلٹی،

"شکریہ تمہارا! تم نے میری بہت مدد کی!" المیرا نے مسکراتے ہوئے اسے شکریہ کہا، کچھ ہی گھنٹوں میں ان دونوں میں اچھی دوستی ہو گئی تھی,

اور وجہ شانزے کا بے تکلفی والا انداز تھا،

"یہ میرا فرض تھا!" شانزے نے ہاتھ جھلا کر اسکی بات کو رد کیا،

جب شانزے کی نظر اس تصویر پر گئی،

تو شانزے کے چہرے کی مسکراہٹ مدھم ہوئی،

اور چہرے پر پریشانی کے آثار امڈ آئے،

www.novelsclubb.com

المیرا نے اسکی نظروں کا تعاقب کیا، جو ایک تصویر پر ٹکی تھی،

"یہ پروفیسر ہیں!" اسنے خود ہی تعارف کروایا، پھر تصویر کو اپنے ہاتھ میں اٹھایا،

شانزے کا چہرہ مزید پریشانی میں غرق ہوا،

"ان سے تمہارا کیا تعلق ہے؟" شانزے نے جانچتی ہوئی نظروں سے المیرا کو گھورا،

تو ایک پل کے لیے المیرا بھی تذبذب کا شکار ہوئی،

"بابا ہیں میرے! کیوں تم جانتی ہو ان کو؟" المیرا نے بھونیں سکیڑ کر پوچھا، ساتھ ساتھ تجسس بھی چہرے کے گرد ہلکورے لے رہا تھا،

اسنے بابا کہہ کر اس لیے بات ختم کی، کہ اسے اپنے ماضی کی کسی بات کو یہاں موجود کسی شخص کو نہیں بتانا تھا،

وہ اپنا ماضی وہیں چھوڑ کر آئی تھی اب اسے کسی بات کو دہرانے کی ضرورت نہیں تھی، نہ ہی وہ اس قابل تھی کہ اب بیتی سنا پاتی،

''المیرا تمہارے شوہر کا کیا نام ہے؟''شانزے تھوڑی غیر آرام دہ محسوس ہوئی،

اور اچانک اسنے یہ سوال کیا، یقیناً اسے شک ہو گیا تھا، وہ تھی بھی ہوشیار،

''مگر!''المیرا الجھی،

''المیرا بتاؤ مجھے!''اسنے المیرا کا ہاتھ پکڑ کر اپنے لہجے اور تاثرات کو نارمل رکھنے کی

باخوب کوشش کی،

''علی!''المیرا نے دھیمے سے کہا،

مگر شانزے کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑتا گیا،

''شانزے کوئی پریشانی ہے؟''المیرا نے سوالیہ نظروں سے دیکھا،

''زیغم علی پاشا؟''اسنے پورا نام لیا،

''مجھے نہیں معلوم!''المیرا اسکے چہرے کہ بدلتے رنگ دیکھ کر تھوڑی گھبرائی

تھی، اسے سمجھ میں نہیں آرہا تھا آخر شانزے کا پروفیسر یا علی سے کیا تعلق تھا،

''المیرا نکاح نامہ ہے تمہارے پاس؟''اسنے جھٹ سے دوبارہ سوال کیا،

جس پر المیرا نے اثبات میں گردن ہلائی,اور بیگ سے نکاح نامے کی کاپی نکال کر اسکے حوالے کی،

"اس نے نکاح نامے کی تصویر لی،

پھر اٹھ کر تیزی سے کمرے سے جانے لگی،

"مگر شانزے بتاؤ ہوا کیا ہے؟"المیرا نے تیوری چڑھائی،

"کچھ نہیں المیرا جان! میں کچھ دیر تک آتی ہوں!ء"اسنے جاتے جاتے بات کہی،

وہ بھلے ہی برطانیہ میں رہتی تھی مگر اسکے لہجے سے کہی نہ کہی ترکی کی ثقافت جھلک جاتی تھی،،

www.novelsclubb.com

المیرا نے خالی دروازے کو گھورا,

پھر سنگھار میز پر رکھے اسکے پرس پر نظر گئی،

اسنے پرس اٹھایا،اور شانزے کے پیچھے گئی،اسکا خیال تھا وہ زیادہ دور نہیں گئی ہو گی،

اسلیے پرس دینے کے ارادے سے اپنے فلیٹ سے باہر نکلی،

اور کوریڈور سے گزر کر لفٹ کی طرف پہنچی،

مگر وہاں کوئی نہیں تھا،،

اسنے آگے نکلی بالکونی سے نیچے جھانکا, شانزے کی گاڑی اب وہاں نہیں تھی،

اسنے ہاتھ میں پکڑے اس پرس کو دیکھا، پھر اپنے لب بھینچے اور نظریں جھکاتی ہوئی

واپس جانے کے لیے مڑی,

اسنے دروازے کو اندر کی جانب دھکیلا، مگر مین گیٹ لاکڈ ہو چکا تھا اور اسے اس کا

کوڈ نہیں معلوم تھا،

المیرا نے دوبارہ کوشش کی، مگر دروازا نہیں کھلا،

"اہ خدایا! میری زندگی میں نت نئے مسلے ایجاد ہوتے رہتے ہیں!" اسنے ایک

تاسف کی نگاہ اس دروازا پر گھمائی، جہاں کونے پر لگا لاکڈ پاسورڈ مانگ رہا تھا،

اور یہ اسکی یہاں یہ پہلی غلطی تھی،

وہ گیٹ کے ساتھ رکھے گملے کے ساتھ کھڑی ہو گئی، اسکا فون، اسکی چپل، سب اندر

www.novelsclubb.com

تھا،

وہ اسی حالت میں وہیں کھڑی رہی،

اب انتظار کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا، وہ کتنی بے وقوف تھی، ایک بار دروازے کا کوڈ پوچھ لیتی،

وہ ہمیشہ سے ہی اتنی لاپرواہ تھی،

اسکے بالکل سامنے ایک اور فلیٹ تھا، وہ ابھی کے لیے بند تھا،

www.novelsclubb.com

”وہ کس کی بیوی ہے؟“ سینے پر ہاتھ باندھتی تفتیشی انداز میں شانزے نے سلیم کو دیکھا،

وہ دونوں ایک ریستوران میں بیٹھے تھے، دوپہر کا وقت تھا اس لیے سلیم نے لنچ کے

لیے دو سینڈوچ کا آرڈر دیا،

اب وہ سلیم کو گھور کر دیکھ رہی تھی،انداز اسکا پولیس آفیسر جیسا تھا،

"تم نے غلط پروفیشن منتخب کیا، میرے خیال سے تمہیں پراسیکیوٹر بننا چاہیے تھا!"

سلیم نے بات گھمانے کی بھرپور کوشش کی،

مگر اب وہ زیغم علی کی طرح باتوں سے کھیلنے کا ماہر تھوڑی تھا،

وہ ناکام رہا،

"تمہیں معلوم ہے؟ابھی تم سیم کی چائنہ کا پی بھی نہیں لگ رہے!"

"بات مت گھماؤ!سیدھی شرافت سے بتاؤ مجھے اس لڑکی کا علی کے ساتھ کیا تعلق ہے!"شانزے نے دانت بھینچ کر ٹیبل ہاتھ رکھتے ہوئے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا،

"پچھلی دفعہ جامنی رنگ کروایا تھا نہ تم نے بالوں میں!اللہ اللہ 1920 کی بھوتنی لگ رہی تھی"سلیم نے پھر اپنی بات جاری رکھی،اور اسکے بالوں کو گھورتے ہوئے

کہا،اسنے اپر والی بات کا بدلہ باخوبی لیا تھا،

"سلیم میں تمہیں گولی مار دونگی!" وہ دبی آواز میں غرائی،

"مجھے یہ بتاؤ علی کون!" سلیم محظوظ ہونے والے انداز میں کرسی سے تھوڑا سا آگے ہو کر بیٹھا،اب اسکے ہاتھ بھی ٹیبل پر تھے،

"یماش پاشا کے چھوٹے بھائی اور میرے چھوٹے ماموں کا اکلوتا بیٹا زیغم علی!اب مجھے نہیں لگتا اس سے زیادہ کسی تعارف کی ضرورت ہے!" شانزے اپنے غصے کی ضبط کی انتہا پر تھی،

"ویسے ڈاکٹر غصہ اتنا اچھا نہیں ہوتا صحت کے لیے!" اسنے سینڈوچ کی بائٹ لیتے ہوئے اطمینان سے کہا،

"ویسے ایک بات ہے!تم غصے میں اور بھی زہر لگتی ہو!" اسنے ایک تبصرہ اس پر کیا،

شانزے نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرالیا،

شانزے کا سینڈوچ ویسا کا ویسا ہی رکھا تھا،

"سلیم اس لڑکی نے مجھے نکاح نامہ دکھادیا ہے اور اسکی تصویر میرے فون میں ہے!
اگر تم نے سیدھا جواب نہ دیا تو میں ماموں سے بات کرونگی اس بارے میں"
شانزے اب کافی حد تک سنجیدہ لگ رہی تھی، اسکی بات پر سلیم کا ہاتھ ایک
پل۔کے لیے رکا،

"تم نے اسے کچھ بتایا تو نہیں!!" سلیم کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات تھے، اگر
المیرا کو سیم کا معلوم ہو گیا کہ وہ ہی علی ہے پروفیسر کا وہی بھانجا ہے، اور اسکا شوہر
بھی وہی ہے، تو سیم نے سب سے پہلے سلیم کا قتل کرنا تھا،

"ابھی تک نہیں، مگر یہ بتاؤ تم دونوں بھائی کیا کرتے پھر رہے ہو!" شانزے نے
آنکھوں میں فکر لیے پوچھا،

"میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا، سیم ہی نا جانے کیا کر رہا ہے، اسنے اس لڑکی
سے نکاح کر لیا! بابا کی لگائی پابندی کے باوجود، نا جانے اسکے دماغ میں کیا چل رہا
ہے!" سلیم نے کاندھے اچکائے،

جبکہ شانزے کافی مضطرب نظر آئی،اسنے اپنے لب بھینچ لیے اور اپنے ہاتھو کی انگلیاں بری طرح مسلنے لگی،

"سیم میرے چھوٹے بھائیوں جیسا ہے!اگر ماموں کو خبر ہوئی تو پہلے وہ اس لڑکی کا قتل کریں گے!اللہ زیغم علی یہ کس مصیبت میں پھنس گئے تم!"شانزے کو رہ رہ کر افسوس ہو رہا تھا،

"شانزے!جب تک۔ہو سکے اس بات کو چھپاؤ,یہاں تک کہ قہرمان بھائی کو بھی مت بتانا اس بارے میں!"سلیم نے تنبیہہ کی،اس کی بات پر شانزے نے اثبات میں گردن ہلائی،

www.novelsclubb.com

"مگر کسی نہ کسی دن یہ سچ کھل جائے گا،اور میں نہیں چاہتی اس معصوم کا اختتام ایسا ہو!کہ وہ بے موت ماری جائے،

تم جانتے ہو نہ سلیم وہ اپنے باپ کے قاتل کی بیٹی کو بیاہ لایا ہے!،اگر کوئی اور ہوتا تو رعایت تھی،مگر پروفیسر کی بیٹی کے لیے ماموں کبھی نہیں مانیں گے،"شانزے

اب بھی متفکر تھی،

"تم جانتی تو ہو! سیم اپنے ارادے کسی کو نہیں بتاتا، کیا کرنا ہے کیسے کرنا ہے وہ صرف اسکی زات تک محدود ہوتا ہے، وہ ہر کام پلاننگ سے کرتا ہے یقیناً اس کے لیے کچھ سوچ رکھا ہو گا اسنے!" سلیم کی پلیٹ کا سینڈوچ اب ختم ہو چکا تھا،

"امید سب خیر کی ہے! ایسا ہی ہو جیسا تم کہتے ہو، مگر مجھے فکر ہے مجھے ماموں سے جھوٹ کہنا ہو گا" شانزے کہتی اپنی جگہ سے اٹھی،

اور وہاں سے چلی گئی، سلیم نے گردن گھما کر اسے جاتے دیکھا،

"ماموں کی چمچی" پھر منہ بگاڑ کر اسکی اداکاری کی،

اور سامنے رکھا سینڈوچ اٹھا کر وہ بھی کھا گیا،

›››•••••••••••••••›››››››••••••••••••••›››››››••••••

•›››››

وہ اب بھی دروازے کے قریب کھڑی تھی، جب زینم علی فون میں مصروف سا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سامنے سے آیا،

وہ دیکھتے ہی پہچان گئی تھی،اب وہ شانزے کو کال کر سکتی تھی،

مگر اسنے تو سامنے کھڑی لڑکی کو ایسے نظر انداز کیا جیسے وہاں کوئی انسانی زندگی موجود نہ ہو،

اور اپنے اپارٹمنٹ میں چلا گیا،

زیادہ جان پہچان نہ سہی بندہ انسانیت کے ناطے پوچھ ہی لیتا ہے، مگر اس نے تو رکنا بھی گوارا نہ کیا،

www.novelsclubb.com

اب ایسا نہیں تھا کہ اس نے المیرا کو دیکھا نہیں تھا، بس ایک سرسری سی نگاہ اس پر گھما کر دوبارہ ہٹالی تھی،

المیرا کی زبان جو اسے مخاطب کرنے کے لیے کھل ہی رہی تھی، دوبارہ تالوں سے چپک گئی،

''کیا آپ کو کسی مدد کی ضرورت ہے؟''ایک سیاہ فام آدمی جسکی عمر تقریباً اکیس سے بائیس سال ہو گی، وہ المیرا کو یوں دیکھ اس کے پاس آیا،

''میں یہاں نئی ہوں! میری دوست چلی گئی ہے، اور مجھے اس اپارٹمنٹ کا پاسورڈ نہیں معلوم! میں یہاں اسی کا انتظار کر رہی ہوں!''اسنے صاف اور سیدھی بات کی، سامنے کھڑے اس لڑکے نے اس کی مکمل بات خاموشی سے سنی،

''تو آپ کب تک یہاں کھڑی رہیں گی؟ اگر آپ کو برا نہ لگے، تو آپ میرے ساتھ چلیں! یہ سامنے والا اپارٹمنٹ میرا ہے!''اس لڑکے نے آفر کی، اور سامنے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اسے یقین دلایا تحفظ کا،

"نہیں میں یہیں ٹھیک۔ ہوں!''اسنے انکار کیا،

''دیکھیں آپ کا یہاں کھڑے ہونا بالکل بھی سہی نہیں ہے! میری گرل فرینڈ وہی ہے، آپ کو مسلہ نہیں ہو گا،''اس لڑکے نے اصرار کیا، المیرا اسکی رحمدلی سے متاثر ہوئی،

اسنے وقت دیکھا،ادھا گھنٹہ ہو چکا تھا اسے یہاں کھڑے،اور ابھی تک نہ تو شانزے کا کچھ پتا تھا،نہ ہی پاسورڈ کا،

''اسنے سوچا اس لڑکے کی بات ماننے میں کیا حرج ہے؟

''ٹھیک!''

''جی وہ سامنے سے برابر والا اپارٹمنٹ میرا ہے!''اسنے چلنے کے لیے قدم بڑھائے

،

وہ لڑکا آگے آگے چل رہا تھا،اسکے گھنے گھونگھرالے بال تھے جن کو اس نے پتلی پتلی چوٹیوں میں باندھا ہوا تھا،

موٹے ہونٹ اور بڑی بڑی آنکھیں،

''سویٹ ہارٹ!اب لڑائی ختم کرو!''پیچھے سے کسی نے اسے آواز دے کر روکا،

المیرا کے قدم رک گئے،اسکا دل تھمنے کو تھا،وہ آواز وہی تھی جو اسنے نکاح والے دن سنی تھی،اور پروفیسر کے جنازے پر بھی،

www.novelsclubb.com

المیرا میں پلٹنے کی ہمت نہ رہی، کیا علی اس سے ملنے آیا تھا،

وہ لڑکا بھی المیرا کے رکنے پر رک گیا، اس لڑکے نے پلٹ کر دیکھا، پیچھے سیم پاشا کھڑا تھا،

''مسٹر جیک! یہ میری وائف ہے، ہماری تھوڑی سی لڑائی ہو گئی تو یہ ناراض ہو گئی تھی،'' اس نے المیرا کو نظروں سے وہیں ٹھہرنے کا کہا، اور چپ رہنے کا اشارہ کیا،

''ائی ایم سوری، میں نہیں جانتا تھا یہ آپ کی وائف ہے!'' جیک نے جھک کر معافی مانگی، پھر لمحے نہ لگے اسے کھسکنے میں،۔

وہ چند لمحوں میں ہی وہاں سے غائب ہو گیا،

اسنے المیرا کو تیز نظروں سے گھورا، جن میں غصہ تھا،

اسکے نظروں کی تپش المیرا کو اپنے چہرے پر محسوس ہوئی،

''میرے ساتھ او!'' اسنے خفگی بھری آواز میں کہا، پھر کچھ اور کہے بغیر وہاں سے چلا گیا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

المیرا اسکے پیچھے پیچھے ائی،

المیرا کو تجسس ہو رہا تھا آخر اسنے جانے سے کیوں روکا المیرا کو،

وہ اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوا، اور پیچھے پیچھے اس کے المیرا تھی،

ایک ہی نظر میں اسنے پورے اپارٹمنٹ کا جائیزہ لیا،

وہ ابھی ڈرائنگ روم میں تھی، جہاں بیچ میں میز تھی سائڈ پر نیلے رنگ کے صوفے ڈالے گئے۔تھے،

اور سامنے ایک بڑی سی ایل سی ڈی رکھی ہوئی تھی،

دیواروں پر عجیب سی تصویریں موجود تھی، اور کچھ تصویریں تھیں جن میں۔ عجیب وغریب رنگ بکھرے تھے،

مگر ایک تصویر ایسی تھی جسکو ادھورا بنایا گیا تھا، ادھورے رنگ بھرے ہوئے تھے، اسے بالکل سمجھ نہیں آئی کہ آخر اس تصویر کو ادھورا کیوں چھوڑا گیا ہے،

"اپ نے مجھے منع کیوں کیا جانے سے!" اسنے اتے ہی پہلے سوال کیا، آج المیرا سیم

سے مخاطب تھی،اسنے کبھی نہیں سوچا تھاایسا بھی ہو سکتا ہے،

سیم نے گہری سانس لی،اسکی پشت المیرا کی طرف تھی،

سیم دراز قد کامالک تھا،المیرا اسکے کاندھے تک آرہی تھی،کچن میں جلتی روشنی

ڈرائنگ روم کے فرش پر بھی گر رہی تھی،

''تم کتنی بے وقوف ہو!ایسے کسی کے ساتھ منہ اٹھا کر چلی جاتی ہو!''وہ نیلے

صوفے پر آکر بیٹھ گیا،جبکہ المیرا اب بھی وہیں کھڑی تھی،

"مطلب؟''المیرا الجھی،

سیم نے اپنی آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا،پھر ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھنے کا کہا،

''میں نے کوئی غالب کا شعر کہا ہے جسکا مطلب جاننا ہے تم کو!''وہ پھر عادت سے

مجبور الٹا کہنے لگا،

المیرا اسکی بات پر شرمندہ ہوئی،

سیم نے اسکی پلکوں کے اٹھنے اور جھکنے تک کہ سفر میں ساری دنیا دیکھ لی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہیں صرف اپنی دوست کے ساتھ ہی رہنا چاہیے، ایسے اجنبیوں پر بھروسہ کرنے والی لڑکیاں ہمیشہ منہ کے بل گرتی ہیں،" سیم نے سگریٹ نکال کر لبوں سے لگائی، المیرا نے چونک کر اسے دیکھا،

ایک پل کے لیے سیم پھر سے الجھ گیا ان سیاہ آنکھوں میں،

"میں سمجھ گئی مجھے کسی پر بھروسہ ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا!" المیرا شرمندہ ہونے والے انداز میں گویا ہوئی،

249001" اسنے جواب میں نمبر بتائے، المیرا نے استفامیہ انداز میں سیم کو دیکھا، اور اپنی بھونیں اچکائی،

www.novelsclubb.com

"تمہارے اپارٹمنٹ کا کوڈ ہے!، جاؤ اب! اور جاتے وقت لائٹ آف کر کے جانا!" اسنے روکھے سے انداز میں بات کہی، پھر بیڈ روم کی جانب بڑھ گیا،

المیرا نے اس خالی جگہ کو گھورا جہاں کچھ دیر پہلے وہ کھڑا تھا،

"بدتمیز!" زیر لب بڑبڑاتی وہ اس اپارٹمنٹ سے باہر نکل گئی، وہ کتنی روکھی

طبیعت کا مالک تھا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

»»»»»

کہیں مجبور ہیں یہ آنکھیں 🙈

تمہیں۔جو لکھتی ہیں یہ شاعر آنکھیں ❤️

--

"مجھے سیم نے کال کی تھی! اگر وہ تمہیں نہ بچاتا تو تم تو بآسانی اس کے ساتھ چلی جاتی اور وہ نا جانے تمہارے ساتھ کیا کرتا!" شانزے اس کے پاس تھی،

"میں نے اس کو کوڈ بتا دیا تھا، تم نہیں جانتی المیرا کہ یہاں کس طرح لوگو کو اسکیم کیا جاتا ہے،" شانزے اس پر غصہ کرنے والے انداز میں بولی،

مگر سامنے سے اسے خاموش پایا،

"المیرا میرے ماموں کہتے ہیں زندگی کا ایک اصول بناؤ کے کسی پر اندھا اعتماد نہ کرو!

"شانزے نے اسے دیکھا،

وہ آنسو روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی،

"اب تم اس بات پر روؤ گی؟،المیرا!" شانزے نے گہرا تنفس بھرا،اور بیزاری سے اسکو دیکھا،

جسکی آنکھوں میں گنگا جمنا بہنا شروع ہونے لگی تھی،

المیرا کو سمجھ نہیں آیا وہ کیا کہے،،

"ٹھیک ہے! جب تمہارے آنسو بہہ جائے تب ہم بات کریں گے!" شانزے اپنی جگہ سے اٹھی اور باہر چلی گئی،

www.novelsclubb.com

المیرا نے اپنی نظریں نہیں اٹھائی،زمین پر سے،اب اسکے آنسوؤں کی لڑی نکل پڑی،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

»»»»»

"سیم اگر تم اسے جانے سے نہ روکتے تو آج المیرا کسی بڑی مشکل میں پھنس جاتی!"

شانزے اب سیم۔کے اپارٹمنٹ کے باہر کھڑی تھی،

سیم نے اسے اندر آنے کی دعوت نہیں دی،

وہ اسے سرد انکھوں سے دیکھتا رہا،

"سیم میں جانتی ہو معاملے کی نوعیت، مگر بھروسہ رکھو سب ایک دن ٹھیک ہو گا!

"شانزے نے اس سے کہا، مگر سیم کے تاثرات ٹس سے مس نہ ہوئے،

"بہتر ہے یہ باتیں تم اپنے مریضوں سے کیا کرو" سیم نے اسکے منہ پر دروازا بند کر دیا،

شانزے کو اسکی سمجھ نہیں پڑتی تھی، دونوں بھائی ایک جیسے تھے،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»

"سیم اس دشمن کے آدمی یہاں بھی تھے، میرا پیچھا کر رہے ہیں وہ!" سلیم نے فون پر سیم کو آگاہ کیا،

وہ جب ریستوران سے نکلا تب سے ایک آدمی مسلسل اسکا پیچھا کر رہا تھا،

"اللہ جانے یہ کون سا نیا دشمن ہے!" سلیم نے فون پر ہی اظہار کیا،

"سلیم اسے الجھا کر رکھو، میں وہاں پہنچتا ہوں" سیم نے بندوق دراز سے نکال کر اپنے پاس رکھی،

پھر اپارٹمنٹ سے باہر سے نکلا،

اپنے سامنے والے اپارٹمنٹ پر نظر گئی، دروازا ابھی کے لیے بند تھا،

اسنے فون نکالا اور شانزے کو میسج کیا،

"اسے اکیلا نہیں چھوڑنا جب تک میں نہ آجاؤ! اور گھر سے باہر نہ جانا!" اسنے شانزے کو میسج چھوڑا،

پھر لفٹ کی طرف چل پڑا،

"سلیم!" وہ پرانی گلی میں موجود تھے۔یہ مقام وہ تھا جو سوائے ان کے لوگوں کے کسی کو نہیں معلوم تھا،

"سیم میں نے کوشش کی مگر وہ نا جانے کہاں گیا؟" سلیم نے تاسف سے پھولتی ہوئی سانس لیے اسے بتایا،

سیم نے کمر پر ہاتھ رکھ کر،دائیں بائیں۔ایک طائرانہ نگاہ گھمائی،

"جلد از جلد اسکا کوئی انتظام کرنا ہو گا!" اسنے سلیم کی طرف دیکھا،

جب ایک نااشناسی گولی نے سیم کے کاندھے کو نشانہ بنایا،

سلیم اور سیم دونوں نے اس جانب منہ کیے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی،

اور دیوار کی اوٹ میں چھپ کر اس طرف بندوقیں کیے گولیا چلانے لگے،

"انہوں نے چھپ کر حملہ کیا ہے سلیم،اسکا مطلب سو مرو سہی تھا،پاکستان میں ہونے والے حملے میں اسکا کوئی ہاتھ نہیں تھا!" اسنے اپنے کاندھے پر اٹھتی ٹیسوں پر قابو پاتے ہوئے سلیم سے کہا،

"سیم اس سومرو کو فلحال کے لیے غرق کرو، ہمیں یہاں سے زندہ نکلنا ہے!" سلیم نے آگے بڑھ کر گولیاں چلائی،

"پیچھے کے راستے سے نکلو،" سیم نے کاندھے کو پکڑتے ہوئے اس گلی کے دوسرے حصے کی جانب بھاگنا شروع کیا،

وہ دونوں ایک۔گھر کی دیوار پھلانگ کر روڈ کی طرف نکلے،

"اب زرداد شمنوں کو سلام بھیجنا چاہیے" سیم نے کاندھے سے نکلتے خون کو دیکھا، پھر سامنے سے آتی ہوئی ٹیکسی روکی، کیونکہ گاڑی ان کی گلی کے دوسرے جانب تھی،اور وہاں جانا موت کی طرف جانا تھا،

"میں ابھی استنبول کے لیے نکلتا ہوں، بابا کو اس حملے کی خبر ہونی چاہیے" سلیم نے جواباً کہا، جس پر سیم نے اثبات میں گردن ہلائی، کاندھے سے خون ابھی بھی بہہ رہا تھا،

•»»»»»

''تمہیں کیا ہو گیا تھا تصویر دیکھ کر؟اور تم علی کو کیسے جانتی ہو؟''المیرا نے سوالیہ نظروں سے شانزے کو دیکھا,

وہ دونوں کچن میں تھیں،۔شانزے اپنے لیے چائے بنا رہی تھی،

جب المیرا وہاں ائی،

"کچھ نہیں المیرا،یہ میرے بابا کے دوست تھے بہت پرانے،میں نے ان کی تصویر بابا کی یونیورسٹی کے گروپ کی تصویر میں دیکھی تھی''اس نے چائے کو کپ میں نکالا،

اور اسکی طرف مڑی،

"میرے بابا اکثر یاد کیا کرتے تھے ان کو،اگر وہ زندہ ہوتے تو بہت خوش ہوتے تمہیں یہاں دیکھ کر''شانزے نے بھی جھوٹ کا سہارا لیا،

''اور علی کو؟؟''المیرا نے تفتیشی انداز میں اسے دیکھا،

www.novelsclubb.com

"چچ علی کے بابا، میرے بابا اور تمہارے بابا سب بیسٹ فرینڈ تھے، مگر کچھ باتوں کی وجہ سے ان کے درمیان کی دوستی ختم ہو گئی،

میں نے بچپن میں علی کو دیکھا تھا، اب تو ملاقات ہوئے عرصہ ہو گیا، اب دیکھو، قسمت نے تمہیں میرے سامنے لا کر کھڑا کر دیا،

کاش میرے بابا تم دونوں کو دیکھ پاتے، وہ روزانہ مجھے کہانیاں سنایا کرتے تھے،، مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ سفیان انکل اور وہاج انکل ابھی بھی ایک دوسرے کے ساتھ رابطے میں تھے،" اسنے جھوٹی کہانی سنائی،

اس کی بات پر المیرا کو یقین ابھی گیا،

"او بالکونی میں چلتے ہیں! موسم کافی اچھا ہے!" شانزے اس سے کہا،

وہ بھی اس کے پیچھے چل پڑی،

"المیرا تم نے علی کو دیکھا ہے؟" وہ دونوں بالکونی میں کھڑی تھی،

ادھر ادھر کی باتوں کے بعد شانزے نے اس سے سوال کیا، المیرا اسکی بات پر

چونک گئی تھوڑی۔ پھر۔ بے معنی اسکے چہرے کو دیکھتی رہی،

شانزے اسکی خاموشی پر اسے دیکھنے لگی،

المیرا نے نظریں سامنے کی طرف کیں جہاں ایک خوبصورت عمارت کھڑی تھی،

موسم بھی دھوپ چھاؤں تھا،

"کیا تم نے اسے کبھی نہیں دیکھا؟" شانزے نے اسکی خاموشی کا خود ہی نتیجہ نکال لیا،

المیرا دوبارہ شرمندہ نہیں ہونا چاہتی تھی، نہ ہی یہ چاہتی تھی کہ اس پر کوئی ترس کھانے والی نگاہ سے دیکھا جائے، اسنے جھوٹ کا سہارا لیا،

"ہاں! وہ میرے بابا کا بھانجا ہے میں نے کیوں نہیں دیکھا ہوگا! اکثر اسکا آنا جانا تھا ہمارے گھر،" المیرا نے چہرے پر آتے بال منہ سے ہٹائے، اور نظریں چراتی ہوئی کہنے لگی،

شانزے نے اپنی مسکراہٹ دبانے کی کوشش کی،

"آہاں! اسکا مطلب لو و میرج تھی تمہاری!" شانزے نے محظوظ ہونے والے انداز میں اپنی کہنیاں بالکونی پر ٹکائی،

المیرا نے ایک نظر اسے دیکھا، اسے سمجھ نہ آیا کیا جواب دے،

"ہاں، یہی سمجھ لو! علی کو بچپن سے محبت تھی مجھ سے، وہ جب بھی گھر آتا میرے لیے کچھ نہ کچھ لیکر آتا، ایک دن تو وہ سرخ گلابوں سے بھرا گلدستہ لایا تھا میرے لیے" المیرا نے دوبارہ جھوٹ کا سہارا لیا، وہ بس یہ نہیں چاہتی تھی، کہ اس کے ماضی کی کہانی یہاں کسی کو معلوم ہو،

اس لیے اس نے جھوٹ کا سہارا لیا،

"سرخ گلاب!" شانزے نے توصیفی انداز میں آئی بروز اچکائی، اور اپنے گال پر ہاتھ رکھا،

المیرا نے چہرے پر آتی پسینے کی بوندوں کو صاف کیا،

"اور بتاؤ، شادی کی کوئی۔ یادگار بات، علی کو تمہارے اندر کیا اچھا لگتا ہے، یا پھر علی

www.novelsclubb.com

کی کہی کوئی یادگار بات!''اسنے مزید کوشش کی جاننے کی،اسے المیرا کے ایسے

تاثرات دیکھ کر بہت مزا آرہا تھا،

"شانزے تم کیا علی کے پیچھے پڑ گئی ہوں!''المیرا نے بات بدلنے کی کوشش کی، مگر

وہ شانزے جتنی ہوشیار نہیں تھی

''نہیں المیرا! میں نے کبھی محسوس نہیں کیا محبت کیا ہوتی ہے، یا پھر محبت کرنے

والے کیسے ہوتے ہیں مجھے کچھ بتاؤ!''شانزے نے مزید دلچسپی ظاہر کی،وہ اداکاری

کرنے میں بھی ماہر تھی کافی،

المیرا نے اپنے ماتھے کو چھوا،

مگر اسے اطمینان یہ بھی تھا شانزے کی علی سے ملاقات نہیں ہوئی تھی،

اور شاید یہ ممکن بھی نہ ہو کبھی،

''شادی کی تو بہت سی باتیں ہیں، مگر ہاں علی کو میرے بال بہت پسند ہیں، وہ کہتا ہے

اس میں سے مجھے عجیب سی خوشبو آتی ہے،اور وہ کہتا ہے 'علی المیرا سے ہے،اگر

www.novelsclubb.com

المیرا نہیں تو علی بھی نہیں"اسنے کسی ناول میں پڑھے سین کو اپنے پر رکھ کر۔

شانزے کو بتایا،

شانزے کو مسکراہٹ پر قابو رکھنا مشکل ہو گیا،

جب شانزے کے فون پر رنگ ہوئی،

وہ اندر فون اٹھانے گئی،

سامنے سلیم کا نمبر جگمگا رہا تھا،اسکے چہرے پر بیزاری کے تاثرات ابھرے،

"کہو؟"اسنے فون اٹھا کر سیدھی بات کہی،

"بغیر چوں چاں کہ سیم کے اپارٹمنٹ میں او جلدی،"سامنے سے شانزے سوال کرنا چاہتی تھی مگر سلیم نے فون کاٹ دیا،

"اپنی بیوی سمجھا ہوا ہے،ایسے حکم چلاتا ہے مجھ پر"شانزے نے فون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا،پھر مدھم سی مسکرا دی،

اسنے فون وہی ٹیبل پر رکھا،اور سیم کے اپارٹمنٹ کی طرف جانے کا ارادہ کیا،

اسنے فون لے جانا اہم نہ سمجھا،

اور المیرا کو بتائے بغیر ہی اپارٹمنٹ سے باہر نکل گئی،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

»»»»

''اللہ اللہ یہ گولی کس طرح لگی تم کو'' سلیم نے اس کے لیے دروازا کھولا، وہ اندر گئی

تو سیم زخمی سا لیٹا ہوا تھا،

اسکے کاندھے پر گولی لگی ہوئی تھی،

''اللہ اللہ ہم دونوں چور پولیس کھیل رہے تھے اس لیے لگ گئی'' سلیم نے اس کی

اداکاری اتاری،

''اس کو ہسپتال لے چلو ابھی!'' شانزے نے تجویز پیش کی،

"اس کو ہسپتال لے کر جانا ہوتا تو یہاں کیوں بلاتا میں تم کو!'' سلیم نے اسکی طرف

دیکھتے ہوئے کہا، جبکہ شانزے کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئی

''اب یہ مت کہہ دینا! کہ اس گولی کو میں نکالوں گی اور وہ بھی یہاں!''اسنے دیدے نکالے اسکی بات سے انکار کیا،

"کرو گی تو تم ہی، بتاؤ مجھے کیا کیا سامان چاہیے''سلیم نے اطمینان سے بازو لپیٹتے ہوئے کہا،

''تمہارا دماغ خراب ہے، اسے انفیکشن ہو سکتا ہے''شانزے نے بے یقینی سے اس کو دیکھا،

"تم جانتی ہو وہ نہیں آئے گا ساتھ!،''سلیم نے بے چارگی ظاہر کی،

شانزے نے تاسف سے گردن کو ہلایا،

پھر اپنے سر پر ہاتھ رکھا،

''میں جب ڈاکٹر بنی تھی تو حدف لیا تھا انسانیت کی خدمت کا، مگر میں نے یہ نہیں سوچا تھا مافیا کے لیے کام کرو نگی میں کسی دن!''اسنے اپنے بالوں کو سمیٹ کر انہیں پونی کی مدد سے باندھا،

www.novelsclubb.com

جس کی وجہ سے اسکی گردن میں لٹکتی ہوئی پتلی سی چین واضح ہو گئی،

سلیم نے اسکے سمٹے بالوں کو گھورا، پھر اسکی گردن میں لٹکتی ہوئی چین کو،

شانزے نے جب اسے خود کو گھورتے پایا تو اسے ٹوکا،

"کیا ہے؟ چلو ہسپتال! ہمیں وہاں سے سامان لانا ہو گا، تم نے تو مجھے چور بنا دیا ہے!"

شانزے نے کوٹ پہنتے ہوئے سلیم سے کہا، اور پھر تیزی سے دروازے سے نکلی،

سلیم بھی سر کو خم کرتا اسکے پیچھے چلا،

جبکہ سیم اسی صوفے پر لیٹا ہوا تھا، اسکی حالت کافی نڈھال سی تھی،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

•»»»»»»

کچھ دیر بعد سلیم اور شانزے اس ہسپتال میں تھے جہاں شانزے بطور سرجن وہاں کام کرتی تھی،

شانزے نے خود کو سیٹ بیلٹ سے آزاد کیا،

"ڈاکٹر صاحبہ چور بھی بن سکتی ہیں؟" سلیم نے اسٹیرنگ پر ہاتھ جماتے ہوئے دلچسپ نگاہوں سے شانزے کو دیکھا،

شانزے نے کھا جانے والی نظر اس پر گھمائی،

"اب ناجانے کونسا دن دکھاؤ گے مجھے تم! دل تو چاہ رہا ہے تم دونوں بھائیوں کو پولیس کے حوالے کر دو! مگر ماموں کو دیکھ کر خاموش ہو جاتی ہوں!" اس نے دانت بھینچ کر اپنی بات کہی،

اور گاڑی سے اتری،

سلیم بھی ساتھ اترا،

"شانزے!" سلیم نے اسے آواز لگائی، جو ہسپتال میں جانے لگی تھی،

"میرے منہ مت لگو سلیم بھائی!" شانزے نے قدرے منہ بناتے ہوئے کہا،

سلیم نے خفیف نظروں سے آگے چلتی ہوئی شانزے کو دیکھا،

"کتنی بار کہا ہے صرف چند سال بڑا ہوں تم سے، بھائی بول کر بوڑھا بنانے پر تلی ہو

www.novelsclubb.com

تم! میں جانتا ہوں تمہاری سازشوں کو" سلیم نے شانزے کے ساتھ قدم ملانے کی کوشش کی،

"شششش!!" شانزے نے اسے ایک روم میں لے ائی، جو اسٹاف کے لیے تھا، مگر ابھی کے لیے خالی تھا،

سامنے سے آتے ڈاکٹر کیف سے بچنے کے لیے اسے ایسا کرنا پڑا،

"مجھے سمجھ نہیں آرہا ہم چھپ کیوں رہے ہیں؟" سلیم نے شانزے کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹایا، جو سلیم کو خاموش کرنے کے لیے اس کے چہرے پر تھا،

"تم مجھے میرے ہی ہسپتال میں چوری کرنے کے لیے لیکر آئے ہو، اور مجھ سے پوچھ رہے ہو ہم یہاں چھپ کیوں رہے ہیں؟ اللہ پوچھے تم سے سلیم!" شانزے نے آہستگی سے اس کی طرف دیکھا،

وہ دونوں دھیمی آواز میں بات کر رہے تھے، اگر شانزے کا بس چلتا تو وہ سلیم کا منہ نوچ لیتی، اس اطمینان پر،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کل صبح واپس چھوڑ جائیں گے !اتنا رونا کس بات کا!" سلیم نے کاندھے اچکاتے ہوئے اس کی بات کو رد کیا، شانزے نے اپنا ماتھا پیٹا اسکی بات پر،

"مجھے معاف کرو، میں بھول گئی تھی تم سلیم پاشا ہو!" اب وہ دونوں دوسرے دروازے سے نکل کر اس روم میں پہنچے جہاں سامان رکھا تھا،

شانزے نے سامان لیکر اپنے کوٹ میں چھپایا، اور کوٹ کو بند کر لیا، وہ کوٹ کافی پھولا ہوا لگنے لگا،

"مجھے تم کسی موٹی عورت کی طرح لگ رہی ہوں شانزے" سلیم نے ہنسی دباتے ہوئے کہا، وہ کوئی بھی موقع نہیں چھوڑتا تھا،

شانزے جبرا مسکرائی!

"اگر خاموش نہیں ہوئے نہ! تو یہ نہ بھولوں میں کس کی بھانجی ہوں!" شانزے نے اسکو دھمکی۔دی

پھر نظریں ادھر ادھر گھما کر راستہ صاف دیکھا، اور اسکارف اپنے سر پر لپیٹ کر

www.novelsclubb.com

آنکھوں پر گلاسز لگا لیے، تاکہ اسے کوئی پہچان نہ سکے،

پھر وہ دونوں ہسپتال سے باہر نکل ائے،

وہ دونوں اب پارکنگ میں تھے،

"سلیم کس کونے پر کار کو پارک کیا ہے تم نے!" شانزے نے غصے سے سلیم کو گھورا اسکا ایک ہاتھ کوٹ پر تھا،

"بس تھوڑا آگے!" اسنے ہاتھ کے اشارے سے جگہ دکھائی،

"اللہ اگر مجھے کسی نے پہچان لیا تو بہت بے عزتی ہو گی میری, اور وجہ صرف تم اور تمہارا وہ بھائی ہو گا" شانزے کو تو سوچ کر ہی پیٹ میں گرہیں پڑی،

"ڈاکٹر شانزے ارسلان؟" پیچھے سے ایک عورت کی آواز ٹکرائی تو شانزے کے قدم منجمد ہو گئے، اب شاید اسکی عزت کی ہنڈیا بیچ چوراہے پر تہس نہس ہونے لگی تھی،

"مر گئے سلیم!" اسنے سلیم کی آستین کو مضبوطی سے پکڑا،

اور پلٹی،

''پہچانہ؟''اس عورت نے نہایت بے تکلفی سے پوچھا,

شانزے کا چہرے کا رنگ اڑتا ہوا نظر ایا،

"میں وہی ہوں! جس کا آپریشن اپ نے کیا تھا! استنبول میں! جب میرے پاس پیسے نہیں تھے!''اس عورت نے اسے یاد دلایا،

"ارے ہاں! کیسی ہیں اپ؟اور اپکا بیٹا کیسا ہے؟اب تو بڑا ہو گیا ہو گا!''اسنے بھی رسمی علیک سلیک کی،۔

''وہ ٹھیک! مجھے بے حد خوشی ہوئی آپ کو دیکھ کر،اللہ آپکو بھی بیٹا دے! اور آپکو آپ کے شوہر کے ساتھ خوش رکھے!''اس عورت نے شانزے کے پھولے کوٹ کو دیکھ کر کچھ زیادہ ہی سمجھ لیا،

شانزے شرم کے مارے سرخ ہوئی،

اور سلیم کو اسکا شوہر، شانزے کے چہرے کا رنگ پھیکا ہوا،

''امین!''اسنے شرمندگی کے عالم میں کہا،

''میں چلتی ہوں!ڈاکٹر شانزے کا خیال رکھیے گا،بہت ہی نیک بچی ہیں''اس عورت نے پھر دعائیں دی،اور سلیم کو مخاطب کیا،

سلیم نے صرف اثبات میں گردن کو ہلانا مناسب سمجھا،

جبکہ شانزے شرمندگی کے گڑھوں میں۔گرتی جارہی تھی،

''یہ کون تھی بدتمیز!''سلیم نے خفیف انداز میں اسے دیکھا،

''بس یہی سننا رہ گیا تھا مجھے،اب اگر تمہیں اسکا بائیوڈیٹا چاہیے تو میں تمہیں بعد میں دے دونگی اب چلو!!!''شانزے نے اسکی طرف نہیں دیکھا،اور سیدھی چلتی چلی گئی،

اگر وہ سلیم کے ساتھ کچھ دیر اور کھڑی رہتی تو یقیناً وہ شرم سے پانی پانی ہو جاتی،

سلیم نے اسکے ہر انداز کو دیکھا،پھر دھیمے سے مسکرایا،

•»»»»»

''شانزے؟؟؟''المیرا شانزے کے اچانک یوں چلی جانے پر تھوڑی پریشان نظر

ائی،

اسنے پورے اپارٹمنٹ میں اسے دیکھا، مگر وہ کہیں نہیں تھی،

وہ صوفے پر آکر بیٹھی، شانزے کا فون گھر میں ہی تھا، ہو سکتا ہے وہ بھول گئی ہو،

یک دم فون کی اسکرین جگمگائی، کسی کا فون آرہا تھا اس پر،

پہلی بار تو اس نے نظر انداز کیا، مگر دوسری بار پر اسے یقیناً تجسس ہوا،

وہ فون کے قریب گئی، اور دیکھا تو اس پر سیم کا نام روشن تھا،

وہ کشمکش میں مبتلا ہوئی, فون بجتا بجتا بند ہو گیا،

پھر کچھ لمحے بعد دوبارہ کال نمودار ہوئی، اب کی بار اسنے کانپتے ہاتھوں سے اٹھا ہی لیا،

اسنے سوچا تھا یہ کہہ کر بند کر دیگی کہ شانزے کا فون گھر پر رہ گیا ہے،

مگر سامنے والے نے بولنے میں پہل کی،

"شانزے کہاں رہ گئی ہو جلدی او، مجھے لگ رہا ہے میرا جسم سن ہو گیا ہے! سلیم کا فون نہیں لگ رہا، اس لیے تمہیں کال کی ہے،" نہایت نڈھال آواز فون پر گونجی،

اسنے فون کو دیکھا، پھر دروازے کو،

المیرا نے فون کاٹ دیا، بغیر کچھ کہے۔

وہ کچھ دیر وہیں کھڑی رہی، ایک دل نے کہا چھوڑ دے، دوسری بات نے اسے کاٹا اور کہا مدد کرنی چاہیے، اسنے بھی صبح اس کی مدد کی تھی،

صوفے پر گرا دوپٹہ اٹھایا، اور وہاں جانے کا ارادہ کیا،

وہ اب دروازے کے سامنے کھڑی تھی، اسنے دروازے کی گھنٹی بجائی،

مگر دروازا کھولنے کوئی نہیں ایا،

بلکہ ایک میسج شانزے کے فون میں ایا، جو کہ لاک اسکرین پر چمکا،

اس میں دروازے کا کوڈ تھا،

اسنے بھیجا ہوا کوڈ دروازے پر ڈالا تو دروازا جھٹ سے کھل گیا،

اندر فرش پر خون کی ننھی ننھی بوندیں گری تھی، المیرا کی چیخ حلق میں اٹکی،

اسنے دیکھا سیم آنکھیں موندے صوفے پر گرا ہے، کاندھے پر گولی کا نشان ہے جس

سے خون بہہ رہا ہے،

المیرا ڈر گئی اسنے واپس جانے کے لیے قدم بڑھائے،

مگر سیم کی آواز نے اس کے۔قدم روک۔لیے، اس نے جب پہلی بار سیم کی آواز کو

سنا تھا، تو اسے علی کی آواز لگی تھی، اور آج بھی ایسا ہی ہوا،

مگر المیرا جس علی کو جانتی تھی، وہ سیم نہیں تھا، اور وہ اس حقیقت سے بھی بے خبر

تھی کہ سامنے لیٹا ہوا شخص اسکا شوہر ہے،

www.novelsclubb.com

اسکا ذہن تو یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا، کہ وہ جس کو علی سمجھ رہی ہے وہ علی ہے ہی

نہیں، علی تو سامنے پڑا وہ وجود ہے جس کے کاندھے پر گولی لگی ہے،

المیرا کا شوہر علی! پروفیسر کا بھانجا علی.

"میرا حلق خشک ہو رہا ہے! پانی!" نڈھال سی آواز کانوں سے گزری تو المیرا کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

قدم رکے،

اسنے سامنے میز پر رکھے پانی کے جگ اور گلاس کی طرف دیکھا،

پھر اس شخص کو،

وہ ٹیبل کی طرف بڑھی،اور جگ سے پانی نکالا،آدھا گلاس پانی لیے،وہ اس صوفے کے پاس ائی،جہاں سیم لیٹا ہوا تھا،

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی،اور اپنے نرم ہاتھوں سے اسکے ماتھے کے بالوں کو پیچھے کیا،

اسکا چہرہ بخار کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا،

درد کی شدت سے بخار آ گیا تھا اس پر،

www.novelsclubb.com

"المیرا نے اسکی گدی کہ نیچے اپنی ہتھیلی رکھی اور سر کو تھوڑا اپر کی جانب کیا،

پھر پانی کا گلاس اسکے لبوں سے لگایا،سیم نے چند گھونٹ پانی کے لیئے،سیم کی بخار میں لپٹی گرم سانسیں المیرا کو اپنی ہتھیلی پر محسوس ہو رہی تھی،

پھر المیرا نے اس کا سر دوبارہ صوفے پر رکھا،اور تھوڑا پانی اپنی ہتھیلی پر لیکر اس کے

تپتے چہرے پر ہاتھ پھیرا،

سیم نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں, اسکی ہمت جواب دے رہی تھی،

المیرا وہاں سے جانے کے لیے اٹھی، تو سیم نے اس کی کلائی پکڑ لی،

"مجھے چھوڑ کر نہیں جائیں!"

"امی! آپ یہاں آئی ہیں!".

"آپ کی خوشبو میں محسوس کر رہا ہوں!"

"امی مجھے نہ چھوڑیں!"

"میرا دل کٹ رہا تھا اس جدائی پر"

"اب مجھے سکون محسوس ہو رہا ہے،"

اسنے المیرا کی ہتھیلی کو اپنی ناک سے لگایا،

وہ غنودگی میں چلا گیا تھا, وہ نیند میں کچھ بڑبڑا رہا تھا،

کیا المیرا کا لمس اتنا جانا پہچانا تھا کہ اسے کسی ایسے شخص کی یاد آئی، جس سے وہ دنیا میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سب سے زیادہ محبت رکھتا تھا،

اسے محسوس ہو رہا تھا اسکی ماں جیسی خوشبو،

وہ خوشبو جس سے سیم۔ کو محبت تھی،

وہ سکون جس کی تلاش میں وہ ہمیشہ سے تھا،

وہ اپنائیت جو کسی اور میں نہیں تھی،

ایک محبت بھرے لمس کا احساس،

جیسے دو روحوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا ہو،

جیسے دل کی دھڑکنوں نے راستہ بنا لیا ہے دوسرے دل تک کا،

المیرا کا دل شدت سے دھڑکا, المیرا اسکے سامنے بیٹھی،

"تمہارا بخار شدت اختیار کر رہا ہے" اسنے بخار میں جھلستے ہوئے اس وجود کو دیکھا،

پھر اپنے دوپٹے کا کونا پھاڑ کر پانی میں بھگویا، اور اسکے ماتھے پر رکھا، المیرا کا ایک ہاتھ

اب بھی سیم کی ہتھیلی میں مقید تھا،

''شانزے، کہاں ہو،؟مجھے ایمر جنسی میں کال کرنی چاہیے''المیرا نے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرتے ہوئے خود سے کہا،

پھر دل میں آئی بات پر عمل کیا،اور فون اٹھا کر ملانے لگی،

جب شانزے اور سلیم دونوں اپارٹمنٹ میں داخل ہوئے،

شانزے اور سلیم دونوں کے قدم المیرا کو دیکھ رک گئے،المیرا نے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے آزاد کروایا وہ مکمل بوکھلا چکی تھی،

''اس سلیم کا کیا تعلق تھا اس سے،اور علی سے بھی؟اور شانزے کون ہے؟المیرا کے زہن میں سوال گھومے مگر ابھی وقت یہ سوچنے کا نہیں تھا،

''کال مت ملانا!''سلیم نے بندوق نکالی!

المیرا کے ہاتھ سے فون گرا،

المیرا کے پورے جسم میں ارتعاش پیدا ہو گیا تھا،

''ہمیں ہاسپٹل...''المیرا نے کچھ کہنا چاہتی تھی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر سلیم نے اسکی بات کاٹ دی،

''اپنا دماغ نہ چلاؤ!''اسنے بندوق اسکے سامنے کیے سخت لہجے میں کہا،

"سلیم!!!''شانزے نے اسکی ہتھیلی پر زور دیا،اور اسے بندوق واپس رکھنے کا اشارہ کیا،

المیرا سمجھی کہ وہ لوگ اس کا الزام المیرا کو دینے لگے ہیں،

''المیرا جان تم یہاں کیا کر رہی ہو؟''شانزے اسکا گھبرایا ہوا چہرہ دیکھ اس کے پاس ائی،

''میں نے کچھ نہیں کیا،میں جب آئی تو وہ اسی حال میں تھا!''المیرا نے صفائی پیش کی،اور ساتھ اسکی آنکھوں میں آنسو بھی آ گئے،

بچپن سے کچھ بھی غلط ہوتا تھا،تو اسکا الزام المیرا پر ہی لگایا جاتا تھا،

مگر وہ بھول گئی تھی کہ وہ صمد صدیقی کے گھر میں نہیں ہے جہاں ہر پیشی پر بس وہی مجرم ٹھہرتی تھی،

"المیرا جان رو کیوں رہی ہو! جانتی ہوں میں!" شانزے نے اس کے آنسو پونچھے،

"سلیم!" شانزے نے اسے نظروں سے وہاں سے لے جانے کا کہا،

"سلیم نے بھی فوراً ردعمل ظاہر کیا، اور المیرا کو اپنے ساتھ باہر لے ایا، مگر وہ اسکے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی

"مجھے پولیس کے حوالے نہیں کرنا، میں نے گولی اس پر نہیں چلائی!" اسنے دوبارہ باہر آکر سلیم کے سامنے صفائی دی، وہ سلیم کے اس پر بندوق تاننے پر ڈر گئی تھی،

"مگر سلیم اسکی تمام باتوں پر خاموش رہا،

اور ہاتھ باندھے پر سوچ انداز میں اسکا چہرہ دیکھتا رہا، جو آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا،

"مجھے علی کے پاس جانا ہے، مجھے یہاں سے لے چلو، علی کہاں ہے،؟" کچھ دیر روتے رہنے کے بعد اسنے علی کے بارے میں سلیم سے پوچھا،

جو اسے پاکستان لینے آیا تھا،

"تم سن رہے ہو نہ! مجھے علی کے پاس جانا ہے! میں یہاں نہیں رہ سکتی!" اب کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بار وہ بلند آواز میں گویا ہوئی،

"ہم کہیں نہیں جا رہے!" سلیم نے دو ٹوک کہا،

"کون ہو تم لوگ؟ مجھے یہاں کیوں لائے ہو؟ علی کہاں ہے؟ یا میرے اللہ میرے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے" المیرا نے اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے اپنے بالوں کو پیچھے کیا، اسے اب سلیم مشکوک نظر آنے لگا،

"تم لوگ کہیں کوئی مجرم تو نہیں ہو؟ تم لوگ میرے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو!" المیرا حواس باختگی سے کہنے لگی،

سلیم نے بھونیں اچکاتے ہوئے اسکی طرف دیکھا،

"میں جانتی تھی اس علی کو، وہ ہے ہی اوباش قسم کا انسان! یا اللہ میں نے اس پر بھروسہ کیسے کر لیا!" المیرا اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرائے رونے لگی، اس نے یہ بات زیر لب دہرائی تھی، حتی کہ سلیم کو اسکی یہ آواز نہیں پہنچی تھی،

سلیم خاموشی سے اسکی ہر حرکت دیکھ رہا تھا،

''میں سمجھ گئی ہوں، تم لوگ کسی مافیا سے تعلق رکھتے ہو شاید! گولی لگنے کے باوجود اسے ہسپتال لیکر نہیں گئے تم لوگ!''اس نے خود ہی نتیجہ اخذ کیا،

''میں جا رہی ہوں! پولیس کو خبر کرنے!''المیرا آنسو پونچھتی ہوئی اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی، اسے خطرہ محسوس ہو گیا تھا،

جب سلیم۔نے بندوق نکال کر اس پر ایک بار پھر تانی،

''شششش!! اگر ایک اور لفظ منہ سے نکالا، تو یہ گولیاں تمہارے اندر اتار دونگا!''

سلیم نے دھمکی دی، اب کی بار اسکی آنکھوں میں نرمی نہیں تھی،

سفاکیت تھی، جنون تھا،

اسنے ہیجان میں مبتلا پہلے سلیم کی آنکھوں کو دیکھا پھر بندوق کو،

المیرا کی جان خشک ہوئی،

"مجھے جانے دو!''آنسو آنکھوں سے تیزی سے بہنے لگے،

"میں نے کہہ دیا تم کہیں نہیں جا رہی!''سلیم نے اسی انداز میں المیرا کو گھورا، جیسے

www.novelsclubb.com

ابھی المیرا کو جان سے مار ڈالے گا،

پھر اس نے المیرا کو بازوؤں سے پکڑا،اور اس کے اپارٹمنٹ میں لے گیا،اور اسے روم میں لا کڈ کر کے اس کے اپارٹمنٹ میں صوفے پر بیٹھ گیا،

المیرا ڈر کر دروازا پیٹنے لگی،

"مجھے باہر نکالو! خدا کے لیے! مجھے جانے دو! میں بے قصور ہوں" اسنے روتے ہوئے کہا،

مگر سلیم کی زات پر کوئی اثر نہ ہوا،

سلیم کی یہ کیفیت نا جانے کیوں ہوئی تھی،وہ ایک پل میں درندہ بن گیا تھا،

حالانکہ اگر ابھی سیم ہوش میں ہوتا تو سلیم کی ہمت نہ تھی کہ وہ المیرا سے اونچی آواز میں۔ بھی بات کر سکے،

اسکی ایک بے ہوشی نے کتنے رویوں کو تبدیل کر دیا تھا،المیرا کے ساتھ،

اندر سے مسلسل رونے کی آواز آرہی تھی، مگر سلیم کا چہرہ غصے میں تھا،نا جانے ایسی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کون سی بات تھی جس نے سلیم کے رنگ ڈھنگ اسکے تاثرات سب کو بگاڑ دیا تھا

•••»»»»»»»»»»•••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••»»»»»»»»»»•••••••

•••••

''اللہ تمہیں صحت دے'' شانزے نے آنکھیں موند کر لیٹے ہوئے سیم کو دیکھا،

جس کے چہرے پر ایک حسین اطمینان تھا،

وہ سوتے ہوئے ایک ایسا بچہ لگ رہا تھا، جو سارا دن کھیل کود کرتا رہا ہو، اور گھر آ کر

بستر پر لیٹتے ہی سو گیا،

ہر کسی فکر سے آزاد، وہ بچہ،

پھر شانزے نے نظریں دروازے کی جانب دوڑائیں،

''میری دعا ہے زیغم علی تم اس لڑکی کو پالو وہ پاکیزہ روح کی لڑکی تمہارے جیسے ہی

کے لیے بنی ہے، میں چاہتی ہوں تم اپنے بچپن کی طرح اپنی جوانی برباد نہ کرو!''

شانزے کے لہجے میں درد تھا، وہ اس درد کو محسوس کر سکتی تھی،

www.novelsclubb.com

پھر اسنے ٹیبل پر ایک کاغذ رکھا اور ساتھ ہی ایک گلاب کا پھول،

اسے لمحہ بہ لمحہ ایک ٹیس اٹھتی تھی جب جب وہ علی کو دیکھتی تھی،

علی' وہ تھا جس نے بچپن سے خوشیاں نہیں دیکھی تھیں، اسے سکون کا احساس چھین لیا گیا تھا، اور جس طرح غنودگی میں اس نے المیرا کی ہتھیلی خود سے لگائی ہوئی تھی،

اسے دیکھتے ہی شانزے سمجھ گئی تھی، کہ علی کا سکون سوائے المیرا کے کسی اور کے پاس نہیں، وہ اسے اس جرائم کی دنیا سے ہمیشہ کے لیے دور لے جائے گی،

گولی نکل چکی تھی، شانزے اب باہر نکل ائی، اپارٹمنٹ سے تاکہ سلیم کو خبر دے سکے،

www.novelsclubb.com

اسنے دیکھا، سلیم ہاتھ باندھے دیوار کے ساتھ کھڑا ہے، اسکی گردن جھکی ہوئی ہے،

اور دیوار کا سہارا شاید اس وجہ سے لیا گیا ہے تاکہ وہ گر نہ جائے،

شانزے کے دل نے کچھ برا ہو جانے کی نوید سنائی،

"سلیم؟؟؟" وہ سرعت سے اسکے پاس ائی،

اور جانچتی نظروں سے سلیم کو دیکھا،

مگر جب اسکی آنکھوں میں دیکھا تو ششدر رہ گئی،اسکی آنکھیں مارے حیرت کے پھیل گئی،

سلیم کی آنکھوں میں آنسو تھے،اسنے بے یقینی کے عالم میں سلیم کو دیکھا،

ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا،کوئی چیز ایسی نہیں جو سلیم کو اسطرح سے رلا دے،اسکی آنکھوں میں پہلی بار خوف دیکھا تھا شانزے نے،

"سلیم تم ٹھیک ہو؟"شانزے نے اپنے تاثرات کو قابو میں رکھتے ہوئے پوچھا،

جس پر اسنے جھٹ سے آنسو چھپانے کی کوشش کی،اور اسکی جانب متوجہ ہوا،

"میں بالکل ٹھیک ہو!"اسنے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ بات کہی،

"المیرا کہاں ہے؟."اسنے مشکوک آنکھوں سے سلیم کو گھورا،

"میں نے اس کو بند کر دیا ہے!"اسنے نظریں چراتے ہوئے اپنی بات کہی،

شانزے کے چہرے پر کئی رنگ گزر گئے حیرت کے،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اللہ اللہ!! سلیم تم نے یہ کیا کر دیا!" وہ تقریباً بھاگتی ہوئی المیرا کے اپارٹمنٹ میں داخل ہوئی،

اور لاکڈ روم کی طرف ائی،

اسنے دروازا کھولا، اور اندر جھانکا، جہاں المیرا بیڈ کے سرہانے پر سر رکھے سو گئی تھی،

اسکی آنکھیں سوجی ہوئی تھی اسکا مطلب تھا وہ روتی رہی تھی،

اسنے اسی خاموشی سے دروازا بند کر دیا،

اور دوبارہ باہر آئی سلیم کے پاس،

شانزے کا غصہ اس وقت آسمان کو چھو رہا تھا،

وہ عجیب مصیبت میں پھنس چکی تھی، اب چاہ کر بھی اس سے نکل نہیں سکتی تھی،

"سلیم یہ لو بندوق! اور جاؤ گولی مار دو اسکو!" شانزے نے سلیم کے پاس رکھی بندوق نکال کر، اسی کی ہتھیلی پر رکھی، اور جھنجھلاہٹ بھرے انداز میں۔ کہا،

سلیم نے نظریں پھر سے چرائیں،

''میں یہ نہیں کرنا چاہتا تھا، بس!''اسنے دھیمے لہجے میں کہا،

''کیا نہیں کرنا چاہتے تھے تم ہاں! اب کیا باقی رہ گیا ہے کرنے کو؟ ایسی کون سی دشمنی ہے تمہاری اس معصوم سے جو اپنے اندر کا وحشی پن تم اس کو دکھا رہے تھے!

''شانزے نے زوردار آواز میں اسکی بات کاٹ دی، شانزے کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا،

''وہ لڑکی بہت فضول بول رہی تھی''، سلیم نے کھوکھلی سی دلیل دی، مگر وہ اب بھی سچ بات اسے نہیں بتا رہا تھا،

''تو کیا تم اس کو بندوق دکھاؤ گے؟ یا پھر اس طرح کمرے میں بند کر دو گے؟ سلیم میرا دل چاہ رہا ہے تمہارا منہ نوچ لوں!''شانزے نے غصے سے کہا،

"کیا بات ہے سلیم؟ بتاؤ مجھے صاف صاف!!!''شانزے نے حتمی انداز اپنایا،

سلیم کچھ بھی کہنے کی بجائے، نیچے چلا گیا، اسنے سیڑھیوں سے نیچے جانے کا فیصلہ کیا، حالانکہ وہ ابھی دسویں منزل پر موجود تھا،

شانزے بھی اسکے پیچھے نیچے اتری،

وہ بھی ہار ماننے والوں میں سے نہیں تھی،

"مجھے تمہیں بتانا ہو گا سلیم آخر ایسی کونسی بات ہے جس نے تم کو اتنا وحشی بنا دیا!

جہاں تک مجھے معلوم ہے سلیم پاشا جتنا بھی ظالم کیوں نہ ہو عورتوں اور بچوں کے

لیے اسکا دل ہمیشہ نرم ہے!" وہ بھی اسکے ساتھ ساتھ اترنے کی کوشش کرنے لگی

اسی اثنا میں دونوں کا سانس بہت تیزی سے پھول رہا تھا،

اور اسکا اثر شانزے کی آواز پر بھی ہوا تھا،

"چلی جاؤ یہاں سے ڈاکٹر!" سلیم نے آواز کی نمی کو چھپانے کی کوشش کی مگر وہ

شانزے سے نہیں بچ سکا،

شانزے نے سلیم کا بازو پکڑ لیا، اسے رکنا ہی پڑا، وہ اب سیڑھیوں کے وسط میں

کھڑے تھے دونوں،

"سلیم بتاؤ مجھے!!" شانزے نے اسکے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے رسانیت سے پوچھا،

سلیم نے نظریں نیچے جھکالی،اب وہ دونوں سیڑھیوں پر ہی پاؤں لٹکائے ہوئے بیٹھے تھے،

سلیم کاایک ہاتھ گھٹنے پر رکھاہوا تھا،

"شانزے مجھ میں ہمت نہیں ہے!اپنے بھائی کاجنازہ اٹھانے کی!!"اسنے ٹوٹی سی آواز میں بات کہی،

"سلیم علی بالکل ٹھیک ہے!!"شانزے نے بات کو دوسرے انداز میں لیا،

"نہیں شانزے،وہ لڑکی!آج میں نے اسکی۔انکھوں میں فائقہ چچی جیسی چمک دیکھی تھی!میرے بابامیں اتناحوصلہ تھا،مگر میرے کاندھے اس بوجھ کواٹھانے سے قاصر ہیں!

خداکی قسم شانزے اگر وہ سیم کے قریب بھی نظر آئی تومیں اس کو جان سے مار دوں گا!اور یہ کرتے وقت میرے ہاتھ بالکل نہیں کانپیں گے،کیونکہ دشمن کا خون دشمن ہی ہوتاہے"۔اس نے اپناڈر شانزے کے سامنے بیان کیا،

شانزے محسوس کر سکتی تھی کہ وہ اس وقت کیا سوچ رہا ہے، کیونکہ کہ اس نے دیکھا ہے یماش پاشا، اور اپنی ماں کو سفیان پاشا کی یاد میں تڑپتے ہوئے، وہ جان سکتی تھی اس درد کو، جو ایک لڑکی کی وجہ سے پورے خاندان کو محسوس کرنا پڑا تھا،

"وہ ایسی نہیں ہے!" شانزے نے لہجہ کو ٹھیک رکھنے کی کوشش کی،

سلیم نے نظریں اٹھا کر شانزے کو دیکھا، جو سلیم کی طرف سے نظریں پھیر چکی تھی، اب کسی غیر۔مرئی نقطے پر نظر جمائے بیٹھی تھی،

"تمام لڑکیاں ایک جیسی ہوتی ہیں! انکا فریب دنیا میں سب سے برا ہے!" سلیم نے جواباً کہا،

"علی ایک سمجھدار لڑکا ہے!" اسنے پھر سلیم۔کے ذہن کی وہ خلش دور کرنا چاہی،۔

"مگر میں جانتے بوجھتے اسے موت کے منہ میں نہیں دھکیل سکتا! سمجھو شانزے!

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سلیم نے اپنے ہاتھ اسکے سامنے کرتا ہوا، دوبارہ وہاں سے اٹھا، اسکے ہر انداز میں بیچارگی تھی،

"تم ضرورت سے زیادہ مت خیال کرو" شانزے نے اسے روکنا چاہا، مگر اب کی بار وہ شانزے کی بات میں نہ آیا،

"اسے طلاق دینی ہو گی، اگر وہ طلاق نہیں دے گا تو میں بابا کو سب بتا دونگا! سب کچھ!! یا تو پھر اس لڑکی کو جان سے مار دوں گا، یہ میرا آخری فیصلہ ہے! میری برداشت ختم ہو چکی ہے اب" اسنے تیز آواز میں شانزے کو دھمکایا،

شانزے جانتی تھی وہ جو کہہ رہا ہے، وہ کر گزرے گا، مگر وہ علی کی آنکھوں کو نظر انداز نہیں کر سکتی تھی، بہت جلد ہی دونوں بھائی ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے ہونے والے تھے،

شانزے نے تاسف سے اسے جاتے دیکھا، پھر اپر دیکھا سیڑھیوں کی طرف، اسنے کچھ پل۔ کے لیے اس گھٹن زدہ ماحول سے آزادی چاہی، اور وہ بھی وہاں سے

چلی گئی،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

»»»»»»

"امی!!!" وہ نیند سے بیدار ہوا، کاندھے میں ابھی بھی درد تھا، بس ایک ہی لفظ زبان پر تھا،

اسے اب دھندلی چھت واضح نظر آرہی تھی، وہ اٹھ کر بیٹھا، اسنے خود کو اس صوفے پر پایا،

اپارٹمنٹ میں کوئی بھی نہیں تھا، وہ اکیلا تھا ادھر، اسے ایک۔دھندلی سی یاد ذہن سے ٹکرائی،

جب وہ بخار میں تھا تب ایک جانا پہچانا سا لمس اسے محسوس ہوا تھا، اور وہ خوشبو، جو اسکی روح تک اتری تھی،

علی نے دماغ پر زور دیا، مگر کچھ بھی سہی سے یاد نہیں تھا،

اسنے دیکھا سامنے ٹیبل پر ایک نوٹ چھوڑا گیا ہے، علی نے اس پیلے رنگ کے کاغز کو اٹھایا جو ٹیبل پر چپکایا تھا،

''جب تم ہوش میں آؤ، تو المیرا کا شکریہ ضرور ادا کرنا! اگر وہ نہ ہوتی تو شاید تم بخار میں تڑپتے ہی رہتے!

اور ہاں! زرا سرخ گلابوں کا گلدستہ بھی ساتھ لے جانا، اسنے مجھے بتایا ہے، کہ تم اسے سرخ گلاب دیا کرتے تھے،

اللہ اللہ وہ کتنی معصوم ہے، کہتی ہے تم نے اس سے کہا کہ المیرا علی سے ہے اور علی المیرا سے! اسے تو جھوٹ بولنا بھی نہیں اتا،

میں چاہتی تھی یہ باتیں تمہیں خود بتاؤ مگر میں نہیں جانتی تم کیسا تاثر دو گے، مگر جو یہ پڑھ کر تمہارے چہرے کے اتار چڑھاؤ ہوتے وہ دیکھ کر مجھے کافی مزا اتا،،

'شانزے'

علی نے نوٹ مکمل پڑھا، اسکے چہرے پر دھیمی سی مسکان چمکی، اسنے خود بھی محسوس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہ کیا آخر وہ بے ساختہ طور پر کیسے یوں مسکرا گیا،

اسنے خالی دروازے کو دیکھا، اسکے دل میں دھڑکنوں کی تبدیلی اور اسکے چہرے کا رنگ یہ کسی کے چپکے سے دل میں آجانے کی نوید تھی، جسکی خبر دل کے مالک کو بھی نہیں تھی،

ساتھ ایک گلاب کا پھول رکھا تھا، جو شاید شانزے ہی چھوڑ کر گئی تھی، اسنے اس گلاب کے پھول کو اٹھایا، اور اپنی ناک سے لگایا،

اسکی خوشبو اپنے اندر اتاری، مگر وہ لمس اسکے زہن سے نہیں گیا، ان ہاتھوں کی نرمی اسے ابھی بھی اپنے ماتھے پر محسوس ہو رہی تھی،

"کیا بکواس ہے!" اسنے سارے تاثرات کو سمندر کی گہرائی میں غرق کر دیا، اور چہرے پر سختی لے ایا،

پھر اس نوٹ کو پھاڑ ڈالا، وہ کسی بھی قیمت یہ نرم گوشہ المیرا کے لیے اپنے دل میں پیدا نہیں کرنا چاہتا تھا،

"بے وقوف لڑکی!!"اسنے دھتکار بھرے لہجے میں اسے یاد کیا۔۔

مگر وہ آگ جو اس میں سلگ رہی تھی،اسکے لیے پھوار صرف ایک ہی لڑکی تھی،اور وہ المیرا تھی،

اسنے دروازے کے قریب رکھے ڈسٹ بن میں اس نوٹ کے ٹکرے اور وہ گلاب پھینکا،اسے قریب قدموں کی آواز سنائی دی،

جیسے کوئی دروازے کے قریب سے گزر کر گیا ہے۔علی نے سرعت سے دروازا کھولا،

المیرا کو باہر جاتے دیکھا،وہ ڈر کر جا رہی تھی کہیں،اسنے جب سیم کو دیکھا،

تو حواس باختگی سے لفٹ کی طرف بھاگنے لگی،

علی کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا وہ بھی اس کے پیچھے بھاگا،

"کھل جاؤ خدا کے لیے!!"المیرا نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے لفٹ کے دروازے کے برابر میں لگے بٹن کو دبایا،

مگر لفٹ اپر آنے میں کافی وقت لے رہی تھی،

"رک جاؤ وہیں!!" سیم عرف زیغم علی نے تیز آواز میں کہا،

وہ گھبرا کر پیچھے ہوئی،

وہ اسکے قریب آتا، اس سے پہلے لفٹ کا دروازا کھلا، وہ جلد ہی اندر چلی گئی، اور نیچے جانے کے بٹن دبا دیا،

علی تقریباً بھاگتے ہوئے ہی اسکے پیچھے ایا، مگر وہ جا چکی تھی، اسنے لفٹ کے بند دروازے کو دیکھا، جو اسکو منہ چڑھا رہا تھا،

اسنے جھنجھلاہٹ کے عالم میں دروازے پر ہاتھ مارا،

"کیا مصیبت ہے!!" وہ دوسری طرف بنی لفٹ کی طرف گیا، جہاں سے سلیم ابھی ابھی اپر آیا تھا،

،

جہاں علی کو دیکھ کر اسکے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ ابھری تھی،

"میرے بھائی!!" سلیم دو قدم آگے بڑھا،

"المیرا! سلیم وہ چلی گئی ہے، چلو میرے ساتھ"

علی نے اسکی تمام باتوں کو نظر انداز کیا، اور سامنے کی طرف بڑھا، مگر سلیم ٹس سے مس نہ ہوا،

علی نے مڑ کر دیکھا، مگر سلیم اپنی جگہ ہی کھڑا تھا،

"جانے دو اسے مت روکو! زیغم علی میرے بھائی!" سلیم نے آنکھیں نیچے کیے کہا،

"تم ہوش میں ہو؟ کیا کہہ رہے ہو یہ!!" علی غصے سے آگے بڑھا،

"میں سب جانتا ہوں، بس طلاق دو اور فارغ کرو اس کو!" اب سلیم اور علی امنے سامنے کھڑے تھے،

شانزے کی بات سہی ہو گئی تھی، وہ دونوں بھائی ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہو گئے تھے،

علی نے سلیم کا گریبان پکڑا،

''تو تم نے مجبور کیا ہے اس کو!''

''کیا کیا ہے تم نے اس کے ساتھ!!''علی نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا ، سلیم نے پہلے اسے دیکھا، پھر اسکے ہاتھ۔ کو جواب سلیم کے گریبان پر تھا،

''میں نے اس کو جان سے مارنے کی دھمکی دی تھی!!''سلیم نے اپنا گریبان اسکے ہاتھ سے چھڑوایا،

علی نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرایا،

پھر اپنی بندوق نکالی،اور سلیم کی طرف کی،

''میں تم کو جان سے مار دوگا! اگر المیرا کو خروش بھی آئی تو!''علی نے دھمکی دی،

تو سلیم نے بندوق کا نشانہ اپنے دل کی طرف کیا،

''مجھے یہ کہنا نہیں چاہیے تھا! مگر تمہیں مجھ میں سے اور المیرا میں سے کسی ایک کو منتخب کرنا ہوگا،''اسنے علی کے سامنے شرط رکھی، علی نے سلیم کو دیکھا،

علی خاموش رہا، بندوق ہنوز سلیم کے سینے پر رکھی ہوئی تھی،

''میں نہیں چاہتا کہ سفیان چچا کی طرح تمہارا جنازہ بھی جوانی میں اٹھے،ایک کام کرو یا تو مجھے مار ڈالو تا کہ تمہاری بربادی دیکھنے سے پہلے ہی میں یہاں سے جا چکا ہوں، یا تو فیصلہ کرو طلاق کا'' سلیم نے اسے کس دہرائے پر کھڑا کر دیا تھا،

بھائی یا تو وہ لڑکی جس سے کوئی واسطہ نہیں تھا، مگر اسکا نام اپنے نام سے الگ کرنا زیغم علی کو مشکل لگ رہا تھا،

''اسے چھوڑ دو میرے بھائی! وہ دشمن کا خون ہے،اگر تم یہ فیصلہ نہیں کرو گے تو خدا کی قسم میں خود اسے مار ڈالوں گا! اور تم جانتے ہوں میں کس قدر کی ازیت ناک موت سے ملاقات کرواتا ہوں'' سلیم نے دھیمی آواز میں کہا، مگر اسکے لہجے میں صاف صاف وارننگ تھی،

ناجانے علی نے کیوں آپا کھو دیا، سلیم کے جبڑے کو پکڑ کر اسنے دیوار سے لگایا، گرفت اتنی سخت تھی کہ سلیم کو لگا اسکا منہ ٹوٹ جائے گا،

''اج یہ بات کہہ دی ہے! آئندہ یہ لفظ زبان پر نہ لانا، ورنہ گولی مارتے وقت

سوچوں گا بھی نہیں،

اور وہ لڑکی کون ہے کیا ہے کہاں سے ہے !اس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں سوائے اس کے کہ وہ میری بیوی ہے !میری بیوی!

زیغم علی پاشا کی بیوی !اور اس کے خلاف کھڑے ہونے والے ہر شخص کو سب سے پہلے مجھ سے سامنا کرنا ہو گا !اور المیرا سے دور رہو !ممکن ہے یہ بات مجھے دوبارہ دہرانے کی ضرورت نہیں ہو گی !''اسنے دانت بھینچ کر سلیم کو دھمکایا،

اسکے ہر انداز میں جنونیت تھی،

''میں بابا کو سب بتا دونگا !''سلیم نے بامشکل اس سے کہا،

یا یہ کہا جائے کہ اسنے روکنے کی آخری کوشش کی،

''ٹھیک اب تم مجھے یہ دھمکی دو گے تو ٹھیک ہے، شوق سے جاؤ مگر یاد رکھو میں المیرا کے ساتھ چلا جاؤنگا یہ شہر چھوڑ کر، اور تم اور پورا خاندان میری صورت دیکھنے کے لیے ترس جائینگے !''علی بھی اپنی بات منوانے کا عادی تھا، زیغم علی پاشا، سفیان کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آخری نشانی تھی پاشا خاندان میں،

اسلیے وہ سب کی انکھو کا تارا تھا،

"میں جارہا ہوں اپنی بیوی کو لینے!" زیغم علی جس بات کا ارادہ کر لیتا اسے وہ ہمیشہ سے پوری کرتا،

اسکی طبیعت بھی کچھ یہی تھی، ضدی قسم کی، جو میرا ہے وہ میرا ہی ہے وہ ہمیشہ یہی بات کہتا تھا،

"میرے معاملات سے دور رہو تو بہتر ہے!" اسنے سخت الفاظ میں سلیم کو تنبیہ کی،

پھر وہاں سے چلا گیا،

جبکہ سلیم نے اسے جاتے ہوئے دیکھا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

"یا اللہ علی مل جائے!!" وہ ان سڑکوں پر روتی نظروں سے ایک ہی شخص کو ڈھونڈ

www.novelsclubb.com

رہی تھی،

اسے سب اپنے گرد گھومتا ہوا نظر آیا،

وہ ایک پارک کے گیٹ کے سامنے کھڑی تھی،

لوگ بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے، وہ اندر چلی گئی،

اسکا دوپٹہ کاندھے پر جھول رہا تھا، آنکھو کے گرد سیاہ ہلکے، اور چہرہ بھی نڈھال سا ہو رہا تھا،

اور ایک بینچ پر بیٹھ گئی، اسکے ہاتھ مسلسل کانپ رہے تھے، وہ ایک درخت کے ساتھ رکھی بینچ پر بیٹھی ہوئی تھی، اسنے سامنے کھیلتے ہوئے بچوں کو دیکھا،

اسکی حالت کافی بری ہو رہی تھی،

"سب ٹھیک ہو جایے گا!! سب ٹھیک ہو جائے گا!!" اسنے خود کو دلاسہ دیا، وہ کسی ایسے شخص کی طرح لگ رہی تھی جس کا دماغی توازن برقرار نہ ہو،

ٹھنڈی ہوائیں اسکے چہرے کو چھو کر گزر رہی تھی،

"المیرا؟؟"اسکے برابر میں عباس آکر بیٹھا، علی کا دوست جو علی بن کر پاکستان آیا تھا،

جس کو المیرا اپنا شوہر سمجھتی تھی،

"تم یہاں کیسے ؟کیا حالت کی ہوئی ہے اپنی!!"عباس کے چہرے پر خوشگوار حیرت تھی

"اللہ کا شکر ہے علی تم آگئے !تم نے مجھے کیوں چھوڑ دیا تھا ان کے بیچ"اسنے عباس کے ہاتھوں کو تھام لیا،

وہ ایک پل کے لیے چونک ضرور گیا،

"میں نے؟؟"اسنے الجھے ہوئے انداز سے اپنے ہاتھ المیرا کی گرفت سے چھڑائے،

"علی تم نے ہی تو مجھے بلوایا تھا !پروفیسر کے انتقال کے بعد!"المیرا کھسیانی ہوئی،

اسکے اس ناآشنائی بھرے لفظوں پر

"پہلی بات میں کوئی علی نہیں ہوں !اور دوسری بات میں نے تمہیں نہیں بلوایا!"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اپنی جگہ سے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کھڑا ہوا، کیا لاپرواہی تھی اسکے انداز میں،

المیرا کے پیروں سے زمین نکل گئی، پیروں سے زمین نکلنا کیا ہوتا ہے آج کوئی المیرا کی حالت کو دیکھ کر اندازہ کر سکتا تھا،

"علیؑ ہمارا نکاح ہوا ہے، میں بیوی ہو تمہاری!" المیرا نے کھوکھلے انداز میں اپنی بات کہی،

عباس استہزائیہ مسکرایا،

"بیبی میرے پیچھے کیوں پڑ گئی ہو؟ اور یہ کیسی بے ہودہ باتیں کر رہی ہوں! دور ہٹو!"

"عباس نے اسے عریاں بازو پکڑ کر پیچھے دھکیلا، اور توازن برقرار رکھ نہ پائی اور زمین پر گر گئی،

"پروفیسر کا بھانجا تھا ہی نہیں کبھی میں، وہ زیغم علی پاشا ہے، اور ممکن ہے وہی شوہر ہو تمہارا! میں تو عباس کاظمی ہوں!" اسنے اپنا تعارف کروایا، المیرا کا دماغ ماؤف ہو گیا تھا،

''میرے ساتھ ایسا نہ کرو!!''اسنے ہجوم میں بھی خود کو تنہا محسوس کیا،وہ اسکے پاؤں میں لپٹ گئی،

ایک بار پھر اسے اپنی عزت نیلام ہوتی نظر آئی،یہ زیغم علی پاشا کون تھا آخر،

اسے لگا آج وہ سچ میں اکیلی ہو گئی ہے،

اب تو پروفیسر بھی نہیں تھے

"میں نے کچھ نہیں کیا ہے تمہارے ساتھ!،وہ میرے پاس بھی آیا تھا،مگر میں نے انکار کر دیا تھا،تم سے شادی کا کیونکہ میں کسی کی زندگی برباد نہیں کر سکتا تھا''وہ وہاں سے چلا گیا،المیرا کو لگا ایک پل میں سب بدل گیا ہے،

وہ زمین پر بیٹھی خود کو کوستی گئی،اسے کسی سہارے کی ضرورت تھی،جس کے ساتھ لگے اور اپنی اب بیتی سنا سکے،جب سیم عرف زیغم علی ادھر پہنچا،

وہاں بیٹھے ہر شخص کی نظروں کا مرکز وہ لڑکی تھی جو زمین پر بیٹھی رو رہی تھی،ارد گرد کے لوگ عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے

اور یہ کچھ فطری تقاضا بھی تھا کہ بے ساختہ نظر اس پر ٹھہر گئی تھی،

"المیرا!!!" وہ اسکے ساتھ زمیں پر بیٹھا، یہ خیال کیے بغیر کہ لوگوں کا ہجوم اسے دیکھ رہا ہے،

اسکی حالت دیکھ علی کے دل پر ایک مکا لگا،

"علی مجھے چھوڑ گیا ہے، میرا شوہر علی! مجھے اس کے پاس لے چلو!" وہ دوبارہ جانے کے لیے اٹھی، سیم سمجھ گیا تھا اسکی ملاقات عباس سے ہو چکی ہے،

"تم نہیں جا سکتی!" سیم نے اسکا راستہ روکا، سیم اسے کسی مصیبت میں نہیں بھیج سکتا تھا،

www.novelsclubb.com

المیرا ویسے ہی حواسو میں نہیں تھی اسنے غصے اور دکھ کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ اسے دیکھا،

"تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے!!"

"وہ میرا شوہر ہے، میں جانتی ہو،"

"میرے راستے سے ہٹو!

مجھے اپنے شوہر کے پاس جانا ہے!!"اسنے سیم کے!

سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے، تقریباً چیختے ہوئے اپنی بات کہی پھر اسے دور دھکیلنے کی کوشش کی،

"کون سا شوہر؟ ہاں!"سیم نے اسے بازوؤں سے پکڑا،۔

وہ اس کے انداز پر بوکھلا گئی،

"چھوڑو مجھے! ورنہ تمہارے لیے بہت برا ہو گا! میں اپنے شوہر کو خود ڈھونڈ لوں گی ،"المیرا نے دھمکی۔دی،اسنے پراسرار نظروں سے المیرا کا چہرہ دیکھا،

"تم جاننا چاہتی ہوں کون ہے تمہارا شوہر!"سیم نے ہلکا سا جھک کر اسکی آنکھوں میں دیکھا، جہاں وہ اپنا عکس دیکھ سکتا تھا،

اسنے دھیمے سے اثبات میں گردن کو ہلایا،

"سفیان علی پاشا کا بیٹا زیغم علی!"وہ اب بھی المیرا کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا،

"تم جانتے ہو اس کو!" المیرا نے نظریں اسکی آنکھوں میں ٹکائی، ان دونوں کو

درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ تھا،

نظریں آپس میں ملی تو دل کی دھڑکن بڑھی،

اسنے المیرا کی ہتھیلی کو اپنے ہاتھ میں لیا،

اور ایک آئی ڈی کارڈ نکال کر اسکے ہاتھ میں رکھا،

جس پر سیم کی تصویر تھی اور نام کے خانے میں زیغم علی پاشا لکھا، اور والد میں

سفیان پاشا،

المیرا نے لرزتی پلکوں کو اٹھایا،

"تم میری بیوی ہو المیرا! زیغم علی پاشا کی بیوی!" اسنے المیرا کے چہرے پر آتی لٹ

کو کان کے پیچھے اڑسا،

وہ عجیب قسم کی مدہوشی میں مبتلا تھا، ایک عجیب سا سکون تھا اس کے چہرے پر،

اسکی انگلیاں اب بھی المیرا کی لٹوں میں جھول رہی تھیں،

المیرا کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی، اسے نکاح والے دن یاد آیا، پھر پروفیسر کے جنازے کا دن،

وہ وہی آواز تھی، وہی لمس تھا، المیرا کے دل نے تصدیق کی تھی، المیرا کا دل بھی اسی انداز میں دھڑکا

علی کا قد دراز تھا، اسلیے اسنے اچک کر علی کی گردن کے گرد بازو حائل کیے،

یہ سب بہت اچانک۔ ہوا

علی ایک پل کے لیے چونک گیا، اسے محسوس ہوا وہ رو رہی تھی،

وہ ڈری ہوئی تھی،۔ اسلیے شاید، اسے اس سہارے کی ضرورت تھی،

علی نے اس لمس کو قبول نہیں کیا،

اور نہ ہی اسکے گرد بازوؤں کا سہارا دیا،

"اسکے چہرے کے تاثرات ایسے تھے جیسے اسنے کچھ ایسا کر دیا ہوں جو نہیں کرنا تھا،

المیرا کے آنسو اسکے کاندھے کو بھگو رہے تھے،

''جب تک میں ہوں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا المیرا!''اسنے المیرا کو تحفظ کا احساس دلایا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»

''تمہیں بھوک لگی ہے؟،''ڈرائونگ سیٹ پر براجمان علی نے اپنے برابر میں بیٹھی المیرا کو مخاطب کیا،

وہ جو سر کو شیشے سے ٹکائے بیٹھی تھی دھیمے سے آنکھیں کھول کر اسکے چہرے کو دیکھنے لگی، جہاں کوئی تاثرات نہیں تھے،

"مجھے کچھ نہیں کھانا!''وہ دوبارہ رخ تبدیل کیے بیٹھ گئی، گاڑی سڑک پر دوڑ رہی تھی،

وہ دوبارہ آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی، جب اچانک بریک لگنے پر وہ جھٹکے سے آگے ہوئی، المیرا نے سیٹ کے کنارے کو مضبوطی سے پکڑا،

www.novelsclubb.com

اگر وہ یہ نہ کرتی تو اسکا سر سامنے لگتا بہت زور سے،

المیرا نے غصے سے علی کو دیکھا، جسکی نظر اب بھی ونڈو اسکرین پر جمی تھی،

"المیرا! نہ تم۔نے کچھ سنا اور نہ میں نے تم سے کچھ کہا! پارک میں جو باتیں ہوئی وہ وہی ختم ہو گئیں!! ہم جیسے پہلے رہ رہے تھے ویسے ہی اب رہیں گے!! تم کسی سے کچھ نہیں کہو گی!" اسنے سرد لہجے کو اپنایا، چند لمحے پہلے والا لہجہ مکمل تبدیل ہو گیا تھا،

المیرا خاموشی سے اسکا چہرہ دیکھتی رہی، علی نے سوچا تھا وہ یقیناً سوال کرے گی، مگر اسکی طرف سے کچھ سوال نہ پا کر علی کی نظریں بے ساختہ اس پر گئی،

وہ اب بھی خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی،

"کیا تمہارے ذہن میں کوئی سوال نہیں ہے؟؟" علی کو تعجب ہوا

"میری مرضی سے پہلے کب فیصلے ہوئے ہیں جو مجھے اس پر سوال ہو گا!" اسنے استہزائیہ مسکراہٹ کے ساتھ بات کہی پھر اپنی نظریں پھیر لیں،

"مجھے کیوں سمجھ نہیں آتی تم!!" وہ بڑبڑایا،

"تم بیٹھو میں تمہارے لیے کچھ لیکر آتا ہوں،" وہ گاڑی سے باہر نکلا، اور سامنے بنی ایک فوڈ شاپ میں چلا گیا،

المیرا نے ڈیش بورڈ پر رکھی ایک تسبیح دیکھی، جو سلور کی تھی، اسنے وہ تسبیح اٹھائی، اس تسبیح کے اپری حصے پر ایک نام لکھا ہوا تھا، اردو کے الفاظوں میں، لیکن آدھے نام کا حصہ ٹوٹا ہوا تھا،

وہ ابھی اس تسبیح کو دیکھ ہی رہی تھی، جب اسنے کالے لانگ کاٹ میں ملبوس سر پر گول سی ٹوپی پہنے آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے ایک شخص کو کھڑکی کے پاس کھڑا گاڑی کے شیشے کو کھٹکھٹاتا پایا،

اسکی توجہ فوراً اس کالی ٹوپی والے شخص کی طرف مبذول ہوئی، جسکا رنگ قدرے صاف تھا، اور گال پر جھریاں تھیں، وہ تقریباً چالیس کے لگ بھگ کوئی شخص تھا،، اسنے گاڑی کے شیشے کو نیچے کیا، شاید کوئی اہم بات ہو، مگر وہ تو یہاں کسی کو جانتی

نہیں تھی پھر یہ کون تھا،

وہ شخص شاید اسی موقع کی تلاش میں تھا، جیسے ہی آدھا گاڑی کا شیشہ نیچے ہوا، اسنے فورا اپنے دونوں ہاتھ گاڑی میں رکھے، وہ شاید گاڑی سے کچھ نکالنا چاہتا تھا،

اس شخص نے ایک نوٹ گاڑی میں چھوڑا، اور المیرا کے ہاتھ سے وہ تسبیح لینی چاہی، مگر المیرا نے پیچھے کی طرف وہ تسبیح اچھالی،

اس شخص نے المیرا کا گلا دبانے کی کوشش کی، المیرا نے اپنی پوری قوت لگا دی کہ وہ اس شخص کے چنگل سے آزاد ہو جائے، اسنے اپنے ناخن اس شخص کے ہاتھ میں گاڑھ دیے،

www.novelsclubb.com

اتنی شدت تھی کہ ناخن اس شخص کے ہاتھ کو زخمی کرنے میں کامیاب ہو گئے،،

المیرا کا دم گھٹنے لگا، آنکھیں باہر نکل رہی تھی، اور سرخ ہو گئی تھی،

پھر وہ شخص جس طرح آیا تھا، اسی طرح چلا گیا، المیرا کی آنکھیں بند ہو گئی تھی، وہ سمجھا کہ المیرا مر گئی ہے شاید وہ تبھی وہاں سے چلا گیا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»»

"سلیم تم جاؤ!! استنبول چلے جاؤ! تمہاری باتوں سے کچھ نہیں ہوگا!،" شانزے اور سلیم ہسپتال میں موجود تھے،

سلیم شانزے سے ملنے کے خاطر ادھر آیا تھا،اسنے تمام معاملے کو سننے کے بعد کہا سلیم کو مشورہ دیا،

"تم سہی کہہ رہی ہو! اگر وہ چاہتا ہے میں اسکے معاملات میں دخل نہ دوں تو یہی بہتر ہے،ویسے بھی مجھے بابا کی فکر ہے!" وہ پین کو انگلیوں کے بیچ بڑی مہارت سے گھما کر اس کی بات کو سہی قرار دیا،

"سلیم میں یہاں ہوں!! تم بے فکر ہو جاو!" اسنے سلیم کو یقین دلایا،

"یہی اطمینان ہے مجھے" سلیم نے اسکے کاندھے کو تھپکا،اور پین سامنے میز پر رکھ دیا،

"کیا تم سیم سے ملے بغیر چلے جاؤ گے؟؟"شانزے نے اس سے سوال کیا،

"اسے میری ضرورت نہیں ہے شانزے!"سلیم نے دل برداشتہ انداز اپنایا،اور

وہاں سے چلا گیا،

شانزے نے اسے باہر جانے تک دیکھا،

"اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو!"اسنے سلیم کے لیے دعا کی،

شانزے اداس ہو گئی، سلیم کے بعد بہت سے لوگ ہسپتال سے آئے اور گئے، مگر

اس کی نظر اب بھی ہسپتال کے داخلی دروازے پر تھی،

پھر اسنے مٹھی میں بند پین کو دیکھا،جو سلیم کے ہاتھ میں تھا کچھ دیر پہلے

شانزے کی آنکھوں میں آنسو جمع ہوئے،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

»»»»»»

"المیرا؟؟؟"علی بھاگتے ہوئے گاڑی کی طرف آیا،اسکے ہاتھ میں پکڑے سینڈوچ

دوسری طرف رکھے،اور ساتھ پانی کی بوتل بھی رکھی،

اورالمیرا کی طرف ایا،

اسنے المیرا کے گال کو تھپتھپایا،المیرا بے ہوش تھی،اسنے المیرا کے بالوں کو پیچھے کیا،

اوراسکی گردن کی طرف دیکھا،

جہاں انگلیوں کے نشان واضح تھے، جیسے کسی نے اسکا گلا دبانے کی کوشش کی ہو،

"المیرا آنکھیں کھولو!!"علی نے المیرا کے چہرے پر پانی کی چند چھینٹے پھینکی،وہ گہری سانس لیتی ہوئی اپنی آنکھیں کھول گئ

سامنے علی کا دھندلا سا چہرہ تھا،

"تم ٹھیک ہو؟؟"علی نے جانچتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا،المیرا اپنی گردن پر ہاتھ رکھتی ہوئی خود کو سنبھالتی ہوئی سر کو اثبات میں ہلا گئ

اسے اب بھی یہی محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اب بھی اسی منظر میں کہیں قید ہو،اسکی آنکھوں کے کنارے سرخ ہو رہے تھے،

www.novelsclubb.com

آنکھیں متورم تھیں،

وہ سکتے کے عالم میں ونڈو اسکرین کو گھورتی رہی،

"المیرا؟؟ کیا ہوا ہے؟؟" چند لمحوں بعد اس نے المیرا کو پھر مخاطب کیا،

المیرا نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا،

پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی، آج اسے اپنی موت بہت قریب لگی،

آج سہی معنوں میں اسے موت سے خوف آیا،

وہ اس کیفیت میں تھی کہ چاہ کر بھی اسکی زبان حرکت میں نہیں تھی،

"میں مرنا نہیں چاہتی!!" اسنے بامشکل لفظ ادا کیے، پھر دوبارہ رونا شروع کر دیا،

علی نے پہلے اسکا چہرہ دیکھا پھر اسکی گردن کو دیکھا،

جس پر ابھی بھی انگلیوں نشان واضح تھے،

"بتاو مجھے!! کیا ہوا ہے تمہارے ساتھ،" علی نے تحمل کا مظاہرہ کیا،

مگر المیرا مسلسل رو رہی تھی،

علی نے اسٹیرنگ پر زوردار ہاتھ مارا، پوری شدت سے المیرا پھر کانپ گئی،

اسے اپنے سوال اور باتیں دہرانا پسند نہیں تھیں, اور وہ غصے کا تیز بھی تھا،

"اللہ مجھے صبر دے!!!" علی نے آسمان کیطرف دیکھا، وہ اسکے رونے الجھن زدہ ہو رہا تھا،

"ہم ڈاکٹر کے پاس جا رہے ہیں!" علی نے گاڑی گھمائی، اور تیزی سے ہاسپٹل جانب رخ کیا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

•»»»»»

"علی اسکی یہ حالت کس نے کی ہے اللہ اللہ!" شانزے اپنے روم سے نکلی، وہ شانزے کے پاس ہی لے آیا تھا اسے،

اور وہ خود باہر کھڑا تھا، روم کے،

"مجھے نہیں معلوم کب سے بس روئے جا رہی ہے، کوئی بات ہوئی تمہاری!" علی نے اپنے کان لو مسلتے ہوئے بھوری آنکھیں شانزے پر ٹکائی،

"تم یہ دیکھو کتنی ڈری ہوئی ہے وہ! تم اسے خاموش نہیں کروا سکتے تھے!" شانزے نے اسکی بات کاٹی، اور بھونیں اچکاتے ہوئے اسے ٹوکا،

"مجھے ایسی سیچویشن کو ڈیل نہیں کرنا تا، اور تم لڑکیاں تو ہوتی ہی ایموشنل ہو! زرا سی بات کو اتنا بڑا بنا لیتی ہو،" اسنے بازوں لپیٹتے ہوئے لاپروائی کی حدیں عبور کیں،

شانزے نے اسکے اطمینان پر بے یقینی سے کاندھے اچکائے،

"زرا سی بات؟؟ علی وہ بیوی ہے تمہاری! اگر تھوڑی اور دیر ہوتی تو آج تم المیرا کو کھو دیتے!" شانزے نے اسے بتایا، علی نے شانزے کا چہرہ دیکھا، اسکے ماتھے پر چند لکیریں بنی پھر سمٹ کر دوبارہ غائب ہو گئیں،

"اگر وہ ہوش میں ہے تو اسے نیچے بھیج دو میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہو۔ اسکا!" اسکی مکمل بات سننے کے بعد اسنے کوئی حال چال پوچھنے کی بجائے ایک ٹکا سا جواب

دیا، پھر چابی کو ہاتھ میں جھلاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا،

اسکے ماتھے پر پریشانی یا خوف کی شکن تک نہ ائی، وہ کتنا پتھر دل تھا،

"علی...." شانزے نے روکنا چاہا مگر وہ نہیں رکا،

اور سیدھا نیچے چلا گیا،

وہ واپس المیرا کے پاس ائی،

"المیرا جان!! کیا ہوا تھا کون تھے وہ لوگ!!" شانزے اسکے بالوں کو سہلاتے

ہوئے پوچھا،

"مجھے نہیں معلوم وہ اچانک آیا،

کھڑ، کھڑ کی بجا بجانے لگا! المیرا نے رونے کی۔ وجہ سے اٹک کر بول رہی تھا،

"میں نے جب کھڑ کی کھولی، تو، تو" وہ پھر اٹکی،

"اسنے ایک کاغذ گاڑی میں پھینکا پھر اسنے وہ تسبیح چھیننی چاہی، مگر میں نے اسے

پیچھے پھینک دیا،

پھر اسنے مجھے مارنے کی کوشش کی،اور اسکے بعد کیا ہوا مجھے نہیں معلوم"المیرا نے اپنے رونے پر قابو پایا،

جبکہ شانزے گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی،اسکا ہاتھ اب بھی المیرا کے بالوں میں تھا،

"تم فکر نہ کرو! سب ٹھیک ہو جایے گا!!"شانزے نے اسے تسلی دی،

وہ اس حادثے پر سلیم کی کی گئی حرکت فراموش کر چکی تھی،

"المیرا چلو میرے ساتھ نیچے، سیم تمہارا انتظار کر رہا ہے"اسنے المیرا سے کہا، جس پر المیرا نے اثبات میں گردن ہلائی،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»

علی نے پوری گاڑی کا جائزہ لیا،اسے وہ تسبیح دیکھائی نہ دی اسنے ڈیش بورڈ پر ایک کاغذ دیکھا،

اسنے تفتیشی انداز میں کاغذ کو دیکھا، پھر نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے، اسنے اس مڑے ہوئے کاغز کو کھولا،

"زیغم علی آج تو تمہاری بیوی زندہ بچ گئ، مگر اگلی بار اسکا جنازہ پڑھنے کی تیاری کرنا!

'گمنام!

علی نے دانت بھینچے، اور اس کاغز کو مٹھی میں دبوچ کر اپنی گاڑی پر زوردار لات رسید کی

اسے اپنے کاندھے میں ٹیس اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی، کیونکہ زخم کچا تھا ابھی،،

"کون!

"کون ہو تم!!"

"سلیم

سلیم ء تم اگر ان سب کے پیچھے ہوئے تو قسم سے سارے تعلق توڑ دونگا میں تم سے!"اسنے زوردار ہاتھ گاڑی پر مارا، اور دبی آواز میں غرایا،

www.novelsclubb.com

اوران سارے معاملات کا قصوروار ایک ہی شخص کو ٹھہرایا،

جب اسنے سامنے سے شانزے اور المیرا کو آتے دیکھا، المیرا کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی،

علی نے اسکے لیے گاڑی کا دروازا کھولا،

المیرا پاؤں سمیٹ کر گاڑی میں بیٹھی، سینڈوچ اور پانی کی بوتل ہنوز سامنے رکھے تھے،

علی نے دروازا بند کیا،

اور شانزے کے پاس ایا، جو اسی انتظار میں کھڑی تھی،

"المیرا بہت ڈری ہوئی ہے علی، تم اسے اکیلا نہیں چھوڑنا، تم اسے اپنے ساتھ کیوں نہیں رکھ لیتے!" شانزے نے بازو لپیٹتے ہوئے علی کو تجویز دی، علی نے لب بھینچ کر بھونیں اچکاتے ہوئے اسکی طرف نا سمجھی سے دیکھا،

"تم جانتی ہو تم کیا کہہ رہی ہو؟" اسنے دبی آواز میں سختی سے کہا، اسکے چہرے کی

رگیں مارے غصے کے تنی ہوئی تھی،

"اس میں ہرج ہی کیا ہے؟ زمہ داری ہے وہ تمہاری!" شانزے نے زمہ داری لفظ پر زور دیا،

اسکی بات پر علی ایک پل کے لیے خاموش ہو گیا,

"سلیم کہاں ہے تم جانتی ہو!" اسنے بات تبدیل کی، وہ بات گھمانے میں ماہر تھا،

اچانک سوال پر شانزے بوکھلائی،

"م مجھے نہیں معلوم" شانزے جھوٹ کا سہارا لیا,

علی نے آتے جاتے لوگوں پر نظر گھمائی، پھر نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا،

"ٹھیک ہے!" اسنے واپسی کے لیے قدم موڑے، جبکہ شانزے اپنی انگلیوں کو بری طرح مسل رہی تھی،

علی جانتا تھا، شانزے جانتی ہے سلیم کہاں ہے، مگر وہ اس سے جھوٹ کیوں بول رہی تھی،

علی کو سمجھ نہ ائی،

علی نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی، چند ساعتوں بعد گاڑی شفاف روڈ پر پھسلتی ہوئی نظر ائی،

سارا راستہ دونو کے مابین یک لفظ گفتگو بھی نہ ہوئی، اور خاموشی چار واطراف چھائی رہی، نہ تو اسنے حال پوچھا، اور نہ ہی اسکے آنسو پونچھے،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

•»»»»»»

وہ دونوں لفٹ میں تھے، المیرا وقفے وقفے سے آنسو بہاتی جب بھی وہ اس واقعے کے بارے سوچتی بے ساختہ آنسوا سکی آنکھوں سے نکلتے جاتے،

اور کبھی کبھی ہچکی بندھ جاتی،

علی اسکے رونے سے سخت بیزار نظر آیا.

"خدا کے لیے چپ کر جاو" اسنے دونوں ہاتھ اسکے سامنے کیے اور تیز آواز میں کہنے

لگا،

اسے نہیں معلوم تھا،چپ کیسے کروایا جاتا ہے،پیار کیسے نبھایا جاتا ہے،

ا

جب جب وہ روتا تھا تو یماش پاشا اسے ڈانٹ کر ہی چپ کرواتے تھے بچپن میں،اور آج وہ بھی المیر اپر یہی داؤ آزما رہا تھا،

وہ بچپن سے ہی سنگ دل لوگوں میں پلا بڑھا،اسکے دل۔سے ہر احساس چھین لیا گیا تھا،

"خاموشی سے میرے پیچھے او،اگر اب تمہارے رونے کی آواز میرے کانوں سے گزری تو بہت برا ہو گا تمہارے لیے!"اسنے تیوری چڑھائے اسے دھمکایا،پھر اسکی کلائی پکڑتا،اسے اپنے ساتھ اپنے اپارٹمنٹ میں لے ایا،

"تم یہی رہو گی اب سے!!"اسنے جیسے حتمی انداز میں فیصلہ سنایا،پھر دروازا بند کر دیا،

المیرا نے سہمی نظروں سے اس کو دیکھا، پھر دروازا بند ہو گیا

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

آسمان میں چلتے بادلوں کی طرح،

وہ ایک شخص ہے بدلتے رنگوں جیسا،

نادان دل سمجھے بھی کہیں کہ،

کہاں ہو سکتا ہے کوئی شخص اس جیسا،

لائبہ سمیع

www.novelsclubb.com

»••••••••••••ھ••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

»»»»»»»

"سلیم فون اٹھاؤ..!" اسنے کتنی کالز کی مگر ایک کال کا بھی جواب نہ ملا،

رات اپنے آخری پہر کو پہنچ چکی تھی،

صبح ہونے میں کچھ وقت ہی تھا، وہ ابھی تک گھر نہیں گیا تھا، بلکہ ایک سنسنان سی جگہ پر بینچ پر بیٹھا ہوا تھا، وہ ایک درخت کے ساتھ لگی بینچ تھی،

نہ وہاں بندہ تھا نہ بندے کی زات،

وہاں صرف علی اکیلا تھا،

اسنے میسج بھی کیے مگر کوئی جواب موصول نہیں ہوا، یوں اسکا شک یقین میں تبدیل ہو رہا تھا،

وہ غصے اور جھنجھلاہٹ کی ملی جلی کیفیت کا شکار تھا، غصے میں آکر فون زمین پر دے مارا، ٹمٹماتی روشنی میں، اسکا سایہ کافی دراز نظر آرہا تھا،

اسنے کنپٹی سے اپنے بالوں کو پکڑا اور زمین پر بیٹھ گیا،

ایک طرف اسکا بھائی تھا، اور ایک طرف وہ لڑکی،

اسکے دل نے دعا کی کاش جیسا وہ سوچ رہا ہے ایسا نہ ہو،

"کیا ہو گیا ہے میرے ساتھ!!!"

"بابا سہی کہتے ہیں، یہ عورتیں سوائے زہنی ازیت کے کچھ نہیں ہیں!!!اسنے میرے بھائی کو میرا دشمن کر دیا!!!"وہ زوردار آواز میں چیخا حتی کے درختوں کے پتوں اور زمین پر گرے پتھروں اس بات کے گواہ بن گئے،

"یااللہ مجھے صبر دے"منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوا، پھر اپنی گاڑی کی طرف ایا،اس معاملے میں وہ کسی کی مدد نہیں لے سکتا،اسے اس معاملے کو خود سلجھانا تھا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»»

www.novelsclubb.com

رات کے پہر وہ اپارٹمنٹ میں داخل ہوا،وہ اندر کا حال دیکھ کر ایک پل کے لیے چونک گیا،ہر چیز اپنی جگہ پر رکھی ہوئی تھی،

صاف ستھری ہر شہ اور ڈائننگ ٹیبل پر اسکے لیے کھانا بھی رکھا تھا جو کانچ کے برتن سے ڈھکا ہوا تھا،

اسکے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ دوڑی،

اسنے اپنا کوٹ اتار کر کرسی پر لٹکایا،اور کھانا دیکھا،

اسنے یقیناوقت کاٹنے یادل بہلانے کے لیے یہ سب کیا ہو گا،

علی نے سوچا، پھر صوفے پر دیکھا وہ وہاں لیٹی ہوئی تھی، شاید سو رہی تھی،اور وہ بھی گہری نیند میں،

کیونکہ سارا دن مصروف رہا وہ یقیناً تھک گئی ہو گی،

وہ صوفے کے قریب ایا،اسے سوتے ہوئے دیکھا، پھر ایک چادر اٹھا کر اسے اوڑھائی،

www.novelsclubb.com

وہ نیند میں چونک رہی تھی, جیسے کوئی خواب دیکھ رہی ہو، پھر نیند میں ہی مسکرادی،

وہ جب مسکراتی تو اسکی آنکھوں کے پاس دو چھوٹی لکیریں بنتی تھی،

یہ بات علی نے نوٹ کی،

پھر اپنا کوٹ کرسی سے اٹھاتا، بیڈ روم کی طرف چل پڑا، بیڈ روم بھی کافی صاف

ستھرا تھا،اور بستر کی چادر بھی کافی سلیقے سے بچھی ہوئی تھی،

اتناسلیقہ المیرا میں اچانک کہاں سے آگیا تھا،اسکی خبر المیرا کو بھی نہیں تھی،

اسنے الماری پر ایک کاغذ چپکا پایا،

"تم جب اس کمرے میں اوگے تو اس خوش فہمی میں نہ رہنا کہ یہ میں نے تمہارے لیے کیا ہے ! یہ اس احسان کا بدلہ ہے جو تم نے پروفیسر کے جنازے والے دن مجھ پر کیا تھا،اور نکاح والا احسان اب بھی باقی ہے وہ وقت آنے پر چکادونگی !" جس انداز میں وہ نوٹ لکھا گیا تھا،اس سے یہی ثابت ہو رہا تھا،کہ لکھنے والے نے اس قلم اور کاغز پر بھر کر غصہ اتارا تھا اپنا،

وہ اتنا کچھ بول سکتی تھی۔ علی کو یقین نہ ہوا،

وہ یقیناً ایک پہیلی تھی،کہاں وہ اسکے سامنے ایک معصوم شریف لڑکی تھی،کہاں ایسا خطرناک خط کہ سامنے والا کا سر پھوڑ دے،

اسے یاد آیا،عباس کو بھی رکھ کر تھپڑ رسید کیا تھا،اس معصوم لڑکی نے، علی کا ہاتھ

www.novelsclubb.com

بے ساختہ اپنے چہرے پر گیا،

پھر جھرجھری لیتے ہوئے دونوں بھونیں اچکائی،

"انگری برڈ" علی نے زیر لب دہرایا،

››››••••••••••••••••››››››››••••••••••••••••››››››››••••••••

•››››››

صبح کافی مہکی۔ مہکی۔ سی تھی جیسے کسی نے صندل کی خوشبو کو پوری فضا میں پھیلا دیا ہو،

لندن کی عمارتوں میں صبح کی نرم سی تپش اب بھی کہیں تھیں، ابھی اس سفید روشنی نے کی پیلاہٹ نہیں پکڑی تھی،

موسم نرم گرم تھا، بارش کے آثار بتائے گئے تھے، اسلیے پرندے بھی گھونسلے میں دبک کر بیٹھے تھے،

وہ معمول کے مطابق اٹھا،

فریش ہو کر اسنے کپڑے تبدیل کیے، سفید رنگ کی شرٹ اور بلو جینس میں وہ نظر لگنے کی حد تک حسین لگ رہا تھا،

وہ سنگھار میز کے سامنے کھڑا اپنی شرٹ کے بٹن لگا رہا تھا، اور ساتھ ساتھ اپنے چہرے کے نقوش کا جائزہ لے رہا تھا،

پھر برش اٹھا کر بکھرے بے ترتیب بالوں کو سنوارا،

آنکھیں نیند کی کمی کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی، اور سفید رنگ پر یہ بھوری آنکھیں خوب جچ رہی تھیں،

"المیرا... چیچ بے وقوف لڑکی!" اسنے خود ہی اس بات کی تصیح کی،

پھر آخری بار خود کو شیشے میں دیکھتا، سامنے رکھے پرفیومیز میں سے ایک خود پر چھڑکتے ہوئے، وہ گانا گنگنا رہا تھا،

پھر وہ باہر آیا روم سے تو دیکھا، المیرا فرش پر سو رہی تھی، اسے عجیب تعجب ہوا، کل رات تو وہ صوفے پر تھی اور ابھی صبح وہ۔ یہاں فرش پر سو رہی ہے،

اور وہ بھی یو دوپٹہ لپیٹ کر، جیسے نماز پڑھ رہی ہو،

وہ کچن میں آیا، ایک کیبنٹ بے وجہ کھولا، اور پھر زور سے بند کر دیا، پھر فریج کا دروازا کھول کر تیزی سے بند کر دیا،

جب بھی وہ حرکت کرتا یہ، ہر بار المیرا پر چور نظر ڈالتا کہ وہ نیند سے بیدار ہوئی کہ۔ نہیں،

یہ اسکا نرالہ انداز تھا نیند سے اٹھانے کا،

کیا ہی عجیب طریقہ تھا، اسے نیند سے اٹھانے کا،

وہ ایسا ظاہر کروانا چاہتا تھا جیسے وہ خود اٹھی ہے آوازوں سے،

اور علی کو اس کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا،

اسنے ایک گلاس دودھ نکالا فریج سے پھر اسی زوردار طریقے سے بند کیا، پھر ایک چور نظر اس پر ڈالی مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی،

وہ دودھ کا گلاس ہاتھ میں اٹھائے، زور سے پیر فرش پر مارتا ہوا اسکے پاس سے گزرا،

مگر وہ بھی نیند کی پکی تھی شاید،

اسنے کرسی سرکائی چرر سی آواز وہاں پیدا ہوئی،المیرا کی نیند میں خلل پڑا،وہ کسمسائی،

علی کو لگا یہ طریقہ کام کر رہا ہے،

اسلیے ایک ایک کر کے چاروں کرسیاں سرکائی،

اور عجیب سی چڑڑ سی آواز پیدا ہوتی جب فرش سے کرسی کے پیر ٹکراتے،

وہ آنکھیں ملتے نیند سے اٹھی،اور علی جھٹ سے کرسی پر بیٹھ گیا،اپنے دودھ کے

گلاس کے ساتھ،

اور گھونٹ گھونٹ پینے لگا،

www.novelsclubb.com

"اٹھ گئے اپ؟؟"وہ جب مکمل حواسوں میں آئی تو علی کو وہاں دیکھ جھٹ سے

سیدھی ہوئی،اور آتی جمائی روکتے ہوئے پوچھنے لگی،

مگر علی بھی اداکاری میں بادشاہ تھا،گردن ایسے پھیر کر اسے دیکھا گیا،جیسے اسکا اٹھنا

اتفاق ہو،

"نماز پڑھنے کے بعد نا جانے کب آنکھ لگ گئی، آپ بیٹھے میں ناشتہ بنا دیتی ہوں!"

وہ اپنی جگہ سے اٹھی،

"رونے کے علاوہ بھی تمہیں کوئی کام۔اتا ہے؟" علی نے حیرانی سے المیرا کو دیکھا، اسکی باتوں میں واضح طنز تھا،

المیرا سپاٹ نظروں سے اسے دیکھا، علی کو اسکے تاثرات دیکھ رات والا خط یاد ایا، شوہر شیر ہی کیوں نہ بیوی سے ڈرتا ہے،

"ایک کام کرو ناشتہ رہنے دو!" اسنے دودھ کے گلاس کے گھونٹ لیتے ہوئے کہا،

المیرا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا،

"تمہیں کچھ کھانا ہے تو میں لے آتا ہوں!" شفاف دودھ کا آخری گھونٹ اسنے اپنے حلق میں اتارتے ہوئے المیرا سے کہا، اور کرسی سرکاتے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا،

وہ ہر بات ٹھہر کر بولنے کا عادی تھا، مگر المیرا کے سامنے وہ ایک سانس میں مکمل

www.novelsclubb.com

جملہ کہہ دیتا تھا،

''میں بنالونگی!''المیرا نے اسکی آفر رد کی، علی نے لاپروائی سے کاندھے اچکا یے,

المیرا نے فریج کھول کر اس میں سے ایک انڈہ نکالا، پھر ٹماٹر، پیاز اور ہری مرچوں کو باریک باریک چکور چکور کاٹنے لگی،

''میں تمہاری مدد کروادیتا ہوں!''علی اسکے ساتھ کچن میں ایا، المیرا نے ابھی بھی نماز کی طرح دوپٹہ لپیٹا ہوا تھا،

''نہیں آپ رہنے دیں''اسنے منع کرنا چاہا مگر وہ کسی کی سنتا نہیں تھا،

''میں کافی اچھا آملیٹ بنالیتا ہو ویسے!''علی خود کی تعریف کرنے سے باز نہ رہا،

اسے رہ رہ کر وہ خط یاد آرہا تھا،

اور المیرا اس پر ڈری ہوئی تھی کہ اسنے وہ خط پڑھا بھی تھا یا نہیں،

"اگر وہ خط پڑھ لیتا تو ابھی ایسا رویہ نہیں ہوتا شاید اسنے نہیں پڑھا ہوگا!''المیرا نے دل میں سوچا اور ٹماٹر کے ٹکرے ٹکرے کیے،

علی کو معلوم تھا وہ یہ خط لینے کمرے میں آئی ہو گی، تبھی وہ الماری پر نہیں تھا،

اسنے رات میں دوبارہ اس نوٹ کو الماری پر چپکا دیا تھا، تاکہ المیرا سے کل صبح اس بارے میں سوال کرے مگر جب وہ اٹھا تو وہاں کچھ بھی ایسا نہیں تھا،

المیرا نماز کے لیے اٹھی ہو گی تو یقیناً اسی نے وہ نوٹ وہاں سے نکال لیا ہو گا، علی یہی سوچ رہا تھا،

اور المیرا نے کیا بھی یہی تھا، فجر کے لیے جب وہ اٹھی تھی تو اسنے وہ نوٹ نکال کر پھاڑ کر پھینک دیا تھا،

وہ بس اپنا غصہ کسی طرح نکالنا چاہتی تھی، مگر اس حرکت کے بعد وہ یقیناً شرمندہ ہو رہی تھی، اور نہ ہی وہ ابھی علی کے رد عمل کے لیے تیار تھی،

علی نے فرائی پین کو چولہے پر رکھا، اور اسمیں تھوڑا زیتون کا تیل ڈالا،

پھر کٹی سبزیاں اس میں ڈالیں،

پھر کالی مرچیں نمک اور کٹی مرچ انڈے میں شامل کر کے اسے پھینٹنے لگا،

''المیرا تم نے آگے کیا کرنا ہے؟''اسنے انڈے کو پھینٹتے ہوئے المیرا سے پوچھا،

المیرا جو اسے کام کرتا دیکھ رہی تھی اس کی بات پر اچانک سے متعجب ہوئی،

''مطلب؟''آنکھوں ہو پٹپٹائے رسانیت سے پوچھا،

وہ علی کے کاندھے تک بھی مشکل سے نہیں آتی تھی، علی قد کاٹھ میں کافی اچھا تھا،

"مطلب یہ کہ آگے پڑھنا چاہتی ہو؟''علی نے بھی اسی لہجے میں جواب دیا، عجیب موڈی قسم کا انسان تھا،

جب دل چاہتا سر کا تاج بنالیتا، اور جب موڈ بگڑتا تو حال تک نہ پوچھتا،

علی کی بات پر اسکی آنکھوں میں چمک آئی،

اسکے سوال پر المیرا نے جھٹ سے اثبات میں گردن ہلائی،

''میں نے پروفیسر سے وعدہ کیا تھا کہ تم ایک خود مختار بہادر اور زمہ دار المیرا بنو گی''

علی نے پھینٹے ہوئے انڈے کو فرائی پین میں ڈالا،

پھر تیز تیز چمچ فرائی پین میں چلانے لگا، المیرا کی آنکھیں پھیلی،

تیزی سے چمچ چلانے کی وجہ سے انڈہ بھی ٹکرے ٹکرے ہو گیا،

اسلیے اب وہ کہیں سے بھی آملیٹ نہیں لگ رہا تھا،

"یہ کیا حشر کر دیا آپ نے آملیٹ کا!" المیرا نے تاسف سے اپنے سامنے کھڑے علی کو دیکھا،

"یہ میرا کچن ہے، میرا آملیٹ ہے میری مرضی ہے!" علی نے مغرورانہ انداز میں کاندھوں کو اچکایا، اور ناز سے گردن جھٹکی،

"مگر کھانا مجھے ہے!" المیرا کو ملال ہوا،

"بے فکر رہو، اسکا ٹیسٹ بہت مزیدار ہو گا!!" اسنے آملیٹ جو اب افسوس کے ساتھ آملیٹ نہیں رہا تھا، پلیٹ میں نکالا،

اور ڈبل روٹی کے سلائسس کے درمیان میں رکھ کر

ایک سینڈوچ کی طرح بنا دیا،

پھر پلیٹ اٹھا کر ڈائننگ ٹیبل پر لے آیا،

"جبکہ المیرا اب چائے ایک کپ میں نکال رہی، اور وہ اطمینان سے کرسی سے ٹیک لگائے بازو لپیٹے المیرا کی ہر حرکت پر نظر کیے ہوئے تھا،

"کسی کہ کمرے میں بغیر اجازت جانا بد تمیزی ہے!" علی نے انگلیوں کو چٹخاتے ہوئے ایک کتاب اٹھائے پڑھنے لگا،

المیرا اس کی آواز پر ٹھٹک گئی، اور چائے تھوڑی اسکی ہتھیلی پر گری اسنے کیتلی کو سلیپ پر رکھ دیا،

اور اپنی چیخ روکنے کی بھرپور کوشش کی، اسکی ہتھیلی سرخ ہو رہی تھی،

اسنے بیسن کا نل کھول کر ہتھیلی اسکے نیچے کی،

"چچچ! المیرا صرف رونا اچھے طریقے سے آتا ہے تمہیں!" کتاب پر ہی نظریں رکھے اسنے طنز کرنے میں پہل کی،

المیرا نے دانت بھینچ کر اسے گھوری سے نوازا،

"گلا دبانا بھی آتا ہے!" المیرا بڑبڑائی،

اسکی بڑبڑاہٹ علی کے کانوں تک نہ پہنچی،

"کچھ کہا تم نے؟" اسنے بھونیں اچکایے المیرا کو دیکھا، جواب چائے کا کپ اٹھائے ڈائننگ ٹیبل کی طرف ہی آرہی تھی،۔

"بہت شکریہ چائے کے لیے! اپنے لیے دوسری بنالینا!" علی نے اسکے ہاتھ سے چائے لی۔، المیرا نے اسے منہ کھولے دیکھا،

المیرا کا دل چاہا اسکا سر پھوڑ دے، جب پہلے ناشتے کا پوچھا تھا، بندہ تب ہی کہہ دیتا، چائے پینی ہے

المیرا نے صبر کے گھونٹ پیے پھر جھٹکے سے کرسی کھسکا کر بیٹھی،

وہ گہری نظروں سے المیرا کو دیکھنے لگا، اتنا کہ اب المیرا کو اسکی نظروں سے الجھن ہونے لگی تھی،

اسنے علی کے بنائے گئے آملیٹ سے بائٹ لی،،

"اچھا بنایا ہے!" المیرا نے پلیٹ پر نظر رکھتے ہوئے بات کہی، انداز رسمی تھا،

"یہ مت سمجھنا کہ میں نے یہ تمہارے لیے کیا ہے! یہ کل والے احسان کا بدلہ چکایا ہے بس میں نے!" وہ کرسی کھسکا کر کھڑا ہوا، اسکا لہجہ کافی بدلہ ہوا تھا، سنجیدہ بھی، اسنے وہی نوٹ والے لفظ دہرائے تھے، اسلیے المیرا کو دھچکا لگا، وہ کھانسنے لگی، حتی کے آنکھوں کے کناروں میں پانی بھر آیا، اسنے جگ سے پانی نکال کر المیرا کے سامنے کیا،

المیرا نے پانی کے دو گھونٹ پیے، اسکی حالت سہی ہوئی، مگر چہرہ سرخ ابھی بھی ہو رہا تھا،

"لیکن تم چائے بالکل اچھی نہیں بناتی!" علی نے صاف گوئی اختیار کی، اور چائے کی پیالی اسکے سامنے کی، جس میں سے تقریباً ایک گھونٹ ہی چائے پی گئی تھی، المیرا کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا، وہ منہ پر ہی بے عزت کر دیتا،

اسے دل رکھنا نہیں آتا تھا،

"رات میں کچھ نہیں بنانا میرے لیے, میں یوں روز روز ناشتہ نہیں بنا سکتا اب!"

اسنے چابی اٹھائی اور سرسری انداز میں کہتا اپارٹمنٹ سے باہر نکل گیا،

المیرا نے اسے باہر جانے تک دیکھا، پھر اپنے سامنے رکھی پلیٹ کو سرکا دیا،

"کہاں پھنس گئی ہوں میں!" اسنے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرائے، اپنی قسمت پر ملال کیا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

»»»

"تم اب زیادتی کر رہے ہوں سیم! سلیم ان سب کا قصوروار ہو ہی نہیں سکتا!" وہ دونوں ایک خوبصورت جھیل کے سامنے کھڑے تھے،

شانزے نے آسمانی رنگ کی شرٹ اور سفید پینٹ پہنی ہوئی تھی،

ارد گرد ہریالی تھی،

"شانزے کہاں ہے پھر وہ؟ کیوں اگنور کر رہا ہے مجھے وہ؟" دونوں ہاتھ ہوا میں جھلا کر اسنے غصے سے پوچھا،

''وہ جہاں بھی ہو سیم مگر سلیم کبھی بھی تمہارے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا'' شانزے بھی تڑک سے بولی، ہوا کی وجہ سے اسکے بال مخالف سمت اڑ رہے تھے،

''مجھے سمجھ نہیں آتا تم ہمیشہ اسکی طرف سے کیوں بولتی ہوں!'' اسنے کاندھے اچکایے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، شانزے اسکی بات پر لاجواب ہوئی،

''میں پاگل ہو جاؤ گا!!'' اسنے پتھر اٹھا کر جھیل کی طرف پھینکا اور وہاں سے پاؤں پٹختا ہوا چلا۔ گیا،

"میں کسی کو اجازت نہیں دونگی کہ وہ بے وجہ تم پر الزام لگائے سلیم!'' شانزے نے جیب میں رکھے پین کو نکالا، پھر اسکی طرف دیکھا،

''تمہیں یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا! یہ زخم پھر اکھڑ گئے سلیم!'' آنسوو کی بوندیں اس نیلے رنگ کے پین پر گرتی زمین بوس ہوئی،

اسکے زہن میں وہ مرحلہ گھوما، جب وہ استنبول سے لندن آنے کے لیے رضامند ہوئی تھی, یہ لڑکپن کا دور تھا اس کا، جب یماش پاشا سے اس نے یہاں آنے کی

اجازت مانگی تھی،

ماضی!

''ماموں!''

''ہاں کہو، شانزے خانم!''نہایت محبت بھرے لہجے میں کہا گیا،

"ماموں میں پڑھنے کے لیے باہر جانا چاہتی ہو!''

یماش پاشا راکنگ چیئر پر بیٹھے تسبیح پڑھ رہے تھے،اور سلیم ان کے پاؤں دبا رہا تھا،

وہ تقریباً تئیس سالہ نوجوان تھا خوش شکل تھا،

اسکی بات پر اسنے انیس سالہ شانزے کو گردن گھما کر دیکھا،

''شانزے بچی! کیا ہوا ہے؟ کوئی پریشانی ہے یہاں!'' یماش پاشا کمر سیدھے کیے بیٹھے،

سلیم نے ان کے پاؤں چھوڑے،

''نہیں ماموں، بس میں چاہتی ہوں باہر جا کر پڑھنا!''شانزے کو کوئی ٹھوس وجہ

نہیں ملی،

"ٹھیک ہے اپنی ماں سے پوچھ لو وہ کیا کہتی ہے" یماش پاشا کبھی بھی شانزے کی کسی بات سے انکار نہیں کر سکتے تھے،

وہ اکلوتی بھانجی تھی ان کی، ان کے گھر کی رونق،

وہ گردن اثبات میں ہلاتی کمرے سے چلی گئی، سلیم اسکے پیچھے ایا،

"شانزے! اسکی گہری آواز نے شانزے کے قدم روکے!

"یہ میں نے تمہارے لیے لیا تھا!" اسنے جیب سے ایک پین نکال کر شانزے کو دیا۔

www.novelsclubb.com

شانزے مسکرائی، پھر جلد ہی مسکان سمٹ گئی،

"شکریہ!" اسنے اس پین کو لیا،

"جب بھی تم اس کو دیکھو گی میری یاد آئے گی تمہیں" سلیم نے وجہ بتائی،

"مجھے لگتا ہے بابا مجھے بلا رہے ہیں" سلیم یہ کہتا وہاں سے گیا شانزے خانم نے سلیم کی پشت دیکھی،

پھر پین کی طرف دیکھا، ایک آنکھ سے آنسو نکلا،

''امی کہتی ہیں یہ ممکن نہیں ہے! ماموں کبھی نہیں مانیں گے! کیا تم سے محبت لاحاصل ہے سلیم!!''

''میں یہاں سے تمہاری وجہ سے جا رہی ہوں،

ممکن ہے میں اس زخم کو بھول جاؤ'' اسنے اس پین کو اپنے پاس رکھا،

مگر اس دور کی محبت بھلائے نہیں بھولتی، یہ محبت لڑکپن کی محبت یہ بہت تکلیف دہ ہوتی ہے،

حال،

شانزے نے ان سوچو کو توڑ کر اپنے آنسو صاف کیے، پھر جھیل کے پانی کو دیکھا، اور پھر آسمان کو،

''میری۔دعا ہے تم جہاں ہو وہیں خوش رہو!''وہ یہ کہتی وہاں سے چلی گئی،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

»»»»»»

"آج بارش کے آثار لگ رہیں خالد بے''وہ ایک چھوٹے سے ہوٹل میں بیٹھا تھا،

جہاں چند اور لوگ بھی تھے،

لکڑی کی بینچوں پر بیٹھے،یہ درختوں کے وسط میں ایک دکان تھی،جہاں کباب اور مچھلی فرائی بنتا تھا،

ابھی اسکی پلیٹ میں بھی کباب رکھے تھے,ساتھ ہری مرچیں ٹماٹر اور پیاز رکھی ہوئی تھی،جن کو مصالحے میں توے پر گرم کیا گیا تھا،

رات کے اندھیرے کی وجہ سے ایک بلب وہاں روشن تھا،

خالد بے ایک بوڑھے آدمی تھے،جب جب علی الجھا ہوا ہوتا تو وہ ان کے پاس اتا،

اس دن بھی وہ خالد بے کے پاس آیا تھا،تو انہوں نے المیرا سے نکاح کا مشورہ دیا تھا،

"ہاں سردی بھی کافی بڑھ گئی ہے!"علی نے چھری کانٹے کی مدد سے کباب توڑا،

اور پھر کھایا،

"ویسے کتنا خوبصورت ہے یہ موسموں کا بدلنا، کبھی گرمی ہوتی ہے کبھی سردی!"

خالد بے رسانیت سے اسے کھاتا دیکھ رہے تھے،

"بالکل جیسے دن رات میں تبدیلی ہوتی ہے!"علی نے گردن اپر کیے خالد بے کو

دیکھا، آخر وہی وہ بندے تھے جن کہ مشورے کو علی ہمیشہ مانتا تھا،

وہ پہلے استنبول میں تھے، پھر کسی وجوہات کے بناپر یہاں آ گئے تھے،

وہ علی کو بہت اچھے سے جانتے تھے،

"ہاں بالکل جیسے انسان میں جز باتوں کا تغیر ہوتا ہے"انہوں نے اپنی بات کہی، مگر

ان کی بات میں چھپا میں بدلاؤ وہ بھانپ چکا تھا،

اسلیے اسنے اپنے ہاتھ روک لیے، اور نا فہمی سے کاندھے اچکائے،

اسکی اس حالت پر خالد بے مسکرائے،

"علی،" انہوں نے علی کی ہتھیلی پر اپنی ہتھیلی رکھی،

"تمہیں ایک کہانی سناتا ہوں،

ایک بار کا زکر ہے، ایک لڑکا تھا، اسے بادشاہ کی بیٹی سے عشق ہو گیا،

شہزادی بہت حسین تھی، پورے گاؤں میں اسکی خوبصورتی کے بارے میں سن رکھا تھا۔

مگر شہزادی کو کسی نے نہیں دیکھا تھا،

بس سنتے سنتے بات سے افسانے بن گئے،

اور سنی سنائی باتوں سے تصور کی جانے والی شہزادی سے محبت ہوئی تھی،

اب اس لڑکے کو اسکے بتائے گئے حسن سے عشق ہو گیا، وہ بادشاہ کے محل پہنچا،

اسکے دل میں چاہ ہوئی کہ وہ شہزادی کو دیکھ لے، اسنے محل میں۔ جانے کی ہر کوشش کی، مگر ناکام۔ رہا،

پھر ایک دن محل کے آگے ایک لڑکی کو دیکھا جو سیب بیچنے کے لیے آتی تھی! وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لڑکی دیکھے جانے کی حد تک حسین تھی،

ایک پل کے لیے وہ نوجواں مبہوت سا اسے دیکھنے لگا، شہزادی کو دیکھنے کی چاہ ختم ہونے لگی، مگر پھر اسنے یک دم خیال کو جھٹک دیا،

حالانکہ اسے وہ لڑکی بہت پسند آگئی تھی، شہزادی کے قصوں سے بھی زیادہ،

مگر وہ اپنے ارادے میں پختہ تھا، اسنے کہا آیا ہے تو شہزادی سے ملاقات کیے بغیر نہیں جائے گا،

اسنے دیوار چڑھ کر محل میں کودنا چاہا جب اسکا پاؤں پھسلا اور وہ زمین پر گر گیا، اور وہی مر گیا، مرنے سے پہلے اسنے کنیز و کو کہتے سنا کہ بادشاہ کی تو کوئی بیٹی تھی ہی نہیں

،

وہ تو ایک بے جا سا جھوٹ تھا، جسکے چلتے اس نوجوان نے اپنی جان لے لی، جبکہ اسے اسکا وہ سکون اس لڑکی میں نظر آگیا تھا، مگر اسنے ایک لاحاصل خواہش کی طرف جانا چاہا اور مر گیا،

تم بتاؤ علی اگر تم اسکی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟ خالد بے نے جب علی کو گہری سوچ میں دیکھا تو اس سے پوچھ بیٹھے،

"میں؟" علی کچھ الجھا،

"ہر کسی کی زندگی میں اس شہزادی جیسا حسین جھوٹ ہوتا ہے، جس کے پیچھے وہ بھاگتا رہتا ہے، وہ جانتا ہے وہ لاحاصل ہے، اور اسکے پاس جو کچھ ہوتا ہے، وہ اسے گنوا دیتا ہے بس ایک دھوکے کے چلتے جو وہ خود کو دے رہا ہوتا ہے،" خالد نے کہانی کا مطلب سمجھایا،

"خالد بے میں سچ میں بہت الجھ گیا ہوں!"

"اور الجھن کا سبب بھی دل میں جلتی آگ ہے" خالد بے نے اسکی آنکھوں کو دیکھا،

"سلیم، نہیں معلوم کہاں ہے؟، اس لڑکی پر حملہ ہوا ہے، اور میں کسی حتمی نتیجے پر نہیں پہنچ پا رہا!" وہ ابھی بھی اسی کشمکش میں مبتلا تھا،

"علی! سلیم تمہارا بھائی ہے! اپنے دل سے پوچھو یہ دل ہمیشہ تمہیں سہی بات بتائے

گا!"خالد بے نے اسکے دل کی طرف ہاتھ رکھتے ہوئے کہا،

علی خاموش ہو گیا،

"میں جانتا ہوں وہ میرے ساتھ کبھی کچھ برا نہیں کرے گا! مگر بس دل کی تسلی کے لیے وہ مجھے بتا دے ایک بار،" علی کا جی اکتا گیا، خالد بے خاموش ہوئے،

پھر اثبات میں گردن ہلائی،

اور اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے، سفید مونچھیں تھی بس چہرے پر، چہرہ اور ہاتھ دونوں جھریوں زدہ تھے، اور آنکھوں میں چشمہ لگا ہوا تھا نظر کا،

شرٹ اور ٹراؤزر زیب تن کیا تھا، جسم نہ زیادہ موٹا تھا نہ پتلا درمیانہ تھا اور قد بھی یونہی تھی،

وہ سامنے دکان میں گئے اور کباب پارسل کروا کر لائے,

"یہ ساتھ لے جاؤ، المیرا کے لیے!" خالد بے نے شاپر اسکے حوالے کیا،

"بہت شکریہ مگر ضرورت نہیں ہے اس کی!" علی نے انکار کیا،

"علی وہ تمہاری تاریک زندگی میں ایک جلتا ہوا ننھا دیپ ہے! اسے اس طوفان کی زد میں نہیں آنے دینا!" خالد بے نے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھے اسے تھپکا، پھر دھیمے سے مسکرائے،

اس پورے معاملے میں علی کے چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے، بالکل سپاٹ چہرہ لیے وہ انکی بات سنتا رہا،

پھر اسنے خالد بے کے ہاتھ سے وہ تھیلا لیا، اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا، خالد بے کی آنکھوں میں امید کا ننھا جگنو ایا،

شاید یہی دیپ علی کی زندگی کی تاریکیوں کو بدل کر اجالا کر دے،

www.novelsclubb.com

›››•••••••••••••••›››››››••••••••••••••›››››››•••••••

•››››››

رات کے نو بجے وہ اپارٹمنٹ میں داخل ہوا، جہاں المیرا صوفے پر نہیں تھی، اسنے اپنا کوٹ اتار کر صوفے پر تقریباً پھینکا،

پھر یونہی بہانے سے چلتا کچن میں جھانکنے لگا، جیسے المیرا کی عدم موجودگی نے اسے مضطرب تو کیا تھا، مگر وہ ظاہر نہیں کرنا چاہ رہا تھا،

اسنے کباب کو ڈائننگ ٹیبل پر رکھ دیا،

پھر بیڈ روم میں گیا، وہ بھی خالی تھا,

اسکا المیرا کو بغیر پکارے تلاش کرنے کا انداز کتنا پیارا تھا،

وہ اب بالکونی میں تھا، مگر بالکونی بھی خالی تھی,

اسکے ماتھے پر تفکر کے بل پڑے،

"المیرا؟؟؟" اسنے ماتھے پر گرے بالوں کو اپر کرتے ہوئے کہا

اسکے بال زیادہ بڑے نہیں تھے، نہ ہی چھوٹے تھے نارمل تھا،

اسکی آنکھیں چمکدار تھی اور بھوری تھی، اتنی کہ بھورا رنگ واضح ہوتا، جب کوئی اسکی آنکھوں میں دیکھتا،

رنگ گورا تھا، داڑھی تھی، اور مونچھیں بھی مگر اتنی نہیں تھی کہ تاؤ دے سکے،

داڑھی کے بیچ سے اسکے عنابی ہونٹ واضح ہوتے تھے،

"کیا ہوا ہے؟" المیرا کسی چراغ کے جن کی طرح بالکونی میں اچانک ائی، وہ اسکی موجودگی سے یقیناً چونک گیا،

علی نے دیوار کا سہارا لیا،

المیرا کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا، اسکا مطلب تھا وہ نہانے گئی ہوئی تھی،

اسکی سیاہ پریشان آنکھیں علی کی بھوری آنکھوں سے ٹکرائی تھی،

علی کو خالد بے کی بات یاد آئی،

المیرا نے آتشی گلابی رنگ پہنا ہوا تھا، جس کی قمیض پر بڑے بڑے پھول بنے ہوئے تھے، اور ٹراؤزر سادہ تھا

علی مبہوت سا اسے دیکھتا رہا، نا جانے کتنے ہی پل اسے اسنے دیکھتے ہی گزار دیے،

"اپ کب ائے؟" اسنے دیدے پھاڑے سوال کیا،

"موسم تبدیل ہو رہا ہے! ایسے باہر نہ کھڑے ہو ٹھنڈ لگ جائے گی،" اسکی آواز پر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

علی ہوش میں ایا، نظریں چرائی اور اسے، نظر انداز کیے بالکونی سے اندر کی طرف اگیا،

المیرا بھی اسکے پیچھے پیچھے چل پڑی،

"یہ شانزے نے دیے تھے تمہارے لیے!"اسنے نظریں ادھر ادھر کرتے ہوئے بات کہی، وہ المیرا کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا،

کیونکہ علی کی دل کی دھڑکن نا جانے کیوں بے ترتیب سی ہو رہی تھی، اسے دیکھ کر،

اور پھر کباب کی طرف اشارہ کیا،

"بہت شکریہ!"اسنے کباب ڈائننگ ٹیبل سے اٹھائے، اس پورے گھر میں ایک ہی مہک تھی، وہ المیرا کی تھی،

علی کو گھٹن محسوس ہوئی،

"تم کھانا کھالو!"علی نے کہا

"اپ؟"

"میں کھا کر آیا ہوں!" یہ کہہ کر وہ دوبارہ بالکونی کی طرف چلا گیا، اور اپنی شرٹ کے اپری تین بٹن کھول دیے،

تاکہ جو گھٹن اسے محسوس ہو رہی تھی اس سے تھوڑی آزادی حاصل ہو،

پھر چند گہری سانسیں لی آسمان کی طرف چہرہ کر کے،

"اللہ!!" اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ کافی الجھا ہوا نظر آیا،

وہ اس شخص کی طرح لگ رہا تھا، جو دنیا سے بیزار ہو گیا ہو،

اور بہت دور بھاگ جانا چاہتا ہوں سب چیزوں سے،

ایک ایسی جگہ جہاں کوئی نہ ہو اسے سننے دیکھنے اور جاننے والا، وہ اکیلا ہو پر سکون ہو،

"علی! طبیعت ٹھیک ھے؟" المیرا کی آواز آئی، اسے اپنے عقب سے، وہ پہلے ہی جھنجھلاہٹ کا شکار ہو رہا تھا،

ہوں!" اسنے ایک لفظ جواب دیا،

"مجھے نہیں لگ رہا، شانزے کو بلاو؟" المیرا نے پریشانی سے کہا،

"نہیں!"

"پھر پانی دوں؟"المیرا نے دوبارہ پوچھا, جس پر علی چڑ گیا،اپنے دماغ میں چلتی سب باتیں اسنے المیرا کے سامنے کہہ ڈالی،

ساری جھنجھلاہٹ اس پر اتار دی،

"کیا تمہیں سکون نہیں ہے؟"

"کیوں سائے کی طرح پیچھے پڑی ہو؟"

جان چھوڑو میری, جہاں جاتا ہوں وہاں سامنے آجاتی ہوں!

جب سے زندگی میں آئی ہو میرا سکون برباد کر دیا ہے تم نے!(المیرا تو سکتے کے عالم میں تھی اس اچانک آتش فشاں کے پھٹنے پر)

یہ سب فکر کر کے کیا دکھانا چاہتی ہو تم مجھے ہاں!!(علی نے مضبوطی کے المیرا کا بازو پکڑا۔وہ مسلسل بول رہا تھا،یہ سوچے بغیر کے المیرا کا دل کرچی کرچی ہو گیا ہے

(

"میں بس..." المیرا نے کچھ کہنا چاہا، مگر اسنے تیز آواز میں بات کاٹ ڈالی،

"میری زندگی میں تم جیسی لڑکی کی کوئی جگہ نہیں ہے کوئی نہیں!! آئندہ کے بعد مجھ سے سو فٹ کے فاصلے پر رہنا،

میں اگر مر بھی رہا ہوں، تو ہمدردی کے لیے آگے نہ انا، مجھے میرے حال پر چھوڑ دو،

میں جیسا ہوں مجھے ویسے ہی رہنے دو سمجھی!!" وہ تیز آواز میں کہہ رہا تھا، اور اسکا بازو اتنی مضبوطی سے پکڑا تھا،

کہ المیرا کو لگا ابھی اسکا بازو الگ ہو جایے گا جسم سے،

وہ پل میں بدل جایا کرتا تھا،

www.novelsclubb.com

المیرا کی آنکھوں میں۔ آنسو بھرے، اسکے لب کانپ رہے تھے، اور جسم جیسے ساکت ہو گیا تھا

وہ وہاں سے چلا گیا، جبکہ المیرا وہی بالکونی کے دروازے کے پاس ہی بیٹھ گئی،

اسکی آنکھیں رو رہی تھی، اسکی بد قسمتی نے یہاں بھی اسکا ساتھ نہیں چھوڑا۔

شاید دھتکارا جانا اسکی قسمت کا حصہ تھا،

چاہے جانے کی کوئی امید باقی نہیں رہی اسے، شاید ساری زندگی یہی ہو گا اسکے ساتھ،

وہ ایک ایسے شخص کی زندگی کا حصہ بن گئی جس کو جزباتوں کی قدر ہی نہیں تھی،

چمکتے چاند نے، تاریک رات نے روتے دیکھا زندگیوں کو۔

شانزے کو جو اپنے کمرے کی کھلی کھڑکی سے باہر جھانکتی ہاتھ میں۔ پین لیے رو رہی تھی،

علی کو جو بے جا کمرے کے سامان پر غصہ نکال رہا تھا،

اور پھر المیرا کو جو امیدوں سے ہاری ہوئی تھی، کو چاہت کی ماری ہوئی تھی،

جسکا دل ٹوٹا ہوا تھا، وہ تو پہلے ہی محبت میں دھوکہ کھائی ہوئی تھی،

اور سلیم کو جو ایک بورڈ پر بیٹھا، سمندر کے بیچ تھا، اور آسمان کو دیکھ رہا تھا، کسی گہری سوچ میں گم،

ان زندگیوں کی شروعات معلوم تھی مگر اختتام کیا تھا ان کہانیوں کا،

گونجتا ہے نالۂ مہتاب آدھی رات کو

ٹوٹ جاتے ہیں سہانے خواب آدھی رات کو

بھاگتے سایوں کی چیخیں ٹوٹتے تاروں کا شور

میں ہوں اور اک محشرِ بے خواب آدھی رات کو

شام ہی سے بزمِ انجم نشۂ غفلت میں تھی

چاند نے بھی پی لیا زہراب آدھی رات کو

اک شکستہ خواب کی کڑیاں ملانے آئے ہیں

دیر سے بچھڑے ہوئے احباب آدھی رات کو

دولتِ احساسِ غم کی اتنی ارزانی ہوئی

نیند سی شے ہو گئی نایاب آدھی رات کو

شکیب جلالی

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»»

"ہم تم سے آخری بار پوچھ رہے ہیں سلیم، تم اگر اس زینم علی کی بیوی کو مار دو تو ہم تمہاری جان بخش دیں گے!" رات کی تاریکی اور گہری ہوتی گئی،

سلیم بورڈ پر بیٹھا تھا، جب اچانک سے تین کالے رنگ کے کوٹ پہنے ہوئے لوگوں نے اسے گھیر لیا، وہ جہاز کا ہی عملہ تھا،

مگر یک دم وہ کسی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت سلیم کے ارد گرد جمع ہو گئے، وہ اور ان کے ساتھی اسکا کب سے پیچھا کر رہے تھے اور اب سہی موقع ان کے ہاتھ لگ چکا تھا،

سلیم کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی، وہ بس سامنے کھڑے لوگوں کی آواز ہی سن سکتا تھا،

سمندر کی گہرائی اور تاریک رات دونوں اپنے عروج پر تھے، چار سو ہیبت اور ہیجان

کی فضا پھیلی ہوئی تھی،

"خدا کی قسم ایک بار میرے ہاتھ کھولو، تمہیں یہ کہنے کے قابل چھوڑ دیا تو میرا نام سلیم پاشا نہیں!" وہ جھٹپٹا کر رسی کھولنے کی کوشش کرنے لگا، سمندری ہوا جسم کو چھو کر گزر جاتی،

چاند بھی چمکتا، اور کسی دوسرے دل کو اس کی سرگوشی کرتا،

"اس خاندان کی ایک بات اچھی ہے، کوئی دشمن چاہ کر بھی اس میں پھوٹ نہیں ڈال سکتا!" سلیم کے کان میں شناسا سی آواز ٹکرائی، سلیم کو لگا وہ یہ آواز پہلے کہیں سن چکا تھا،

www.novelsclubb.com

اب اسے دو لوگوں کے ٹہلنے کی آواز سنائی دی،

سلیم نے اندازہ لگانے کی کوشش کی کہ وہاں کتنے لوگ ہیں، مگر نہ لگا پایا،

"میں اپنے بھائی کے خلاف مر کر بھی نہیں کھڑا ہو سکتا، اور تم تو پھر بھی دشمن ہو!" سلیم نے دھتکارا،

آخری بار ایک نسوانی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی،

"تو مرو! کم از کم ایک دشمن کم ہو گا!" اسنے باریک ہیل کو فرش پر پڑتا محسوس کیا،

رات کے سائے اور گہرے ہوتے گئے،

سلیم نے دو لوگوں کو خود کے قریب پایا، جو اسے کرسی سے اٹھائے، جہاز کے کنارے پر کھڑے تھے، جہاز سمندر کو چیرتا ہوا منزل کی طرف رواں دواں تھا

اگر کوئی اور ہوتا تو یقیناً اپنی جان بچانے کے لیے منت سماجت کرتا مگر وہ سلیم پاشا تھا ،ڈر کی شکن بھی چہرے پر نہ ائی،

"وہ جس کو جوانی جینی تھی،،

وہ جو محبت کی تلاش میں تھا، آج دشمن کے ہاتھ لگ گیا تھا،

نہتا،

آج سلیم پاشا ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا،

آج شانزے کی ادھوری محبت ہمیشہ کے لیے ادھوری ہو گئی

www.novelsclubb.com

آج شانزے کا سلیم مرنے والا تھا،

وہ سلیم جو سب سے محبت رکھنے والا تھا،

سب کا احساس کرنے والا،

بھائیوں پر جان دینے والے سلیم کی آج جان جا رہی تھی،

سلیم کے ہاتھ رسیوں سے جو جکڑے سے کھول دیے گئے،اور لمحے بھر کا وقت دیے بغیر ہی اسے جہاز سے نیچے پھینک دیا،اسکی آنکھوں سے پٹی ہٹائی گئی تھی تاکہ موت کے وقت کی بے بسی وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے،

اور سامنے کھڑے دو گارڈز اسکی ویڈیو بنا رہے تھے، سلیم نے آسمان کی طرف دیکھا

،

اسے سارے وہ لمحے یاد آئے، جن میں وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ مسکرایا تھا،

اسے اپنا جملہ یاد آیا،

"اس بھری جوانی میں کم از کم میں تو مرنا نہیں چاہتا!"

اسے کیا معلوم تھا، اتنی جلدی یہ وقت وہ اپنی آنکھوں سے دیکھے گا،

پلک جھپکنے کی دیر ہوئی، اور وہ گہرے سیاہ سمندر کے بے رحم پانی کی نظر ہو گیا،

سمندر نے دو بار اسے اپر اچھالا، سلیم نے ہاتھ پاؤں چلائے، اور تیسری بار وہ سیاہ پانی میں گم ہو گیا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

»»»»»»

ترکی کے ایک شہر میدیات کی خوبصورت پتھر سے بنی حویلی تھی وہ، جو دیکھنے بہت دلکش تھی ساتھ ساتھ اتنی وسیع بھی کہ دو تین خاندان اس میں رہ لیں،

برفباری شاید کچھ دیر پہلے ہی ہوئی تھی ادھر، اسلیے وہاں حویلی کا فرش سفید برف سے ڈھکا ہوا تھا،

حویلی پرانے طرز کے قلعوں کی مانند تھی، چھوٹے مضبوط پتھروں سے بنی ہوئی، یا یہ بھی ممکن تھا یہ اسی دور کی ہو، اور جدی پشتی چلتی آ رہی ہو،

شانزے نے خود کو لکڑی کے بڑے سے دروازے کے قریب دیکھا، جہاں یماش پاشااور اسکی ماں اسکے ساتھ کھڑے ہوئے تھے،

"امی! ہم اتنے سال بعد یہاں کیوں آئے ہیں؟" شانزے نے سوال کیا، مگر سامنے سے اسکی ماں نے کوئی جواب نہ دیا، بلکہ اسکے جوتے کی طرف اشارہ کیا، شانزے نے تعاقب کیا تو نظر جوتوں کے ساتھ پڑے سلیم کے پین پر گئی جو ٹوٹ گیا تھا،

شانزے کا دل حلق میں آگیا، اسنے ٹھنڈی برف کے اپر سے وہ پین اٹھایا، جواب ٹکرے ٹکرے تھا، شانزے جو مضبوط اعصاب کی مالک تھی، وہ چیزیں ٹوٹنے پر رویا نہیں کرتی تھی، مگر اس پین کے ٹکرے دیکھ شانزے کا دل بھرایا، وہ رو رہی تھی، پھر اس حویلی کے دروازے کو عبور کرتی وہ صحن میں گئی جہاں ایک لاش پڑی تھی، چہرہ چھپا ہوا تھا اسکا،

شانزے نے اطراف میں نگاہ گھمائی تو علی اور قھرمان سامنے کھڑے تھے, سلیم ان

میں کہیں نہیں تھا،

شانزے کے قدم لڑکھڑائے یماش پاشا نے اسے روکنا چاہا مگر اس نے اپنے ہاتھ کو چھڑا لیا

کچھ لمحے بعد اس نے خود کو بھاگتا ہوا پایا وہ مکمل حواس باختہ ہو گئی تھی انکھوں سے انسو بہہ رہے تھے ناک اس کی مکمل سرخ ہو چکی تھی ٹھنڈ کی وجہ سے اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا

وہ لاش کے سامنے کھڑی تھی، اسکا جسم ہنوز ارتعاش میں مبتلا تھا، کپکپاتے ہاتھوں سے اسنے سامنے رکھی لاش کی طرف اشارہ کیا،

اور علی کی طرف دیکھا، علی اسے دیکھ رو دیا، شانزے کو لگا اسکا جسم بھی مٹی میں دفن ہونے لگا،

اسکے سارے خدشے سہی ثابت ہوئے وہ زمین پر گر گئی!!

"سلیم!!" وہ تقریباً چیختے ہوئے ہی نیند سے بیدار سے ہوئی، وہ پین ابھی بھی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکے ہاتھ میں تھا،

ہاتھ میں لیے لیے پین وہ سو گئی تھی،اور کتنا عجیب اور خوفناک خواب تھا،

اسکے دل کی دھڑکن اب بھی کہیں بہت تیز تھی، چہرہ انتشار اور افتراق میں غرق تھا کہیں،

اسنے کمرے کو وحشت بھری نظروں سے دیکھا، پھر برابر میں رکھا فون اٹھالیا،اور سلیم۔کا نمبر ملایا، مگر فون پر بیل جاتی رہی کسی نے نہ اٹھایا،

شانزے کمزور پڑ رہی تھی،دل کے رشتے کتنے مضبوط ہوتے ہیں یہ، محبوب کو تکلیف ہو تو انسان تڑپ اٹھتا ہے،

اور اسکی سانسیں بند ہونے لگے تو خود کی زندگی بھی ختم ہوتی محسوس ہوتی ہے

محبت میں کیا سچ میں الہام ہو جاتا ہے، محبوب کی کیفیت کا،

شانزے کو سانس لینے میں مشکل۔ہوئی،وہ باہر بالکونی کی طرف نکل ائی، مگر رہ رہ کر سلیم کی یاد دل۔میں درد دیتی،

کھلے بال ہوا کی وجہ سے اڑ رہے تھے اور شانزے رو رہی تھی،

"یا اللہ شانزے کے سلیم کی حفاظت کرنا، یا اللہ" رات کی تنہائی میں کوئی پھوٹ پھوٹ کر رو دیا، یہ ایک طرفہ محبت بھی تکلیف دہ ہوتی ہے،

یہ خاموش محبت!

»»»••••••••••••••»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»••••••••

•»»»»»

یہ رات صرف شانزے ہی نہیں علی کے لیے بھی اتنی ہی بھاری تھی،

وہ بستر پر لیٹا کروٹیں بدلتا رہا مگر نیند اسکی آنکھوں سے کہیں بہت دور تھی،

کبھی بے وجہ چھت کو گھورتا رہتا، کبھی کروٹ کے بل لیٹ کر دیوار کو دیکھتا رہتا،

اسکا ذہن کسی طور سکون میں نہیں تھا،

دل پر بوجھ بڑھ رہا تھا، اپر سے المیرا کے ساتھ کیا گیا سلوک اسے رہ رہ کر افسوس دلا رہا تھا،

وہ اٹھ بیٹھا، گردن جھکی ہوئی تھی،اور وہ اپنے پاؤں کے انگوٹھے کو گھور رہا تھا،

پھر اسنے چند گہری سانسیں لیں،اور اپنی شرٹ کو اتار کر خود سے دور کر دیا، مگر پھر بھی بے چینی تھی کہ کم نہیں ہو رہی تھی،

علی بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا،اپنے کمرے سے نکلا، بارش کے بعد ٹھنڈ میں اضافہ۔ہوا تھا،اسلیے اپارٹمنٹ میں ٹھنڈک تھی،

کمرے میں اسے محسوس نہیں ہوا مگر کچن میں آنے کے بعد اسے احساس ہوا تھا، کیونکہ ٹھنڈی ہوا اسکے جسم سے چھو کر گزر رہی تھی،

اسنے فریج سے ٹھنڈا پانی نکالا،اور بوتل۔کو منہ لگا کر پیا، پانی کی چند بوندیں پھسل۔کر اسکے جسم کو چھونے لگی،

وہ ٹھنڈے فرش پر ننگے پاؤں کھڑا تھا،۔اسلیے اسے لگا کہ ٹھنڈا اسکے جسم۔میں گھس رہی ہے،اور اسے ویسے بھی زیادہ ٹھنڈ برداشت نہیں تھی،

اسلیے اسنے صوفے پر پڑا کمبل اٹھا کر خود کے گرد لپیٹا،اب وہ ٹھنڈ سے باآسانی بچ گیا،

مگر تعجب کی بات یہ تھی،المیرا صوفے پر نہیں تھی،اور نہ ہی کچن میں،کچن اور ڈرائنگ روم دونوں امنے سامنے بنے تھے،

اور کچن کہ سیدھے ہاتھ پر سیم کا بیڈ روم تھا،

اور ایک روم یونہی خالی تھا،جس میں تالا تھا،

کچن میں کھڑے رہ کر ڈارئنگ روم بآسانی دیکھ سکتے تھے،اور ان دونوں کے درمیان ایک ڈائننگ ٹیبل حائل تھی،

ایک گول سی میز پر چار کرسیاں رکھی ہوئی تھی،

علی کو معلوم تھا شاید وہ بالکونی میں ہی ہو گی،

اسلیے کچن اور ڈرائنگ روم عبور کرتا اب وہ بالکونی کے دروازے کے پاس کھڑا تھا،

وہ بالکونی کے دروازے کی دہلیز پر بیٹھی دیوار سے سر لگائے سو رہی تھی،اسکے گیلے بال خشک ہو چکے تھے،چہرہ سرخ تھا،اسکا مطلب تھا،کہ وہ روتی رہی تھی،

علی نے اپنی آنکھیں بند کیں،درد سے،

وہ المیرا کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتا تھا،

المیرا کی گردن ڈھلک کر سیدھے کاندھے کی جانب گری ہوئی تھی،

جیسے وہ ہمیشہ سے ہی روتے روتے سو جایا کرتی تھی،

علی کو اپنے کیے پر پچھتاوا ہوا، وہ المیرا کے سامنے بیٹھ گیا،

اور کچھ دیر یونہی المیرا کا چہرہ دیکھتا گیا جیسے وہ کوئی حسین خواب دیکھ رہی تھی،

وہ اسکے خوابوں کا کچھ حصہ بن جانا چاہتا تھا،

وہ شوہر نہ سہی المیرا کا دوست تو بن سکتا تھا،

اسکے ہاتھ المیرا کی بھیگی آنکھوں کی طرف بڑھے، وہ ان آنکھوں کو چھو کر محسوس

کرنا چاہتا تھا، جن کا دیکھنا اسے ہمیشہ بے چین کر دیا کرتا تھا،

وہ منافقت سے پاک آنکھیں،

"تمہارے بابا کی قاتل ایک عورت تھی"

"تم وعدہ کرو علی تم کبھی کسی سے محبت نہیں کرو گے!" علی کی سماعتوں سے ایک

آواز ٹکرائی یماش پاشا کی آواز،

اسنے اپنے ہاتھ کو دوبارہ کھینچ لیا،

"تم میری کچھ نہیں ہو سکتی!" وہ جھنجھلا کر اپنی جگہ سے اٹھا،اور سر تیزی سے نفی میں ہلانے لگا،

وہ دل میں اٹھتی ہر بات کو ختم کر دینا چاہتا تھا،

"نہیں لگتی تم کچھ میری!" علی نے خود کو باور کروایا،

علی کی آنکھوں نے کتنی حسین دوشیزائیں دیکھیں تھی مگر المیرا کی صورت میں ایسا تھا ہی کیا،

www.novelsclubb.com

ایک معمولی سے نقوش کی عام سی لڑکی،جو نہ تو بہادر تھی،نہ ہی اس میں کچھ خاص ادائیں یا کوئی ایسی چیز جس کو چاہا جائے،

مگر پھر کیوں وہ جب اسے دیکھتا تو دیکھتا ہی رہتا،اور چاہتا کہ وہ اسے دیکھتا رہے،کیا چیز تھی اس میں اتنی دلکش کے اسکی صورت علی کے دل میں اتر جایا کرتی تھی،

وہ کمرے کی طرف بھاگا،اور خود کو کمرے میں بند کر لیا،وہ خود سے بھاگ رہا تھا،اور ناجانے یہ دوڑ کہاں تک تھی،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

آبشار کے پانی کی بوندیں المیرا کو اپنے چہرے پر پڑتی ہوئی محسوس ہوئی،کتنا خوبصورت باغ تھا وہ جہاں وہ بیٹھی ہوئی تھی،

ارد گرد اسکے لمبے گھنے درخت تھے،جن میں میوے لٹکے ہوئے تھے،

المیرا بہت اداس بیٹھی تھی،اور نم مٹی پر چند لکیریں کھینچ رہی تھی لکڑی کی مدد سے،

اسکے ہاتھ میں ایک پودا تھا،شاید وہ اس پودے کو اس مٹی میں لگانا چاہتی تھی،اسلیے لکڑی کی مدد سے مٹی ہٹا رہی تھی،

اسنے زرخیز مٹی میں ایک ننھا سا پودا لگایا،مگر اسکا چہرہ مسکرا نہیں رہا تھا،

"میری دعا ہے ایک دن تم ان درختوں کی طرح گھنے اور لمبے ہو گے,اور لوگ

تمہارے سائے میں بیٹھ کر تم سے فایدہ اٹھا سکیں گے !"اسنے ننھے پودے کو دعا دی،

"میری المیرا یہ ننھا پودا تمہیں ہمیشہ یاد رکھے گا !"پروفیسر وہاج اسکے برابر میں آکر بیٹھے،اسکے چہرے پر نرمی بھری مسکان آئی پھر سمٹ گئی،

"پروفیسر کیا یہ بھی یاد رکھتے ہیں؟"المیرا نے معصومیت سے پروفیسر سے سوال پوچھا،اسکی آنکھوں کی چمک بڑھ جاتی جب وہ تجسس کا شکار ہوتی،

"ہاں بچی !پودے بھی جاندار ہوتے ہیں،یہ ان سے محبت رکھنے والے کو یاد رکھتے ہیں،"انہوں نے المیرا کے سر پر ہاتھ رکھا،

"پھر ننھے پودے ہم دونوں آج سے بہترین دوست ہیں،"اسنے مسکرا کر پودے کو دیکھا،تھوڑا جھکی پھر پودے کے پاس جا کر سرگوشی کی،

"دنیا میں ہر جاندار کو محبت کی ضرورت ہوتی ہے المیرا!"پروفیسر نے دو گملے اسکے سامنے رکھتے ہوئے بات کہی۔وہ جو ننھے پودے کو دیکھ رہی تھی،

انکی آواز پر پروفیسر کو دیکھنے لگی،

"اور اگر محبت نہ ملے تو وہ اندر ہی اندر مر جاتا ہے، بس محبت جتانے کے طریقے الگ ہوتے ہیں!"

پروفیسر نے ایک مردار پودے کو ایک کھلے سبز پودے کے ساتھ لگایا،

المیرا ان کی حرکت پر الجھ گئی۔

"یہ پودا اب کبھی ٹھیک نہیں ہو گا آپ کیا کر رہے ہیں؟" المیرا نے بیچ میں ٹوک دیا، تو پروفیسر مسکرا کر اسکی طرف دیکھنے لگے،

"اسکی جڑیں مضبوط ہیں! بس تھوڑی توجہ کی ضرورت ہے یہ دوبارہ کھل اٹھے گا؛"

پروفیسر نے وجہ بتائی تو وہ خاموشی سے ان کے کام کو دیکھنے لگی،

اسنے مزید سوال نہ کیا، پھر سامنے سے پروفیسر خود ہی بول پڑے،

"یہ علی کی طرح ہے!" انکے اگلے جملے نے المیرا کو حیرت میں ڈال دیا

"پروفیسر اس دنیا میں صرف آپ ہی میرے لیے اچھے تھے، علی دھوپ چھاؤں

جیسا ہے، کبھی اسکے لہجے کی تپش میرے وجود کو جھلسا دیتی ہے اور کبھی اسکا سایہ میرے زخموں پر مرہم رکھنے کے لیے کافی ہوتا ہے!"۔اسنے پروفیسر سے علی کی شکایت کرتے ہوئے بات کہی جس پر وہ مسکرائے نہیں،

"وہ میری بہن کی نشانی ہے المیرا وعدہ کرو اسے کبھی نہیں چھوڑو گی!"پروفیسر نے اس سے وعدہ چاہا مگر المیرا عجیب کشمکش میں مبتلا تھی،

اسے علی کے ساتھ نہیں رہنا تھا, مگر پروفیسر کی آنکھوں میں موجود مایوسی نے اسکے دل کو مجبور کیا،

"علی اس مرجھائے ہوئے پودے جیسا ہے، میں جانتا ہوں المیرا تم دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے!"اب پروفیسر کی آواز آرہی تھی مگر چہرہ نظر نہیں آرہا تھا،

"نہیں مجھے اپنے ساتھ لے چلیں پروفیسر، میں یہاں نہیں رہ سکتی!"وہ اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کرتی ہے پروفیسر کے پیچھے مگر اسکے پاؤں آگے نہیں بڑھ پاتے،

وہ آواز دے کر روکنا چاہتی تھی مگر آواز بھی حلق سے نہیں نکلتی،

المیرا نیند سے اٹھی، وہ وہیں پر بیٹھی ہوئی تھی جہاں علی اسے چھوڑ گیا تھا، بالکونی کے دروازے کے پاس،

وہ اس جگہ سے کھڑی ہوئی، صبح ہونے والی تھی، آسمان سرمئی ہو رہا تھا،

دور کہیں سے اذانوں کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں،

المیرا نے اپنی آنکھیں میچ لی،

وہ سچ میں تھک گئی تھی، ان سب جھمیلوں میں،

"بس میں تھک گئی ہوں! مجھ سے نہیں رہا جاتا اب میرے اللہ! یوں نہیں گزرتی زندگی مجھ سے، بوجھ ہے میرے زہن پر!" وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھی ہوئی تھی، جیسے بہت لمبا سفر کر کے تھک گئی ہو،

اب پاؤں میں سکت نہ ہو کچھ بھی کرنے کی، سر ہاتھوں میں گرائے پھر سے رونے لگی،

وہاں کی لائٹ آف تھی، ساری بس ایک پیلے رنگ کی مدھم سی روشنی جل رہی تھی، جو چھت کے کناروں میں لگی ہوئی تھی،

"یااللہ مجھے ہمت دے، کب تک اس زندگی میں دھتکار ہے! کیا میں کبھی بھی اسی لائق نہیں ہوں کہ عزت سے مجھے پکارا جائے،"

"یااللہ" وہ ماتھا زمین سے ٹکائے رونے لگی، کوئی گیٹ کے ساتھ لگے اسکی ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھے،

وہ چھوٹے قدم اٹھاتا المیرا کے سامنے کھڑا ہوا،

اسے احساس ہوا، اس نے المیرا کے ساتھ غلط کیا ہے، وہ پہلے ہی غم کی ماری تھی، علی کا لہجہ اس کے۔ لیے یقیناً تکلیف دہ ہو گا،

قدموں کی آواز پر المیرا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا، مدھم پیلی روشنی کمرے میں چھائی ہوئی تھی، اور برسات کی وجہ سے ہلکی ٹھنڈ تھی، اسلیے علی نے گہرے نیلے رنگ کا سوئٹر زیب تن کیا ہوا تھا،۔۔

وہ اسکی گردن کو چھپائے ہوئے تھا،

علی کی آنکھیں یوں تھی جیسے وہ ساری رات جاگتا رہا ہے،

"تم نے میری زندگی برباد کر دی" وہ اشتعال انگیزی کے عالم میں اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی، اور تیز آواز میں کہا، رونے کی وجہ سے اسکی آواز میں نمی تھی,

وہ خاموشی سے اسکی آنکھیں اور اسکا چہرہ دیکھتا رہا،

اسکے چہرے پر کسی قسم کے تاثرات نہیں تھے، سپاٹ چہرہ تھا، اور یہ مشکل کام تھا کہ اسکے چہرے کو دیکھ کر اسکے اندر کا حال جان سکے کہ وہ کیا سوچ رہا ہے،

"اس سے بہتر تھا تم مجھے گولی مار دیتے، یوں روز روز مرنے سے اچھا تھا میں ایک بار مر جاتی!" آپ سے تم تک آگئی تھی وہ، اور اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے اسے برا بھلا کہہ رہی تھی،

"پتا نہیں کیوں ایک جھنم سے نکال دوسرے جھنم میں ڈال دیا گیا ہے مجھے،" اب اسکی نظر فرش پر تھی اور آنسو آنکھ سے بہہ رہے تھے، جیسے وہ سچ میں تھک گئی ہو،

وہ اپنے ہوش میں نہیں تھی، غصے میں تھی نا جانے کیا کچھ کہہ رہی تھی اس بات کا اندازہ اسے نہیں تھا،

"کاش رحیم، کاش وہ نہ بدلتا! کاش میں اسکے ساتھ اپنی زندگی گزار سکتی، جیسی میں نے سوچی تھی!" اسنے لبوں پر ایک خواہش ظاہر کی، اور وہ یہی چاہتی تھی، کیونکہ رحیم اسکی پہلی محبت تھا،

مگر وہ بدل گیا، یہ بات المیرا کو اب بھی قبول نہیں تھی، وہ اب بھی چاہتی تھی کہ اگر وہ سب کچھ بھلا کر اس سے معافی مانگ لے تو المیرا اسکی طرف لوٹ جائے گی،

علی کے چہرے پر اب بھی کوئی تاثرات نہیں تھے، وہ بس اسے دیکھے جا رہا تھا، اسکے آتے جاتے چہرے کے رنگ سب علی نے محسوس کیے،

"میرے نصیب میں اسکا ساتھ نہیں تھا!" المیرا دل برداشتہ ہوئی، وہ علی کے سامنے ایک ایسے انسان کا ذکر کیسے کر سکتی تھی جو اسے بھرے مجمع میں ذلیل کر گیا تھا،

المیرا دوپٹہ انگھوٹے سے پکڑ کر وہاں سے جانے لگی، جو آدھا زمین پر گرا ہوا، بارش کی بوندیں تڑاتڑ برس رہی تھی،

اور نرم ٹھنڈی ہوا صحن تک آرہی تھی، جس سے صحن میں لگے پردے دھیمے سے اڑ رہے تھے،

المیرا کی گردن جھکی تھی، وہ علی کے برابر سے نکلی اسے نظرانداز کرتی، علی یونہی اپنی جگہ کھڑا رہا، بالکل خاموش ساکت سا،

جیسے المیرا کے کہے لفظ اسکے کانوں میں گونج رہے ہوں،

"المیرا!!!" کچھ لمحوں بعد علی کی آواز وہاں گونجی،

"میرا نام مت لو" المیرا پلٹی وہ پہلے سی مڑ کر کھڑا تھا، المیرا نے شہادت کی انگلی اسکے سامنے کی ہوئی تھی،

علی نے اس کی شہادت کی انگلی اپنے ہاتھ میں تھامی، علی کی آنکھوں میں تاسف تھا، ملال تھا، اور اسکے ماتھے پر تفکر کے بل نمودار تھے،

المیرا کے کھلے بال ٹھنڈی ہوا کے باعث اڑ رہے تھے،

"آئندہ یہ بات نہ کہنا! تم صرف میری ہو!" نہایت دھیمے نرم انداز میں اسنے اپنی بات کہی، اور ہتھیلی سے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے جھک کر اسے گلے سے لگایا، کتنے پیار سے اس پر حق جتایا گیا، کتنے احساس سے اسے بتایا گیا کہ کسی اور سے محبت یا کسی اور کا ذکر المیرا کے منہ سے

کتنا تکلیف دیتا ہے اسے، جب وہ المیرا کی آنکھوں میں کسی اور کے لیے محبت دیکھتا ہے تو،

مگر اسے برا کیوں لگ رہا تھا،

المیرا ششدر رہ گئی،

اسکے بالوں کی خوشبو آج علی کو محسوس ہوئی،

علی المیرا کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا اور اسکی آنکھیں بند تھیں ابھی بھی،

یہ کون تھی، جو علی کے لیے اتنی خاص بن گئی تھی

www.novelsclubb.com

ایک عجیب سا سکون تھا، وہ اسکی بیوی تھی،

دھیمی دھیمی موسیقی کی دھن علی کے کانوں میں گھل رہی تھی،

اور وہ جیسے کہیں دوسرے جہاں پہنچا ہوا تھا

"تم اس قابل بھی نہیں ہو میرا نام لو!" المیرا کی آواز پر وہ خیالاتی دنیا سے باہر ایا،

جہاں اس نے المیرا کو گلے سے لگایا،

فاصلے ہنوز قائم ہیں دونوں کے درمیان،

وہ سٹپٹایا کہ وہ نا جانے کن خیالات میں کھویا ہوا تھا، اسنے ایک پل بھی نہیں لگایا اپنے

رویے کو تبدیل کرنے میں،

"میرے سامنے بکواس نہ کرو، اور یہ اپنی آواز میرے سامنے نیچے ہی رکھنا سمجھی"

شہادت کی انگلی دیکھائے وہ اسے دھمکاتا، وہاں سے دوبارہ اپنے کمرے میں چلا گیا،

المیرا نے غصے سے اسے گھورا، مگر وہ روئی نہیں اور نہ اب اسے رونا تھا،

میں نے خیالوں میں سلجھایا ہے اسکی زلفوں کو،

مجھ سے مت پوچھو نشہ کس کو کہتے ہیں 😍

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

سلیم کی غیر موجودگی کو ایک ہفتہ گزر گیا تھا، نا ہی اسکی کوئی خبر علی کے پاس تھی نہ ہی استنبول میں رہنے والے قھرمان کے پاس،

علی اور عباس انگلش روس کیفے میں بیٹھے تھے،، میز پر کیک اور ٹی رکھی ہوئی تھی خوبصورت پیالیوں میں، عباس کے دونوں ہاتھ میز پر ٹکائے علی کی بات سن رہا تھا، وہ باہر کے حصے میں بیٹھے تھے، جہاں ٹیبل اور آمنے سامنے دو کرسیاں سفید رنگ کی رکھی ہوئی تھی،

علی کیفے کے حصے کی طرف بیٹھا تھا، جبکہ عباس کی پشت سڑک کی طرف تھی، سامنے سے چلتی گاڑیوں پر نظر رکھے علی نے چائے کے گھونٹ بھرے،

چلتے پھرتے لوگ بھی اسکی نگاہوں کا مرکز تھے، وہ بے وجہ ہی نظروں کو ادھر ادھر گھمائے جیسے وقت کاٹنے کی کوشش کر رہا تھا،

دھوپ میں بھی کمی تھی، موسم ٹھنڈا تھا, دھوپ چھاؤں جیسا موسم تھا،

"سلیم کی کوئی خبر نہیں ہے؟" سامنے سے علی نے اس سے پوچھا، جو کیک کو کھانے میں مصروف تھا،

عباس نے گردن نفی میں ہلاتے ہوئے چائے کے گھونٹ لیے،

"چچ! سلیم کہاں ہو تم!!" علی غصے اور جھنجھلاہٹ کے عالم میں بڑبڑایا

عباس نے کاندھے اچکائے، پھر دوبارہ کیک کی بائٹ لی،

"بے فکر رہو میں نے اپنے آدمیوں کو بھیجا ہے ڈھونڈنے" وہ کمر کرسی سے لگائے اب تھوڑا اطمینان سے علی کو دیکھنے لگا،

"عباس! عباس! ڈھونڈو سلیم کو! سلیم کو ڈھونڈو! میرا دل بے چین ہو رہا ہے اس کے لیے" علی غیر ارادہ نظر ایا، اسے سچ میں فکر ہوئی،

''المیرا کا کیا مسلہ ہے!''عباس نے علی سے پوچھا تو علی ایک پل کے لیے رکا،اور نظریں اٹھا کر بھونیں اچکائے اسے دیکھا،

''میرا مطلب ہے،وہ میرے پاس آئی تھی،اور پتا نہیں۔کیا بکواس کر رہی تھی!''علی کی خونخوار نظروں سے بچنے کے لیے اسنے تفصیلی جواب دیا،

''میں نے نکاح کر لیا ہے اس سے!''چائے کا گھونٹ لیے اسنے اطمینان سے جواب دیا،مگر عباس اب کہیں گھبرایا ہوا نظر ایا،

''کیا تم میرے ساتھ مزاق کر رہے ہو!''وہ کرسی چھوڑے مارے حیرت کے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا،

www.novelsclubb.com

علی اب بھی اتنے اطمینان سے اپنی جگہ بیٹھا ہوا،چائے پی رہا تھا،

"میں نے آج تک تم سے مزاق کیا ہے؟''سرد مہری سے کہا گیا،اسکی آواز کا ٹھہراؤ بھی کمال کا تھا،وہ سانس ٹوٹنے تک مکمل بات کہہ دیا کرتا تھا،

"مگر یہ کیسے ممکن ہے!''عباس نے یونہی کھڑے کھڑے سوال کیا،

"یہ۔ نکاح صرف کاغزی ہے،" اسنے چائے کا آخری گھونٹ بھرا پھر وہاں سے چلا گیا، جبکہ عباس ابھی بھی حیرت میں تھا،

عباس کے کپ کی آدھی چائے ابھی بھی وہیں موجود تھی،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

»»»»»»

"سلیم کہاں ہے قھرمان!" یماش پاشا نے اسے کمرے میں بلایا تھا، قھرمان بھی ہاتھ باندھے یماش پاشا کے سامنے کھڑا ہوا تھا،

"بابا سلیم اور سیم دونوں اپنی مرضی کے مالک ہے کہاں رہتے ہیں، کیا کرتے ہیں معلوم نہیں،" قھرمان کے چہرے پر دھیمی مسکراہٹ تھی یہ بات کہتے ہوئے، پاشا کی سرخ آنکھیں جو عینک کے پیچھے کافی سنجیدہ تھی اسے دیکھ قھرمان کی ہنسی سمٹ گئی، یماش پاشا کم ہی مسکرایا کرتے،

"بھائیوں کے معاملے میں خبر رکھا کرو قھرمان!" انہوں نے نصیحت کی،

"جی بابا" قھرمان نے بھی فرمانبرداری کا اظہار کیا، اور اثبات میں۔ گردن ہلائی،

"سلیم نے ایک اپارٹمنٹ لیا ہے لندن میں!" کچھ لمحے بعد یماش پاشا خود ہی گویا ہوئے، تو قھرمان کی آنکھیں پھیلی،

قھرمان ایک لمبے قد کا مالک خوبصورت نوجوان تھا، جسکی عمر پینتیس سال کے لگ بھگ تھی، سلیقے سے بال بنائے ہوئے تھے, اٹھا کر، سفید دودھیار نگ تھا اسکا، کلین شیف تھی، جسکی وجہ سے گال پر پڑتا ڈمپل واضح ہو رہا تھا، اسکی آنکھیں گرین رنگ کی تھی، حالانکہ سلیم کی آنکھیں سادی بھوری تھی،

بس ایک وہی تھا جسکی آنکھیں گرین رنگ کی تھیں،

بلیک کاٹ اور پینٹ پہنا ہوا تھا، اور ایک ہاتھ میں ٹیبلیٹ تھا، جو اسنے بغل میں دبایا ہوا تھا،

"مگر اسے وہاں ضرورت ہی کیا ہے؟" قھرمان الجھا ہوا نظر آیا، اور اسے حیرت بھی تھی کہ سلیم نے اس معاملے پر اسے آگاہ کیوں نہیں کیا،

یماش پاشا نے گہری سانس بھری، پھر سرد سی آنکھوں سے اسے دیکھا، یماش پاشا اور علی دونوں میں یہی خاصیت تھی جب بھی وہ یوں سرد آنکھوں سے دیکھتے تو سامنے والے کے جسم میں کرنٹ سا دوڑ جاتا،

قھرمان کا ساتھ بھی یہی ہوا، اسنے نظروں کو فوراً پھیر کر نیچے کر لی،

"میں نے ساجد کو بھیجا تھا، علی کی خبر لینے، اسنے مجھے یہ اطلاع دی کہ وہاں کوئی لڑکی رہ رہی ہے، پہلے مجھے لگا وہ شانزے ہے مگر نہیں وہ لڑکی شانزے نہیں تھی!"

یماش پاشا کچھ لمحے کے لیے رکے، اور گہرا تنفس بھرا، یماش پاشا یونہی بات کرتے ٹھہر کر وہ ہر جملے کے بات ٹھہر جاتے،

اور اسی وجہ سے ان کی بات کھلی اور کافی واضح ہوتی، سامنے والے کو آسانی ہوتی سمجھنے میں،

وہ گول گول باتوں کو گھمانے کے عادی نہیں تھے،

"بابا کون تھی وہ؟" قھرمان کو کچھ غلط ہو جانے کا اندیشہ ہوا،

www.novelsclubb.com

"مجھے شک ہے کہ سلیم نے وعدے کو توڑ دیا ہے،اور ممکن ہے سیم کو اس بارے میں پتا ہو," یماش پاشا کو بھی وہی خدشے لاحق ہوئے، کہ ہو سکتا ہے سلیم نے شادی کر لی ہو،

چپکے سے، علی کی طرف اسلیے دھیان نہ گیا کیونکہ علی کبھی یہ سوچ نہیں سکتا تھا، کیونکہ بچپن سے ہی یماش پاشا نے اسکے زہن میں جو زہر بھرا تھا عورتوں کے خلاف،

اسکا دل کبھی نہیں پگھل سکتا تھا اس پر، کہ وہ کسی بھی لڑکی سے محبت کرے،

"سلیم آپ کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتا بابا، میں خود جا کر معلوم کرونگا! آپ کو ساجد یا کسی کی بھی بات کا یقین نہیں کرنا چاہیے" قھرمان نے ٹانگ پر ٹانگ جما کر بیٹھے یماش پاشا سے کہا،

جن کے سیدھے ہاتھ میں پیلے رنگ کی تسبیح تھی،اور الٹا ہاتھ سر کے ساتھ لگا تھا، جسکی پہلی دو انگلیاں پیشانی پر تھی،اور باقی دو انگلیاں اور انگوٹھا مٹھی کی طرح بند

تھے،

"قھرمان اگر خدشے سہی ثابت ہوں، تو سلیم کا جنازہ ہی گھر آنا چاہیے! اور اسکی لاش بیچ صحن میں رکھی ہو تاکہ تمام لوگوں کو معلوم ہو جایے کہ اگر یماش پاشا کی حکم عدولی اسکا بیٹا بھی کرے گا تو اسے بھی سزائے موت ملے گی" یماش پاشا کی آواز میں سختی تھی، اطمینان تھا دونوں کا ملاپ تھا۔

"بابا، یقیناً ایسا ہی ہو گا،" قھرمان کی نظریں جھکی ہوئی تھی، یماش پاشا کے دل میں اپنے بیٹے کے لیے بھی رحم نہیں تھا،

یہ شاید علی کی قسمت تھی یا پھر کچھ اور کہ وہ انکی آنکھ کا تارہ تھا، ورنہ یماش پاشا کا دل نہیں پتھر تھا،

"سلیم، اگر تم کوئی ایسی غلطی کر بھی بیٹھے ہو تو میں کبھی بھی تم پر آنچ بھی نہیں آنے دونگا، میں بابا کو کبھی بھی یہ پتا نہیں لگنے دونگا" قھرمان کے دل نے خود سے کہا، وہ اپنے بھائیوں کے خلاف کبھی نہیں جا سکتا تھا، اس کے لیے اسے چاہے اپنے بابا سے

جھوٹ ہی کیوں نہ بولنا پڑے،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

"سلام قہرمان بھائی!،" مسلسل بجتا فون اب جا کر شانزے نے اٹھا ہی لیا، وہ ابھی نہا کر نکلی۔ تھی، اس لیے بال گیلے ہو رہے تھے،

اور بوند بوند پانی بالوں سے ٹپک رہا تھا، اسنے فون اٹھا کر کان سے لگایا اور سلام میں پہل کی،

"وعلیکم اسلام شانزے، سلیم میرا فون نہیں اٹھا رہا کیا تمہیں معلوم ہے وہ کہاں ہے؟" قہرمان نے سیدھی بات کی، وہ تھوڑی گڑبڑا گئی،

چہرے پر ہیبت،

ہیجان،

ڈر،

خوف،

کیا کچھ نہیں تھا، وہ بستر پر بیٹھ گئی، دل تیزی سے ڈھرک رہا تھا، اسنے دونوں ہاتھوں سے سیل فون تھاما،

اگرچہ وہ یوں نہ کرتی تو یقیناً اسکے ہاتھ سے فون گر جاتا،

"قھرمان بھائی، آپ میرے ساتھ مزاق کر رہیں ہیں؟" شانزے جبرا مسکرائی، اور چہرے پر آتا پسینہ صاف کیا،

"شانزے میں مزاق کیوں کرونگا!" قھرمان کی آواز میں اکتاہٹ تھی،

"قھرمان بھائی، وہ ایک ہفتے پہلے استنبول کے لیے نکل گیا تھا!" شانزے روہانسی ہوئی،

"آہ خدایا! تم سب مل کر مجھے پاگل کر دو گے!" قھرمان کی الجھن زدہ آواز شانزے کے کانوں سے ٹکرائی، مگر دوسری جانب رونے کی آواز آنے لگی،

قھرمان نے پروہ کیے بغیر ہی کال کاٹ دی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شانزے نے منہ پر ہاتھ رکھے آنسو روکنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی،

یہ یک طرفہ محبت بھی کیا ہی ظلم ہے انسان کا خود پر،

یہ وہ آگ ہے جس میں انسان خود کو خود جلاتا ہے، اور تکلیف پر روتا بھی ہے، اور مرہم۔ بھی خود ہی رکھتا ہے،

›››•••••••••••••••›››››››••••••••••••••›››››››••••••

•›››››

تھکان زدہ دن کے بعد رات نے اپنے پر کو بچھایا،

سارے زخم بھی ادھیڑ لیے گئے اداس لوگوں کے،

www.novelsclubb.com

وہ سارا دن باہر رہ کر رات میں گھر ایا، جوتے اتار کر وہ ٹیبل کے پاس ایا، اور ایک جگ سے پانی نکال کر پیا،

اسے تعجب نہیں ہوا کہ المیرا ڈرائنگ روم میں نہیں ہے، وہ جانتا تھا المیرا کہاں ہو گی،

اسلیے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی،

بکھرے بال ماتھے پر گرے ہوئے تھے، آنکھیں بھی تکان کے باعث سرخ ہو رہی تھی، اور آستین بھی کہنی تک چڑھی ہوئی تھی، جس کی وجہ سے اسکے ہاتھ واضح طور دکھ رہے تھے،

جن میں ابھری نسیں تھیں، جو واضح طور دکھائی دیتی، علی نے گھڑی اتار کر ٹیبل پر رکھی،

چہرے پر موجود داڑھی پر اسنے ہاتھ پھیرا، پھر خود کو شیشے میں دیکھا, وہ نیند میں مندی آنکھوں میں بھی حسین لگ رہا تھا،

علی نے گہرا تنفس بھرا، اور شرٹ کے اپری تین بٹن کھول دیے، جس کی وجہ سے گلے میں لٹکتی پتلی سی چین واضح ہو گئی،

المیرا اور اسکے مابین جو گفتگو ہوئی تھی، اسے ابھی بھی یاد تھی، اور وہی اسکے کان میں گونج رہی تھی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر اسے غصہ نہیں آرہا تھا، اس بات پر، نا جانے کیوں؟

مگر یہی تھا غصے کی بجائے اسکے دل کی کیفیت تھوڑی اداس سی ہو رہی تھی،

وہ المیرا کے پیچھے بالکونی میں ایا، وہ جانتا تھا المیرا وہیں ہو گی،

مکمل چاند نکلا تھا آج آسمان میں، ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی، اور نیچے جلتی لائیٹس، وہ کافی دلکش منظر تھا،

اگر شاعر کوئی ہوتا تو اس منظر پر یقیناً ایک شعر ضرور کہتا،

"المیرا؟" وہ اسکے سامنے کھڑا ہوا، وہ جو ایک اسٹول پر بیٹھی دیوار پر سر ٹکائے آنکھیں موندے ہوئی تھی اسکی آواز پر چونک گئی،

"میں نے تمہارے لیے پڑھنے کا انتظام کر دیا ہے!" اسنے نظریں اس پر سے ہٹائے بغیر ہی بات کہی،

اسنے ابھی وہ گلابی رنگ نہیں پہنا تھا،

وہ اس وقت کالے رنگ کے جوڑے میں ملبوس تھی، وہ علی کو دیکھ کر اپنی جگہ سے

کھڑی ہوئی،

آدھے بال کھلے تھے اور آدھے کیچر میں مقید،

المیرا نے اپنی قمیض کے دامن کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا،

اور اسکی آنکھوں میں آنسو تھے وہ نہیں چاہتی تھی رونا، مگر علی نے اسکی آنکھوں میں موجود آنسو بھانپ لیے تھے،

وہ جب بہت زیادہ ڈری ہوئی ہوتی تو یونہی اپنی قمیض کا دامن پکڑ لیا کرتی، علی نے اسکے پورے حال پر نظر گھمائی،

وہ بہت کچھ کہنا چاہ رہی تھی مگر کہہ نہیں پا رہی تھی،

علی جانے کے لیے مڑا، وہ ابھی بھی ڈری ہوئی نظروں سے علی کو دیکھے جا رہی تھی،

جیسے علی کے پوچھنے کی منتظر ہو،

شاید وہ صبح والے واقعے سے بہت شرمندہ ہو اسلیے نہ بتا رہی ہو،

علی کبھی اسکا حال نہ پوچھتا، مگر نا جانے کیوں اسکی زبان سے بے ساختہ پھسل گیا،

"تم ٹھیک ہو؟" علی نے سوال کیا، اور اسکی آنکھوں کو دیکھا،

المیرا نے پہلے اثبات میں گردن ہلائی پھر نفی میں،

یہ کیا ہی عجیب حرکت تھی،

علی اب مکمل اسکی جانب متوجہ ہوا،

"تم سے کسی نے کچھ کہا ہے؟" اب وہ المیرا کا عریاں بازو پکڑتے ہوئے نہایت نرمی سے پوچھ رہا تھا،

المیرا کچھ دیر اسکا تھکان بھرا چہرہ تکتی رہی، اسکی سیاہ آنکھیں شہد آنکھوں میں جھانک رہی تھی،

www.novelsclubb.com

علی کے بال ماتھے پر ابھی بھی بکھرے تھے،

اسنے اپنے بازوؤں کو علی کی گرفت سے چھڑوالیا، علی کا قد دراز تھا اسلیے اسکی گردن جھکی ہوتی جب وہ المیرا سے بات کرتا،

علی کو لگا اسے پسند نہیں آیا علی کا یوں چھونا، علی کے دل پر مکا لگا، مگر اگلے ہی پل وہ

ششدر رہ گیا،

وہ پنجوں کے بل اچکی اور اسکی گردن کے گرد بازو حائل کیے اسے مضبوطی سے خود لگایا، علی کی آنکھیں اب بھی حیران تھی، یہ کوئی اسکی سوچ نہیں تھی، کلون کی خوشبو المیرا کی ناک سے ٹکرائی، ٹھنڈی ہوا اسے چھو کر گزر رہی تھی، علی اب بھی حیران تھا،

"مجھے چھوڑ کر نہیں جایا کرو تم!!" اسنے روندی ہوئی اواز کے ساتھ کہا، علی اب بھی حیران تھا، کیا یہ وہی خیال تھا یا حقیقت تھی،

علی نے اسکے گرد بازوؤں کا حصار نہیں بنایا،

"المیرا؟؟" اس نے روتی المیرا کو مخاطب کیا، وہ ڈر گئی تھی مگر کس چیز سے، وہ اسطرح گلے لگی تھی جیسے کوئی چھوٹا بچہ پہلی بار ہارر فلم دیکھ کر ڈر کر گلے سے آلگتا ہے اپنی ماں کے،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

''علی،'' وہ یہ کہہ کر پھر رو دی، علی کے ہاتھ کانپ رہے تھے اسکے گرد حصار کرنے میں،

اسنے المیرا کو خود سے دور کیا،

''کیوں رو رہی ہو؟!'' علی نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا،

"علی تم مجھے چھوڑ دو گے!'' وہ روئی پھر اپنا خدشہ ظاہر کیا،

اسنے اپنی انگلیوں کے پوروں سے المیرا کے آنسو صاف کیے، یہ پہلی بار ہوا تھا کہ علی نے کسی کے آنسو یوں پونچھے تھے،

"تمہارا ہاتھ چھوڑنے کے لیے نہیں تھاما تھا میں نے'' بھاری گھمبیر آواز نے اسکے سارے خدشوں کو صرف ایک جملے میں زیر کیا،

"کیا ہوا ہے المیرا بتاؤ مجھے!'' اب کی بار رسانیت سے کہا گیا،

وہ المیرا کی سیاہ آنکھوں میں جھانک رہا تھا،

"تمہارا لمس برا نہیں لگا علی، جب تم نے میرے ہاتھ کو پکڑا مجھے برا نہیں لگا

مگر۔۔۔،،المیرا نے ہچکی لی، علی نے اپنی مٹھی غصے سے بھینچ لی جیسے وہ آگے کی بات سمجھ گیا تھا،

علی کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا تھا، چہرے کی رگیں ابھری ہوئی تھی،

"کون ہے وہ!!،،دوٹوک انداز میں پوچھا گیا،

صبح کے وقت،

وہ کچن میں مصروف تھی جب دروازا کھلنے کی آواز پر وہ کچن سے باہر ائی،

جہاں عباس کھڑا تھا،

المیرا نے تیوری چڑھائے اسے دیکھا، اسنے وہی کالا جوڑا پہنا ہوا تھا، اور بال کھلے ہوئے تھے،

گلے میں دوپٹہ جھول رہا تھا،

،،علی گھر پر نہیں ہے!،،اسنے دوٹوک انداز اپنایا،

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے بھابھی، بس ایک گلاس پانی دے دیں"

اسنے کھڑے کھڑے ہی کہا، المیرا نے اثبات میں گردن ہلائی،

اور ایک گلاس پانی اسکے لیئے لے آئی، عباس نے اسکے ہاتھ کو چھوتے ہوئے پانی کا گلاس لیا،

المیرا کے جسم میں کرنٹ سا دوڑ گیا،،

اسنے جھٹکے سے ہاتھ پیچھے کیا، عباس نے گھونٹ گھونٹ پانی گلے میں اتارا،

علی کے گھر کا کوڈ عباس کو معلوم تھا اسلیے وہ بغیر ناک کیے آ گیا تھا اپارٹمنٹ میں،

"المیرا بھابھی تھپڑ یاد ہے؟" اسنے سرگوشی کی، تو المیرا کے ہاتھ سے گلاس چھوٹ کر زمین پر گرا اور چکنا چور ہو گیا،

وہ اپنا بدلہ نہیں بھولا تھا، یہ ساری مصیبت ایک ساتھ ہی کیوں آتی ہیں اس پر،

سب ہی اسکے دشمن بنے ہوئے تھے، اور اب ایک۔ اور کا اضافہ ہو گیا،

"میں جانتا ہوں یہ نکاح کاغزی ہے،" اسنے المیرا کا بازو دبوچا، المیرا کی آنکھوں میں

ڈر مزید بڑھ گیا

''اب تم اس تھپڑ کی سزا بھگتنے کے لیے تیار ہو جاو!''اسنے المیرا کو دھمکایا،

''تمہیں ایک سیکریٹ بتاؤ، مجھے تم پہلی نظر میں۔ہی اچھی لگی تھی، مگر میں تم سے نکاح کر کے اپنے گلے میں گھنٹی نہیں باندھ سکتا تھا،اسلیے میں نے منع کر دیا،''عباس اسطرح کیوں ہو گیا تھا،وہ علی کا اچھا دوست تھا، مگر المیرا کے ساتھ یو کرنا،

"میں آؤنگا بدلہ لینے آج رات''اسنے المیرا سے کہا تو المیرا کو لگا اسکی روح کھینچ لی گئی ہے،

"میں علی کو بتا دونگی''اسنے دھمکی دی،

''خبردار جو تم نے علی کو ایک لفظ بتایا!''وہ شاید علی کے بارے میں بھول۔ہی۔گیا تھا،اسلیے اتنا کچھ بکواس کر رہا تھا،

"علی تم کو جان سے مار دے گا!''المیرا نے دھمکی دی، مگر صبح ہونے والی بد تمیزی کے بعد اسے یقین تھا کہ علی اسے چھوڑ دے گا،

"علی کو کوئی فرق نہیں پڑے گا، تم کونسا اس کی محبت ہو، ہاں اگر میں نے اسے بتایا کہ تم ایک طوائف کی بیٹی ہو تو ہو سکتا ہے تمہارا اس اپارٹمنٹ میں آخری دن ہو اور تم میرے پاس آؤ روتے ہوئے" اسنے المیرا کے چہرے کو چھونے کی کوشش کی مگر المیرا نے چہرہ پھیر لیا، المیرا نے سوچ لیا تھا اگر وہ آج ڈر گئی تو وہ اسکے ڈر کا فائدہ ہمیشہ اٹھائے گا،

اور المیرا کسی کے ہاتھ کا کھلونا نہیں بننا چاہتی تھی،۔اسلیے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ علی کو سب سچ سچ بتادے گی،

وہ مسکرایا پھر سیٹی بجاتا وہاں سے نکل گیا،

اسنے علی کے بھروسے کو پاش پاش کر دیا تھا،

علی پوری بات سن کر اشتعال انگیزی اور جنونی انداز میں باہر کی طرف بڑھا، آج یقیناً عباس کی موت تھی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر المیرا نے اسکا بازو پکڑا،

"علی مجھے چھوڑ کر مت جاؤ!" اسنے التجائیہ انداز میں اسے دیکھا،

"المیرا!" علی پہلی بار مجبور نظر آیا، وہ پانچ فٹ پانچ انچ کی لڑکی نے علی کو روک لیا تھا،

اسکے غصے کو روک لیا،

اور آج اپنی مرضی کرنے والے سیم پاشا نے انجانے میں سہی مگر کسی کی مرضی کے مطابق خود کے قدم روک لیے تھے،

اگر سلیم ہوتا تو یقیناً غش کھا کر گر جاتا،

"المیرا!!! مجھے فرق نہیں پڑتا تم کون ہو؟ کیا ہو؟ کس کی بیٹی ہو؟ بس تم ہمیشہ یہ بات یاد رکھنا کہ تم میری بیوی ہو!" علی نے دھیمے انداز میں بات کہی، یہ بات اسنے اسلیے کہی تھی کہ مزید کوئی اسے ماضی کی بات لیکر بلیک میل نہ کر سکے،

اسنے المیرا کے سارے خدشوں کو دور کر دیا تھا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ نہیں چاہتا تھا اب کوئی بھی المیرا کے ساتھ یہ حرکت کرنے کی سوچے بھی،

المیرا کو ہاتھ لگانا تو دور وہ کسی کی نظر بھی اپنی بیوی پر برداشت نہیں کر سکتا تھا،

المیرا کو زندگی میں پہلی بار کسی ساتھ تحفظ کا احساس ہوا، ایسا احساس جیسے اب شاید سب کچھ بدل جائے،

"میں جانتا ہوں یہ نکاح ان حالات میں نہیں ہوا اس میں ہم۔ دونوں زبردستی باندھ دیے گئے، ایک وعدے کے تحت،

لیکن، ہم میاں بیوی نہیں بن سکتے مگر دوست بن سکتے ہیں!" علی نے تجویز پیش کی،

/

"کیا تم مجھ سے دوستی کرو گی؟" پھر اپنی ہتھیلی بڑھا کر اس سے سوال کیا، المیرا نے پہلے اسکی شہد آنکھوں میں دیکھا، پھر اسکی ہتھیلی کو،

اسنے علی کا ہاتھ تھام لیا، زندگی میں پہلی بار زیغم علی نے کسی لڑکی کو دوستی کی پیشکش

www.novelsclubb.com

کی،اور وہ بھی اسطرح،ان دونوں کو دوست کی ضرورت تھی،

وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے بہترین دوست ثابت ہوتے،

مگر وہ اب بھی نہیں بھولا تھا،وہ بات،کیونکہ علی اپنے بدلے لینا نہیں بھولتا تھا،

››››••••••••••••••••››››››››››••••••••••••••••››››››››••••••••

•››››››

علی صوفے پر بیٹھا بیٹھا ہی سو گیا،وہ پہلے ہی بہت تھکا ہوا تھا،اسلیے صوفے پر بیٹھا بیٹھا سو گیا،

اسکا فون ساتھ رکھی کانچ کی میز پر رکھا تھا،صبح فجر کا وقت آن پہنچا،

علی کی ایک کہنی صوفے کے ہتھے پر تھی،اور دوسرا ہاتھ یونہی کھلا چھوڑا گیا تھا،

ایک پاؤں صوفے پر اور ایک زمین پر مڑ کر رکھا ہوا تھا،

آج علی باہر سویا تھا،اور المیرا علی کے کمرے میں،علی نے اس سے کہا تھا کہ اندر سے دروازے کو لاک کر دے،اور جب تک نہ کھولے جب تک علی خود اس کو نہ

بولے،

المیرا پر تو نیند حرام تھی جیسے آج رات ساری رات اسنے جاگ کر گزاری،

"علی کے فون پر مسلسل کسی کی کال آرہی تھی، لیکن سائلینٹ پر فون ہونے کی وجہ سے علی کو خبر نہ ہوئی،

المیرا نے وضو بنایا، اور نماز پڑھنے کی غرض سے روم سے باہر ائی، ایک نظر ڈرائنگ روم میں سوئے علی پر ڈالنا نہ بھولی،

اسکے فون پر بے ساختہ نظر ٹھہری، المیرا میز کے قریب ائی، سو سے زائد مس کالز تھی فون پر،

www.novelsclubb.com

اور میسجز میں ایک ان نون نمبر سے میسج تھا جس پر ایک ویڈیو آئی تھی،

المیرا کے ماتھے پر تفکر کے بل نمودار ہوئے،

کالز کرنے والے کا نام قہرمان بھائی کے نام سے فیڈ تھا،

المیرا نے فون دیکھا، پھر سوتے ہوئے علی کو،

دوبارہ فون پر کال آئی،اسکرین پر قھرمان کا نمبر جگمگایا دوبارہ،

"علی؟"المیرا نے علی کو آواز دی،

علی نے انکھیں دھیمے سے کھول دی،آتی جمائی کو روکتے ہوئے وہ اٹھ کر بیٹھا،

آڑے ترچھے سونے کی وجہ سے اسکے بازو اور ہتھیلی میں درد تھا،

آنکھوں پر نیند کی خماری اب بھی تھی،

"کیا ہوا ہے؟"دونوں ہتھیلیوں کو صوفے کی گدی پر رکھتا، گردن کو جھکائے، نیند سی ڈوبی آواز میں بولا،

اسکا ہر پہلو حسین تھا،وہ اس حالت میں بھی دل پر بجلیاں گرانے کی قوت رکھتا تھا،

اور اسکی آواز یقیناً کسی جادو گر کے سحر کی طرح تھی،

"تمہارا فون.."المیرا نے فون اسکی جانب بڑھایا،

علی نے اسے دیکھا،پھر اسکی ہتھیلی کو دیکھا،

آنکھیں اب بھی نیند میں ڈوبی ہوئی تھی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکے ہاتھ سے فون لیا، پھر دھیمے سے مسکرایا، المیرا نے پہلی بار اسے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا،

"جاؤ نماز پڑھ او" اسنے یوں منجمد اپنی جگہ دیکھ علی نے اسے یاد دلایا وہ نماز پڑھنے جا رہی تھی،

وہ بھی گردن اثبات ہلائے وہاں سے گئی،

قھرمان کی کالز دیکھ کر اسکے ماتھے پر شکنیں ابھری،

اسنے اس نمبر پر کلک کیا جس میں ایک ویڈیو تھی، اور ویڈیو بھی کچھ عجیب سی،

علی نے انگھوٹے اور شہادت کی انگلی کی مدد سے آنکھوں کو مسلہ، تاکہ نیند کی خماری مکمل غائب ہو جائے،

پھر ویڈیو پر کلک کیا،

پھیلتے پھیلتے اسکی آنکھیں اور چہرہ فق ہو گیا، اور موبائل ہاتھوں سے گر گیا،

وہ سکتے کے عالم میں یونہی بیٹھا رہا،

المیرا جب نماز سے فارغ ہوئی تو اسکے پاس ائی،

اسنے علی کا نام پکارا،

مگر علی نے کچھ جواب نہ دیا، وہ کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتا کسی گہری سوچ میں تھا،

المیرا اسکے سامنے آکر کھڑی ہوئی،

اور زمین پر گرا موبائل اٹھایا، مگر جیسے ہی نظر اسکرین پر چلتی ویڈیو پر گئی تو المیرا کی زوردار چیخ نکلی،

اسکی چیخ پر علی اپنی کیفیت سے باہر ایا،

"المیرا" وہ المیرا کو سہارا دینے کھڑا ہوا، جو غش کھا کر گرنے لگی تھی،

اور اسے بازوؤں سے پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا،

"یہ کیسے ہو گیا؟" اسکا مکمل جسم کانپ رہا تھا، ظاہر ہے وہ ویڈیو ہی یوں تھی،

علی کے لیے کوئی نئی بات نہیں تھی، مگر المیرا یقیناً ڈر گئی تھی،

"عباس کو کسی نے مار دیا ہے اور وہ بھی اس طرح کہ اسکا سر اتارا اسکی گود میں رکھ

دیا!''علی کو یہ بات الجھا رہی تھی، یہ کون تھا نیا دشمن یا پھر دوست،

جنہوں نے عباس کو اسطرح بے دردی سے قتل کر دیا تھا،

"علی مجھے ڈر لگ رہا ہے!''اسنے اپنی قمیض کا دامن پکڑ لیا،اور یقیناً کل اچھے بھلے

انسان کو اس حالت میں دیکھنا المیرا یا کوئی دوسرا بھی ہوتا تو اسکی یہی حالت ہوتی،

''تمہاری بیوی کی عزت پر ہاتھ ڈالنے بھیجا تھا، مگر ادھورا کام کیا اس نے اور

ادھورے کام کرنے والوں کا یہی حال ہوتا ہے!''نیچے میسج بھی تھا،جو علی پڑھ چکا

تھا،اور یہی بات اسے خدشے میں ڈال گئی،

کہ عباس کا آخر مسلہ کیا تھا،اور یہ میسج،اور یہ کون لوگ تھے جو المیرا کے پیچھے لگے

تھے،

"میں تمہارا دوست ہوں اور تمہارے ساتھ ہوں''اسنے المیرا کے بازو کو سہلایا،

مگر اسکا ذہن وہیں اٹکا تھا، کیا عباس بھی انہی میں سے تھا یا پھر وہ کسی سازش کا شکار

ہو گیا تھا,

یقیناً دشمن اسکی سوچ سے زیادہ خطرناک تھے،

وہ قھرمان کی کالز کو بھول گیا تھا،اس معاملے کے بعد،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

•»»»»»

"قھرمان بھائی سلیم کا کچھ معلوم ہوا" اتنی کالز کے بعد آخر قھرمان نے شانزے کی کال اٹھا ہی لی تھی،

مگر مقابل خاموش تھا اور پیچھے سے رونے کی آواز آرہی تھی، یہ شاید اسکی ماں کی آواز تھی،

www.novelsclubb.com

"کچھ کہیں قھرمان بھائی آپ کی خاموشی مجھے مار دے گی،" شانزے نے جزباتی انداز اپنایا،

"شانزے بابا کہتے ہیں، انسان بہت مضبوط ہے، اور بہت کمزور بھی، میں جانتا ہو تم کو دھچکا لگے گا مگر صبر کرنا تم" قھرمان نے تمہید باندھی،

شانزے کا دل حلق میں آ چکا تھا، اسے سانس لینے میں مشکل ہونے لگی،

"یا اللہ نہیں نہیں" وہ دل ہی دل میں خود سے نفی کر رہی تھی جو سوچیں اسکے ذہن میں آ رہی تھی، بار بار پہلو تبدیل کیے بیٹھ رہی تھی جب اگلے کہنے والے جملے نے اسکی تمام حرکت کو ساکن کر دیا

"صبح ہمارے بندوں نے خبر دی ہے، سلیم مر چکا ہے" یہ کہتے ہوئے قھرمان کے لب کانپے تھے اسکی آواز بھی کانپ گئی،

وہ مکمل خاموش ہو گئی،

سامنے سے آتی رہی آواز مگر کوئی بات نہیں۔،

قھرمان رو رہا تھا، پیچھے اسکی ماں رو رہی تھی، وہ بالکل خاموش صدمے کی حالت میں اپنے بستر پر بیٹھی تھی،

"ایسا نہیں ہو سکتا" شانزے کے لبوں میں جنبش ہوئی، جیسے وہ ابھی دماغی توازن کھو بیٹھے گی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسنے قہقہہ لگایا،

"سلیم مر تو نہیں سکتا! ہیں نہ؟؟" اسنے خود کو یقین دلایا مگر وہ کیا کرتی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

"سیم شانزے کی طرف جاؤ ابھی! اسکی حالت ٹھیک نہیں ہے" علی صوفے پر بیٹھا ہوا تھا، اور اسی معاملے پر سوچ رہا تھا،

اسکا آدھا سر درد کر رہا تھا بری طرح، یہ کون تھے جو اسکے دشمن تھے، گاڑی والے واقعے میں بھی شاید انہی لوگوں کا ہاتھ ہو گا،

جب قھرمان کی کال ائی، اسنے فون کو دیکھا، پھر المیرا کو جو رو رہی تھی،

علی کے ماتھے پر تفکر کے بل پڑے،

پھر کال پیس کرتا بالکونی کی طرف ایا، جہاں بغیر کسی رسمی علیک سلیک کے قھرمان

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نے پہلی یہی بات کی،

علی کی تیوری مزید چڑھی،اسنے نیچے والے ہونٹ کو دانتوں میں دبائے، گہری سانس بھری،

"کیا ہوا ہے اسے ؟" ٹھہر کر جواب دیا گیا،اسکے چہرے کی پریشانی اسکے لہجے میں کہیں نہیں تھی،

"دیکھو علی، سلیم کی خبر آئی تھی،اسنے خودکشی کرلی ہے،اسکا کچھ سامان ہے جو جہاز سے ملا تھا،استنبول میں تھا وہ،اور ایک خط بھی چھوڑا تھا اسنے" قھرمان نے نم لہجے میں بات کہی،

www.novelsclubb.com

سیم کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ کوئی بھی رو پڑتا،وہ ویسے بہت مضبوط دکھنے والا علی تھا مگر اس خبر نے اسے توڑ دیا تھا،

"کیا سلیم نے خودکشی کرلی ہے ؟" اسکے گلے میں آنسوو کا گولا اٹکا،

قھرمان کے رونے کی آواز آئی، قھرمان خود کو مضبوط دکھانے کی کوشش کر رہا تھا،

مگر علی کے سامنے اسنے اپنے جذبات کو باہر نکالا،

علی کی آنکھوں میں آنسو جمع تھے، جو گال پر بہنے کی جرت نہیں کر سکتے تھے، کیونکہ یماش پاشا نے کہا تھا جو انسان روتا ہے وہ کبھی بہادر مرد نہیں بن سکتا،

''اسنے خط میں کیا لکھا تھا!''اپنے حواسوں پر قابو پاتے ہوئے اسنے قھرمان سے پوچھا،

''علی میرا بھائی کمزور نہیں تھا، اسکا قتل ہوا ہے!! میں نہیں مانتا کہ سلیم پاشا خودکشی کر سکتا ہے!''قھرمان جزباتی ہوا، کیونکہ قھرمان کی مکمل دنیا بس وہ دو بھائی ہی تھے، جو اسے اپنی اولادوں کی طرح عزیز تھے،

آنسو پھر آنکھوں میں ائے، اب کی بار وہ ٹوٹ کر گال پر پھسل گئے، علی کو لگا اسکا دل مردہ ہو گیا ہے،

"اگر ایسا ہے بھائی تو میں ابھی استنبول آرہا ہو میں اس دنیا میں آگ لگا دونگا، مگر سلیم کا خون ضائع نہیں جانے دونگا''سلیم کو غصے اور رنج دونو کی ملی جلی کیفیت کا شکار تھا

''صبر علی صبر سلیم کا بدلہ ہم دونوں لینگے مگر ابھی تم یہاں نہیں اوگے نہ ہی شانزے کو بھیجو گے، وہ ہم پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ میرا دل اب کسی کا غم برداشت نہیں کر سکتا''، قھرمان خود پر قابو پاتے ہوئے بولا، علی کو بھی اسکی یہ بات درست لگی،

کیونکہ پہلے المیر اپر حملہ عباس کا قتل اور اب سلیم کی خودکشی، یہ تینو یقیناً ایک ہی جگہ سے جڑ رہے تھے، مگر وہ تھے کون،

"قھرمان بھائی بابا کی کیا حالت ہے''علی نے کچھ دیر بعد یماش پاشا کا پوچھا، وہ مضبوط دکھنے کی کوشش کر رہا تھا، مگر اسکے جسم کی کپکپاہٹ اور آواز کی لرزش سے واضح تھا کہ وہ ٹوٹ چکا ہے،

"بابا ٹھیک نہیں ہیں! وہ خاموش ہو گئے ہیں، نہ مجھ سے بات کر رہے ہیں، نہ کسی سے''، قھرمان کی آواز رونے کی وجہ سے بھاری لگ رہی تھی,

"بابا کا خیال۔ رکھیں یہ دکھ یقیناً عظیم ہے! کیا سلیم کی لاش مل گئی ہے کیا؟''علی

نے پوچھا،

"نہیں بھائی، ہماری بد قسمتی کہ ہم آخری دیدار بھی نہ کر سکے اسکا"، قھرمان کی بات پر علی نے آنکھیں میچ لی، اسے رہ رہ کر افسوس ہو رہا تھا، کیونکہ آخری لمحات میں علی اور سلیم کا جھگڑا اسے رہ رہ کر یاد آ رہا تھا،

کاش وہ ایسا نہ کرتا۔ کاش_ اسے سلیم سے معافی مانگنے کا موقع بھی نہ ملا،

وہ اندر آیا، گردن جھکی ہوئی تھی، وہ اس وقت ایسی کیفیت کا شکار کا تھا، کہ چاہ کر بھی اپنے زخم کسی کو نہیں دکھا سکتا تھا،

اسنے المیرا کو دیکھا، جو کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی، اور اپنے ہاتھ ٹیبل پر رکھے اس پر سر رکھا ہوا تھا،

"کاش تم میری زندگی میں نہ آتی کبھی!" اسکی آنکھوں میں بلا کی اکتاہٹ تھی،

اسنے اپنی زندگی کی تمام باتوں کا قصوروار ایک شخص کو ٹھہرایا،

اسے المیرا کے وجود سے کوفت ہونے لگی،

وہ بغیر بتائے وہاں سے چلا گیا,

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

ایک چھوٹے سے بیڈ پر اسنے خود کو پایا، وہ کمرہ بھی کافی چھوٹا تھا، جہاں برائے نام ہی فرنیچر تھا،

وہ چھوٹا کمرہ۔ تھا جس میں بے تکے بڑے بڑے بوکس پڑے ہوئے تھے،۔ چھت پر چلتا پنکھا اسکے سر کی طرح گول۔ گول گھوم رہا تھا،

دیواروں کا رنگ جگہ جگہ سے اکھڑ چکا تھا، جیسے کئی عرصے سے وہاں کی صفائی نہ ہوئی ہو،

چھتوں کے کناروں پر مکڑی کے جالے، اور دیواروں پر دراڑیں پڑ چکی تھی،

اسنے سیدھے ہاتھ سے سر کو پکڑا سر اب بھی دکھ رہا تھا،

بیڈ کے سامنے ہی سفید رنگ کا پتلا سا دروازا تھا, کمرے میں کوئی بلب نہیں تھا بس

کھڑکی سے ایک روشنی کمرے میں آرہی تھی،

اور وہ بھی ٹوٹی ہوئی، جس کے ایک پٹ پر نیلا رنگ ہوا تھا،اور دوسرا تھا ہی نہیں

اسکی حالت بھی بدتر ماری تھی،

جب سامنے سے دروازا کھلا،اور تقریباً انیس بیس سال کی لڑکی اس کمرے میں آئی،

جس کے سیاہ بال تھے۔

رنگت دودھیا تھی اور گال سرخ ہو رہے تھے،اسنے گھٹنوں سے نیچے اسکرٹ اور

ڈھیلی سی سفید قمیض پہنی ہوئی تھی،

بیچ کی مانگ میں بال بنائے تھے جن پر پیچھے کر کے اسکارف باندھا گیا تھا،آگے کے

بال ابھی بھی نظر آرہے تھے,

اسکے ہاتھ میں پھولوں کا ٹوکرا تھا،وہ حسین تھی،سادہ تھی، سلیم نے اپنی زندگی میں

اس سے زیادہ حسین لڑکی نہیں دیکھی تھی،

اس لڑکی کے دائیں گال پر ایک باریک تل تھا مگر وہ اسکی سفید رنگت کی وجہ سے

صاف نظر آرہا تھا،

"یااللہ کیا میں جنت میں آگیا ہوں؟"اسنے خود سے پوچھا اور مبہوت سا اسے دیکھنے لگا، وہ اسے کوئی حور ہی لگی،

جسکی بڑی بڑی سرمئی آنکھیں تھی،

"اللہ کا شکر ہے تم کو ہوش آگیا!"وہ پھولوں کا ٹوکرا اسکے برابر میں رکھتی رسانیت سے بولی،

اسنے اب بھی اپنی نظریں ابھی بھی اس لڑکی پر ٹکائی ہوئی تھی،

"کیا میں جنت میں ہوں؟"سلیم نے اس لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا،

اسکی بات پر لڑکی مسکرائی، جیسے بہار کا موسم آگیا سلیم۔کو۔یونہی لگا،

"جنت میں ہوتے اگر میرے بابا تمہیں نہ بچاتے"وہ اسکے سامنے بستر پر ہی بیٹھ گئی،

"بابا؟"اسنے عجیب نظروں سے اسے دیکھا، تو اس لڑکی نے آنکھیں اٹھا کر سلیم۔کو

دیکھا،

"میں گل خانم ہوں! تمہارے لیے پھول لائی تھی تاکہ ان کی خوشبو سے تم صحت یاب ہو جاو" وہ دھیمے سے مسکراتے ہوئے سلیم سے کہہ رہی تھی،

جبکہ سلیم خاموش آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا،

"شکریہ تمہارا، مگر مجھے تو انہوں نے پھینک دیا تھا سمندر میں! میں کیسے بچ گیا!"

سلیم ابھی اس بات پر تجسس میں ڈوبا ہوا تھا،

"میرے بابا مچھیرے ہیں! وہ شکار پر تھے جب انہوں نے دیکھا کہ کچھ لوگوں نے ایک۔انسان کو سمندر میں پھینک دیا، انہوں نے انسانیت کے ناطے تمہیں بچا لیا۔ اور گھر لے آئے،"

"مگر تم ایک ہفتے تک بے ہوش تھے!" اس لڑکی کی بات پر سلیم کی آنکھیں پھیل گئی، یقیناً اسکی موت کی خبر پھیلی ہو گی اور سب پریشان ہونگے

"شکریہ گل میں واپس ضرور آؤنگا مگر مجھے ابھی کسی کام سے جانا ہے, میری فیملی

بہت پریشان ہو گی!" وہ جھٹ سے اپنی جگہ سے کھڑا.. گل خانم اسے روکنا چاہتی تھی مگر وہ روک نہ پائی، سلیم تیزی سے باہر نکل گیا،

گل خانم نے اسے جب تک۔دیکھا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گیا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

"شانزے؟؟" علی اسکے اپارٹمنٹ میں داخل ہوا مگر شانزے وہاں نہیں تھی،

اسکے پاس شانزے کی اپارٹمنٹ کی ڈپلیکیٹ کی تھی،

پورے گھر کی چیزیں تہس نہس تھیں، ڈرائنگ روم کی حالت دیکھ ایک پل کے لیے علی کا دل رک گیا،

کیونکہ ہر چیز الٹ پلٹ تھی، وہ جانتا تھا شانزے سلیقے سے ہر چیز رکھتی ہے، حتی کہ ایک پتا بھی اسکے گھر میں اپنی جگہ ہوتا ہے،

اسنے ریوالور نکالی، اور بیڈ روم کی طرف آیا،

جہاں شانزے سکتے کے عالم میں بکھرے بال لیے بیڈ کے پائے کے پاس بیٹھی تھی

،

اسے دیکھ یو لگتا جیسے کوئی ملنگ ہو, جو دنیا سے بیگانہ ہو،

قھرمان سہی کہہ رہا تھا وہ سہی نہیں تھی،

وہ چھوٹے قدم اٹھاتا شانزے کے برابر میں دلبرداشتہ ہوئے بیٹھا،

"میں جانتا ہوں شانزے میری بہن تم اداس ہو! مگر تم صبر کرو! میں وعدہ کرتا ہوں سلیم کا بدلہ لونگا میں!" اسنے شانزے کو تسلی دی, شانزے اب بھی دیورا کو گھور رہی تھی،

www.novelsclubb.com

اسکا جسم کانپ رہا تھا، وہ اپنے ہوش میں نہیں تھی،

"وہ مرا نہیں ہے! وہ مر ہی نہیں سکتا! میں محبت کرتی ہوں اس سے وہ کیسے یہ جانے بغیر مر جائے گا!" وہ تیز تیز گردن کو نفی میں ہلائے کہہ رہی تھی،

جبکہ علی پر یہ نیا انکشاف ہوا تھا، اسلیے وہ بھونیں اچکاتے ہوئے اسے دیکھے گیا،

اسنے کبھی نہیں سوچا تھا کہ۔یہ وجہ بھی ہو سکتی تھی؟؟

"علی سلیم نہیں مر سکتا نہ؟ میں اسکا انتظار کر رہی ہوں یہاں!" شانزے نے معصومیت سے علی۔کو۔دیکھا، وہ کوئی ایک۔ تسلی ایسی بھی چاہتی تھی کہ اس سے کہا جائے کہ سلیم واپس۔اجائے گا،

مگر علی اسے کسی جھوٹی آس میں نہیں رکھنا چاہتا تھا،

"شانزے وہ مر چکا ہے!" علی نے خود پر ضبط کرتے ہوئے بات کہی

"جھوٹ بول رہے ہو تم، سب جھوٹ بول رہے ہیں!" شانزے حلق کے بل چینخی،

www.novelsclubb.com

"دفع ہو جاو یہاں سے، جاو اور بکواس نہ کرو! وہ زندہ ہے۔، سن رہے ہوں تم وہ زندہ ہے!!" وہ اتنی زور سے چینخی کے چہرے کی رگیں ابھری،

وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی،

علی کا دل کٹ کر رہ گیا،

وہ کہاں اتنی بہادر لڑکی تھی, اور کہاں ایک غم نے اسے پاگل کر دیا،

اور غم بھی کونسا؟۔ غم عشق! جسکی دوا کہیں نہیں،

"خود سے جھوٹ نہ کہو۔ شانزے! سلیم نہیں ہے ادھر! اور اگر ہوتا بھی تو کبھی بھی تم سے شادی نہ کرتا, خود کو اس ازیت میں نہ ڈالو!" اسنے شانزے کو حقیقت کے آئینے دیکھائے، شانزے ٹوٹ گئی،

یہ لاحاصل عشق کتنا رلا دیتا ہے شانزے کو دیکھ کوئی بھی جان جاتا،

کیا محبت انسان کو یوں بنا دیتی ہے؟ علی کے دل۔ میں سوال ابھرا۔

کیا کوئی شخص اتنا بے بس ہو جاتا ہے دل کے ہاتھوں؟ علی کو اپنا دل خالی محسوس ہوا، اسنے آج تک کسی سے محبت نہیں کی۔ تھی،

"علی وہ آنکھوں کے سامنے تھا میرے لیے یہی کافی تھا! مجھے اسے پانے کی خواہش نہیں ہے! میں حقیقت جانتی ہوں!" اب شانزے جیسے ٹوٹ گئی،

علی کے دل میں چاہت ابھری کہ۔ کوئی اسے یوں چاہتا، کیا اس کے مر جانے پر کوئی

روئے گا؟المیرا؟

نہیں وہ تو مجبوراً ساتھ ہے اسکے،

کیا علی اس دنیا میں مکمل تنہا تھا؟اسکے مر جانے کے بعد کوئی اسکے لیے یو نہیں روئے گا،جیسا شانزے سلیم۔کے لیے تڑپ رہی ہے،

"شانزے ہم۔ابھی جا رہے ہیں!"خود کو سوچوں سے آزاد کرتا اسنے شانزے کو حتمی فیصلہ سنایا،

شانزے جانا نہیں چاہتی تھی،مگر وہ انکار بھی نہ کر سکی،کیونکہ۔وہ جانتی تھی انکار کا مطلب کیا ہو گا،اسے وہ زبردستی لے جائے گا،

مگر علی کے زہن میں ایک ہی سوال ہتھوڑے کی طرح برس رہا تھا،

کیا اسکی موجودگی اتنی اہم ہے،؟

کیا اسکا مر جانا کسی کی سانسیں روک لے گا،

کیا وہ کبھی کسی کی ایسی چاہت بن پائے گا؟

www.novelsclubb.com

لاشعوری طور پر اسے اپنے اپر ملال ہوا، اسنے خود کے وجود کو تنہا محسوس کیا،

گاڑی لندن کی سڑکوں پر پھسلتی گئی، اور اسکی سوچوں کا تسلسل اب بھی وہیں تھا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

•»»»»»

"شانزے کو نیند کی گولی دے دی ہے! وہ بہت رو رہی تھی، کچھ نہیں کھا رہی تھی،

مگر ضد کر کے کچھ کھلایا، مجھے بہت دکھ ہے سلیم بھائی کے جانے کا" المیرا علی کے

سامنے کرسی پر بیٹھی،

علی پتلی اور سوکھی لکڑیوں کو توڑ کر آتش دان کے زیر نظر کر رہا تھا، جب جب وہ

سوکھی لکڑیوں کو ڈالتا تو آگ بھڑک اٹھتی،

آگ کا عکس علی کی آنکھوں میں واضح نظر آ رہا تھا،

علی نے ایک نظر اسکو دیکھا، پھر اثبات میں گردن ہلائی، اور جواب نہ دیا،

اسنے خاموشی سے علی کی تمام حرکت کو دیکھا،

"میں یہ تو نہیں۔ کہہ سکتی کہ میں تمہارا غم سمجھتی ہوں کیونکہ جب تک خود پر نہ گزرے غم غم نہیں لگتا، مگر میں اتنا ضرور کہوں گی کہ جدائی کا غم کیا ہوتا ہے میں جانتی ہوں اس بات کو، اور یہی کہوں گی کہ صبر کرو ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا،" اسنے ٹھہر کر دھیمے انداز میں کہا،

علی کچھ پل۔ کے لیے اسکا چہرہ دیکھتا رہا،

جلتی ہوئی لکڑیاں اسکا دل جلا رہی تھی،

"وہ میرا سب سے اچھا بھائی تھا، میرا ہمراز" علی نے سلیم کو یاد کرتے ہوئے آہ بھری، اور اسکی آنکھوں میں آنسو آئے تھے جن کو وہ چھپا گیا،

"اللہ۔ جنت میں جگہ دے!" المیرا نے دعا کی،

جس کی بات پر بس دھیمے سے گردن ہلائی گئ۔ علی کی جانب سے،

"مجھے نہیں معلوم تھا شانزے اس سے محبت کرتی ہے!" اسنے مایوسی سے ایک چھوٹی سوکھی لکڑی آتش کدے میں پھینکی،

جوان دونوں کے درمیاں تھا،

ٹھنڈ بڑھ رہی تھی،

المیرا کی بھونیں بل کھائی پھر سمٹ گئی،

"اللہ کسی محبت کرنے والے کو جدا نہ کرے!"المیرا کے لہجے میں دکھ تھا، جس پر علی کا دل کر چی ہوا،

"میں یہ سوچتا ہوں المیرا محبت کرنے والے کیسا محسوس کرتے ہونگے! ان کے دل میں۔ کیسی آگ جلتی ہو گی،"علی سچ میں جاننا چاہتا تھا، کیونکہ بات جب محبت کی آتی تو وہ خود کو ہر جزبات سے عاری سمجھتا، اسکا دل خالی ہو جاتا،

"کیا تم نے کبھی محبت نہیں کی!!"المیرا کو حیرانی ہوئی، جس پر علی نے کاندھے اچکا ئے گردن نفی میں ہلادی،

"مجھے حقیقت میں یہ سب بے وقوفی لگتی تھی، مگر جب میں نے شانزے کو دیکھا تو

میرا دل تجسس میں ڈوب گیا ہے!" علی کی آنکھوں میں بے خیالی تھی، جزبات سے عاری تھیں اسکی آنکھیں

"پر انسان محبت کرتا ہے علی! زندگی میں ایک بار تو سبھی کو ہوتی ہے!" المیرا نے سادہ انداز میں جواب دیا

"سبھی کو؟" اسنے ایک آئی برو اچکائی۔

المیرا اسکے اس انداز پر دیکھنے پر الجھ گئی،

"ہاں!" نظروں کا زاویہ تبدیل کرتے ہوئے اس نے علی سے کہا،

"اگر کل کو اس طرح میں مر گیا تو میرے لیے کوئی روئے گا!" اسنے زہن میں الجھتے سوال کو المیرا کے سامنے کہا،

المیرا نے اسے دیکھا چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا،

"ہاں شاید وہ سب جن کو تم سے محبت ہے، یعنی تمہارے بھائی ماں باپ چچا تایا سب!" اسنے علی کے سوال کا جواب دیا، مگر وہ اسکی طرف نہیں دیکھ رہی تھی

کیونکہ علی کا مسلسل دیکھنا اسے کنفیوژ کر رہا تھا،

"اور تم؟" وہ تھوڑا آگے کھسک کر بیٹھا، اب المیرا کے پاؤں اسکے پاؤں سے ٹکرا رہے تھے، بہت امید تھی علی کے لہجے میں،

وہ سچ میں دھوپ چھاؤں جیسا تھا،

اسکی بات پر المیرا نے فوراً نظریں اٹھا کر علی کو دیکھا، سیاہ آنکھیں بھوری آنکھوں سے ٹکرائی، وہ۔اب بھی اسی انداز سے المیرا کو دیکھ رہا،

عجیب انداز تھا اسکے دیکھنے کا المیرا کے دل کی دھڑکن بار بار بے ترتیب ہو رہی تھی،

"ہم دوست ہیں تو یقیناً دوستی کے لحاظ سے میں بھی!" المیرا نے اس سچویشن میں بھی سمجھداری سے کام لیا،

"ہم صرف دوست نہیں ہے المیرا" علی نے ہاتھ بڑھا کر اسکے چہرے پر آتی لٹ کو چھوا، اسکی آنکھوں میں عجیب سا نشہ تھا، المیرا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا،

"تم نے کہا تھا، ہم دوست ہیں!" المیرا نے اسے یاد دلایا، وہ سمجھی کہیں اب دوبارہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پرانا والا علی نہ جاگ جائے،اور اسے زلیل کر کے رکھ دے،

"علی نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا،اسکے زہن میں۔بہت سے سوالات تھے مگر وہ کسی کا جواب نہیں دے پا رہا تھا،

اسنے اپنی کیفیت لفظوں میں بتانے کی کوشش کی المیرا کو،

کیونکہ کہہ دینے سے بہت سے سوالات کم ہو جاتے ہیں،

"میں بہت اکیلا ہوں!اس مسافر کی طرح جو میلو دور راستوں پر اکیلا چلتا آرہا ہے! جسکے ماں باپ چلے گئے،اور وہ اس دنیا میں اکیلا رہ گیا،یہ۔تنہائی مجھے نوچتی ہے المیرا

'

بابا کہتے ہیں کہ رونے والا مرد کمزور ہوتا ہے،المیرا میں نہیں روتا،مگر روزانہ میں اپنے اندر ایک انسان کو مار ڈالتا ہوں!" وہ اب گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا،اسنے پہلی بار علی کی آنکھ میں آنسو دیکھا،مگر وہ گال پر نہیں بہہ سکا،بس آنکھوں میں آکر واپس گم ہو گیا،

www.novelsclubb.com

اسے پروفیسر کی بات یاد آئی، جو انہوں نے کہی تھی، کہ علی ایک ایسے پودے کی طرح ہے جو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا، اور وہ ٹوٹ گیا،

اکیلا ہو گیا, مگر توجہ اسکے دل کے قبرستان کو ایک سبز باغ میں۔ تبدیل کر دے گی،

کیا سچ میں علی اندر سے بالکل خالی تھا، وہ یقیناً اس وقت بہت جزباتی تھا اس لیے اتنا سب کچھ بول رہا تھا،

مگر وجہ سلیم نہیں اسکا اکیلا پن اور تنہائی تھی, وہ ہجوم میں بھی اکیلا تھا،

وہ رنجیدگی کے عالم میں وہاں سے چلا گیا، المیرا اس تمام بات میں خاموش رہی، وہ بالکونی کی طرف چلا گیا،

www.novelsclubb.com

اور المیرا نے آنکھوں سے اوجھل ہو جانے تک اسے دیکھا،

المیرا نے اسے نہیں روکا، کیونکہ۔ المیرا کے پاس وہ الفاظ نہیں تھے جن سے وہ تسلی دے سکے اسے،

جن سے وہ اسکا غم دور کر سکے،

نہ ہی اسے لفظوں کا جادو آتا تھا، علی ایک دل بھی رکھتا تھا، جو آج تکلیف سے بھرا ہوا تھا،

مگر المیرا نے آگے بڑھ کر اس زخم پر مرہم۔نہ لگایا، وہ خاموش ہو گئی، اسنے اپنے قدم پیچھے ہٹا لیے،

وہ علی کے پیچھے نہیں گئی،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••

»»»

وہ بالکونی میں اسکے پیچھے ائی، تو دیکھا، علی گرل پر ہاتھ مضبوطی سے جمائے آسمان میں مکمل چاند کو دیکھ رہا ہے،

وہ آہٹ کیے بغیر اسکے برابر میں کھڑی ہو گئی،

اور اسکے ساتھ آسمان میں دیکھنے لگی، علی نے اسکی موجودگی کو محسوس کیا،

رات کی تاریکی بڑھتی جا رہی تھی، دھیمی ٹھنڈی ہوا بھی بالوں کو چھو کر گزر رہی

تھی،

بادلوں نے چاند کو ڈھکا ہوا تھا، جیسے خوبصورتی کے بیچ دو پہرے دار کھڑے ہوں

"آج تو چاند بھی پورا ہے المیرا!" وہ طنزیہ مسکرایا، اسنے المیرا کی طرف نہیں دیکھا،

المیرا نے خاموشی سے بادلوں میں چھپے چاند کو دیکھا،

"کیا تمہیں دیکھائی نہیں دیتا وہ پورے آسمان میں تنہا چمک رہا ہے" المیرا نے اپنی ہتھیلی علی کے ہاتھ کے اوپر رکھی، تو علی نے بھی نرم نظروں سے اسے دیکھا

"میں تمہارے پیچھے کبھی نہ آتی اگر مجھے اپنا وعدہ یاد نہ ہوتا،" اسنے خواب میں کیے اس وعدے کے بارے میں زکر کیا،

www.novelsclubb.com

علی کے چہرے پر شکنیں ابھری تھی۔، مگر چند لمحوں بعد سمٹ گئی،

"مجھے پروفیسر کہتے تھے، المیرا چمکتے چاند کی طرح بنو، وہ تاریکی میں بھی اپنی چمک کم نہیں پڑنے دیتا" اسنے چاند پر تبصرہ کیا پھر کچھ دیر خاموشی سے چاند کو دیکھتی رہی،

"مگر میں سوچتی ہوں علی، چاند کی یہ روشنی بھی سورج کی دی ہوئی ہوتی ہے، ہماری

زندگیوں میں کوئی ہوتا ہے جو سورج کی طرح ہوتا ہے، جس کے ہونے سے ہم میں چمک پیدا ہوتی ہے، اور حالات کے اندھیروں میں بھی ہم چمک رہے ہوتے ہیں"

"اگر سورج نہ ہو تو چاند بھی بے نور ہو جایے، ہم جس چاند کے دیوانے ہوتے ہیں وہ سورج کی روشنی کا محتاج ہے، اگر دنیا میں سورج نہ ہوتا تو چاند بھی نہ ہوتا،،

میں۔ نہیں جانتی تمہاری زندگی میں کون ہے جس کے بابت تم ان حالات میں اپنی زات نہیں کھو رہے ہے، مگر میرے لیے,"المیرا کچھ دیر خاموش ہو گئی اور اسکا چہرہ دیکھنے لگی، اسکے چہرے پر مکمل چاند کی روشنی پڑ رہی تھی،

آدھا چہرہ روشن اور آدھا اندھیرے کی نظر تھا،

وہ بڑے غور سے اسکی بات سن رہا تھا،

مگر اسکے یوں خاموش ہو جانے پر علی کو بے چینی ہوئی، اسے آج سے پہلے خاموشی بری نہیں لگی تھی اتنی،

"مگر تمہارے لیے کیا؟؟؟"آخر اسنے تجسس کے مارے پوچھ ہی لیا، المیرا اسکا چہرہ

دیکھتی دھیمے سے مسکرائی،اور اسکی نم آنکھوں کو اپنی انگلیوں سے صاف کیا،

"مگر میرے لیے وہ روشنی تم ہو علی! اللہ نے تمہارے ساتھ مجھے تب جوڑا جب سب نے مجھے چھوڑ دیا تھا، میں بے نور چاند کی طرح تنہا اور اکیلی ہو گئی تھی، پھر تم میری زندگی میں ائے" وہ الفاظ نہیں تھے مرہم۔ تھا اور اس بات کا احساس تھا کہ اگر علی مر جائے یا اسے کچھ ہو جایے تو المیرا بھی دوبارہ بے نور چاند کی طرح ہو جایے گی،

کیونکہ اسکی زندگی کی چمک علی ہی سے ہے،اج صرف المیرا بول رہی تھی اور علی خاموش تھا،

www.novelsclubb.com

"تم نے سہی کہا تھا علی، ہم صرف دوست نہیں ہیں، ہمارے درمیان ایک پاکیزہ رشتہ ہے،ایک ایسا رشتہ جو انتہائی مضبوط ہے،

میں نہیں جانتی میں کبھی محبت کر پاونگی یا نہیں، کیونکہ حالات ایسے ہی ہیں، مگر جب تم خود کو تنہا محسوس کروگے تو ایک شخص ہمیشہ تمہارے ساتھ ہو گا۔اور وہ

المیرا ہاشم ہو گی !"المیرا کا چہرہ اب بھیگا ہوا تھا آنسو میں،

وہ المیرا کو دیکھتا رہا،اسکے لب نہیں ہل رہے تھے وہ اسکی اس بات کا کیا جواب دے،

وہ المیرا کو کسی ایک لمحے زندگی کے بوجھ سمجھ بیٹھا تھا،

احساس ندامت میں ڈوب گیا تھا علی کا وجود،وہ لڑکی وفاداری کا دوسرا نام تھی،

علی کے ہاتھ زندگی میں پہلی بار اتنی بری طریقے سے کانپ رہے تھے،المیرا نے

اسکے ہاتھوں کو اپنے نرم ہاتھوں میں مقید کیا،کیا ہی عجیب زندگی تھی،

کس پہر کہاں لا کر کھڑا کر دے،،

علی کو گھٹن محسوس ہونے لگی،کیونکہ وہ چاہ کر بھی اس کی محبت دل میں نہیں رکھ

سکتا تھا،

کیونکہ محبت انسان کو بے بس کر دیتی ہے،اسنے اپنے ہاتھ المیرا کی گرفت چھڑوا

کر حواس باختگی سے وہاں سے گیا،

جیسے کوئی جن دیکھ لیا،

وہ کرسی کے پاس کھڑا تھا، المیرا دور دروازے کے پاس کھڑی اسکی پشت دیکھ رہی تھی،

اسے علی کو جاننے کی چاہ ہوئی،

وہ دو قدم چلتی اسکے پاس ائی،

اب وہ اسکے کاندھے سے تین قدم کے فاصلے پر تھی،

"تمہیں نیند آرہی ہو گی! سو جاؤ!" اسنے دھیمے سے بات کہی

علی نے نفی میں گردن کی، تو المیرا نے گہرا تنفس بھرا،،

پھر اسکا ہاتھ پکڑتی صوفے کے پاس لے ائی،

"سو جاؤ یہاں!، میں زمین پر لیٹ جاؤ نگی!" اسنے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، پھر ایک کشن اٹھا کر زمین پر رکھا، اور سامنے بنے خانوں میں سے ایک بلینکٹ نکال لیا، جو وہ پاکستان سے لائی تھی،

"ضرورت نہیں ہے، تم اندر بھی سو سکتی ہو!" علی صوفے پر بیٹھتے ہوئے پہلی بار

بولا،اسکی نظریں المیرا پر نہیں تھی اس وقت،

المیرا کروٹ کے بل لیٹی اور ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھتے سر کو تھوڑا اپر کی طرف کیا،

"میں تمہیں بھی اکیلا نہیں چھوڑ سکتی!" وہ جانتی تھی وہ غم سے نڈھال ہے اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھالے جو نہیں اٹھانا چاہیے،

کیونکہ جب بے بسی کے سائے بڑھ جاتے ہیں تو پہلا خیال زندگی ختم کر دینے کا ہی آتا ہے،

علی نے نظریں پھیر کر اسے دیکھا، وہ اسے دیکھ ہلکا سا مسکرائی، وہ جب مسکراتی تو آنکھوں کے کے نیچے دو لکیریں بنتی تھی،

علی کو اسکا مسکرانا اچھا لگا،

وہ بھی صوفے پر لیٹ گیا، اور آنکھیں بند کر لیں،

آج پورا صحن المیرا کی خوشبو کی نظر تھا,

المیرا رات بھر جاگتی رہی، وہ ہلکی اہٹ پر بھی اٹھ جاتی، نا جانے اسے اتنی فکر کس بات کی۔ تھی،

اب کی بار جو نیند ٹوٹی تو وہ اٹھ کر بیٹھ ہی گئی، اسنے دیکھا علی سو رہا ہے، وہ اسے دیکھ مدھم سا مسکرائی، المیرا کے بال کھلے ہوئے تھے، جو اسکی کمر پر جھول رہے تھے، وہ اپنی جگہ سے اٹھی، اسکا ارادہ تھا وہ وضو کر کے تہجد کی نماز ادا کرے گی، کیونکہ ابھی فجر ہونے میں خاصا وقت تھا،

وہ صوفے پر سوتے ہوئے علی کے قریب ائی، اسنے ایک ایک نقوش کو بغور دیکھا، پھر اپنا ہاتھ اسکی چوڑی پیشانی پر رکھتی، پیچھے بالوں تک لے ائی،

"مجھے سمجھ نہیں آتا علی! کیا ہم صرف دوست ہیں؟" اسنے دھیمے سے خود سے سوال کیا، وہ اسکی محبت نہیں تھا، مگر دوست بھی نہیں،

نہ ہی ہمدردی تھی، نا جانے دونوں کے درمیان کیا ہی تعلق تھا ایسا، وہ اس فکر کو کوئی نام نہ دے سکی،

وہ یہ کہتی وضو بنانے کی غرض سے اندر چلی گئی،

اسکے جاتے ہی علی نے اپنی آنکھیں کھولیں، وہ سو نہیں رہا تھا، جاگ رہا تھا، اسنے سب باتیں سنی المیرا کی، اور پھر مسکرایا،

یہ مسکان ناآشنا سی تھی اسکے چہرے پر، ابھی اگر یماش ہوتے تو یقیناً اپنی محنت پر یو پانی پھرتا دیکھ ملال ضرور کرتے،

"سلیم تمہارا بچ جانا یقیناً معجزہ ہے!" قھرمان اور سلیم جنگل کے وسط میں تھے،

جہاں نظر گھماتے وہاں جنگل کے لمبے گھنے درختوں کے سوا کچھ نہیں تھا

قھرمان ایک کٹے ہوئے درخت کے تنے پر بیٹھا تھا اسکے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں ملائے وہ گہری سوچ میں تھا،

"میں جانتا ہو بھائی، مگر اگر سلیم دنیا کی نظروں میں مر گیا ہے تو اسے مرا ہی رہنے

دیں۔میں زندہ ہوں یہ خبر آپ کسی کو نہیں بتائیں گے" سینے بازوؤں کو لپیٹتے ہوئے اطمینان سے اسے دیکھا،

قھرمان نے ایک تھکی سی نظر اسپر ڈالی، پھر دوبارہ پھیر لی،

"تم ٹھیک کہتے ہو، ہم اس سے دشمنوں کو آرام سے دھوکے میں رکھ سکتے ہیں مگر تم رہو گے کہا؟؟" اسکی تجویز پر اتفاق کرتے ہوئے قھرمان نے اس سے دوبارہ سوال کیا جس پر سلیم مسکرایا،

"جنت میں پری کے ساتھ!" اسکے اس جملے نے یقیناً قھرمان کو چونکا دیا۔وہ کٹے درخت کے تنے سے نیچے اترا، اور ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھا،

"تم بابا کے حکم کے خلاف جا رہے ہو؟" قھرمان کو حیرت ہوئی، اسنے سلیم کا گریبان پکڑا،

سوکھے پتوں کی آوازیں اس چند لمحوں کی خاموشی میں بڑھی،

پھر سلیم نے اپنا گریبان اسکے ہاتھ سے چھڑا لیا،

"میں بابا کے لیے اپنے اپر وہ چیز حرام نہیں کر سکتا جو میرا حق ہے!" سلیم کا لہجہ

بغاوت میں ڈوبا ہوا تھا،

قھرمان نے گہرا تنفس بھرا،

"سلیم انجام کی پرواہ کیے بغیر تم یہ نہیں کر سکتے!" قھرمان کے لفظوں میں فکر تھی،

"بھائی جب میں نے موت کو اپنے سامنے دیکھا تو مجھے احساس ہوا، کہ کوئی،"

سلیم۔ کا لہجہ بھرایا،

آنکھوں میں نمی تھی،

اسنے گہری سانس لیکر ٹوٹی بات کو جوڑا،

"بھائی میرے پاس کوئی حسین لمحات نہیں تھے یاد کرنے کو, سوائے اس کے کہ

میں نے کتنے لوگوں کو بے وجہ مار دیا اور یہ احساس مجھے جھنجھوڑ گیا کہ میں مر گیا تو

میرا نام تو دنیا سے یونہی مٹ گیا، کوئی میری نسل کو چلانے والا نہیں"

"بھائی میں اس دنیا سے دور رہنا چاہتا ہوں! میں یہ سب چھوڑ کر ایک حسین خواب

www.novelsclubb.com

سی زندگی گزارنا چاہتا ہوں" سلیم کی آنکھوں میں آنسو تھے وہ رو رہا تھا، سلیم کے ساتھ پہلی بار یہ ہوا

"میں خود کے ساتھ یہ ظلم نہیں کر سکتا، آج سلیم پاشا مر گیا، اور صرف سلیم زندہ ہے جو اس دلدل میں نہیں جانا چاہتا،

بہت جی بابا کے مطابق زندگی، اب میں اپنے مطابق جیوں گا اس زندگی کو" رونے کی وجہ سے مزید آواز بھاری لگنے لگی تھی سلیم کی,

"یہ خواب میں نے بھی دیکھا تھا سلیم!

مگر یہ دنیا ہمارا پیچھا کبھی نہیں چھوڑ سکتی، لیکن جو خوشی مجھے نصیب نہیں ہوئی وہ تم کو جینے کا پورا حق ہے!" قھرمان نے مان سے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ملال سے سلیم کو دیکھا،

قھرمان کی باتوں سے لگتا کہ وہ بھی کسی کو پسند کرتا تھا، مگر اس دنیا کے لیے اسے سب کی قربانی دینی پڑی،

خاص کر اپنے بھائیوں کی زندگیوں کے لیے

سلیم نے قھرمان کو گلے لگالیا، کیونکہ وہ بھائی نہیں تھا، باپ تھا، جو اپنے بھائی کی

خوشیوں کے لیے سب سے لڑ جاتا تھا،

"میں کسی کو نہیں بتاؤ گا مگر کیا تمہارا اور شانزے کا مشترکہ فیصلہ یہی ہے" اسکے

اگلے جملے پر سلیم نے بھونچکا رہ گیا،

"شانزے؟؟" حیرت سے پوچھا گیا،

"ہاں وہ تم سے محبت کرتی ہے! میں سمجھا وہی ہو گی!" قھرمان نے تفکر سے اسے

دیکھا، اسکی آنکھوں میں بلا کی حیرت تھی،

www.novelsclubb.com

"محبت؟؟" سلیم کو ایک اور دھچکا لگا،

"کیا تم نہیں جانتے!، میں سمجھا...." قھرمان نے ادھوری بات چھوڑی،

"بھائی میں نے اسے آج تک ایک کزن سے بڑھ کر کچھ نہیں سمجھا!" سلیم

جھنجھلاہٹ کا شکار ہوا،

قھرمان نے اپنا سر پکڑا،

"وہ اس رشتے کو کچھ اور ہی سمجھ بیٹھی!"

"شانزے سے اس بے وقوفی کی توقع میں نہیں کر سکتا،" سلیم کو افسوس ہوا,

"تو اب تم کیا کرو گے، اگر شادی کرنی ہی ہے تو شانزے سے کر لو وہ ایک اچھی لڑکی ہے!" قھرمان نے کھوکھلا انداز اپنایا، یہ بات درست ہے اگر عورت کو محبت ہو جایے تو وہ کبھی بھی اپنی محبت کو حاصل نہیں کر پاتی،

"بھائی میں جانتا ہوں وہ اچھی لڑکی ہے, مگر مجھے اس سے محبت نہیں ہے" سلیم بھی صاف انکاری ہوا،

www.novelsclubb.com

قھرمان نے اس بات پر زور نہ دیا،

"وہ لڑکی کون ہے جس کو تم چاہتے ہو، اور کیا وہ تم سے محبت رکھتی ہے؟" قھرمان نے گہرا تنفس بھرتے ہوئے بات کہی، سردیوں کا آغاز تھا استنبول میں،

"میں کچھ نہیں جانتا بھائی، لیکن اگر اسکی محبت پانے کا حق مجھے ملا تو میں خوشی سے

قبول کرونگا، کیونکہ وہ لڑکی نہیں حور ہے!

جب وہ مسکراتی ہے تو لگتا ہے جیسے عالم میں بہار آئی ہے،

وہ جب مجھے دیکھتی ہے تو مجھے لگتا ہے میں دوبارہ زندہ ہو گیا ہو،

اور جب وہ بولتی ہے تو لگتا ہے گلاب کی پنکھڑیوں میں لپٹے ہوئے لفظ ہوں

اسکا نام بھی اسی کی طرح ہے، گل خانم!" وہ یہ کہتا کہتا کسی دوسرے جہاں میں گم ہو گیا جیسے،

قھرمان سلیم کی حرکت پر قہقہہ لگانا چاہتا تھا،

"میں اسکی خوبصورتی کا قائل ہو گیا ہوں کیونکہ اسنے سلیم کو شاعر جو بنا دیا ہے!"

اسنے سلیم کے کاندھے پر ہاتھ مرا، پھر مسکرایا،

ساتھ سلیم بھی مسکرایا،

"علی کو میری شادی کی بھی خبر دے دینا، بہت جلد وہ بھی مان جائے گی" دائیں آنکھ دباتا وہ وہاں سے چلا گیا قھرمان اسے جاتا دیکھا پھر تاسف سے مسکرایا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شانزے کی محبت سچ میں ادھوری رہ گئی،

ضروری نہیں زندگی میں جو ہم چاہتے ہے وہی ملے،

اور کچھ لوگ تو ہمارے نصیب میں ہوتے ہی نہیں ہے، وہ کبھی نہیں ملتے چاہے

ان۔ کی یاد میں آنسو بہائیں جائیں یا پاگل ہو جائیں،

وہ دوسرے کا نصیب ہوتے ہیں، اور زندگی اسی غم میں ختم ہو جاتی ہے،

››››••••••••••••••••››››››››••••••••••••••••››››››››••••••••

•››››››

ایک ہفتہ بعد،،

"یہ کچھ ضروری سامان ہے، یہ ڈائیری اور یہ پین" وہ اسکے سامنے شاپنگ بیگز لیے

اسے بتا رہا تھا۔ کل المیرا کی یونی کا پہلا دن تھا،

وہ کچھ گھبرائی سی تھی،

"تم کو کیسے معلوم میں ڈائیری لکھتی ہوں!" اسنے علی کے ہاتھ سے شاپنگ بیگز

www.novelsclubb.com

لیے،

"میں جب پروفیسر کے گھر میں تھا تو میں نے دیکھا تھا،" اسنے سرسری انداز اپنایا

"تمہیں شرم نہیں آتی دوسروں کی ڈائیری پڑھتے ہوئے" المیرا خفیف لہجے میں گویا ہوئی،

"بندہ سچ بولے تو بھی مصیبت" علی بڑبڑایا،

"میں ناشتہ بنانے جا رہی ہوں" وہ پاؤں پٹختے ہوئے وہاں سے چلی گئی،

"خدا کے لیے میں اب دوبارہ وہ بدزائقہ کھانا نہیں کھا سکتا" علی بھی برابر بولا، اور اسکے پیچھے کچن میں ایا،

www.novelsclubb.com

"اگر زیادہ بولو گے تو بھوکے رہو گے" المیرا نے اسے دھمکایا، اور خفگی سے علی کو گھورا،

"ایسے کھانے سے بھوکا رہنا بہتر" علی نے کوئی کسر نہیں چھوڑی اسے غصہ دلانے میں، ان کے حالات کچھ بہتر ہوئے تھے,

مگر مکمل ٹھیک نہیں،

وہ دوست تھے،اچھے دوست، مگر یہ دوستی نا جانے کہاں تک چلتی،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»

"یماش پاشا، تمہاری پوری زندگی برباد کر دونگی، میں اور اپنے بیٹے کو ساتھ لے جاؤ گی"ایک عورت جس کے بال سلکی اور سیدھے تھے جو کمر پر جھول رہے تھے،

اسکی آنکھیں کسی پتے کی مانند سبز تھیں،

اسکا جسم درمیانہ تھا،

www.novelsclubb.com

"میری پوری زندگی تباہ کر دی، مجھے تباہی کے دہانے پر کھڑا کر دیا میرا بیٹا مجھ سے چھین لیا"درد سے ڈوبی آواز، جیسے ماضی کے کتنے قصے دفن تھے ان میں،

"میں تم سے تمہاری اولاد چھین لونگی, مار ڈالوں گی سب کو"سامان گرنے کی آواز سماعتوں سے ٹکرائی جیسے کسی نے غصہ سامان پر نکالا ہو۔

کون تھی وہ عورت،

کیا رشتہ تھا اسکا یماش پاشا سے،

››››••••••••••••••••››››››››››••••••••••••••••››››››››••••••

•››››››

"میں علی کو سب بتا دونگی، پھر دیکھتے ہیں آپکا یہ تخت کیسے سلامت رہتا ہے!" رمشہ عباس کی بیوی جس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے، وہ ایک بڑے سے حال نما کمرے میں گھٹنوں کے بل بیٹھی کسی کو دھمکی دے رہی تھی،

اسکے عین سامنے ایک بڑی خوبصورت کرسی تھی، جس کے ہتھوں پر شیر کا سر بنا ہوا تھا، اس سر پر انسانی ہاتھ تھا، جو آہستہ آہستہ اپنی انگلیوں کو گھما رہا تھا،

رمشہ شاید اسی شخص سے مخاطب تھی، جس کے ارد گرد کالے سوٹ پہنے، گارڈز کھڑے تھے،

قیمتی پتھر جڑی انگوٹھیاں اس انگلیوں کی زینت تھی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا بتاؤ گی تم۔ علی کو!"ایک اطمینان بھری آواز بلکتی ہوئی رمشہ کے کانوں میں گئی،

"یہی کہ آپ نے ہی المیرا کو مارنے کے لیے گاڑی میں آدمی بھیجے اور,"اسکی بات ٹوٹی،اور پھر آنکھوں میں آنسوائے،

"اور!"اس شخص نے بھونیں اچکاتے ہوئے سامنے کی طرف دیکھا،جہاں وہ لڑکی بکھری حالت میں تھی،

"اور عباس کو آپ نے ہی بھیجا تھا،یہ سب کچھ کرنے،آپ نے زور دیا اسے ورنہ وہ ایسا کبھی نہ کرتا!"رمشہ روندھائی آواز میں بولی،بکھرے گولڈن بال اسکے چہرے پر پسینے کی وجہ سے چپک گئے تھے،

اسکے جسم کے مختلف حصوں پر تشدد کیے جانے کے نشان تھے

"تم اور تمہارا شوہر میرے لئے کام کرتے تھے،مت بھولو،اب مجھے نہ تمہاری ضرورت رہی نہ تمہارے شوہر کی،زندہ اس لیے ہو کہ یماش پاشا حاملہ عورتوں کا

قتل نہیں کرتا،" وہ کرسی سے آگے کھسک کر اسکی آنکھوں۔میں جھانکتے ہوئے بولے،

آنکھو میں ڈر واضح تھا رمشہ کی, وہ آگے سے کچھ نہ بولی،

"میں عورتوں سے زیادہ بات نہیں کرتا کیونکہ وہ ہوتی ہی آدھی عقل ہے، لے جاؤ اس بے وقوف کو، اور زبان کاٹ ڈالو اسکی!" دھتکار بھرے لہجے میں یماش پاشا نے کہا، وہ جو اپنی بات کہنے کرسی سے تھوڑے کھسکے تھے،

دوبارہ پیچھے ہو کر ٹیک لگائے بیٹھ گئے ان کا ایک ہاتھ سر پر دو انگلیاں پیشانی پر اور باقی دو مٹھی میں قید تھی,

آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگا ہوا تھا،

رمشہ کی چینخیں میدیات میں بنی اس حویلی میں۔ گونج رہی تھی، مگر جیسے ہی اس ہال۔ نما کمرے کا دروازا بند ہوا, تو یک دم سناٹا چاہ گیا،

ساجد ہاتھ باندھے وہیں کھڑا تھا کرسی کے پاس،

"علی اب یہی سوچ رہا ہو گا، کہ یہ سب کرنے والا صرف ایک ہی ہے اور وہ ہمارا دشمن ہے!، اور سلیم کے موت کے ڈرامے نے اس بات پر پختہ یقین کر واہی دیا ہو گا!" وہ ساجد کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہے تھے،

یہ سب کچھ جو ہو رہا تھا ان کے بیٹوں کی زندگی میں اسکا ماسٹر مائنڈ یماش پاشا ہی تھا،

"یماش پاشا کے اشارے پر سارے گارڈز وہاں سے نکل گئے،

اب اتنے بڑے کمرے میں یماش پاشا اور ساجد اکیلے تھے،

اس دن بورڈ پر موجود لوگوں میں یماش پاشا کے آدمی اور وہ لڑکی رمشہ تھی، یماش پاشا نے ہر چیز کی خبر پہلے ہی رکھی تھی، اور وہ مچھیرا بھی یماش پاشا کے لیے کام کرتا تھا،

-

"ساجد پروفیسر وہاج کو جو زہریلا انجیکشن دیا تھا، تو ایک اس سوئی ہوئی منحوس لڑکی کو بھی لگا دیتا، تو آج یہ دن نہیں دیکھنا پڑتا" یماش پاشا نے ایک اور انکشاف اپنے منہ

سے کیا

یعنی وہ قتل تھا، پروفیسر کا قتل ہوا تھا،

"ہم بہت جلد کچھ انتظام کر لیں گے اسکا!" ساجد نے اسے یقین دلانے کی کوشش کی مگر یماش پاشا نے نفی میں گردن ہلائی،

"میں علی کو اپنے خلاف نہیں کر سکتا، وہ میرے مقصد کا سب سے اہم مہرہ ہے ہمیں صبر کرنا ہوگا!"

"وہ ابھی یونی ورسٹی لگی ہے، تو وہاں بھی ہمارا ایک نیا بندہ تلاش کرو، دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے!" یماش پاشا نے گہرا تنفس بھرا،

"آپ فکر نہ کریں میں نے انتظام کر دیا ہے" ساجد نے تابعداری دیکھائی،

"مگر بابا سلیم بھائی کا کیا؟" ساجد جو ہاتھ باندھے کھڑا تھا، جھجھکتے ہوئے سوال کیا،

ساجد ایک عام سے نقوش کا سانولے رنگ کا حامل ایک نوجوان تھا،

"کرنے دو شادی! اسے ایک اچھی فیملی چاہیے اور مجھے وارث!، اور وارث ملتے ہی

میں اس مچھیرے کی بیٹی کو مروا دونگا،" یماش پاشا اپنی عالیشان کرسی سے کھڑے ہوئے، اور کمر کے پیچھے دونوں ہاتھ باندھتے، ساجد کے سامنے کھڑے ہو گئے،

دونوں کے درمیان طویل خاموشی رہی، ساجد کو گھبراہٹ ہونے لگی، اسنے نظریں اٹھائی تو دیکھا، یماش پاشا بندوق اس پر تانے کھڑے ہیں،

اسکے دیدے پھیلے،

"میں نے تمہیں اولادوں کی طرح پالا ہے ساجد!" اطمینان بھری آواز میں کہا گیا، چونکے کمرے میں۔ کوئی نہیں تھا سوائے خاموشی کے تو آواز گونجی یماش پاشا کی،

"اس میں کوئی شک نہیں ہے بابا" ساجد نے گردن جھکائی،

"آپ نے ایک یتیم پر اپنا ہاتھ رکھا تھا، میں بے گھر تھا مجھے گھر دیا، کپڑے کھانا سب کچھ" ساجد نے احسان گنوائے، یقیناً یماش پاشا نے اسے ہر وہ سہولت فراہم کی جو اسکی سگی اولاد کو میسر تھی،

یماش پاشا نے گہری سانس لی، پھر تاثرات ڈھیلے رکھے اپنی آگے بات کہی،

"اسکے بدلے میں اگر میں تم سے کچھ مانگو تو دو گے؟"

"جیسا آپ کا حکم بابا!" ساجد تابعداری دکھاتے ہوئے، گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا،

"یہ بندوق لو، اور خود کو گولی مار دو!" یماش پاشا نے اسکے ہاتھ میں بندوق رکھی،

پھر ہاتھ باندھتے ہوئے سامنے جا کر کھڑے ہو گئے،

وہ ساجد سے دس قدم کے فاصلے پر کھڑے تھے،

ساجد نے بندوق دیکھی پھر یماش پاشا کو، اس کے پاس موقع تھا وہ یماش پاشا کو گولی مار کر وہاں سے فرار ہو جائے کیونکہ وہاں کوئی گارڈز نہیں تھا.

اور پچھلی طرف کا گیٹ کھلا تھا،

ساجد نے بندوق اٹھائی، یماش پاشا کا چہرہ سپاٹ تھا، اسنے گولی اٹھا کر یماش پاشا کے سر کی طرف تانی، اور بندوق چلا دی،

بندوق چلنے کی آواز تیزی سے آئی، یماش پاشا کے ماتھے کے بیچ میں گولی لگی تھی،

اور فرش پر صرف خون ہو رہا تھا،

ساجد نے بندوق وہیں پھینکی اور پچھلے دروازے کی طرف بھاگا،اور وہ پتھر سی بنی حویلی سے نکلا ہی تھا,اسکے پیچھے گولیوں کی بوچھار کر دی گئ،،

اسکے جسم کا کوئی حصہ نہیں تھا جو گولیوں کی زد میں نہ آیا ہو,

خیالوں کا چکر ویوں بھسم ہو گیا،وہ اسی لمحے میں اگیا،

سامنے یماش پاشا کھڑا ہے،اور اسکے ہاتھ میں گن ہے،اور فیصلہ ساجد کا ہے وہ کس طرح خود کو ختم کرنا چاہے گا،دونوں طرف موت ہی ہے،

ساجد نے اپنے سر پر گولی رکھی اور چلادی، مگر بندوق خالی تھی،اس میں کوئی گولی نہیں تھی،ساجد نے بند آنکھیں کھولیں،وہ زندہ تھا،اور یماش پاشا اسے دیکھ مسکرا رہے تھے،

"مجھے تم سے یہی امید تھی" یماش پاشا مسکراتے وہاں سے چلے گئے،ساجد کے ماتھے پر پڑی سلوٹیں سمٹ گئی،

یعنی یماش پاشا اسکی وفاداری کا امتحان لے رہے تھے،اور وہ اس امتحان میں پاس

ہو گیا تھا، وہ بندوق کا خالی ہونا اور دروازے کا کھلا رہنا اسلیے تھا،

کہ اگر اسکے دل میں یہ فتور آئے کہ وہ یماش پاشا کو مار کر پیچھے دروازے سے نکل جائے گا، اور وہ اسی اثنا میں گولی ان کی طرف کر کے چلا دیتا تو یقیناً وہ مار دیا جاتا، جیسے عباس مار دیا گیا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

»»»»»»•

"ان دونوں کے درمیاں طویل خاموشی رہی، وہ علی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا ہوا تھا اور۔ وہ ساتھ والی کرسی پر،

www.novelsclubb.com

ساتھ میں سامنے چائے اور آملیٹ رکھے ہوئے تھے علی کے بنائے گئے، دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی، خاموشی تھی،

اور یہ خاموشی کا مسلہ لڑائی نہیں تھی، مسلہ یہ تھا کہ بات کرنے میں پہل کون کرے، !کام سے زیادہ کوئی فضول بات دونوں کے درمیان نہ ہوتی،

علی نے کوٹ سے نکال کر ایک سرخ مخملی چھوٹی سی ڈبیا اسکے سامنے رکھی، وہ جو چائے کی سپ لے رہی تھی، ناآشنا نظروں سے اس ڈبیہ کو دیکھنے لگی،

جبکہ علی اب ادھر ادھر دیکھ رہا تھا،

المیرا نے ڈبیہ اٹھائی اور اسے کھولا تو اس میں ایک چمچماتی ہوئی خوبصورت اور نازک سی ہیرے کی انگوٹھی تھی،

المیرا نے ستائشی انداز میں بھونیں اچکائی وہ یقیناً حسین تھیں، جبکہ علی اب ناشتے سے فارغ ہو کر اپنی جگہ سے اٹھ چکا تھا،

"یہ بہت خوبصورت ہے!" المیرا نے توصیفی انداز اپنایا،

"اس کو اپنی انگلی میں پہن لو، یہ ویڈنگ رنگ ہے، تاکہ سب کو معلوم ہو تم فکس ہو!" وہ جوتے پہنتا سرسری انداز میں بولا،

المیرا کی مسکراہٹ مدھم ہوئی، اسنے وہ رنگ پہن لی، اور اسکے پیچھے چل دی،

المیرا نے سادہ سے کپڑے ہوئے تھے، گھٹنے تک آتی شرٹ اور پاجامہ، گردن میں

دوپٹہ گول کر کے ڈالا ہوا تھا،

بالوں کو آدھا کیچر میں مقید کیا ہوا تھا اور آدھے کھلے ہوئے تھے,

کانوں میں بس ٹاپس تھے وہ بھی ایک نگ والے,

اور ہاتھ میں لیڈیز واچ پہن رکھی تھی، بس جیولری میں اضافی وہ علی کی دی ہوئی انگوٹھی تھی،

چمچماتی ہوئی خوبصورت سی, کاندھے پر بیگ لٹک رہا تھا،

وہ دونوں لفٹ میں تھے، علی نے گرم جیکٹ پہنی ہوئی کالے رنگ کی،

اس نے گراؤنڈ فلور کا بٹن دبایا، دونوں کے مابین خاموشی ہی رہی, المیرا کبھی اپنی رنگ دیکھتی کبھی علی کا چہرہ،

وہ اسے نہیں دیکھ رہا,

لفٹ کا دروازا کھلا وہ بغیر کچھ بولے آگے آگے چلا

المیرا اس سے قدم ملانے کی کوشش کرنے لگی، مگر وہ بہت تیز چل رہا تھا،

وہ ایک جگہ کھڑا ہوا جہاں دو سائیکلیں کھڑی ہوئی تھی، المیرا نے نا سمجھی سے سائیکل کو دیکھا،

"کیا ہم اس پر جائیں گے؟" آخر اسنے سوال پوچھ ہی لیا، علی نے گردن ترچھی کیے اسے دیکھا،

"ہاں! کیا تمہیں سائیکل چلانا نہیں آتی!" وہ سائیکل پر بیٹھتا ہوا، اس سے پوچھنے لگا، لہجہ سادہ تھا،

اسکے سوال پر المیرا نے نفی میں گردن ہلائی،

"میں نے سوچ بھی کیسے لیا کہ تم رونے کے علاوہ کچھ جانتی ہو گی" علی نے طنز کیا تو المیرا نے اسے گھور کر دیکھا,

"بیٹھو پیچھے" اسنے پیڈل پر پاؤں رکھتے ہوئے کہا، تو المیرا دو قدم پیچھے ہوئی، علی نے گردن اوپر کیے اسے دیکھا,

"اتنا بھروسہ کر سکتی ہو گراؤ گا نہیں" اسنے المیرا کو دیکھا، وہ بری طرح اپنی ہاتھ کی

انگلیاں مسل رہی تھی،

"اگر میں پھر بھی گر گئی تو؟ میری بے عزتی ہو جایے گی" اسنے بھونیں اچکائے

اسے دیکھا، اور اپنا ڈر بیان کیا،

"تو میں بھی ساتھ گر جاؤ گا" علی نے ہینڈل پر ہاتھ جماتے ہوئے اسے پر شوق

آنکھوں سے دیکھا،

المیرا نے اسے دیکھا دونوں کی۔ نظریں اپس میں ٹکرائی،

"دیر ہو رہی ہے چلو" پل میں لہجے کو بدلتے اسنے پیچھے لگی سیٹ کی طرف اشارہ کیا،

المیرا بھی سر جھکائے، اسکے پیچھے بیٹھ گئی،

اور اسکے پیٹ کی طرف بازو حائل کیے، گر جانے کے ڈر سے،

علی اسکی احتیاطی تدابیر پر مسکرایا،

اسنے چلانا شروع کی، شروع میں اسے ڈر لگا مگر پھر راستے کے ساتھ ساتھ ڈر ختم

ہو گیا, وہ صاف ستھرے نم روڈ پر سائیکل چلا رہے تھے،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ابھی کچھ دیر پہلے ہی رم جھم برسات ہوئی تھی،اسلیے موسم کافی اچھا ہو رہا تھا،

وہ ایک پھولوں کی دکان کی طرف سے گزرے،

دکان دار نے سرخ گلابوں کے گلدستے کو دکان کے باہر سجایا ہوا تھا, سرخ گلابوں کی خوشبو نے فضا کو معطر کیا ہوا تھا،

دھیمی دھیمی ٹھنڈی ہوا،ایک خوبصورت سفر اور المیرا اور علی!

"سرخ گلابوں کی خوشبو کتنی دلکش ہے!"المیرا نے اس خوبصورت سفر پر تبصرہ کیا،

علی نے سائیکل روک دی،وہ اچانک سائیکل کے رک جانے پر بوکھلائی،

"کیا تمہیں پسند ہے؟"اسنے گردن موڑے اس سے پوچھا،جس پر المیرا نے اثبات میں گردن ہلا۔دی،

وہ اور المیرا دونوں سائیکل سے نیچے اترے،

"تم یہی کھڑی رہوں میں آتا ہوں"وہ یہ کہتا پھولوں کی دکان کی طرف بڑھا،وہاں

سے اس نے ایک سرخ گلابوں کا گلدستہ لیا،

پھر اپنی سائیکل کے پاس ایا،المیرا اسکی تمام حرکت دیکھ رہی تھی،

اسنے گلدستے میں سے ایک گلاب کا پھول نکالا,

پھر ٹوکری میں گلدستہ کو ایک دھاگے کی مدد سے باندھ دیا،

پھر مڑ کر اسے دیکھا،

"میں نہیں چاہتا کوئی سا بھی منظر زائل ہو تمہاری سیاہ آنکھوں سے"اسنے ایک گلاب کا پھول اسکی طرف بڑھایا،اسنے آنکھیں بند کر کے اس سرخ گلاب کو اپنی ناک سے لگایا،

www.novelsclubb.com

اور اسکی دلفریب خوشبو اپنے اندر اتاری,

"شکریہ!"المیرا نے تشکر آمیز لہجے میں اس سے کہا،اسنے ہاتھ جھلا کر اسکی بات ہوا میں اڑائی،

"تم نے شانزے کا خیال رکھ کر مجھ پر احسان کیا تھا اسی کا بدلہ ہے بس!"سادے

لہجے میں کہتا وہ دوبارہ سائیکل پر بیٹھا، المیرا نے اسکے پیٹھ کے پیچھے اسکی نقل اتاری،

پھر خفگی سے بیٹھی،

اب کی بار اسے پکڑا نہیں تھا اسنے،

علی کو شرارت سوجھی، اور ایک جھٹکا دیا سائیکل کو جیسے ابھی گرنے لگی ہو،

المیرا نے اسکی جیکٹ جھٹ سے پکڑی, اگر وہ نہ پکڑتی تو گر جاتی، اسے علی پر تپ کر

غصہ چڑھا، دل چاہا گلاب کے کانٹے اسے چبھو دے،

"وہ سارے راستے بڑبڑاتی رہی،

آخر منزل کو پہنچی، ایک خوبصورت اونچا تکون سرخ رنگ کا کالک ٹاور دیکھ المیرا کی

آنکھیں بھر ائیں، وہ درختوں کے بیچ سے بھی دکھ رہا تھا،

"آگئی تمہاری یونی ورسٹی" علی نے اسکی طرف دیکھا،

"علی مجھے میرا خواب پورا ہوتا نظر آرہا ہے!"

اسکی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے،

"سائیکولوجسٹ المیرا ہاشم!" اسنے فخریہ انداز میں المیرا کے کاندھے پر ہاتھ رکھا،

جیسے وہ مستقبل کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو،

وہ المیرا کے نام کے آگے اپنا نام نہیں جوڑتا تھا، یہ بات المیرا نے نوٹ کی تھی،

اور یہ کافی مایوس کن بات تھی، اسکے لیے،

اسلیے اس کی مسکراہٹ پھیکی پڑی،

"بس تم کامیاب ہو جاو میرا وعدہ پورا ہو جایے گا، پھر تم اپنے راستے اور میں اپنے،

ہم بس یہاں تک کے ساتھی ہے!" اس نے کہا، اور پھر اندر کی طرف بڑھ گیا،

وعدے کے بنے رشتے کا یہی مول ہوتا ہے کیا؟

وعدہ ختم تو رشتہ ختم،

المیرا کو لگا یہ سفر وعدے کا جلد ہی ختم ہو جائے گا، المیرا کی آنکھوں میں ایک نااشنا

سے آنسو نے جگہ لی،

المیرا بھی جبرا مسکرائی پھر اسکے پیچھے چل دی،

وہ ایک کانچ کے بنے دروازے کے سامنے کھڑے تھے، یہ کافی بڑی یونیورسٹی،

جس کے وسط میں کلاک ٹاور تھا، اور ارد گرد کے کونو پر تکون کر کے ٹاور بنائے گئے

تھے،

المیرا کو یوں لگا جیسے وہ کوئی بڑا سا پرانا محل ہو، جیسے اسنے بچپن میں مویز میں دیکھا

تھا، اسنے ایک ہی نظر میں پوری یونی ورسٹی دیکھنا چاہی،

اس منظر کا ہر پہلو حسین تھا، المیرا ایڑی کے بل جھوم جانا چاہتی تھی، رایل ہالوے

یونی ورسٹی آف لندن،

اسکے خوابوں کی تعبیر،

سامنے ملکہ وکٹوریہ کا مجسمہ بنا ہوا تھا، وہ ہر چیز کو آنکھو میں بھر لینا چاہتی تھی،

علی اسکے ساتھ ساتھ تھا، اسلیے اسے پریشانی نہیں ہوئی،

اب وہ چھوٹی بینچ پر بیٹھ گئی، علی اپنے کام سے کسی اپنے ڈپارٹمنٹ کی طرف گیا تھا،

اور وہ مسکراتی آنکھوں سے ہر چیز دیکھ رہی تھی،

www.novelsclubb.com

زمین سبز گھاس سے بھری تھی، وہ آتے جاتے اسٹوڈنٹس کو دیکھتی اور مسکراتی،

وہ زندگی میں پہلی بار اتنی خوش نظر آرہی تھی،

مگر خوشیاں زیادہ دیر اسکے گرد کہاں رکتی ہے،

اسکی نظر سامنے سے آتے ایک شخص پر گئی تو وہ ٹھٹھک گئی، خوشیاں آنکھوں سے

ایسے آڑی جیسے وہاں کبھی تھی ہی،

رکتے رکتے وقت بھی رک گیا،

نئے دوستوں اور ساتھیوں کے سلسلے میں یہ کون تھا جو سامنے سے آرہا تھا، جس نے

المیرا کی مسکراہٹ کو چھین لیا تھا،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»

"مجھے چھوڑ دو! میرا ہاتھ چھوڑو!" گل خانم کسی مچلتے ہوئے پرندے کی طرح تھی

جو مدد کی بھیک مانگ رہی تھی،

وہ شخص سامنے کھڑا بد تمیزی کر رہا تھا،اور ارد گرد رہنے والے تماشہ دیکھ رہے تھے،

سلیم وہاں پہنچا تو معاملہ اسکی سمجھ میں نہ ایا، وہ ہجوم کو ہاتھ سے ہٹاتا وہاں پہنچا تو گل خانم کی کلائی، ایک ہٹے کٹے آدمی کے ہاتھ میں۔ تھی،

شاید وہ کوئی زمیندار تھا،

"تیرے باپ نے مجھ سے قرض لیا تھا،اب وہ مر گیا تو اسکا قرض کون ادا کرے گا!

"سلیم کے ماتھے پر بل پڑے سن کر کہ وہ اپنے محسن کا شکریہ بھی نہ ادا کر سکا,

اور یہ خبر اگئی،

www.novelsclubb.com

"چچ! بیچاری! باپ کو بھی کیا معلوم تھا کہ شکار پر جا رہا ہے اور یہ آخری سفر ہو گا،"

"وہی تو سننے میں آیا ہے وہ جہاز تو غائب ہی ہو گیا، اللہ جانے کیا بنے گا اس بچی کا،"

اسنے دو عورتوں کے مابین ہونے والی گفتگو سنی تو معلوم ہوا ماجرا کیا تھا،

"اب تو بنے گی رکھیل" وہ اسکا ہاتھ کھینچتا ہوا ہجوم سے لیکر جانے لگا تو سلیم بیچ میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آیا،

اور نوٹوں کی ایک موٹی گڈی اسکے سامنے پھینکی۔،

"ہو گیا قرض ادا اب دفعہ ہو" سلیم نے گل خانم کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا،

وہ بھی کٹی ڈالی کی طرح اسکے پیچھے اچھی،

وہ رو رہی تھی،

"تو کون ہے ہمدرد اسکا!" اس آدمی نے بھونیں اچکایے سلیم کو دیکھا، سلیم کو کچھ نہ سوجھا، کیا رشتہ بیان کرے، اور سامنے کھڑا شخص یہ نہ سمجھے کہ وہ لاوارث ہے اور اسے دوبارہ تنگ کرنے اجائے، اس جھوٹ کہہ ڈالا،

"شوہر ہوں میں اسکا" اسنے بھرے مجمعے میں اعلان کیا تو گل خانم سمیت سب کے منہ حیرت سے کھل گئے، جبکہ سامنے کھڑا شخص مسکرایا جیسے اسکا مقصد پورا ہو گیا ہو،

اس شخص نے زمین سے پیسے اٹھائے، اور وہاں سے جانے لگا، پھر ایک بار مڑ دیکھا،

اور طنزیہ مسکراہٹ اچھالی،

اور وہاں سے چلا گیا، وہ گل خانم کو اندر لے ایا،

گل ابھی بھی سکتے کے عالم میں تھی، خاموش,

سلیم کو خاموشی چبھنے لگی اس لیے بولنے میں پہل کی، وہ گل کو کسی غلط فہمی کا شکار نہیں رکھنا چاہتا تھا،

"گل میری باتوں کا غلط مطلب...." آدھے لفظ زبان میں ہی رہ گئے، اور ایک زوردار تھپڑ گل خانم نے اسکے منہ پر رسید کیا،

یہ پہلا تھپڑ تھا جو اس نے کسی عورت کے ہاتھ سے کھایا تھا،

"میں لاوارث ہو گئی تو تم بھی حق جمانے آ گئے! دیکھو جا کر پوری کالونی میرے کردار پر کس طرح باتیں کرے گی!" اس نے سلیم کا گریبان پکڑا، پہلی بار کسی کا ہاتھ سلیم کے گریبان تک گیا تھا،

"تم غلط..." دوسرا تھپڑ سلیم منہ پر پڑا،

"خاموش ہو جاو تم نے یہ دعویٰ کس بنیاد پر کر دیا! میری زندگی برباد ہو جائے گی،"

وہ اپنا منہ پیٹنے لگی،

"گل"، سلیم کی آنکھوں میں آنسو آئے،

"میرا نام مت لو!،"

"اب مجھے کوئی نہیں اپنائے گا!"

"جس کی عزت اتنی داغ دار ہو جائے اسے کون ہی اپناتا ہے"

"کوئی مجھے عزت نہیں دے گا، کیونکہ میں ایک۔ بری لڑکی بن۔ گئی ہوں اب!"

"میں نے تمہیں بچانے کے لیے بولا تھا،" سلیم نے صفائی دی، اگر وہ شانزے کے سامنے ہوتا تو کبھی اسے یوں صفائی نہ دینی پڑتی،

"کون یقین کرے گا اس پر! تم شوہر نہیں ہو میرے!" اسکی سرمئی آنکھیں درد میں تھیں،

"کیا یہ سچ نہیں ہو سکتا، میں تم سے محبت کرتا گل" اس بات پر گل کا دماغ ہی گھوم

گیا،

اسنے دوبارہ تھپڑ اسکے منہ پر رسید کیا،

"محبت؟؟"

"جانتے ہی کتنا ہو تم مجھے!"

"میں کہتی ہوں یہاں سے نکل جاؤ اور کبھی کالونی میں مڑ کر نہ دیکھنا!" اسنے سلیم کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کی جانب دھکیلا،

سلیم جو جس چیز کی خواہش کرے اسے پا لینے والا شخص آج ایک لڑکی کے سامنے ہار گیا

www.novelsclubb.com

"میں محبت کرتا ہوں تم سے" ایسے لفظ کہیں اور بھی سنا سا لگا اسے،

"وہ محبت کرتی ہے تم سے!" سلیم کے زہن میں جھٹکا لگا،

"مگر میں تم سے محبت نہیں کرتی نکل جاؤ میرے گھر سے" گل نے اسکی کلائی پکڑ ے اسے باہر نکال دیا،

اسے اپنے لفظ یاد،

"میں اس سے محبت نہیں کرتا" سلیم کی آنکھوں میں آنسو آگئے، سلیم۔ کو اپنے حلق میں کچھ اٹکتا ہوا محسوس ہوا، کیا اس نے واقعی شانزے کے ساتھ غلط کیا تھا،

"نہیں میری محبت ناکام نہیں ہو سکتی میں حاصل کر لوں گا تمہیں گل خانم!" وہ کوئی ارادہ کرتا اپنے راستے نکل گیا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»»

"یہ لو پیسے! کام برابر ہو گیا!" ساجد نے پیسو کی ایک موٹی گڈی اس شخص کو دی جو کچھ دیر پہلے گل خانم کے گھر کے سامنے تھا،

"ہاں میں نے اکسایا اسے اور اسنے اپنے شوہر ہونے کا اعلان کر دیا،" وہ نوٹوں کے خوشبو سونگھتا ہوا بولا،

"ٹھیک بس اس بات کی خبر نہ ہو کسی کو ورنہ گولی مار دونگا،" ساجد نے کہا تو وہ شخص

اثبات میں گردن ہلاتا وہاں سے چلا گیا،

ساجد وہاں کھڑا رہ کر مسکرایا،

"سلیم میاں، علی میاں، قھرمان میاں، تم بھول گئے اپنے باپ کو شاید، جس نے بولنا سیکھایا ہے وہ تمہاری حرکتوں سے بے خبر رہے گا،

اور ویسے بھی باپ باپ ہوتا ہے اور بیٹا بیٹا" ساجد نے خود سے کہا، یقیناً یماش پاشا اس پورے کھیل کہ کھلاڑی تھے، کس کے ساتھ کیا کرنا ہے وہ جانتے تھے، باقی سب پیادے تھے، جن کو کہاں اپنے کام۔ کے لیے استعمال کرنا ہے وہ جانتے تھے،

www.novelsclubb.com

اپنی رسوائی ترے نام کا چرچا دیکھوں

اک ذرا شعر کہوں اور میں کیا کیا دیکھوں

نیند آجائے تو کیا محفلیں برپا دیکھوں

آنکھ کھل جائے تو تنہائی کا صحرا دیکھوں

شام بھی ہو گئی دھندلا گئیں آنکھیں بھی مری

بھولنے والے میں کب تک ترا رستا دیکھوں

ایک اک کر کے مجھے چھوڑ گئیں سب سکھیاں

آج میں خود کو تری یاد میں تنہا دیکھوں

کاش صندل سے مری مانگ اجالے آ کر

اتنے غیروں میں وہی ہاتھ جو اپنا دیکھوں

تو مرا کچھ نہیں لگتا ہے مگر جانِ حیات

جانے کیوں تیرے لیے دل کو دھڑکنا دیکھوں

بند کر کے مری آنکھیں وہ شرارت سے ہنسے

بوجھے جانے کا میں ہر روز تماشا دیکھوں

سب ضدیں اس کی میں پوری کروں ہر بات سنوں

www.novelsclubb.com

ایک بچے کی طرح سے اسے ہنستا دیکھوں

مجھ پہ چھا جائے وہ برسات کی خوشبو کی طرح

انگ انگ اپنا اسی رت میں مہکتا دیکھوں

پھول کی طرح مرے جسم کا ہر لب کھل جائے

پنکھڑی پنکھڑی ان ہونٹوں کا سایا دیکھوں

میں نے جس لمحے کو پوجا ہے اسے بس اک بار

خواب بن کر تری آنکھوں میں اترتا دیکھوں

تو مری طرح سے یکتا ہے مگر میرے حبیب

جی میں آتا ہے کوئی اور بھی تجھ سا دیکھوں

ٹوٹ جائیں کہ پگھل جائیں مرے کچے گھڑے

تجھ کو میں دیکھوں کہ یہ آگ کا دریا دیکھوں

پروین شاکر!

www.novelsclubb.com

المیرا سامنے سے آتے ہوئے اس شخص کو دیکھتی رہی، جس کی ایک ٹانگ ناقص تھی، وہ سست روی سے چل رہا تھا،

ایک قدم آگے بڑھاتا اور دوسرا پیر گھسیٹ کر آگے لاتا،

اسکے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، رنگ پہلے کی نسبت اور کم ہو گیا تھا، اور وہ کمزور بھی لگ رہا تھا،

اسکے ساتھ بیتائے ہر ایک پل المیرا کی آنکھوں کے سامنے تیزی سے گھومے، اس شخص نے بھی المیرا کو دیکھ لیا تھا، اسلیے وہ اب اس کے پاس آ رہا تھا،

چلنے کی رفتار پہلے کے مقابل تیز ہو گئی تھی، اتنی کہ المیرا کو لگا وہ بھاگنا چاہتا ہے، مگر خراب ٹانگ کی وجہ سے بھاگ نہیں سکتا، المیرا اپنی بینچ چھوڑ کر کھڑی ہو گئی،

اسکی آنکھوں میں آنسو کا قطرہ جمع ہوا، اسے رحیم کی حالت پر ترس آ گیا، ہوائیں مخالف سمت سے چلنے لگی،

رحیم لنگڑاتا ہوا جب المیرا کے قریب پہنچا تو ہاتھ سے چھڑی گر گئی،

اور وہ بھی توازن برقرار نہ رکھ سکا اور المیرا کے قدموں میں گر گیا، رحیم کی آنکھیں بھی متورم تھیں، یہ وہ آنکھیں تھیں جن میں کبھی المیرا کے لیے محبت تھی،

اسنے رحیم کو سہارا دیا، بازوؤں سے پکڑ کر، اور اسے سامنے بینچ پر بٹھایا،

یہ کارروائی دور سے کھڑا علی بھی دیکھ رہا تھا،

اسکے ایک ہاتھ میں چند کتابیں تھیں،

اور دوسرا ہاتھ یونہی خالی تھی،

وہ لمبے ڈگ بھرتا المیرا کی بینچ کی طرف بڑھا،

"رحیم! تمہاری یہ حالت!!"

رحیم استہزائیہ ہنسا پھر اپنی ٹانگ دیکھی، پھر المیرا کو، اسنے یہ نہیں بتایا یہ سب کیا دھرا علی کا تھا،

"یہ! چھوڑو اس کو، یہ بس اسکی سزا تھی جو میں نے تمہارے ساتھ کیا،" رحیم نے دکھی سی مسکراہٹ لیے کہا، پھر چند لمحے اسے یونہی دیکھتا رہا،

www.novelsclubb.com

المیرا کے چہرے پر بھی درد کی لہر دوڑی،

"مگر میں نے کبھی یہ نہیں چاہا تھا" اسنے نظریں جھکائی، اور تاسف سے کہا،

"المیرا مجھے پروفیسر کے ملازم نے بتایا علی کی موت کے بارے میں، بہت افسوس ہوا مجھے" رحیم کا لہجہ پرانا جیسا تھا، فکر کرنے والا، المیرا کو اسکی آنکھوں میں پچھتاوا دکھا،

وہ اس سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا، مگر وہ اس بات پر یقیناً حیران تھی کس نے اس کو عباس کی موت کے بارے میں خبر دی،

المیرا اپنی انگلیاں مسلنے لگی، اسنے بس جواباً سر کو ہلکا سا ہلا دیا تھا،

جب علی ان دونوں کے پاس ایا،

"چلو!" وہ سیدھا المیرا سے مخاطب ہوا، اسکا لہجہ تھوڑا سخت تھا،

اسنے رحیم کی موجودگی کو ایسے اگنور کیا جیسے وہ وہاں پر ہو ہی نہ،

"مسٹر آپ ہیں کون!" رحیم نے غصے سے اسے دیکھا، اور اسکے کاندھے پر ہاتھ

رکھا،اسکی اس بدتمیزی پر،

المیرا نے آنکھوں کے اشارے سے اسے کچھ نہ کہنے کا کہا،

"تم جاؤ میں آرہی ہوں کچھ منٹ!" رحیم کے بولنے سے پہلے ہی المیرا بیچ میں بول پڑی،اسکا لہجہ سادہ تھا آنکھوں میں التجا تھی،

علی المیرا اور رحیم کے درمیان میں کسی دیوار کی طرح حائل تھا،اسکے دراز قد کی وجہ سے المیرا کا چہرہ مکمل چھپ گیا تھا،

اسکے کاندھے کے پیچھے،

علی نے غصے سے اپنی مٹھی بنائی،

اور پاوں پٹختا ہوا اپنی سائیکل کی طرف گیا،المیرا جان چکی تھی علی غصے میں ہے،

"المیرا یہ کون تھا؟" رحیم نے تفتیشی انداز میں گھورا المیرا نے اسکی ایک نہ سنی،اور جھٹ سے اپنا بیگ ٹیبل سے اٹھایا،

"رحیم میرے پاس وقت نہیں ہے،بعد میں بات کرونگی!" وہ عجلت کے عالم میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہتی علی کے پیچھے گئی،

رحیم نے اسکی پشت کو آنکھوں سے اوجھل ہو جانے تک دیکھا،

اسکی آنکھوں میں اداسی تھی,

وہ اسکے پیچھے آئی، وہ سائیکل کے ساتھ کھڑا ہوا تھا،

بالکل خاموش سا, اسنے المیرا سے کچھ نہیں پوچھا، نہ ہی غصہ کیا،

مگر المیرا اسکے تنے اعصاب دیکھے خود ہی سمجھ گئی،

"وہ بس معافی مانگ رہا تھا"

المیرا منمنائی،

www.novelsclubb.com

"کر دیا معاف! اب چلو" لہجہ سادہ تھا مگر المیرا کو سخت لگا، المیرا نے لب بھینچے اسکو دیکھا،

جواب سائیکل پر بیٹھ چکا تھا،

المیرا کو ملال ہوا، اسے رحیم سے کم از کم علی کی موجودگی میں بات نہیں کرنی چاہیے

تھی,

وہ نا جانے کیا سوچے گا،

بارش کی بوندیں پھر سے تڑاتڑ برسنے لگی،

وہ چھتری ساتھ لائی تھی،اسلئے جھٹ سے کھول کر علی کی طرف کی،

بارش زور پکڑنے لگی،

چھاتے کا آدھا حصہ المیرا پر تھا،اسلیے وہ بھی بارش کی بے باک بوندوں سے بچ نکلی،

تڑاتڑ برستی بارش کی بوندیں،

علی المیرا،اور یہ ناراضگی،

www.novelsclubb.com

"علی کیا ہم کچھ دیر یہاں رک سکتے ہیں!!"المیرا نے جھجھکتے ہوئے علی سے پوچھا،

وہ اسی پارک کے سامنے سے گزرے جو ان کے اپارٹمنٹ سے تھوڑے فاصلے پر

تھا،

جہاں پہلی بار المیرا کو علی ملا تھا،

علی کی تیوری ہنوز چڑھی ہوئی تھی,

"بارش میں بھگو گی تو بیمار ہو جاو گی!"علی نے سائیکل روکتے ہوئے اسکی طرف دیکھا گردن پھیر کر،

لہجہ میں وہی بیزاری تھی،

"تم مجھ سے ناراض ہو!"اسنے علی سے پوچھا تو علی کچھ پل کے لیے خاموش ہوا, بارش کی گرتی بوندیں بھی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی،

"مجھے فرق نہیں پڑتا، تم کیا کرتی ہو کیا نہیں! میرے لیے تم محض ایک زمہ داری ہو!"الفاظ نہیں تیر تھے جو اسکے دل کو چھلنی کر گئے،

المیرا نے گلے اٹکتا آنسو وکا گولا محسوس کیا،اسے سانس لینے میں مشکل ہوئی،

"میں یہاں سے پیدل آجاؤ گی!"وہ سائیکل سے اتری، تیز برستی بارش بھی دھیمی پڑ گئی،

علی نے لاپروائی سے کاندھے اچکائے،اور سائیکل کو آگے بڑھا دیا,

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

المیرا کی آنکھوں میں آنسو تھے،،اسنے ٹوکری میں رکھے گلاب کے پھولوں کو بھی ڈسٹبن میں پھینک دیا تھا۔

المیرا نے اسکی حرکت دور کھڑے رہ کر دیکھی،اب ننھی بوندوں نے المیرا کو بھگو دیا۔

چھتری ہاتھ میں ہونے کے باوجود اسنے خود پر سایہ نہیں کیا،شاید وہ یہی چاہتی تھی، کہ بارش کی یہ ناآشنا سی بوندیں اسکے تمام غموں کو بھگو ڈالیں،

www.novelsclubb.com

"گل خانم!اس نے سلیم کی کافی بے عزتی کی ہے! حتی کہ اسے تھپڑ بھی مارا ہے!"

ساجد نے یماش پاشا کو بتایا،بدلتے بدلتے ان کے چہرے کے رنگ ہی تبدیل ہو گئے،

غصے سے مٹھیاں بند کیں،کیونکہ یہ حق کسی کو حاصل نہیں تھا کہ یماش پاشا کے

بچوں کی بے عزتی کرے،

اور وہ بھی ایک معمولی سی مچھیرے کی بیٹی،

"ساجد وہ لڑکی دوسری سانس اس زمین پر نہ لے سکے، میرے بیٹے کو دھتکار کر،

اسنے خود پر زندگی حرام کرلی ہے،" یماش پاشا نے جیسے حتمی فیصلہ سنایا، ساجد تھوڑا

ہچکچایا کیونکہ گل خانم کو مارنا،

سلیم پر حملہ کرنے جیسے تھا، وہ پیچھے ہوا،

"جو حکم۔اپ کا مگر.."

"ساجد تم کب سے میرے فیصلے پر سوال اٹھانے لگے!" یماش پاشا نے قہر آلود

آواز میں بات کہی،

تو ساجد بالکل خاموش ہو گیا

قھرمان دروازے سے اندر ایا، تو وہاں قیامت خیز سی خاموشی تھی،

وہ بھی دو پل کے لیے چونک گیا،

"سلام بابا!"اسنے یماش پاشا کی ہتھیلی چومتے ہوئے سلام کیا،

"بابا ایک بہت اچھی پارٹی ملی ہے، کہتے ہیں غیر قانونی طور پر اصلحہ ہمیں یہاں سے وہاں بھیجنا ہے، مگر یہ کام بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے،

اسکے لیے ہم اپنے بندوں کو نہیں بھیج سکتے، البتہ میں یا سیم ہم دونوں میں سے کسی ایک کو جانا ہو گا،

اسکے بدلے وہ کافی اچھی قیمت دینے کو تیار ہیں!"قھرمان نے اپنی بات کہی، وہ خاموشی سے سنتے رہے، وہ اسکی بات کے درمیان میں کچھ نہ بولے،

"بابا وہ میٹنگ کرنا چاہتے ہیں!"

اس کے بات مکمل کرنے کے بعد بھی یماش پاشا خاموش ہی رہے تو وہ تھوڑا پریشان نظر آیا

انہوں نے کوٹ کے اندر سے ایک لفافہ نکالا، اور قھرمان کی طرف کیا،

قھرمان ششدر سا انہیں دیکھنے لگا،

www.novelsclubb.com

اس نے آگے بڑھ کر اس سفید سے لفافے کو لیا، پھر خاموشی سے یماش پاشا کی بات سننے کے لیے انہیں دیکھتا گیا،

شاید وہ اس لفافے کے متعلق اسے کسی بات سے آگاہ کرتے،

"تم ابھی جا رہے ہوں علی کے پاس, میں نے سلیم کو کھو دیا ہے تمہیں اور علی کو نہیں کھونا چاہتا" یماش پاشا نے مصنوعی انداز میں کہا، تو وہ خالی نظروں سے یماش پاشا کو دیکھے گیا،

نا جانے اس کے پیچھے ان کی کیا ہی بات چھپی تھی،

"بابا لیکن میں نہیں جانا چاہتا!" قھرمان نے اپنی بات کہی مگر یماش پاشا نے ہاتھ ہوا میں جھلا کر اسکی بات کو رد کیا،

"میں نے تم سے تمہاری رائے نہیں مانگی قھرمان حکم دیا ہے!" یماش پاشا کی آواز میں سختی تھی، اس لیے قھرمان خاموش ہو گیا،

قھرمان ایک سادہ سلجھا ہوا نرم مزاج انسان تھا، وہ علی کی طرح غصے کا تیز نہیں تھا،

وہ پرو کرنے والا تھا،

اسے جلد غصہ بھی نہیں آتا تھا، وہ ایک اچھا لڑکا تھا،

قھرمان نے یماش پاشا کے حکم پر اپنا سر جھکا لیا،

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"وہ گھر جب پہنچی تو کافی دیر ہو گئی تھی اسے، کیونکہ وہ کچھ دیر بینچ پر اکیلی ہی بیٹھی رہی تھی،

اور نا جانے کب سورج ڈھل گیا رات ہو گئی اسے معلوم ہی نہ ہوا، وہ علی کے پاس نہیں جانا چاہتی تھی،

www.novelsclubb.com

وہ زندگی کے ان جھمیلوں سے تنگ اچکی تھی، رحیم کیوں واپس آیا تھا، اسکی زندگی میں,

وہ کچھ لمحے تنہائی چاہتی تھی، اپر سے علی کی وہ باتیں،،

کیا رحیم کا آنا اسکی زندگی میں اسی لیے تھا، کہ وہ دوبارہ اسکے پاس چلی جائے، مگر

جب وہ ماضی کے بارے میں سوچتی تو خود ہی ان باتوں کی نفی کر دیتی،

اسکے بال گیلے ہو کر موٹی موٹی لٹو کی مانند ہو گئے تھے،اور اسکے کٹے ہوئے بال ماتھے سے چپک گئے تھے،

کپڑے ہلکے نم تھے، مکمل گیلے نہیں ہو رہے تھے،وہ گھر آئی، چھتری کو رکھا،اپنے جوتے اتار کر وہ چھوٹے قدم اٹھاتی اپنے سوٹ کیس کے پاس ائی،

جہاں اسکے کپڑے تھے،اسنے اپنے کپڑے نکالے،وہ خاموش تھی،اسنے گھر آ کر علی کو تلاش بھی نہ کیا،

وہ شاید آگاہ تھی اس بات سے کہ علی پھر کوئی روکھی بات کہہ دیگا جو اس کے دل کو پاش پاش کر دے گی،

اسکی حساس طبیعت تھی اسلیے وہ باتوں کو جلد دل سے لگا لیا کرتی تھی،

اسنے سفید شلوار قمیض نکالا،اور باتھروم میں چینج کرنے چلی گئی،

وہ جب باہر آئی تو علی اپنے کمرے میں اچکا تھا،اسنے علی کو نظر انداز کیا،اور اسکی

سنگھار میز کے سامنے کھڑی خود کو دیکھنے لگی،

علی اپنے فون میں مصروف تھا،اسنے ایک نظر بھی المیرا کی طرف نہ اٹھائی کمرے میں ایسی خاموشی تھی کہ کوئی انسان وہاں بستا ہی نہ ہو،

چند لمحوں بعد علی کی آواز گونجی,

"سوری!" وہ مصروف سا ہی بولا،المیرا نے مڑ کر اسے دیکھا،وہ فون میں مصروف تھا،

"کس بات کے لیے!" وہ مڑ کر دوبارہ شیشے میں دیکھنے لگی،اسے شیشے میں پیچھے بیڈ پر بیٹھے علی کا عکس دکھ رہا تھا،

www.novelsclubb.com

"مجھے وہاں تمہیں چھوڑ کر نہیں آنا چاہیے تھا!" اسنے اپنا فون سائیڈ پر رکھا،پھر المیرا کی طرف دیکھا،

"کیا اس کے علاوہ کوئی اور وجہ نہیں۔ہے؟" المیرا نے مڑ کر تلاشتی نظروں سے اسے دیکھا،ایک لمحے کے لیے دونوں کی نظریں آپس میں۔ ٹکرائی،

"المیرا،" وہ بیڈ سے اٹھ کر اسکے سامنے ایا، دونوں کے درمیان چار قدم کا فاصلہ تھا، المیرا کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے، اسکے یوں مخاطب کرنے پر،

"میں یہ چاہتا ہوں تم رحیم سے دور رہو!" حق جتایا گیا المیرا پر، المیرا کی آنکھیں حیرت سے پھیلی، کیونکہ کچھ دیر پہلے ہی اس نے کہا تھا اسے فرق نہیں پڑتا،

"مگر..." المیرا کچھ پوچھنا چاہتی تھی اس سے پہلے ہی علی نے اپنی بات کہی،

"المیرا ایک ہی پتھر سے دو بار ٹھوکر کھانا بے وقوفی کی انتہا ہے، میرا تم سے کوئی ایسا رشتہ نہیں ہے کہ میں تم پر کسی قسم کی روک ٹوک لگاؤ، مگر تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم اس بے ہودہ انسان سے دور رہو!" علی نے رسانیت سے کہا، پھر اسکے چہرے کو تکنے لگا،

شاید وہ المیرا کی طرف سے آنے والے جواب کا منتظر تھا، مگر جواب میں خاموشی ملے گی وہ نہیں جانتا تھا،

"کیا تم اس سے دوستی رکھنا چاہتی ہو، اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی!" علی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جھنجھلاہٹ کا شکار ہوا،اسے اس لڑکی کی کچھ سمجھ نہیں تھی،

کوئی اتنا احمق بھی ہو سکتا تھا،

"(کیا سچ میں ہمارے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہے)،"

"(بھلے اس وقت حالات کچھ اور تھے، مگر کیا تمہیں اب بھی یہی لگتا ہے کہ میں تمہاری کچھ بھی نہیں ہوں؟؟")المیرا خالی نظروں سے اسکا چہرہ دیکھتی دل ہی دل میں کڑتی رہی،وہ ہر سوال کا جواب چاہتی تھی علی سے،

"میں جس سے بات کروں تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے" وہ اسکے منہ پر ٹکا سا جواب مارتی وہاں سے چلی گئی، علی اسکا منہ دیکھتا رہ گیا،

"(کاش اس رحیم کی دوسری ٹانگ بھی توڑ دیتا،تو وہ اس قابل ہی نہ رہتا کہ تمہاری زندگی میں اسکے!") علی کو ملال ہوا،اور ہوا بھی کس بات کا،

www.novelsclubb.com

"اللہ اللہ، گل خانم نے خود کشی کر لی ہے!" رضیہ اسکے خستہ سے گھر سے نکلی، وہ انیس سال کی معصوم لڑکی نے خود کشی کر لی،

سلیم نے اسکے سامنے ہی گھر لیا تھا، اس شور سے وہ بھی بیدار ہوا، کیونکہ صبح کا وقت تھا، رات کی تاریکی ختم ہو چکی تھی،

سناٹے کی وجہ سے آواز گونجی،

آسمان سرمئی ہو رہا تھا، ازانوں کی صدائیں دور قریب تمام مسجدوں سے آ رہی تھی،

سلیم کے گھر میں صاف آواز آتی تھی ازان کی کیونکہ چند گلی دور ہی مسجد تھی،

ان میں رضیہ کی چیخوں کی آواز بھی آ رہی تھی، وہ ارد گرد کے لوگوں کو جگا رہی تھی، سلیم نیند سے بیدار ہوا،

"مچھیرے کی بیٹی نے خود کشی کر لی ہے!" رضیہ سمیت اب بہت سی عورتوں کی رونے کی آواز آ رہی تھی،

"اللہ ہو اکبر اللہ ہو اکبر،" مؤذن نے صدا بلند کی،

سلیم نے بستر چھوڑا اور نیچے کی جانب لپکا،

یقیناً کوئی دکھ بھری داستان اسکے انتظار میں تھی،

وہ لکڑی کی بنی سیڑھیوں سے اترا، قدموں کی آواز بالکل صاف تھی، باہر سے بہت ساری عورتوں کی رونے کی آواز آرہی تھی،

"اشھدان لاالہ الااللہ"

"اشھدان لاالہ الااللہ،

مؤذن نے پھر صدا بھری، سلیم نے نیلے رنگ کے دروازے کو کھولا، اور باہر نکلا، سردی زور پکڑ رہی تھی اسلیے اسنے سوئٹر زیب تن کیا ہوا تھا،

اشھدان محمد رسول اللہ

اشھدان محمد رسول اللہ

مؤذن نے پھر سے ازان کی صدا لگائی،

وہ باہر نکلا، رضیہ گھر کے باہر کھڑی رو رہی تھی اور ایک ہجوم مچھیرے کے گھر ہے

آگے لگا تھا،

اسے لگا جیسے وہ کوئی برا خواب دیکھ رہا ہے،

برفباری کچھ دیر پہلے ہی ہوئی تھی اسلیے سفید برف اسکے پاؤں کے نیچے تھی،

اسنے پہلا قدم بڑھایا، پھر دوسرا، کچھ لمحوں بعد وہ ہجوم کو چیرتا ہوا اس خستہ حال گھر کے سامنے رکا،

خوبصورت گل خانم، جو اسے کوئی حور لگی تھی،

وہ بے جان سی زمین پر تھی، اسکے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا، کچھ بندے اسکی لاش کو باہر نکال کر لائے تھے،

www.novelsclubb.com

"یہ نہیں ہو سکتا!" سلیم کے لب پہلی بار کپکپائے،

اسنے آسمان کی طرف دیکھا، مؤذن صدائیں دے رہا تھا،

او نماز کی طرف،

او نماز کی طرف،،

اوکامیابی کی طرف،

آوکامیابی کی طرف

"یہ مر چکی ہے!"اسکی نبض دیکھتے ہوئے ایک وہیں کہ رہائشی نے کہا،

سلیم کو لگا جیسے اسکی موت کا فرمان جاری کر دیا ہو، وہ اپنے قدموں ثابت قدم رہنے کی کوشش کرنے لگا،

مگر اسکے سامنے ان لوگوں کا تڑپنا یا، جن کو اسنے تکلیف بھری موت دی تھی،

آج اسے زندگی کی قدر محسوس ہوئی، شاید ان سے جڑے پیارے بھی یونہی بکھر جاتے ہونگے، جیسے سلیم بکھر گیا،

وہ شکوہ بھی کس منہ سے کرتا، اسکی پچھلی زندگی کون سی بہتریں تھی،

"اس پوری دنیا میں اس نے ایک شخص کو چاہا، اور وہ اسکے قدموں میں بے جان پڑا تھا،

"اسنے یہ خط چھوڑا تھا،"رضیہ جو اسکی سہیلی تھی اسنے سلیم کے ہاتھ میں وہ خط

www.novelsclubb.com

پکڑایا،

سلیم نے آنکھیں اٹھائی، تو اسکی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا، اسنے آستین سے اپنا آنسو صاف کیا،

وہ مضبوط شخص آج رو رہا تھا،

جس کو لوگ کہتے تھے کہ اس میں احساس نہیں ہے،

سلیم نے اس سے وہ خط لیا، پھر جس طرح آیا تھا اسی طرح واپس چلا گیا، ہجوم کو ہٹاتے ہوئے،

"زہر کی وجہ سے جسم زیادہ دیر نہیں رکھ سکتے، اسکو جلدی دفنا دیں گے!" رضیہ کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی، مگر اسنے آن سنا کر دیا،

اتنی دولت کا مالک،

قسمت کا شہزادہ سلیم،

"جس نے اپنی زندگی میں کوئی فکر نہیں دیکھی تھی،

آج اسکا دل توڑ دیا گیا تھا، وہ دل جس میں گل خانم کے لیے محبت تھی،

وہ اپنے گھر کے دروازے کی طرف تھا، جب دور کسی مسجد سے آتی صدائیں اسکی

سماعتوں سے ٹکرائی،

یہ کونسی کامیابی تھی جس کے لیے پانچ وقت بلایا جاتا تھا؟

سلیم دل برداشتہ تھا،

ٹوٹ گیا تھا،

آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ بہہ رہے تھے،

اسکے پاؤں بے ساختہ مسجد کی طرف مڑ گئے،

آج پہلی بار سلیم نے مسجد کا رخ کیا،

وہ مسجد کی سیڑھی پر پہنچا، اپنے سارے گناہ اسے یاد آنے لگے، اسنے اندر دیکھا بہت

سے نمازی نماز پڑھ رہے تھے،

"میں کس منہ سے یہاں آؤنگا؟ میں بہت برا ہوں! یہ جگہ میرے لئے نہیں ہے"

www.novelsclubb.com

سلیم نے قدم پھیر لیے،اور مسجد کے ساتھ بنے چبوترے پر بیٹھ گیا،

آنکھوں سے آنسو بہہ جا رہے تھے،

"یہ میں نے کیا کر دیا!!"اسکی زبان نہیں کھل پائی،وہ دبی دبی آواز میں خود کو کوس رہا تھا،

"میں معافی کی قابل نہیں۔ہوں،"سرخ ہوتے چہرے کو اسنے اپنی ہتھیلی میں چھپا لیا،سلیم کے دل کا بوجھ بڑھ رہا تھا،

زندگی کا کونسا موڑ کہاں لے جاتا ہے،۔

زندگی بس ایک لمحے کی منتظر ہوتی ہے،۔

ایک لمحہ لگتا ہے دل کو پھیرنے میں،

سلیم کو شاید وہ لمحہ نصیب ہو گیا تھا,

جو نصیب کی دوڑ میں تھک جاتے ہیں،

جن کے دل توڑ دیے جاتے ہیں،

www.novelsclubb.com

وہ بھاگتے ہیں اس طرف جوان کی تھکان کو شکر میں بدل دیتا ہے،

جوان کے دل کو نور سے بھر دیتا ہے,

اندر نماز شروع ہوئی، وہ باہر بیٹھا رہا،

وہ خاموش ہو گیا, واپس گھر آ گیا، اپنی دراز میں کچھ ٹٹولنے لگا, پھر تیز قدموں سے چلتا گھر سے باہر نکل گیا،

اب وہ سمندر کے سامنے کھڑا تھا،

آنکھوں میں آنسو تھے، اسنے بندوق نکال کر دور اچھال دی، پوری قوت کے ساتھ دور پھینکی گئی تھی،

www.novelsclubb.com

پھر وہ پتھر پر گر گیا،

"میرے گناہوں کی معافی نہیں ہے،" روتی ہوئی آواز سلیم کی تھی، آسمان نے سنا، زمین نے سنا۔

پتھر نے خود کو گواہ بنایا، چلتی ہوائیں بھی گواہ بن گئی،

سلیم رو رہا تھا،،"تم یوں تو نہیں جا سکتی گل, میں نے اس دل میں تمہیں جگہ دی تھی مگر،،

،،میں ایک قاتل ہوں،۔ تمہارا قاتل ! میں نے گناہ کیے ہے اور میں خود کو اسکی سزا دونگا،،،سلیم کسی ارادے کی تحت اپنی جگہ سے اٹھا،اسکے گھٹنے پر مٹی لگی تھی،اسکے ہاتھ بھی گندے ہو رہے تھے،

آج وہ سلیم پاشا مر گیا تھا جو اپنی مافیا کی دنیا کا بے تاج بادشاہ تھا،

اسکی زندگی میں گل۔خانم نام کا غم ہمیشہ کے لیے لکھ دیا گیا تھا،

اور اسے اسی غم میں زندگی گزارنی تھی،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»

وہ صبح نماز پڑھ کر فارغ ہوئی اور کچن میں ائی،تو دیکھا،کچن میں سرخ گلابوں کا گلدستہ تھا،اور ایک لفافہ ساتھ تھا،

اسنے لفافہ اٹھایا، پھر اسے کھولا، وہ مضطرب نظر ائی، کیونکہ علی کبھی ایسا۔ نہیں کر سکتا تھا۔اسے علی سے اس قسم کے احساس کی توقع نہیں تھی،

"میں جانتا ہوں تم مجھ سے ناراض ہو،

اور میں نے تمہارے سرخ گلابوں کو پھینک دیا تھا اس بات پر میں کافی شرمندہ ہوں!

یہ پھول پھر مرجھا جائیں گے جلد ہی،

مگر اگر تم ان کو ایک بار چھولوں گی تو یہ بھی تمہاری طرح مسکرائیں،

جیسے تم مسکراتی ہوں،

علی!!

اسنے اپنا نام آخر میں لکھا، المیرا کے چہرے پر ایک مدھم مسکراہٹ آئی, اسنے ان پھولوں کو چھوا، اسی جملے کے خاطر

کہ علی نے کہا تھا تم اگر اسکو چھولو گی تو یہ مسکرا اٹھیں گے،

www.novelsclubb.com

اسنے گلدستے کو اٹھا کر ناک سے لگایا، اور اسکی خوشبو اپنے اندر اتاری، یہ سب سے زیادہ خوبصورت صبح تھی المیرا کے لیے،

شاید ایسی صبح کبھی دوبارہ نصیب نہ ہوتی،

دن کا آغاز اتنا حسین تھا، وہ مسکرائی، پھر پلٹی تو دیکھا علی پیچھے ہی کھڑا تھا، کمر پر ہاتھ باندھے،

اطمینان بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا،

المیرا نے جلد ہی مسکراہٹ سمیٹ لی، پھر کاندھے اچکا کر خائف آنکھوں سے اسے دیکھا، پھر گردن جھٹک دی،

علی اسکی ناراضگی پر مسکرایا،

"چھوٹی ٹدی ناراض ہو مجھ سے!" علی نے اسے نئے نام سے مخاطب کیا اور اپنی کافی بنانے کچن میں ایا، وہ بھی کچن میں فضول میں برتن کو الٹ پلٹ کر رہی تھی،

اسکے یوں مخاطب کرنے پر بھونیں اچکایے، وہ مڑی،

"یہ چھوٹی ٹدی کس کو بولا تم نے؟؟" وہ بازوؤں کو لپیٹتے ہوئے تنک کر بولی

"علی نے اسکے پیچھے جھانکا، جیسے وہ کسی دوسرے شخص کو ڈھونڈ رہا ہو، وہ اس کی حرکت پر الجھی،

"اب کیا کر رہے ہوں یہ؟"

"میں یہ دیکھ رہا ہوں، تمہارے علاوہ ہمارے گھر میں کوئی ہے؟" اسنے طنز کیا، تو المیرا کو تپ چڑھی،

"میں نا تمہیں..." المیرا نے شہادت کی انگلی دیکھائے دھمکایا، اسنے المیرا کی شہادت کی انگلی تھامی،

"زور سے بولو آواز مجھ تک نہیں پہنچ رہی" اسنے المیرا کا مزاق اڑایا، پھر اسکی ناک پکڑ کر کھینچ لی،

المیرا اسکی اس حرکت کے لیے تیار نہیں تھی، اسلیے بوکھلا گئی،

اسکی ناک سرخ ہو گئی تھی، المیرا نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا،

www.novelsclubb.com

"میں ٹدی نہیں ہوں تم ضرورت سے زیادہ لمبے ہو!" وہ اسکے پیچھے بھاگی۔، جو ٹھنڈے پانی کی چھینٹیں اڑا کر بھاگا تھا، المیرا پر،

ناجانے آج علی پر کون سا بھوت سوار تھا،

وہ پل میں کچھ تھا اور پل میں کچھ،

"وہ صوفے کے پیچھے تھا، اور المیرا ٹھنڈے پانی کا جگ لیے صوفے کے آگے،

"میرے پر ٹھنڈا پانی نہیں اڑانا" علی نے تنبیہ کی،

"شروعات تم نے کی تھی!" المیرا بھی ٹھنڈے پانی کا جگ لیے آگے بڑھی، جیسے آج سارے حساب چکانے تھے،

وہ دونوں کسی چھوٹے بچے کی طرح جھگڑ رہے تھے،

علی نے صوفے پر رکھے کشن اٹھا کر اسکی طرف اچھالے، وہ ان کشن کے حملوں سے بچتی پیچھے ہوئی،

اسکا پاؤں پھسلا وہ اپنے ہی گرائے گئے پانی سے، اور وہ دھپ سے زمین پر گری

www.novelsclubb.com

جگ کا سارا پانی اس پر گرا، وہ مکمل بھیگ گئی،

"المیرا" وہ اپنی ہنسی پر قابو پاتا، صوفے کے پیچھے سے باہر آیا، ان دونوں کی زندگی کورے کاغذ کی طرح تھی،

ایک دوسرے کے ساتھ نے ان کی زندگی میں کچھ پل۔ کے لیے ہی سہی لیکن رنگ بھر دیے تھے،

"تمہیں لگی تو نہیں" اسنے پوچھا جس پر المیرا نے نفی میں گردن ہلائی، مگر اسکے پاوں میں ہلکا درد تھا،

"تبھی کہہ رہا تھا، معصوم کے ساتھ غلط کرو گی تو ہو گا ایسا" علی نے کاندھے اچکا یے گردن پھیر لی، المیرا نے دانت بھینچ کر اس لڑکے کو دیکھا جو قدرے بے نیازی سے کھڑا تھا،

اسنے علی کا ہاتھ پکڑ کر زور سے کھینچا، وہ بھی ساتھ دھڑم سے زمین پر گرا، علی کو اس بات کی توقع نہیں تھی، اب ہنسنے کی باری المیرا کی تھی،

اسنے پہلی بار المیرا کو تھوڑی آواز سے ہنستے سنا، ورنہ پہلے وہ ہلکا سا مسکرایا کرتی۔

اسکی آنکھوں میں دنیا بھر کی خوشی تھی،

علی مبہوت سا اسے دیکھتا رہا، ایک کہنی صوفے پر ٹکائے،

جیسے دنیا کا سارا حسن اس ایک مسکراہٹ میں سما گیا ہو،

علی نے خود کو اس سے پہلے اتنا خوش کبھی نہیں دیکھا تھا

وہ بس یونہی باوری المیرا کو دیکھتا رہا،

"تم جب یوں ہنستی ہوں تو بہت اچھی لگتی!" علی نے اسی طرح یک ٹک نظریں اس پر گاڑے تبصرہ کیا، اسکی ہنسی پل میں چھو منتر ہوئی،

وہ بھی علی کے یوں دیکھنے پر شرمندہ ہوئی،

علی نے المیرا کے چہرے پر آتی لٹ کو چھوا،

وہ دونوں ایک ہاتھ کے فاصلے پر تھے،

المیرا نے اپنی نظریں جھکا لیں،

"تمہاری آنکھیں بہت خوبصورت ہے المیرا،ان پر ظلم نہ کیا کرو بے وجہ رو کر!"

اسنے آج پہلی بار المیرا کی آنکھوں کو چھونے کی جسارت کی،

اسکے ہاتھ مسلسل کانپ رہے تھے،

یہ وہ آنکھیں تھیں، جن میں آنسو،

علی کو بے چین کر دیا کرتے،

یہ وہی آنکھیں تھیں، جن کو دیکھ کر پہلی بار علی کے حواس یوں کھوئے تھے،

پہلی بار اسکے حواسوں پر یہی آنکھیں چھائی ہوئی تھی،

"مجھے معاف کر دینا المیرا، مگر میں تمہیں اجازت نہیں دے سکتا کہ تم رحیم سے

بات بھی کرو" ان دونوں

کے درمیان پھر سے رحیم حائل ہو گیا

المیرا نے اپنے لب بھینچ لیے،

"وہ بس مجھ سے معافی مانگ رہا تھا،" المیرا نے صفائی پیش کرنا چاہی۔، مگر علی نے

اسکی ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا کہا،

المیرا کی زبان کو جیسے قفل بند گیا،

"وہ رحیم اس لائق نہیں ہے کہ ہم اس پر بحث کریں! اور ویسے بھی میں صبح صبح ان جیسے لوگوں کا ذکر کر کے اپنا اچھا خاصا موڈ برباد نہیں کر سکتا،" وہ اپنی جگہ سے اٹھا،

اسے رحیم سے نا جانے کیوں بیر تھا،

پھر اپنا ہاتھ المیرا کی طرف بڑھایا،

"ناشتہ بنالو، ویسے بھی تمہاری راستے میں نت نئی خواہشات اجاگر ہوتی ہیں" اسنے آتی جمائی کو روکتے ہوئے بات کہی،

www.novelsclubb.com

المیرا نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں رکھا، اور سہارے سے کھڑی ہوئی،

کچھ دیر بعد خود ہی اسنے المیرا کو منع کر دیا، جس نے ناشتے کے لیے فریج کھولا ہی تھا

"ہم ناشتہ باہر ہی کریں گے چھوڑو اسے، تیار ہو جاو میں بھی فریش ہو جاتا ہوں"

خود ہی حکم صادر کرتا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا، المیرا کو سچ میں وہ سمجھ نہیں آتا

تھا۔

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»

قھرمان جانے سے پہلے مچھیروں کی بستی میں آیا جہاں سلیم۔نے اپنے لیے گھر لیا تھا کرا ہے پر۔

وہ الوداعی ملاقات کرنے آیا تھا،

اور ساتھ شادی کی مبارکباد بھی دے دیتا،

مگر جب وہ وہاں پہنچا تو ایک جنازہ باہر رکھا تھا، جس کو لوگ لیکر جا رہے تھے چند عورتیں رو رہی تھی،

قھرمان کو دیکھ بستی کے کچھ لوگ ائے اسکے پاس،

کیونکہ وہ کئی بار وہاں اچکا تھا، وہ اکثر راشن تقسیم کرنے آتا ادھر اور اکثر عید وغیرہ کے موقع پر کپڑے, اور دیگر سامان،

وہاں کہ لوگ قھرمان کو بہت عزت اور محبت سے دیکھتے،

ایک مچھیرے نے کرسی لا کر رکھ دی، قھرمان کے لیے مگر وہ بیٹھا نہیں،

"یہ کس کا جنازہ ہے؟" قھرمان نے ان چند بندوں سے پوچھا جو اسکے آس پاس کھڑے تھے، غالباً وہ قھرمان سے ہی ملنے آئے تھے،

"گل خانم کا بیچاری نے زہر کھالیا"، وہ جو جنازے کو دیکھ رہا تھا ایک دم آنکھیں پھاڑے اس بتانے والے بندے کو دیکھنے لگا،

اسے یقین نہ ہوا، کہ وہ گل خانم جس کا ذکر سلیم۔ نے اس دن کیا تھا آج مر۔ گئ ہے، یقینا سلیم۔ بھی ٹوٹ گیا ہو گا،

"مگر کیوں؟؟" قھرمان نے آگے سے پوچھا،

"کسی اوباش نوجوان نے شادی کا دعویٰ کر دیا تھا۔ وہ اسے پسند نہیں کرتی تھی، پوری کالونی میں بدنام ہو گئی تو اسنے زہر کھالیا" اس نے پوری بات بتائی تو قھرمان چونک گیا،

www.novelsclubb.com

اسنے جیب سے چند نوٹ نکالے،

پھر اس شخص کے حوالے کیے،

"یہ رکھ لو بچوں کے لیے کچھ لے جانا!"قھرمان اسکے کاندھے کو تھپکتا آگے بڑھا

جب روتی ہوئی رضیہ نے اسے روک لیا،

وہ رو رہی تھی،اسکے یوں راستہ روکنے پر قھرمان نے بھونیں اچکایے اسے دیکھا،

"آپ جانتے ہیں اس نے زہر کیوں کھایا؟"روتی ہوئی رضیہ نے قھرمان سے پوچھا

تو قھرمان کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے،

رضیہ نے بات خود ہی مکمل کی،

"اس لڑکے نے جب شادی کا دعویٰ کیا،تو وہ ڈر گئی کہ وہ اپ کو کبھی نہیں پا سکے گی،

"قھرمان کے آنکھیں پھیل گئی،اسنے بے یقینی کے عالم میں اسے دیکھا،یہ نیا

انکشاف تھا جو۔اس پر ہوا تھا،

"وہ اپ سے محبت کرتی تھی،

www.novelsclubb.com

مگر آپ میں اور اس میں حیثیت کا فرق تھا،

وہ اپ پر دل ہار چکی تھی،

اور اسی مایوسی میں اس نے خود کو مار دیا،

کیونکہ اسے آپ کبھی حاصل۔ نہیں تھے"

وہ لڑکی جس سے اسکا بھائی محبت کرتا تھا، اسنے انکار کیا صرف قھرمان کی وجہ سے،

قھرمان کو خود سے نفرت ہوئی، اسکا بھائی اسکی وجہ سے تکلیف میں آگیا تھا،

"فضول باتیں نہیں کرو لڑکی!" وہ۔ اسکی بات نظر انداز کرتا آگے بڑھا، مگر دل

میں ابھی بھی سلیم۔ کے لیے برا لگ رہا تھا، یہ۔ کس۔ مصیبت میں تھا وہ۔

"وہ اپ سے محبت کرتی تھی قھرمان صاحب!!"

"آپکی محبت میں اس نے زہر کھایا ہے" رضیہ پیچھے سے چیخی،۔ مگر اسنے پلٹ کر نہ

دیکھا وہ سیدھا چلتا چلا گیا،

اسے تو گل خانم کا چہرہ تک یاد نہیں، وہ کون تھی کیسی دکھتی تھی،

یہ کیا عجیب الزام وہ باندھ رہی تھی اسپر،

"عجیب بک رہی ہے،"

"بھلا میری عمر کہاں ہے محبت کی!"

"مجھ میں ایسا کیا خاص ہے"

"سلیم کہاں ہو تم؟

"میں نے اپنے بھائی کے ساتھ برا نہیں۔کیا،"

"مجھے تو کچھ نہیں معلوم۔تھا"

قھرمان کا دل اسی ملال میں ڈوب رہا تھا کہ اسکی وجہ سے ایک معصوم نے

جان۔دی،اور سلیم۔کا دل ٹوٹ گیا،

قھرمان تو سب کا خیال رکھنے والا تھا.

اس نے کسی کے ساتھ برا نہیں۔کرنا چاہا تو یہ کیسے ہو گیا کہ ایک معصوم لڑکی مر گئی،

اور سلیم۔کا۔دل اس بے جا محبت کے پیچھے ٹوٹ گیا،

جسکا کوئی وجود ہی نہیں تھا،

قھرمان کی آنکھوں میں آنسوائے وہ نرم دل والا تھا، وہ یماش پاشا کا بیٹا ہونے کے

باوجود سخت دل نہیں تھا،

وہ دوسروں کے درد محسوس کرنے والا تھا،

اسلیے آج تک اکیلا تھا۔ کیونکہ وہ خود غرض نہیں تھا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

•»»»»»

"ایک چھوٹے کیفے میں علی المیرا بیٹھے تھے، وہ مینو کارڈ میں جھکا اپنے لیے ناشتہ

آرڈر کر رہا تھا،

ویٹر سر پر کھڑا آرڈر کے انتظار میں تھا،

المیرا نے نیلے رنگ کا کرتا پہنا ہوا تھا،

وہ لب بھینچے پورے کیفے کا، اور کانچ کی دیوار سے باہر چلتے لوگو کا معائنہ کر رہیں

تھی،

ویٹر مسلسل المیرا کو دیکھ رہا تھا،

علی نے ماتھے پر بل ڈالے اس ویٹر کی طرف دیکھا،

جو دبلا پتلا سا تھا، سفید شرٹ پہنی ہوئی تھی،

چہرے پر باریک باریک دانے تھے، اسکے بال بلوند تھے، اور ہونٹ پتلے سے،

جیسے کسی نے پتلی لکیر کھینچ دی ہو،

آنکھیں شہد رنگ تھیں،

مگر ویٹر کی آنکھوں کا مرکز صرف باوری المیرا ہی تھی،

علی نے دانت بھینچے،

"ہم ابھی یہاں سے چل رہے ہیں" وہ مینو کارڈ ٹیبل پر پھینکتا کرسی چھوڑ کر جھٹکے سے اٹھا، ایک پل کے لیے کیفے میں خاموشی ہوئی، سب اسکی اچانک حرکت پر

متوجہ ہوئے،

المیرا کو لگا جیسے سب انہیں دیکھ رہے ہیں،

مگر دوسرے ہی پل سب اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے،

جیسے کسی کو کی پروہ نہیں تھی،

ویٹر بھی اسکے اچانک بدلتے لہجے پر گھبرا گیا،

المیرا کچھ پوچھتی اس سے پہلے ہی علی کا ہاتھ المیرا کی کلائی پر تھا،

دوسری ٹیبل پر سے ایک اور ویٹر ایا،

وہ حبشی تھا، سیاہ رنگت موٹے ہونٹ، اور سر سے چپکے بل کھائے ہوئے بال،

"کیا ہوا ہے؟" وہ شخص اٹالین زبان میں کچھ بولا،

"معلوم نہیں ایک سر پھرا تھا،" اس ویٹر نے بھی اسی زبان میں جواب دیا اور

کاندھے اچکا دیے، وہ ٹیبل پر رکھا مینو اب بھی کھلا پڑا تھا،

''تم مجھے بتاؤ گے ہم وہاں سے کیوں آ گئے؟''وہ تیز قدموں سے چل رہا تھا،المیرا کو اس کے ساتھ قدم ملانے کے لیے بھاگنا پڑا

اسکے سوال پر علی اپنی جگہ رکا،چہرے کا رنگ اور اسکے دونوں کان سرخ ہو رہے تھے،

تنے اعصاب لیے اسنے ایک طویل نگاہ المیرا پر گھمائی،

''اگر میں کچھ دیر زیادہ رکتا تو وہ چار کاندھوں پر گھر جاتا!''دانت بھینچے اس نے کیفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دھمکی دی،المیرا کے ماتھے پر پڑی سلوٹیں سمٹ گئی،

"کون؟''بازوؤں کو لپیٹتے ہوئے اسنے اب علی کی اشتعال انگیز بھری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے استفامیہ انداز میں پوچھا،،

علی لب بھینچے غصے کو قابو میں کرنے کی کوشش کر رہا تھا،اس نے دونوں ہاتھ جیب میں ڈالتے ہوئے ہنکارا،

اسکے چہرے کے سخت تاثرات،کافی تھے اسکے دل کا حال اور غصے کی شدت بتانے

کے لیے،

"ہونہہ!"

"تمہیں خود محسوس نہیں ہوا، کتنی غلیظ آنکھوں سے وہ تمہیں دیکھ رہا تھا؟؟" غصے اور جھنجھلاہٹ کی ملی جلی کیفیت کا شکار علی المیرا کا عریاں بازو پکڑتے ہوئے گویا ہوا،

المیرا کے تاثرات میں اطمینان تھا،

وہ جانتی تھی بات یہی ہو گی،

"تو اتنا غصہ کس لیے ہے؟ علی! اب تم کیا چاہتے ہوں میں اسکے سر پر کانچ کا گلاس مار کر اسکا سر پھوڑ دیتی؟" المیرا کو اس بے تکی بات کی سمجھ نہ آئی, علی کو اتنا برا کس بات کا لگ رہا تھا،

اور وہ اسطرح سے اٹھ کر آ گیا، المیرا کو اس بات کی سمجھ بھی نہ پڑی،

"پھاڑ دیتی سر اسکا، اگر تم نہیں مار سکتی تو میں پھر میں جا رہا ہوں اسے گولی مارنے!،

مگر میں کسی کو یہ حق نہیں دیتا وہ تمہیں اس طرح دیکھے،،علی حواسوں میں نہیں تھا

،

وہ المیرا کو سائڈ کرتے ہوئے پھر کیفے کی طرف بڑھا،المیرا کو لگا آج وہ اسکی جان لے کر ہی چھوڑے گا،

علی کا یہ جنونی روپ اس نے پہلی بار دیکھا تھا،

"علی سب کے سامنے تماشہ مت کرو!"اسنے علی کا بازو پکڑا، علی ہاتھوں کی زبان ہی جانتا تھا، کیونکہ وہ قہرمان کی طرح ٹھنڈے مزاج کا ہر گز نہیں تھا،

علی نے قہر آلود نظر المیرا پر ٹکائی، آنکھوں میں جیسے خوں اترا ہوا تھا، جیسے کسی نے اسکی سب قیمتی چیز پر نظر جمانے کی کوشش کی ہو،

"کیوں جا رہے ہوں مارنے اسے! جب ہم میں یہ بات طے ہے، تمہارے راستے الگ ہیں اور میرے الگ تو کیوں میرے لیے اتنا جنونی پن دکھا رہے ہو!"المیرا تڑک سے بولی، لہجہ اونچا اور سخت تھا،

"جب مجھے لگتا ہے تم بدل گئے ہو تم اسی وقت کوئی ایسی حرکت کر دیتے ہو جس سے مجھے انتہائی نفرت ہے!"ان دونوں کے درمیان ہمیشہ لڑائی ہی ہو جاتی، جیسے وہ ایک دوسرے کے لیے سوچنے لگتے یا تو حالات انہیں اس جگہ لے جاتے یا پھر کبھی علی کا غصہ، اور ان دونوں کے درمیان دیوار مزید گہری ہو جاتی تھی، علی کو لگا جیسے کسی نے پتھر سے اسکا سر کچل دیا، وہ دیدے پھاڑے المیرا کو دیکھے گیا، "کیا تمہیں مجھ سے نفرت ہے؟" بے یقینی کے عالم میں پوچھا گیا، وہ سمجھتا تھا محبت نہ سہی درمیان مگر نفرت کا رشتہ بھی نہیں تھا دونوں میں مگر المیرا کے اس جملے نے اسکے جسم کو ساکت کر دیا تھا،

www.novelsclubb.com

المیرا ایک پل کے لیے بوکھلائی،

"بولوں المیرا ہاشم کیا تم مجھ سے نفرت کرتی ہو؟؟" علی نے اب کی بار پوری قوت سے چیخ کر کہا، آواز اتنی شدت میں ڈوبی تھی، المیرا کو لگا کہ اسکے کان کے پردے ابھی پھٹ جائیں گے, المیرا نے سختی سے آنکھیں میچ لیں،

ارد گرد چلتے ہوئے لوگوں نے انہیں ایک پل کے لیے منجمند ہو کر دیکھا، پھر کارواں کسی سیلاب کی ریلے کی طرح دوبارہ چل پڑا،

یو لگا تھا جیسے ایک پل کے لیے چلتی دنیا کا وقت روک لیا گیا تھا،

المیرا کو تو یو نہی لگا تھا، جیسے کائنات کی ہر چیز رک کر اس کی بے عزتی ہوتی دیکھ رہی ہے،

اور اسکا مزاق اڑا رہی ہے،

اس نے علی کے احسانوں کو اس کے منہ پر مارتے ہوئے اگلا جملہ کہا، اور یہ جملہ ان کے رشتے میں مزید کڑواہٹ لے آیا،

المیرا دو قدم پیچھے ہوئی،

"ہم کبھی ساتھ نہیں ہو سکتے،" اسنے نفی میں گردن ہلائی، اسکی آنکھوں میں بے جان آنسو امڈ آئے،

"مجھے تم سے نفرت ہے زیغم علی، نفرت ہے!" اس نے بھی یو نہی غصے کے عالم

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں۔ بات کہی،

"ہاں نفرت ہے مجھے تم سے!" پھر خود ہی آہستہ آواز میں کہتی اپنے آنسو چھپاتے ہوئے جانے کے لیے مڑ گئی،

علی اپنی جگہ یونہی کھڑا رہا، المیرا چلتی ہوئی لوگوں کے اس ہجوم میں گم ہو گئی، علی کی نظر دور بنے پول تک جاتی،

اور اسے لوگوں کے ہجوم صرف اسکے بال ہی نظر آ رہے تھے،

اور کچھ لمحے بعد وہ بھی غائب ہو گئے،

اور المیرا مکمل طور پر آنکھوں سے اوجھل ہو گئی،

علی نے خود کو ان لوگوں کے سیلاب میں بھی اکیلا محسوس کیا،

اسکا غصہ مزید سوا نیزے پر پہنچ گیا، اداسیوں کے شہر لندن میں ہر کوئی اکیلا تھا، اور وہ بھی،

•»»»»»

"بابا!" دونوں ہاتھ باندھے وہ سر جھکائے ہوئے یماش پاشا کے سامنے کھڑا تھا، وہ کچھ گھبرایا ہوا سا، کچھ شرمندہ سا،

اسکے تاثرات یوں تھے جیسے کوئی بات اسے سخت پریشان کر رہی تھی،

"ہاں کہو ساجد!" کچھ فائلز ان کے سامنے پڑی ہوئی تھی، اور وہ ان میں جھکے ہوئے اپنا کچھ کام کر رہے تھے، انکی اجازت کے بعد بھی ساجد کی خاموشی نے انہیں گردن اپر اٹھا کر اسے دیکھنے پر مجبور کر دیا،

"کیا تم نے مجھے فارغ سمجھا ہے جو میں تمہارے اگلے جملے کے انتظار میں صدیاں لٹا دوں!" یماش نے خفیف نظروں سے اسکا پریشان چہرہ دیکھتے ہوئے اپنی بات کہی، وہ اگر سادے لہجے میں بھی بات کرتے تو وہ سخت لگتی تھی،

"بابا آپ کے دونوں بیٹے سہی نہیں ہیں، وہ بہت تکلیف میں ہیں!" ساجد نے جواباً کہا، کہتے وقت اسکا لہجہ اخر میں بھرایا تھا،

تکلیف سے،

دکھ سے،

درد سے،

یماش پاشا نے فائلز کو بند کیا،اور نظر کا چشمہ اتار کر اس ٹیبل پر رکھا، پھر ٹانگ پر ٹانگ جماتے ہوئے وہ سنگل صوفے پر پیچھے ہو کر اطمینان سے بیٹھے،

اور دونوں ہاتھ ہتھے پر جما لیے،

ساجد ہنوز ہاتھ باندھے ہی کھڑا تھا، مگر اسکی آنکھوں میں نمی تھی، بہت زیادہ نہیں ہلکی، لیکن یماش پاشا محسوس کر سکتے تھے اس کی آنکھوں کی نمی،

یماش پاشا نے تاسف سے ہنکارا بھرا،

"تمہیں لگتا ہے میں ظلم کر رہا ہوں ان پر!" سرد سے لہجے کو اپناتے ہوئے یماش پاشا ہاتھ میں موجود پین مسلسل انگلیوں درمیان گھما رہے تھے،

اور نظریں انہوں نے ساجد کے وجود پر گاڑھی ہوئی تھی،

ساجد جو اب خاموش ہی رہا۔ کیونکہ جو وہ سوچ رہا تھا وہ بولنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا، یماش پاشا اسکی خاموشی پر مسکرائے، وہ۔ مسکراہٹ ماضی کے درد سے بھری ہوئی تھی،

"تمہیں میں ایک کہانی سناتا ہوں ساجد!" یماش پاشا نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بیٹھ جانے کا کہا، چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے،

ساجد حکم کے مطابق زمین پر۔ ہی بیٹھ گیا، الٹی پالتی مار کر، اسکے دونوں آزاد ہاتھ گود میں گرے ہوئے تھے،

یماش پاشا نے کہانی سنانا شروع کی، اور وہ بھی یماش پاشا کو دیکھنے لگا، جو ہوا کے باعث الٹ پلٹ ہوتے ان صفحوں کو دیکھ رہے تھے جو ان کے سامنے ٹیبل پر پڑے ہوئے تھے،

وہ پلٹتے صفحوں میں گزرتے لمحو کو چھوڑ کر ماضی کی گلیوں میں خود کو محسوس کرتے ہوئے بولنے لگے،

"میدیات شہر کی تاریخی گلیوں میں، دو بچے گلیوں میں چھپتے چھپاتے پھر رہے تھے،

ان کے ہاتھ پاؤں اور چہرہ سب گرد و غبار اور مٹی سے اٹا تھا،

جن میں ایک دس سال کا تھا، وہ اپنے چھوٹے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر ان گلیوں سے

بھاگ رہا تھا، جن کے گھر چھوٹے پتھروں سے بنے تھے،

وہ دونوں یتیم بچے، ایک دودھ فروش کے سامنے رک جاتے ہیں،

دیڑھ دن ہونے کو آیا تھا، اور وہ دونوں بھوکے تھے،

بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھتا ہے، وہ حسرت بھری آنکھوں سے اس دودھ

کے کٹورے کو دیکھ رہا تھا، جو ایک ماں اپنے بچے کو دے رہی تھی،

وہ بچہ اپنے بڑے بھائی سے کہتا ہے،

"بھائی ہماری ماں بھاگ گئی ہے! تو کیا ہم بن ماں کے ہو گئے ہیں!" یہ لفظ سن کر بڑا

بھائی رو پڑتا ہے، کڑکتی دھوپ میں ٹوٹی چپل کے سہارے وہ ایک سایہ دار درخت

کے نیچے بیٹھ جاتے ہیں،

چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی گود میں سر رکھے سو جاتا ہے،

بھوک کا عالم تھا،

رات بھی یونہی کٹ گئی، جب صبح کا دن چڑھا تو چھوٹے بھائی کی حالت بھوک سے

خراب ہونے لگی، اب سات سالہ بچہ تھا،

اسے تو عادت بھی نہیں تھی ان سب کی،

بڑا بھائی روٹی کی دکان پر گیا، ہاتھ میں پھوٹی کوڑی بھی نہیں تھی،

"مجھے ایک روٹی دے دیں!" بڑے بھائی نے دکان دار سے کہا، اور دکاندار نے

ایک روٹی کاغز میں لپیٹ اس کے حوالے کی،

اور پھر پیسے کے لیے ہاتھ بڑھایا، وہ یقیناً اس روٹی کے پیسے مانگ رہا تھا،

بڑے بھائی کو سمجھ نہ پڑی، اگر وہ پیسے نہیں دیتا اور منت سماجت کرتا تب دکاندار اس

سے روٹی چھین لیتا، کیونکہ اسکی موجودگی میں ہی اسنے دو بھکاریوں کو دھتکارا تھا،

وہ الگ بات تھی کہ وہ بچہ پیشہ ور بھکاری نہیں۔ تھا، ضرورت کا مارا تھا،

اسنے روٹی قمیض میں چھپائی اور دوڑ لگادی، دکاندار بھی اس افتاد پر چونکا اور پھر پیچھے بھاگا، گلا پھاڑ کر چیختے ہوئے،

"چور چور!" دیکھتے ہی دیکھتے اس گلی کے تمام دکاندار اسکے پیچھے بھاگے، وہ دو دن کا بھوکا بچہ بھاگتا رہا،

اور ایک پتھر سے ٹکرا کر گر گیا، اور وہ پورا ہجوم اس کے گرد جمع ہو گیا،

جن کی جیبیں وسیع ہوتی ہیں ان کے دل اتنے ہی چھوٹے ہوتے ہیں،

روٹی فروش نے گریبان کی طرف سے کھینچ کر قمیض کو دو ٹکرے کر دیا، اور روٹی چھین لی،

www.novelsclubb.com

بڑا بھائی گڑگڑایا،

اس دن اس بچے کو سمجھ آیا، دنیا صرف پیسہ دیکھتی ہے، جس کی جیب میں نوٹ ہوتے ہیں وہ دوست ہوتا، اسکا غم سب کا غم بن جاتا ہے،

ایک سے بڑھ کر ایک ہمدرد آجاتے ہیں اس کے،

اور جو خالی جیب ہوتا ہے،

وہ سب کی نظر میں ڈرامہ باز ہی ہوتا ہے،

بھلے وہ سچ میں دکھو کا مارا ہو،

اس نے خدا کا واسطہ بھی دیا، مگر ان شریف لوگوں نے اس دس سالہ بچے کے لیے

فیصلہ سنا دیا،

اور اس بچے کو اٹھا کر منہ پر کھینچ کر دو تھپڑ لگائے، اور گالیاں دیں،

"بد چلن ماں کی گندی اولاد!" اسکے منہ پر تھوکا گیا،

ہونٹ کا کنارہ پھٹ گیا تھا اسکا،

وہ بوجھل قدموں سے اس روٹی کا ایک ٹکڑا جو چھینا تانی میں اسنے چھپا لیا تھا اپنے

بھائی کے پاس لایا، اور وہ ٹکرا بھائی کو دے دیا،

یہ جو نام کے شریف ہوتے ہیں نہ، ان کا سب سے بڑا ہاتھ مجھ جیسوں کو برا بنانے

میں، (یماش پاشا نے پہلو تبدیل کیا، دکھ بھری مسکراہٹ اب بھی احاطہ کیے

ہوئے تھی چہرے پر"

پھر منہاج قاسم جو وہاں کا بہت مشہور بگڑا ہوا انسان تھا، اس نے ان دونوں یتیم بچوں کو اپنے گھر میں جگہ دی،

سفیان پاشا، اور یماش پاشا، ایک بزدل باپ کے بچے، جس نے بیوی کے بھاگ جانے پر بدنامی کے ڈر سے خودکشی کر لی تھی،

ساجد کے ماتھے پر ایک ساتھ کئی بل پڑے ان دو بھائیوں کے نام سنتے ہی،

اور اسکا تجسس مزید بڑھا پاشا جیسے انسان کے بارے میں جاننے کے لیے،

کہتے ہیں نہ کوئی احسان بے مطلب نہیں کیا جاتا اس دنیا میں، اس احسان کے بدلے میں نے اپنا بچپن کھو دیا،

منہاج قاسم کا کوئی بیٹا نہیں تھا، اسنے مجھے اپنا بیٹا بنا لیا، اور میرے لیے وہ میرے باپ کی طرح ہو گیا، اور پھر اس نے جو کہا وہ میں کرتا گیا،

دس سال کے اس بچے سے قلم چھین کر،

بندوق پکڑادی گئی تھی،

مگر میں نے منہاج بابا سے وعدہ لیا تھا،

جو قربانی میں نے دی ہے وہ میرا بھائی نہیں دے گا، وہ جرائم کی دنیا سے ہمیشہ دور رہے گا،

یہ میری محبت تھی، میرے باپ کی اخری۔ نشانی میرا بھائی تھا،

(یماش پاشا کی آنکھوں سے آنسوو کی لڑی بن گئی،، زندگی میں پہلی ان کو روتے دیکھا تھا!"

"میرے باپ کو مجھ سے چھین لینے والی ایک عورت تھی،"

"میرے بھائی کو چھین لینے والی مجھ سے ایک عورت تھی،

"اور میری زندگی کا سکون برباد کر دینے والی بھی ایک عورت تھی،

میں ان عورتوں کے فتنے سے اپنے بیٹوں کو دور رکھنا چاہتا تھا بس،

میں نہیں چاہتا جو دھتکار میں نے سہی وہ میرے بیٹے سہیں، یہ ایسا کچھ ان کے ساتھ

ہو،

میں نے یہ سب کچھ بنانے میں اپنی زندگی کا ایک حصہ قربان کر دیا ہے، میں اس کو برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتا،" (یماش پاشا نے بہتے آنسو کو اپنی آستین سے صاف کیا، ساجد بھی ساتھ ہی رو رہا تھا،

"میں اس تکلیف کو جانتا ہوں، اگر میری ماں نہ بھاگتی تو میرا باپ کبھی نہ حرام موت مرتا، اور نہ یماش پاشا قلم چھوڑ کر بندوق پکڑتا!" (یماش پاشا نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو آنکھوں پر رکھ لیا، وہ چاہتا تھا، آنکھوں سے آنسو زمین پر نہ گریں

،

www.novelsclubb.com

"میں اپنے بیٹوں کو تکلیف سے دور رکھنا چاہتا تھا، جو میں نے سہی تھی، بس یہی تھا کیا میرا ظلم!" یماش پاشا نے گہری سانس لی،

کوئی انسان برا نہیں ہوتا، نہ ہی کوئی برا پیدا ہوتا ہے،

حالات اور واقعات اسے اس دوڑ میں باندھ دیتے ہیں،

اور کبھی کبھی حد سے زیادہ محبت بھی،

"میں جانتا ہوں ساجد وہ تکلیف میں ہونگے، مگر وہ تکلیف اس تکلیف کے برابر ہر گز نہیں ہو گی، جو ان عورت زات سے ملے گی،"

عورتوں سے نفرت میں یماش پاشا کا کوئی دوش نہیں تھا،

بس اس کے نصیب میں ہی ایسی عورتیں آئی تھیں جنہوں نے یماش پاشا کو سوائے زخموں کے کچھ نہیں دیا، سفیان کی موت کے حوالے سے انہوں نے کچھ نہ بتایا وہ یماش پاشا اور ان کے جھریوں زدہ ہاتھ تکتا رہا۔

جو بار بار اپنی بھیگی آنکھوں سے آنسو پونچھ رہے تھے،

شانزے کی ماں منہاج قاسم کی بیٹی تھی، اور یماش پاشا اسے ہمیشہ اپنی بہنوں کی طرح رکھتا، مگر نہ تو شانزے نہ اسکی ماں یہ جانتی تھی، کہ یماش پاشا ان کا سگا بھائی نہیں تھا،

جو بتانے آیا تھا ساجد وہ یماش پاشا کی اس حالت کو دیکھتا بتا نہ سکا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساجد کے پہنچنے سے پہلے ہی گل خانم مر چکی تھی، ساجد اسی بابت پریشان تھا، گل خانم کا قتل ہوا تھا یا اس نے سچ میں خودکشی کی تھی،

وہ ہوا کی وجہ سے اڑتے سفید پردو کو دیکھتا اسی سوچ میں تھا،

مگر ابھی اگر یماش پاشا کو یہ بات بتادے تو وہ کیسا ردعمل دینگے، ہو سکتا ہے، ساجد کو بھی مار ڈالنے کا حکم دے دیں،

اس لیے وہ چپ کر گیا، کیونکہ یماش پاشا اگلے ہی پل۔ کیا فیصلہ کرتے وہ کسی کو نہ پتا ہوتا،

www.novelsclubb.com

”المیرا،“ وہ بس اسٹاپ پر کھڑی تھی، جب رحیم نے اسے آواز دی، رحیم کی آواز پر اس نے جھٹ سے آنسو پونچھ لیے،

اور چہرے پر مسکراہٹ لے ائی،

''تم یونی جا رہی ہو،؟''چند لمحوں بعد وہ اسکے سامنے کھڑا تھا،،

اسنے بس اثبات میں گردن ہلائی،اسکی موجودگی المیرا کو بوجھ لگنے لگی تھی،

"میں بھی وہیں جا رہا ہوں، چلو ساتھ چلیں''اسنے ساتھ چلنے کا کہا،المیرا منع کرنا چاہتی تھی، مگر نہ کر سکی،

اب رحیم۔اگے آگے بڑھ رہا تھا،اور وہ بھی اسکے ساتھ قدم ملائے چل رہی تھی،

''میں یہاں اپنے دوست عمر کے ساتھ آیا تھا،اسنے آگے بات کرنا شروع کی،المیرا نے جواب نہ دیا،

"وہ یہاں کسی دکان میں جاب کرتا ہے،"

"میں بھی بس اسی سلسلے میں آیا تھا،تاکہ میرا خرچ پورا ہو سکے، پاکستان میں تو میں شاہ خرچ تھا، مگر یہاں مجھے سنبھل سنبھل کر پیسا خرچ کرنا پڑ رہا ہے،''اب وہ دھیمے سے مسکرا کر المیرا کی طرف دیکھ کر بولا،المیرا اسکی بات نہیں سن رہی تھی،وہ تو اپنی سوچوں میں گم تھی،

اسنے دیکھا المیرا اسکی جانب متوجہ نہیں ہے،

وہ تلخی سے مسکرایا،

"المیرا!!" پھر اسے دوبارہ مخاطب کیا، وہ کسی سحر سے باہر نکلی، اور خالی نظروں سے رحیم کا چہرہ دیکھنے لگی،

وہ علی کے خیالوں میں ہی تھی، وہ اتنا کچھ فضول میں بول آئی تھی، وہ آخر پر وہ ہی تو کر رہا تھا،

بھلے اسکا انداز جنونی تھا تھوڑا،

"تم کچھ کہہ رہے تھے؟؟" اسنے ناآشنائی سے رحیم کو دیکھا،

رحیم کے چہرے پر درد کی لہر اٹھی،

وہ نفی میں گردن پھیرتا، اداسی سے مسکرایا، پھر وہ مسکان جلد سمٹ گئی

"پہلے تم میری ہر بات دل سے سنا کرتی تھی المیرا!" اسنے پرانی یاد سامنے رکھی، تو خفگی کے تاثرات نے المیرا کے گرد احاطہ کیا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اگر تم میرے سامنے پرانی محبت کے گیت گانے آئے ہو، تو خدا کے لیے یہاں سے چلے جاؤ،" اسنے دونوں ہاتھ رحیم کے سامنے جوڑ دیے،

وہ پہلے ہی غصے میں تھی، اور رہ رہ کر اسے علی سے کہی باتوں کا ملال ہو رہا تھا،

اپر سے رحیم تھا جو زبردستی ساتھ چل دیا،

رحیم۔نے اپنے لب بھینچ لیے،

وہ اس المیرا کو جگانے کی کوشش کر رہا تھا، جو اسی دن مر گئی تھی جب رحیم نے دانیہ سے نکاح کیا۔ تھا،

یہ تو اسکے سامنے علی کی بیوی کھڑی تھی،

جو اسی کی طرح نکچڑی اور بدمزاج بن گئی تھی،

رحیم نے ٹیکسی روکی، وہ ویسے لوکل بس میں ہی جاتا،

مگر آج المیرا کے ساتھ ہونے پر اسنے ٹیکسی کی تھی،

وہ خاموشی سے اس میں بیٹھ گئی، کھڑکی۔ کی طرف منہ پھیر کر،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•»»»»»»

اسنے یونی ورسٹی میں نظر گھمائی،نہ۔ علی کی سائیکل وہاں موجود تھی نہ وہ،

المیرا کو رہ رہ کر افسوس ہوا اس بات کا،

وہ غصے میں کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی،

وہ اب اپنی کلاس ڈھونڈ رہی تھی،

رحیم اپنے سیکشن میں چلا گیا تھا،

وہ کلاس روم کے باہر کھڑی تھی،جب ایک کورین لڑکی اسکے سامنے پھولی سانس

کے ساتھ ائی،

اسکے ماتھے پر گرے بال چہرے پر پسینے کی وجہ سے چپک گئے تھے،

پتلی دبلی سی صاف رنگ کی مالک تھی وہ لڑکی،

اسنے المیرا کو مخاطب کیا،

"کیا یہ تم کتابیں وہاں علین کے پاس لیکر جاسکتی ہو؟"اسنے سامنے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا،المیرا کچھ کہہ پاتی اس سے پہلے وہ چھوٹی سی لڑکی نے اسکے ہاتھ میں کتابیں تھمادیں،

اور جس طرح آئی تھی اسی طرح بھاگ نکلی.

اب المیرا وہ چند کتابیں ہاتھوں میں لیے اس کشمکش میں مبتلا تھی کہ وہ جائے یا نہیں،

المیرا نے وہاں جانے کا فیصلہ کیا،

وہ یونی ورسٹی کے بالکل سامنے ایک درخت کے پاس کھڑے تھے،جن میں تین لڑکیاں اور دو لڑکے تھے،

وہ آپس میں میں مصروف تھے،شاید انہیں کو دینی تھی،المیرا نے سوچا تھا وہ کتاب دے کر جلد ہی واپس آجائے گی،

وہ اس درخت کے قریب گئی،اور ہاتھ میں موجود کتابیں علین کے حوالے کی،

جو درخت کے تنے سے ٹیک لگائے کھڑی تھی،اسکا سیکنڈ ائیر تھا یہاں،وہ اسکی سنئیر

تھی،

علین ایک خوشکل لڑکی تھی

جسکی آنکھیں سرمئی رنگ کی تھیں،

اور بال سرخ رنگ کے، رنگ دودھیا تھا،

اور کپڑے باسنے ویسٹرن انداز میں کے پہنے ہوئے تھے،

وہ سب المیرا کے گرد دائرہ بنائے کھڑے ہو گئے،

"وہ چھوٹی لڑکی نہیں آئی۔ یہ کون ہے؟" اسنے اپنے سامنے والی لڑکی سے کہا اپنی

زبان میں کچھ المیرا کو سمجھ نہیں ایا،

کتابیں حوالے کرتے المیرا نے جانے کی، کی،،

مگر علین نے آواز دے کر اسے روکا،

وہ رکی،

"تم کون ہو؟" آنکھیں چھوٹی کرتے علین نے المیرا سے پوچھا،

www.novelsclubb.com

''میں المیرا ہوں!''اسنے اپنا تعارف کروایا، گردن اعتماد سے تھوڑی اونچی کی ہوئی تھی، کاندھے جھکے ہوئے نہیں تھے

"انڈین ہوں؟''علین نے بھونیں اچکاتے ہوئے پوچھا،

المیرا کا چہرہ بدمزہ ہوا،

اسنے خفگی سے علین کو گھورا،

''میں پاکستانی ہوں''اسنے خفگی سے جواب دیا،

وہ یہ کہتی جانے کے لیے مڑی،

جب اس کے دوستوں نے دائرہ بنائے اسکا راستہ روک لیا،

''میرا راستہ چھوڑیں'' تحمل سے کہا گیا،

''ہم نے اس کورین لڑکی کو بلایا تھا مگر تم آگئی، چلو ہمیں کوئی اچھا سا مزاحیہ شعر سناؤ

''علین چلتی اسکے قریب آئی، المیرا کا موڈ پہلے ہی خراب تھا اپر سے علین نامی مصیبت گلے پڑ گئی،

''نہ تو میرا موڈ کوئی مزاق کا ہے نہ ہی میرا آپ میں کسی کے ساتھ مزاق ہے!''

اسنے حصار کو توڑتے ہوئے کافی سخت لہجے میں بات کہی تھی،

علین اس کے لہجے کی سختی پر، تلملا اٹھی،

''علین چھوڑ دو!''ہیری علین کا دوست جانتا تھا وہ سخت غصے میں ہے اسلیے اسے معاملے سے دور کرنے کی کوشش کی،

مگر علین آگے بڑھی اور المیرا کے راستے میں حائل ہوئی، المیرا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا،

چٹاخ...!

ایک غیر متوقع حرکت..!

ان سب کی آنکھیں جیسے پھٹی کی پھٹی رہ گئی،

علمیرہ کے گرد دائرہ بنائے وہ لوگ ششدر تھے، اور علین کا چہرہ تک رہے تھے،

جس نے کچھ دیر پہلے ہی ایک زناٹے دار تھپڑ علمیرہ کے گال پر رسید کیا،

www.novelsclubb.com

یہ انکے پلان کا حصہ بالکل نہیں تھا، انکا مقصد صرف نئے آئے اسٹوڈنٹس کو تنگ کرنا تھا، نہ کہ ان پر کسی قسم کا جسمانی تشدد کرنا،

"کمتر ایشیز" حقارت بھری نگاہوں سے اسکا وجود دیکھا گیا، علمیرہ کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے تھے اپنی تزلیل پر،

اسنے ان اسٹوڈنٹس کے گروہ پر نگاہ گھمائی، شاید کوئی اس کے حق میں بول پڑے، مگر وہ تو خود اس شرارت کا حصہ تھے، اب علین کے سامنے کوئی کیسے بول سکتا تھا؟

آنکھوں سے آنسو ٹپکا جیسے لہو کا قطرہ ہو،

"یہ مجھے انکار کرنے کے لیے تھا!!!" اسنے پھر زہر اگلا،

علمیرہ کو لگا کہ یہاں رکنا بے کار ہے، اسنے اپنا بیگ اٹھایا، اور وہاں سے جانے لگی، جو اسے دھوکے سے یہاں بھیج دیا گیا تھا،

وہ کورین لڑکی نے اپنی جان بچانے کے چکر میں یہاں اسے بھیج دیا،

مگر علین کو اس پر بھی صبر نہ ہوا، وہ جس نے ویسٹرن اسٹائل ڈریسنگ کی ہوئی تھی،

علمیرہ کی کلائی مضبوطی سے پکڑے اشتعال انگیز لہجے میں گویا ہوئی،

"مجھ سے معافی مانگو گی تم ابھی۔۔!" شرط رکھی گئی،

علمیرہ نے پہلے اپنا ہاتھ دیکھا پھر اسکو دیکھا،

یہ ناممکن تھا،

کیا وہ اتنی حقیر تھی جتنا اسے تصور کیا جا رہا تھا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

»»»»»»

"میں کہتی معافی مانگوں مجھ سے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا!" علین زوردار آواز میں چیخی، علمیرہ کو لگا اگر وہ یہاں معافی مانگ لے گی،

تو اسکی عزت نفس ہمیشہ کے لیے مر جائے گی، اور اسکے ملک کی عزت؟

وہ اسے اس کے نام سے یاد نہیں کرے گی بلکہ اسکی قومیت سے یاد کرے گی، اور

اسکے ملک کا نام بھی بدنام ہو گا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اگر بدلے میں تھپڑ مار بھی دیتی ہے، تو اس میں اور علین میں کیا فرق رہ جائے گا،

بلکہ سب اس پر باتیں دھرنا شروع کر دیں گے، اسکے ملک کی بے عزتی کریں گے،

اور وہ یہ برداشت نہیں کر سکتی،

المیرا ہاشم کو اپنے ملک سے محبت تھی،

المیرا نے گہری سانس لی،

"میں مر جاؤ گی لیکن تم سے معافی نہیں مانگو گی!" گردن اور کاندھے اچکا ئے اس

کی آنکھوں میں دیکھتی اس نے اپنے مضبوط ہونے کی دلیل دی،

کہ اسکے غصے سے یا اسکے تھپڑ سے نہ تو وہ ڈری ہے، اور نہ ہی علین کی موجودگی سے

اسے کوئی فرق پڑا ہے،

علین کا منہ غصے اور ہیجان کی کیفیت میں کھل گیا، وہ بے یقینی سے سامنے کھڑی

لڑکی کو دیکھنے لگی،

المیرا نے شہادت کی انگلی دیکھائے، سختی سے اگلا جملہ کہا،

"اگر میں تمہاری طرح جاہل ہوتی تو یقیناً بدلے میں یہی کرتی جو تم نے کیا ہے، مگر میں یہاں پڑھنے آئی ہوں، کسی جاہل کو اسکی جہالت دیکھانے نہیں"

"تم سمجھتی کیا ہو خود کو؟؟"علین نے دانت بھینچے اپنا ہاتھ دوبارہ المیرا کی طرف بڑھایا، اسے مارنے کے لیے، مگر اس سے پہلے ہی المیرا اسکی کلائی مضبوطی سے پکڑ چکی تھی،

ناجانے اتنی ہمت کہاں سے آئی تھی اس میں،

"تم سے بہتر،"

"اب یہ ہمت نہ کرنا،"تنبیہ کرتے اسنے جھٹکے سے کلائی چھوڑی، پھر وہاں سے چلی گئی، کسی کی۔ہمت نہیں تھی کہ اسکا راستہ روک سکے،

"کمتر لڑکی، کیسے میرے منہ پر آرہی ہے میں اس کو چھوڑوں گی نہیں ہیری!"وہ پاؤں پٹختے ہوئے بالکل بھی اپنے حواسوں میں نہیں تھا،

ناجانے اتنا مغرور وہ کس بابت ہو رہی تھی،

مگر اسکی آنکھوں میں بدلے کی جلن تھی،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

وہ پہلی بار اپنے حق میں بولی، اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے، مگر اسے افسوس نہیں تھا,

یہ خوشی تھی، اسے خود پر فخر سا محسوس ہو رہا تھا،

جب اسے ایک لڑکی نے روکا،

جس نے خود کو سر تا پیر تک ایک کالی چادر میں ڈھکا ہوا تھا،

"کیا آپ مجھے لائبریری کا پتا دے سکتی ہے؟" اس لڑکی نے المیرا سے پوچھا، المیرا

نے اسے دیکھا، وہ بس اس کی آنکھیں ہی دیکھ سکتی تھی،

المیرا کو الجھن ہوئی،

"ہاں اسطرف" المیرا نے ایک طنزیہ نگاہ اس پر جماتے ہوئے انگلی کی طرف سے

دائیں جانب اشارہ کیا،

اسکے لہجے سے وہ حیدر آبادی لگ رہی تھی، شاید وہ انڈیا سے تھی،

"شکریہ، میں ثوبیہ خالد ہوں" اسنے مصافحہ کرنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا، جس میں اس نے کالے دستانے پہن رکھے تھے،

المیرا نے اسکے ہاتھ پر نظر جمائی،

"میں المیرا،،(وہ کچھ دیر کے لیے رکی، اسے سمجھ نہ پڑی اپنے نام کے آگے کس کا نام لگائے،)

پھر گہرا تنفس بھرتے شاید وہ نتیجے کو پہنچی،

"میں المیرا زیغم علی ہوں" نہایت اعتماد کے لہجے میں اسنے اپنا تعارف کروایا، اسے محسوس ہوا جب المیرا کے ساتھ علی کا نام لگا تو اسکے قدم اور لہجہ دونوں مضبوط ہو گئے،

"امید ہے اگلی بار بھی ہماری ملاقات ہو گی!" ثوبیہ خالد یہ کہتی اپنی راہ گئی، مگر اسکی شخصیت میں عجیب مقناطیسیت تھی کہ اس کے جانے کے بعد بھی المیرا نے گردن موڑ کر اسے دیکھا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پھر گہری سانس بھری،

"اتنا بھی کیا پردہ؟" اسنے گردن جھٹکی پھر اپنی راہ ہولی،

»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••

پروفیسر کا لیکچر مکمل ہوا، وہ کلاس روم سے نکل گئے، یہ ایک بڑا سا روم تھا، جہاں سامنے پروفیسر کھڑے تھے کچھ دیر پہلے،

اور پھر ساری سیٹیں لگیں تھی، نیلے رنگ کی گول کرکے،

دیکھتے ہی دیکھتے سب اسٹوڈنٹس باہر نکل گئے، کچھ دوستوں کے ساتھ تھے، کچھ اکیلے،

www.novelsclubb.com

المیرا کچھ دیر یونہی بیٹھی رہی،

وہاں ہر نسل کا شخص تھا، ہر رنگ کا۔ شخص، المیرا کو یہ ایک الگ دنیا لگی، جیسے ایک چھوٹی سی دنیا یہاں سمائی ہو،

اب بھی کچھ اسٹوڈنٹس تھے وہیں،۔

وہ چار لڑکیاں تھیں جو اس روم میں داخل ہوئی۔اور ان کے قدم المیرا کی طرف ہی تھے،، جن میں وہ ایک کورین لڑکی بھی شامل تھی،

جو کتابیں دے کر بھاگی تھی،

ایک شاید انڈین تھی یا پاکستانی، یا پھر بنگلادیشی،

ایک انگریز تھی، المیرا کو انگریز ہی لگی،

اور ایک حبشی تھی، جس نے کس کے حجاب کیا ہوا تھا، اسکا رنگ سیاہ تھا، ہونٹ موٹے تھے، اور آنکھیں بھی بڑی بڑی تھیں،

وہ تینوں وہی کھڑی ہو گئی، اور ایک لڑکی جس کے گھونگھرالے بال تھے، گندمی رنگ کی مالک تھی وہ،

وہ اسکے پاس آئی،

"اسلام علیکم، میں گل رعنا ابراہیم ہوں پاکستان سے!" اسنے نہایت دوستانہ انداز میں بات کی شروعات کی، المیرا نے ناگواری سے اس کورین لڑکی کو دیکھا جو تھوڑی

نروس نظرارہی تھی،،

جگہ کافی تنگ تھی اسلیے دونوں ایک ساتھ کھڑی نہیں ہوسکتی تھی، چونکہ المیرا سب سے کونے والی سیٹ پر بیٹھی تھی،

گل رعنا بغیر کسی دعوت کہ ادھر بیٹھ گئی،

"وعلیکم اسلام" اسنے رسمی طور پر جواب دیا،

"مجھے چانگ سون نے بتایا، علین نے آپ کے ساتھ کیا کیا!!" گل رعنا ایک خوش شکل لڑکی تھی، جس کے ہونٹ کے نیچے ایک بڑا سا تل تھا،

اسنے خوبصورت جینس پہنی ہوئی تھی، جس پر کالے رنگ کی ہائی نیک تھی، اور ساتھ لانگ کاٹ پہنا تھا، بالوں میں اسٹیپ کٹنگ تھی، جو نیچے سے سرخ رنگ کے تھے، مکمل نہیں بس چند لٹیں تھیں جو ایسی تھیں

"علین ایسی ہی ہے، تم برا مت منانا، اور ہاں یہ تم سے سوری کرنے آئی ہے!"

اسنے کورین لڑکی کی طرف اشارہ کیا،

وہ ہاتھ باندھے گردن جھکائے کھڑی تھی،

اسکے بال باب کٹ تھے،اور ساتھ گول چشمہ کے اضافہ ہوا تھا،

اسنے بس اثبات میں گردن ہلائی،

المیرا نے گہری سانس کھینچی،

"مجھے برا نہیں لگا تھا!"اسنے بھی بس بات ٹالنی چاہی،اور سرسری سا انداز اپنایا،

"ایسا نہیں ہے، تمہیں ہمارے ساتھ لنچ کرنا ہو گا!"رعنا نے المیرا کی کلائی پکڑتے ہوئے نہایت بے تکلفی سے کہا،

المیرا کو اس قسم کی چپکا چپکی عادت نہیں تھی،نہ ہی اسطرح کی بے وجہ دوستیاں اسے پسند تھیں،یہی وجہ تھی کہ وہ زندگی کے اس خوبصورت رشتے سے ناآشنا تھی،

اسکی پاکستان میں ایک ہی دوست تھی ارمش اب نا جانے وہ کہاں ہو گی،

مگر اس سے بھی اس طرح کی دوستی نہیں تھی،

نہ ہی اسے بہت سارے لوگوں سے بات کرنے کی عادت تھی،

وہ بچپن سے اکیلی تھی، شاید یہی وجہ تھی اس بات کی،

وہ جبرا مسکرائی،

"نہیں آپ کا بہت شکریہ" اسنے جواب میں کہا، مگر وہ رعنا کے اس تخلص کو نظر انداز نا کر سکی،

"تم ایسے انکار نہیں کر سکتی! ہم ایک ہی قوم کے ہیں یار وہ سب کیا سوچیں گے،" اسنے پر خلوص انداز اپنایا، المیرا کو علی کے پاس جانا تھا، اسے منانا تھا اسے بار بار یوں انکار کرنا اچھا نہیں لگا، مگر رعنا بضد تھی، اسنے تھک ہار کر لب بھینچ لیے،

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے چلتے ہیں!،" اسنے اپنا بیگ ساتھ لیا، اسکی راضامندی پر گلِ رعنا مسکرائی،

وہ رعنا کے ساتھ نیچے آئی تو ساتھ کھڑی تین لڑکیاں بھی مسکرائی ساتھ،

وہ تینوں ہی بہت اچھی تھیں،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گل رعنا نے ان تینوں سے المیرا کا تعارف کروایا،

"یہ المیرا ہے، پاکستان سے,"

"المیرا یہ فرحت ہے نگیریا سے،(اس نے حبشی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، جو دھیمی مسکراہٹ لیے ہوئے تھی،

"یہ ایزلیہ ہے، رومانیہ سے،(پھر اسنے اس لڑکی کی طرف اشارہ کیا، جس کو وہ انگریز سمجھ رہی تھی،

بھورے بال دودھیا رنگ، اور تیکھے نقوش کی مالک تھی وہ لڑکی، ساتھ اسکی آنکھیں نیلی۔ تھیں جو گرین میں شیڈ مار رہی تھیں،

"اور اس کو تو تم جانتی ہو!" کورین لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسنے تعارف نہ کروایا،

اسنے گردن جھکا کر سلام کیا،

المیرا نے رسمی۔علیک سلیک کی پھر وہ لنچ کے لیے باہر آئے، جہاں دو اور لڑکے

کھڑے تھے،

المیرا کے قدم دو پل کے لیے ٹھہر گئے،

وہ دونوں کافی خوبصورت تھے، لمبا قد، رنگ صاف تھا، اور جسم صحت مند،

وہ چار و کے ہی دوست تھے شاید وہ،

گل رعنا نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا وہ دروازے کے پاس ہی رکی ہوئی تھی،

"المیرا آ جاو،" اسنے بلایا،

"یہ فلسطین سے ہے، احمد.." اسنے ایک خوبرو نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تعارف کروایا،

"اور یہ ٹام ہے، یہ لندن میں ہی رہتا ہے" اسنے ایک کلین شیف والے لڑکے کی طرف اشارہ کیا، اسنے ہاتھ ہوا میں جھلا کر مسکراتے ہوئے اسے ہیلو کہا،

سارا اعتماد پانی ہوتا محسوس ہوا اسے، اسنے بھی جواباً یونہی ہاتھ ہلا دیا۔

پھر وہ ٹولا لنچ کے لیے وہاں سے نکلا، وہ ہنسی مزاق کر رہے تھے، کبھی کبھی المیرا کو

www.novelsclubb.com

بھی اس مزاق میں لے لیتے،

المیرا جلد بے تکلف ہو جانے والوں میں سے نہیں تھی،

اور ابھی اسکا موڈ علی کی وجہ سے تھوڑا خراب تھا،

"المیرا ہم بہت اچھے دوست ثابت ہونگے!" لنچ کے بعد وہ سب چلے گئے آخر میں گل رعنا بچی تھی,

وہ ایکسٹر وورٹ قسم کی لڑکی تھی،،

اسنے دوستی کا ہاتھ بڑھایا،

اور المیرا نے اس دوستی کے ہاتھ کو تھام لیا،

»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

وہ جب گھر پہنچی تو علی نہیں تھا، شام کے پانچ بج رہے تھے، انے سے پہلے وہ کچھ دیر اسی پارک کی بینچ پر بیٹھ جایا کرتی،

اسے وہ پارک اچھا لگتا تھا، کچھ دیر کے لیے سہی وہ وہاں سکون محسوس کرتی,

اسکو آئے چار گھنٹے ہو گئے تھے، مگر علی نہیں آیا تھا,

وہ سچ میں بہت زیادہ ناراض ہو گیا تھا، آخر کہا تھا وہ،

اپارٹمنٹ کی خالی دیواریں اسے نوچ رہی تھی،

اسنے ٹی وی کھولا، چینلز بھی کچھ خاص سمجھ نہ آئے، اسنے دوبارہ بند کر دیا،

پھر بالکونی میں گئی،

وہاں بھی خالی نظروں سے دیکھتی رہی، اسے کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا،

ناجانے ایسا کیا تھا، اس کی موجودگی میں، کہ اس کے بغیر جیسے المیرا کی دنیا رک سی گئی،

www.novelsclubb.com

اسنے نیٹ سے ریسپی دیکھی،

اور کھانا بنانے لگی،

مگر کچھ گھنٹے بعد وہ بھی تیار ہو گیا،

اب اسکے پاس کرنے کو کچھ نہیں بچا، دل عجیب بوجھ میں ڈوب میں گیا،

کیا یہ احساس ندامت تھا،

المیرا صوفے پر لیٹی رہی،اور چھت کو دیکھتی رہی، جیسے زہن میں علی کے سوا کوئی سوچ ہی نہ ہوں،۔ پھر جھنجھلاہٹ کے عالم میں کروٹ تبدیل کیے لیٹ گئی،

"کیا وہ علی کو مس کر رہی تھی،؟

اس نے زہن میں آتے سوال کو جھٹکا،

"علی کو کال کرنے کی ہمت نہ ہوئی، لیٹے لیٹے نا جانے کب سو گئی اسے معلوم نہ ہوا، رات کے تین بج رہے تھے، تہائی رات کا ہو گئی،

وہ گھر میں داخل ہوا،

اسکا حلیہ کافی خراب ہو رہا تھا،اسنے گریبان کی طرف سے اپنے شرٹ کے اپری تین بٹن کھول دیے، شرٹ کے کلف جو مڑے ہوئے تھے،ان پر نگاہ گھمائی، آتی جمائی روکتے ہوئے آنکھیں میچی، بال ماتھے پر بے ترتیب سے تھے، سجل سی آنکھیں ہو رہی تھیں،

www.novelsclubb.com

کیا وہ بہت رویا تھا! یا سارا درد جمع ہو کر آنکھوں میں آبسا تھا،

اسنے المیرا پر ایک نگاہ جمائی، پھر دوسرے ہی پل ہٹالی،

اپنی شرٹ کے بٹن تمام کھول دیے، جس سے کسرتی جسم نمودار ہوا،

وہ چھوٹے قدم اٹھاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا، اسکا چہرہ تھوڑا پریشان تھا،

ناجانے کیا چیز اسے پریشان کر رہی تھی،

اسنے کمرے میں آکر شرٹ تبدیل کرلی، اور پینٹ کی جگہ ٹراؤزر نے لے لی تھی،

وہ بہت تھکا ہوا لگ رہا تھا، اسلیے سونے کی غرض سے بستر پر یونہی اوندھے منہ

گر گیا،،

www.novelsclubb.com

شفق سا آسمان تھا آج، طلوعِ آفتاب کے وقت آسمان میں سرخی مائل تھی، اسنے

بالکونی کا دروازا مکمل طور کھول دیا،

رات علی ناجانے کب آیا المیرا کو خبر نہیں تھی، صبح کی تازی ہوا میں ابھی کوئی

آلودگی شامل نہیں تھی،البتہ سردی کے باعث خنکی ہوا سے پورا صحن ٹھنڈا ہو گیا تھا،

وہ بار بار علی کے کمرے کی طرف دیکھ رہی تھی، مگر جسارت اتنی نہیں تھی کہ دروازا کھول کر اندر داخل ہو جائے،

وہ بار بار دل کو سمجھا لیتی، مگر پھر برے سے برے وسوسے زہن میں آتے تو دل گھبرا جاتا،

آخر اسنے دروازے کا لاک گھمایا،

دروازا ٹھک سے کھل گیا،۔صرف دل کی تسلی کے لئے اسنے چاہا بس وہ دیکھ آئے گی،

وہ دروازا لاک کر کے نہیں سویا تھا،

وہ اندر آئی، علی بستر پر اڑا تر چھا ہوا سو رہا تھا،

دروازا کھلنے پر ٹھنڈی ہوا کمرے میں داخل ہوئی تو وہ نیند میں تھوڑا بے چین ہوا،

جیسے اسکی نیند میں خلل واقع ہوا ہو،

المیرا نے بھونیں اچکاتے ہوئے دروازے کو بند کر دیا،

پھر چھوٹے قدم بڑھاتی ہوئی بستر کے قریب آ گئی، علی کا سیدھا ہاتھ بیڈ سے نیچے لٹک رہا تھا،

پھر بستر کے قریب ہی بیٹھ گئی، سامنے پڑا اسٹول لا کر اسکے سامنے بیٹھی رہی،

اور اسے دیکھتی رہی،

وہ سوتے ہوئے کسی معصوم بچے کی طرح لگتا مگر نیند میں بھی یونہی تیوری چڑھی رہتی،

www.novelsclubb.com

"یا اللہ یہ سوتے ہوئے بھی غصے میں رہتا ہے" المیرا نے زیر لب بڑبڑایا، پھر ایک گہری مسکراہٹ اسکے لبوں پر پھیل گئی،

اسنے علی کے ماتھے پر گرے بالوں کو دیکھا، جو بے ترتیب تھے، ماتھے پر جھول رہے تھے،

المیرا نے اسکے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کیا،

چوڑا شفاف ماتھا واضح ہو گیا، المیرا ایک پل کے لیے اسکا چہرہ دیکھتی رہی، آج پہلی بار اسنے قریب سے علی کا چہرہ دیکھا تھا،

اسکے ماتھے کے درمیان میں ایک لکیر پڑتی تھی، جب وہ دونوں بھونیں آپس ملاتا تھا تو،

دل کی تیز دھڑکن وہ محسوس کر رہی تھی اپنی،

نا جانے کیسے کیوں، اسکی دھڑکنیں بے ترتیب ہو گئی تھیں،

اسنے علی کا سیدھا ہاتھ جو لٹک رہا تھا اسے بستر پر سہی سے رکھا،

پھر وہ اٹھ کر جانے کے لیے مڑی مگر ایک پل کے لیے قدم روک لیے،

اور دوبارہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا، پتا نہیں کیا زہن میں آیا اسنے کچھ لمحے بعد بولنا شروع کیا،

"علی جانتی ہوں تم ناراض ہو مجھ سے، بہت زیادہ ناراض،، (وہ دھیمی آواز میں کہہ

رہی تھی، اتنی کہ آدھے لفظ اسکے منہ میں ہی رہ کر ختم ہو جاتے)

مگر حقیقت یہی ہے کہ مجھے بہت پچھتاوا ہے اس بات کا،

میں نے جزباتی ہو کر تم سے کیا کچھ کہہ دیا، (تاسف سے سانس کھینچی اسنے)

میں جزباتی ہی ہوں علی, (پھر اپنی پہلے کہی بات کو واضح کیا)

میں نہیں جانتی جب تم اس نیند سے بیدار ہو گے تو کیا کچھ کہو گے مجھے، مگر کل مجھے

اس بات کا احساس ہوا ہے کہ، (وہ کچھ دیر خاموش رہی اسکا چہرہ دیکھتی رہی، وہ

نا جانے کیا بولنے والی تھی)

مگر اسکا اگلا جملہ یقیناً کچھ نیا انکشاف کرنے والا تھا،

"تمہارا نام میرے نام کے ساتھ آسمانوں پر لکھ دیا گیا ہے،"

المیرا کی انکھوں میں آنسو جمع ہوئے، وہ ان آنسوو کو گال پر نہیں لا سکتی تھی

"مجھے کبھی کبھی لگتا ہے، کہ، اگر علی نہ ہوتا تو المیرا بھی نہ ہوتی، مجھے تمہارے لیے

ہی بنایا گیا تھا،"

"تم نے میرا ساتھ اس وقت دیا، جب سب نے مجھے تنہا کر دیا، اس وقت ایک علی تھا جو المیرا کا تھا،

اور آج بھی ایک علی ہی ہے جو المیرا کا ہے" المیرا نے حق جتایا، اسکی آنکھوں سے آنسو باہر نکل ہی گیا، اسکی گرفت علی کے ہاتھ پر مزید مضبوط ہو گئی،

،

"مجھے تم سے نفرت نہیں ہے علی!، بلکہ تم واحد رشتہ ہو میرے پاس،" وہ علی سے ایسے بات کر رہی تھی جیسے علی اسکی باتوں کو سن رہا ہوں،

"علی میں جانتی ہوں ہمارا رشتہ محبت سے نہیں باندھا، مگر صرف دوستی بھی نہیں ہے ہمارے بیچ!" اسنے علی کی ہتھیلی کو اپنی متورم آنکھوں سے لگایا،

"مجھے تمہاری ضرورت ہے علی،"

"میں نہیں جانتی جب تم نیند سے بیدار ہو گے تو میں تم سے یہ سب کچھ کہہ سکتی ہوں یا نہیں،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مگر تم میرے لیے ہمیشہ..." وہ خاموش ہو گئی، اسنے بستر پر وہ ہاتھ رکھ دیا، اور وہاں سے جانے کے لیے مڑ گئی، مگر ایک لمحے میں ہی اسکے قدم حیرانی سے رکے تھے،

"مگر تمہارے لیے میں ہمیشہ کیا؟؟؟" وہ کہنی کے بل لیٹا بڑے اطمینان سے پوچھ رہا تھا، مگر کہیں کہیں اسکے لہجے میں تجسس بھی تھا،

المیرا کے دیدے پھیلے، اسکا مطلب وہ جاگ رہا تھا، اور وہ جاگ ہی جائے گا، اتنا بک بک جو کر رہی تھی وہ اس کے سرہانے،

المیرا نے سر پر ہاتھ مارا،

"وہ میں..." المیرا اب بری طریقے سے پھنس چکی تھی،

علی نے بھونیں اچکائی، جیسے اسکے بہانے سننا چاہتا ہو،

"تم کو شرم نہیں آتی دوسروں کی باتیں سنتے ہوئے" المیرا کھسیانی ہوئی، علی نے حیرانی کے عالم میں آئی بروز اچکائی،

www.novelsclubb.com

"تمہیں آتی ہے، سوتے ہوئے معصوم شخص کو ٹھنڈے ہاتھ لگاتے ہوئے" وہ اٹھ کر بیٹھا، وہ ٹروزار اور ہالف آستیں کی شرٹ میں ملبوس تھا،

اسکا کمرہ ہیٹر چلنے کی وجہ سے گرم تھا،

المیرا بوکھلائی، اسنے المیرا کی ساری باتیں سن لی تھیں،

"یہ الزام ہے میرے ہاتھ بالکل ٹھنڈے نہیں ہو رہے" اسنے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو آگے کیا

"آسمانوں پر لکھا ہے تمہارا نام میرے ساتھ!" اسنے آنکھیں چھوٹی کیے المیرا کی طرف دیکھا، المیرا کے چہرے کا رنگ یوں بدلا جیسے چوری پکڑی گئی ہو،

"کیا یہ کوئی ڈرامہ ہے،؟" وہ بہانہ بناتی نظریں چراتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی،

علی بھی اسے چھوڑنے والا نہیں تھا،

"ویسے تم باتیں خوب کرتی ہو،

"کبھی چاند سورج, تو کبھی آسمانوں پر لکھا ہے نام تمہارا میرے ساتھ" وہ اسکے

پیچھے آیا اور ساتھ پچھلی ملاقات کا طعنہ بھی مارا مگر ٹھنڈی سرسراتی ہوا نے اسکا استقبال کیا

علی کو ایک دم کپکپی طاری ہوئی، اسنے دونوں ہاتھ بازوؤں پر رکھ لیے،

"سوچ ہے تمہاری، خواب دیکھ رہے ہوگے" المیرا نے منہ پر جھوٹ بولا، علی اسکے پیچھے کچن میں اگیا،

اب وہ دونوں کچن میں تھے، المیرا چولہے کے سامنے تھی، اور علی سنک کے پاس،

"پہلے لوگ جھوٹ بولتے تھے تو زبان کالی ہو جاتی تھی،" علی نے اسے تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا،

"علی نہیں ہوتا تو المیرا نہیں ہوتی!" اسنے پھر اسکی بات کو دہرایا، اور المیرا شرمندگی سے لال ہو رہی تھی،

وہ کیا کچھ بول آئی تھی، وہ ہمیشہ زیادہ بول جاتی ہے بعد میں پچھتاتی ہے،

مگر علی کے ہاتھ ابھی بھی اپنے بازوؤں پر تھے، سردی کے باعث

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ تو سب سے بڑا جھوٹ ہے" المیرا نے لاپروائی سے کاندھے اچکائے،

چند لمحوں بعد علی کے دانت بجنے لگے،

"تمہیں نہ رائٹر ہونا چاہیے جتنے تم ڈائلاگ مارتی ہوں" علی کو کپکپاہٹ کی وجہ سے بولنے میں مشکل ہوئی،

المیرا نے پلٹ کر اسے دیکھا،

"مجھے مشورے مت دو، اگر تم یہاں ایسے کھڑے رہو گے تو ٹھنڈ لگ جائے گی ویسے بھی تمہیں ٹھنڈ برداشت نہیں ہے" اسنے اپنی شال علی پر کھول کر ڈال دی، اسکے لہجے میں تفکر تھا،

www.novelsclubb.com

اسنے بالکونی کا دروازا بند کیا، اور آتش دان میں چند لکڑیاں ڈالی آگ بھڑک اٹھی

اب المیرا اور علی اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سامنے تھے،

"مجھے کل یونی میں بہت سے لوگ ملے! تم کہاں تھے؟" المیرا صوفے کو تھوڑا آگے کھسکاتی ہوئی اس پر ا بیٹھی،

اب آگ کی گرماہٹ نے وہاں۔ کی ٹھنڈک۔ کو کم کر دیا تھا، علی المیرا کی شال میں۔ تھا ابھی بھی،

اسی دورانیہ میں اسے تین چھینکیں آچکی۔ تھی،

ناک بالکل سرخ ہو رہی تھی،

وہ دونوں آرا بر برابر بیٹھے تھے ایک دوسرے کے،

سامنے آگ جل رہی تھی،

المیرا کے کاندھے اور علی کے بازو میں بس ایک ہتھیلی جتنا فاصلہ تھا،

''میں کسی کام سے باہر تھا!''اسے پھر چھینک آئی،

"مجھے لگتا ہے تمہیں سردی لگ گئی ہے،''المیرا نے گردن گھمائے اسے دیکھا، جو آگ کے قریب بیٹھی سوکھی لکڑیاں اس میں ڈال رہی تھی,

''مجھے بھی یہی لگتا''اسنے آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بیزاری سے کہا، اسے ہمیشہ یونہی ٹھنڈ لگ جایا کرتی، اس لیے اسے ٹھنڈ نہیں پسند تھی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں تمہارے لیے قہوہ بنا کر لاو؟"المیرا نے سوال پوچھا،

"نہیں، میں میڈیسن لے لونگا، تم بس میرے پاس بیٹھی رہو!"اسنے دوبارہ چھینکا، کچھ لمحے بعد اسے احساس ہوا وہ غلط بول گیا ہے کچھ، کیونکہ جواباً المیرا خاموش تھی،

"میرا مطلب ہے یہی رہو، ورنہ تمہیں ٹھنڈ لگ جائے گی،"اسنے فوراً سے پہلو تہی کرتے ہوئے بات بدل دی،

"ہوں!"اسنے اثبات میں گردن ہلائی،

"المیرا جو باتیں تم کہہ رہی تھی کیا وہ سچ تھیں؟؟"کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد اسنے دوبارہ پوچھا، المیرا نے اپنی مٹھی بنائی،

وہ ہمیشہ جذبات میں آکر بول دیتی ہے،

اور پھنس جاتی ہے،

"نہیں بکواس تھیں، بھول جاؤ اسے"المیرا نے سنجیدگی سے گہری سانس لیتے ہوئے بات کہی،

www.novelsclubb.com

علی کا کوئی جواب نہیں آیا۔،

وہ خاموش تھا۔

المیرا کو اسکی خاموشی نے بے چین کر دیا، وہ مجبور ہو گئی کے پلٹ کر علی کو دیکھ لے،

وہ خاموش تھا، اور المیرا کو دیکھ رہا تھا، دونوں کی نظریں آپس میں ٹکرائی،

''تم ایک اچھی رائٹر بن سکتی ہو!'' کچھ لمحوں بعد اسنے پھر وہی مشورہ دیا، المیرا نے لب بھینچ لیے، وہ جانتی تھی یہ شخص اگر سن لے گا تو ایسا ہی کرے گا،

اور وہ ایسا ہی کہہ رہا تھا،

''ایسا کیوں؟'' اسنے پھر بھی پوچھ ہی لیا، اور لوہے کی باریک سلاخ سے راکھ الگ کرتی رہی آتشدان سے

"کیوں کہ تم بہت سوچتی ہو،'' اس کے اگلے تبصرے پر المیرا کے ہاتھ رکے، وہ کچھ نہ بولی

"المیرا،، حقیقت بات یہی ہے کہ ہمارے درمیان دوستی بھی نہیں ہے، تم سہی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہتی ہوں ہم دونوں کو کبھی ایک نہیں ہو سکتے،" علی نے سنگ دلی سے بات کہی،

اسکا چہرہ ہر جزبات سے عاری تھا،

وہ دونوں ایک دوسرے کا دل توڑ دیتے، ہمیشہ،

"المیرا میں نے تمہیں امید کبھی نہیں دلائی، کسی محبت کی، ہم ہمیشہ ساتھ نہیں رہ سکتے یہ حقیقت ہے، تمہیں حقیقت میں جینا ہو گا، میرے بغیر زندگی کا تصور کرنا ہو گا، کیونکہ میں ہر جگہ تمہارے ساتھ نہیں ہو نگا،(اسنے آگے ہو کر المیرا کے کاندھے پر ہاتھ رکھا،)

"اور ایک حقیقت یہ بھی ہے میں اور تم ایک دوسرے سے کبھی محبت نہیں کر سکتے ، کیونکہ میں آگ ہوں اور تم پانی! اور بغیر محبت کے رشتہ بوجھ ہو جاتا ہے،" وہ سانس لینے کو رکا، اب اسکا ہاتھ المیرا کے کاندھے پر نہیں تھا، یونہی ہوا میں جھول رہا تھا, کیونکہ المیرا اسکی دسترس سے دور جا چکی تھی،

اسنے خالی ہاتھ دیکھا، پھر بے بسی سے لب بھینچ کر ہاتھ واپس کھینچ لیا،

"میں چاہتا ہوں تم سوائے اللہ کی زات کے کسی کی محتاج نہ ہوں، کسی کی نہیں!
میری بھی نہیں، تمہیں مضبوط بننا ہے المیرا، کب تک دوسروں کے سہارے سے زندگی کو دیکھو گی!" اسنے اپنا سر صوفے پر ٹکا دیا، اور آنکھیں بند کر لیں، المیرا تمام معاملات میں خاموش تھی، اسے المیرا کے رونے کی آواز بھی نہیں آئی تھی،
پھر المیرا اٹھی اور وہاں سے چلی گئی، اسنے کچھ جواب نہیں دیا، اور علی بھی اسکے پیچھے نہیں گیا، وہ جانتا المیرا چلی گئی ہے، وہ یونہی آنکھیں موندے صوفے پر لیٹا رہا،
انہیں حقیقت میں جینا تھا، اور حقیقت یہی تھی کہ یہ رشتہ ختم ہو جانے کے لیے ہی بنا تھا، اس رشتے کی منزل جدائی ہی تھی،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••

اس نے اپنی بند آنکھیں کھولیں، المیرا برتنوں کو کافی جھٹک پٹک کر کر رہی تھی,
علی نے اپنے لب بھینچے، المیرا ایک جزباتی قسم کی لڑکی تھی،
وہ یقیناً غصہ ہو گی،

مگر دوسری طرف وہ یماش پاشا کو نظرانداز نہیں کر سکتا تھا، اگر یماش پاشا کو معلوم ہو جایے گا تو وہ المیرا کے ساتھ بہت برا کر گزریں گے،

اور ایسا علی نہیں چاہتا تھا،

دفعتاً اسے المیرا کی فکر تھی، کیوں کس وجہ سے وہ نہیں جانتا تھا،

گہری سانس لیتا وہ صوفے سے کھڑا ہوا، میڈیسن لے لی تھی، اور کچھ اثر ہوا تھا اس لیے چھینکے آنا بند ہو گئی تھیں،

مگر زکام کی علامات اب بھی وہیں تھی،

وہ اسکے پیچھے کچن میں ایا، المیرا ناشتے کی تیاری کر رہی تھی، اسنے چولہا جلایا ہوا تھا،

جس پر چائے خول رہی تھی،

اسنے ایک بار ابلتی چائے کو دیکھا، المیرا کی پشت علی کی جانب تھی،

وہ اب آملیٹ کے لیے فرائی پین چولہے پر رکھ چکی تھی،

"المیرا یوں ناراض مت ہو مجھ سے!" اسنے دھیمے لہجے میں کہا، مافیا کا بے تاج بادشاہ

زیغم علی جس کو کسی کی ناراضگی سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا،المیرا کی خاموشی نے اسکی زندگی میں تلاطم سا مچادیا،

اسے المیرا کی باتیں سننے کی عادت ہوگئی تھی،اور وہ اس عادت سے بے خبر تھا،

"المیرا خاموش رہی،اسنے کسی بات کا جواب نہیں دیا،بلکہ کام کرنے کی رفتار میں تیزی لے ائی،

وہ اسکے تیزی سے چلتے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا،

بازوؤں کو لپیٹتے ہوئے،وہ سلیب سے ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا،

سورج مکمل طور پر آسمان پر چمک رہا تھا،فجر بیتے کئی ساعتیں بیت چکی تھیں

"المیرا!"اسنے بیچارگی دیکھائی،وہ کسی طور کچھ بھی نہیں بول رہی تھی،اسنے آملیٹ پھینٹنے کے بعد فرائی پین میں انڈیل دیا،

چرر سی آواز کچن میں پھیلی،اور ساتھ دلفریب خوشبو بھی،

ایک۔سائڈ مکمل پک۔جانے پر اسنے انڈے کو پلٹا،علی اسکی تمام حرکت دیکھ رہا تھا،

کچن روشن تھا، کچن میں بنی چھوٹی سی کھڑکی۔سے سورج کی دھوپ اندر آرہی تھی،

"میں منانے کا عادی نہیں ہوں المیرا!" سختی سے کہا گیا، اسکا لہجہ سخت نہیں تھا، مگر لفظوں کی تپش المیرا کو اپنے وجود پر محسوس ہوئی،

اسکی بات پر المیرا نے پلٹ کر دیکھا،

دونوں کی آنکھیں ٹکرائی ایک پل کے لیے،

"مجھے اس بات کی خوش فہمی نہیں ہے،" اسنے تنک کر جواب دیا، پھر دوبارہ پلٹ کر انڈہ پلیٹ میں۔ نکالا،

"تو کیا تم مجھ سے ناراض ہو؟" اسنے جیسے خود کی تسلی کے لیے پوچھا وہ بات سے بات نکالنا خوب جانتا تھا، اور ہر بات کی کھال نکالنا تو شاید اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا،

المیرا نے زچ آنے والے انداز میں مٹھیاں بھینچ لی،۔اور پھر چولہا بند کرتی پیچھے مڑی جہاں وہ اب بھی ڈھیٹ بنے کھڑا تھا،

"میں آج اپنے دوستوں کے ساتھ جاؤنگی، بتانے کا مقصدِ یہی ہے کہ تم میرا انتظار

نہ کرنا"اسنے علی کی بات کو نظرانداز کیا،اور چائے کپ میں نکال۔کر ٹرے میں رکھی

پھر آملیٹ کی پلیٹ بھی ٹرے میں رکھتی،ٹرے کو اٹھائے ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھی،

علی نے لاعلمی میں کاندھے اچکایے اور سائے کی طرح اسکے پیچھے اگیا،

"یہ کون سے نئے دوست ہیں؟"ٹوکری میں۔رکھے سرخ سیبو میں سے ایک سیب علی نے اٹھایا،اور دانت جماتے ہوئے بالکل نارمل انداز میں پوچھنے لگا،

المیرا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا،

"کیا میں یہ تم کو بتانے کا حق رکھتی ہوں؟"طنزیہ انداز میں بھونیں اچکائی گئی،اور اسکی طرف دیکھا،

علی ایک پل کے لیے لاجواب ہوا،

مگر وہ علی ہی کیا جس کے پاس الٹے جواب موجود نہ ہوں،

وہ نہایت ڈھٹائی سے کرسی کھینچ کر بیٹھا،اور سیدھے ہاتھ کی کہنی کرسی کے اپری حصے کی طرف ٹکائی،اسی ہاتھ میں سیب تھا،جو ہوا میں جھول رہا تھا،

"ظاہر ہے میرے گھر میں رہتی ہوں مجھے جوابدہ تو ہو گی تم چھوٹی دنیا!"اسنے دوبارہ المیرا کو ایک لقب سے نوازا وہ بھی نہایت بے باکی سے،

المیرا دانت بھینچ کر رہ گئی،

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہارے منہ لگنے کا،ویسے بھی رحیم آرہا ہے مجھے لینے"

اسنے جان بوجھ کر اسکی دکھتی رگ کو چھیڑا،

وہ جانتی تھی علی اس بات پر تلملا اٹھے گا،

وہ ناشتے پر جھکی ناشتہ کرنے میں مصروف تھی،

اسے علی کے اطمینان سے چڑ ہونے لگی تھی،

اس لیے جان بوجھ کر ایسی بات کہی،کہ علی کا سارا اطمینان غرق ہو گیا،

اب وہ دبی مسکراہٹ کے ساتھ اسکا لال پیلا چہرہ دیکھ رہی تھی،

"تم اس لنگڑے کی زمہ داری ہر گز نہیں ہو!" علی نے خفیف لہجے میں کہا، اور ادب کی ساری حدیں عبور کرتا، نہایت بے اعتنائی سے گویا ہوا، اسے رحیم کے متعلق بس ایک ہی چیز اچھی لگتی تھی وہ تھی اسکی ٹوٹی ٹانگ،

اور اسے ملال زندگی میں یہی تھا کہ اس نے رحیم کی دوسری ٹانگ نہیں توڑی تھی،

المیرا نے حیرانی سے سر اٹھا کر اسے دیکھا، اسکے چہرے کے تاثرات بدمزہ تھے،

"کچھ دیر پہلے تم نے ہی کہا تھا، میں جیسے چاہوں زندگی گزاروں، یہ میری زندگی ہے!" وہ سچ میں علی کی بیوی تھی،

اپنا حساب پورا کرنا وہ اچھے سے جانتی تھی، اسنے بھی بھگو کر بات علی کو ماری،

وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے یونہی بدلہ لیا کرتے تھے،

"مگر اس میں رحیم کہیں شامل نہیں تھا، اور نہ ہوگا، ورنہ اسکی دوسری ٹانگ بھی ٹوٹ جائے گی،" علی نے حتمی فیصلہ سنایا، وہ اسکا چہرہ دیکھتی رہی، نا جانے رحیم کے زکر سے وہ اتنا روکھا کیوں بن جاتا تھا،

"مگر میں تمہاری بیوی نہیں ہوں جو تم چاہوں وہ کرو!" المیرا مزید اسے تپانا چاہتی تھی، یوں تو وہ رحیم کو منع کر آئی تھی، اور نہ ہی اس سے ملنے کا کوئی ارادہ تھا اسکا،

"مگر رحیم کے معاملے میں تم میری بیوی ہوں، تم پر لازم ہے میری بات مانو!" اس نے شہادت کی انگلی دیکھائے تنبیہ کی، اسکی آنکھوں کے کنارے سرخ ہو چکے تھے، وہ اس وقت شدید غصے میں تھا،

مگر اسنے نا جانے کیسے خود پر ضبط کیا ہوا تھا، المیرا جانتی تھی یہ بات،

مگر المیرا اس آتش فشاں کو ہوا دے رہی تھی، کہ اسکے غصے کی لپیٹ میں خود کو جلا کر راکھ کر ڈالے،

www.novelsclubb.com

"مگر میں جاؤں گی رحیم کے ساتھ ہی، آج دیر سے اونگی! میں اسکے ساتھ پورا لندن گھوموں گی، کیونکہ میں وہی کرونگی اب جو میرا دل چاہے گا!" وہ تیز لہجے میں نہیں بول رہی تھی، مگر اسکے لفظ چابک کی طرح علی کے سر پر لگے،

اب تک کوئی دوسرا ہوتا تو یقیناً علی اسکا جبڑا دبوچ چکا ہوتا، کیونکہ اسے باتیں دہرانے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کی عادت نہیں تھی،

مگر یہ المیرا تھی، جس کے سامنے علی لاشعوری طور پر وہ علی نہیں رہتا جو باقی دنیا کے سامنے تھا،

"المیرا میرا صبر مت آزماؤ،" اسنے دونوں ہاتھ سامنے کیے ضبط کی انتہا پر ہونے کا ثبوت دیا،

"ورنہ کیا کروگے تم" بازوؤں کو لپیٹتے ہوئے وہ اسکے سامنے کھڑی ہو گئی،

چہرے پر اطمینان تھا،

المیرا بس اسے دیکھ رہی تھی، اسے رحیم سے کوئی لگاؤ نہیں تھا وہ بس علی کو تنگ کرنا چاہتی تھی،

علی دو قدم آگے ایا، وہ اسکی آنکھوں میں موجود اشتعال انگیز لہریں دیکھ پا رہی تھی،

حتی کے تلاطم سی موجیں اور زہن میں اٹھتا طوفان، سب اسکی آنکھوں میں تھا،

دنیا کے سارے حسین رنگوں سے مل کر اسکی آنکھیں بنائی گئی تھیں، علی کی

انکھیں، وہ جتنا کچھ اداسی چھپالے،

مگر اسکی آنکھیں سب بتادیا کرتیں،

ناجانے ایسا کونسا غم تھا، علی کی زندگی میں، المیرا کو جو نہیں معلوم تھا۔

بلکہ المیرا تو علی کے بارے میں کچھ جانتی بھی نہیں تھی،

سوائے اسکے نام، اور پروفیسر سے اسکے رشتے کے،

اسکی ماں کون تھی، اسکا باپ کون تھا،

اور علی کیا کام کرتا تھا،

یا پھر علی کا بچپن کیسا تھا، اسکے گھر والے کیسے تھے، وہ کچھ نہیں جانتی تھی،

مگر وہ علی کو جاننا چاہتی تھی کیوں کیسے، کس بابت، اسکی دلیل تو المیرا کے پاس نہیں تھی، مگر وہ چاہتی تھی، جیسے علی نے اسکے لیے کچھ کیا ہے ویسے وہ بھی اسکی زندگی سے غموں کے جالے دور کرکے،

خوبصورت صبح اسکی زندگی میں لائے، اسکا غصہ کرنا چڑچڑا رہنا آخر کس وجہ سے

تھا،

علی بہت کچھ کہہ رہا تھا مگر المیرا گوش گراں ہوئے اسکے آنکھوں میں۔دیکھ رہی تھی،وہ کسی دوسری دنیا میں گم تھی شاید،

"تم رحیم سے نہیں ملو گی، کیا تمہیں شوق ہے ایک ہی ازیت بار بار اٹھانے کا؟؟"

آخر میں جب اسنے المیرا کے بازوؤں کو پکڑا تو وہ ہوش میں آئی،

اسنے علی کو آخری جملہ کہتے سنا،اب وہ جواب کے انتظار میں المیرا کی آنکھوں میں۔

جھانک رہا تھا،المیرا کی ناک سے کلون کی خوشبو ٹکرائی،

یہ وہی خوشبو تھی،

جو پروفیسر کے جنازے والے دن المیرا کی ناک سے ٹکرائی تھی،اسے پہلی بار کسی

تحفظ کا احساس ہوا تھا،

وہ ایک ٹوٹی ہوئی لڑکی تھی،اور اسکے ٹکرے کسی نے سمیٹے تھے اس دن، کسی نے

اسے سہارا دیا تھا،اسے گرنے سے بچایا تھا،

www.novelsclubb.com

اسکی عزت کے لیے وہ معاشرے کے سامنے ایک سیسہ پلائی دیوار کی مانند کھڑا تھا،

جس کی اوٹ میں المیرا چھپ گئی تھی،

ساری پرانی باتیں اسکے زہن میں گھومی،

وہ اب بھی علی کی جواب میں منتظر آنکھیں دیکھ رہی تھی،

اسکے ماتھے پر بل بالکل سمٹ چکے تھے، علی کو لگا وہ پاگل ہو گئی ہے، المیرا دھیمے سے

مسکرائی، بالکل دھیمے سے، کہ اسکی آنکھوں کے نیچے لکیر بن کر سمٹ گئی فوراہی،

"المیرا تم سن رہی ہو، تم کہیں نہیں جاؤ گی، اس بے کار انسان کے ساتھ!" اسنے پھر

چہرے پر الجھن لائے کہا،

www.novelsclubb.com

وہ کتنا بولتا تھا، المیرا کو آج احساس ہوا, وہ دو منٹ اس کا چہرہ سکون سے نہیں دیکھ

سکتی تھی،

"شششششش" اسنے عجیب سرور انگیز انداز میں اپنی شہادت کی انگلی علی کے لبوں کے

درمیان رکھی، اور اسے خاموش رہنے کا کہا،

علی اچانک اس عمل پر چونک گیا، اور نا سمجھی سے المیرا کا چہرہ دیکھنے لگا،

وہ خاموش ہوا، تو وہاں سوائے دو دھڑکتے دلوں اور بے ترتیب سانسوں کے کچھ نہیں تھا،

گھڑی کی ٹک ٹک واضح ہو گئی تھی، اتنی خاموشی،

وہ علی کا چہرہ دیکھنے لگی، کمان سی ناک، شہد آنکھیں، اور سیاہ بکھرے بال،

"اسنے علی کے سینے پر ہاتھ رکھا، اسکے دل کے مقام پر،

"تمہاری دھڑکن اتنی بے ترتیب کیوں ہے علی؟" وہ نا سمجھی سے علی کو دیکھنے لگی،

وہ سچ میں جاننا چاہتی تھی وجہ،

اتنی خاموشی میں المیرا کی آواز دل پر جا کر لگی علی کے،

"میں نہیں جانتا" اسنے تھوک نگلتے ہوئے، کہا، اسکے حلق کے گلٹی متحرک ہوئی،

اسکی گدی کے اپر کی چند لٹیں گول کر کے مڑی ہوئی تھیں،

اسکے بال بہت پیارے کٹے تھے،

www.novelsclubb.com

المیرا نے ایک تفصیلی جائزہ لیا,

اسنے علی کی داڑھی کو دیکھا، جو درمیانی تھی،

وہ ایک لمحے کے لئے اسے دیکھتی رہ گئی,

کوئی تو بتائے اسے ہوا کیا تھا,

کون سا آسیب تھا جو آ گیا تھا باوری المیرا پر،

وہ اسکے چہرے کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہی تھی،

یہ دوسری بار تھا، جو علی کا چہرہ اسے قریب سے دیکھنے کو ملا،

وہ اسکی احسان مند تھی، اور یہ معاملہ احسان سے کہیں آگے کا تھا، وہ شاید علی کی محبت میں گرفتار ہو گئی تھی،،

وہ ان جزبات کو کوئی نام نہیں دے پا رہی تھی، نہ ہی کوئی انکشاف، کبھی احسان کا نام لیکر چپ ہو جاتی،

کبھی احساس ندامت، اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا، اسکے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے,

"مگر تم رحیم سے نہیں ملو گی!" اسکی سوئی ہمیشہ کی طرح رحیم نامی بلا پر اٹکی ہوئی تھی،

المیرا کے ماتھے کے بل آئے پھر سمٹ گئے،

"ہمیں اس معاملے پر بات نہیں کرنی چاہیے، مجھے میری زندگی کے فیصلے لینے کا حق ہے" وہ اسکے منہ پر بول کر نکل گئی، علی اسکا چہرہ تکتا رہ گیا،

علی صبح کہی باتوں پر شاید پچھتا ہی رہا تھا،

وہ لڑکی اسے نفسیاتی مریض بنا کر ہی چھوڑے گی،

وہ اپنی ہر بات منوانے کا عادی تھا،

اور وہ اس کی ایک نہیں سنتی تھی،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••••••••••»»»»»»

"ساجد، سلیم کہاں ہے؟" یماش پاشا اپنی گاڑی میں بیٹھے چند فائلز گود میں رکھے،

ناک پر نظر کا چشمہ جمائے ہوئے تھے،اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے

ساجد سے پوچھا،

ساجد جو گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا ایک پل کے لیے چونک گیا،اور مرر میں مصروف

سے یماش پاشا کو دیکھا، جنہوں نے سلور کی باریک چین گلے میں پہنی ہوئی تھی،

ساتھ کالا کوٹ اور پتلون تھی،

اسکے اچانک یوں

ساکت ہو جانے پر یماش پاشا نے نظر اٹھائی اور مرر میں دیکھا، جہاں ساجد کا ماتھا اور

ایک آنکھ دکھ رہی تھی،

www.novelsclubb.com

"میں باتیں دہرانے کا ہرگز عادی نہیں ہوں ساجد، مجھے تمہارا ایسے خاموش ہو جانا

،مجھے انتظار کرانا ہرگز نہیں پسند" یماش پاشا نے تنبیہ کی، علی یماش پاشا کی طرح

تھا،اسکی بات سے لیکر مزاج تک سب یماش پاشا کی طرح تھے،

اسکی چال سے لیکر اسکے تیور تک ہو بہو یماش پاشا جیسے تھے،

وہ ظاہری طور پر تو اپنا گیا تھا، جیسے بچوں میں اکثر ہوتا تھا، کہ جو انہیں سب سے اچھا لگتا ہے وہ اسکی کاپی کرتے ہیں،

وہ بھی یونہی کاپی کرتا تھا، مگر کب اسکی عادتوں میں یہ سب شمار ہو گیا، علی کو معلوم نہ ہوا،

مگر دل، وہ اس میں مار کھا گیا، اسکا دل سفیان جیسا تھا، نرم،،

اسنے جھٹ سے اپنے لب تر کرتے بات کہنا شروع کی،

"وہ بابا،" وہ رکا، وہ کچھ کہنے سے کترا رہا تھا، مگر اب مسلسل یماش پاشا کی نظروں کا ارتکاز وہی شخص تھا،

www.novelsclubb.com

اس کے رکے رہنے پر یماش پاشا غرائے،

"ساجد"

وہ بوکھلا گیا،

"بابا گل خانم مر گئی ہے اس کی موت کے بعد سے سلیم نا جانے کہاں ہے، میں نے

اسے بہت تلاش کیا مگر وہ نہیں ملا مجھے،اور یہ بھی کہ میں نے گل خانم کو نہیں مارا!

"اسنے پوری بات ایک سانس میں۔ کہہ دی، جیسے ٹافی ملنے پر بچے فر فر باتیں بتا دیتے ہیں، یونہی،

مگر آخری بات اسنے شکستہ لہجے میں بولی،،اسکی آواز دھیمی ہوئی تھی اور سانس ٹوٹی تھی، جس روانی سے وہ کہہ رہا تھا وہ بھی ٹوٹ گئی تھی،

پوری بات کے بعد آخری جملے پر یماش پاشا کے ماتھے پر سلوٹیں پڑیں،اور چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا،

"تم نے نہیں مارا؟؟"انکے لہجے میں بے یقینی تھی، غصہ تھا،اور حیرت بھی، ساتھ بے چینی کے عنصر بھی تھے،

ناجانے کیا کچھ نہیں تھا اسکے اس جملے میں،۔ جیسے بہت سارے رنگ ایک ساتھ اسکے منہ پر پھینک دیے گئے ہوں،

ساجد نے شکست خوردہ آنکھوں کو ایک پل۔ کے لیے جھکا لیا، پھر روڈ کے سائڈ میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گاڑی کو روک دیا، وہ استنبول میں اس جگہ رکے تھے، جہاں سے ٹھہرا خاموش پانی اور آسمان میں اڑتی بگلیں وہ دیکھ سکتے تھے

"یماش پاشا فائلز کو وہیں پھینکتے ہوئے، دروازے کو کھول کر باہر نکلے، وہ اس ملک کے ایک معزز بزنس مین بھی تھے، اور ساتھ ہی مافیا کی دنیا سے ان کا تعلق تھا،

دن میں وہ ایک معزز خاندان کے ایک خدا ترس انسان تھے، اور رات کی تاریکی میں وہ ایک بہت بڑے مافیا سسٹم کے آدمی۔

سارا معاملہ نہایت احتیاط کے ساتھ ہوتا کہ ساتھ چلتے لوگوں کو خبر بھی نہ ہوتی کے سامنے کھڑا یماش پاشا بھیڑ کی کھال میں بھیڑیا تھا،

چند ایک بار کچھ کیسز سر اٹھاتے پھر خاموش ہو جاتے۔

(کس بابت کوئی نہیں جانتا تھا، کیونکہ یماش پاشا اپنے خلاف کوئی ثبوت نہیں چھوڑتے تھے،

اور ان کی عزت ان کے سرکل میں اگر دیکھی جائے تو بہت تھی،

اور کوئی اگر کہہ بھی دے تو یقین کرنا مشکل تھا کہ ان کا مافیا سے دور دور تک کوئی تعلق ہو بھی سکتا ہے یا نہیں،

کیونکہ یماش پاشا کے ماتھے پر نماز کا نشان تھا, اور ہاتھ میں تسبیح چوبیس گھنٹے رہتی تھی، ساتھ ہی بڑی بڑی یونی ورسٹی ہاسپٹلز اور انسانی خدمات سرانجام دینے والے اداروں کو ایک بڑی رقم یماش پاشا کے ہاں سے وصول ہوتی،

اور وہ یہ سب بس اپنے بزنس سرکل اور دنیا میں نیک نامی کے لیے کرتے،

ساتھ ساتھ ان کے انٹرویو بھی بہت سے شائع ہوتے، جن میں ان کی انسانی خدمات پر بات کی جاتی،

www.novelsclubb.com

کیونکہ دنیا میں نیک ہونے سے زیادہ نیک دکھنا ضروری ہے،

مگر ان کی فیملی میں صرف لوگ ان کی بہن اور شانزے کو جانتے تھے، جو اکثر ٹی وی پر بھی کسی انٹرویو میں بھی ان کے ساتھ ہوتی تھیں،

یماش پاشا نے اپنے بیٹوں کو اس چمکتی دنیا سے اوجھل رکھا تھا،

بس معلوم تھا تین بیٹے ہیں مگر کون ہے، کہاں رہتے ہیں کیسے دکھتے ہیں کوئی نہیں جانتا تھا،

کچھ لوگ مخالف تھے، مگر ان دبی دبی مخالفتوں سے یماش پاشا کی زات پر کوئی اثر نہیں پڑتا تھا،

ساجد بھی یونہی سر جھکائے باہر نکالا، اب تابعداری سے ہاتھ باندھے کھڑا تھا، ہوا میں ٹھنڈک تھی کہ دھوپ ہونے کے باوجود بھی جسم میں کرنٹ سا پیدا ہو رہا تھا، ان کے بال دائیں طرف اڑ رہے تھے، کچھ ماتھے پر آ رہے تھے،

"مجھے کیوں نہیں بتایا؟" یماش پاشا چیخے کے حلق کی رگیں ابھری، ساجد کو اپنی موت محسوس ہوئی،

"میں آپ کو بتانے والا تھا...." اسکی بات ادھوری رہی کے یماش پاشا نے ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پر رسید کیا، وہ توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے زمین پر گرا اسکا ہونٹ کا کنارہ پھٹ چکا تھا، اور آنکھوں کے کنارے میں پانی بھر آیا تھا،

''کیسے مری وہ بدبخت!''ان کے قدموں میں گرے ساجد پر یماش پاشا نے نخوت سے نظر گھمائی، پھر دھتکار لہجے میں گویا ہوئے،

ساجد کی آنکھوں سے آنسو ٹپک زمین پر گرا، اسکا سر ابھی بھی جھکا ہوا تھا،

یہ کیسا عزیز پن تھا ایک غلطی پر یوں تھپڑ لگا دیا جاتا تھا

''گل خانم نے خودکشی کر لی تھی، اور ساتھ ایک خط بھی چھوڑا تھا،''اسنے زمین پر گرے ہی کہا، وہ اب بھی ہنوز اسی حالت میں تھا،

یماش پاشا کے مہنگے چمکتے جوتے کی نوک پر،

''کیا لکھا تھا اس خط میں؟" یماش پاشا نے گدی سے پکڑ کر اسے کھڑا کیا، جیسے کسی مجرم کے ساتھ ایک پوچھ تاچھ کرنے والا آفیسر کرتا ہے

بالکل اسی طرح کا انداز تھا،

اسی طرح کی بے عزتی تھی،

اب ساجد کی گردن یماش پاشا کے ہاتھوں میں تھی،

سورج کی چمک بڑھتی جا رہی تھی،

"بابا آپ کے خلاف بہت بڑی سازش کی گئی ہے،"اس نے بامشکل لفظ ادا کیے،

کیونکہ گلے پر پڑتے دباؤ کی وجہ سے اسکا دم گھٹنے لگا تھا،

یماش پاشا نے جھٹکے سے اسکی گردن چھوڑی،

وہ کھانستے ہوئے کار کے ساتھ لگا،

چہرہ مکمل سرخ تھا،اور آنکھوں میں پانی جمع تھا،

"تم کیا بک رہے ہو ساجد میرے صبر کو آزماؤ نہیں"اس نے ساجد کی طرف دیکھا

پھر غصے سے کہا،

www.novelsclubb.com

"بابا میں خود نہیں جانتا، میں گیا تھا اسے مارنے مگر، وہاں گل خانم پہلے ہی مری ہوئی

تھی، ساتھ خط چھوڑا گیا،

میں نے خط اٹھایا اور پڑھا تو میرے پاؤں سے زمین نکل گئی بابا"اسنے ہیجان اور ڈر

سے کہا،

یماش پاشا بہت غور سے اسکی بات کو سن رہے تھے،

"ایسا کیا لکھا تھا اس خط میں؟" تجسس سے پوچھا گیا، لہجہ تھوڑا پریشان تھا،

"قھرمان نے گل خانم کی عزت پر ہاتھ ڈالا، اور"، وہ اٹکا جیسے اگلا جملہ کہنا بہت سخت ہو اس کے لیے،

"اور کیا ساجد؟" یماش پاشا کی آنکھوں میں حیرانی تھی، بے یقینی تھی،

"اور اسے مار ڈالا،" اسنے آخری جملہ کہا اور یماش پاشا کو لگا جیسے موت کا فیصلہ سنا دیا گیا ہو، وہ ان کا فرمانبردار بیٹا تھا، وہ کبھی ایسا نہیں کر سکتا تھا، نہ ہی اسکا ایسا مزاج تھا،

"اگر تم جلتے کوئلے پر چل کر بھی یہ بات کہو گے تو میں نہیں مانو گا! وہ میرا سب سے اچھا بیٹا ہے!"

یماش پاشا نے اسے جبڑے سے دبوچ لیا، اگر اسکی جگہ علی یا سلیم ہوتے تو شاید یقین کرنا آسان ہوتا مگر قھرمان، جو اپنے نام کا ایک تھا،

جو نرم مزاج، خندہ جبیں تھا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ تو عورت سے تیز آواز میں بھی بات نہیں کرتا تھا یہ تو بہت دور کی بات تھی، وہ قھرمان کو جانتے تھے، اتنی کوشش کی باوجود وہ اسکی رحمدلی کو ختم نہ کر سکے تھے،

"بابا میں وہ خط اٹھالایا تھا!" اسنے جیب سے ایک مڑا تڑا کاغز نکالا، اور ان کے سامنے کیا،

یماش پاشا نے اس کاغز کو ہاتھوں میں اٹھایا،

"میری زندگی جھنم بنادی گئی ہے، اس نے مجھے میری عزت کو مار ڈالا ہے، اب میں کسی کے قابل نہیں رہی،

کسی کے نہیں، میں یتیم تھی، اور لاوارث تھی میرے ساتھ کوئی خیر کا معاملہ بھلا کر بھی کیسے سکتا تھا،

میں آج یہ زندگی ختم کرنے جارہی ہوں، مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے یہ کہتے ہوئے کہ مجھے مارنے والا قھرمان ہی تھا، جس سے میں نے کبھی محبت کی تھی،

میں اپنے بابا کے پاس جارہی ہوں، ہمیشہ کے لیے،

گل خانم؛"

اس خط پر آنسوو کے نشان تھے، جیسے لکھتے وقت کوئی بہت رویا ہو، مگر اگر یہ خط گل خانم کا تھا تو رضیہ نے جو سلیم کو دیا وہ کونسا خط تھا،

یماش پاشا کے قدموں سے زمیں نکل گئی تھی،

اگر سلیم کو یہ معلوم ہو گیا تو دونوں بھائی ایک دوسرے کی جان پر ہو جائیں گے،

کیا اسکا خاندان ٹوٹ جائے گا، کیا بھائی کے ہاتھوں بھائی قتل ہو گا، گل خانم کا مر جانا بھی عجیب گتھی تھی جو سلجھنے کی بجائے الجھتی جا رہی تھی،

سلیم کہاں تھا؟ قھرمان کو رضیہ نے کیا بتایا، اور سلیم اسے کونسا خط دیا گیا تھا،

اگر یماش پاشا انہیں کٹ پتلی بنائے چلا رہا تھا،

تو کوئی اور تھا، جو اس سے بھی بڑا پلان بنائے بیٹھا تھا، مگر سوال یہی تھا کہ کون تھا وہ،

یک دم ایک دھواں اڑاتی کالی گاڑی رکی، جیسے اسمان سے کڑک دار بجلی اتری ہو،

سنبھلنے کا موقع دیے بغیر ہی، دو فائر ساجد پر کیے، جو ایک بازو پر ایک سینے پر لگا،

وہ زمین پر گر گیا،اور خون کی ایک پتلی لکیر روڈ پر پھیل گئی، گاڑی سے نکلنے والوں کی تعداد چار تھی، یماش پاشا بوکھلائے،انہوں نے اپنی بندوق نکالی مگر اس سے پہلے ہی انہیں اغوا کر لیا گیا،

››››••••••••••••••••››››››››••••••••••••••••››››››››••••••••

••••••••••••››››››

وہ گھر سے نکلی، مگر سامنے سے آتے ایک وجیہہ شخص سے ٹکرا گئی،وہ غفلت سے کتابوں میں سر دیے چل رہی تھی،اور سامنے سے آتا شخص بھی فون میں سر کیے ہوئے تھا،

www.novelsclubb.com

اسلیے اسکا کاندھا المیرا کے ہاتھ پر لگا اور اسکی کتابیں زمین پر گر گئی، دونوں ہی طلسم سے باہر ائے،اسنے اپنا فون جیب میں ڈالا،

دھیمے سے مسکرایا،

"سوری، میرا دھیان نہیں تھا" وہ ساتھ ساتھ کتابیں سمیٹتے ہوئے المیرا سے کہنے

لگا،اسکی آواز شگفتگی تھی،

المیرا نے لب بھینچے اسکی طرف دیکھا،

اور اس شخص نے بھی،وہ ایک پل کے لیے چونک گیا،

اور المیرا کا چہرہ دیکھنے لگا،ماتھے پر ایک ساتھ کئی بل پڑے،

"مجھے بھی دھیان رکھنا چاہیئے تھا،وہ ابھی اپارٹمنٹ کی راہداری میں ہی تھے،وہ شخص کسی سے ملنے آیا تھا شاید،

اس شخص نے کتابیں سمیٹ کر المیرا کو دیتے ہوئے پوچھا،یہ سوال نہایت بے تکلف تھا،

www.novelsclubb.com

"آپ یہاں نئی ہیں؟"

المیرا نے بیزاری سے اسے دیکھا،

"ہو نہوں" وہ یہ کہتی آگے لفٹ کی طرف بڑھی،جہاں سے کچھ دیر پہلے ہی وہ شخص آیا تھا،

اس لڑکی میں عجیب ہی مقناطیسی کشش تھی،

قھرمان نے پلٹ کر اسے دیکھا،

پھر دھیمے سے مسکرایا،اور اپنے کوٹ سے اسپنر نکال کر گھمایا،

اور بھاری قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

••••••••••»»»»»

"بہت شکریہ گل رعنا تم میرے ایک کہنے پر یہاں آگئی!" نیچے اتری تو گل رعنا سائیکل لیے اسکے سامنے کھڑی تھی،ایک ہینڈل پر ہاتھ جمایا تھا،

اور پر شوق آنکھوں سے سامنے سے آتی المیرا کو دیکھ رہی تھی،

کل کی ملاقات میں ہی نمبر متبدل ہو گئے تھے،

"میرے لیے کوئی بڑی بات نہیں تم میری دوست ہو!" اسنے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دوستانہ انداز اپنایا،المیرا ہلکی سی مسکرائی،

"یہ میری مرسیڈیز! اسکے دو فائدے ہیں صحت بھی اچھی رہتی ہے اور نظارے بھی کمال کے ہوتے ہیں!" اسنے اپنی پیلے رنگ کی سائیکل پر ہاتھ جماتے ہوئے کہا، اور اسکی آنکھوں میں جھانکا،

المیرا کے زہن میں کھٹک سے کسی کا گمان آیا،

"اتنا بھروسہ کر سکتی ہو گراؤ گا نہیں!"

"اگر میں گر گئی تو، میری بے عزتی ہو جایے گی"

"تو میں بھی ساتھ گر جاؤ گا"

کسی ساحر کی کہی باتیں اسکے دماغ میں گھومی،

وہ مسکرائی،

"ماشاءاللہ تم مسکراتی بھی ہو" گل رعنا کی بات پر اسکی مسکراہٹ سمٹ گئی، وہ دیدے کھولے اسے دیکھنے لگی،

تخیل کی دنیا اس دنیا سے بالکل مختلف تھی،

وہ گل رعنا کا چہرہ دیکھتی رہی، بے مقصد،

حالانکہ داخلی سوچیں, خارجی عوامل کے بابت ہر گز نہیں تھیں،

"نہیں بس!" اسنے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا، گل رعنا ہر چیز پر غور کیا کرتی تھی،

اسکی ہاتھ میں چمکتی رنگ کو باخوبی دیکھ لیا،

"کیا تم شادی شدہ ہو؟" گل رعنا کو اسنے بتایا نہیں تھا، مگر ایک دم سے اس کے یوں پوچھ لینے پر وہ چونکی ضرور تھی،

گل رعنا نے اسکے ہاتھوں کو تھاما، اور اسکی انگوٹھی دیکھنے لگی،

وہ ایسے جانچ پڑتال کر رہی تھی جیسے بہت منجھی ہوئی سنار ہو،

"یہ اصلی ہے؟" اسنے گردن اٹھا کر المیرا کو دیکھا۔ اسکی بات پر المیرا نے جبرا مسکراتے ہوئے اثبات میں گردن ہلائی،

"امم بہت قیمتی ہے،"

"کیا تم کسی پرائم منسٹر کی بیوی ہو؟"

"یا کسی بزنس مین کی،"

"یا پھر کسی گینگسٹر کی"

گل رعنا نے عادت سے مجبور بے دھڑک بول دیا، آخری جملے کو نہایت رازداری سے کہا، المیرا نے توبہ کرنے والے انداز میں کانوں کو ہاتھ لگایا،

اسکی باتوں سے المیرا کو لگا،

کہ اسکے کانوں سے دھواں نکلنا شروع ہو گیا ہے،

کیونکہ وہ سچ میں بہت بولتی تھی،

"گینگسٹر توبہ کرو کس طرح کی بات کر رہی ہو" المیرا اور گل رعنا اب سائیکل پر بیٹھ چکی تھیں،

گل رعنا نے پیڈل پر پاؤں رکھے، اور ہلکے سے زور لگایا سائیکل چلنے لگی،

"تم بڑی ہی کوئی لکی ہو المیرا، ورنہ میں نے سنا ہے پاکستان کے لڑکوں میں میل ایگو کا مادہ زیادہ ہوتا ہے، اور وہ لڑکیوں کو کمتر مانتے ہیں!" اسنے پاکستان کے بارے میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہا،اسنے بھی وہی سنی سنائی باتیں کہی تھی جو اکثر میڈیا پر بتائی جاتی ہیں،

اسکی باتوں سے لگتا تھا وہ پاکستان کبھی نہیں گئی،

"ایسا کچھ نہیں، پاکستان کے لوگ بہت اچھے ہوتے ہیں، تم خود پاکستانی ہوں بڑی ہی کوئی عجیب بات ہے!"المیرا کو اسکی باتیں ناگوار گزری تھیں،

ممکن تھا وہ خفیف ہوئی تھی اس بات پر،

"نہیں دراصل میں بچپن میں ایک بار گئی تھی،اب میں اپنی دادو کے ساتھ رہتی ہوں ادھر، میرے بابا بہت اچھے ہیں مگر میری ماما کے ساتھ ان کا سلوک کچھ خاص نہیں تھا، شاید اسی وجہ سے ان دونوں کے درمیان علیحدگی ہو گئی تھی، بابا نے دوسری شادی کر لی،اور میں یہاں رہنے لگی،"اسنے ایک سانس میں کہا،اسکے لہجے میں دکھ نہیں تھا،

نہ ہی المیرا کو ایسا محسوس ہوا،

مگر وہ جوش بھی نہیں تھا جو ہر بات میں ہوا کرتا تھا،

المیرا کچھ بول نہ سکی،

"میں ہر کسی کو نہیں بتاتی، مگر تم مجھے اچھی لگی" اسنے کاندھے اچکائے اور اچانک سے کٹ مارا، اسنے جھٹ سے اسکی کمر پکڑ لی،

وہ ہنسی، المیرا نے دل پر ہاتھ رکھا،

"علی آہستہ چلاؤ!" بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا، اسنے سائیکل روک کر اسے دیکھا،

"علی؟؟" بھونیں اچکائے وہ معنی خیزی سے مسکرائی، المیرا کے گالوں پر شہابی رنگ دوڑ گیا، لرزتی پلکیں نیچے کر لی، چہرے مدھم سی شریں سی مسکراہٹ تھی،

"اب تم نوے کی دلہن کی طرح شرماؤ گی تو ایسے کیسے چلے گا" گل رعنا نے اسے چھیڑا، وہ بھی ایک ادائے دلبرائی سے نظریں نیچے کیے ہوئے تھی،

اسکے گالوں کی لالی اور حیا کا رنگ صاف اسکے دل کا احوال بتا رہا تھا،

"لگتا ہے تمہارے میاں کو بہت محبت ہے تم سے، تمہارے چہرے کی خوشی کچھ الگ بتا رہی ہے" اب سواری دوبارہ چل چکی تھی، راستے میں چلتے پھرتے لوگ

ایک نظر ان پر گھماتے اور پھر وہ ریلا اپنے راستے جاتا،

ایک حسین دوستی کی ابتدا ہو چکی تھی،

گل رعنا ابراہیم اور المیرا ہاشم کی دوستی،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

••••••••••••»»»»»»

"قھرمان بھائی میں نے منع کیا تھا یہاں آنے سے "قھرمان کے اچانک یہاں آجانے سے علی کے چہرے کا رنگ بدل چکا تھا،

وہ کبھی باہر کی طرف دیکھتا، جہاں سے المیرا گئی تھی اور کبھی قھرمان کو،

ممکن تھا اسنے بتا دیا ہو،

"ٹھیک ہے سیم مگر تمہارے چہرے کا رنگ کیوں پھیکا پڑ رہا ہے" وہ نرمی سے بولا

اسکا انداز تھا ہی اتنا ٹھہرا ہوا، اسنے سیم کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے تھپتھپایا،

پھر اندر صوفے پر تقریباً گرنے کے انداز میں بیٹھا، جیسے تھک گیا ہو،

جوتے پہنے پہنے ہی وہ اندر آچکا تھا،اب صوفے کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں موند گیا،

علی دروازا بند کرتا اب سنگل صوفے پر براجمان تھا،وہ ابھی اسی حالت میں تھا،یونی کے لیے تیار نہیں ہوا تھا وہ،

وہ چہرے کے تاثرات نارمل رکھنے کی کوشش کر رہا تھا،

"میں نے تمہیں بتایا تھا نہ کہ علی سلیم بہت پریشان ہے" وہ اب گردن اٹھا کر سب چیزوں سے ناآشنا علی کو دیکھ رہا تھا،

اسکے دل کی معصومیت چہرے پر واضح تھی،

"وہ شادی کر رہا تھا نہ؟" علی نے دل کو المیرا کی طرف سے ہٹانے کی کوشش کی،

"ہمم، مگر وہ لڑکی،(وہ تاسف سے ٹھہرا،اور ایک ٹھنڈی آہ بھری)خودکشی کر لی ہے اسنے،اور سلیم نا جانے کہاں ہے" تھکان سے چور آواز کے سنگ قھرمان نے اسی ٹھہراؤ، تھکان اور بے بسی سے کہا۔

علی کے ماتھے پر بل پڑ کر سمٹے،

"یہ کیا عجیب بات ہے،" وہ سیدھا ہو کر بیٹھا، دل بھی بے چین ہو رہا تھا،

"عجیب بات تو ہے علی" وہ بھی اسکی بات سے متفق نظر آیا،

"علی مجھے لگتا ہے ایسا..." قھرمان جیسے ٹھہر گیا، اور علی متجسس سا معاملے کی تہہ کو پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا،

وہ کچھ دیر خاموش رہا، اور خالی آنکھوں سے علی کا چہرہ دیکھتا رہا، جو وہ سوچ رہا تھا اسکا مطلب علی کا چہرہ ہر گز نہیں تھا،

وہ شاید زہن میں لفظوں کو ترتیب دے رہا تھا، کیونکہ وہ ہمیشہ سوچ کر بولا کرتا تھا،

"بابا سب کچھ جانتے ہیں، اور کہیں نہ کہیں گل خانم کی موت میں بھی بابا کا ہاتھ ہے" قھرمان نے اندازہ لگایا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا، وہ پہلے بھی ان راستوں سے گزر چکا تھا،

علی غیر ارادی طور پر ان پلٹتے صفحوں کو دیکھ رہا تھا، جو سامنے پڑی کتاب کے تھے،

"تم جانتے ہو علی انہوں نے اس کے ساتھ بھی یہی کیا تھا!!"ایک درد بھری یاد قہرمان کی آنکھوں میں گھومی،

جیسے ماضی کا کوئی پرانا پنا ہو، جو بوسیدہ حال میں پہنچ گیا ہو، مگر اسکی لکھائی اب بھی واضح ہو،

علی کا دماغ بھی وہیں گیا، علی ساکت وجود اور رکی ہوئی سانس کے ساتھ اسکی بات سن رہا تھا،

اور کہیں حد تک اسے یہ خدشہ سہی بھی لگا

مگر خود کی تسلی کے لیے اسے جھٹلا دیا،

مگر وہ یماش پاشا کی محبت جانتا تھا، جو انہیں اپنے بیٹوں سے تھی،

مگر یہ بھی حقیقت تھی، کہ حد سے زیادہ فکر اور حد سے زیادہ محبت اب ان کے بیٹوں کے لیے عاجز بن گئی تھی،

کیونکہ وہ محبت کے نام پر جن چیزوں سے ڈرتے انہیں اپنے بیٹوں سے دور کر دیتے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

،اگر انہیں خدشہ لاحق ہوتا کہ وہ چیز ان کے بیٹوں کو ان سے دور کر دے گی,

اسی وجہ سے وہ اپنے بیٹوں کی خوشیاں بھی ختم کر چکے تھے،

"بھائی، بابا ایسا نہیں کر سکتے" کہتے وقت آواز میں جنبش تھی،

"علی تم بابا کو نہیں جانتے" وہ سیم سے علی پر آ گیا تھا،

"مگر کیا ہوا تھا پانچ سال پہلے!!" علی جھنجھلاہٹ کے عالم میں اسے دیکھنے لگا، جو کافی افسردہ تھا، یقیناً وہ ذکر قھرمان کو افسردہ ہی کر دیا کرتا تھا،

"بس ایک معصوم دل لڑکی تھی جس نے قھرمان کی محبت میں جان گنوا دی تھی" وہ تلخی سے مسکرایا، علی کو رہ رہ کر المیرا کا خیال ایا،

یہ خیال بے ساختہ طور پر اسکے ذہن میں آیا تھا،

اسکا دل بیٹھنے لگا، کیا المیرا کا انجام بھی یہی تھا، کسی آواز نے اسکے ذہن کے پرزے ہلا ڈالے،

ناجانے کونسی ایسی گھڑی ہو،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جب وہ المیرا کو آخری بار دیکھ پائے،

یہ کیوں خوف آرہا تھا اسکے زہن میں، اسکے اوسان خطا ہوئے,

قھرمان بھائی، میں آرہا ہوں ابھی" وہ یہ کہتا اسی حلیے میں باہر بھاگا،

اسے ناجانے کس بات کی فکر تھی، ہاتھ میں بائیک کی چابی تھی،

وہ لفٹ کی طرف بڑھا، زہن میں رہ رہ کر ایسی باتیں آرہی تھیں میں جن کو جھڑکنا

مشکل ہو رہا تھا

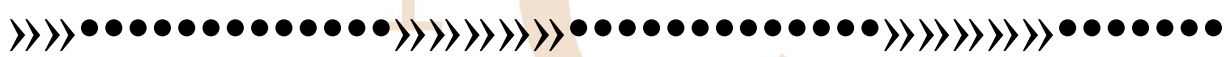

www.novelsclubb.com

"گل رعنا اور المیرا ایک بینچ پر بیٹھے ہوئے تھے،

اسکے ہاتھ میں چپس کا پیکٹ تھا، ساتھ میں فرحت ایزلیہ اور چانگ سون بھی

تھے، حماد اور ٹام کا ضروری لیکچر تھا اس لیے وہ یہاں نہیں تھے،

المیرا کا ہاتھ چانگ سون کے ہاتھ میں تھا، وہ منہ کھولے حیرانی سے اسکی انگھوٹی دیکھ

رہی تھی،،

"یہ علی بھائی نے دی ہے" گل رعنا نے مزاحیہ انداز میں کہا،

"یقیناً گیا وہ ہینڈسم بھی ہیں؟" ایزلیہ نے پھر مخاطب کیا،

"اونہوں! یہ بتاؤ وہ کتنا پڑھے لکھے ہیں،" فرحت نے ایزلیہ کی بات کاٹی،

"کیا تمہارے بچے بھی ہیں؟" چانگ سون معصومیت سے گویا ہوئی، اسکا چہرہ بچوں کی طرح تھا معصوم سا،

المیرا تو ان کے سوال سن کر چکرا گئی، گل رعنا مسکراہٹ دبائے بس اس کے بدلتے رنگوں کو دیکھ رہی تھی،

www.novelsclubb.com

"نہیں چانگا سون اسکے بچے نہیں ہیں! اس کو سانس لینے دو،" گل رعنا کو المیرا نے تشکر بھری آنکھوں سے دیکھا، ورنہ وہ تو سوالوں کے جواب سوچتے سوچتے ہی آدھی ہو جاتی،

"تم ہنی مون پر کہاں گئی تھی،؟" المیرا ان کی باتیں سن کر خاموش ہوئی، وہ کب

سے خاموش ہی تھی، کیونکہ وہ اسے بولنے کا موقع کب دے رہے تھے،

"ہمارے ہاں کپلز جو ہیں وہ نام سن ٹاور پر جاتے ہیں، وہ بہت خوبصورت ہے، اور برفباری کے موسم میں تو اور بھی خوبصورت ہو جاتا ہے وہاں سے نظارا، ساتھ ہی محبت کرنے والے وہاں اپنی محبت کے لیے ایک تالا لگا جاتے ہیں" چانگ سون نے ساؤتھ کوریا کے سیول میں ایک ٹاور کے بارے میں زکر کیا۔

سب نے چانگ سون کو دیکھا،

"تم بھی جانا سیم کے ساتھ" گل رعنا نے اسے کسی نام سے چھیڑا وہ منہ بنا گئی،

"سیم کون؟" المیرا نے تشویشی نگاہوں سے دیکھا،

گل رعنا مسکرائی،

"ہماری ایزلیہ اور چانگ سون کا مشترکہ کرش، ہمارا سینیر ہے خاصی پراسرار شخصیت کا مالک مگر بلا کا خوبصورت،

علین۔ کے ساتھ کچھ سال ریلیشن شپ رہا تھا اسکا" اسنے تفصیل بتائی، المیرا کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھونیں سکیڑ گئی،

"سیم پاشا؟؟"اسکے دل پر مکا لگا، شانزے کے بارے میں خیال آیا، اسنے جب تعارف کروایا تھا تو سیم کے نام سے کروایا تھا اسکا،

"ہوں"گل رعنا نے جواباً کہا، مگر وہ اپنی جگہ منجمد رہی، وہ تینوں آپس میں کچھ باتیں کر رہی تھیں مگر اسے سمجھ نہیں آ رہا،

"مجھے ایک ضروری کام ہے!"وہ بس اتنا کہتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی، مطلب علی کا تعلق علین سے تھا؟

اسے صدمہ پہنچا تھا

وہ بھاگی، آنکھوں میں۔ نا جانے کیوں آنسو آئے ہوئے تھے،

وہ ایک درخت کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی

مطلب جو اسکی زندگی میں آیا تھا وہ پہلے ہی کسی سے محبت کرتا تھا،

مطلب وجہ یہی تھی، وہ اسکے سر پر زبردستی مسلط کر دی گئی تھی،

www.novelsclubb.com

شاہد یہی وجہ تھی وہ اسے ہمیشہ چھوڑنے کی بات کرتا تھا،

اسکے زہن میں بہت سے سوال اٹھے، بہت سے شانت ہوئے، مگر جواب کسی کا نہیں۔ تھا اسکے پاس،

آنکھوں سے آنسو نا جانے کیوں اب بہنے لگے، وہ رونا نہیں چاہتی تھی، مگر آنسو بہہ رہے تھے،

"مجھے فرق نہیں پڑتا! تم جس کسی سے محبت رکھو" وہ خود کو تسلی دیتی مڑی، دیکھا تو علی اسکے پیچھے تھا، وہ خفگی سے منہ پھیر کر جانے لگی، دوسری طرف، کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی علی اس کے آنسو دیکھے اور مزاق بنائے،

اسے خفا ہونے کا حق کہاں سے ملا تھا، علی نے اسکی کلائی پکڑی، اسکی آنکھیں عجیب ہیجان میں تھیں، یہ کون سا ڈر تھا اس کی آنکھوں میں،

المیرا کو کھو جانے کا ڈر؟

"تم...." وہ کچھ بولتی اس سے پہلے علی نے اسکی کمر کے گرد بازو حائل کیے اسے

گلے سے لگالیا، پہلی بار اسنے المیرا کو گلے لگایا تھا، کسی احساس کے تحت،

یہ عمل اچانک تھا، آج پہلی بار اسے اس لمس کا احساس ہوا، وہ علی کے مضبوط

بازوؤں کے حصار میں تھی،

جہاں وہ خود کو محفوظ سمجھتی تھی، المیرا نے اپنی آنکھیں بند کیں، مگر آنکھوں سے

آنسو ویو نہی بہہ رہے تھے،

علی کی ناک سے اسکے سیاہ بالوں کی خوشبو ٹکرائی، اسنے اپنی گرفت مضبوط کی،

شدت تھی عجیب قسم کی، جنون تھا،

المیرا نے اس لمس کو قبول کیا، اپنے بازو اسکی گردن کے گرد حائل کیے، علی کی ایک

الگ خوشبو تھی، جو المیرا کے لیے دنیا کی بہترین خوشبو بن چکی تھی،

مگر علی، وہ اب بھی وہیں کھڑا تھا، اسکا دل پتھر تھا، جب جب پگھلنے لگتا اسکا دل المیرا

کی طرف سے وہ کوئی سخت بات کہہ دیتا،

اور دونوں کے مابین دوری بڑھا دیتا،

اور وہ یونہی کچھ کرے گا،

کیونکہ المیرا صرف ایک وعدہ تھی اسکے لیے،

المیرا کی آنکھیں متورم تھی،اور کہیں نہ کہیں دھڑکتے دل میں علی بھی آنسو بہا رہا تھا، کیونکہ یہ ڈر تھا کہ علی کا وعدہ ادھورا نہ رہ جائے،

المیرا کو اسے ہر دشمن سے بچانا تھا خواں وہ یماش پاشا ہی کیوں نہ ہوں،

رحیم وہاں المیرا سے ملنے آیا تھا، مگر المیرا کو علی کے حصار میں دیکھ وہ ششدر رہ گیا، کیونکہ وہ علی سے واقف نہیں۔تھا،

کیونکہ جس علی کو وہ جانتا تھا وہ تو مر گیا تھا، پھر یہ کون تھا؟ وہ تذبذب کا شکار ہوا،

اور دوسری طرف علین کا بھی یہی حال تھا، کہ اس لڑکی کو فوقیت دی تھی اس نے علین پر, علین تو جل بھن۔ہی گئی،

وہ چاند سورج ہی تھے، جو پہلی بار آپس میں یوں ٹکرائے تھے

••••••»»»»»

کیسے پتا چلے گا اگر سامنا نہ ہو

میں جس کو چاہتا ہوں مجھے چاہتا نہ ہو

شب کے سفر میں چاند ستارے تو ساتھ ہیں

کچھ اور مہربان فلک ہو تو کیا نہ ہو

بچھڑا وہ مجھ سے ایسے نہ بچھڑے کبھی کوئی

اب یوں ملا ہے جیسے وہ پہلے ملا نہ ہو

پیتا ہوں روز اس کی نصیحت کے باوجود

میرے گناہ کی کہیں دوہری سزا نہ ہو

رکھتا ہوں یاد اس لیے ہر فصل گل شہابؔ

دن ہوں برے ہزار مگر دل برا نہ ہو

مصطفی شہاب

www.novelsclubb.com

میدیات کی قدیم خوبصورت گلیوں میں ایک شخص قسمت سے مارا پھرتا ہے، اسکا

حلیہ برباد ہے، چمچماتے مہنگے جوتے برباد ہو چکے ہیں،

سڑکوں کی خاک چھانتے ہوئے،

وہ حواس باختہ تھا، جس کو کسی پل کا ہوش نہ تھا، چہرہ جو کافی دنوں سے دھویا نہیں

تھا،

وہ چھپتا چھپاتا نا جانے کس راہ نکلتا ہے،

گزرتے ہوئے لوگ اسے چھیڑتے ہیں،

کچھ نگاہوں میں تاسف ہوتا ہے،

کچھ میں حقارت،

کوئی تو کراہت آمیز آنکھوں سے دیکھتا اپنا دامن بچاتا نکل جاتا ہے،

یہ تنگ گلیاں اسکے لیے کسی قید خانے کا منظر فراہم کرتی ہے،

مگر اسکی زات پر کسی قسم کا فرق نہیں پڑتا، وہ بس سیدھ میں چلتا جا رہا تھا،

www.novelsclubb.com

آنکھیں سوج چکی تھیں، جیسے اس شخص کو زندگی سے کوئی لگاؤ نہیں تھا،

اسکی زندگی بے معنی تھی،

جیسے وہ ہر رات مر جانے کی دعا کرتا ہوں،

اور صبح زندگی کے بچ جانے پر شکر ادا کرتا ہو،

وہ نہ کسی سے بات کر رہا ہے نہ ہی کسی کو مخاطب کرنے کی کوشش کرتا ہے

جیسے اسکا سفر بہت لمبا ہو،

اور وقت بہت کم ہوں اس کے پاس،

پاؤں میں سکت نا بچی ہوں آگے قدم بڑھانے کی،

اسلیے اب پاؤں کو گھسیٹتے ہوئے آگے بڑھا رہا ہے،

وہ درمیانے روڈ پر پہنچ جاتا ہے،

وہ بغیر دائیں بائیں دیکھے جیسے ہی روڈ کراس کرتا ہے، زن سے آتی تیز رفتار گاڑی

اسے اڑا دیتی ہے،

وہ کسی گیند کی مانند ہوا میں اچھلا، پھر دھڑم سے نیچے گر گیا، منہ سے خون کا فوارہ نکلا،

ماتھے سے خون کی لکیر،

پھر منظر دھندلاتا گیا،

کیونکہ خون بہہ کر آنکھوں میں سیال کی طرح گھس گیا،

پھر آنکھیں بند ہوتی مکمل بند ہو گئی،

یہ کون تھا شخص جو بے یار و مددگاریوں ہی سڑک پر پڑا تھا،

ارد گرد چلتا شور اور لوگوں کا ہجوم اس پاگل کو دیکھ رہے تھے جو زمین پر گرا تھا، روڈ پر خون ہی خون تھا

••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

"اب تم جو میرے ساتھ ہو،

میرے دل کی گہرائیوں سے دعا ہے،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہ خدا ہمیں ایسی ہی ایک ساتھ رکھے،

خدا میری دعا قبول کرے،

میں تمہاری محبت کے جس عالم میں جی رہی ہوں،

اس حالت میں جینا، اور اسے دہرانا میرے لیے بہت مشکل ہو رہا ہے،

مگر میں پھر بھی اس حالت میں جی رہی ہو،

چاہے تم میرے سے دور ہو، یا میرے سامنے،

ایک دن آئے گا جو میرے حق میں ہو گا،

ایک دن آئے گا میرے حبیب،

جب تمام تکالیف سے راحت ملے گی،

وہ اسکے حصار میں ان تمام باتوں کو من ہی من دہرا رہی تھی،، وہ اب بھی یونہی

خاموش کھڑا تھا،

"المیرا! کیا تم یہ سب کرنے آئی ہو ادھر!!" رحیم بیچ میں ہمیشہ کی طرح آگیا، وہ

www.novelsclubb.com

جن نظروں سے المیرا کو دیکھ رہا تھا اس سے صاف واضح تھا،

وہ المیرا کے بارے میں کس قسم کا گمان کر رہا ہے،

علی نے اسے دیکھا، اپنی مٹھیاں بھینچ لیں،

"تمہیں زرا خیال نہیں، تمہارا شوہر مر گیا اب تم..." رحیم نے بہتان لگانے والے انداز میں سامنے کھڑے شخص کو دیکھا،

اسکی آنکھوں سے واضح ہو رہا تھا کہ وہ المیرا کے کردار پر سوالیہ نشان بنانے لگا ہے،

"تمہیں میرے معاملات میں بولنے کی ضرورت نہیں ہے!" المیرا نے علی کے سرخ ہوتے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے جھٹ سے رحیم سے کہا، کیونکہ وہ علی کہ اس جنونی پن سے واقف تھی،

جو اس دن ویٹر کے دیکھنے پر اس کے قتل کے در پر تھا،

وہ رحیم کا کیا ہی حال کرتا،

"المیرا،" رحیم نے شکستہ انداز اپنایا، جیسے اس کے پاس لفظ ہی نہ ہوں کچھ کہنے کے

لیے، مگر نا جانے اسکے زہن میں کیا کچھ آیا، اسنے بے دھڑک بول دیا، شاید وہ سمجھ رہا تھا جس طرح صمد صدیقی کے گھر میں اس نے الزام لگائے تھے،

شاید یہاں بھی وہ اسے اس ازیت سے دوچار کرنا چاہتا تھا،

"میں ہی پاگل تھا جو تمہیں ایک اچھی لڑکی سمجھ رہا تھا تم تو کسی بھی لڑکے سے..."

رحیم کے لفظ منہ میں ہی رہے علی نے جھٹ سے اسکا جبڑہ اپنی مٹھی میں پکڑ لیا، اور اسے اسی درخت کے ساتھ لگا دیا،

علی کے کان کی لو تک سرخ ہو رہی تھی،

وہ اتنی بکواس سننے کا عادی بھی نہیں تھا، وہ تو المیرا کی موجودگی نے اسکے ہاتھ ساکت کیے ہوئے تھے, اسکی آنکھیں لہو ہو رہی تھیں، اور کوئی اسکی بیوی پر بات کرے اسے کہاں برداشت ہوتا،

المیرا نے حیرانی اور خوف کے عالم میں اپنا ہاتھ لبوں سے لگایا، اسکی آنکھوں میں آنسو جمع ہو گئے تھے،

علی کا وہ جنونی پن واضح وہ دیکھ سکتی تھی،

وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسکی وجہ سے علی کو کچھ بھی ہو،

اسنے علی کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھا،اور آنکھوں سے اسے منع کیا،

اسنے المیرا کی روتی ہوئی آنکھوں کو دیکھا، علی کی لاشعوری طور پر گرفت ہلکی ہو گئی،

وہ رو رہی تھی،

ورنہ رحیم کا جبڑہ تو آج وہ توڑ ہی دیتا،

اگر المیرا وہاں نہ ہوتی تو،

اسکے آنسو نے علی کے غصے کو شانت کر دیا،

رحیم جب اسکی گرفت میں تھا،تو کسی ایسے پرندے کی طرح تھا جو شیر کے پنجوں کے بیچ آ گیا ہوں،

رحیم کے مقابلے میں علی قد کاٹھ میں زیادہ اچھا تھا،ساتھ ہی اسکا رنگ بھی صاف تھا،اور نین نقش بھی حسین،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رحیم اسکے مقابلے میں بیٹھے ہوئے نقش کا تھا،

اسکی ناک پھیلی ہوئی تھی، دہانا پیارا تھا، مگر آنکھیں کسی لال مرچ کی طرح تھی پتلی سی،

وہ پیچھے ہٹا، رحیم کے جبڑے میں درد کی ٹیس اٹھی، اسنے خونخوار نظروں سے علی کو دیکھا،

"کتنے پیسے دیے ہیں اس نے تمہیں، لگتا کیا ہے یہ تمہارا؟" رحیم نے پھر زہر اگلا،

آج تو رحیم کی موت تھی،

شاید وہ جس ارادے سے المیرا کی طرف آیا تھا، اب اس پر اسے پانی پھرتا محسوس ہو رہا تھا،

اسلیے وہ اپنی بھڑاس المیرا پر الزام لگا کر نکال رہا تھا،

کچھ رحیم جیسے لڑکے بھی ہوتے ہیں، جو اپنی آنا کو تسکین دینے کے لیے یوں الزام لگاتے ہیں،

خاص کر عورت پر بد کرداری کا الزام لگا دیتے ہیں,

تاکہ ان کی جو ایگو ہرٹ ہوئی ہے اسے تسکین پہنچے, اور کچھ تو بلیک میلنگ کی حد تک گر جاتے ہیں،

اور کچھ علی جیسے ہوتے ہیں، سمیٹ لینے والے، برائیوں نظر انداز کر کے اپنانے والے،

ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پر رسید کیا گیا، وہ بھونچکا رہ گیا، کیونکہ المیرا کی طرف سے تھپڑ مارا گیا تھا،

"آئندہ میرے کردار پر انگلی اٹھانے سے پہلے اس تھپڑ کو سوچ لینا،" اسنے آنسو بھری آنکھوں سے دیکھا مگر نمی ہونے کے باوجود، اسکی آنکھوں میں۔ایسا غصہ تھا، جیسے وہ رحیم کی زبان کھینچ کر اسکے گلے میں لپیٹ دے گی،

بالکل اسی طرح جیسے علی کی آنکھوں میں طیش تھا,

شہادت کی انگلی اسکے سامنے کیے اسنے جیسے یہ لاسٹ وارننگ دی تھی، اب المیرا

ہاشم وہ نہیں تھی جو صمد صدیقی کے گھر میں ہوا کرتی تھی،

وہ زیغم علی کی منکوحہ تھی، علی نے ایک طنزیہ مسکراہٹ اسکی جانب اچھالی، المیرا وہاں سے جا چکی تھی، وہ بھی اطمینان سے جیب میں ہاتھ ڈالے تمسخرانہ ہنسی ہنستا وہاں سے نکل گیا،

اور رحیم ایک بار پھر یونہی خالی ہاتھ رہ گیا تھا،

•••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

"اس کو ہوش نہیں آیا ابھی تک؟" ایک نسوانی آواز اس ہال۔نما کمرے میں گونجی جہاں سیاہ اندھیرے اور دو آوازوں کے سوا کچھ نہیں تھا،

"یہ کب سے یونہی بے ہوش ہے" اس نے سامنے کھڑی عورت کو خبر دی، اس عورت نے ہنکارا بھرا،

پھر چند لمحے خاموشی کے بعد وہ دوبارہ استفامیہ انداز میں پیش ائی،

"وہ لڑکا کیا مر گیا جو اس کے ساتھ تھا؟" اسنے وہی سرسری انداز میں پوچھا کیونکہ

اسے ضرورت نہیں تھی کہ وہ لڑکا جیے یا مرے،

"ہم نے گولی ماردی تھی، ممکن ہے وہ مر گیا ہو" اس آدمی نے پیشوارانہ انداز اپنایا، اس عورت نے بس اثبات میں گردن کو جنبش دی،

پھر اسے وہاں سے جانے کے لیے کہا،

"تم نے جتنے لوگوں کی دنیا برباد کی ہے یماش پاشا سب کا حساب ہو گا!" وہ آواز پھر گونجی، پھر صاف قدموں کی آواز آئی جو کمرے سے باہر جانے کی تھی،

دروازا بند ہوا جان لیوا خاموشی میں آواز پیدا ہوئی، وہ نا جانے عورت کون تھی ، کونسی زندگی کی بات کر رہی تھی،

اس کا تعلق یماش پاشا سے کیا تھا،

•••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

"ڈاکٹر ایمر جنسی ہے!" ایک آدمی بھاگتا ہوا ایا، سنہرے بالوں والی ایک لڑکی جس نے سفید کوٹ پہن رکھا تھا،

شکل کافی پیاری تھی اسکی، قد بھی یونہی تھا دراز،

آنکھیں شہد رنگ کی تھی، وہ اس آدمی کی سنتی اس کے ساتھ ساتھ اسٹریچر کے

پاس ائی،

وہ آدمی وہی کا کوئی عام رہائشی تھا،

جب اسٹریچر کے قریب پہنچی تو بھونچکے سے دماغ اڑا،

سامنے پڑے وجود کو دیکھ کر جھٹکا لگا تھا، اسے ماتھے سے خون بہہ رہا تھا،

جہاں رک گیا،

سانس تھم گئی،

آنکھیں مارے حیرت کے پھیل گئی،

دماغ سائیں سائیں کرنے لگا، وہ خوشی منائے یا اپنی قسمت پر ماتم کرے،

"بہت برا آکسیڈنٹ ہوا ہے انکا" اسنے ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ سامنے کھڑے

لڑکے کی بات سنی،

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر شانزے" پیچھے سے ایک جونیئر ڈاکٹر اسکے پاس آئی، وہ اپنے حواس میں نہیں تھی، دماغ سن ہو گیا تھا،

وہ سلیم کے زندہ مل جانے کی خوشی منائے یا یوں ایسے زندگی اور موت کے جھولنے پر ماتم،

وہ جب جب آگے بڑھنا چاہتی ہے،

سلیم کیوں اگیا؟ پھر، وہ مشکل سے سنبھلی تھی، اور دوبارہ کسی گہرے کالے سائے کی طرح سامنے کھڑا ہو گیا،

شانزے کے جسم پر رعشہ طاری ہو گیا، اسکے ہاتھ بری طرح کانپنے لگے،

"شیریں اس کو آپریشن تھیٹر میں لے جاؤ!" وہ دیوار کے سہارے سے کھڑی ہوئی اور لبوں کی کپکپاہٹ پر قابو پانے کی کوشش کی،

اسکی محبت اتنی سچی تھی، کہ قسمت اسے ہمیشہ سلیم کے سامنے لا کر کھڑا کر دیتی تھی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ جتنا بھاگنا چاہتی تھی، وہ گھوم پھر کر اسی محبت کے سامنے کھڑی ہو جاتی،

جو اس کی لڑکپن کی محبت تھی،

شانزے کی آنکھوں میں آنسو آئے، وہ خود کو سنبھالتی ہوئی آپریشن تھیٹر کی طرف

بڑھی،

ہاتھ کانپ رہے تھے،

کیا یہ دن بھی دیکھنا تھا، کہ وہ سلیم کو اس حالت میں دیکھے گی،

اسے سوچ کر ہی کچھ ہوا کہ وہ کیسے سلیم کا آپریشن کرے گی، اسکی دل کی دھڑکن کم

ہونے لگی، پاؤں میں لڑکھڑاہٹ مزید واضح ہو گئی،

www.novelsclubb.com

••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

"تم اب رو کیوں رہی ہو؟" وہ واپسی کے لیے نکلے تھے، علی بائیک پر واپس نہیں آیا

، اسنے جعفر کو وہ بائیک دی تھی،

کیونکہ اسے کہیں جانا تھا، اب وہ یا تو لوکل بس سے جاتا یا پھر ٹیکسی سے، مگر فلحال

کے لیے وہ دونوں پیدل چل رہے تھے، چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے،

برسات کا موسم ہو رہا تھا، بارش برسنے کو تھی، بوندا باندی شروع ہو چکی تھی،

مگر اس موسم میں پیدل یوں چلنا کافی خوشگوار تھا، اور علی کے ساتھ تو اور بھی حسین تھا،

مگر المیرا کی آنکھیں نا جانے کیوں بھیگ رہی تھیں،

اس نے جھٹ آنسو کو صاف کر دیا،

"نہیں، میں تو نہیں رو رہی" اسکی آواز رونے کی وجہ سے بھاری ہو رہی تھی، اسے جھوٹ بولنا بھی نہیں آتا تھا،

علی ابھی بھی اسی ٹروزار اور شرٹ میں تھا،

مگر وہ سوٹ اتنا برا بھی نہیں تھا، بال یونہی بکھرے ہوئے تھے، مگر آج علی نے کوئی ایک لیکچر بھی اٹینڈ نہیں کیا تھا،

علی رک گیا، اور ٹروزار کی جیبوں سے ہاتھ نکال کر اسکے آنسو کو انگلی کے پوروں

www.novelsclubb.com

سے چنا, وہ اسکا جھوٹ ہمیشہ پکڑ لیا کرتا تھا،

وہ رسانیت سے پوچھ رہا تھا,

اتنا نرم لہجہ المیرا کے لیے ہی تھا کیا اسکا؟

"اب بتاؤ کیوں رو رہی ہوں!" اسنے المیرا کا چہرہ دیکھتے ہوئے اطمینان سے پوچھا،

المیرا نے اسکی آنکھوں میں دیکھا، وہ زیادہ دیر تک آنسو کو نہیں روک سکی,

وہ رونا نہیں چاہتی تھی مگر آنسو خود بخود نکل رہے تھے،

وہ بار بار آنکھوں سے آنسو پونچھ رہی تھی، مگر یہ بے باک آنسو کہاں رکتے ہیں،

"علی میری ماں طوائف تھی، میں نہیں ہوں" آخری جملہ کہتے ہوئے اسکی آواز لرز گئی، اسکی آنکھوں سے آنسو روانی سے بہہ نکلے، اسکی آواز رونے کی وجہ سے بھاری تھی،

اسنے جو جملہ کہا۔ علی کو لگا وہ حلق کے نچلے حصے سے بول رہی ہے،

وہ سسکی،۔

علی نے اپنے لب بھینچ لیے، وہ اپنا چہرہ ہتھیلیوں میں گرائے رو رہی تھی،

حتی کے وہ اسکی ہچکیاں سن سکتا تھا، وہاں تو وہ مضبوط بن گئی تھی، مگر علی کے سامنے

اسنے احساس دلایا کہ وہ انگلی جو اسکے کردار پر رحیم نے اٹھائی،

وہ اسکی روح کو تڑپا گئی تھی، علی کے چہرے پر عجیب قسم کا درد ابھر گیا، وہ اس روتی

ہوئی المیرا کو دیکھتا رہا،

دونوں کے درمیان اتنی خاموشی تھی کہ علی اپنے دھڑکتے دل کی آواز بھی صاف

محسوس کر سکتا تھا۔

اسنے گلے لگ جانے کی، کوئی وضاحت نہیں دی نہ ہی المیرا نے اس سے پوچھا کچھ

ایسا،

یا ہو سکتا ہے وہ ابھی اس حالت میں نہیں تھی کہ کوئی دوسری بات ذہن کے

پردوں پر چھائے،

اس ذلیل انسان نے پھر المیرا کے ٹکرے کر دیے تھے،

وہ المیرا کی دکھتی رگ جانتا تھا، اسلیے وقت آنے پر اس دکھتی رگ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتا تھا

اس لیے علی کو اس رحیم سے نفرت تھی،

وہ لفظوں کو جوڑنے کی کوشش کرنے لگا،

جب جب وہ لڑکی اسکے سامنے ہوتی تو وہ یونہی محسوس کرتا تھا،

اسکا دل عجیب کیفیت میں دھڑکتا، اسکی آنکھیں نا جانے کس احساس کے تحت پھیل جاتی،

"تم میری ہو المیرا،" وہ کچھ دیر اسے یونہی دیکھتا رہا، المیرا نے اپنے ہاتھ چہرے سے ہٹائے اور اسے دیکھا، اسکی آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں،

سانسیں جیسے تھمنے لگی تھیں، جب وہ اس پر یوں حق جماتا تو بہت پیارا لگتا تھا،

"تمہیں اپنے کردار کی صفائی مجھے دینے کی ضرورت نہیں ہے، تم اس بارش کے قطرے جتنی پاک ہو جو سیدھا آسماں سے چہرے پر اگرتا ہے" اسکے چہرے کے

اطمینان اور اس کے بھروسے نے جیسے المیرا کے دل کے تمام ٹکروں کو ایک ساتھ جوڑ دیا تھا،

آج پھر اسنے بکھری ہوئی المیرا کو اپنے مضبوط ہاتھوں سے سمیٹ لیا تھا، آج اس نے المیرا کی پاکیزگی پر بات کہی،

المیرا کے دل کی گراہ کھلی، اور جو پہلے یہاں کوئی بستا تھا وہ یہاں سے مکمل طور چلا گیا، آج ایک دبے پاؤں نیا شخص اس کے دل میں آ گیا،

وہ ساری دیواریں توڑ کر جو اسکے دل کے قریب تھی، اسنے المیرا کے ہر جزبات بس اپنے نام کی مہر ثبت کر دی تھی،

www.novelsclubb.com

المیرا نے اسکا چہرہ دیکھا، اور محو ہوئے دیکھتی گئی، ہر آنے جانے والے رنگ اسکے چہرے کہ کتنے حسین تھے،

"مجھے تم سے محبت نہیں ہو سکتی زیغم علی!" وہ زیر لب بڑبڑائی مگر معاملہ اسکی دسترس سے بہت دور نکل گیا تھا بہت دور،

وہ شخص تمام حدود کو عبور کرتا،اسکے دل میں اتر گیا تھا،

سانسوں میں بس جاناو غیرہ تو نہیں معلوم،

مگر جو شخص دل کی یاداشت میں مقیم ہو جائے،وہ بھلائے نہیں بھولتا,

اور زیغم علی نے وہاں تک رسائی حاصل کرلی تھی،

وہ اب اپنی ہر دھڑکن پر ایک ہی شخص کا نام سن رہی تھی اور وہ تھا علی،

وہ اپنے آپ پر ملال کرتی یا پھر خود کو کوستی،وہ دوبارہ ایک اندھے کنوئیں میں

چھلانگ لگانے کو تیار بیٹھی تھی،

کیا رحیم نے جو کیا وہ کافی نہیں تھا،جو اسکے دل کے کاغز پر پھر سے وہی رنگ بھرنے

لگے،

وہ انکاری ہوئی,

بارش برسنا شروع ہوئی وہ چھتری نہیں لائی تھی ساتھ،

"المیرا" وہ اسکی کلائی پکڑتا برسات سے بچنے کے لیے بھاگا،مگر دیکھتے ہی دیکھتے

برسات کی تڑاتڑ برستی بوندیں وجود کو بھگو رہی تھی،

وہ کٹی ڈالی کی طرح اسکے پیچھے پیچھے قدم بڑھا رہی تھی،

ماتھے پر بہت سے بل تھے،

اور علی بارش سے بچنے سے کے لیے اسکا ہاتھ پکڑے آگے آگے چل رہا تھا،ان دونوں کے کپڑے بھیگ چکے تھے،

المیرا کے بال موٹی لٹو کی صورت چہرے پر چپک گئے، مگر وہ اپنی تخیل کی دنیا میں گم تھی، جہاں ایک الگ جنگ چھڑی ہوئی تھی،

وہ کسی سلطنت کا حسین سلطان تھا،

اور المیرا ایک عام سی لڑکی جو اس سلطان پر دل ہار بیٹھی تھی،

آپھر سے دل توڑ جانے کے لیے آ

••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

"اسکی ریڑھ کی ہڈی بہت بری طریقے سے متاثر ہوئی ہے ڈاکٹر شانزے اگر یہ بچ

بھی گیا تو معذور ہو جائے گا" ماسک میں موجود ماہر ڈاکٹر عمر نے شانزے سے کہا،

وہ کم از کم پچاس سال۔ کے لگ بھگ تھے، مگر ان کے چند بال ہی سفید تھے، اور وہ کہیں سے بھی پچاس سال کے نہیں لگتے تھے،

"شکر ہے سر کی چوٹ پر زیادہ خطرہ نہیں تھا" وہ پیشہ ورانہ گفتگو کر رہے تھے، مگر شانزے کا دل ڈوبا ہی جا رہا تھا،

وہ اکثر ایسی باتیں کیا کرتے تھے شانزے سے پیشنٹ کے متعلق مگر آج وہ باتیں اسکے دل پر بوجھ کو مزید بڑھا رہی تھیں،

یہ کیسا امتحان تھا جو اس سے بار بار لیا جا رہا تھا،

سلیم بے ہوش لیٹا ہوا تھا، اور وہ بڑی مہارات سے اپنا کام کر رہے تھے،

شانزے کو حلق میں کچھ اٹکتا ہوا محسوس ہوا،

"سلیم!" اسنے اپنی آنکھیں جھپکتے ہوئے ماسک کے اندر سے ہی کہا، جس پر ڈاکٹر عمر نے بھونیں اچکا یے اسے دیکھا، جیسے پوچھ رہے ہوں وہ کچھ بول رہی ہے،

آپریشن طویل وقت کے بعد کامیاب ٹھہرا، مگر سلیم کی جان کو اب بھی چوبیس گھنٹوں کے لیے رسک تھا،

شانزے ساری رات اسی کے پاس بیٹھی رہی،

آج نائٹ شفٹ اسے نہیں لگانی تھی، مگر وہ پھر بھی وہیں موجود تھی،

چونکہ سلیم زندہ تھا اسکے لیے کافی تھا،

"سلیم، تم ایک بار ٹھیک ہو جاو! بس ایک بار پھر میں تمہیں کہیں نہیں جانے دونگی" ناجانے قسمت اس لڑکی سے کونسا امتحان لے رہی تھی، ابھی وہ اس موت کے صدمے سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی

www.novelsclubb.com

مگر وہ زندہ اسکے سامنے آگیا اور وہ بھی اس حالت میں،

وہ جزباتی نہیں تھی المیرا کی طرح

وہ بہادر تھی، مگر سلیم کے لیے اسکی بہادری کہیں چلی جاتی، وہ خود کو شکستہ محسوس کر رہی تھی،

وہ اتنی مشینوں سے جکڑے اس وجود کے سامنے کھڑی تھی،

رو نہیں رہی تھی، کیونکہ اب تو اس کے آنسو بھی ختم ہو گئے تھے، رو رو کر، اسنے

شب ہجر کس طرح کاٹی تھی کوئی پوچھتا تو اس سے سہی،

وہ ایک ایک لمحے تڑپی تھی، مگر اب اسکی آنکھیں خشک ہو چکی تھیں، وہ رونا چاہتی

تھی مگر آنسو نہیں نکل رہے تھے،

دل منافق تھا شب ہجر میں سویا کیسا

اور جب تجھ سے ملا ٹوٹ کے رویا کیسا

زندگی میں بھی غزل ہی کا قرینہ رکھا

خواب در خواب ترے غم کو پرویا کیسا

اب تو چہروں پہ بھی کتبوں کا گماں ہوتا ہے

آنکھیں پتھرائی ہوئی ہیں لب گویا کیسا

دیکھ اب قرب کا موسم بھی نہ سرسبز لگے

ہجر ہی ہجر مرا اسم میں سمویا کیسا

ایک آنسو تھا کہ دریائے ندامت تھا فراز

دل سے بے باک شناور کو ڈبویا کیسا

احمد فراز

••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

"ہم یہاں سے کہیں دور بھاگ چلیں گے قھرمان" وہ میدیات کی حویلی میں بیٹھی

وہ معصوم سیاہ آنکھوں والی لڑکی،

جسکا چہرہ معصوم تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں بابا سے نہیں لڑ سکتا حیا" سبز آنکھوں والا وہ قھرمان،

"قھرمان مجھے اس اندھیرے سے ڈر لگ رہا ہے" حیا کی رونے کی آواز گونجی،

"میں تمہیں بچاؤ گا میری حیا"

بندوق چلنے کی آوازائی،

وہ نیند سے اٹھ بیٹھا، آج کئی سالوں بعد حیا اس کے خواب میں آئی تھی،

سبز آنکھیں بے چین ہو گئی، چہرے پر پسینہ آنے لگا، وہ صحن میں یونہی لیٹا ہوا تھا

ناجانے کب سو گیا،

وہ صوفے پر گھبرایا ہوا سا بیٹھ گیا، دھڑکن ابھی بھی تیز چل رہی تھی،

سانسیں اتھل پتھل ہو رہی تھیں،

اسنے منہ سے سانس کھینچنے کی کوشش کی، مگر گھٹن تھی بڑھتی جا رہی تھی،

وہ بالکونی میں آگیا شاید کھلی ہوا میں سانس لے وہ گھٹن کم ہو،

مگر گھٹن بڑھتی جا رہی تھی،

www.novelsclubb.com

"میں تمہاری حفاظت نہ کر سکا" وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا، وہیں بالکونی پر، شکستہ

انداز میں گردن جھکا لی گئی،

"میری ماں کے بعد تم بھی چلی گئی" وہ رو نہیں رہا تھا، بس افسوس کا اظہار کر رہا تھا،

وہ انداز بھی دیکھنے والے کو رونے پر مجبور کر دے،

اسکے جیب میں رکھا فون بجا، وہ جس سوگ میں تھا،

اس سے باہر آیا، ساجد کی کال تھی، مگر وہ کال کیوں کر رہا تھا،

قھرمان نے تیوری چڑھائے، فون اٹھایا، پھر کانوں سے لگایا،

"قھرمان بھائی!" معظم کال پر موجود تھا، وہ چونک گیا، کچھ غلط ہو جانے کا احساس

اسے شدت سے ہوا،

"معظم؟؟" اسنے یونہی تیوری چڑھائے سوال کیا،

"بھائی ساجد کی موت ہو گئی ہے، اور.." اس خبر پر ہی قھرمان کے پاؤں سے زمین

نکل گئی تھی،

www.novelsclubb.com

وہ مزید آگے کیا سنتا،

بچپن سے جس تھالی میں اسنے کھایا تھا جس کے ساتھ وہ مر چکا تھا؟

"خدا کے لیے معظم مجھے اس سے زیادہ بری خبر نہ سنانا!" اسنے مشکل سے خود پر

ضبط کیا، مگر پہلے خواب اور پھر یہ خبر،

دل کا بوجھ بڑھتا ہی گیا،

"بھائی یماش انکل کا کچھ معلوم نہیں ہے" معظم نے خبر سنائی اور قھرمان نے اپنی آنکھیں موند لیں، ایک ایک کر کے کتنی ایسی خبریں تھیں جو ملنی تھیں،

اسنے تحمل کا اظہار کیا، اسے جلد غصہ نہیں آتا تھا، وہ دل میں بے چین ہوا مگر اس نے ظاہر نہیں کیا،

کیونکہ ظاہر کرنا وہاں موجود لوگوں کی امید کو توڑنا تھا،

کیونکہ سلیم۔ علی ساجد یا پھر وہ خود کوئی نہیں تھا ادھر، پاشا کی گدی کا وارث،

جوان تمام لوگوں کو حوصلہ دے سکے، اور ان کی ہمت بڑھائے،

ظاہر ہے اگر لیڈر ہی یلغار کی زد میں آجائے تو پیچھے آنے والوں کے حوصلے ویسے ہی پسماندگی کا شکار ہو جاتے ہیں،

"میں کل ہی وہاں پہنچتا ہوں، علی کے ساتھ، بابا کو کچھ نہیں ہوا ہو گا" وہ خود سمیت معظم کو بھی تسلی دیتا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر اسے معلوم تھا، یماش پاشا جہاں بھی ہیں وہ محفوظ ہر گز نہیں ہے، کیونکہ ساجد کا یوں مر جانا یقیناً خطرہ تھا،

کوئی ہے جو مکمل طور پر پورے سسٹم کو اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے ہے کون ہے وہ؟

۔وہ قھرمان کو جاننا تھا،

کیونکہ سوائے اس کے کوئی بھی نہیں تھا جو ان معاملات کو سوچے،

••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

"المیرا گھر چلیں" علی اور وہ اسی پارک میں بیٹھے تھے، جہاں ان کی پہلی ملاقات ہوئی تھی،

www.novelsclubb.com

بارش کی بوندیں برسنا بند ہو گئی تھی،

وہ بینچ پر سر جھکائے خاموشی سے بیٹھی کسی گہری سوچ میں تھی، اور علی اسکے برابر میں بیٹھا تھا،

کپڑے جو برسات کی وجہ سے گیلے ہوئے تھے، خشک ہو چکے تھے, علی کو اپنے

زکام میں شدت محسوس ہوئی،

اور اسکی طبیعت بھی کچھ بوجھل سی ہو رہی تھی,

شاید شدید بخار کی علامت تھی،

المیرا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا، علی کے گالوں پر سرخی مائل تھی،

وہ شاید بخار کی حدت کے باعث تھی،

"علی میں کچھ مزید یہاں پر بیٹھنا چاہتی ہوں!" اسنے نیچے نظریں کی اور گہری دھیمی آواز میں اپنی بات کہی، وہ پچھلے چالیس منٹ سے یونہی خاموش بیٹھے تھے،

"کیا تم یونہی خاموش رہنے کا ارادہ رکھتی ہو المیرا!" اسنے خاصی سنجیدگی سے کہا تھا، اور چہرے کے تاثرات بھی سنجیدہ تھے، ارد گرد ماحول کافی صاف ستھرا، اور حسین تھا،

نرم نرم سی ہوا چل رہی تھی،

تازگی بخشتی شفاف ہوا روح میں اترتی ہوئی محسوس ہوتی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آسمان میں بارش کے بعد جیسا سماں ہوتا ہے ویسے ہی تھا،

بادل بکھر چکے تھے، تمام درختوں کو پاک کرنے کے بعد،

جز باتوں سے پھوٹتی ایک کشش جو ہر سو پھیلی ہوئی تھی،

اسنے اپنی نرم سیاہ آنکھوں کو اسکے خوبصورت جمال چہرے پر ٹکایا،

"تم جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤں میں کچھ دیر تک آجاؤ گی" اسنے وہی سرد لہجہ اپنایا،

اسکے تاثرات بہت سادہ تھے، اسکی بات پر علی نے لبوں کو بھینچ لیا،

وہ یونہی نظریں جھکائے کچھ سوچ رہی تھی، شاید وہی باتیں اسکے زہن میں گھوم رہی تھی،

www.novelsclubb.com

علی تھوڑا کھسک کر اسکے پاس ایا،

پھر ایک حفاظت کے تحت،

ایک احساس کے تحت، بہادری کا احساس دلانے کے تحت،

اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں بھر لیا،

اس کا انداز رومانوی نہیں تھا، مگر ہاں اگر کہا جائے تو اسکے اس فعال سے ایک ایسے دوست کا عکس ضرور محسوس ہوتا،

جو اپنے ایک دلبرداشتہ دوست کو تسلی دے رہا ہے،

وہ المیرا کا دوست تھا، اور ایک بہت اچھا دوست، وہ اس سے محبت نہیں رکھتا تھا، مگر اسکی دوستی بھی محبت سے کم نہیں تھی،

المیرا خالی نظروں سے علی کا چہرہ دیکھتی رہی، وہ اب دھیمے سے مسکرا رہا تھا، وہ مسکراتا ہوا کتنا اچھا لگتا تھا،

المیرا کی خواہش ہوئی وہ اسکی آنکھوں کو چھو لے، کیونکہ مسکراتے وقت اسکی آنکھوں میں ایک الگ چمک پیدا ہوتی،

وہ کیوں اس کشش میں بندھ رہی تھی،

عجیب ہی کشش ثقل تھی اس میں المیرا کو اپنا آپ یوں لگا، جیسے وہ علی کی طرف کھینچ رہا ہے،

"المیرا جب تک تم میرے نکاح میں ہوں"

"، تم میری ہو"

"، میں تمہاری حفاظت کرونگا،"

اور تمہارے لیے میں رحیم جیسے لاکھوں سے لڑ سکتا ہوں،(اسنے ہر جملہ زور دے کر بولا تھا، جیسے سامنے بیٹھے شخص کو وہ بتانا چاہتا ہو کہ وہ اکیلی نہیں ہے، اسنے اپنی بات یونہی جاری رکھی)

کیونکہ (وہ کچھ ٹھہر گیا، جیسے لفظوں کا چناؤ بہت مشکل ہو گیا تھا اسکے لیے، وہ معصوم چہرے اور سیاہ آنکھوں والی لڑکی کے سامنے وہ خود کو کمزور محسوس کرتا تھا،

"تم۔ میری بیوی ہو!"

اسنے احساس دلایا، دوستی سے بڑھ کر ایک رشتے کا، جو میاں بیوی کا ہوتا ہے، جس میں شوہر کے زمے حفاظت آجاتی ہے،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنی بیوی کی،اسکی عزت کی،اور اسکے احساس کی،

وہ جو یوں خاموشی سے اسکی حفاظت کرتا تھا،اس انداز میں وہ بہت دلکش لگتا تھا،

اس نے المیرا کو احساس دلایا

کہ اگر کوئی اس پر بات کرے گا،

یا پھر اسے کسی قسم کا نقصان پہنچائے گا،تو سب سے پہلے علی اسکا سامنا کرے گا،

وہ ہر سخت وار سے بچا کر اسے خود میں سمو لے گا،

وہ خوبصورت شہزادی تھی،اور علی اسکا محافظ،

اسنے احساس دلایا کہ وہ اکیلی نہیں ہے،

کچھ لفظوں کے بیان میں کتنے معنی چھپے ہوتے ہیں،

اور ہر معنی یا تو دل توڑ دیتے ہیں،یا دل میں ایک مضبوط سہارا دے دیتے ہیں،

میاں بیوی کا رشتہ ایک مضبوط رشتہ ہے،،

اگر دونوں ایک دوسرے کی زہنی کیفیت کو سمجھ لیں تو ان سے مضبوط کوئی اور

نہیں،

المیرا نے آنکھوں میں۔ پھر سے آنسو کا سمندر جما کر لیا تھا،

مگر وہ آنسو دکھ کے نہیں تھے، وہ کیوں رو رہی تھی اسے خود نہیں معلوم تھا،

یا۔ وہ اپنے دل کے اس کارنامے پر آنسو بہا رہی تھی،

یا لفظوں کا جو سہارا علی سے ملا تھا اس پر آنسو بہائے جا رہے تھے،

"ششش! المیرا ہاشم ہو تم یوں آنسو نہیں بہاؤ!" علی نے اپنے بھاری ہاتھ کو اٹھا کر

اسکی آنکھوں کے قریب کیا، اور آنکھوں سے آنسو چن لیے،

وہی الفاظ،

www.novelsclubb.com

وہ کبھی اپنا لگتا کبھی پرایا، لمحے بھر میں اسنے پرایا کر دیا، وہ اپنا نام المیرا کے نام کے

ساتھ کیوں نہیں جوڑتا تھا،

کیا وہ سمجھتا تھا یہ بات المیرا کو معلوم نہیں،

المیرا نے نچلا لب دانتوں تلے دبائے، آنسو کو روکنے کی کوشش کی،

کیونکہ وہ نہیں چاہتی کہ لوگوں کی ہمدردیاں سمیٹے، چاہے وہ علی ہی کیوں نہ ہو،

"ہمیں چلنا چاہیے بس اب،" اسنے بے قدری سے بات کاٹ دی، المیرا اب اس چہرے کو نہیں دیکھ رہی تھی، وہ سامنے کھیلتے ان بچوں کو دیکھ رہی تھی،

جو کافی خوش تھے، ایک بچے کے ہاتھ میں گیند تھی وہ بچہ بھاگ رہا تھا تیزی سے، اور وہ تین بچے اسکے پیچھے بھاگ رہے تھے، جیسے اس سے گیند لینے کی کوشش کر رہے ہوں،

گیند کو اس بچے نے ہوا میں اچھالا، المیرا نے تعاقب کیا نگاہوں سے اور گیند وہ نیچے اگری،

www.novelsclubb.com

علی بس اسکی طرف دیکھ رہا تھا، پھر وہ بھی المیرا کے کہنے کی مطابق گھر کے لیے اٹھا، اور المیرا بھی اس نظارے کو چھوڑتی منہ موڑ گئی،

•••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

قھرمان لیپ ٹاپ پر جھکا نا جانے کیا کر رہا تھا، مگر وہ جس پریشانی میں یوں جھکا ہوا تھا،

اس سے معلوم ہوتا وہ کوئی اہم کام ہے،

کمرے کی روشنی بند کی تھی اسلیے اندھیرا تھا، پورے ڈرائنگ روم میں،

قھرمان کے جسم سے شرٹ جدا تھی، اور چہرے پر لیپ ٹاپ سے نکلنے والی شعائیں

پڑ رہی تھی،

چونکے اندھیرا تھا اس لیے واضح نظر آرہا تھی ان شعاعوں کی تیزی،

اسکی سبز آنکھیں چمک رہی تھی،

"اہ خدا آخر یہ لوگ بابا کو کہاں لے جا سکتے ہیں!" جھنجھلاہٹ کے عالم میں۔اسنے

پاس رکھا واس زمین بوس کیا،

جس پر پھول رکھے تھے المیرا نے جو لگائے تھے،

وہ واس چکنا چور ہو گیا،

پھول یونہی تتر بتر ہو گئے تھے،

وہ شاید جو کام کر رہا تھا شاید اس میں ناکامی ہو رہی تھی،

www.novelsclubb.com

یماش پاشا کا فون ٹریس کیا، تو آخری لوکیشن کسی ریستوران کی آرہی تھی،

پھر نا کوئی سوراخ تھانہ ہی کچھ معلوم پڑ رہا تھا،

اسنے لیپ ٹاپ بند کر دیا، پھر صوفے سے سر ٹکائے آنکھیں بند کر گیا،

"علی کہاں ہو تم!" اسنے گہری سانس بھرتے ہوئے ایک ہی شخص کو یاد کیا، اسکا

دماغ سن ہو چکا تھا، کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا، آخر معاملہ کیا ہے،

اس نے دروازے کے قریب ہی قدموں کی آواز سنی،

بھاری جوتوں کی چاپ، اتنی خاموشی کے سانس اور دھڑکن کی آواز بھی آرہی ہوں

اس میں جوتوں کی چاپ آرام سے سماعت گزار ہو سکتی ہے،

کیونکہ ابھی اپارٹمنٹ میں سناٹا تھا،

حد سے زیادہ سناٹا،

کیونکہ جب قھرمان کوئی کام کرتا تو یونہی

پورا گھر اندھیرا کر دیتا، اور ہر طرف خاموشی ہوتی،

تاکہ اسکا دماغ کسی دوسری جانب مائل نہ ہو،اور وہ اپنا کام دھیان سے کر سکے،

اسلیے وہ کئی کئی گھنٹے لیپ ٹاپ میں سر گھسائے رہتا اور اسے خبر بھی نہ ہوتی

وہ چلتا ہوا دروازے کے قریب ایا،

وہ جانتا تھا علی ہو گا اسلیے جھٹ سے دروازے کو کھول دیا،

مگر سامنے جن کو کھڑا دیکھا وہ ایک پل کے لیے چونک گیا، علی تھا المیرا ساتھ تھی،

علی نے دیدے پھیلائے قھرمان کو اس حالت میں دیکھا،

وہ بے ساختہ طور پر المیرا کے سامنے کھڑا ہو گیا، کہ المیرا اسکی آڑ میں چھپ گئی،

جبکہ قھرمان نے فوراً صوفے پر پڑی قمیض پہنی،

"وہ میرے بھائی ہیں خدا کے لیے ان سے کسی قسم۔کی کوئی بات نہیں کرنا،اور

ابھی کے لیے سامنے والے اپارٹمنٹ میں چلی جاؤ اپنے" وہ تھوڑا شرمندہ تھا،وہ

المیرا کی جھکی پلکیں بھی دیکھ رہا تھا،،

المیرا اسکے سامنے سے ہٹ گئی،اور اپنے سامنے والے اپارٹمنٹ میں چلی گئی، علی

نے تب تک المیرا کو دیکھا جب تک وہ اپارٹمنٹ کے اندر جا کر دروازے کو بند نہ کر گئی،

پھر گہری سانس لیتا، وہ کھلے دروازے سے اندر آیا،

جہاں قھرمان تھا، اسنے بس ایک تھکی سی نظر اس پر گھمائی،

"مجھے معاف کرنا مجھے نہیں معلوم تھا! کہ تمہاری دوست بھی ساتھ ہے!" قھرمان نے خود ہی سوچ لیا اور سامنے سے معافی مانگی،

علی نے کچھ بھی نہیں کہا، اور کرسی کھینچ کر سامنے ڈائننگ ٹیبل کے قریب ہی بیٹھ گیا،

www.novelsclubb.com

قھرمان نے نیلے رنگ کی ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی،

اسکی آستین ہالف تھیں اسلیے، کہنی سے اپر تک اسکا سفید ہاتھ واضح دکھ رہا تھا،

علی نے پاس پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا،

اور ساتھ ہی بخار کی میڈیسن لی،

اور پانی کے چند گھونٹ لیے،

پھر اس نے قھرمان کو دیکھا،

"اپ مجھے اپنے یہاں آنے کا مقصد بتائیں گے ؟" سیدھا ہی پوچھا گیا، اسکا لہجہ سادہ تھا، مگر لفظ خاصی حد تک روکھے،

نرم لہجہ اور خوبصورت باتیں صرف المیرا کے حد تک ہی تھیں شاید,

قھرمان نے لب بھینچے، اور اسکے سامنے ہی پڑی کرسی پر براجمان ہوا،

سرد سا تنفس بھرتے ہوئے اس نے بات کہنا شروع کی،

"میرا مقصد فراموش کرو، اور یہ سنو!" اسنے اپنے فون پر موجود ایک وائس میسج پر کلک کرتے ہوئے علی کے سامنے کیا،

علی کو اس معاملے میں یقیناً کوئی دلچسپی نظر نہیں آرہی تھی،

"میں اس وقت اسی ریستوران میں موجود ہوں قھرمان بھائی مگر یہاں کوئی نہیں ہے سوائے ایک نوٹ کے، جس پر کچھ عجیب سا پتا لکھا ہے! اور لکھا ہے علی سے

ملاقات کا" پورا وائس میسج اسنے بیزاری کے عالم میں سنا مگر آخر میں اسکی بات نے علی کے ماتھے پر کئی بل نمودار کر دیے،

وہ اپنی کہنیاں ٹیبل پر جماتے ہوئے کن اکھیوں سے گھورنے لگا، اسکی آنکھوں میں تجسس بھرا تھا،

"یہ کیا معاملہ قھرمان بھائی!" اسنے گھمبیر آواز اپنائی، اور تذبذب کے عالم میں پوچھا

،

جب وہ اسطرح تیوری چڑھاتا تو ماتھے کے بیچ میں۔ ایک لکیر نمودار ہوتی تھی،

"میں نہیں جانتا علی، میرے یہاں آتے ہی استنبول میں قیامت ہی برپا ہو گئی! بابا کو اغوا کر لیا گیا ہے، نا جانے کون ہے! میں نے پوری کوشش کی ہے اس بات کو میڈیا پر جگہ نہ دوں،۔" قھرمان نے تحمل کا مظاہرہ کیا، اور ٹھہر کر تمام بات رسانیت سے اسکے گوش گزار کی،

علی کے چہرے پر کئی رنگوں نے احاطہ کیا،

اسنے بے یقینی اور بے چینی سے قھرمان کو دیکھا

"بھائی سلیم نا جانے کہاں ہے، بابا کو یلغار بنالیا گیا ہے،اور ہمیں دشمن کا نہیں معلوم ، مجھ پر اور سلیم پر حملہ بھی ہوا تھا، کچھ مہینوں پہلے ۔"۔ علی بھی معاملات میں الجھتا ہوا ان تمام کڑیوں کو کسی سرے سے جوڑ رہا تھا،

مگر وہ تمام کی تمام باتیں یقیناً ایک ہی جگہ سے تعلق رکھتی تھی،

مگر وہ تھا کون؟

"مجھے یہی سمجھ نہیں آرہا ہے علی، کون ہے وہ جو ہمیں اتنی بری طرح سے نقصان پہنچا رہا ہے،

www.novelsclubb.com

کچھ مہینوں میں ہی پاشا خاندان کے پاؤں زمین سے اکھڑ گئے ہیں" قھرمان کا چہرہ پریشانی میں ڈوبا تھا ساتھ ہی وہ اس بات پر تبصرہ کر رہا تھا، کیونکہ کچھ مہینوں میں ہی سالوں سے چلتا انکا یہ کاروبار بند ہونے دہانے پر کھڑا تھا،

"ہمیں کیا کرنا ہوگا بھائی اب" وہ اسکی بات سنتا اب ان معاملات کے حل کی تلاش

میں تھا،

علی پریشان تھا، قھرمان بھی کچھ یہی تاثرات کا حامل تھا،

"ہمیں کل صبح ہی استنبول کے لیے نکلنا ہو گا علی، ہمارے سارے آدمی ایک ایک کر کے کمزور ہوتے جا رہے ہیں، اگر ایسا ہی چلتا رہا علی تو ہمارا جو اتنا بڑا سسٹم ہے سب تہس نہس ہو جایے گا" اسکی بات سنتے ہی علی کا دل منتشر ہوا،

وہ تفکر آمیز نظروں سے قھرمان کو دیکھنے لگا، وہ قھرمان کی سبز آنکھوں کو گھورتا رہا، جن میں عجیب ہی پریشانی واقع تھی،

مگر اسکی سوچ میں پاشا کے لیے فکر کے ساتھ ساتھ المیرا کا بھی خیال تھا،

"علی میں نے ٹکٹس بک کروا دیے ہیں" قھرمان اپنی رو میں بولا مگر علی یونہی خاموش تھا،

"بھائی میں نہیں جا رہا استنبول" کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد اس نے فیصلہ سنایا، قھرمان ششدر سا اسے دیکھنے لگا،

قھرمان کچھ بولتا،اس سے پہلے ہی وہ کرسی کو چھوڑتا،اب باہر دروازے کی طرف جارہا تھا،

"علی تم ہوش میں ہو؟"

"ہم اتنی بڑی مصیبت میں ہیں اور تم،۔۔۔"(وہ جھنجھلا کر خاموش ہوا، علی کی اس بات نے اسے غصہ دلایا تھا،

وہ پہلے ہی غصے میں تھا،شاید حالات نے اسکی تمام سکونی چھین کر اسنے جھنجھلاہٹ اور غصے کا تحفہ دیا تھا،

"تم پاگل ہو گئے ہو علی،میں بھی دیکھتا ہو تم۔کیسے نہیں جاتے!"وہ علی کے باہر جانے تک بولتا رہا پھر بڑبڑاہٹ میں تبدیل ہو گئی اسکی تیز آواز,

اسے علی سے اتنی لاپروائی کی امید نہیں تھی،

معاملات بگڑتے ہی جارہے تھے،

اپر سے یہ گل خانم کا معاملہ اب یماش پاشا کا اغوا ہو جانا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

قھرمان نے اس پانی کا جگ اٹھا کر دیوار پر دے مارا، وہ شدید غصے اور بے بسی کا شکار تھا اس وقت،

کانچ کا وہ جگ چکنا چور ہوا اور اس کے ٹکرے یونہی زمین پر گرے رہے،

••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

"سلیم یونہی مشینوں میں جکڑا لیٹا تھا آنکھیں موندے، کمرہ یونہی خالی تھا، چار سو خاموشی تھی,

ڈرپ بوند بوند اسکے خون میں شامل۔ ہو رہی تھی، اس کمرے میں ایک شخص نمودار ہوا، وہ ڈاکٹر کے لباس میں تھا،

اسکے ہاتھ میں کسی قسم کا انجیکشن تھا، اسنے ایک چھوٹی کانچ کی شیشی میں موجود لیکوڈ اس انجیکشن میں بھرا،

اسکی آنکھوں میں عجیب سی شیطانیت تھی،

وہ ڈرپ کے قریب آیا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کمرے میں موجود خاموشی بڑھتی جا رہی تھی،

دل۔ منتشر ہوا تھا،

پیچھے سے دروازا کھلا، اسنے جھٹ سے انجیکشن خود کے پیچھے چھپالیا، چہرے پر ماسک لگا ہوا تھا،

"تم ابھی یہاں کیوں آئے ہو، ابھی اسکی دوا کا وقت نہیں ہوا" شانزے اپنے بالوں کا ڈھیلا جوڑا بناتی ہوئی بستر کے قریب ائی،

اس شخص نے کچھ جواب نہیں دیا،

وہ ٹیبل پر پڑی دوائیاں سمیٹ رہی تھی، وہ شخص پیچھے آہستگی سے قدم بڑھا رہا تھا،

"سنو یہ ڈاکٹر عمر سے کہنا" وہ مڑی ہاتھ میں کچھ دوائیں تھیں، شانزے کا دماغ بھونچکے سے اڑا،

وہ شخص داخلی دروازے کے قریب تھا،

"کون ہو تم" وہ حواس باختگی سے اسکے پیچھے بھاگی، جبکہ وہ شخص دروازے سے باہر

نکلتا دروازے کو باہر سے لاک کر گیا،،

وہ جب تک دروازے تک پہنچی وہ دروازے کو لاک کر چکا تھا،

شانزے نے دروازا پیٹ کر باہر کے لوگوں کو خبر کرنی چاہی،

وہ ابھی بھی حیرانگی کے عالم میں تھی،اسپتال میں وہ کیسے بے باک انداز میں آیا،اور سلیم کو مارنے کی کوشش کی تھی اس نے،

وہ بھاگتی سلیم کے بستر کے قریب ائی،

جہاں وہ آدھ مری حالت میں تھا،ساتھ ہی زمین پر وہ چھوٹی شیشی تھی،

وہ زہریلا انجیکشن لگانے آیا تھا ادھر،

شانزے کا جسم کپکپانے لگا،

اگر وہ وقت پر نہ آتی تو سلیم مر چکا ہوتا،

"یہ کیا ہو گیا سلیم،تم۔یہاں محفوظ نہیں ہو!"اسنے کپکپاہٹ کے عالم میں ہی بات کہی،

www.novelsclubb.com

یہ کون دشمن تھے جو ان کے ارد گرد تھے، اور وہ نہیں جان پا رہے تھے،

شانزے اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ۔ تھی، اسنے جیب سے فون نکالا، اور بے

اختیاری طور پر کچھ ہندسے فون پر لکھے اور کال ملائی،

اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ بہہ رہے تھے،

وہ اپنی سہی حالت میں نہیں تھی،

معاملات بگڑتے ہی جا رہے تھے،

••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

"ہیلو علی!!" وہ لمبی سڑک پر جیبوں میں ہاتھ ڈالے آہستگی سے قدم بڑھا رہا تھا،

جب فون پر آتی کال اسکی توجہ کا مرکز بنی،

فون پر شانزے کا نام جگمگا رہا تھا، یہ پہلی بار تھا جب اس نے ترکی جانے کے بعد

کال۔ کی تھی،

جامنی آسمان ہو رہا تھا، جگمگاتی روشن دکانیں تھی، چھوٹی بڑی ہر قسم کے چیزوں کی

لوگوں کا سیلاب تھا جو یونہی پیدل چل رہا تھا، روشنیاں اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی,

سورج ڈوب گیا تھا، بس تھوڑی روشنی باقی تھی،

سفید جاگرز پہنے وہ قدم ساکت ہوئے،

اسنے ایک طرف رک کر فون اٹھا کر کان سے لگایا،

جب شانزے کی کپکپاتی ہوئی آواز سماعت گزار ہوئی,

اسکے ماتھے پر ایک ساتھ کئی بل پڑے، تیوری چڑھائے اسنے اپنے ایک کان کی طرف ہاتھ رکھتے ہوئے اسکی بات پر غور کرنے کی کوشش کی،

"شانزے؟" تفکر آمیز لہجے میں کہا گیا،

"علی یہاں آجاؤ تم، سلیم کی جان کو خطرہ ہے!." اسکی روتی ہوئی آواز سے جب یہ جملے ادا ہوئے، تو علی کا چہرہ استعجاب کے عالم میں ڈوب گیا،

"کیا سلیم تمہارے پاس ہے؟ اسنے جھٹ سے سوال دھرا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شانزے نے تمام بات اس کے گوش گزار کی،

وہ اسکی بات سنتا رہا، یک دم کوئی شخص اسکے پاس سے گزرا اسنے سیاہ رنگ کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا،

سر پر کیپ پہنا تھا، اور وہ شخص جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہاں سے آگے بڑھ گیا، اسکا ہلکا کاندھا علی کے کاندھے سے ٹکرایا تھا، اسلیے وہ اسکی جانب متوجہ ہوا بے ساختہ طور پر۔،

اس شخص کی جیب میں سے ایک نوٹ گرا تھا، علی نے کان پر فون لگائے ہی اس شخص کو متوجہ کرنا چاہا کہ اسکی جیب سے کچھ کاغز گر گیا ہے، مگر وہ شخص رکا نہیں، اس انسانی سیلابی ریلے میں آگے بڑھتا چلا گیا، علی نے اسکی پشت دیکھی پھر لبوں کا کنارہ بے بسی کے عالم میں یوں کاٹتے ہوئے، جھک کر اس کاغز کو اٹھا لیا،

ایک ہاتھ ہنوز فون پر تھا، اور وہ شانزے کی بات سن رہا تھا،

"تم آرہے ہوں نہ میدیات؟؟" اسنے مکمل بات کہنے کے بعد آخر میں امید سے

پوچھا، علی تذبذب کا شکار ہوا،

"شانزے میں المیرا کو یہاں نہیں چھوڑ سکتا!" اسنے اپنی مجبوری بتائی، کیا وہ لڑکی اس کے لیے اتنی اہم ہو گئی تھی؟

شانزے کچھ دیر خاموش رہی، شاید یہ خاموشی طنزیہ تھی،

"تم اسے ساتھ بھی نہیں لا سکتے علی!" شانزے نے محتاط انداز اپنایا،

"علی میری ایک دوست ہے خنساء، وہ میرے ساتھ ہی تھی ڈاکٹر ہے تم کہو تو کچھ دن کے لیے وہی رہ سکتی ہے المیرا" شانزے نے کچھ سوچنے کے بعد تجویز دی، علی کو کچھ سمجھ آئی تو

www.novelsclubb.com

اسنے سرد سا ہنکارا بھرا،

"میں کل تک وہاں پہنچتا ہوں تم جب تک سلیم کو وہاں سے لیکر نکل جاؤ، میدیات سے بہتر جگہ نہیں ہے ہمارے پاس کھوج کے لیے،" وہ یہ کہتا فون کاٹ گیا، اسنے وہ سفید کاغز جیب میں رکھ لیا تھا۔

اسے تجسس نہیں ہوا جاننے کا کہ اس کاغز میں کیا لکھا ہے،

اب مکمل سیاہ رات ہو چکی تھی، وہ اپنے اپارٹمنٹ کی طرف بڑھا،

•••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

"خنساء آپا کیا آپ نے چھوٹو سے محبت کی حدیث نہیں پڑھی" وہ تقریباً پانچ سال کی بچی تھی، جو کرسی پر آکر بیٹھی نہایت نروٹھے انداز میں کچن میں موجود خنساء سے پوچھ رہی تھی،

جس کی لمبی چوٹی کمر پر جھول رہی تھی،

"پڑھی ہے عائشہ جانم آپ کیوں پوچھ رہیں ہیں" اسنے مائیکروویو سے لیمن کو کیز نکالیں,

سلیب پر رکھتے ہوئے ٹرے اس نے ننھی عائشہ کی طرف دیکھا، اسکے لہجے میں رسانیت کوٹ کوٹ کر بھری تھی،

"تو آپ نے لیمن کو کیز کے ساتھ چاکلیٹ کیک کیوں نہیں بنایا؟" عائشہ نروٹھے

پن سے بولی اور منہ پھیر کر بیٹھ گئی،

خنساء مسکرائی، حتی کے اسکے نوکیلے دانت بھی واضح ہو گئے،

"عائشہ جانم آپ کی ثوبیہ آپا سے کہا تھا میں نے لیکن وہ چاکلیٹ کیک نہیں کھاتیں" وہ لیمن کو کیز پلیٹ میں سجائے اسکی ٹیبل تک ائی،

خنساء نے گھٹنے تک پھولوں والی فراک پہنی ہوئی تھی،

رنگ صاف اور نقشہ کھڑا تھا، وہ دکھنے میں تقریباً تیس سالہ لڑکی تھی,

"اللہ اللہ کیسی لڑکی ہیں چاکلیٹ نہیں کھاتیں وہ" وہ آنکھیں پٹپٹائے معصومیت سے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے گویا ہوئی،

www.novelsclubb.com

"عائشہ میں آپ کو سن سکتی ہوں" ثوبیہ نے پیچھے سے تنبیہ کی، تو عائشہ نے ننھے ننھے ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپا لیا,

"عائشہ بچے ناراض نہ ہوں میں آپ کو کل بنا دونگی" خنساء نے عائشہ کے بھورے بالوں کو بگاڑ دیا،

عائشہ کے گال گلابی تھے رنگ صاف اور آنکھیں وہ کسی نیلے ساحل کی طرح گہری چمکتی ہوئی، جیسے پورا سمندر اسکی آنکھوں میں سما گیا ہو ٹھہر سا گیا ہو،

جب خنساء کا فون جگمگایا،

وہ یونہی مسکراتی ہوئی ٹیبل کے قریب آئی، اور اپنا فون اٹھا کر کان سے لگایا،

"اسلام علیکم شانزے کیا حال ہیں تمہارے؟" نہایت ہی گرم جوشی سے اسنے گفتگو کا آغاز کیا، انداز کی شگفتگی کوئی نہیں جھٹلا سکتا تھا،

"خنساء میں ٹھیک نہیں ہوں!" شانزے نے شکستہ انداز اپناتے ہوئے ٹوٹے لہجے میں کہا،

www.novelsclubb.com

وہ واحد اسکی دوست تھی،

جب وہ بہت زیادہ اداس ہوتی تو خنساء سے بات کرتی،

"مجھے بتاؤ شانزے کیا کوئی بات ہے؟" اسکے لہجے میں موجود گرم جوشی سنجیدگی میں متبدل ہو گئی،

"میں زیادہ کچھ نہیں بتاپاونگی خنساء بس ایک بات ہے, میرے بھائی کسی کام سے جارہے ہیں اور میری بھابھی کچھ دن تمہارے گھر رہ سکتی ہے!" کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں تھی، کیونکہ شانزے جانتی تھی جواب ہاں ہی ہوگا، کیونکہ خنساء کسی کی مدد کو منع نہیں کرتی تھی،

"تمہیں پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی شانزے یہ تمہارا ہی گھر ہے" اسکے جواب پر شانزے کے چہرے پر ایک مسکراہٹ کی لکیر آئی،

"میں تمہارا کن لفظوں میں شکریہ ادا کروں خنساء" اسکا لہجہ تفکر آمیز تھا،

خنساء نے مسکرا کر فون کو دیکھا،

"آپا جلدی آئیں دیکھیں ثوبیہ آپا نے میرا لاسٹ کوکی کھالیا" عائشہ کی رونے کی آواز پر وہ متوجہ ہوئی، پیچھے ایک الگ ہی جنگ عظیم چھڑی تھی،

"شانزے میں کچھ دیر میں بات کرتی ہوں!" خنساء الوداع کہتی پیچھے ہوتی جنگ عظیم سلجھانے کا زمہ اپنے سر لیتی وہاں گئی،

www.novelsclubb.com

وہ دسویں منزل کی راہداری میں موجود تھا، جہاں ٹمٹماتی روشنی نے کوریڈور کو روشن کرر کھا تھا،

اپارٹمنٹ کے دروازوں کے ساتھ ان کی نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی،

وہ اپنے اپارٹمنٹ کے قریب ایا، مگر اندر داخل ہونے سے پہلے اسکا زہن سامنے والے اپارٹمنٹ کی طرف گیا، جو قدم اور ہاتھ اپنے اپارٹمنٹ کی طرف بڑھ رہے تھے،

وہ اب المیرا کے اپارٹمنٹ کی طرف بے ساختہ طور پر بڑھ گئے، عجیب شب ہجر تھی، یہ کیا روگ تھا اسے لگا اسکا دل جل رہا ہے،

یہ جلتا دل کیوں سکون نہیں پا رہا تھا،

وہ تپتا صحرا تھا، اور اپنے اس بارش کی بوند کی طرف جا رہا تھا، جس سے اسکی روح باندھ دی گئی تھی،۔

وہ دروازے کے قریب کھڑا کسی گہرے سائے کی سوچ میں تھا،

پھر کچھ سوچتے ہی دروازے پر موجود پن کا ڈڈالا، دروازا ٹھک سے کھل گیا، وہ کچھ

تھکا تھکا سا لگ رہا تھا، بارش میں بھیگ جانا الگ اور اسے ہلکا ہلکا بخار بھی تھا،

وہ اندر داخل ہوا تو ایک عجیب سے سناٹے نے اسے خوشامد کہا،

وہ اپنے لب بھینچ کر ایک طائرانہ نگاہ اس فلیٹ پر گھماتا، اندر بڑھا، پورے حصے میں

بس ایک کچن کی لائٹ ہی جل رہی تھی،

باقی سب تاریکی کی نظر ہوا تھا،

علی نے دروازے کو بند کر دیا،

اسکا دل معمول سے ہٹ کر تیزی سے دھڑک رہا تھا،

جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا،

علی نے یوں تھوک نگلا جیسے کسی دشمن کے ٹھکانے پر آیا ہو،

عجیب خوف تھا اسکی آنکھوں میں، گلے کی ہڈی متحرک ہوئی،

www.novelsclubb.com

وہ چھوٹے قدم بڑھاتا بیڈ روم کی طرف ایا، دفعتاً المیرا وہی ہو گی، کمرے میں موجود ٹھنڈ بڑھتی ہی جا رہی تھی، جو روح میں اترتی مگر پھر بھی اس جلتے وجود کو راحت کے دو پل نصیب نہیں ہو رہے تھے،

اسنے بغیر ناک کیے دروازے کا ہینڈل گھمایا، المیرا اندر تھی آنکھیں بند کیے لیٹی تھی ،اچانک اہٹ پر اٹھ بیٹھی ،اور ساتھ پڑا دوپٹہ اٹھالیا،

علی المیرا کی یوں ہنوک بنی شکل دیکھ تھوڑا پزل ہوا، وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے،

دراز قد کا مالک علی جس کے بال بکھرے ماتھے پر گرے ہوئے تھے،

"تم اس وقت ؟" اسنے آتی جمائی روکتے ہوئے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے اچھنبے لہجے میں پوچھا،

علی نے گھڑی دیکھی پھر المیرا کو دیکھا،

وہ اب دروازے سے اندر اہی گیا اور دروازا بند کر دیا،

المیرا اب اپنے بستر سے اٹھ چکی تھی،اور سوالیہ نظروں سے علی کو دیکھ رہی تھی،

"بیٹھ جاؤ"اسے یوں گھبرایا ہوا دیکھ اسے بیٹھے رہنے کا کہا،

وہ خود بھی بستر کے دوسرے سرے کی طرف بڑھا،

"علی!!"المیرا اسکے راستے میں حائل ہوئی،اسکا چہرہ پریشانی میں تھا،اور وجہ علی کا یوں پریشان ہونا تھا،

وہ علی کے تاثرات سے سمجھ گئی تھی شاید کوئی بڑی بات ہے یا پھر اسکا بھائی کوئی بری خبر ہی لایا ہے,

کیا وہ ان دونوں کی طلاق کروانا چاہتا تھا؟المیرا کے دماغ میں سوال ابھرے،

"المیرا تم جو سوچ رہی ہو،ایسا کچھ نہیں ہے"وہ اسکی آنکھوں سے اسکا دل پڑھ لیتا تھا،مگر کافی حد تک،کچھ باتیں تو وہ بھی نہیں سمجھ پاتا تھا،شاید جتنا وہ سمجھنا چاہتا تھا اتنا ہی سمجھتا تھا،

"پھر کیسا ہے علی؟"یونہی تیوری چڑھائے وہ علی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

بولی،

"اپنی پیکنگ کر لو المیرا" وہ اب بستر پر کے سرہانے پاؤں پھیلائے بیٹھ چکا تھا، مگر المیرا وہیں کھڑی تھی، ہنوز اپنی جگہ،

"ہم کہیں جا رہے ہیں؟" اسنے چہرے پر تفکر سجائے پوچھا،

"ہم نہیں صرف تم" علی نے اس کی بات کی تصیح کی، اور فون میں مصروف سا بولا،

"اور میں کہاں جا رہی ہوں؟" المیرا کو اسکا انداز بالکل پسند نہیں آیا اس لیے طنزیہ بولی،

میں کچھ دن کے لئے اس ملک سے جا رہا ہوں، اور میری غیر موجودگی میں تم شانزے کی دوست کے گھر رہو گی، کیونکہ مجھے بھروسہ نہیں ہے!" وہ اس اپارٹمنٹ میں آنے سے پہلے والی حالت میں نکل چکا تھا، تبھی اسنے بے نیازی کے عالم میں گردن اونچی کیے کہا،

المیرا نے دانت پر دانت جمائے، اور اسے گھورا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا تم یہ سمجھ رہے ہو میں تمہاری غیر موجودگی میں رحیم سے ملاقاتیں کرونگی؟"

اسنے بھی جھٹ سے سوال کر دیا۔ علی اسکی توقع نہیں کر رہا تھا، نہ ہی وہ اس انداز سے بات کہنا چاہتا تھا جس انداز میں وہ بات گھما گئی،

علی کا منہ کھلا کا کھلا ہی رہ گیا، مگر وہ خفیف آنکھوں سے گھورتی ہوئی اب بالکونی کی طرف بڑھ گئی تھی جس کا دروازا اسی بیڈ روم سے تھا،

علی نے لب بھینچے اور شکستہ انداز میں ایک زوردار ہاتھ بیڈ پر پٹخا،

"کاش میں اس کی دوسری ٹانگ بھی توڑ ہی دیتا" اسنے تاسف سے سانس کھینچا پھر اپنی المیرا بیگم کو منانے اسکے پیچھے ایا،

کس قسم کی جزباتی لڑکی اس کے ساتھ باندھ دی گئی تھی،

اب تو شاید علی کو ڈانٹ کھانے کی عادت ڈال لینی چاہیے کیونکہ، وہ علی جو کسی کی اونچی بات برداشت نہیں کرتا وہ اپنی بیگم کی ڈانٹ سے ڈرتا تھا 😁

"المیرا تمہارے اور میرے ساتھ کو چھ مہینے گزر گئے ہیں، کیا میں نے تمہیں کبھی

کوئی طعنہ دیا ہے؟" وہ ریلنگ پر ہاتھ جمائے کھڑا ہو گیا،

المیرا خفگی سے یونہی منہ پھلائے کھڑی تھی شاید وہ کوئی بہانہ چاہتی تھی نفرت کا،

مگر وہ اسے کوئی بہانہ نہیں دیتا،

ہمیشہ اسے یونہی سمیٹ لیا کرتا،

وہ دونوں خالی آسمان کو دیکھ رہے تھے،

جہاں آج چاند موجود نہیں تھا،

المیرا نے جواب نہیں دیا، جس پر علی نے گہری سانس بھری،

"میں جا رہا ہوں، المیرا، اور تم یہاں نہیں رہو گی، میرا یقین کرو میں کبھی نہیں جاتا

تمہیں یہاں چھوڑ کر، مگر میرا جانا ضروری ہے" اسنے بغیر تمہید کے بات کہی،

نا جانے وہ ایسی بات کیوں کرتا تھا جب بعد میں اسے یوں منانا پڑ جائے،

"تمہیں جانا چاہیے" وہ یونہی خفیف سا بولی،

علی کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گیا،

ابھی وہاں صرف بے ترتیب ہوتی سانسوں کے سوا کچھ نہیں تھا،

المیرا نے ریلنگ پر اپنی گرفت مضبوط کی،

اور یونہی آسمان کو دیکھتی رہی، اگر وہ ایک بار بھی علی کو دیکھتی تو یونہی لپٹ کر رو دیتی،

"یہ نہیں پوچھو گی کب واپسی ہے" علی کو اپنے گلے میں کچھ اٹکتا ہوا محسوس ہوا، اسکی آواز میں اس اٹکن کی وجہ سے بدلاؤ آیا،

"کب واپسی ہے؟" اسنے روکھا انداز اپنایا، اب اس کی نظریں علی کے چہرے پر تھیں جن میں عجیب سی کشش تھی۔ مگر المیرا نے جو روکھا اور آکھڑا انداز اپنایا تھا، وہ یقیناً دل توڑنے کے لیے کافی تھا،

وہ کسی ایسے سپاہی کی طرح لگ رہا تھا جس کو جنگ کا اعلان سنا دیا گیا ہو اور وہ جیسے آخری بار اپنے قریبی سے ملنے آیا ہو،

اسکی آنکھیں، اسکا چہرہ چیخ چیخ کر شب ہجراں کا غم منا رہے تھے،

مگر دماغ یونہی ضد میں ہلکورے لے رہا تھا،

اور علی ہمیشہ دماغ کی ہی سنتا تھا،

"شاید کبھی نہیں،" اسنے ایک لفظ میں جواب دیا، ممکن تھا اس جنگ میں وہ نہتا سپاہی مر جانے والا تھا، اسکے چہرے کے تاثرات جدائی لکھ رہے تھے،

المیرا کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا،

وہ ہنوک بنی علی کا وہ چہرہ دیکھنے لگی، جن میں فراق کا غم تھا،

"کیا تمہیں میں ہی ملی ہوں مزاق کرنے کے لیے" المیرا نے جھٹ اپنا چہرہ پھیر لیا، اسکے انداز میں خوف ہیجان، بے چینی اور غصہ کیا کیا نہیں تھا اس ایک ادا میں،

"میں حقیقت میں جیتا ہوں المیرا، اور حقیقت یہی ہے کہ میری شاید واپسی نہ ہو، اور اگر میں واپس نہیں آیا تو یہ سمجھ لینا، علی مر چکا ہے، اور زندہ رہا تو میں ضرور واپس آؤنگا" اسکی بات نے المیرا کا تن بدن جھلسا دیا،

وہ جتنی سنجیدگی سے یہ بات کہہ رہا تھا کہیں سے نہیں لگتا تھا وہ مزاق کر رہا ہے،

وہ کہاں جا رہا تھا ایسا کہ کبھی نہ واپس کی آنے امید تھی اسے،

المیرا کا دل کیا وہ علی سے لپٹ جائے اور کہے اسے چھوڑ کر کہیں نہ جاؤ،

اسکے ساتھ رہو،

المیرا کو تمہاری ضرورت ہے،

"سارے وعدے بھول جاؤ،

بس یہ یاد رکھو کہ المیرا کو تمہاری ضرورت ہے،

مگر وہ تو کسی گھوڑے پر سوار اس جنگجو کی طرح تھا،

جس کے واپس آنے کی امید کسی کو نہ ہو،

"علی یہاں سے چلے جاؤ!" خود پر ضبط کرتے ہوئے اس نے علی کو وہاں سے جانے کا کہا، اسکی آواز سخت تھی،

اتنی سخت جتنی ہو سکتی ہے، علی کا دل جیسے ٹوٹ گیا،

علی کو لگا جیسے اسے سچ میں علی کی ضرورت نہیں تھی،

وہ وہاں سے جانے لگا، یونہی منہ پھیرے،

"مت جاؤ علی"

"میرے پاس آؤ"

"مجھے خود میں سمولو"

"تم میرا دل اپنے ساتھ نہیں لے کر جا سکتے،"

"علی تمہاری المیرا تمہارا انتظار کر رہی ہے،"

"ایک بار میرے لیے پلٹ جاو،"

www.novelsclubb.com

المیرا کے زہن میں۔اٹھتے کئی سوال وہ چاہتی تھی علی آئے اسے خود سے لگائے اور

کہے تم گھبراؤ نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں،

"میں جانے کے لئے ہی آیا تھا المیرا"

"تمہاری پکار میرے قدم نہیں روک سکتی،"

"میں رکنا چاہتا ہوں،"

"مگر میرا نصیب نہیں ہو تم"

"مجھے ایک بار آواز دو"

"مجھ سے لگ کر میرے آنسو کو پونچھ دو المیرا"

"میرے جلتے دل کو سکون دو"

"مجھے تم سے محبت نہیں ہے المیرا،

مگر جب میں تمہیں دیکھتا ہو

تو میرا دل جی اٹھنے کی خواہش کرتا ہے،

میرا دل چاہتا ہے تمہیں ہر بات کہہ دوں،

کہ تمہیں آنکھیں کتنی حسین ہے،

نا جانے کیوں مگر مجھے یہ دکھ ہے،

میں تمہاری آنکھوں کو آخری بار دیکھ رہا ہوں،

www.novelsclubb.com

میں نہیں جانتا یہ آنکھیں مجھے دوبارہ اس طرح دیکھیں گی یا نہیں،

میرا دل چاہتا ہے کہ تمہاری ان آنکھوں کو چھولوں صرف ایک بار،

پہلی بار علی کی آنکھوں سے یوں آنسو گرا ایک نااشنا سا

،وہ دل ہی دل میں ایک دوسرے سے ہمکلام تھے،

وہ رکا،

اسنے پلٹ کر المیرا کو دیکھا، جواب بھی نظریں پھیر کر کھڑی تھی،

"کیا تم مجھے یاد نہیں کرو گی؟" سادہ لہجے میں پوچھا گیا، اگر المیرا مڑ کر اسے دیکھتی تو

یقیناً جان جاتی اسکی آنکھوں میں آنسو ہیں،

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تمہیں یاد کرونگی" بے نیازی سے کہا گیا،

المیرا کی آنکھیں نم تھیں، وہ رو رہی تھی، مگر اسکا چہرہ علی کی طرف نہیں تھا،

"کیونکہ میرا دماغ خراب ہے" اسنے منہ بنایا، بندہ ایک خوش اخلاق آواز میں

الوداع تو کہہ ہی دیتا ہے،

"صبح تمہیں خنساء لے جائے گی،اور ہاں میں اور بھائی صبح ہی نکل جائیں گے، ممکن ہے یہ ہماری آخری ملاقات ہو"اسنے المیرا سے کہا جس پر وہ صرف اثبات میں گردن ہلا گئی،

"میں جارہا ہوں المیرا بس ایک بار مجھے آواز دو"

"میں تمہارا انتظار کرونگی علی،"اسکے قدم المیرا کی آواز نے روکے،اسکی آواز نم ہورہی تھی،

اسنے مڑ کر دیکھا وہ اب بھی آسمان کو دیکھ رہی تھی،

مگر اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے جنہیں وہ ہتھیلی سے صاف کررہی تھی،

وہ رو رہی تھی،۔

"میں نے تمہیں اللہ کی امان میں دیا"وہ پلٹی،اسکی آنکھیں سرخ ہورہی تھیں وہ رو رہی تھی،

"میں نے سنا تھا علی جب ہم کسی کو اللہ کی امان میں دیتے ہیں تو تب تک موت نہیں

آتی جب تک ہم۔اسکا چہرہ نہ دیکھ لیں" وہ اسکے پاس ائی چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے

،

دونوں امنے سامنے کھڑے تھے،ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانک رہے

تھے،

اسنے علی کا ہاتھ اٹھایا اور اپنے دل کے قریب رکھا،

"یہ قلب رک جائے تمہیں اگر کچھ بھی ہو تو" دونوں کے دل کی دھڑکن تیز تھی،

"تمہیں میرے لیے واپس آنا ہے علی" اسکی آنکھوں سے آنسو پھر سے بہنے لگے،

علی نے المیرا کے آنسو کو پونچھا اور اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرا،

"میں اس قابل نہیں ہوں المیرا،"

"میں اس قابل نہیں ہو کہ تمہاری آنکھیں میری وجہ سے بھگیں" علی کو رنج ہوا،

یہ محبت فطری تھی، علی اس سے بے خبر تھا،

وہ المیرا کی محبت کو سمجھ نہیں پا رہا تھا،

ساتھ اسے پچھتاوا بھی تھا، اگر المیرا کو معلوم پڑ جائے وہ کس کام کے تحت جا رہا ہے، تو المیرا اسے کبھی مڑ کر بھی نہ دیکھے،

المیرا نے اپنی انگلی کے پوروں سے اسکی آنکھیں چھوئی،

"ہم دوبارہ ملیں گے" وہ کہتی پہلو تبدیل کر گئی جیسے اسے مزید کچھ نہیں کہنا، علی وہاں سے چلا گیا، تو المیرا نے اپنے پوروں کو عقیدت سے آنکھوں سے لگا لیا ، جہاں علی کا لمس یونہی باقی تھا،

•••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

صبح کا وقت تھا، قھرمان علی جہاز میں بیٹھے تھے، علی کچھ بجھا بجھا سا لگ رہا تھا، ٹیکسی میں بھی یونہی سارا راستہ خاموش اور ابھی بھی،

جہاز نے پرواز بھری، اسنے کھڑکی سے جھانکا، دھیرے دھیرے، تمام چیزیں یو چھوٹی ہوتی جا رہی تھی،

پھر کچھ لمحوں بعد جہاز بادلوں میں گم تھا، سفید روئی کی طرح کہ وہ بادل اسنے

الوداعی نظر لندن پر ڈالی،

جہاں وہ اپنی روح چھوڑے جا رہا تھا،

"ممکن ہے ہماری دوبارہ ملاقات ہو" علی نے ان پرانی عمارتوں سے کہا،

"ہم یہاں کبھی لوٹ کر نہیں آئیں گے" قہرمان نے بھی ایک اچاٹ سی نگاہ اس شہر پر ڈالی پھر جلد نظریں سمیٹ لی،

اور پھر چند ایک نظارے بھی چھپ گئے اب سوائے روئی جیسے بادلوں کے کچھ نہیں تھا،

علی نے پردہ گرا دیا،

اور یونہی آنکھیں موند لیں،

آج سے پہلے یہ خالی پن کیوں محسوس نہیں ہوا اس کو،

اسکی آنکھوں کے کنارے پر ایک انجان سا آنسو تھا، جو آنکھ سے بہہ کر گال تک آنے کی جسارت کر چکا تھا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

چلتی ہوئی گاڑی میں وہ بیٹھی کھڑکی سے سر ٹکائے ہوئے تھی،اسنے اپنی آنکھیں بند کی ہوئیں تھیں،

وہ کسی خیال میں گم تھی خنساءاور عائشہ آگے بیٹھے تھے،

زندگی کا نیا سفر شروع ہوا تھا،ان چھ مہینوں میں۔وہ پہلی بار علی سے دور ہوئی تھی،

اور شدت سے اسکی کمی خل رہی تھی المیرا کو،

اسکے زہن میں آیا کاش وہ آواز ریکارڈ کر لیتی اسکی،

کم از کم فراق کے دنوں میں۔وہ سکون سے اسکی آواز سن سکتی تھی،

اسکی ہنسی سن سکتی تھی،

پورا شہر جیسے اسے کاٹنے کو دوڑ رہا تھا،

"مجھے تم بہت یاد آرہے ہو"دل ہی دل میں اسنے کہا،

"تم مجھے کیوں یاد آرہی ہوں المیرا"دوسری جانب بھی دل کی آواز پہنچی،

"المیرا کیا آپ نہیں بولتی؟" عائشہ نے نام سے مخاطب کیا اور معصومیت سے بند آنکھوں والی المیرا کو دیکھا،

"عائشہ!!" خنساء نے آنکھیں دیکھائی،

"اونہوں آپا! مجھے لگتا ہے المیرا اپنے شوہر کو مس کر رہی ہیں" عائشہ نے رازداری سے آگے کھسک کر سرگوشی کی مگر المیرا نے اسکی سرگوشی سن لی،

وہ دھیمے سے مسکرائی،

"بہت بولتی ہوں تو تم چھوٹی خانم" خنساء نے خفگی سے عائشہ کو دیکھا، جواب دادی اماں کی طرح بازو لپیٹے ناراض سی بیٹھ گئی تھی،

وہ جلد ہی بات نہیں کیا کرتی تھی، اسلیے بس عائشہ کو مسکرا کر ہی دیکھ سکی،

"معذرت المیرا یہ زیادہ بولنے کی عادی ہے" خنساء نے معذرت چاہی، عائشہ نے خفا خفا سی نظروں سے خنساء کو دیکھا

"مگر مجھے تو چھوٹی خانم اچھی لگی" وہ دھیمے سے مسکراتی ہوئی، عائشہ کی طرف

دیکھتی ہوئی کہنے لگی،

عائشہ کے چہرے پر جیسے مسکان لوٹ ائی،اسنے اتراہٹ سے خنساء کو دیکھا،

جیسے کہہ رہی ہو دیکھیں ان کو میری عادت بری نہیں لگی،

خنساءاور المیرا اسکے یوں اتراہٹ سے بال جھٹکنے پر مسکرائی،

•••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

"تم نے وہ نوٹ پہنچا دیا پھر بھی وہ استنبول آرہا ہے؟"فون پر تیز آواز ابھری،یہ گھمبیر سی آواز تھی کسی مرد کی،

"میں نہیں جانتا ہو سکتا ہے اسنے وہ نوٹ نہیں پڑھا ہو"سامنے سے لاتعلقی کا اظہار ہوا،تو غصہ کرنے والے شخص نے دانت پر دانت جمائے،

"خدا کرے تم جھنم میں جلو،ایک ڈھنگ کا کام نہیں ہوتا تم سے؟"

"نا جانے سبینہ نے کیسے کیسے لوگ رکھے ہوئے ہیں،ہونہہ!"نخوت سے ہنکار بھرتے ہوئے اس شخص نے فون کاٹ دیا،

"اللہ تمہیں بھی غرق کرے خانزادہ" اسنے بند فون کی طرف دیکھتے ہوئے گردن جھٹکی،

پھر یونہی آگے بڑھتا چلا گیا،

ناجانے کونسا نوٹ تھا،

ایسا کیا لکھا تھا اس پر جس سے علی رک جاتا،

مگر عجب بات ہے،

پہلے ملاقات کے لیے آمادہ کیا اور بعد میں خود ہی انکار کر دیا، شاید کوئی چاہتا ہی نہیں تھا کہ ملاقات ممکن کون،

یا شاید وجہ بھائیوں میں دراڑ پیدا کرنی تھی، قھرمان کو علی کے خلاف کرنا تھا،

کیونکہ اگر علی یونہی انکار کرتا تو دونوں بھائی ایک دوسرے سے نفرت کرتے،

کیونکہ نوٹ بھیجنے والا المیرا سے شادی کے بارے میں جانتا تھا شاید،

اور قھرمان سے لاتعلقی اور اسکی بے بسی سے بھی واقف تھا،

www.novelsclubb.com

المیرا خنساء کے گھر میں تھی، ایک چھوٹا سا فلیٹ تھا جہاں تین کمرے تھے، ایک ڈرائنگ روم اور ساتھ کچن تھا،

کچن کے ساتھ ایک بڑی سی کھڑکی تھی، جس سے باہر کا منظر اور چلتے پھرتے لوگ دکھ سکتے تھے مگر ابھی فلحال کے لیے اس پر پردہ گرا ہوا تھا،

"المیرا یہ ہمارا چھوٹا سا گھر" خنساء نے باہیں پھیلاتے ہوئے المیرا سے کہا،

وہ گھر چھوٹا ضرور تھا مگر صاف ستھرا ہر چیز سلیقے سے اپنی جگہ رکھی ہوئی تھی،

المیرا مسکرائی، اور پھر ایک بار طائرانہ نگاہ اس گھر پر گھمائی،

اسکے ہاتھ میں سوٹ کیس تھا،

"ثوبیہ جاؤ زرا یہ رکھ آؤ" اسنے پہلے ثوبیہ کو آواز دی، پھر المیرا کی طرف متوجہ ہوئی،

"المیرا تم یہاں بیٹھو میں تمہارے لیے ناشتہ لاتی ہوں" خنساء نے کرسی کی طرف

اشارہ کیا،

اب وہ اپنا حجاب کھول کر ایزی ہو چکی تھی،

خنساء کے ساتھ ساتھ ننھی عائشہ نے بھی اسکا نہایت گرم جوشی سے استقبال کیا،

اور کرسی کھینچ اس پر بیٹھ گئی،

"المیرا اب تم جب اس کے سوالوں سے تھک جاؤ تو بتانا!" خنساء نے مسکراہٹ کے ساتھ بات کہی،

خنساء کبھی بھی اونچی آواز میں نہیں ہنستی تھی،

وہ صرف مسکراتی تھی،

المیرا اسے دیکھ مسکرائی، جب کمرے سے ثوبیہ باہر نکلی، وہ المیرا کو دیکھتے ہی پہچان گئی تھی،

وہ حجاب میں نہیں تھی،

ڈھیلا جوڑا گردن پر جھول رہا تھا، اسکے نقوش کافی حسین تھے،

www.novelsclubb.com

اسکی یاداشت اس معاملے میں بہت اچھی تھی،

وہ ایک بار لوگوں کو دیکھ لیتی تو برسوں نہ بھولتی،

اسکی یاداشت اس معاملے میں کافی اچھی تھی،

"المیرا!!!" وہ حیرانی سے منہ کھولے کرسی کے پاس آئی،

اسکے انداز پر المیرا تذبذب کا شکار ہوئی، کیونکہ وہ اس لڑکی کو پہلی بار دیکھ رہی تھی،

اور جس بے تکلفی سے اس نے المیرا کا نام لیا،

المیرا کو یقیناً حیرانی ہوئی تھی،

"ثوبیہ تم جانتی ہو اسکو؟" خنساء نے آنکھیں سکیڑ کر ثوبیہ کی خوشگوار حیرت میں

ڈوبی شکل دیکھی،

"آپا یہ المیرا ہے، میری کلاس فیلو" اسنے تپاک سے بتایا، اور ساتھ ہی المیرا سے

مصافحے کے لیے سیدھا ہاتھ بڑھایا،

چہرے پر کافی حد تک شگفتگی تھی،

المیرا کے دماغ میں وہ لڑکی گھومی، کالج میں چادر میں لپٹی ہوئی، ثوبیہ خالد!

المیرا نے مصافحہ کیا،

"اسکا مطلب تم سیم کی بیوی ہو!!!" اسکی آنکھیں مزید پھیلی، اسنے خود ہی نتیجہ اخذ کیا تھا، کیونکہ وہ شانزے کے صرف ایک ہی بھائی کو جانتی تھی،

اور وہ تھا سیم پاشا، اور وہ بھی اس طرح کے شانزے نے خود تعارف کروایا تھا ایک بار اسکا،

جب وہ خنساء سے ملنے آئی تھی،

تو فون پر تصویر دیکھا کر بتایا تھا،

بات بات میں،

"ثوبیہ اسے کنفیوژ نہ کرو، اور یہ بیگ اندر لے کر جاؤ" اسنے ثوبیہ کے حوالے بیگ کیا،

وہ شاید المیرا کی طبیعت جان گئی تھی

www.novelsclubb.com

وہ جلدی گھلنے ملنے والی لڑکی نہیں تھی،

خنساء نے بھی اسے وقت دینا چاہا،

خنساء کباب لے ائی،

مگر اسکی خوشبو نے ٹھٹکا کر رکھ دیا المیرا کو،

اسنے ایک لقمہ لیا،

اسکی تیوری ہنوز چڑھی ہوئی تھی،

اسے لگا وہ یہ ذائقہ پہلے بھی کہیں کھا چکی تھی،

"المیرا آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت ہر گز نہیں ہے، آپ جب تک چاہیں یہاں رہ سکتی ہیں،" خنساء نے سوچا شاید یہی وجہ ہو گی اسلیے اسکی جھجھک ختم کرنے کے لیے اسے بھروسہ دلایا،

"خنسا بچے تمہارا ہسپتال سے فون آیا ہے" ایک بوڑھا شخص کمرے سے نکلا، ناک پر چشمہ جمایا ہوا تھا،

قد اور جسم دونوں درمیانہ تھا،

رنگ صاف تھا اور بال سفید تھے،

"جی بابا دیکھتی ہوں" خنساء نے فرمانبرداری دیکھائی، اور مسکراتی المیرا کو دیکھتی

وہاں سے چلی گئی،

جب کہ اس بوڑھے آدمی نے کرسی پر بیٹھی المیرا کو دیکھا، پھر گہری سانس لی، عائشہ

ساتھ ہی بیٹھی تھی اور کباب سے لطف اندوز ہو رہی تھی،

"عائشہ کیا تم نے اپنے کبوتروں کو دانہ ڈال دیا" وہ دھیمے قدم اٹھاتے اسکے پاس آکر

کھڑے ہوئے،

www.novelsclubb.com

ان کے حلیے سے لگ رہا تھا وہ کہیں باہر جا رہے ہیں،

کیونکہ بالکل صاف ستھرا لباس پہنا تھا،

ساتھ ہاتھ میں گھڑی بھی باندھی ہوئی تھی،

اور بال جو چند بچے تھے انہیں اوپر کر کے بنایا ہوا تھا،

اور پاؤں میں جوتے پہن رکھے تھے،

وہ جو کباب سے لطف اندوز ہو رہی تھی،اپنے ننھے ہاتھوں کو سر پر رکھتے ایسے انداز کو اپنایا جیسے وہ بھول گئی ہو،

"میں بھول گئی ہوں بابا ابھی جاتی ہوں" وہ اپنے ننھے قدموں سے بھاگتی ہوئی،

پنجرے میں قید کبوتر کے پاس گئی،

اب وہ بھونیں اچکائے المیرا کو دیکھ رہے تھے،

المیرا ان کے یوں دیکھنے پر پزل ہوئی،

اور سہی ہو کر بیٹھی،

www.novelsclubb.com

اسے لگ رہا تھا جیسے ابھی چند لمحوں بعد وہ اس پر کوئی تبصرہ کریں گے،

کیونکہ انکے دیکھنے انداز تھا ایسا ہی جیسے اسکی جانب پڑتال کر رہے ہوں،

کافی دیر محویت سے دیکھنے کے بعد آخر سوال کر ہی ڈالا،

"تم علی کی بیوی ہو نہ؟" انہوں نے اس کے اصل نام سے پکارا تو المیرا کے ماتھے پر

بل پڑے وہ آنکھوں میں سوال لیے ان کو دیکھنے لگی،

"میرا نام خالد یوسف رضا ہے" انہوں نے اپنا گلا کھنکھار کر نام بتایا،

"کیا آپ علی کو جانتے ہیں" وہ پلیٹ سرکا کر اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی چہرے پر حیرانی کا انبار لگا تھا،،

اسکے چہرے پر کئی سلوٹیں تھی، وہ علی کو کس طرح جانتے تھے،

"ہو نہوں!" انہوں نے یونہی اثبات میں گردن ہلائی اور تاسف سے تنفس بھرا، اور پھر اپنی گردن جھکالی،

"کب سے؟" اسنے بھونیں سکیڑ کر پوچھا، انداز تفتیشی تھا،

خالد بے کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ تھی، انہوں نے نظریں اٹھا کر المیرا کو دیکھا،

"ایک یتیم بچہ، جس کے جزبات قتل کر دیے گئے، تب سے،" وہ یہ کہتے داخلی دروازے سے باہر نکل گئے،

مگر المیرا کے زہن میں بہت سے سوالوں نے پناہ لے لی

اسکا مطلب علی یتیم تھا،اور کس نے اسکے جز باتوں کا قتل کر دیا تھا،۔اسنے خالد بے کی پشت دیکھی،

مگر اب وہ باہر نکل گئے تھے،

المیرا کو یوں ششدر کھڑا دیکھ خنساء ادھر ائی،

چہرے پر تھوڑی پریشانی سجائے اسے دیکھا،

"میرے بابا ہیں وہ،قریب ایک فوڈ ٹرک میں کباب سیل کرتے ہیں" اسکے پوچھنے سے پہلے ہی خنساء نے تعارف کروایا،

المیرا کے زہن میں سوالوں کو تلاطم تھا کہ ٹھہرنے کا وقت ہی نہیں لے رہا تھا،

چاہتے ہوئے بھی زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکلا،زبان تالوں سے چپک گئی منہ پر قفل بندھ گیا،

•••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

پانچ گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد وہ میدیات میں تھے،

ترکی کے قدیم شہر ماردن کے ایک قصبے میدیات میں

میدیات بھی ماردن کی طرح ایک قدیم شہر ہے،

جہاں چٹانی عمارتیں اور محراب دروازے ہیں،

جس کو نویں صدی قبل مسیح میں میٹیٹ کہا جاتا تھا۔

اسکی قدیم گلیوں میں پھرتے دو وجود، میدیات midyat) جس کا مطلب ہے

غار کا شہر

کھدرے پتھروں کے درمیان بنے راستے سے قھرمان اور علی آگے آگے بڑھ رہے

تھے،

www.novelsclubb.com

یہ گلیاں صاف ستھری تھی،

وہ جس علاقے میں تھے وہاں سے یہ معلوم ہوتا، جیسے کئی سال پیچھے آ گئے ہوں،

پیلے پتھروں سے بنے گھر،

اور یہ عمارتیں جتنی پرانی دکھ رہی تھیں ممکن تھا اندر سے اتنی ہی دلکش ہوں،

مگر علی اور قھرمان کے چہرے پر تھکان کے آثار تھے،

علی اور قھرمان کے لیے ان دیواروں میں کچھ نیا نہیں تھا،

وہ ایک جگہ آکر رک گئے،

یہ ایک بڑا سا لکڑی کا دروازا تھا، جس کے اپر شیر کی شکل بنی ہوئی تھی، لوہے سے،

کسی ماہر نے بڑی مہارت سے تراشا تھا جیسے،

علی نے ایک بوجھل سی نظر قھرمان پر دوڑائی،

اسکی آنکھوں سے تو یہی معلوم ہو رہا تھا، جیسے وہ ابھی کچھ گھنٹے سکون کی نیند چاہتا ہے

،

www.novelsclubb.com

شانزے نے نیچے آکر دروازا کھولا،

کیونکہ قھرمان اسے میسج پر آگاہی پہلے ہی دے چکا تھا،

علی اور قھرمان کو دیکھ ایک ڈھارس تھی جو شانزے کو ملی،

"قھرمان بھائی" اسکی آنکھوں میں آنسوائے،

جبکہ علی بغیر کسی بھی رسمی علیک سلیک کے اندر آگیا،

وہ صحن میں کھڑا تھا، جہاں سیدھے ہاتھ پر سیڑھیاں چڑھ کر ایک حصہ تھا، جس میں کچن تھا اور اندر ہی اندر وہ راستہ باقی حویلی سے مل جاتا،

اور الٹے ہاتھ کی جانب لمبی سیڑھیاں۔ تھیں جو اپر جانے والے پورشن کی طرف تھی، وہ حویلی کافی کھلی بنی تھی،

جیسے پرانے زمانوں میں قلعے ہوتے ہیں، پوری حویلی ایک ہی رنگ کی تھی، ہلکے پیلے پتھروں سے بنی،

عین سامنے دو گول دروازے تھے، جہاں پر ملازم کھڑے تھے، ان دروازے کی مدد سے اندر موجود بیٹھک اور اسٹور کا دروازا نکلتا،

ساتھ سرونٹ کوارٹرز بھی تھا، اور ایک جگہ اس حویلی کے ایک دروازے سے نکل کر ایک استبل تھا،

جہاں صرف ایک ہی گھوڑا تھا،

غالباً نیچے کے حصے میں رہائش نہیں تھی، سوائے ملازمین کے،

بس ایک بیٹھک تھی جو کافی بڑی تھی، ڈائننگ ٹیبل ایک بیٹھک میں رکھی تھی، جو

کبھی کبھار ہی کسی بڑی میٹنگ یا کسی اہم فیصلے کے لیے کھلتا،

ورنہ اسکے دروازے پر ہمیشہ تالا ہی رہتا تھا،

اور ملازمین کو بھی یہی تاکید کی تھی کہ روزانہ صفائی کے بعد یونہی تالا لگا دیا جائے،

اور ایک سیڑھیاں اپر چڑھتے ہی سامنے کھانے کی میز تھی،

دفعتاً اسی پر کھانا کھایا جاتا، کھلی فضا میں، بیٹھک کبھی کبھار کھلتی جب یماش پاشا یہاں

تھے تو وہ سب بیٹھ کر وہیں کھانا کھاتے تھے بچپن میں،

آج سے بیس سال پہلے وہ یہاں سے نکل چکے تھے

اور بیس سال بعد واپس لوٹ کر آئے تھے مگر سب کچھ بالکل ویسا ہی تھا،

جیسا چھوڑ کر گئے تھے،

اپر رکھی ڈائننگ ٹیبل کافی بڑی ٹیبل تھی، جسکے گرد چھ کرسیاں رکھی ہوئی تھیں،

اور ٹیبل پر تازہ پھولوں کے گلدستے تھے،

علی کا پہلا رخ استبل میں رکھے اپنے گھوڑے کی جانب تھا، جو بچپن میں یماش پاشا نے اسے تحفہ کے طور پر دیا تھا،،

میدیات میں ٹھنڈ تھی، اس وجہ سے علی کی ناک اور کان سرخ ہو رہے تھے،

اور آنکھوں میں بھی سرخی مائل تھی، مگر وہ اس انداز میں بھی وجیہی لگ رہا تھا،

استبل میں بندھے سفید گھوڑے نے اسے دیکھتے ہی ہنہنانا شروع کر دیا، جیسے اسکی آمد کافی اچھی لگی ہو اسے،

اور خوشی سے گردن ہلانے لگا،

علی نے اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرا،

اسکی تھکن جیسے اسے دیکھتے ہی اتر گئی تھی،

"میران! میرے پیارے ساتھی!"

"تم نے مجھے بہت یاد کیا ہو گا جانتا ہوں میں"

www.novelsclubb.com

وہ دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ اب اس گھوڑے کی کمر پر ہاتھ پھیر رہا تھا،

پھر اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر شفقت سے پھیرنے لگا،

"تم سوچ رہے ہوگے آج علی نے پہلی ملاقات تم سے کیوں کی ہے؟"

"مجھے ایک بات بتانی تھی تمہیں" وہ سفید گھوڑے کی پشت پر یونہی ہاتھ پھیر رہا تھا،

"تمہیں معلوم ہے ایک علی تھا جو جب یہاں آتا تھا تو سوچتا تھا کہ پیچھے میرے کوئی راہ دیکھنے والا نہیں ہوگا، کوئی اسکا انتظار کرنے والا نہیں ہوگا،

مگر آج تمہیں بتاؤ میں، آج یہ علی اپنے پیچھے ایک باوری کو چھوڑ آیا ہے، اور اس سے وعدہ کر آیا ہے کہ وہ لوٹ کر آئے گا" علی کے لہجے میں عجیب سی اتراہٹ تھی،

عجیب سی خوشی جیسے وہ کوئی پانچ سالہ بچہ ہو، اور کوئی خاص چیز نوازے جانے پر دوسرے بچوں کے سامنے اتراتا پھرتا ہو،

اس پریونی سے لیکر گھر تک، تقریباً سب لڑکیاں ہی اسکی شخصیت سے خاصا متاثر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوتی،

اور کچھ تو پروپوزل تک بھجوا دیتی،

علین بھی ان میں سے ایک تھی،

مگر بات یہی تھی کہ علی کس سے متاثر ہوا،

اسے کون اچھا لگا،

اور۔یہ بتانے کی ضرورت کسی کو نہیں تھی،

کیونکہ اسکی آنکھوں سے لگتا تھا، کہ اسے المیرا اچھی لگتی ہے،

دوست کے ناطے سہی مگر وہ اس بات پر قائل تھا کہ المیرا اچھی ہے،

اسکے چہرے پر دھیمی مسکراہٹ دوڑی اور ہونٹ کے قریب دو لکیریں نمودار ہوئی،

گھوڑے نے سر ہلا کر خوشی سے اظہار کیا اپنی محبت کا،

اسکی آنکھوں پر چہرے پر بدلتے رنگ واضح کر رہے تھے کہ وہ سوچ وہ یاد کتنی

خوبصورت ہے،

جو اس وقت علی کے حواسوں پر سوار ہے،

اس پر زندگی کا ہر رنگ خوبصورت لگتا،

وہ تھا ہی اتنا اچھا, اسکی آنکھیں دنیا کے تمام خوبصورت رنگوں سے ملا کر بنائی گئی تھیں شاید،

"میں شام میں آؤنگا، پھر ہم میدیات کے کھلے میدانوں میں گھومیں گے،" اسنے ہلکا سا بوسہ دیا، پھر اسطبل سے نکل گیا،

••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

"اس کی کنڈیشن پہلے سے بہتر ہے بھائی، مگر ڈاکٹر عمر کہتے ہیں یہ معزور ہو جایے گا" شانزے کی آواز لڑکھڑائی، اور آنکھوں میں نمی اترائی،

علی بھی ان کے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہوا، اور بستر پر لیٹے سلیم کو دیکھا۔ ساتھ وہ شانزے کی بات بھی سن چکا تھا،

اسکا دل دھک سے ہل گیا،

اسکی انکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئی،

قھرمان نے پلٹ کر دیکھا وہ ابھی بھی اسی حالت میں کھڑا تھا،

"علی نے کمر میں پھنسائی پستول نکالی،

اور غصے سے قدم بڑھاتا باہر نکلا۔

قھرمان اسکی کیفیت سے پہچان گیا تھا وہ شدید غصے میں ہے وہ کسی کو کوئی بھی نقصان پہنچا سکتا ہے،

اسلیے اسکے پیچھے ایا،

"علی کہاں جا رہے ہو؟" قھرمان اسے روکنے کی کوشش کی،

اسکے سر کی رگیں تن چکی تھیں،

تھکان کے بعد بھی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا،

"میں آج ہی سارا معاملہ ختم کر دونگا بھائی! میرے بھائی کی کیا حالت کر دی ہے

www.novelsclubb.com

انہوں نے "دانت بھینچ کر اسنے اشتعال انگیزی کے عالم میں کہا،

"کس کو مارنے جاؤ گے ؟"

قھرمان نے شکایتی انداز میں اسے گھورا،

وہ دوپل کے لیے لاجواب ہو،

کیونکہ اسکے پاس جواب نہیں تھا،

کیونکہ وہ یہ جانتا نہیں تھا کہ سلیم کی۔یہ۔حالت کس نے کی تھی،

"میں بے بس ہو گیا ہو بھائی "آج سے پہلے یوں ہیلپ لیس کبھی اسنے خود کو محسوس نہیں کیا،

www.novelsclubb.com

جتنا وہ خود کو اس وقت کر رہا تھا،ایک واحد ساجد تھا مگر وہ بھی قبر میں تھا،

اب نا جانے کس طرح گرہیں کھلیں گی،

"تمہیں امید رکھنی چاہیے، کم از کم اس کے لئے جس کو اپنے پیچھے چھوڑ کر آئے ہوں "قھرمان نے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تحمل سے کہا، قھرمان کو بس یہ

معلوم ہو گیا تھا وہ کسی میں دلچسپی رکھتا مگر وہ کون ہے قھرمان کو یہ نہیں جاننا تھا،

"بھائی" اسنے بے یقینی سے دیکھا،

قھرمان دھیمے سے مسکرایا،

"بھائی ہوں تمہارا، اپنے بھائی کے چہرے کے ہر رنگ کو میں پہچانتا ہوں" اسنے علی کے کاندھے کو تھپکا پھر آگے بڑھ گیا،

علی کھلے منہ کے ساتھ قھرمان کی پشت دیکھتا گیا،

پستول جس ہاتھ میں پکڑی تھی وہ بے سدھ ہو کر زمین پر گرا،

•••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

"سبینہ خانزادہ!" ایک پتلے سے نقوش کی عورت، جسکا قد چار فٹ نو انچ تھا،

اسکی آنکھیں سبز اور بال گھونگھرالے تھے، یہ فیک کرلز تھے،

وہ ساٹھ سال کے قریب ایک عورت تھی،

اسنے اپنی سبز آنکھوں میں گہرا کاجل لگایا ہوا تھا،

اور لباس شارٹ ہر گز نہیں تھا، مکمل تھا,

یہ عورت ایک مال میں کھڑی تھی، ارد گرد بہت سی عوام کھڑی ہوئی تھی

جو ہاتھ ہلا ہلا کر نہایت جوش و خروش سے اپنی عقیدت اور محبت کا اعتراف کر رہے

تھے،

بجتی تالیوں کی گونج اور چمکتی روشنی میں ایک اور وجود چمک رہا تھا،

اور وہ تھی سبینہ خانزادہ،

کچھ لمحوں بعد وہ مائیک پر کھڑی ہوئی تھی،

اب شاید وہ کچھ بولنا چاہتی تھی، اسنے اپنے پتلے لب جس پر سرخ لپ اسٹک لگی تھی

بولنے کے لیے کھولے،

اسکے جسم پر موجود ہر چیز نفیس تھی، وہ شاید ہر چیز پر فیکٹ رکھنے کی قائل تھی،

چہرے پر جھریاں نہیں تھیں، حالانکہ کے عمر اتنی ہونے کے باوجود، پلاسٹک

سرجری کی مدد سے اسکن کو ٹائٹ اور چمکدار رکھا ہوا تھا،

گلے میں سفید موتیوں کی مالا تھا،

اور چہرے پر کھلتا ہوا تبسم،

"ہم نے آج یہ افتتاح کیا ہے، غریب بچوں کی پڑھائی کا، میں بہت مشکور ہوں اپنے شوہر کی کہ انہوں نے مجھے سپورٹ کیا،

اور آج کی ملاقات ممکن بنائی،

ویسے سبھی جانتے ہیں کہ میں زیادہ بولنا نہیں پسند کرتی،

مگر آج میں بہت خوش میرا ایک اور خواب تکمیل تک پہنچ چکا ہے، اور آگے بھی میں ایک اچھے کی امید رکھتی ہوں،

کیونکہ میں نے بچپن سے ہی بہت دکھ دیکھے ہیں اور یہ دکھ میں کسی دوسرے بچے میں نہیں دیکھنا چاہتی،" وہ دو قدم پیچھے ہو گئی پھر ہاتھ اعزازی ایوارڈ جو مال کے اونر نے، تمام سماجی اداروں کے درمیان۔ ایک بہت معزز انداز میں پیش کیا،

اسے لیتی دوبارہ صوفے کے قریب کھڑی ہو گئی،

www.novelsclubb.com

اب وہاں بہت سے لوگ آ رہے تھے تقاریر کے لیے،

سبینہ خانزادہ کا فون بجا،

اسنے فون پر نظریں دوڑائی، پھر پورے ہال پر،

وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی،

وہ فلمی دنیا کا ایک چمکتا ستارہ بھی تھی

وہ وہاں سے نکل گئی،

www.novelsclubb.com

"تم کیا سوچ رہی ہو المیرا؟" وہ آپس میں محو گفتگو تھے جب المیرا کی ہر لمحے کی خاموشی اور سپاٹ چہرے نے گل رعنا کو اسکی جانب متوجہ کیا،

"کچھ نہیں" بجھی سی آواز میں کہا،

"کچھ تو" گل رعنا نے مسکراتے ہوئے اسکی طرف دیکھا،

"اچھا اس کو چھوڑو مجھے ایک کام سے جانا ہے اگر تم فری ہو تو چل سکتے ہیں؟" اسنے بات بدلتے ہوئے المیرا کی طرف دیکھا،

"کہاں جانا ہے؟" اسنے سوالیہ انداز اپنایا جیسے وہ جگہ کا نام سن کر ہی فیصلہ کرے گی، جانے کا،

"شاپنگ پر" اسنے آتی جمائی روکی،

المیرا کچھ دیر خاموش ہوئی،

"ٹھیک ہے کل شام میں چلتے ہیں پھر" اسنے حامی بھری, گل رعنا نے ایک آنکھ دباتے ہوئے، مسکرائی،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

رات کے دس بج رہے تھے، کھانے کے لیے دستر خوان سج چکا تھا،

خنساء بھی بیٹھی ہوئی اور اسکے برابر والی نشست المیرا نے سنبھالی ہوئی تھی،

ثوبیہ سامنے بیٹھی تھی اور عائشہ بھی ساتھ بیٹھی ہوئی تھی،

اور سربراہی کرسی خالی تھی،

المیرا نے سربراہی کرسی کو خالی دیکھا تو خنساء سے پوچھ ہی لیا،

"کیا خالد بے نہیں آئیں گے؟"

اسنے لقمہ منہ تک لاتے ہوئے پوچھا، انداز سرسری تھا،

مگر دل میں جو تجسس تھا ان کی ملاقات کا وہ کچھ الگ ہی معاملہ تھا،

"بابا آج نہیں آتے! وہ رات دیر تک آئیں گے" ثوبیہ نے خاصی اکھڑے لہجے میں کہا، مگر اسکے چہرے پر کوئی تاثرات نہیں تھے،

اسکے لفظوں میں موجود سختی خنساء نے محسوس کی، اور اسے آنکھوں سے گھورا،

المیرا نے لبوں کو بھینچ لیا، جیسے وہ ثوبیہ کا آکھڑا لہجہ بھانپ گئی تھی،

المیرا کا فون رنگ ہوا،

اور علی کی تصویر چمکی، جو عائشہ بیبی کی آنکھوں سے نہ بچ سکی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عائشہ نے آنکھیں پھیلائے اس تصویر کو دیکھا،

"آپا یہ تو وہی ہیں نہ!" اسنے جھٹ سب کی توجہ موبائل پر مبذول کروائی، اس سمت انگلی کر کے،

خنساء کے ماتھے پر بل پڑے،

"کون عائشہ!" اسنے بھی گردن آگے کیے فون میں جھانکا،

"ارے وہی جو بابا کے پاس آتے ہیں دکان پر" اسنے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے رازداری سے کہا،

وہ اکثر جایا کرتی تھی ان کے ساتھ تبھی ایک دو بار ملاقات کا اتفاق بھی ہوا ہو،

عائشہ!

خنساء نے اسے منع کیا کچھ بھی بولنے سے،

"المیرا" عائشہ نے اداسی سے شکل بناتے ہوئے ہونٹوں کے کنارے نیچے کیے،

اسکے اچانک چہرے پر آنے والی اداسی نے سب کو تذبذب کا شکار کر دیا،

جب وہ یوں تیوری چڑھاتی تو اسکے ماتھے پر بھی لکیریں پڑتی تھیں،

"کیا ہوا ہے عائشہ جانم"۔ ثوبیہ نے پیار سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا،

اور المیرا کی تیوری بھی یونہی چڑھی ہوئی تھی، ممکن تھا کہ اسے کوئی بات بری لگی ہو،

"میں نے سوچا تھا میں شادی کرونگی ان سے" اسنے ٹیبل پر ہاتھ جمایا،

اسکے اتنے معصومیت بھرے جواب پر المیرا مسکرائے بغیر نہیں رہ سکی،

"عائشہ خانم اب یہ بڑی پریشانی کی بات ہو گئی اب تو المیرا آپا کی شادی ہو گئی ہے ان سے" خنساء نے شرارتی نگاہوں سے اس اداس بچی کو دیکھا،

وہ آپس میں گفتگو کر رہے تھے اور المیرا ان کے درمیان سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی,

اگر میں کوئی کتاب ہوتا تو

تم اسکا سب سے دلچسپ حصہ ہوتی،

اگر میں کوئی شجر ہوتا تو اسکا سب سے میٹھا پھل تم ہوتی،

اگر میں کوئی تصویر ہوتا تو سب سے خوبصورت رنگ تم ہوتی،

اسنے آتے ہی فون اٹھالیا، اسے حیرت ہوئی کیونکہ اسے یقین نہیں تھا علی اسے یوں کال بھی کرے گا،

اسنے سوچا بھی نہیں تھا،

المیرا نے نا جانے کیوں مگر ایک بار خود کو شیشے میں دیکھا،

اور اپنے بالوں کو ٹھیک کیا،

وہ پہلے سے سنورے تھے،

مگر ایک بار پھر نظر گھمائی،

پھر مسکرائی، اسکی ڈھڑکن بہت تیز تھی۔

ہاتھوں میں ارتعاش تھا،

وہ اس حالت میں تھی جیسے کوئی ایسی چیز ممکن ہو جو اسنے سوچی نہیں تھی،

اسنے فون اٹھالیا، ویڈیو کال تھی،

علی بستر پر لیٹا ہوا تھا، آنکھیں نیند میں تھیں،

"اسلام علیکم" المیرا نے سلام کیا،

علی کی آنکھیں آدھی کھلی ہوئی تھیں،۔

لیمپ کی روشنی تھی،

باقی تمام طرف اندھیرا تھا،

"وعلیکم اسلام!" نیند میں مندی آواز کے سنگ بولا،

وہ کافی کنفیوژ نظر آرہی تھی،

بالکل ایسے ہی جیسے وہ پہلی بار علی سے بات کر رہی ہو،

دونوں کے درمیان طویل خاموشی رہی،

www.novelsclubb.com

شاید ان دونوں کو ہی لفظوں کی ضرورت نہیں تھی،

"میں نے سوچا تم مجھے یاد کر رہی ہو گی!" آتی جمائی روکتے ہوئے کہا گیا، انداز میں عجیب خود پسندی تھی،

اللہ اللہ! وہ لڑکا علی سیلف اپسیسڈ تھا،

المیرا نے خفگی سے دیکھا،

وہ بھی المیرا تھی،

بے پروہ سی،

"میں کیوں یاد کرو نگی بھلا!" اسنے بے نیازی سے کاندھے اچکائے،

اور منہ پھیر لیا،

علی کے چہرے پر تبسم بکھرا،

"وہاں کے لوگ کیسے ہیں؟" اسنے سوال تبدیل کیا،

المیرا اب بستر پر بیٹھی تھی،

"بہت اچھے ہیں، تم جانتے ہوں خنساء کے والد کون ہیں؟" اسنے بھونیں اچکایے بڑی دلچسپی لیتے ہوئے کہنے لگی،

علی نے اسکے چہرے کی ہر ادا کو دیکھا،

وہ ہر بار المیرا کو ایسے انداز سے دیکھتا جیسے ہر انداز پر اسکا دل دھڑکنے پر مجبور ہوتا ہے،

"ہاں، نیوٹن کے سوتیلے بھائی ہیں" اسنے سپاٹ لہجے میں کہا اور آتی جمائی روکی،

اسکے انداز پر المیرا ہنسی، حتی کے اسکے آنکھوں کی نیچے کی دو لکیریں واضح ہو گئی،

"خالد بے" اسنے نام بتایا تو علی کے ماتھے پر کئی شکنیں ابھری،

"کیا انہوں نے تمہیں کچھ بتایا" بھک سے اسکی آنکھوں سے نیند اڑ گئی، ایک عجیب ڈر اسکی آنکھوں میں بھرنے لگا،

"کیا انہیں مجھے کچھ بتانا تھا؟" اسنے بھونیں سکیڑ کر سادہ لہجے میں پوچھا،

"نہیں بس!" اسکی آنکھوں میں ناآشنائی دیکھ کر وہ پر سکون ہوا، یہ ڈر کے بعد

سکون کیسا تھا،

کیا اسکی زندگی میں کوئی ایسی لڑکی تھی جس کے جانے کا سن زیغم علی ڈر جاتا تھا!

اور ساتھ رہنے پر اسکا دل سکون میں ڈوب جاتا،

یہ کس عجیب کشمکش تھا زیغم علی,

"علی"

شانزے نے اسکا نام پکارا اور کمرے میں ائی،

وہ کچھ کہنے آئی تھی جب ہاتھ کے اشارے سے اسنے کچھ بھی کہنے سے روکا،

شانزے نے لب بھینچے،اور دوبارہ یونہی دروازا بند کر دیا،

وہ جانتی تھی کہ علی کس سے بات کر رہا ہے،

"یہ لڑکی کون تھی؟"المیرا نے کن اکھیوں سے علی کو گھورا،

علی مسکرایا،بہت دھیمے سے،اسکی خوبصورت آنکھیں بھی ساتھ مسکرائیں،

"اب تم بیویوں کی طرح شک کرو گی؟"اسنے بھونیں اچکائے،سوال کیا،انداز میں

کیا ہی اطمینان تھا،

کیا ہی ڈھٹائی تھی،

المیرا بوکھلا گئی،

وہ اس کے اچانک بے دھڑک سوال پوچھے جانے پر یونہی بوکھلا جاتی تھی،

"میں کیوں شک کرونگی" بات سے بدلنا تو کوئی المیرا سے سیکھتا،

وہ کس طرح سے بات بدل دیتی تھی،

علی کے متبسم چہرے پر ایک اور رنگ بکھرا،

"تمہارے کئی روپ ہیں، مگر یہ والا خاصی اچھا ہے" علی نے توصیفی انداز اپنایا،

المیرا کے دل نے بیٹ مس کی،

علی نے اسکی تعریف کی تھی، اسکے گالوں پر شہابی رنگ دوڑ گیا، ناچاہتے ہوئے بھی

ایک مسکراہٹ اسکے چہرے پر دوڑی، اور اسنے نظریں جھکالیں،

المیرا کو اپنی سانس رک رک کر آتی محسوس ہوئی،

اب کونسا بھلا اسنے کوئی ایسی بات کہی تھی،

مگر اس کے حوالے سے جو بھی کہا تھا،

المیرا کو وہ لفظ دنیا کے تمام رومانوی لفظوں سے حسین لگے،

کیونکہ پوری دنیا کی تعریف ایک طرف،

اور زیغم علی کے منہ سے نکلنے والے لفظ ایک طرف،

اور المیرا بھی اسی طرف،

دوسری طرف علی اسکی اس ادا پر جی کھول کر ہنسنا چاہتا تھا، وہ کس طرح سے حیا سے سمٹ گئی تھی،

www.novelsclubb.com

علی نے اسکرین شارٹ لیا، تاکہ وہ بعد میں دیکھ سکے اسکی تصویر کو،

اب سامنے سے اسکی تصویر مانگنا کتنا معیوب لگتا،

اسلیے عجب بہانہ تلاش اسکی تصویر لینے کا،

یہ بے اختیار طور پر اس سے ہو گیا تھا،

"میں بخیریت یہاں پر ہوں، کسی بھی چیز کی ضرورت ہوں تو تم کہہ سکتی ہو،" اسنے خاصی رسمی انداز اپنایا، المیرا نے نفی میں گردن ہلائی،

وہ کچھ لمحے المیرا کی صورت کو دیکھتا رہا،

"المیرا! اگر رحیم یا کوئی بھی تم سے بد تمیزی کرے تو جعفر سے کہہ دینا" علی نے دوبارہ ہدایت دی،

"میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں علی!" اسنے بھی استحکام لہجہ اپنایا، اور اسکے اس لہجے میں کافی پر اعتمادی تھی،

علی کے دل میں ایک لمحے کے لیے اطمینان ہوا،

"میں جانتا ہوں! کیونکہ تم ہو ہی جنگلی بلی" اسنے مسکراہٹ دبائی،

المیرا نے خفگی سے اسے گھورا،

تیز ہوا چلتی ہوئی آئی، اور اسکی نظر سامنے پڑے بکس پر گئی، وہ بات کرتے کرتے تجسس کا شکار ہوا،

اب اسکا دھیان ایک خستہ حال بکس پر بھی تھا،

وہ اب اپنی جگہ سے اٹھا،

اور اس لوہے کے بکسے کی طرف آیا جس پر ایک موٹی چادر ڈالی گئی تھی،

اور اسکے منہ پر بڑا سا تالا پڑا تھا،

علی کے ماتھے پر بال بکھرے تھے،اور وہ ٹروزار اور شرٹ میں مبتلا تھا،

مگر اسکا چہرہ ابھی تجسس کا شکار تھا،

اسلیے اسنے فون کو یونہی سامنے بنی ٹیبل پر رکھا,

"المیرا میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں!"

اسنے پیچھے سے ہی کہا،اور باکس پر جھکا،

اور نیچے والے ہونٹ کو دانتوں تلے دبایا،

اور باکس کو اٹھا کر اسنے بیڈ پر رکھا،

اس لوہے کے باکس کا رنگ جگہ جگہ سے خراب ہو رہا تھا،یہ نیلے رنگ کا تھا،

www.novelsclubb.com

تالا بھی زنگ آلود تھا،اسنے دراز میں رکھی ہتھوڑی نکالی،اور تالے کو توڑنے کی کوشش کی،

اور وہ جتنا بوسیدہ حال تھا،

ایک ہی وار پر ٹوٹ گیا،

اسنے باکس کھولا،

اسکی آنکھیں حیرت کے باعث پھیل گئی،

اس میں چند اون سے بنے موزے کپڑے تھے،

اور چند پرانی تصویریں تھی،

ساتھ ایک لڑکی کی چوڑیاں رکھی ہوئی تھیں،

علی نے ہر چیز کو چھوا،

پہلے ان چھوٹے بچے کے کپڑوں کو ہاتھ میں اٹھا کر نکالا،

پھر ان چوڑیوں کو چھوا،

www.novelsclubb.com

اوران تصویروں کو دیکھا،اس تصویروں میں ایک نوجوان عورت تھی،اور ایک مرد تھا، جس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی،

اوراس نے ہاتھ میں ایک بچے کو اٹھایاہوا تھا،

یہ ایک مکمل فیملی لگ رہی تھی،

اس لڑکی نے گلے میں موتیوں کی مالا پہنی ہوئی تھی،

تصویر بلیک ان وائٹ تھی،

اور لڑکا بھی بیس پچیس سال کا تھا،

اسکے ماتھے پر کئی بل نمودار ہوئے، لڑکا کلین شیف تھا،

اسے تعجب ہوا آخر یہ عورت کون ہے اور ساتھ یہ مرد،

اور یہ بچہ کون ہے!

پیچھے اسٹوڈیو کا نام لکھا تھا اور ساتھ تاریخ لکھی ہوئی تھی،

یہ یہیں میدیات میں کھینچی گئی تھی،

کیونکہ پیچھے کا منظر بالکل ویسا ہی تھا جیسے حویلی کا برآمدہ ہو،

تصویر پر مٹی مٹی سی تاریخ تھی

11 اگست 1983 اسنے پڑھا،

اسکے ماتھے پر کئی شکنیں ابھری،

اسنے دوسری تصویر دیکھی،

یہ گاؤں کی تھی،

جس پر بھی تاریخ درج تھی، مگر یہ دوسرے اسٹوڈیو کی تھی،

جیسے تصویر کھینچ لی ہو اور اور یہاں نکلوائی بعد میں ہو،

اور اسکے پیچھے تاریخ بھی ہاتھ سے لکھی گئی تھی،

9 ستمبر 1984 اس میں وہ بچہ تقریباً ایک سال کا تھا،

اس لڑکی نے سر پر حجاب باندھا تھا،

اور مرد کے چہرے پر داڑھی تھی،

اور ساتھ ہی ان کے ایک بوڑھی عورت کھڑی تھی،

علی کی آنکھیں پھیلی،

وہ داڑھی والے شخص کو پہچان گیا تھا شاید،

اسنے تصویر پر غور کیا،

شاید یہ اسکا وہم نہ ہو،

وہ کھڑا شخص یماش پاشا تھا،

مگر یہ عورت اور بچہ کون تھے؟

سوال یہی تھا،

کیا یہ بچہ یماش پاشا کا بیٹا تھا؟

اسنے عجلت کے عالم میں دوسری تصویر بڑھائی،

اب دو بچوں کا اضافہ تھا،

اور وہ بچہ قریباً دس سال کا تھا،

www.novelsclubb.com

وہ بچہ قھرمان تھا،اسکی سبز آنکھیں تھیں،

ساتھ ہی قھرمان کی ماں کھڑی ہوئی تھی،

اور گود میں ایک سال کی لڑکی تھی،

اور زمیں پر ایک اور بچہ۔ تھا، ممکن تھاوہ سلیم ہی تھا،

"یہ تو تائی امی ہیں!" علی کے ماتھے پر کئی شکنیں ابھر آئیں تھیں

پھر اسنے پچھلی دو تصویروں سے اس عورت کو میچ کیا،

مگر نقوش سے لیکر انداز تک سب مختلف تھا، کوئی اندھا بھی بتا دیتا کہ یہ دونوں الگ لڑکیاں ہیں،

www.novelsclubb.com

وہ تو پھر علی تھا،

"اسنے کڑیاں جوڑنا شروع کیں،

اسے یاد تھا سلیم اور قھرمان کی ایک بہن تھی، جو کار حادثے میں مر گئی تھی،

اور یہ بھی معلوم تھا کہ سلیم اور قھرمان کی صرف ایک ماں تھی اور یماش پاشا کی

صرف ایک بیوی تھی،

جو اسی کار حادثے میں مر گئی تھی،

مگر پھر یہ لڑکی کون تھی،؟

یہ بچہ کون تھا،

کیا سلیم اور قھرمان کا ایک اور بھائی تھا،

علی کو اپنا دماغ بند ہوتا محسوس ہوا،

اسنے تمام وہ چیزیں اٹھا کر اپنے لاکر میں رکھ دیں،

وہ کل اس پر تفصیلی بات کرے گا،

www.novelsclubb.com

اور ممکن ہے، یماش پاشا۔ کے اغوا میں اس میں کوئی نہ کوئی راز ہو،

مگر جو نیند اسکی آنکھوں۔ میں تھی وہ دور دور تک اب غائب ہو چکی تھی،

اسنے سگریٹ نکالی، اور لبوں میں دبائی،

المیرا کی موجودگی میں وہ ان تمام چیزوں کو فراموش کر بیٹھا تھا،

مگر ابھی المیرا کا معصوم مسکراتا چہرہ نہیں تھا، اسلیے اسنے دماغ پر پڑتے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لیے اس جان لیوا سگریٹ کو لبوں سے لگا لیا،

المیرا کی موجودگی اور اسکی خوشبو، اس کے زہن میں ایک خوشگواری کا عنصر چھوڑ جاتی تھی،

ابھی نہ تو وہ تھی اور نہ اسکی خوشبو!

اسے المیرا سے محبت نہیں تھی،

اسے المیرا کی عادت ہو گئی تھی،

اور عادت محبت سے زیادہ جان لیوا ہوتی ہے،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•••»»»»»»

کراچی کے علاقے شاہ فیصل ٹاؤن میں ایک دو منزلہ عمارت تھی، جس کی حالت کافی حد تک درست تھی،

اس عمارت کی دوسری منزل پر ایک کمرے کی کھڑکی سے سورج کی دھوپ اندر ٹیبل پر رکھے نیوز پیپر پر گر رہی تھی،

جس پر 14 اپریل 2003 کی تاریخ درج تھی،

صوفے پر بیٹھی ایک لڑکی رو رہی تھی، اور پروفیسر وہاج حمدانی اسکے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے،

وہ کافی جوان تھے، ان کی بیگم ان کے ساتھ تھی،

اور سامنے بیٹھی لڑکی کو وہ روتے ہوئے دیکھ رہے تھے،

"بھائی میں نے اپنی زندگی خود برباد کر دی!" اسنے روتے ہوئے کہا،

پروفیسر وہاج نے تاسف سے اس لڑکی کو دیکھا،

پھر اپنی بیگم کی طرف اشارہ کیا کہ وہ اس کو پانی پلائے،

بیگم بھی نگاہوں کا اشارہ سمجھتے ہی فوراً پانی کا گلاس لے آئی،

"سفیان اچھا لڑکا ہے، اور تمہیں کچھ علی کا بھی خیال کرنا چاہیے یوں چھوڑ دینے

سے معاملات سلجھ تو نہیں جائیں گے "انہوں نے پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھایا،

وہ عورت ہچکیوں سے رو رہی تھی،

"نہیں بھائی، میں اپنے بچے کو ان حیوانوں کے بیچ نہیں چھوڑ سکتی! اور سفیان، وہ

بھی میری بات نہیں سمجھ رہے، وہ کہتے ہیں اپنے بھائی کو نہیں چھوڑیں گے!" اس

لڑکی نے پانی کا گلاس ہاتھ سے پیچھے کیا، اور روتے ہوئے اپنا موقف رکھا،

اسکی آنکھیں علی جیسی تھیں،

یا یہ کہا جائے کہ علی کی آنکھیں اس کی طرح تھی،

رنگ صاف اور لمبے بال،

جو گھٹنوں سے بھی نیچے تھے،

دبلی پتلی سی تھی وہ عورت، اسے عورت کہنا ناانصافی ہی تھی، کیونکہ وہ ابھی بھی

اٹھارہ برس کی لگتی تھی،

وہاج حمدانی خاموش ہو گئے، اور اسے دیکھتے رہے،

www.novelsclubb.com

"وہ کیسے اپنے بھائی کو چھوڑ دے؟"

"کیا تم مجھے چھوڑ سکتی ہو؟"

ٹھنڈے مزاج اور دھیمے لہجے میں سوال کیا گیا،

وہ ایک پل کے لیے لاجواب ہو گئی،

"مگر بھائی آپ اسکی طرح مافیا کے کارندے نہیں ہیں" کچھ لمحے بعد اسنے اپنی طرف سے ایک مضبوط دلیل دی،

پروفیسر کچھ کہہ نہ سکے،

"تو تمہارا بیٹا علی! اور تمہاری بیٹی زینب! کیا کرو گی تم ان دونوں کا؟؟" اسنے بستر پر جھولے پر لیٹی آنکھیں بند کی ہوئی زینب کو دیکھا،

وہ دو مہینے کی بچی تھی،

اسکی ڈیلیوری یہیں ہوئی تھی، اس لیے اس کی خبر سفیان کو نہیں تھی،

کیونکہ خبر یہ پہنچائی گئی تھی کہ لڑکی ہوئی تھی اور پیدا ہوتے ہی مر گئی تھی،

"وہ ان کے لیے مر چکی ہے بھائی،اور آئندہ کے لیے میں اور میرا بیٹا علی بھی مر جائیں گے "اسنے حتمی فیصلہ سنایا تھا،وہ جانتی تھی یماش پاشا نے اسے گھر سے نکال دیا تھا،اور جاتے وقت علی کو اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا،

"تم علی کو کبھی دیکھ نہیں پاؤ گی !"پروفیسر نے اسے آنے والے مستقبل سے ڈرایا،

"بھائی آپ پریشان نہ ہوں میں۔آپ کو تنگ نہیں کرونگی،،میں دارالامان میں رہ لونگی"اسنے وجہ شاید یہی سمجھی کہ شاید بھائی رکھنا نہیں چاہتے اسلیے ایسا کہہ رہے ہیں،

اور اسے مستقبل کا خوف دلا کر پیچھے ہٹنے کو کہہ رہے ہیں،

پروفیسر وہاج اسے کچھ لمحے دیکھتے رہے یونہی،خالی نظروں سے

"اس واقعے نے تمہاری سوچ کو منفی کر دیا ہے شائستہ سفیان پاشا!"

پروفیسر نے کافی سخت لہجے میں بات کہی تھی،انہیں اس کی یہ بات بہت ناگوار گزری تھی،

شائستہ نے آنکھیں بند کر لیں،

مگر اسکے گال پر یونہی آنسو تھے،

جنہیں اس نے نہیں پونچھا تھا،

ٹیلی فون جو ٹیبل کے ساتھ رکھا تھا بج اٹھا،

گھنٹی تھی جیسے کسی بری خبر کی پہلے ہی نوید سنا دی تھی اس نے،

پروفیسر ایک خفیف نظر اس پر ڈالتے،

اپنی جگہ سے اٹھے، وہ فون سننے کے لیے اٹھے تھے،

اپریل کے موسم کی گرم ہوا کمرے میں آ رہی تھی،

"بھابھی میں سفیان کے ساتھ نہیں رہوں گی،"

"میں اس سے طلاق لے لونگی"

"میں اپنے علی اور زینب کو قربان نہیں کر سکتی!"

وہ روتی ہوئی کہہ رہی تھی،

www.novelsclubb.com

مگر اسکا دل بے چین تھا،

بھابھی ساتھ بیٹھے اسے تسلیاں دے رہی تھیں،

شائستہ اور سفیان کی شادی محبت کی شادی تھی،

سفیان پاشا اسکی دوست کے بھائی کا دوست تھا،

اسکا بھائی اعلیٰ تعلیم کے لیے باہر پڑھنے گیا تھا،

وہیں اسکی دوستی سفیان سے ہوئی تھی،

اسکی دوست نازنین کی شادی پر جب وہ لاہور گئی تو تب اسکی ملاقات سفیان سے ہوئی،

www.novelsclubb.com

گورا خوبصورت اور کھڑے نقش کا مالک،

جس کا دراز قد تھا،

وہ سہیل کے ساتھ ہی لاہور آیا تھا،

جب سفیان نے پہلی بار شائستہ کو دیکھا، تو وہ اسے کافی اچھی لگی،

چند دن وہ وہیں رہی، مگر انہی دنوں ان دونوں کی بات چیت بڑھ گئ،،

جب وہ کراچی آئی تو اکثر ٹیلی فون پر بات کیا کرتی،

مگر زیادہ ترجیح خطوط کو دیتی، کیونکہ یہ انداز اسے دلچسپ لگتا،

لمحہ بہ لمحہ انتظار ایسے معلوم ہوتا جیسے محبت قطرہ قطرہ بڑھتی جا رہی ہو دونوں کے مابین،

جب چند مہینوں بعد سفیان پاشا لاہور سے چلا گیا تو رابطہ بالکل منقطع ہو گیا،

وہ بھی خاموش رہنے لگی،

اسے اچھی طرح یاد تھا، دسمبر کے آخری دن تھے، نئے سال کو آنے کی جلدی تھی،

سردی کا زور تھا،

جب سفیان پاشا اس کے لیے رشتہ لے کر آیا تھا،

منہاج اور یماش پاشا کے ساتھ،

اور ساتھ میں یماش پاشا کی بیوی تھی،

تہمینہ یماش پاشا,

اس وقت تو انہوں نے بتلایا تھا، کہ کپڑوں کا کاروبار ہے،

وہاج حمدانی تو راضی نہیں تھے، نہ ہی ان کے والدین اس رشتے پر،

مسلہ یہی تھا کہ وہ دور رہتے ہیں جان پہچان نہیں کیسے اپنی بیٹی کسی پرائے کے ہاتھ بھیج دیں،

مگر شائستہ نے ضد کی،

کھانا پینا چھوڑ دیا،

اور گھر سے بھاگ جانے کی دھمکی تک دی،

اسکی اس جنونی کیفیت کو دیکھتے ہوئے مجبورا انہیں ہاں کہنی پڑی

منع کرنے کی وجہ بس یہی تھی کہ وہ سفیان پاشا کو نہیں جانتے،

مگر بیٹی کے اس اعتماد نے ان کو گھٹنے ٹیک دینے پر مجبور کر دیا،

مگر شادی کے چھ سالوں بعد اسے جو معلوم ہوا،

اسکی تو اس نے کبھی توقع نہیں کی تھی،

یماش پاشا کے گھر پر حملہ ہوا، تھا،

اور وہ بھی پولیس کا چھاپا،

وہ سات مہینے کی حاملہ تھی،

جب رات کے پہر تیز سائرن کی آواز سے آنکھ کھلی،

اور کھڑکی سے پیلی روشنی آرہی تھی،

سفیان بھی یونہی ہر بڑاہٹ کے عالم میں اٹھا،اور نیچے کی طرف بھاگا۔

اور وہ بھی ساتھ ہی ائی، مگر اسے چلنے میں دشواری ہو رہی تھی،

جب اسنے دیکھا کہ سب۔۔۔۔

پروفیسر وہاں آئے، چہرہ کسی سوگ میں ڈوبا ہوا تھا،

اپنے بھائی کی حالت کو دیکھتی وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی, اور ناآشنائی سے اسے

دیکھا،

"اسکا سامان پیک کرو!" پروفیسر نے زینب کی طرف اشارہ کیا،

وہ لاعلمی میں اپنے بھائی کو دیکھتی گئی،

"بھائی کیا ہوا ہے؟ء" اسے کچھ برا ہو جانے کا شدت سے احساس ہوا،

پروفیسر کی بیگم بھی دل پر ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھی،

انہوں نے ایک تاسف سے نگاہ گھمائی، پھر گہرا تنفس بھرتے ہوئے اس شائستہ کو

دیکھا،

جس کے چہرے پر ہیجان کی کیفیت طاری تھی

"خدا کے لیے مجھ سے کہیں سفیان کو کچھ نہیں ہوا ہے" اسنے خود ہی نتیجہ اخذ کیا اور

گھبرائے ہوئے لہجے میں گویا ہوئی،

"تمہاری بیٹی یتیم ہو گئی ہے شائستہ!" پروفیسر اس وقت ضبط کی انتہا پر تھے، انہوں

نے خود کو مضبوط ظاہر کرنے کے لیے آنسو روکے تھے،

جبکہ شائستہ زمین پر گر گئی, اسے یقین نہیں ہوا ایسا کچھ سچ ہو بھی سکتا ہے؟

"میں مر جاؤ گی! بھائی!"

وہ بڑبڑائی،

"میں نے ایسا نہیں چاہا تھا".

اسکی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر نکلا،

"وہ کیسے مر گیا بھائی"

اسکا جسم ارتعاش کی کیفیت میں مبتلا ہو گیا،

"اپنی بیٹی کو دیکھے بغیر کیسے مر گیا!" شائستہ نے اپنا سر پیٹا اور زور زور سے رونے لگی،

حتی کے اسکی گردن رگیں ابھر آئی،

"وہ نہیں مرا بھائی" وہ چیخی! وہ حواسوں میں نہیں تھی،

پھر وہ ہنسنے لگی، اتنا کہ آنکھوں سے آنسو نکلتے اور وہ مصنوعی ہنس رہی تھی، پروفیسر کو

احساس ہوا اتنی بڑی خبر اسے یوں نہیں سنانی چاہیے تھی،

مگر اب وہ کہہ چکے تھے،

اور جلد یا بدیر اسے اس اذیت سے گزرنا ہی تھا

"آپ مجھ سے جھوٹ بول رہے ہیں نہ!"

"تاکہ میں چلی جاؤں ادھر"

اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے بات کہی،

اگر کوئی اسے اس حالت میں دیکھتا

تو یقیناً اسے حواس باختگی کا شکار کہہ دیتا،

"سن لیں بھائی میں کہیں نہیں جاؤنگی،"

اسنے ہنستے ہوئے پروفیسر کو دیکھا،

اور ایسے بات کہی جیسے کوئی بہت ہنسی کی بات ہو گئی ہو،

پھر ان کے مقابل کھڑی ہو گئی،

www.novelsclubb.com

"سن رہے ہیں نہ آپ"

اسکی آواز تیز تھی

"سن رہے ہیں نہ"

اب اسکی آواز بلند ہو گئی مزید

"مجھ سے یہ مزاق نہیں کریں،"

اسنے شہادت کی انگلی دکھائے ان کو دھمکایا،

جبکہ پروفیسر کے چہرے پر بس تاسف تھا،

اداسی تھی،

www.novelsclubb.com

"سن رہے ہیں نہ!!"اب وہ حلق کے بل چینخی تھی,اسنے ہر لفظ اتنا چینخ کر بولا

کہ گھر کی ہر دیوار نے اسکا گریہ سنا،

گھر کی ہر چوکھٹ نے اسکے اس آواز کا درد سنا،

پروفیسر جانتے تھے،

وہ سفیان سے کتنی محبت رکھتی تھی،

اسکے دماغ نے یہ صدمہ برداشت نہیں کیا،

انہوں نے شائستہ کو خود سے لگالیا،

"بھائی!"

اسکا ضبط ٹوٹ گیا

"آج میں مر گئی بھائی!!"

"سفیان مر گیا بھائی"

وہ ایسی ہیبت ناک طریقے سے رو رہی تھی،

چہرہ مکمل سرخ ہو گیا تھا

"میرا علی یتیم ہو گیا بھائی"

"میری زینب یتیم ہو گئی بھائی"

اسے اپنی اولاد کا غم کھانے لگا،

www.novelsclubb.com

"ہائے میرے بچے بھائی"

پھر اپنا سر پیٹ کر اسنے خود کے منہ پر طمانچے مارے،

اسکے آنسو وسے پروفیسر کا شرٹ بھیگ گیا پورا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

"علی استنبول اگیا ہے،" خانزادہ نے سبینہ کو خبر دی، وہ بھری محفل چھوڑ کر ادھر سے آگئی تھی،

"لعنت ہو تم پر! کتنی منحوس خبر سنا رہے ہو مجھے!" سبینا پھنکاری اور نخوت سے خانزادہ کو دیکھا،

وہ اسکا شوہر تھا، مگر اسکے لہجے سے لگتا جیسے دونوں کے مابین بس ایک ہی رشتہ ہو،

باس اور ملازم کا بس!

کوئی یقین نہیں کر سکتا تھا یہ وہی عورت تھی جو چند لمحے پہلے انسانیت پر بیان دے

رہی تھی،

تمام کریڈٹ اپنے شوہر کے نام کیا تھا اسنے،

وہ دونوں ایک تنگ گلی میں کھڑے تھے،

وہ گلی صاف ستھری تھی،

اور بہت سے دروازے اور کھڑکیاں اس گلی میں کھلتی تھیں،

"مجھے تو سوچ کر ہی پیٹ میں گرہیں پڑ رہی ہیں کہ اگر گل خانم کا قصہ کھل گیا تو اور اگر اسے معلوم پڑ گیا کہ گل خانم اس کی بہن تھی تو!" خانزادہ نے اپنی بات رکھی،

وہ سفید گھر کی دیوار پر چوٹیوں کی قطار کو دیکھ رہی تھی جو اپر کی جانب جا رہی تھیں،

حالانکہ جو وہ سوچ رہی تھی یہ اسکے بالکل برعکس بات تھی، مگر اسکی آنکھیں انہیں لال چونٹیوں کے گروہ پر تھی،

جو کافی محنت سے اپنا کھانا کمر پر لادھے اپر کی طرف بڑھ رہی تھی،

"تمہیں معلوم ہے، تم سے زیادہ بہادر تو یہ چیونٹیاں ہیں، جو رستے میں رکاوٹ

آنے پر الٹے پاؤں نہیں پھر جاتی بلکہ نیا راستہ تلاش کرتی ہیں! مگر اپنی منزل نہیں بھولتی "سبینہ نے محویت سے ان چیونٹیوں کو دیکھا، جہاں وہ چیونٹیاں اب بھی ایک ہی قطار میں چل رہی تھی،

"ہم نے گل خانم کو مار دیا ہے" خانزادہ کا منہ میں دل آیا، اور علی کی دہشت کے باعث اسکا رنگ زرد پڑ چکا تھا،

"ہم نے نہیں مارا! اسنے خود زہر پیا تھا" سبینا نے دانت بھینچے اس دن کی طرف اشارہ کیا،

"مگر مجبور ہم نے کیا تھا" وہ کھوکھلے لہجے میں بولا، اسکی آنکھوں میں خوف تھا،

"اگر تم اپنی بکواس بند نہیں کروگے تو میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی مارو گی،" وہ بالوں کو جھٹکتی ہوئی وہاں سے چلی گئی،

وہ اسکی پشت دیکھتا رہا، وہ جا چکی تھی،

خانزادہ پریشان تھا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

المیرا اور گل رعنا شام چار بجے کے قریب ایک مشہور مال میں موجود تھیں،

جس کے اوپر واضح اس مال کا نام بڑے لفظوں میں لکھا تھا،

اور ارد گرد گرین اور یلو مکس ایک کلر تھا جس سے مچھلی جیسا ڈیزائن بنایا گیا تھا، وہ

مچھلی نہیں بنی تھی، بس اس جیسی ساخت تھی،

جو کثیر تعداد میں پھیلی ہوئی تھی،

وہ شیشے کے دروازے سے اندر داخل ہوئی،

ایک طرف برگر کنگ، تھا اور دوسرے ہاتھ کی طرف سب وے,

المیرا نے طائرانہ نگاہ گھمائی،

پھر وہ دونوں اندر گھس گئے، بہت سے لوگ تھے جو شاپنگ کر کے باہر نکل رہے

تھے،۔اور کچھ شاپنگ کی غرض سے اندر جا رہے تھے،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سب سے پہلے اندر آتے ہی ایک اسٹال لگا تھا جس پر بہت سی اسٹابریزز رکھی ہوئی تھی اور بیریز اور تھیں،

انہوں نے اسے نظر انداز کیا،

چند قدم دور چلتے ہی ایک پرفیوم کی دکان پر وہ دونوں رک گئے،

المیرا علی کی دی ہوئی کچھ رقم احتیاط کے طور پر رکھ آئی تھی

"یہ اچھا ہے نہ؟" اسنے المیرا کی ناک کی طرف اپنی ہتھیلی کی،

وہ بہت تیز خوشبو تھی اور المیرا کو تیز خوشبو نہیں پسند تھی،

اسکے ماتھے پر بدمزگی سے بل ابھرائے،

www.novelsclubb.com

سیلز مین نے ان دونوں کو دیکھا، وہ بھی پیشورانہ انداز میں پرفیومز دکھا رہا تھا،

"تمہیں اچھی لگ رہی ہے تو لے لو!" المیرا نے سرسری انداز اپنایا،

"ہاں یہی اچھا ہے، تم اپنے لیے نہیں لو گی؟" گل رعنا نے اسکی طرف اور پرفیوم کا بل ادا کیا،

"نہیں میں خوشبو نہیں لگاتی!" اسنے سچ بات کہی،

اسے۔پرفیومز لگانا یا کسی قسم کی بھی خوشبو لگانا پسند نہیں تھی،

گل رعنا نے وجہ نہیں پوچھی،اور نہ وہ پوچھنا چاہتی تھی،بس لاپروائی سے کاندھے اچکاتی اب آگے بڑھ گئی وہ اسکے پیچھے پیچھے چل رہی تھی،

اسے ایک چیز سمجھ نہیں آرہی تھی،

بس دماغ میں رات والی بات ہی گھوم رہی تھی،

جب علی سے وہ بات کر کے فارغ ہوئی تو خالد بے نے دروازا کھٹکھٹایا اور اندر داخل ہوئے،

www.novelsclubb.com

المیرا انہیں دیکھ ضرور چونکی تھی،

"بیٹھ جاؤ پیاری بیٹی" وہ ایک کرسی کھینچ کر بیٹھے اور المیرا کو سامنے بیٹھنے کا کہا،

وہ وہیں بیٹھ گئی،

"میں جانتا ہوں تم صبح والی بات سے پریشان ہو گی! مگر تمہارا حق ہے یہ جاننا کہ تم

علی کے بارے میں کچھ جانو!"انہوں نے نہایت نرم اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں بات کہی تھی،

وہ یونہی تذبذب کا شکار تھی،اور خالی آنکھوں سے خالد بے کو دیکھ رہی تھی،

ان کی جھلک پروفیسر میں بہت آتی تھی،

"کیا تم اس تصویر کو جانتی ہو جو ادھوری چھوڑی گئی تھی،"انہوں نے اسی تصویر کا زکر کیا،جب وہ علی کے فلیٹ میں بار گئی تھی،

تو سامنے ایک پینٹنگ دیکھی تھی،

جو ادھوری تھی،اسے بڑا تعجب ہوا تھا کہ کینوس میں اس ادھوری تصویر کا کیا مطلب ہے،

جس کے آدھے حصے پر رنگ بکھرے ہیں اور آدھا یونہی خالی چھوڑا گیا ہے،

یہ ایک لڑکی کی تصویر تھی،

جسکی بھونیں بہت گھنی تھیں،اور ناک سیدھی،اور گلابی ہونٹ جس میں آدھا

رنگ تھا، صرف چہرہ رنگین تھا،اور اسپر کچھ عجیب قسم کے نشان بھی تھے،

جیسے خون کے نشان ہوں،

"اس تصویر کا کیا مطلب ہے؟"المیرا ششدر نظر آئی،

وہ تصویر اسے اس دن کے بعد سے نہیں دکھی تھی،نہ ہی اس نے غور کیا تھا اس پر کبھی،

"وہ علی کی ماں تھی،اور جس نے یہ تصویر بنائی تھی وہ اسکا باپ سفیان پاشا تھا" وہ زمین پر بچھے خوبصورت قالین کو گھور رہے تھے،

اور المیرا ان کے چہرے کو،

www.novelsclubb.com

"اسکا باپ ایک تاجر تھا،اور ماں ایک سادہ سی خاتون تھیں،ان کے درمیان اختلافات تھے،

اور اسکی ماں باپ کو چھوڑ کر چلی گئی،،

اور سفیان پاشا نے اس تصویر کو ادھورا چھوڑ دیا،۔

اور تقریباً دو مہینے بعد کسی نامعلوم افراد نے اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا،

مگر افسوس اس بات کا ہے، علی نے اپنے باپ کو مرتے ہوئے دیکھا اپنی آنکھوں سے،

اور اس شخص نے نا صرف سفیان کو مارا، بلکہ علی کی جان بھی لے لی،

وہ اس وقت پانچ سال کا تھا،

مجھے یاد ہے جب سفیان کا لاشہ حویلی میں آیا اس وقت صبح ہو رہی تھی،

اور علی کی ننھی انگلیاں اپنے باپ کی انگلیوں میں جکڑی تھی،

وہ سہم سا گیا تھا، جب میں نے اسے خود میں چھپا لیا تھا،"

یہ کہتے وقت خالدہ بے کی آنکھیں بھیگ چکی تھیں، وہ اپنی جھریوں زدہ ہاتھ سے آنکھوں کو صاف کر رہے تھے،

المیرا نے لب بھینچ لیے, وہ شاید آنسو پر ضبط رکھنا چاہتی تھی،

"وہ روزانہ رات میں ڈر جاتا تھا، برسات سے اسے نفرت ہو گئی تھی،

اسکا دل معصوم تھا،اور یہ سانحہ اسکے زہن سے کبھی نہیں نکل سکا،

علی کا بچپن اسی دن ختم ہو گیا تھا!"اب خالد بے نے اسے دیکھا اسکی آنکھیں اور

چہرہ دونوں سرخ تھے،

خالد بے نے اپنے آنسو پونچھے!

"علی اس کہانی کی طرح ہے، جس میں اتنی گرہیں جن کو سلجھاتے ہوئے تم بھی

بد گمانی سے گزرو گی مگر وعدہ کرو اسے کبھی نہیں چھوڑو گی!"

انہوں نے ایک امید کے تحت وعدہ مانگا،

وہ جانتے تھے جب یہ بات کھلے گی تو کتنا ہنگامہ ہو گا،

وہ یہ بھی جانتے تھے المیرا اسے چھوڑ دے گی،

اسلیے وہ اسے زہنی طور پر پہلے ہی تیار کر رہے تھے،

کہ کسی بد گمانی سے گزرو تو تب بھی علی کو نہ چھوڑنا،

المیرا کو ان کی بات سمجھ نہیں ائی،

مگر پھر بھی وعدہ کر گئی،

اب وہ اس وعدے کے لیے سوچ رہی تھی،

آخر خالد بے نے ایسا وعدہ کیوں لیا تھا اس سے،

گل رعنا اور وہ ابھی بھی مال میں گھوم رہے تھے،

اسنے خنساء اور ثوبیہ کے لیے اسکارف لیا تھا،

اور عائشہ کے لیے چاکلیٹ،

"المیرا!" وہ واپسی کے لیے باہر نکل رہے تھے جب یک گل رعنا کے قدم رک گئے،

www.novelsclubb.com

اسنے گھوم۔ کر دیکھا، گل رعنا کے ہاتھ میں شاپنگ بیگز تھے مگر وہ ابھی بھی اپنے ہاتھ میں کچھ تلاش کر رہی تھی جیسے کچھ کھو گیا ہو،

وہ چہرے پر پریشانی کی لکیریں ڈال کر اسکے پاس آئی،

اور بے چین آنکھوں سے اسے دیکھا،

"کیا تم کچھ ڈھونڈ رہی ہوں؟"المیرا نگ سوال۔کیا اس نے پہلی بار گل رعنا کا اتنا گھبرایا ہوا چہرہ دیکھا تھا،

"میری انگھوٹی گم ہو گئی ہے!"اسنے وہی گھبرایا ہوا انداز اپنایا،

المیرا کے ماتھے پر مزید شکنیں ابھرائی،اور وہ بھی مدد کرنے لگی،اپنے بیگز میں اور نیچے ارد گرد دیکھنے لگی،

"کیا بہت قیمتی تھی؟"اسنے سرسری انداز میں پوچھا،اسکی نظریں اب بھی فرش پر دور تک جا رہی تھیں،

ہو سکتا ہے اسنے گرادی ہو ادھر کہیں،

"میرے لیے بہت قیمتی ہے!"اسکی صورت پر اداسی کے کالے بادل منڈلانے لگے،

حالانکہ وہ بہت مضبوط لڑکی تھی،مگر کیوں اتنی جزباتی ہو رہی تھی،

"کیا وہ ہیرے کی تھی،؟"المیرا نے مزید سوال کیا،تاکہ ڈھونڈنے میں آسانی ہو،

www.novelsclubb.com

"نہیں المیرا، وہ سادی سی ہے کالا پتھر جڑا ہوا ہے اس میں !" گل رعنا جھنجھلاہٹ کے عالم میں بولی،

المیرا کو بڑی عجیب لگی یہ بات، کہ وہ ایک عام سی انگھوٹی کے لیے اتنا کیوں مچل رہی ہے،۔

"مجھے نہیں لگتا کہ تم اتنے بڑے مال میں اسے ڈھونڈ پاؤ گی" المیرا نے جواباً کہا جس پر گل رعنا نے اسے گھورا،

"تم ٹھیک کہتی ہو ! تمہیں دیر ہو جایے گی، گھر چلی جاؤ، میں جب تک یہ نہ ڈھونڈ لوں مجھے سکون نہیں آئے گا ! اور تم ایک کام کرنا یہ بیگز ساتھ لے جاؤ میں صبح لے لونگی تم سے"

گل رعنا نے اسے اپنے بیگز تھما دیے اور بغیر کچھ سنے بولے وہ سیدھا چلتی چلی گئی،

المیرا اسے روکنا چاہتی تھی مگر وہ آگے جا چکی تھی،

المیرا کو سمجھ نہ پڑی آخر ایسا بھی کیا خاص تھا اس انگھوٹی میں،

وہ کاندھے اچکایے باہر کی طرف اگئ،

اب اسکا رخ خنساء کے گھر کی طرف تھا،رات ہونے والی تھی،قریب مسجد سے

مغرب کی اذان کی آواز آرہی تھی،

اسنے ٹیکسی کا انتخاب کیا،رات کے اندھیرے بڑھتے ہی جارہے تھے،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

••••»»»»»»

"قھرمان بھائی! کیا بابا دوسری شادی بھی کر سکتے ہیں؟" وہ بیسمنٹ میں موجود

تھے،سامنے ٹیبل پر وہی تصویریں رکھی تھی،

اور قھرمان ہاتھ باندھے کھڑا کسی گہری سوچ میں تھا،

ایسے لگتا جیسے کسی قلعے کے اندر ہوں،

اور منگولوں نے حملے کا کہہ دیا ہوں،

وہ دیواریں جتنی قدیم تھی وہاں کا ساز وسامان اتنا ہی جدید تھا،

خوبصورت قالین بچھا تھا۔اور دیوار پر ایک ایل۔سی ڈی لگی ہوئی تھی،

ساتھ چند صوفے تھے ایک ٹیبل تھی،

یہ جگہ شاید ان کے خفیہ منصوبہ بندی کے لیے استعمال ہوتی تھی،

کیونکہ یہاں پر سوائے ان کے کوئی نہیں آتا تھا،

"یہ دیکھو علی،

یہ گاؤں اور یہ گھر کو تم جانتے ہوں یہ کس کا ہے؟؟"

اسنے ایک تصویر کے پیچھے کا منظر دیکھایا،

علی نے تصویر پر غور کیا،

www.novelsclubb.com

یہ وہی گاؤں تھا جہاں اکثر اوقات یماش پاشا جایا کرتے تھے،

علی کی آنکھیں پھیلی،

"یہ تو منصور کا گھر ہے،اسکا مطلب منصور،!!!"جیسے آگے کا معاملہ وہ خود سمجھ گیا

ہو،

"ہم۔کل ہی ادھر جائیں گے بھائی!"

قھرمان نے علی کا چہرہ دیکھا،

"علی" وہ نا سمجھی سے علی کو دیکھ رہا تھا کہ پہچاننے کے باوجود وہ غلط نام کیوں لے رہا ہے،

جب علی نے آنکھوں نے اشارے سے قھرمان کو کچھ بھی کہنے سے منع کیا،

پیچھے وہ ایک سایہ دیکھ سکتے تھے، کوئی ان کی بات سن رہا تھا،

علی نے غصے سے لب بھینچ کر اسے دیکھا،

قھرمان نے اسکا بازو پکڑ لیا،

www.novelsclubb.com

"ہم کل ہی جائیں گے یہاں سے" وہ بھی بن کر بولا، اب وہ سایہ دور جاتا دیکھائی دیا، اسکا مطلب صاف تھا جیسے اسکا کام ہو گیا ہے،

"علی!"۔قھرمان نے نظروں سے اشارہ کیا، کہ وہ اچک کر پکڑ لے اس کو،

اور علی نے بھی یہی کچھ کیا،

وہ دوسرے راستے سے تیزی سے دیواریں پھلانگتا ہوا،اس جاسوس کی گردن دبوچ چکا تھا،

وہ پھڑ پھڑایا،

"کس نے بھیجا ہے تمہیں؟"دانت بھینچ کر علی نے سوال کیا،

قھرمان اسکے پیچھے آچکا تھا،

وہ تینوں اس وقت چھت پر تھے، ممکن تھا وہ دوسرے گھر کی چھت سے کود کر اندر آیا ہو،جو اکثر بند ہی رہتا تھا،

"علی!!"قھرمان نے گرفت ہلکی رکھنے کو کہا۔وہ دبلا پتلا سا لڑکا تھا،اسی عمر قریب بیس سال تک ہو گی،

قھرمان کو اس پر ترس ایا،

کہ اتنی کم عمری میں کس وجہ سے وہ اس کام میں آگیا تھا،

اس بچے نے منت سماجت نہیں کی،

اور۔ایک تیز دھار آلہ نکال کر شہ رگ کاٹ ڈالی اپنی,

یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ موقع ہی نہ ملا،اسکے ہاتھ چھڑانے کا،

قھرمان کا دل ڈوب گیا ایک بچہ اسکے سامنے مر گیا تھا،

"آہ خدایا!!!"علی تو سخت غصے میں تھا ایک جو راہ ملی تھی منزل تک پہنچنے کی وہ بھی مٹ گئی تھی،

"احمد کو کہو اس کو دفنا آئے!"

قھرمان گردن جھکا کر دلبرداشتہ انداز میں مڑا،

جب اس نعش کے قریب فون بجنے کی آواز موصول ہوئی،،

علی نے جھٹ سے اسکی جیب سے ایک کی پیڈ فون نکالا،

جس پر کوئی نام نہیں تھا،

قھرمان بھی کسی امید کی کرن کے ساتھ قریب ایا،

کال اسنے اٹھالی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مردود آدمی تم اگر سہی خبر نہ لائے تو تمہاری بہن کو حیوانوں کے سامنے چھوڑ دونگا میں!" ایک نہایت تیز آواز ٹکرائی، ایسا لگتا فون پر بکنے والا، ابھی باہر نکل کر لہو پی جائے گا،

علی نے اپنی مٹھیاں بھینچی،

"مجھے خبر مل گئی ہے! اور میں بہت جلد آرہا ہو!" وہ یقیناً ایک مجبور تھا جس کا فایدہ اس اوباش انسان نے اٹھایا تھا،

اور تبھی وہ مر گیا، کیونکہ واپسی پر بھی موت تھی،

اور یہاں بھی،

"اسکی نماز جنازہ کی تیاری کرو" علی کہتا آگے بڑھ گیا، یقیناً اس شخص کی بھی موت قریب ہی تھی،

اور قھرمان یہ جانتا تھا،

اسلیے اسکے پیچھے ساتھ ایا،

www.novelsclubb.com

اور گاڑی میں بیٹھ گیا،

جہاں علی اشتعال انگیزی کے عالم میں بیٹھا ہوا تھا،

"بھائی" علی نے تنبیہ کی

"علی گاڑی چلاؤ!" اسنے بھی تحکمانہ انداز اپنایا تھا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

••••»»»»»»

"تم ظالموں کی قید سے بھاگے کیسے؟" وہ ایک خستہ حال گھر کے سامنے بیٹھا تھا،

جہاں ایک بوڑھا شخص اس سے سوال کر رہا تھا،

اور ساتھ ہی اسکے سامنے بہت سی سیپیاں بکھری تھی،

جن کو صاف کرتا وہ ان میں سے موتی نکال رہا تھا،

سمندری موتی،

اسکی قسمت تھی کہ چند میں نکل جاتے باقی خالی نکلتی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر وہ اس سیاہ موتی کی تلاش میں تھا جس کی کہانیاں اس نے سن رکھی تھی،

اسکے سامنے ایک زخمی سا شخص بیٹھا تھا، پلنگ پر، وہ باہر گھنے درخت کے سائے

میں۔ بیٹھے تھے،

دور دور تک کوئی گھر نہیں تھا ادھر،

سوائے اس خستہ حال جھونپڑی کے،

"یہ بہت لمبی کہانی ہے، میں بہت شکر گزار ہوں آپ کا کہ آپ نے میرا علاج کیا"

وہ شخص تشکر آمیز لہجہ اپناتے ہوئے گویا ہوا،

آواز میں صدیوں کی تھکاوٹ تھی،

وہ بوڑھا آدمی ذولفقار مسکرایا،

"تم جب یہاں آئے تھے تو اس حالت میں نہیں تھے کہ سیدھا کھڑے بھی ہو سکو،

"انہوں نے کل رات کا احوال بتایا،

جس پر وہ مسکرائے بغیر رہ نہ سکا،

"میں یماش پاشاہوں،اور آپ کااحسان مند ہوں !اور بہت جلد میں آپ کواس احسان کابدلہ چکادونگا"انداز وہی مغرورانہ تھا،وہی اکڑ تھی لہجے میں،

مگر وہ بچ کیسے گیا،

اورا گروہ بچ گیا تھاتو کیاوہ کسوٹی پھر شروع ہونے کو تھی،

اسے بچایا کس نے تھا،

وہ باہر کیسے نکل ایا،

کیااسکی رہائی المیرا کی زندگی پر کوئی اثر ڈالے گی؟

وہ یماش پاشا تھا،وہ کوئی آسان ہدف تھوڑی تھا،

یقیناً کچھ تو تھا،ان گھومتی زندگیوں کے گرد،

www.novelsclubb.com

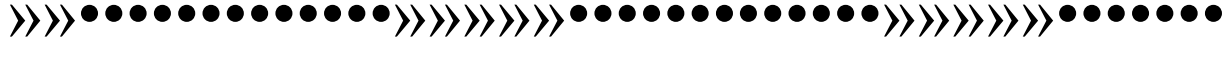

#ناول_تمہارے_ہیں

#رائٹر_لائبہ_سمیع

#قسط_نمبر33

بغیر اجازت کاپی پیسٹ کرنا منع ہے۔۔۔،!!!!

Long episode

"المیرا کے ہاتھ میں رنگ برنگی چوڑیاں تھیں،وہ اس وقت علی کے اپارٹمنٹ میں موجود تھی،

وہ یونی ورسٹی کے لیے پہلے ہی نکل آئی تھی،

تاکہ کچھ لمحے وہاں گزار سکے،

اسے علی کی یاد بھی آرہی تھی اور اسکی بات بھی علی سے نہیں ہوئی تھی،رات کے بعد،

وہ ان رنگ برنگی چوڑیوں کو دیکھنے لگی،

جو علی نے اسے پہنائی تھیں ایک بار،

www.novelsclubb.com

اور اسی دن یہ چوڑیاں اس کے لیے عزیز ہو گئی تھیں،

یقیناً وہ شخص ایسا ہی تھا، جس چیز کو چھو لے اس چیز میں وہ لمس ہمیشہ برقرار رہتا،

اس نے ایک بار پھر اس منظر کو سوچا،

اور سوچتے وقت چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ بھی تھی،

گال پر موجود باریک تل بھی اس مسکراہٹ کے ساتھ پھیل گیا،

جس لمحے علی کے لیے پہلی بار اس کے دل میں جزباتوں نے جگہ بنالی تھی،

بہت چپکے سے وہ اسکے دل میں آ گیا تھا،

وہ لمحہ اسے حرف بہ حرف یاد تھا،

"اس باکس میں کیا ہے؟" علی نے سامنے رکھے ہوئے ایک باکس کی جانب اشارہ کیا، وہ اپنے کپڑے ایک جگہ رکھ رہی تھی،

اور علی اسکی کام۔ میں مدد کروا رہا تھا،

ہاں علی!

www.novelsclubb.com

وہی علی جو اپنی مرضی کا مالک۔ تھا،

وہی علی المیرا کی مدد کروا رہا تھا،

کام میں،

جب اسنے تھوڑے متجسس انداز میں ایک پیلے رنگ کے سادہ ڈبے کی طرف اشارہ کیا،

المیرا نے اسکی نظروں کا تعاقب کیا تو اسکی نظر بھی پیلے ڈبے پر ٹھہر گئی،

وہ پاکستان سے کچھ سامان لائی تھی مگر یہ ڈبہ نا جانے کہاں سے آ گیا،

ہو سکتا ہے سیما نے رکھ دیا ہو،

المیرا کے ماتھے پر شکنیں ابھری،

اسنے اس ڈبے کو اٹھایا،

اور کھولا،،

وہ یک دم خوشی سے اچھلی، علی کو بھی اس کی خوشی پر تعجب ہوا،

www.novelsclubb.com

وہ مزید متجسس ہوا جاننے کے لیے،

اس نے باکس میں جھانک کر دیکھا،

جس میں چند رنگ برنگی کانچ کی چوڑیاں تھیں،

المیرا نے جھٹ سے وہ چوڑیا نکالی اور اپنے ہاتھوں میں ڈالی،

"یہ دیکھو علی کیا یہ خوبصورت نہیں ہیں؟؟" اسنے چہکتے ہوئے کسی معصوم بچے کی طرح اپنی کلائی اس کے سامنے کی، اور چوڑیاں کھنکھنائی،

علی مسکرایا،

دھیمے سے پھر اسکے ہاتھوں میں موجود ان چوڑیوں کو دیکھا،

وہ اتنی پیاری تھیں نہیں جتنی اسکی کلائیوں میں اس وقت لگ رہی تھیں،

اسکے لمس نے ان چوڑیوں کو کتنی رونق بخش دی تھی،

علی نے من ہی من تبصرہ کیا،

"کیا تمہیں چوڑیا اتنی پسند ہیں؟؟" اسنے المیرا کی کتابیں ٹیبل پر رکھی، اور الٹی پالتی

مار کر اسکے سامنے بیٹھ گیا،

"بہت پسند ہیں،" اسنے اسی جوش کے ساتھ جواب دیا،

اور اپنے ہاتھ میں پہنی چوڑیوں پر ہاتھ پھیرا،

"مگر تمہیں کبھی پہنے ہوئے نہیں دیکھا!!" اسنے بغیر اسکی جانب دیکھتے ہوئے،

فون میں مصروف سا بولا،

مگر جواب دینے میں المیرا نے خاصی دیر لگائی،

"ہاں میں نہیں پہنتی، کیونکہ مجھے یہ تکلیف دیتی ہیں" اسنے کچھ سوچ کر اپنے

ہاتھوں سے وہ چوڑیا اتار دی،

کچھ لمحے پہلے کی خوشی اب مکمل غائب تھی، یقینا اسکا موڈ بدل گیا تھا،

وہ ایسے ہی موڈ سوئنگ کا شکار تھی,

اسکی اچانک اس بات پر علی نے نظریں گھما کر اسے دیکھا،

اور فون کو آف کیے برابر میں رکھا،

www.novelsclubb.com

''عجیب لڑکی ہو ابھی تو اتنا چہک رہی تھی، ایک پل میں ہی ساری مسکراہٹ ختم کر دی'' علی نے اس حرکت پر تاسف سے گردن ہلائی،

جب اس کی آنکھوں میں آنسو جمع ہوئے، تو علی یقیناً پریشان ہوا، اسنے فوراً اپنے کہے لفظوں پر نظر دوڑائی،

کہ اس نے کوئی ایسی بات تو نہیں کہہ دی جس سے المیرا کو تکلیف ہوئی ہو،

مگر سمجھ نا آنے پر اپنے سامنے بیٹھی المیرا سے ہی پوچھا،

جو ہتھیلی کی پشت سے اپنے آنسو صاف کر رہی تھی

''المیرا کیا ہوا ہے؟؟'' علی نے پریشانی سے اسے دیکھا،

"کچھ نہیں!'' اسنے آنسو صاف کرتے ہوئے گردن کو دائیں بائیں ہلایا، اور آواز کو نارمل رکھنے کی کوشش کی،

''تمہیں معلوم ہے المیرا؟، میرے بابا کہتے تھے، کہ جب تم کو کوئی چیز تکلیف دے تو سب سے پہلے اسکی وجہ اپنے کسی قریبی دوست کو بتاؤ!، اس سے تکلیف میں کمی

آتی ہے،،علی نے اسکی ہتھیلی اپنے ہاتھوں میں مقید کی،

مغرب ہوئے کئی ساعتیں بیت چکی تھیں،

رات کی سیاہی ہر طرف مائل تھی،

وہ دونوں اس وقت علی کے کمرے میں موجود تھے،

اور المیرا اپنے کپڑے علی کی الماری کے ساتھ رکھی ایک سنگل ڈور کی الماری میں رکھ رہی تھی،

اسلیے اسنے تمام سامان پھیلایا ہوا تھا،

چند لمحے طویل خاموشی کے بعد المیرا نے اسکی بات کا جواب دیا، بلکہ وہ اپنی اس تکلیف کو بتا رہی تھی جو اسے رنگین چوڑیاں دیکھ کر محسوس ہوتی۔ تھی،

اور علی نے بھی اسی زمہ داری سے سنا،

ایک وہ ہی تھا جو المیرا کے موڈ سوئنگز سنبھال سکتا تھا،

"میں اس وقت دس سال کی تھی، جب ماما نے مجھے اور دانیہ کو چوڑیاں لا کر دی تھیں،

چاند رات تھی میں بہت خوش تھی، میں انہیں اپنے ساتھ لگا کر سوئی،(اسکے چہرے پر تکلیف دہ مسکراہٹ آ کر سمٹ گئی،)

سوئی کیا مجھے تو رات بھر نیند ہی نہیں آئی اس خوشی سے کہ صبح عید ہے،

میں اپنا نیا جوڑا، اور اپنی پسند کی چوڑیاں پہنوں گی،

صبح ہم جب تیار ہوئے تو میں اور دانیہ گارڈن میں کھیل رہے تھے، جب دانیہ نے میری پسندیدہ گڑیا توڑ دی،

میں اس وقت بہت غصے میں تھی، پروفیسر نے مجھے فیصل آباد سے لا کر دی تھی وہ، مگر وہ دانیہ نے توڑ دی، مجھے غصہ آیا اور میں نے اسے دھکا دے دیا، وہ زمین پر گر گئی،

اور اسکی ساری چوڑیاں ٹوٹ گئی،(المیرا کچھ پل۔کے لیے رکی، پھر اسنے ہچکی لی پھر دوبارہ بولنا شروع کیا)

"بابا آئے، انہوں نے یہاں یہاں میرے گال پر تھپڑ مارا بہت سے زور سے،(

اسنے اپنے گال کی طرف اشارہ کیا، جیسے وہ درد وہ ٹیس اب بھی اسے محسوس ہوتی ہو،

علی کا دل کٹ کر رہ گیا،

"میں زمین پر گر گئی، وہاں ان ٹوٹی چوڑیوں کے ٹکرے میرے ہاتھ میں لگے،

"دانیہ کی چوڑیاں ٹوٹ گئی تھیں اسلیے بابا نے میری چوڑیا میرے ہاتھ سے اتار کر اسے پہنادی، مجھے بہت دکھ ہوا،

اگر میرے بابا ہوتے ادھر تو وہ بھی دانیہ سے میری چوڑیاں واپس لے آتے، مجھے اس وقت شدت سے احساس ہوا علی کہ میں لے پالک سے بھی بدتر ہوں"

اسکے لفظ آدھے میں منہ میں ہی رہ گئے،

اور ایک اسکی سانس ہلکی سی اکھڑی، اور اسے دھچکا لگا،

زیادہ رونے کی وجہ سے اکثر ایسی کیفیت ہو جاتی ہے،

اس دن کے بعد سے میں نے کبھی چوڑی نہیں پہنی! وہ نشان آج میں میرے ہاتھ

پر کہیں باقی ہے" اسنے اپنی سونی کلائیاں دیکھائی، اسے کہنے میں مشکل ہوئی تھی، وہ ایک بات کہتی پھر سانس لیتی،

علی نے گلاس میں پانی لیا اور اسے پلایا،

اسنے اپنے ہاتھوں سے ہی پانی اسے پلایا تھا،

وہ جب جب ماضی کی کوئی بھی بات بتاتی تو اسکا دل یونہی کٹ جاتا،

اور لگتا جیسے کوئی پرانا زخم اکھڑ گیا ہو،

اور وہ اسے بہت تکلیف دے رہا ہو،

وہ محرومیاں، اسکی زندگی کے ہر حصے میں تھی،

مگر زبان سے بیان کرنا اسکے لیے بہت تکلیف دہ تھا،

علی نے اپنے انگلی کے پوروں سے اسکے آنسو چن لیے،

"تم بھول کیوں نہیں جاتی یہ سب"

المیرا سے زیادہ علی کی آواز میں تکلیف تھی،

اور وہ تکلیف صرف المیرا کی وجہ سے تھی،

وہ جیسا ہو، وہ جتنا بھی اکھڑ دماغ کیوں نہ ہو،

مگر وہ المیرا کو دکھ دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا،

المیرا اسکے لیے اتنی معتبر تھی،،

نا جانے کیوں، اسکا دل بے ساختہ طور پر المیرا کی طرف ہو رہا تھا،

"علی میں نہیں بھول سکتی یہ سب" اسکی غم میں ڈوبی آواز،

علی نے وہ رنگین چوڑیاں اٹھائی، اور المیرا کا ہاتھ اپنے قریب کیا۔

پھر تین تین کر کے ان چوڑیوں کو المیرا کی کلائی میں ڈالا،

"یہ چوڑیاں تمہاری کلائی کی محتاج ہیں المیرا! ان سے ان کا حسن نہ چھینو!" اسنے ان چوڑیوں کو دیکھتے ہوئے تبصرہ کیا، اس دن المیرا کے دل میں علی کے لیے جگہ پیدا ہو گئی تھی،

المیرا نے ان چوڑیوں کو دیکھا، پھر دوبارہ اس پیلے سے سادے سے ڈبے میں بند

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیے ان کو دھیمے سے مسکرائی،

اور علی کے کمرے سے نکلی جب سامنے اس کمرے کے دروازے پر نظر پڑی جو اکثر

بند ہی رہتا تھا،

وہ سادے سے آسمانی رنگ کے کرتے پر جینس پہنے ہوئی تھی،

وہ اس دروازے کے قریب آئی، اس پر وہی بڑا سا تالا پڑا تھا،

اسے تجسس ہوا وہ دروازے کے قریب ہی اگئی،

"اس کمرے میں کیا ہو سکتا ہے؟" نچلا والا ہونٹ دانتوں میں دبائے اس نے تالے

کو اپنے ہاتھ میں لیا،

www.novelsclubb.com

علی کے جانے سے کچھ دن پہلے!

"تم کہاں سے آرہے ہو؟" بازو لپیٹتے ہوئے اسنے پوچھا،

علی تھکا ہوا سا گھر میں داخل ہوا تھا، اسکا حلیہ خاصی بگڑا ہوا تھا،

اسنے خالی سی نظر المیرا پر جماتے ہوئے اسے دیکھا،

پھر گہرا تنفس بھرتا ہوا آگے بڑھ گیا،

المیرا کو اپنے یوں نظر انداز ہونے کا احساس شدت سے ہوا،

المیرا نے دیکھا کہ علی اس بند دروازے کے قریب کھڑا ہو گیا ہے،

اندر اپنے کمرے کی طرف جانے کے بجائے، وہ اس بند دروازے کے پاس کیوں گیا،

وہ محویت سے اسکا ہر عمل دیکھ رہی تھی،

اسنے اپنی جیب سے ایک چابی نکالی،

اور تالے میں گھمائی تالا جھٹ سے کھل گیا،

وہ بغیر کوئی بات کیے اندر چلا گیا،

اور المیرا نے دروازا بند ہونے تک اسے دیکھا، وہ

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہاں سے نکلا تھا۔

اسکی آنکھیں پہلے سے زیادہ سرخ ہو رہی تھیں،

www.novelsclubb.com

المیرا اب وہاں سامنے نہیں تھی،

وہ گلدستے میں لگے پھولوں کی جگہ چینج کر رہی تھی،

علی اپنی جگہ کھڑا اسے دیکھتا رہا،

"میں باہر کام سے گیا تھا،" اسنے خود ہی سامنے سے اسکے ایک گھنٹے پہلے والے سوال کا جواب دیا،

"میں نے کچھ نہیں پوچھا!"

اسنے منہ بنایا پھر بال جھٹکے، اور خفگی سے اسے گھورا،

علی نے چابی کو سامنے رکھ دیا، شیلف میں رکھے ایک چھوٹے سے گلدستے میں اور وہاں المیرا کے ساتھ بیٹھ گیا،

"تم ناراض ہو گئی ہو؟" ٹانگ پر ٹانگ جمائے فون میں اپنی انگلیاں گھوما رہا تھا، اسکا انداز خاصی سرسری تھی،

"میں ناراض کیوں ہونگی تم سے" اسنے بھی کاندھے اچکا لیے لاپروائی دیکھائی،

"یہ وجہ تو تم خود سے پوچھو" فون کو بند کرتا نظر اٹھائے اسکو دیکھا، تو ایک پل کے لیے چونک گئی،

وہ جب یوں اچانک دیکھتا تو المیرا بوکھلا جاتی،

اسے علی کا یوں دیکھنا نہیں پسند تھا،

اور المیرا سامنے رکھے چھوٹے گملے کی مٹی کو اکھاڑ رہی تھی،

تاکہ نئے بیج اس میں بو سکے،،

مگر اب اسکی ہاتھو کی حرکت میں کافی تیزی آگئی تھی،

علی نے اپنی بھوری آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے اسکے ہر عمل کو محویت سے دیکھا،

اسے اس کام۔میں کوئی دلچسپی نہیں تھی،

مگر پھر بھی وہ المیرا کے اس انداز سے کافی محظوظ ہو رہا تھا،

المیرا کے چہرے پر ننھی پسینے کی بوندیں تھیں،

اسکے ہاتھ سے بیج کی تھیلی زمیں پر گر گئی،

وہ یونہی بوکھلاہٹ کے عالم میں جھکی،

علی نے ٹیبل کے کونے پر ہاتھ رکھا اگر وہ ایسے ہاتھ نہ رکھتا تو المیرا کا سر اس کونے سے ٹکرا جاتا،

المیرا مڑی،

علی نے اس وقت سفید ہائی نیک پہنی ہوئی تھی،

اسکے بال بکھرے ہوئے تھے،

المیرا نے اس ہتھیلی کو دیکھا جو بالکل سامنے تھی اسکی آنکھوں کے،

اسکے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہو گئی،

اور علی جانتا تھا یہ بات،

وہ جھٹ سے پیچھے ہوئی،

علی نے اسے خشمگیں نظروں سے دیکھا،

"میں نے دیکھا نہیں" اسنے نظریں ادھر ادھر گھمائے بات کہی، اور بات بدلنے کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کوشش کی،

اسکے چہرے پر شہابی رنگ نے اپنا جادو کیا ہوا تھا،

"باوری!" اسنے المیرا کے گال کھینچتے ہوئے اسے ایک اور لقب سے نوازا، وہ ہمیشہ اسے کسی نہ کسی ایسے لقب سے پکارنے کا عادی تھا،

اتنی محبت سے بس وہی اسکا نام لے سکتا تھا،

المیرا نے اسے دیدے پھیلائے اسے دیکھا جواب اپنے کمرے کی بڑھ گیا تھا،

پھر اپنے گال کو چھوا، جہاں ابھی بھی اسکی انگلیوں کا چھوا باقی تھا،

www.novelsclubb.com

—

وہ شیلف کے پاس گئی اور چابی کو ٹٹولا،

اسے یاد تھا علی نے اٹھائی نہیں تھی چابی وہاں سے،

اس امید سے اس نے اس چھوٹے سے پودے اور کتابوں کے بیچ اس چابی کو تلاش کیا،

"اللہ کرے تم لیکر نہیں گئے ہو!" اسنے کتابوں کو کھنگال ڈالا،

اور ساتھ ہی شیلف کے اپری حصے پر ہاتھ مار کر دیکھا،

اسکی خوش قسمتی کہا جائے یا بد قسمتی اسے وہ چابی ایک گلدان میں رکھی مل گئی، اسکے

چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی، جھٹ سے چابی لیے اسنے دروازے کو کھولا،

اسکا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا،

تجسس چہرے پر ہنوز قائم تھا،

اسنے ہینڈل گھمایا، اور دروازا جھٹ سے کھل گیا،

وہ اندر داخل ہوئی حیرت سے ابھی بھی آنکھیں پھیل گئی تھی،

"اللہ" اسنے گہری سانس لی،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

"یہ ہری مرچوں کے ساتھ زیادہ لذیذ لگتا ہے" وہ ایک گیراج میں پہنچے تھے، جہاں

کی دیواروں پر عجیب و غریب قسم کا پینٹ ہوا تھا،

سامنے ایک آدمی جو لگ بھگ پچاس سے اپر کا تھا بیٹھا ہوا تھا،

اور اسکے ساتھ تین اور لوگ بیٹھے تھے وہ تینو نوجوان تھے، کسرتی جسم اور اصلحہ

باندھے ہوئے،

مگر ابھی کے لیے وہ کھانے پر بھنا ہوا گوشت کھا رہے تھے،

جب علی اپنے مخصوص انداز میں وہاں پہنچا،

اور ان کے درمیان بیٹھ کر گوشت کا ٹکڑا توڑ کر منہ میں رکھا پھر تبصرہ کیا،

وہ چاروں اسکی اچانک آمد پر چونک چکے تھے،

کون اجنبی تھا، جو ان کے درمیان اتنے آرام سے بیٹھے کھانا کھا رہا تھا،

"تمہیں اندر کس نے آنے دیا؟" سامنے بیٹھا وہ بڈھا شخص اچھل پڑا، اسکی اس

گستاخی پر،

اسنے ساتھ رکھا لیموں اس گوشت کے ٹکڑے پر چھڑکا،

اور چند توے پر تلی ہوئی ہری مرچوں سمیت اسے کھایا،

اس نے سامنے بیٹھے بڈھے شخص کی بات بالکل نظرانداز کی تھی،

ان تینوں نے علی کے گرد بندوقیں تان دیں،

مگر اسکے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا تھا،

"موت کا فرشتہ اجازت لے کر تھوڑی آتا ہے!" وہ تھالی سرکاتے ہوئے اپنے ہاتھ

پونچھ کر کھڑا ہوا، اور نہایت اطمینان سے کہا

پھر اپنی بندوق نکال کر اس لڑکے کے ماتھے پر گو«لی

ماری،

www.novelsclubb.com

وہ بے جان سا ہو ازمین پر گرا،

جب قھرمان نے پیچھے سے ہی باقی دو کھڑے لڑکوں ڈھیر کر دیا،

اب وہ بوڑھا شخص ہی بچا تھا،

اس سے پہلے وہ کوئی حرکت کر پاتا، علی نے اسکے سر پر بندوق رکھتے ہوئے اپنی ایک

ٹانگ اسکی کرسی کے ہتھے پر رکھی،

وہ لمحے میں کھیل بدل دینے کی سکت رکھتا تھا،

"قھرمان اسکے پیچھے کھڑا تھا،

"تمہیں کس..." قھرمان کی بات بیچ میں ہی علی نے کاٹ دیا،

اور بندوق پر زور دیتے ہوئے اسکی آنکھوں میں جھانکا،

"وہ بچی کہاں ہے؟" قھرمان نے پھٹی ہوئی آنکھوں سے علی کی پشت دیکھی،۔یہ

علی نہیں تھا،

قھرمان کو لگا وہ پہلا سوال یہی کرے گا،

کہ یماش پاشا کہاں ہے،.

یا پھر وہ کس کے لیے کام کر رہا ہے،

مگر اس نے قھرمان کی سوچ کے برعکس سوال کیا،

جسکی بابت وہ یقیناً ششدر رہ گیا تھا،

www.novelsclubb.com

"کون سی بچی؟"اس بڈھے کی دہشت کے سبب آنکھیں بھیگنا شروع ہو گئی،

"وہی جس کی جان کی قیمت لگائے تم نے اس کے بھائی کو ہمارے گھر بھیجا تھا"

علی نے دانت پیس کر اسے دیکھا،

وہ اس بڈھے کی آنکھوں میں موت کا خوف دیکھ سکتا تھا،

"وہ اس کمرے میں ہے"اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے سامنے کی طرف اشارہ کیا،

وہ ایک کمرہ تھا بوسیدہ حال سا،

"قھرمان بھائی!"وہ اس بڈھے کو قھرمان کے حوالے کرتا اس کمرے کی طرف

بڑھا،

www.novelsclubb.com

قھرمان کو لگا وہ کسی مافیا کے ڈان کے ساتھ نہیں ایک پولیس آفیسر کے ساتھ آیا

ہے،

جس کو انسانیت کا فرض نبھانے کی پڑی ہے،

"میرے بابا کہاں۔ہے"قھرمان نے اسکے منہ پر مکا جڑا،

"میں ایک سادہ آدمی ہوں! جو پیسے کے لیے کام کرتا ہے، میں نہیں جانتا! بس ایک آدمی نے مجھے چند پیسے دیے تھے یہ کام کرنے کے لئے" وہ بڑھاوتا ہوا اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا، اور کسی طوطے کی طرح ساری باتیں کہہ رہا تھا،

"کون تھا وہ؟" قھرمان نے اسکا گریبان پکڑا،

اس بوڑھے نے دونوں ہاتھ اسکے سامنے کر دیے،

"میں کچھ نہیں جانتا"

قھرمان نے ایک اور مکا دے مارا،

"مجھ پر رحم کرو!"

www.novelsclubb.com

"تم رحم کے قابل نہیں ہو"

قھرمان نے اسکے منہ پر اتنے گھونسے مارے کے اسکا منہ پھٹ گیا،

پھر اسکے منہ میں بندوق رکھی!

"اگر تم سچ نہیں بولو گے تو میں یہ گولی چلا دونگا" تنبیہ کرنے والا انداز اپنایا گیا،

"میں بتاتا ہوں!"

"میں بتاتا ہوں"

وہ شخص جھٹپٹایا،

قھرمان نے اسکے منہ سے بندوق ہٹالی،

"مجھے پیسے ہاشم خانزادہ نے دیے تھے" روتے ہوئے بتایا گیا، اسکی سانس پھول رہی تھی، اور ہونٹ کا کنارہ پھٹ چکا تھا،

مگر قھرمان جواب سنتے ہی جیسے سکتے میں چلا گیا،

"میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا، مجھ پر رحم کرو!" وہ دوبارہ گڑگڑایا،

مگر قھرمان اسے گریبان سے پکڑ گھسیٹتے ہوئے باہر لے گیا،

—

"وہ کمرے میں پہنچا تو دیکھا ایک دس سالہ بچی زمین پر گری ہوئی ہے،

اسکی سوچ کر ہی روح کانپ گئی کے وہ اس معصوم بچی کے ساتھ کیا کرنے کی دھمکی

دے رہے تھے،

علی کے دل میں کسی کونے پر،

جہاں انسانیت کا وجود،

جز باتوں کا وجود

آج بھی تھا وہ شدت سے دھڑکا،

علی گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا،

وہ آہٹ پر نیند سے جاگ گئی،

"بھائی" اپنی آنکھیں ملتے ہوئے وہ نیند سے بیدار ہوئی،

مگر سامنے اسے کھڑا دیکھ ڈر گئی،

علی کے چہرے پر درد تھا،

"مجھے نہیں مارنا، اب تو میں رو بھی نہیں رہی" اسنے بلکتے ہوئے اپنے ننھے ہاتھوں

سے منہ کو چھپالیا،

www.novelsclubb.com

اسکی آنکھیں سیاہ تھیں،

"میں آپ کو نہیں ماروں گا!" اسنے بچی کے آنسو پونچھے،

اور پھر اسے گود میں اٹھالیا،

المیرا کے ساتھ نے علی کو آنسو پوچھنا تو سیکھا ہی دیے تھے،

"آپ مجھے بچانے آئے ہیں! سپر ہیرو بن کر؟" اس بچی نے معصومیت سے سوال کیا،

علی کے دل میں ٹیس اٹھی،

قھرمان کی نظروں سے یہ معاملہ نہیں چھپ سکا،

"میں تمہارا بھائی بن کر آیا ہو میری بہن" اسنے اس بچی کے بالوں میں شفقت سے بوسا دیا،

اسکی آنکھیں نم تھیں،

اگر وہ یہاں نہ آتا تو؟؟

اسکے آنے سے پہلے ہی وہ اس بڈھے کو ڈگی میں بند کر چکا تھا،

"بھائی کچھ معلوم ہوا" اسنے آتے ہی قھرمان سے پوچھا،

قھرمان نے اپنی سبز آنکھیں اسکے وجود پر گاڑھی،

پھر گود میں اٹھائی بچی کی طرف

جو قھرمان کو ڈری ہوئی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی،

"کیا میں اپنے سامنے اسی علی کو دیکھ رہا ہوں جو بے رحم سفاک تھا؟" یہ اس کا طنز تھا،

یا وہ واقع پوچھنا چاہتا تھا،

اسکے دل میں یہ جزبات کا عنصر کس نے بھر دیا تھا،

علی نے جواب نہیں دیا،

کیونکہ اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا،

وہ آگے بڑھ گیا،

www.novelsclubb.com

قھرمان نے اسکی پشت دیکھی پھر گہری سانس لی،

"علی مجھے کیوں لگ رہا ہے تم اپنا وجود کہیں چھوڑ آئے ہو؟" وہ یہ کہتا گردن جھٹکتا ہوا آگے بڑھ گیا،

اگر کہا جائے صحبت کا اثر ہوتا ہے،۔

تو اسکا عملی نتائج آج علی کا وجود تھا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

••••»»»»»»

"میرا نام یماش پاشا ہے سبینہ خانزادہ! افسوس تم مجھے نہیں جان پائی!" وہ اس وقت ذولفقار کے گھر میں تھا،

وہ لومڑی کو بھی مات دے دے مکاری میں،

وہ اتنا چالاک تھا،

وہ تو پھر سبینہ خانزادہ تھی، اسکی پہلی بیوی،

اور قھرمان کی ماں،

ہاں یہ ایک سچائی تھی، جو بچہ علی نے دیکھا تھا، وہ سبینہ اور یماش پاشا کا بیٹا قھرمان پاشا تھا،

جس۔ کی آنکھیں اس کی ماں کی طرح تھی،

سبز رنگ کی، تناور شجر کی مانند،

سلیم اور اسکی بیٹی دوسری بیوی سے تھے، مگر سبینہ کے جانے کے بعد اسنے سبینہ کے وجود کی ہر چیز وہاں سے مٹادی تھی،

سوائے قھرمان پاشا کے،

وہ عورت سبینہ خانزادہ تھی جو یماش پاشا کے ساتھ تھی،

یماش پاشا کی پہلی بیوی تھی، اور قھرمان سوتیلا بھائی تھا سلیم کا یہ راز یا تو یماش پاشا خود جانتے تھے،

یا پھر سبینہ، اور ایک نام یہاں جڑ گیا، اور وہ تھے خالد بے! ہاں خالد بے بھی اس

www.novelsclubb.com

سچائی سے واقف تھے،

کہ یماش پاشا کی پہلی بیوی سبینہ خانزادہ تھی،

"میں چاہتا تو اسی دن بچ کر نکل جاتا!"

"مگر میں یہی چاہتا تھا کہ یہ گیم تم جیتو!"

"تاکہ مجھے تمہارے پینتیس سال کے بعد لوٹ کر آنے کی وجہ معلوم ہو!"

اسکے ہاتھ میں مٹی تھی جس کو وہ ہاتھ میں اٹھاتا،

پھر اسے پھسلتا ہوا دیکھتا،

"تم بھول گئی تھیں کیا یماش پاشا کو کوئی قید میں نہیں رکھ سکتا! جب تک وہ خود نہ چاہے؟"

اسنے وہ منظر یاد کیا جب وہ فرار ہوا تھا وہاں سے،

"کیا یہ ابھی بھی بے ہوش ہے؟"

ایک نسوانی آواز گونجی،

"میم ہمیں لگتا ہے انجیکشن کی ڈوس زیادہ ہو گئی ہے، اسکے مر جانے کا خطرہ لاحق ہے!"

ایک فرمانبردار آدمی نے بتایا، جس پر سبینہ خانزادہ کی بیٹی گل خانزادہ نے اسے دیکھا

،

ہاں وہی انیس سالہ گل خانم جو استنبول کی گلیوں میں بے جان ہوئی پڑی تھی،

"یہ مرنا نہیں چاہیے ورنہ حانم ناراض ہو جایے گی!، ایک کام کرو اسکے ہاتھ کھولو!

"وہ تحکم بھرے لہجے میں بولتی اسکے سامنے بیٹھی،

وہ اب بھی زمین پر بے سدھ پڑا تھا،

ملازم نے حکم ملتے ہی ہاتھ کھول دیے،

گل خانم اسکے سامنے بیٹھی،

یماش پاشا اسی موقع کے انتظار میں تھا، اسنے جھٹ سے بندوق نکالی، سامنے کھڑے ملازم کی،

اور گل خانم کی کنپٹی پر رکھ دی،

"اگر کوئی بھی ہلا تم میں سے تو جان سے مار دونگا اسکو میں!" دھمکی دیتے ہوئے اسنے کہا،

اور اشتعال انگیز آنکھوں سے ان پانچ لڑکو کو دیکھا،

گل خانم نے ہاتھ کے اشارے سے بندوقیں نیچے رکھنے کا کہا،

سب نے بندوقیں نیچے کر لیں،

"اے دروازا کھول سامنے والا!!" یماش پاشا نے دھمکی لگائی، گل خانم نے آنکھوں کے اشارے سے دروازے کو کھولنے کا کہا،

یہ دروازا جنگل کی جانب کھلتا تھا،

وہ یوں ہی گل خانم کو گھسیٹتا ہوا باہر ایا،

"اگر میرے پیچھے کوئی آیا تو!" گل خانم نے آنکھوں کے اشارے سے سب کو منع کیا پیچھا کرنے سے،

"وہ پیچھے ہوتا چلا گیا،

"اب یہاں سے راستہ ناپو" گل خانم نے اسے دیکھا پھر جنگل کی طرف سے دوسری سڑک پر جانے کا کہا،

جب پیچھے سے گولیوں کی بوچھاڑ ہوئی،

وہ یماش پاشا کے پاؤں پر لگی،

گل خانم کے منع کرنے کہ باوجود سبینہ کے آدمی اسکے پیچھے آئے تھے،

"پاشا بھاگ جاو یہاں سے" وہ کسی ڈھال کی طرح ان کے مابین کھڑی ہو گئی،

"یوسف! جمیل! براق!" اسنے تینو کا نام لیا نہایت سخت اور تیز آواز میں،

وہ تینوں گل خانم کی آواز پر رک چکے تھے،

"تم تینو میرے بندے ہو! اور میرے تایا کے خلاف بندوقیں بلند کرو گے؟" وہ ان تینوں کے سامنے کھڑی تھی،۔

انسان میں فطری طور پر ہی خاندانی محبت کا عنصر ہوتا ہے،

اور یماش پاشا نے یہی کارڈ کھیلا تھا،

ایمو شنل کارڈ!!!

تین دن پہلے!!!!!

"آپ نے میرے بھائی پر بہت ظلم کیے ہیں!"

وہ پاشا کے پاس ائی تھی،۔انکھوں میں آنسو تھے،اور وہ شکوہ کن اکھیوں سے پاشا کو دیکھ رہی تھی،

پاشا کے کان اس آواز پر کھڑے ہو گئے تھے،

اسنے یونہی بن کر لیٹے رہنے کا فیصلہ کیا،

یونہی آنکھیں بند کیے بے ہوشی کی حالت میں،

"میری ماں سے دور مجھے تم نے کر دیا تھا،!"

"میں نے تو ان کی خوشبو تک محسوس نہیں کی"

"میرا باپ میری پیدائش کے بعد ہی مر گیا،

اور میرا بھائی!!!اسنے تاسف سے سانس کھینچا"

وہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی تھی،اور

اسکے جسم پر مٹی لگی ہوئی تھی،

اور جسم ڈھیلا چھوڑا ہوا تھا،

"میں جانتی ہوں!تم نے مجھے بھی جان سے مارنے کے لیے بھیجا تھا!ساجد کو اور

اس ساجد کے آنے سے پہلے ہی میں نے یہ مرنے کا ڈرامہ لگایا!اور وہاں سے بھاگ

گئی،

سبینہ نے مجھے بچالیا،

مگر اس تگ ودو میں وہ سلیم رل گیا!ساتھ میں چاہتی تھی کہ تمہارے بیٹے آپس

میں لڑ جائیں!اسلیے وہ خط لکھے!,

اور سلیم کو لکھا کہ تمہارا باپ میرا قاتل ہے!!وہ پاگل ہو گیا ہے ہو سکتا ہے مر بھی

گیا ہو!!،تمہارے بیٹے بکھر گئے یماش پاشا تم نے میرے بابا میری ماں اور میرے

www.novelsclubb.com

بھائی کو مجھ سے دور کیا میں نے تم سے تمہاری اولادوں کو دور کر دیا"۔وہ زمین پر گرے یماش پاشا سے دھتکار سے کہہ رہی تھی،

بدلے کی آگ سے بھری ہوئی زینب تھی وہ، جس کی پیدائش کے بعد ہی غموں کا تسلسل بڑھ گیا،

اور ماں باپ سے دور ایک مچھیرے کے پاس پلی بڑھی،

اور بچپن سے ہی اسکا تعلق تھا سبینہ سے،

وہ اکثر آیا کرتی تھی ان کے گھر اور بچپن سے اس کے کانوں میں زہر انڈیلا گیا تھا،

"تم نے میری زندگی کیوں برباد کر دی" وہ رونے لگی،

اسنے سوچا یہی وقت ہے ہتھوڑی مارنے کا لوہا ابھی گرم ہے،

وہ اداکاری کرتے ہوئے اٹھا،

"زینب!!! میرے سفیان کی بیٹی!" آواز میں لڑکھڑاہٹ لیے اسنے گل خانم کو دیکھا وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی،

"میرا جن سے تعلق تھا وہ مر چکے ہیں!" اسنے تنبیہ کرنے والا انداز اپنایا،

یماش پاشا کی آنکھوں میں آنسو آئے،

"ہائے سفیان میں نے اپنی زندگی تم ہر لٹائی تمہاری اولاد میری نہیں رہی" یماش پاشا نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا،

اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیے، وہ جانتا تھا جیسے کس بندے کو کس طرح ڈیل کرنا ہے،

وہ لوگوں کی نفسیات جانتا تھا،

کچھ دیر یونہی نوحہ گری کرنے اور منہ پر اپنے طمانچے مارنے کے بعد اسنے پہلو تبدیل کیے،

دوسرا پتا پھینکا،

"زینب میں نے تمہاری ماں کو نہیں مارا، ہاں اگر تم مجھے یہاں سے نہیں نکالو گی، تو تمہارے بھائی کو مار دیں گے! اسکی بیوی المیرا!!! وہ سہی نہیں ہے!" اسنے ایک

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور راز المیرا کے متعلق عیاں کیا،

یہ کیا تھا،

المیرا کا کیا تعلق تھا ان سب سے،

"تم جھوٹ بول رہے ہو!!" وہ منمنائی،

"میں جھوٹ نہیں بول رہا زینب! وہ ہاشم کی بیٹی ہے! اور میں نے خود سنا ہے وہ ہاشم مارنا چاہتا ہے علی کو! وہ اپنی بیٹی کو یقیناً اس بات کے لیے استعمال کرے گا" اسنے دیکھا جب زینب اس کی باتوں میں آنے لگی ہے،

تو اور اس بات کو ہائی لائٹ کرنے لگا،

زینب کو دھچکا ضرور لگا تھا اس بات کا،

کیونکہ اسنے اکثر سنا تھا المیرا کے بابت مگر وہ مکمل طور پر بھی تو نہیں جانتی تھی المیرا کو،

مگر اسکی بات کا وزن کم نہ ہو اسلیے اپنے لہجے کو مظبوط رکھنے کی کوشش کی،

www.novelsclubb.com

"المیرا ایسی نہیں ہے!" اسنے کھوکھلی دلیل دی، مگر نا چاہتے ہوئے بھی اسکا لہجہ مشکوک ہو گیا،

اور یماش پاشا نے اسی بات کا فائدہ اٹھایا،

"کسی کے چہرے پر نہیں لکھا ہوتا کون کیسا ہے!" وہ بھی اسی ٹون میں بولا،

وہ باتوں سے کھیلنے کا ماہر تھا،

یونہی تو وہ یماش پاشا نہیں تھا، ایک بڑے سسٹم کا لیڈر،

"تمہارا بھائی مر جائے گا، وہ واحد رشتہ ہے تمہارا"

اسنے واحد پر زور دیا، اسکے لہجے میں عجیب قسم کی کشش تھی،

کہ زینب کو ایک پل کے لیے شک ہوا تھا سبینہ کے منصوبے پر،

"وہ سبینہ بس قھرمان کو چاہتی ہے! اور اپنا بدلہ چاہتی ہے! اسکا علی سے کوئی تعلق نہیں ہے!" گل خانم عرف زینب زمین پر یونہی بیٹھی رہی،

اب تو اسکے پاس کوئی دلیل بھی نہیں تھی موجود!

یماش پاشا کی ایک اور اسپیشلیٹی تھی، وہ دوسروں کو آسانی سے اپنی بات پر قائل کر لیا کرتا تھا،

"میں تمہاری مدد کرونگی مگر اس سے پہلے تمہیں وعدہ کرنا ہوگا تم میرے بھائی کو سب سازشوں سے بچاؤ گے!" اسکی کچی عقل فوراً جھانسے میں آگئی،

اور یماش پاشا اسی موقع کے انتظار میں تھا،

فوراً سر اثبات میں ہلا دیا،

اسکی عقل پر بھائی کی محبت غالب آگئی تھی،

اسنے جان بوجھ کر وہ دن تلاش کیا جس دن سبینہ خانزادہ وہاں موجود نہ ہو،

اور پھر پورا ڈرامہ رچایا۔

ان تینوں نے بندوقیں نیچے کیں،

اور پھر وہاں سے جانے لگے، جب گل خانم نے ان تینوں کو اپنی بندوق سے شوٹ کر دیا،

وہ کوئی سوراخ نہیں چھوڑنا چاہتی تھی!

پھر خود کے جسم پر بھی تیز دھار آلے سے نشان لگائے تاکہ سبینہ کو یقین دلا سکے

یماش پاشا خود فرار ہوا ہے،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

••••»»»»»»

المیرا اس کمرے میں آئی، وہ کمرہ ادھوری پینٹنگز سے بھرا ہوا تھا، اسکا منہ کھل گیا،

اس نے ایک ہی لمحے میں ان تمام ادھوری پینٹنگز کو دیکھ لینا چاہا،

اور اسکے عین سامنے ایک کینوس تھا،

جس پر ایک لال کپڑا پڑا ہوا تھا،

وہ چھوٹے قدم اٹھاتی اس پینٹنگ کے قریب ائی، جگہ جگہ گرد غبار تھا ساتھ ہی

رنگوں کے نشان، اور ایک ساتھ پھینکی گئی وہ تصویریں جو رنگوں کی محتاج تھیں،

اسنے لال چادر کو اپنے نازک ہاتھوں سے ہٹایا،

www.novelsclubb.com

تو سامنے کی پینٹنگ دیکھ وہ حیران ہوئی،

یہ نہایت خوشگوار حیرت تھی،

اسکے ماتھے کے بل سمٹ کر اسکے عنابی ہونٹوں پر مسکان لے ائے،

چہرے پر گرتی قطرہ قطرہ خوشی تھی،

وہ ایک مکمل تصویر تھی،

ایک خوبصورت کپل جو ایک ساتھ برسات میں رقص کر رہے ہیں، وہ محویت سے

اس پینٹنگ کو دیکھتی رہی،

جیسے وہ تصویر اس سے بہت سی باتیں کہہ رہی ہو،

وہ علی تھا ساتھ المیرا تھی،

کسی نے اس منظر کو کھینچا تھا،

بنانے والے اس منظر کو اپنی تصویر میں اتارا،

اور جیسے ان ساکت وجودوں میں جان بھر دی تھی،

www.novelsclubb.com

المیرا کو تو یونہی لگا،

رم جھم برستی بوندوں میں۔وہ دونوں رقص کر رہے ہیں،

المیرا اور علی،

ہر برسات کی بوند گلاب کی پتیوں کی مانند آسمان سے گر کر ان کے جسم کو چھوتی ہے،

چار و طرف ایک بھینی خوشبو ہے،

المیرا کے بال گیلے ہو رہے ہیں،اور لٹیں الجھ کر اسکے چہرے پر چپک چکی ہے،

پھر ایک ہاتھ محبت سے اسکی چہرے کی لٹو کو کان کے پیچھے اڑساتا ہے اور ان الجھی لٹوں کو سلجھانے لگتا ہے،

وہ علی تھا،وہ اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی،

علی اسکی محبت تھا،

وہ اپنے خیالوں میں کسی دوسری دنیا میں کھوئی تھی،

وہ ان آنکھوں کو دیکھ رہی تھی جو المیرا کی الجھی لٹوں میں اٹکی تھیں،

پھر وہ ہمت کرتی ہے

اور ان خوبصورت آنکھوں کو چھو لیتی ہے جو دنیا کے حسین ترین رنگوں سے بنائی گئی تھی،

"مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے علی"،

تخیل کی دنیا بھی کتنی عجیب ہے، کوئی حد نہیں ہے اس میں،

اسے لگا جیسے وہ تصویر اسکے روح میں اتر گئی،

"یہ تصویر ہماری طرح مکمل مگر بس ایک چیز کی کمی ہے" اسنے تصویر پر غور کیا پھر نچلا لب دانتوں تلے دبائے ہوئے ایک نقص تلاش کیا پھر مار کر ڈھونڈنے لگی،،

وہ اپنا اور علی کا نام لکھنا چاہتی تھی، اسنے ایک لکڑی کی تین درازوں والی میز کو دیکھا،

جس کے سامنے شیشہ لگا ہوا تھا،

جس میں وہ اپنی صورت ہی دیکھ سکتی تھی صرف،

اسنے شیشے کو نظر انداز کیا اور سب سے اپر والی دراز کھولی،

دراز میں بھی کچھ خاص سامان نہیں تھا، رنگ تھے اور پینٹ برش،

المیرا نے اس میں سے ایک مارکر کو اٹھایا، اور علی کے ساتھ اپنا نام لکھ دیا،

پھر مسکرا کر اسے دیکھنے لگی،

"خدا کرے تمہارا نام میرے نام کے ساتھ کبھی الگ نہ ہو!" یہ کہتے ہوئے اسکی آنکھیں نم ہوئیں تھیں،

دراز ہنوز یونہی کھلی ہوئی تھی،

سامنے بڑی سی کھڑکی تھی، جس پر پردہ ڈالا گیا،

اسنے ہاتھ میں مارکر تھاما ہوا تھا،

اور بازو لپیٹے اس تصویر کو نہار رہی تھی،

اسنے اس لمحے کے ہزارویں حصے میں اس تصویر کی بلائیں لی،

اسے آج معلوم۔ ہوا کہ علی ایک اور ہنر جانتا تھا،

پھر وہ ہاتھ میں موجود اس مارکر کو رکھنے کی غرض سے دوبارہ اس ٹیبل کی طرف گئی،

جب اسکی نظر ایک چور دراز پر گئی،

جو اسی کے اندر تھی، اسنے ٹٹولا،

پھر ماتھے پر بل لائے اس دراز کو مکمل کھول دیا،

سامنے پیپرز پڑے تھے، المیرا نے ان پیپرز کو اٹھایا،

اور دونوں بھونیں اچکایے اسے ٹیبل کے اپر رکھا،

چند لمحوں پہلے والی خوشگواری غائب ہو چکی تھی،

اس میں چھوٹی چھوٹی تصویریں چپکی ہوئی تھیں،

اور ساتھ ایک جال قسم کا بنایا ہوا تھا،

المیرا کے چہرے پر شکنوں کا جال بھر گیا،

یہ تصویریں اسنے پہلے کہیں دیکھیں تھیں،

ان تصویروں پر سرخ رنگ سے کراس کا نشان بنا ہوا تھا،

یسرا کے ساتھ جب وہ بیٹھی تھی،

تو اس نے دیکھا تھا، یسرا کسی لیڈر کے قتل کے بارے میں ثبوت تلاش کر رہی تھی،

اسکے چہرے کا رنگ پھیکا پڑتا چلا گیا،

اسنے حواس باختگی کے عالم میں دوسری دراز کھولی، اسمیں جو چور دراز تھی اسمیں

بندوق رکھی ہوئی تھی،

المیرا نے کپکپاتے ہاتھوں سے بندوق کو اٹھایا،

پھر گھٹنے کے بل بیٹھ کر بیچ والی دراز کھولی،

جہاں ایک فریم تھا،

اس میں تین لڑکے کھڑے تھے، سبز آنکھوں والا قھرمان،

سلیم اور علی،

المیرا کے ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندیں نمودار ہوئیں،

www.novelsclubb.com

اسکے ہاتھ ہنوز کانپ رہے تھے،

پھر اسنے آخری دراز کو کھولا،

جو سبز رنگ کا کاغز تھا،

"تم جاننا چاہتی ہوں نہ علی کے بارے میں! تو سنو! وہ ایک مافیا کا کارندہ ہے، جس نے نا جانے کتنے معصوموں کا قتل کیا ہے، اگر یقین نہیں ہے تو خالد بے سے پوچھ لو، جب جان لو تو ترکی کے شہر ماردن پہنچو، میں تمہارا وہیں انتظار کر رہا ہوں!"

کسی نے اردو زبان میں اس کاغز پر لکھا تھا، المیرا کی حالت نا قابل بیان تھی،

اسکی آنکھوں کے کنارے سرخ ہونے لگے،

اسنے اس نوٹ کو مٹھیوں میں بھینچ لیا،

اور وہ زمین پر بیٹھ گئی ایسے جیسے اسکا سارا سامان اس سے چھین کر اسے نہتا پھینک دیا ہو،

المیرا کے سامنے وہ منظر کسی فلم کی طرح چلا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ان کا ایک بیٹا ہے سلیم پاشا ہے!"

"مجھے حیرت پاشا کے بیٹوں کے بارے میں کوئی نہیں جانتا!"

اسے وہ رات یاد آئی، جب دو بندے اسکے کمرے میں آئے تھے،

"سلیم..." اسنے حیرانی کے عالم بڑبڑایا،

"پاشا" اسکا جسم کانپ گیا آنکھوں سے آنسو روانی سے بہنے لگے، پاؤں بے جان ہو گئے،

اسے معاملہ سمجھ آ گیا تھا،

ممکن تھا یہ وہی پاشا خاندان ہو جس کی متعلق یسرا بات کر رہیں تھیں،

وہ اس رات جو خون کے داغ تھے، اور رحیم،

المیرا کو اپنی عقل پر ماتم کرنے کا جی چاہا،

وہ کیسے نا سمجھ سکی،

سب کچھ اتنا واضح تھا، اتنا واضح،

"تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے علی!" وہ سر پر ہاتھ رکھتی اب علی کے کو قصوروار قرار دے گئی،

اب اس کا رخ خالد بے کی طرف تھا،

وہ غصے کی آگ میں جلتی درشتگی سے کھڑی ہوئی،

وہ جس نے صرف چار دیواری میں دنیا دیکھی تھی،

اسے معلوم نہیں تھا، کہ دنیا میں کتنی فریب کاری ہے،

اسکا تعلق بس گھر سے کالج اور کالج سے گھر تھا،

آج اسے احساس ہوا، وہ جیسے بھی تھی اس زندگی میں مگر کبھی بھی باہر کی دنیا کی خطرناک آگ سے نہ تو یسرا نے کبھی اسے چھونے دیا نہ صمد صدیقی نے،

انسان پر جب برا وقت آتا ہے، تو اسے پہلا وقت غنیمت لگتا ہے،

اور المیرا کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا،

یقیناً وہ بھی ایک عزاب تھا، کہ مساوات کا معاملہ نہیں تھا اولادوں کے درمیان مگر

وہ اس قیامت سے کم تھا جو وہ اس وقت محسوس کر رہی تھی،

وہ تصویر جو سامنے تھی زمین پر گر گئی، اور سیاہ رنگ نے اس تصویر کے خوبصورت رنگوں کو بگاڑ دیا،

ہوائیں بھی اب الٹی سمت چلنے لگی تھیں،

اور علی المیرا کے درمیان ایک بڑی دراڑ پیدا ہو گئی، جیسے سفیان اور شائستہ کے درمیان ہوئی تھی،

مگر المیرا کی محبت کے گواہ وہ پتھر،

وہ ستارے،

وہ گل،

وہ مہتاب،

اور خورشید،

تنہائی میں دلکتا وہ دیا،

www.novelsclubb.com

اور اندھیروں سے اجالے تک اڑنے والا ایک ننھا پرندہ!

کوئی نہیں چاہتا کہ ان زخمی روحوں کا اختتام ایسا ہوں جیسا سفیان اور شائستہ کا ہوا تھا!

#ناول_تمہارے_ہیں

#رائٹر_لائبہ_سمیع

#قسط_نمبر Part2.33

بغیر اجازت کاپی پیسٹ کرنا منع ہے۔۔۔!!!!

ماضی!

www.novelsclubb.com

"سفیان مجھ سے بھاگا نہیں جا رہا!" وہ یونہی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی،

جبکہ پولیس اندر حویلی میں داخل ہو رہی تھی،

اسنے دیکھا تحمینہ پاشا اور باقی تمام ایک تنگ راستے سے فرار ہو رہے تھے،

"میری جان تھوڑی ہمت کر لو!" سفیان پاشا اسکے قدموں میں بیٹھا،

اور اسکے گھٹنے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بے بسی سے کہا،

"سفیان ہم بھاگ کیوں رہے ہیں!" اسنے پھولے تنفس کے ساتھ کہا اسکے آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے،

"ہمیں جانا ہو گا ورنہ اگر ہم بچھڑ گئے تو شاید خوابوں میں بھی نہ ملیں!" سفیان کی آواز میں جتنا درد وہ محسوس کر سکتی تھی

وہ بیان کے قابل نہیں تھا، سفیان نے اسکی گود میں سر رکھ دیا، اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا،

جیسے جدائی کی نوید پہلے ہی سنا دی گئی تھی،

شائستہ یہ دیکھ مچل اٹھی،

اسنے ہاتھوں کے پیالے میں سفیان کا چہرہ بھرا،

شائستہ کی آنکھیں بھی بھیگی ہوئی تھیں،

"ہم نہیں بچھڑیں گے، اور اگر بچھڑ گئے تو انجام سوائے موت کے کچھ نہیں۔ ہو گا،

ہماری دوسری اولاد کا بھی حق ہے کہ وہ اپنے بابا کی گود میں کھیلے،"اسنے سفیان کے ماتھے پر بوسہ دیا پھر اسکے ہاتھوں پر،

سفیان کی آنکھ سے آنسو بہہ کر ناک تک آیا،اسکی ناک کھڑی تھی،وہ بلاشبہ حسین تھا!

اسنے شائستہ کو سہارا دیا،

اب وہ دونوں بھی تنگ راستوں سے فرار ہو رہے تھے،شائستہ کے لیے چلنا مشکل تھا کیونکہ اسکے پاؤں میں شدید سوجن تھی،

سفیان آگے کی جانب بھاگتا ساتھ آستین سے آنسو بھی پونچھتا تاکہ آگے کا راستہ ظاہر ہو جایے۔جو بار بار آنکھوں۔میں دھندلاہٹ کے باعث نظر نہیں آرہا تھا،

اور وہ اسی وجہ سے تھا کہ ایک دشمنی کی بابت ان پر الزام لگایا گیا اور غداری کی گئی!

ان کے ہی ایک آدمی نے،اور پولیس کو یہ حکم تھا کہ یماش پاشا کو جہاں دیکھا جائے گولی ماردی جائے،

اسلیے سفیان پاشا کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا،

کیونکہ وہ جانتا تھا اگر یماش پاشا مر گیا تو بچنا ان کے گھر میں کسی نے بھی نہیں تھا،

سفیان پاشا کو نہیں معلوم تھا کہ اسکی محبت کے ساتھ چند لمحے اور گزارنے نصیب ہونگے بھی یا نہیں،

اور یہ حکم اچانک ہوا، اور وہ یہ بھی جانتا تھا، کہ یہ کن لوگوں کی وجہ سے ہو رہا ہے،

(سفیان کے مرنے کے بعد چند سال یماش پاشا یہاں سے غائب رہے اور پاکستان کے علاقے ملتان میں رہے پھر چند سالوں بعد قسمت کا پاسا پلٹا اور یماش پاشا کی حکومت نے پھر جنم لیا! اور ان پر لگے سارے الزام بے بنیاد ثابت کر دیے گئے!

اور وجہ جھوٹا الزام قرار دے کر کیس ختم کروا دیا گیا!)

وہ سب ایک بہت گندے سے کمرے میں موجود تھے،

ایک غار ہی کی مانند تھا وہ کمرہ، جو بڑے پتھروں کے درمیان تھا،

باہر سے لگتا کہ سوائے پتھروں کے کچھ نہیں ہے مگر جب غور کیا جاتا تو وہ ایک خفیہ

کمرہ تھا،

جہاں سے باہر کا راستہ نکلتا تھا،

یہ وقتی طور پر بچنے کا ایک اچھا راستہ تھا،

علی قھرمان اور سلیم زہرا (یماش پاشا کی چھوٹی بیٹی) وہ سب وہیں موجود تھے،

جب سفیان اور شائستہ وہاں آئے،

علی فورا اپنی ماں سے لپٹ گیا،

"سفیان ہمیں معلوم نہیں تھا وہ اسطرح اچانک حملہ کر دیں گے!"

یماش پاشا اپنے چھوٹے بھائی سفیان پاشا کی طرف ائے،

"بھائی امید مجھے بھی نہیں تھی مگر..." سفیان نے کاندھے اچکاتے ہوئے مایوسی ظاہر کی،

"مگر! اس ہاشم نے سب برباد کر دیا!!! لعنت ہو اس پر" یماش پاشا غرائے،

"پاشا!" خالد بے وہاں آئے، وہ اس حویلی کے خانساماں تھا،

مگر ساتھ ہی یماش پاشا کا ہمراز بھی!

یماش پاشا اسکے پاس ائے،

اور دیکھا وہ کچھ پریشان سا تھا،

انہوں نے خالد بے کو ہاشم کے خاندان کا معلوم کرنے بھیجا تھا،

اور دوست احباب کے بارے میں بھی،

اور اس بابت بھی کے یہ راز اس تک کیسے پہنچے!

"میری تجویز ہے کہ آپ اس معاملے میں تھوڑا صبر کا مظاہرہ کیجیے گا!"

خالد بے نے تمہید باندھنے کی کوشش کی, جب سامنے سے روکھا سا جواب یماش

پاشا کی طرف سے موصول ہوا،

"میں نے تم سے کوئی احتیاطی تدابیر نہیں مانگی خالد!" خالد بے خاموش ہو گئے اور

کافی جوان تھے اس دور میں،

چہرہ صاف تھا، اور بھوری مونچھیں تھیں، داڑھی نہیں تھے چہرے پر،

"ہاشم کے لیے کوئی بتانے والی بات نہیں سوائے اسکے کہ وہ وہاج حمدانی کا جگری دوست ہے، ساتھ ہی یہ کہ یہ خبریں پہنچانے والا بھی وہاج حمدانی ہے" اسنے اٹکتے ہوئے کہا،

یماش پاشا کا چہرہ فق ہوا،

انہوں نے سفیان کو دیکھا پھر سفیان کے ساتھ کھڑی شائستہ کو،

"سفیان!!!" وہ اتنی تیز آواز میں گرجے کہ سفیان بھی ایک پل کے لیے لرز اٹھا،

"تمہاری بیوی،" انہوں نے ایک تیکھی نظر اس پر گھمائی،

سفیان شائستہ کے سامنے کھڑا ہو گیا، اور وہ اسکی اوٹ میں چھپ گئی

"بھائی آپ مجھ سے بات کریں!" سفیان کے لہجے میں خفگی تھی،

اسے کہاں پسند تھا کوئی اسکی بیوی کو ایسے مخاطب کرے!

چاہے وہ اسکا بھائی ہی کیوں نہ ہو،

"سفیان تم جاننا چاہتے ہوں نہ غدار کون ہے؟"

وہ انتہا پر تھے غصے کی،

سفیان کی آنکھوں میں ناآشنائی کی جھلک اٹھی،

"بھائی میری بیوی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے!" اسنے بھونیں اچکائی اور جیسے خبردار کرنے والے انداز میں گویا ہوا،

وہ اس وقت زیغم علی کی طرح تھا، یا یہ کہا جائے اس معاملے میں زیغم علی اپنے باپ جیسا تھا!

"تمہارے سالے اور بیوی نے مل کر ہمیں یہاں سڑک پر لا دیا ہے!" وہ سفیان کے اس رد عمل پر چڑ گئے،

وہ ان کا ساتھ دینے کی بجائے،

اپنی بیوی کی طرف داری کیے جا رہا تھا،

"بھائی!!" اسکی آواز بلند ہوئی،

پہلی بار سفیان نے اپنے بھائی کے سامنے آواز کو بلند کیا،

www.novelsclubb.com

یماش پاشا کا چہرہ بدمزہ ہو گیا، وہ حویلی سے دور تھے ایک تنگ راستے سے گزر کر اب وہ ایک ایسے کمرے میں تھے جہاں سے حویلی تک جانے کے لیے کم از کم دس منٹ کا راستہ تو لگتا تھا،

"سفیان یہ عورت میرے گھر میں نہیں رہے گی!"

"تم اس کو ابھی طلاق دو گے!"

"ہمارے سارے راز یہ ان تک پہنچاتی رہی ہے!"

وہ دونوں بھائی آمنے سامنے کھڑے ہو گئے،

خالد بے نے تمام بچوں کو اپنے ساتھ کر لیا،

سفیان اور یماش پاشا آنکھوں میں۔آنکھیں ڈالے اشتعال انگیزی سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے،

"بھائی اپنے معاملات سے اس کو دور رکھیں!" اسنے لہجے کو حد تک نرم رکھنے کی کوشش کی مگر لفظوں کی سختی نے انداز بیان کو عیاں کر دیا،

مدھم جلتی پیلی روشنی میں وہ دونوں وجود آمنے سامنے کھڑے تھے، جن کے سائے لمبے ہوتے نظر آرہے تھے، پتھریلی دیواروں پر

"سفیان تم میرے سامنے کھڑے ہونے کی بات کر رہے ہو؟" انہیں جیسے صدمہ ہوا،

"بھائی میں آپکے سامنے کھڑے ہونے کی بات نہیں کر رہا مگر آپ جس غلاظت میں جی رہے ہیں مجھے اور میری فیملی کو اس سے دور رکھیں!" سفیان نے خود غرضی دیکھائی!

یماش پاشا کا دل کٹ گیا،

جس کی عیش و عشرت اور آرائش کے لیے اس نے یہ راستہ چنا تھا،

آج وہی اسے اس بات کا طعنہ دے گیا،

جیتے جی مر جانا کیا ہوتا ہے وہ کوئی یماش پاشا سے پوچھتا!

اس نے کس طرح لاتعلقی کا اظہار کر دیا،

www.novelsclubb.com

یہ وہی بھائی تھا جس کے لیے یماش پاشا نے قلم چھوڑ کر بندوق اٹھائی تھی،

آج وہی اسے غلیظ کہہ رہا تھا،

کبھی کبھی ہم۔ جن کے لیے سب کچھ لٹا دیتے ہیں ایک وقت آنے پر وہ بھی ہمیں

یونہی طمانچہ مارتے ہیں،

جیسے حالات کے سخت تھپیڑے ہوں،

اور یماش پاشا کے منہ پر ایک ایسا ہی تھپڑ رسید ہوا،

جسکی گونج اسکے کانوں میں ابھی کہیں دور تک باقی تھی،

"کیا کہا تم نے؟" یماش پاشا پر کسی نے جیسے سرد دوزخ کے دروازے کھول دیے

تھے،

اور یوں لگتا جیسے وہ سرد سا عزاب پاؤں سے شروع ہوتا دماغ کی رگوں کو مفلوج

کر دے گا،

"تم چلے جاؤ یہاں سے!، اپنی بیوی کو لیکر!" اسنے اپنا رخ پھیر لیا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہارا بھائی پلید ہے چلے جاؤ سفیان!!!" اسنے کسی حد تک اپنے ہاتھ میں موجود ریشہ کو چھپانے کی کوشش کی،

سفیان نے تاسف کی نگاہ گھمائی! اور شائستہ کا ہاتھ تھام لیا،

پھر وہاں سے چلا گیا،

یماش پاشا نے اس خالی دروازے کو دیکھا یقیناً یہ بات صرف اس پر ہی تھی، باقی سب پر نہیں تھی،

رات جیسے تیسے کر کے کٹ گئی،

سفیان اور شائستہ اس وقت ایک لکڑی کے ویران میدان کے ایک گھر میں تھے،

جہاں دور دور تک کوئی نہیں تھا،

سوائے چٹانوں اور خالی میدانوں کے،

صبح فجر کے بعد شفق سا آسمان تھا،

www.novelsclubb.com

سورج نکل چکا تھا،

اسنے دیکھا, سفیان نہیں تھا ادھر،

اور وہ جانتی تھی وہ کہاں ہو گا!!

اسلیے اسکے پیچھے آ گئی اس جھولے کے قریب،

جو پہاڑوں کے درمیان باندھا تھا،

سفیان نے اس کے لیے،

علی وہیں سو رہا تھا،

اسنے دیکھا، سفیان ایک پتھر پر بیٹھا ہے،

جہاں سے تمام منظر شفاف دکھتا، کتنا حسین منظر، پتھریلے پہاڑوں اور ٹھنڈی ہواؤ

کے ساتھ،

وہ سفیان کے برابر میں جا کر بیٹھ گئی،

اور سامنے موجود ان دو پہاڑوں کو دیکھنے لگی،

www.novelsclubb.com

"میں جانتی تھی تم یہاں ہو گے!"

اسنے بات کا آغاز کیا، سفیان نے گہری سانس لی،

پھر اسکے شفاف چہرہ کو دیکھا،

جہاں ایک حسن کی تازگی تھی،

اسنے سفیان کے ساتھ اپنے بازو حائل کیے اور اسکے کاندھے پر سر رکھتے ہوئے نرمی سے آنکھیں بند کر لیں،

جیسے نا جانے کتنا سکون تھا اس لمس میں،

یقیناً پسندیدہ شخص کی خوشبو سے لیکر اسکے لمس تک میں شفا ہوتی ہیں،

"میں نے اپنے بھائی سے کبھی اتنی تیز آواز میں بات نہیں کی!" سفیان کو ملال ہوا کل رات والی بات کا،

"میں نے تمہیں شادی سے پہلے ہی ساری سچائی بتادی تھی!! مگر تم نے میرے بھائی کے ساتھ بہت غلط کیا ہے!!" سفیان کی آنکھوں میں آنسو آئے جسکو وہ

چھپانے کی کوشش کرنے لگا،

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا ہے سفیان!، وہ اسی کے حقدار تھے!" شائستہ نے بھی اکھڑے لہجے میں کہا،

سفیان نے بے یقینی سے اسے دیکھا،

"میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے بھائی نے میرے لیے بڑی قربانیاں دی ہے مجھے ان کے سامنے شرمسار نہ کرنا مگر تم نے...." وہ بات ادھوری چھوڑتا وہاں سے اٹھا اسکے پیچھے شائستہ بھی آئی تھی،

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا، میں اپنی اولاد کو اس جھنم میں نہیں ڈال سکتی! تم سمجھتے ہو میرا علی اور یہ (اسنے اپنے پیٹ کی جانب اشارہ کیا) بچ جائیں گے اس فتنے سے!؟" وہ اسکی پشت دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی،

سفیان نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بنائی،

"اور سلیم قھرمان اور زہرا کا کیا ہاں؟ کیا تم یہ چاہتی ہو وہ یتیم ہو جائیں!" سفیان

اسکے پاس آیااور اسے بازوؤں سے پکڑ کر جھنجوڑ دیا،

وہ اپنی زندگی کے ایسے عالم میں جی رہا تھا،

جہاں وہ ان دونوں میں سے کسی کو نہیں چھوڑ سکتا تھا،

ایک اسکا بھائی تھا، جس نے اپنی جوانی اپنی محبت اور اپنا سب کچھ اپنے چھوٹے بھائی پر قربان کر دیا،

اور دوسری طرف وہ عورت جو اسکے بچوں کی ماں تھیں،

"ایسی زندگی جینے سے بہتر ہے ہو جائیں! آپ کے بھائی کو یہ سب کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا!" وہ بھی برابر کا چیخی، خود غرضی اسکے لفظوں سے عیاں تھی،

وقت کی اس دوڑ میں اپنے حالات کے چلتے سب درست ہی تھے،

"میں نے تمہیں اس لیے تو نہیں بتایا تھا! اگر اتنا مسلہ تھا تو انکار کر دیتی شادی سے پہلے مگر تم نے اپنے گھر والوں کو دھوکے میں رکھا اور ساتھ مجھے بھی یہی کہا!"

سفیان نے یاسیت سے ڈوبے لہجے میں پوچھا،

"میں نے یہ نہیں سوچا تھا کہ تم اپنے بھائی کا اس غلط فعال میں ساتھ دو گے!!،

تمہیں چاہیے تھا کہ تم خود انہیں پولیس کے حوالے کر دیتے!" وہ اشتعال انگیزی

کی کیفیت سے دوچار تھی،

ساتھ اتنی زور سے چیخی کے حلق کی رگیں تک ابھر آئیں،

"چپ ہو جاو!" سفیان بے بس ہوا،

"کیوں میں چپ ہو جاو!! تمہیں آج فیصلہ کرنا ہو گا! میں یا پھر تمہارا بھائی!" وہ

جس بات سے بھاگ رہا تھا شائستہ نے اسے اسی کٹھہرے میں کھڑا کر دیا،

دو میں سے کوئی ایک،

اور حقیقت یہ تھی کہ وہ دونوں ہی عزیز تھے،

وہ پشت پر ہاتھ باندھے ان چٹانوں کو دیکھنے لگا،

اسکی آنکھوں میں آنسو تھے،

طویل خاموشی کے بعد بھی کوئی جواب نہ آیا،

www.novelsclubb.com

وہ خاموش رہا،

جیسے اسکا دل جل رہا تھا،

"سفیان تمہاری خاموشی مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہی ہے!" اسنے سفیان کے پشت پر بندھے ہاتھوں پر نظر گھمائی،

اور اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا،

"تم جانا چاہتی ہو تو چلی جاؤ، مگر میرا علی کہیں نہیں جائے گا!" پشت پر بندھے ہاتھ کھل چکے تھے اور وہ لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا،

شائستہ زمین میں دھنستی چلی گئی!

اسنے شائستہ پر اپنے بھائی کو فوقیت دی تھی،

ان چٹانوں نے جیسے اسکا سر کچل دیا،

سفیان سوئے ہوئے علی کو وہاں سے لیکر جا چکا تھا!

جبکہ شائستہ اب بھی بے یقینی کی کیفیت سے دوچار تھی،

www.novelsclubb.com

ایک درد کی لہر اسکے پیٹ میں اٹھی،

"آہ!!!"وہ کراہتی ہوئی زمین پر گر گئی،

وہ جدا جو ہوئے تو انجام موت تھی، مگر پہلے یہ سفیان نے اپنائی تھی،

کیونکہ وہ بے وفائی کرنا نہیں جانتا تھا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•••»»»»»»

"خالد بے علی کون ہے!!"اسکی آنکھوں میں جیسے لہو اترا تھا، وہ ایک سایہ دار

درخت کے نیچے بچھی کرسی پر بیٹھی،

وسط میں لکڑی کی ٹیبل اور سامنے خالد بے بیٹھے تھے،

ٹیبل پر ہاتھ جمائے، وہ اسے پر سکون انداز میں۔دیکھے گئے،

شاید وہ ایسے تیور پہلے بھی دیکھ چکے تھے کسی کے،

"کیا تم سچ کی تصدیق کرنے آئی، یا جاننا چاہتی ہو؟"انہوں نے جانچتی آنکھوں سے

المیرا کا چہرہ دیکھا،

اور بہت دھیمے لہجے میں پوچھا،

مگر ان کی نظروں کی چبھن المیرا کو محسوس ہوتی،

وہ معمولی سارویوں میں بدلاؤ میں آرام سے بھانپ جاتی،

کیونکہ وہ حساس تھی،

"مجھے بس علی کے بارے میں جاننا ہے!" اسنے اپنی انگلیاں ہتھیلی میں ایسے گھسائی کہ لگا، اسکے ہاتھ کی کھال ابھی اکھڑ جائے گی، اور خون چھٹانک سے باہر نکل آئے گا،

www.novelsclubb.com

خالد بے نے ہنکارا بھرا،

"اگر تم وہ سننا چاہتی ہوں جو تم جانتی ہو، تو اسکے دفاع میں میری کی گئی دلیل اور بات سب بے معنی ہو جائے گی!" ان کی آواز میں عجیب سکون تھا،

وہ بہت گہری باتیں کیا کرتے پروفیسر کی طرح،

"میں بس چاہتی ہوں کہ اس بار میری تقدیر مجھ سے وہ نہ چھینے جو مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے "المیرا کا لہجہ بھرایا،

وہ خود کو مظبوط دیکھانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی،

"المیرا کیا تم نے دو چڑیوں کی کہانی نہیں سنی" وہ اپنے مخصوص انداز میں بولے،

انکا انداز ہی یہی تھا، وہ ایک لوک کہانی کی شکل میں اپنی بات سمجھاتے،

وہ یہ سمجھتے تھے کہ کہانیاں انسان کی زندگی سے زیادہ جڑی ہوتی ہیں اور انسان انہی سے سیکھتا ہے،

نیکی اور بدی،

www.novelsclubb.com

یہ ایک آسان طریقہ تھا سمجھانے کا، اس سے انسان نہیں بیزار ہوتا، اور ساتھ ہی وہ آخری کردار کو سننے والے پر چھوڑ دیتے،

دونوں فریقوں کی صورتحال بتا کر،

وہ پوچھتے کے اگر وہ اس جگہ ہوتے تو کیا فیصلہ کرتے،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور اس سے فیصلہ کرنا آسان ہو جاتا،

المیرا نے نفی میں گردن ہلائی،

اسے سمجھ نہیں آیا کہ اسنے سوال پوچھا گیہوں اور جواب وہ چنا دے رہے ہیں،

"چلو میں تمہیں سناتا ہوں!" انہوں نے دلچسپی سے بازو میز پر جماتے ہوئے کہانی کا آغاز کیا،

ان کی آواز میں عجیب سحر تھا المیرا نا چاہتے ہوئے بھی متوجہ ہو گئی،

"ایک دفعہ کا ذکر ہے! کسی گاؤں کے ایک درخت پر ایک چِڑا رہتا تھا،

وہ بس اپنے کام سے کام رکھتا، کسی کو تنگ نہ کرتا،

ایک دن سخت بارش نے اپکڑا اس گاؤں کو،

ساتھ ساتھ تمام پرندے رہنے کے لیے مسکن تلاشنے لگے،

ان میں ایک زخمی چڑیا تھی، جو بھیگتی ہوئی حالات سے لڑتی ہوئی اس کے گھونسلے کے قریب اگئی، جو درخت کی لکڑی کے وسط میں تھا، (وہ سانس لینے کو رکے، اور

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

المیرا جامد پیتلوں کے ساتھ انکا چہرہ دیکھ رہی تھی،ان کے خاموش ہو جانے پر جیسے یہ تسلسل ٹوٹا)

وہ دھیمے سے مسکرائے پھر دوبارہ بولنا شروع کیا،

"اسنے چڑیا کا استقبال کیا!اور اس طوفان سے بچا کر اسے اپنا گھر رہنے کو دیا!،وہ چڑیا اسکی مشکور تھی،

اس نے اپنے گھر آئی چڑیا کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دی بلکہ ہمیشہ مسکراتے ہوئے اسکی ہر بات سنی،

چڑے کو معلوم ہوا کہ چڑیا کہ کچھ دوست تھے جو بہت برے تھے،

اور ماضی میں چڑیا کے ساتھ بہت برا بھی ہوا ہے،

اور یہ کہ چڑیا کو اسکے سارے پرانے دوست برا کہتے آئے تھے،

مگر جب اسنے یہ سب سنا تو نظر انداز کر دیا،

اور چڑیا کو اپنا دوست بنالیا،

وہ دونوں بہت اچھے دوست بن گئے،

"مگر ایک دن اس چڑیا کو معلوم ہوا، کہ وہ چڑا ایک ایسے کام میں ملوث ہے جس میں۔اسے نہیں ہونا چاہیے تھا،

وہ چڑیا بہت بد گمان ہو گئی، اور اسنے چڑے کو چونچ مار مار کر اسے زخمی کر دیا،

اس کا مؤقف سنے بغیر ہی فیصلہ اخز کر لیا،

اور وہ ان زخموں کی تاب نہ لا سکا،

اور چڑا کچھ دنوں بعد ہی مر گیا!!

چڑیا نے کہا،

کہ برا تھا وہ اور برائی کا انجام برا ہوا اور وہاں سے اڑ گئی، وہ سب بھول گئی کہ اسنے اس چڑیا کے لیے کیا کیا تھا،

بس اسے وہی بات یاد رہی جو اسنے رائے قائم کی،

اور اسی کے چلتے اسنے اس کو مار ڈالا،

www.novelsclubb.com

اب تم مجھے بتاؤ کیا اس چڑیا نے ٹھیک کیا؟

اسے اس کی بات سننی چاہیے تھی یا اسکا فیصلہ ٹھیک تھا،

انہوں نے فیصلہ المیرا پر چھوڑا کے وہ اس کہانی میں کس کردار کے فیصلے کو اچھا سمجھ رہی ہے،

المیرا چند لمحے ان کا چہرہ دیکھتی رہی،

جیسے فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا ہو،

پھر جیسے کسی نتیجے پر پہنچی،

"اسے بات سننی چاہیے تھی، وہ چڑیا تو خاصی احسان فراموش تھی!" المیرا کے تبصرے پر وہ مسکرائے بغیر نہیں رہ سکے،

"وہ چڑا علی کی طرح تھا! میں چاہتا ہوں تم بھی وہی بے وقوفی نہ کرو جو چڑیا نے کی تھی!" انہوں نے اب کہانی کا مرکزی خیال بیان کیا تو المیرا کی آنکھیں پھیلیں،

"ایک طرفہ بات سن کر رائے قائم کر لینا ناانصافی میں شمار ہوتا ہے المیرا!!,"

المیرا کی زبان تالوں سے چپک گئی،

"میں جب تمہیں بات بتاؤ تو تم جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہ لینا! بلکہ وہی معاملہ کرنا جو علی نے تمہارے ساتھ کیا تھا!" ان کی آواز میں التجا اور خوف دونوں کے ملے جلے تاثرات تھے،

شاید وہ وہ جانتے تھے جو کوئی نہیں جانتا تھا،

المیرا نے نظریں جھکا لیں،

اگر وہ یوں تمہید نا باندھتے تو الزام صرف علی کے سر جاتا!

اور وہ یقیناً اس جزباتیت میں کوئی فیصلہ لے بیٹھتی،

اسکے لیے انجام کی جھلک کافی تھی،

کہ جلد بازی کے فیصلوں میں اکثر نقصان ہو جاتا ہے،

انہوں نے بتانا شروع کیا،

ہر بات کو کہنے کی ایک ادا ہوتی ہے،

اور وہ یہ ادا باخوبی جانتے تھے،

وہ چھوٹا بچہ،

جس نے زندگی میں پہلی بار بندوق پکڑی جانتی ہو کب؟

ٹھاہ.....!

ایک بندوق سے گولی نکلی جو سامنے کھڑے اس شخص کو جا لگی،

تڑاتڑ برستی بارش میں دو بھیگے وجود آمنے سامنے کھڑے تھے،

پیچھے کھڑی گاڑی کا ایک دروازا کھلا تھا، کوشاید اسی نے کھولا تھا، اور گاڑی کی ہیڈ لائیٹس کی جل رہی تھی،

www.novelsclubb.com

اور وہ دونوں باہر کھڑے کسی بات پر بحث میں مبتلا تھے جب اچانک سے سامنے والے شخص نے بندوق چلادی،

گولی جسکو لگی تھی وہ تر ہوتی زمین پر ڈھہ گیا،

وہ نشے کی حالت میں تھا، کار میں بیٹھے کم عمر بچے نے جب دیکھا کہ اسکا باپ زمین پر

گر پڑا ہے تو ننھے ہاتھوں سے گاڑی کا دروازا کھول کر باہر نکل ایا،

وہ آدمی گھبرا گیا،اس بچے کو دیکھ کر،اسکے ہاتھ پاؤں میں ارتعاش پیدا ہوا،

آنکھوں کے پپوٹے سرخ ہونے لگے،

"بابا!!!"روتا ہوا بچہ اپنا مرے ہوئے باپ کو پکارنے لگا،

وہ کبھی اسکے گال پر ہاتھ لگاتا کبھی گولی کے نشان پر،

اس شرابی نے بندوق اس معصوم بچے پر تان لی،یقیناً وہ اسکے لیے پریشانی کا باعث بنتا

،

کیونکہ وہ اتنا چھوٹا بھی نہیں تھا کہ اپنے باپ کے قاتل کا نام نہ بتا سکے،

یک دم گولی چلی،

اور سامنے کھڑا شخص جو نشے کی حالت میں دھت تھا گر گیا،

اور یہ گولی یماش پاشا کی طرف سے چلائی گئی تھی،

وہ اس طوفانی برسات میں اس علی کے سامنے کھڑا تھا جو گھٹنوں کے بل بیٹھا اپنے

باپ کے لاشے پر گریہ کر رہا تھا،

"تم رو نہیں سکتے!!"

"پکڑو اسے"

یماش پاشا نے بازو سے اسے جارحانہ انداز میں پکڑا،اور زمین سے اٹھا کر اس

دوسرے آدمی کے پاس لے آیا،

جس کو یماش پاشا نے مارا تھا،

اسنے چھوٹے بچے کے ہاتھ میں بندوق پکڑائی،

"اس نے تمہارے باپ کو مارا ہے یہ رہی بندوق چلاؤ اس پر گولی،تاکہ بڑے ہو کر

تم میرے سر نہ آؤ کے باپ کا انتقام ادھورا رہ گیا!"

اسنے زبردستی اس روتے ہوئے بچے کے ننھے ہاتھوں میں بندوق پکڑائی،

اور ٹریگر دبایا،بندوق سے گولی برق رفتاری سے نکلی،اور نعش میں جا لگی،جو اس

شرابی کی تھی،

"تم علی نہیں ہو! تم سیم بنو گے!! میں تمہیں اپنے بھائی کی طرح کمزور اور بے بس نہیں بناؤ گا جو ایک عورت سے شکست کھا گیا،" اس نے علی کو گود میں اٹھایا، اور اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھا دیا، یماش پاشا کی آنکھوں میں ہیبت و جنون تھا، جو اسکے اندر کا انسان مار چکا تھا،

اب یماش پاشا سوائے ایک مٹی کے پتلے کے کچھ نہیں تھے،

جو احساسات اور جذبات سے عاری تھا،

یماش پاشا نے سفیان کی لاش کاندھے پر ڈالی، یماش پاشا کو لگا اسکے کاندھے ٹوٹ گئے ہیں،

www.novelsclubb.com

اسے یہ دنیا کا عظیم بوجھ لگا،

یماش پاشا رونا چاہتا تھا مگر اسنے اپنے آنسو روک لیے، اب جو بچی کچی رحمدلی تھی، وہ سفیان کے ساتھ ہی مٹی تلے دب گئی،

"اس نے اپنے باپ کے مرنے پر پہلی بار بندوق اٹھائی تھی المیرا، وہ جن ہاتھوں

میں پلا بڑھا وہ ایک پتھر دل انسان تھا! مگر میرا علی پتھر دل نہیں ہے، اسکی پرورش میں کچھ سال میں نے بھی لگائے تھے،

اگر ایسا ہوتا تو وہ اس زخمی چڑیا کو کبھی اپنے گھر نہ رکھتا" خالد بے کی آنکھیں پھر بھیگنے لگیں،

مگر المیرا منجمند ہوئے ان کی بات سن رہی تھی،

اسکا آغاز یہ تھا!

وہ کچھ دیر ہاتھوں میں سر گرائے روتے گئے،

اور المیرا خاموش رہی،

وہ یقیناً الجھ چکی تھی،

وہ علی کو یوں کھونا نہیں چاہتی تھی،

"مجھے علی کے پاس جانا ہے!" اسنے جیسے دوسری بات کہی تو خالد بے کے چہرے پر ایک ساتھ کئی بل پڑے پھر گزرے،

www.novelsclubb.com

"اپ مجھے لے کر جائیں گے نہ؟"اسنے سپاٹ انداز

اپنایا، کوئی اسکے لب ولہجے سے یہ معلوم نہیں کر سکتا تھا اس۔کے اندر کیا چل رہا

ہے،

"المیرا!!"وہ خالی نظروں سے اسکا چہرہ دیکھنے لگے،

"ٹھیک اگر آپ نہیں کر سکتے تو میں خود ہی چلی جاؤ نگی!"وہ کہتی جانے کے لیے

کھڑی ہوئی، وہ اس عزم سے کھڑی ہوئی تھی جیسے کوئی بھی تیز ہوا اسکے قدم نہیں

اکھاڑ سکتی تھی، المیرا نے اپنا پرس ٹیبل سے اٹھایا، اور ان کے سامنے سے چلی گئی،

خالد بے نے آنکھوں سے اوجھل ہو جانے تک اسے دیکھا،

پھر تاسف سے تنفس بھرا!!

اور گردن جھٹک دی،

www.novelsclubb.com

وہ بوجھل قدموں سے چل رہی تھی، وہ اس دکان کے پاس سے گزری جہاں سے علی نے اسکے لیے سرخ گلاب خریدے تھے،

وہ اسکی چھوٹی سے چھوٹی چیز کا ایسے دھیان رکھتا تھا، جیسے وہ کوئی کانچ کی گڑیا ہو جو زرا سی بے احتیاطی سے ٹوٹ جائے گی،

المیرا کبھی سوچ نہیں سکتی تھی کہ اسکے نصیب میں اتنا بہترین ساتھ بھی لکھا تھا،

اسے یاد تھا ایک دن وہ دونوں باہر کھانا کھانے کی غرض سے نکلے تھے،

اور المیرا کی انگھوٹی گم ہو گئی تھی،

تو علی نے اسکے لیے تین چکر کاٹے تھے تاکہ وہ اسکی گمی ہوئی انگھوٹی ڈھونڈ سکے،

وہ اسکی ہر خواہش کا یونہی خیال رکھتا تھا،

اور ایک وہی تھا جو اسکی بے تکی باتیں بھی پر شوق انداز میں سنتا،

اور کبھی بھی بیزاری محسوس نہیں کرواتا،

اسے دنیا کی اہم ترین چیزوں میں المیرا کی گفتگو آج بھی پہلے نمبر پر تھی،

ایک ایک لمحہ المیرا کی انکھوں میں۔گھوما،

اسے یاد تھا جب المیرا اس سے خفا ہوئی تھی،المیرا نے غصے میں کہہ دیا تھا کہ یہاں سے چلے جاؤ!

اور اسنے ساری رات یونہی گیٹ باہر گزار دی تھی،

اسنے ماضی کی۔ساری کسر پوری کر دی تھی،

جو محرومیاں اسنے اپنی اس زندگی میں دیکھی تھی،

یہ چھ مہینے اسکی زندگی کے بہترین لمحے تھے

یا یہ کہا جائے اس نے زندگی ان چھ مہینوں میں جی تھی،

علی کے ساتھ،

اسے لگا کہ اسکے درد کا مرہم اللہ نے علی کے صورت میں دیا ہے،جو دکھو کے گہرے کالے اندھیروں میں اسے خود میں سمو لیتا ہے،

اور دن کے خوبصورت اجالے میں اسکے پیچھے چلتا ہے،

المیرا رو نہیں رہی تھی، اسکے ذہن میں علی کے وہ سارے قصے کھلنے لگے، جس کے چلتے المیرا کو علی سے محبت ہوئی تھی،

"کاش علی تم ایسے نہ ہوتے!" اسکی زبان پر یہ کاش لفظ ہر گز سوٹ نہیں کر رہا تھا،

"کہاں جا رہی ہو؟"

علین نے جھٹ سے اسکا راستہ کاٹا کسی کالی بلی کی طرح،

اسکے قدموں کو بریک لگی،

"میرا راستہ چھوڑو!!" اسنے سائڈ سے نکل جانا چاہا، نا جانے اتنے مہینے بعد اس پر کونسا بھوت سوار ہوا تھا جو المیرا کے راستے میں آگئی،

علین نے بازوؤں سے دبوچتے ہوئے اسے اپنے سامنے کیا،

"تم یہ سمجھتی ہو کہ سیم کو حاصل کر لو گی؟"

"مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہیے تھا تمہارے تیور دیکھ کر کہ تم کس کی شے پر اتنا اچھل رہی تھی" وہ بازوؤں کو لپیٹتے ہوئے تلخ لہجے میں گویا ہوئی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

المیرا کا کوئی موڈ نہیں تھا،

کہ وہ اس سے بحث زرا سی بھی کرے،

"مجھے تمہارے منہ لگنے کا ہر گز شوق نہیں ہے بہتر ہو گا میرا راستہ نہ روکو!" المیرا نے ضبط کی انتہا کو چھوتے ہوئے تیوری چڑھائے کہا،

علین نے ستائشی انداز میں بھونیں اچکائی،

"تم ہو کون؟! ایک سادہ سے نقوش کی کمتر لڑکی، تم میں ہے کیا ایسا! گھٹیا ملک سے تعلق رکھنے والی! جس کے لوگ جہاں جاتے ہیں صرف گندگی پھیلاتے ہیں، ٹیررسٹ! وحشی!" وہ اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھتی اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے، اسکے انداز میں کافی حقارت تھے، المیرا نے دانت پر دانت جمائے،

اور ایک سخت نظر اس پر گھمائی،

اور اسکے جبڑے کو پکڑتی دیوار سے لگا گئی،

"آئندہ مجھ سے دور رہنا سمجھی!! ورنہ ایسا حشر کرونگی کہ زندگی بھر یاد رکھو گی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پاکستانی کیا چیز کا نام ہے!"اسنے تیز لہجے میں تنبیہ کی،

اس علین کو اس بار المیرا نے خاصا درست کیا،

بے وجہ اسکے راستے میں حائل ہوئی تھی،وہ کبھی ایسا برتاؤ نہ کرتی، مگر وہ ابھی اپنی اس زہنی کیفیت میں تھی کہ اسکے منہ سے نکلنے والی باتیں المیرا کو جنون کی حد تک غصہ دلا گئی،

"تم!!!"وہ بھی اشتعال انگیزی کی عالم میں بولی مگر المیرا نے اسکی بات بیچ میں کاٹ دی،

"میرے شوہر کے قریب بھی دکھی تم تو یہ صورت دیکھنے لائق نہیں رہے گی، سمجھی!"اسنے آخری جملہ کہا اور اسکی سنے بغیر ہی چلی گئی،

وہ پیچھے سے بہت کچھ بولتی رہی مگر المیرا کو پرواہ کب تھی؟

میدیات میں ابھی موسم ٹھنڈا تھا، سلیم کی طبیعت بہتر تھی پہلے سے،

قھرمان اور علی جب میدیات کی حویلی میں ائے،

علی کے ساتھ وہ چھوٹی بچی بھی تھی،

"اماں بی! اسکا خیال رکھیں" اسنے بچی کو گود سے اتار کر وہاں موجود ایک بوڑھی ملازمہ کے حوالے کیا،

"علی ہمیں جلد از جلد نانی کے گھر جانا ہو گا!" قھرمان نے علی سے کہا وہ ابھی اس وقت کھلے سے صحن میں موجود تھے،

اور علی سامنے لگی ہری بھری بیلوں کو دیکھ رہا تھا، جن میں سفید پھول لگے ہوئے تھے،

جو اپر سیڑھیوں تک جا رہی تھیں،

"ہم آج رات ہی گاؤں کے لیے نکلیں گے!" اسنے دھیمی سی گردن ہلاتے ہوئے کہا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ عورت کون تھی اس کا پتا نانی کے علاوہ کوئی نہیں بتا سکتا!" قھرمان نے آگے بات جوڑی

"بھائی آپ اس کے پاس جائیں میں سلیم کا حال دیکھ آتا ہوں!" علی کہتا اوپر کی طرف بڑھ گیا،

جبکہ قھرمان نے اسکی پشت تکی،

ہاشم کے بارے میں وہ کیسے بتائے گا علی کو؟

ہاشم کا بتائے گا تو اسکی۔ماں سے لیکر ماموں تک سب کا راز اسے بتانا ہو گا,

اسنے گہری سانس بھری،اور اپنی نظریں وہاں سے ہٹالی،

"قھرمان کا فون بجا، معظم کی کال تھی،اسنے کان سے لگائی،اور آگے بڑھ گیا،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

علی دروازا کھٹکھٹائے بغیر ہی اندر داخل ہوا، کمرہ خالی۔ تھا، شانزے ہسپتال میں

تھی،

ایک ضروری آپریشن آیا تھا،

جو اسے کرنا تھا،

اسلیے اور ملازمہ سے کہہ کر گئی تھی وہ جلد ہی آئے گی،

سلیم مشینوں میں جکڑا یونہی بستر پر لیٹا ہوا تھا،

آنکھیں موندے،

علی بوجھل قدموں سے چلتا اسکے قریب اگیا،

اور بستر کے ساتھ رکھی کرسی پر براجمان ہوا،

"سلیم!" اسنے سلیم کو مخاطب کیا،

سلیم۔کی آنکھوں میں حرکت ہوئی جیسے وہ اسکی بات سن سکتا تھا،

علی نے سلیم کی باتوں کو شدت سے یاد کیا،

اسکا سارا وقت سلیم کے ساتھ کی گزرتا تھا،

www.novelsclubb.com

وہی اسکے ہر کانڈ میں شامل ہوتا،

اور آج وہ اس حالت میں بستر پر گرا ہے

"سلیم کاش میں تمہیں جانے ہی نہیں دیتا،"

"مگر میں تم سے وعدہ کرتا ہوں وہ بھی زندہ نہیں رہیں گے جنہوں نے تمہارا یہ حال کیا ہے!!"

علی نے استحکام لہجہ اپناتے ہوئے سلیم کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا،

یہ زندگیوں میں موجود کاش! کتنی تکلیف دہ ہوتے ہیں،

اور ایک ایسا کاش علی کی زندگی میں بھی تھا،

یو لگتا جیسے وقت تیزی سے کٹ گیا ہو اور سلیم بوڑھا ہو گیا،

اسکا چاک و چوبند چہرہ مرجھا گیا،

اسکی ہنسی خاموشی میں بدل گئی،

آنکھوں کے نیچے سیاہ گہرے ہلکے پڑ گئے،

www.novelsclubb.com

اگر کوئی سلیم کو دیکھے تو اسے یقین نہیں آتا کہ وہی سلیم ہے جو زندگی سے بھرپور تھا،

اسکی یہ حالت کرنے میں بہت سے لوگ تھے،

بے وجہ کی سزا بھگتنے والوں میں سلیم بھی سرے فہرست تھا،

اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلا،

سلیم نے دھیمے سے آنکھیں کھولیں،

"علی!" اسنے آکسیجن ماسک کو ہٹانے کا کہا،

اور نہایت مردار آواز میں کہا،

اسکی۔انکھو کے کنارے پر اب بھی ایک آنسو تھا،

جو بہت عجیب سا تھا،

"سلیم!!" علی کے جسم میں کرنٹ سا دوڑ گیا وہ بالکل سیدھا ہو کر بیٹھا،

سلیم نے آکسیجن ماسک ہٹانے کی کوشش کی،

www.novelsclubb.com

مگر علی نے اسکی یہ کوشش مسترد کر دی،

"سلیم تمہیں اسکی ضرورت ہے" اسنے سلیم کو سکون سے لیٹے رہنے کا کہا،

مگر سلیم جیسے کچھ بتانا چاہتا تھا اسے،

اسنے پھر بھی ماسک اتارا،

"علی!" اسنے دھیمی آواز میں دوبارہ پکارا،

"سلیم ایسے نہ کرو!" علی نے تاسف سے اسے دیکھا،

"علی اسے بچالو!" تیز ہوتے تنفس کے ساتھ سلیم۔نے کہا،

"سلیم تم خاموش رہو!! اور لیٹے رہو!" اسنے ماسک سلیم۔کے منہ کی جانب کرنے کی کوشش کی مگر سلیم نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا،

"بابا مار دینگے اسے بھی!" اسنے گہرا سانس لیا،

اسکی بڑی سی آنکھیں باہر کو آرہی تھی،

"وہ سب کو مار دینگے!" وہ ہانپنے لگا جیسے بہت لمبی دوڑ چل کر آیا ہو،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

علی سلیم کی بگڑتی حالت دیکھ جھٹپٹا گیا،،

اور آکسیجن ماسک اسکے چہرے پر لگایا،

"سلیم!!" علی کو لگا اسکے پاؤں سے جان نکل رہی ہے،

"علی وہ مار دینگے!!" وہ بڑبڑا رہا تھا،

مگر علی باہر کی طرف بھاگا،

"شانزے!!!"

"شانزے!!"

وہ بری طریقے سے شانزے کو بلا رہا تھا، وہ جو ابھی لکڑی کے دروازے سے اندر داخل ہوئی، سیڑھیوں کے اپری حصے کی طرف کھڑے علی کو یو چیختے دیکھ گھبرا اٹھی،

اور مضطرب چہرے سے اپر کی جانب بھاگی،

اسنے ایک ساتھ دو تین سیڑھیوں کو پھلانگ لیا، حتی کہ وہ گر جاتی اگر علی اسے نہ

پکڑتا،

"شانزے سلیم۔۔۔" وہ اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اندر کی طرف

بھاگی،۔ سلیم ابھی بھی اسی حالت میں تھا،

"وہ جھٹ سے اسکے پاس ائی،

اور ایک انجیکشن اسے لگایا،

اسکی دھڑکن بہت تیز تھی،

••••››››››››››››•››››››••••••••••••››››››››››•••••••

"علی!!" وہ گھٹنو کے بل بیٹھی،

علی اوندھے منہ زمین پر گرا تھا، کمر سے تیزی سے خون بہہ رہا تھا،

"تمہیں خدا کا واسطہ ہے علی! مجھے چھوڑ کر نہیں جانا!!" اسکی آنکھوں سے آنسو

نکلے،

آواز میں گھبراہٹ تھی،۔ سامنے کی طرف نظر گھمائی، تو وہ شخص بھاگ رہا تھا جس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نے گولی چلائی تھی،

وہ میدیات سے دور ماردن میں کی ایک جھیل کے سامنے سے کھڑے تھے

پوری جگہ ریتیلی ٹیلوں سے بھری تھی، جن میں سبز پودے اگے تھے جگہ جگہ،

"خدا غرق کردے تمہیں!!!!!"المیرا وہیں سے چینخی، وہ شخص اسکی پہنچ سے

دور جا چکا تھا، وہ علی پر جھکی،

اسکی دھڑکن چل رہی تھی،،

المیرا کے پاس وقت نہیں تھا،

"تمہیں کچھ نہیں ہوگا میری جان!"اسنے علی کا بازو اپنے کاندھے پر رکھا، اور علی کو

سہارے سے کھڑا کیا، مگر پھر بھی المیرا کے کاندھے پر علی کا وزن بڑھتا جا رہا تھا، اور

المیرا کو چلنے میں دشواری ہو رہی تھی، المیرا کی انکھوں سے انسوں ٹپ ٹپ بہہ

رہے تھے،

اور علی کی حالت نڈھال تھی،

مگر پھر بھی وہ نا جانے کس ہمت سے چل رہا تھا،

اور کوشش کر رہا تھا کہ المیرا کو تکلیف نہ دے!!

میدیات جانے سے پہلے!!!

"فرحت میں بہت پریشان ہو گئی تھی، کہ میری یہ انگھوٹی گم ہو گئی ہے، اللہ مجھے تو لگا میرا برا وقت شروع ہو گیا ہے!" گل رعنا اور فرحت خالد بے کے فوڈ سینٹر پر کھڑے تھے،

www.novelsclubb.com

انہوں نے شوارما بنایا، ساتھ کچھ سوسس بھی اس میں ڈالے، وہ ساتھ ساتھ فرحت اور گل رعنا کے مابین ہونے والی گفتگو بھی سن رہے تھے،

"تمہارا کچھ زیادہ ہی یقین نہیں ہے اس انگھوٹی پر!!" فرحت نے تیوری بگاڑے،

ایک جانچتی نظر اس پر ٹکائی،

گل رعنا نے ہاتھ جھلا کر اسکی بات کو رد کیا،

"اونہوں!! میری زندگی میں جتنی خوشحالی آئی ہے نہ اس انگھوٹی کی وجہ سے ہے!

،میری زندگی میں اگر یہ نہ ہوتی تو میں شاید کبھی کچھ حاصل نہیں کر سکتی!" اسنے

اس انداز میں بات کہی کہ فرحت آگے سے بحث نہ کر سکی،

شاید وہ سیاہ رنگ والی لڑکی فرحت یہ جانتی تھی کے بحث سے کوئی فایدہ نہیں ہے،

خالد بے نے ان دونوں کے حوالے شوارما کیا۔

وہ دونوں اسے کھانے لگی

اور پھر چلتے چلتے آگے کی طرف نکل گئی،

خالد بے ان دونوں لڑکیوں گفتگو سن لی تھی، پھر کاندھے اچکایے تاسف سے

گردن ہلائی جیسے کوئی نہایت ہی احمقانہ بات کی ہو لڑکی نے، اور پھر اپنے دوسرے

کام میں لگ گئے،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

"المیرا تم کہیں جا رہی ہو؟" عائشہ خانم اسکے سامنے آ کر بیٹھی، جو اپنے کپڑے ایک سوٹ کیس میں بھر رہی تھی،

"عائشہ آپا کی جان ابھی یہاں سے جاؤ سے مجھے المیرا سے کچھ بات کرنی ہے،!"

خنساء بیچ میں آ گئی،

اور عائشہ کے گال چومتی ہوئی کہنے لگی،

"مجھے سچ میں جانا چاہیے آپا۔ ورنہ ثوبیہ آپی میرے کیک کھا جائیں گی!" کچھ یاد آنے پر وہ وہاں سے بھاگی،

خنساء نے اسے مسکرا کر دیکھا،

"تمہارا کیا یہ آخری فیصلہ ہے!" بازوؤں کو لپیٹتے ہوئے نہایت سنجیدگی سے کہا گیا،

"خنساء میں عائشہ کی ماں کی طرح صبر نہیں کر سکتی! نہ ہی میں اتنی بہادر ہوں!" وہ

بے بسی سے بولی، ساتھ سامنے رکھے سوٹ کیس کی زپ بند کی

خنساء ڈھیلے وجود کے ساتھ بیڈ پر گری،

"المیرا بہادر ہونا پڑتا ہے! حالات ان چیزوں سے نہیں سمٹتے، نہ ہی ہمارے رونے سے سب ٹھیک ہو جاتا ہے! اگر رونے سے سب ٹھیک ہو جاتا تو عائشہ اپنے ماما بابا کے ساتھ ہوتی!" اسکی آواز میں ایک ملال تھا جو کہیں چھپا تھا،

المیرا نے محسوس کیا،

وہ جانتی تھی یہ بات، یہ اس دن کی بات ہے جب اسے معلوم ہوا تھا کہ علی کے ماضی کے بارے میں،

www.novelsclubb.com

دو دن پہلے،

"المیرا،" وہ بغیر دستک کے ہی کمرے میں داخل ہوئی

المیرا تکیے میں منہ دیے رو رہی تھی،

اسکی آواز پر یک دم اٹھ بیٹھی اور انسو صاف کرنے لگی،

"مجھے بابا نے بتایا!" وہ المیرا کے پاؤں کے پاس اکر بیٹھی، بستر پر،

المیرا آنسو صاف کر رہی تھی، مگر پھر بھی آنکھوں میں یہ دریا رکنے کا نام نہیں لیتا،

"میں جانتی ہو المیرا تمہاری تکلیف کو! اپنی آنکھیں دیکھو کیا حال۔ کیا ہوا انکا!" وہ

اسکی ہتھیلی پر ہاتھ رکھتی اسکی سوجی ہوئی آنکھوں پر تبصرہ کرنے لگی،

"خالد بے کی بیٹی خنساء، جس کو وہ اپنی ہر بات بتایا کرتے اور وہ انہیں اچھے مشورے

بھی دیا کرتی،

خاصی سلجھی ہوئی نرم مزاج لڑکی تھی،

"آپ نہیں جانتی کچھ بھی خنساء! درد خود پر نہ گزرے تو کہاں درد لگتا ہے!"

المیرا نے منہ پھیرتے ہوئے کہا، انسان بھی کتنا عجیب ہے، وہ اپنے غم۔ کو بڑا سمجھتا

ہے اور دوسرے کا غم غم نہیں لگتا،

خنساء نے تاسف سے سانس کھینچی،

"المیرا تم جانتی ہو، عائشہ کی ماں بھی ایسی ہی تھی، بالکل تمہارے جیسی! جو ہر بات کو دل سے لگالیا کرتی تھی, یہ۔ حقیقت ہے کہ عائشہ میری اور ثوبیہ کی بہن نہیں ہے!!"

اسنے کچھ لمحے بعد کہا،

المیرا کے ماتھے پر کئی بل ہو کر گزرے!

"عائشہ کی ماں ایک بہادر عورت تھی، اور اسکا باپ بھی ایک بہادر انسان تھا! مگر حالات ایسے تھے کہ انکا مٹ جانا ہی بہتر تھا، اور ننھی عائشہ جسکے حوالے کی گئی وہ تھی خنساء خالد! عائشہ قھرمان پاشا،

عائشہ نہیں جانتی نہ اپنی ماں کو نہ اپنے باپ کو!

خنساء نے گہرا سانس لیا،

اور اسے دیکھا،

المیرا کا چہرہ اب بھی حیرانی میں غرق تھا،

www.novelsclubb.com

قھرمان، کیا عائشہ علی کے تایازاد بھائی کی بیٹی تھی،

"مگر عائشہ کیسے ؟؛"اسکی زبان پر جیسے قفل بندھ۔گیا وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی،

"بہت الجھی ہوئی کہانی ہے المیرا! رہنے دو کسی اور دن سہی"خنساء نے بات کو ٹال دیا،

"عائشہ کی زندگی بھی تمہاری طرح کی ہے،ایک مجبور ماں باپ کی بیٹی تھی،"خنساء نے پہلو تبدیل کیا اور بات بدل دی،

وہ بات بدلنا جانتی تھی،

"المیرا ہر انسان کی زندگی میں تکالیف ہوتی ہے،کچھ لوگ انہیں ظاہر کر دیتے ہیں اور کچھ یونہی چھوڑ دیتے ہیں اپنے اندر،

مگر سب کے اندر ایک ایسی بات ضرور ہوتی ہے جو اسکے وجود کے برے وقتوں کا حصہ ہوتی ہے ! ابھی تم اس ادوار سے گزر رہی ہو اور کچھ لوگ گزر بھی چکے ہیں !,

www.novelsclubb.com

اور کچھ برے وقتوں کو بھلا کر نئی زندگی کی تلاش میں ہیں،" اسنے چہرے پر نرمی کے تاثرات لائے کہا،

جیسے بہت کچھ ہو کہنے کے لیے مگر زبان بند کرنا اپنا درد نہ بیان کرنا اس نے یہی راستہ اختیار کیا ہے،

"خنساء میں نے دیکھا ہے، کتنے لوگ خوش نصیبی کی زندگی گزار رہے ہیں، کیا ساری بد قسمتی دکھ رنجشیں مجھ جیسے کمتر لوگوں کے لیے رہ گئی ہیں!"

اسنے پھر شکوہ کیا، اور وہ جب جب مایوس ہوتی یونہی شکوہ کیا کرتی،

وہ قسمت سے جلد مایوس ہو جاتی، حالانکہ مایوسی کفر ہے،

خنساء نے گہری سانس لی،

"تم نے ان کی تنہائیاں نہیں دیکھی المیرا، جو زندگی میں خوش خرم نظر آتے ضروری نہیں وہ تنہائی میں بھی یونہی مسکراتے ہو،

ہاں یہ کہہ سکتے ہیں وہ اپنے ماضی سے لڑ کر اپنے حال کو اور مستقبل کو روشن کرنے کی کوشش کرتے ہوں، !"خنساء کے جواب پر وہ کچھ دیر یونہی اسے دیکھتی رہی، اسمیں خالد بے کا عکس نظر آتا، وہ اسے کوئی تیس سالہ عورت نہیں بلکہ ساٹھ ستر سالہ ایک بوڑھی لگی، جو حالات کی ٹھوکروں کے بعد یہاں پہنچی تھی،

"دنیا بہتریں اور بہادر لوگوں کی ہے "خنساء نے آخری میں ایک لفظ کہا، المیرا منہ کھولے اسے دیکھنے لگی، جیسے پوچھنا چاہتی ہو یہ بہادر اور بہترین لوگوں کی صفت کیا ہے،

"تم جانتی ہو المیرا بہتریں اور بہادر لوگ کون ہیں؟. "خنساء اسکے چہرے کے تاثرات دیکھتی سمجھ گئی، تھی کہ وہ سچ میں جاننا چاہتی ہے،

"جو ماضی سے نکل کر حال میں جیتے ہیں ! جو مستقبل کا خوف نہیں کھاتے ! اور جو خود کو کمتر نہیں سمجھتے، نہ ہی مظلوم ! اگر ان سے کوئی غلطی ہو بھی جائے اور وہ زندگی کی ریس میں گر جائیں،

تو وہیں بیٹھے نہیں رہتے بلکہ کپڑے جھاڑ کر اٹھتے ہیں اور دوبارہ کوشش کرتے!

مستقل مزاجی سے کام لیتے ہیں اور کامیاب ہو جاتے ہیں!!"

اسکے جواب میں۔ایک جوش تھا،المیرا کی آنکھیں چمکی،

حال؛

"تمہارا یہی فیصلہ ہے تو یہی ٹھیک ہے,"خنساء نے کاندھے اچکائے

پھر اپنی جیب سے چنے نکالے!کچھ المیرا کے ہاتھ میں رکھے اور کچھ اپنے۔،ان بھنے

ہوئے چنوں کے اپر کالے رنگ کا چھلکا تھا،

www.novelsclubb.com

"یہ کالے رنگ کا چھلکا ہے! سمجھوں یہ ماضی۔تھا،اور یہ ہماری حکمت عملی!اسنے

دونوں ہاتھو کے درمیان ان چنوں کو رگڑا،تو چھلکا اتر گیا!

اور پیلے رنگ کے چنے واضح ہو گئی،سنہرے رنگ کے،

جن کو اس نے المیرا کی آنکھوں کے سامنے کیا،

"یہ دیکھو! ہو گئے نہ حسین!! بالکل اسی طرح ہم۔ اگر روزانہ خود پر افسوس کھانے کی بجائے خود کو بدلیں تو بہتر نہیں رہے گا! ہم بھی ایک دن ان چنوں کی طرح نکھرے اور اچھے ہو جائیں گے اور ہمارا ماضی سچ میں ماضی ہی رہ جائے گا،"

خنساء وہ چنے ایک ایک کر کے کھانے لگی

المیرا اسکی بات پر مسکرائی،

اور اپنی جگہ سے اٹھی اور خنساء کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی،

"خنساء آپ جانتی ہے میری کوئی بڑی بہن نہیں تھی، مگر جب میں آپ کو دیکھتی ہو تو مجھے احساس ہوتا ہے کہ اگر میری کوئی بہن ہوتی تو وہ آپ جیسی ہوتی!" اسنے خنساء کی ہتھیلی پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا،

تو خنساء نے اسے گرم جوشی سے گلے لگایا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم مجھے اپنی بہن ہی سمجھو لڑکی!"

نہایت اپنائیت سے اسنے دہرایا، وہ ملنسار لڑکی تھی،

"اچھا بابا کو وقت پر یہ دوا دے دینا،"

"ساتھ انہیں ٹھنڈ بہت لگتی ہے، تو ان کا گرم قہوہ ساتھ دینا روزرات میں، المیرا کچھ دن کے لیے تم ان کی خنساء بن جانا!! اگر ثوبیہ اور عائشہ کا مسلہ نہ ہوتا تو میں بھی ساتھ ہی آتی تم لوگوں کہ "خنساء نے تفصیلی جواب دیتے ہوئے کہا،

اور ساتھ ساتھ خالد بے کا خیال رکھنے کی تاکید کی،

کیونکہ وہ اسکے ساتھ جانے کے لیے مان گئے تھے،

المیرا بھی اثبات میں گردن ہلاتی ہوئی اسکی ساری باتیں زہن نشین کرنے لگی،

کیونکہ خالد بے اسکی وجہ سے ہی اتنی تکلیف اٹھا رہے تھے،

"اللہ اللہ گل خانم تم کو اس وحشی نے کتنا زخمی کر دیا، تمہیں ضرورت کیا تھی اسکے پاس جانے کی، میں تمہاری مری ہوئی ماں کو کیا جواب دیتی محشر میں اگر تمہیں کچھ ہو جاتا!" سبینہ خانزادہ اسے اپنے سے لگائے دھیمے دھیمے اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھیں،

اور وہ بھی خاموش نظروں سے ہسپتال کی اس سفید دیوار کو دیکھ رہی تھی،

"خالہ مجھے معاف کر دیں وہ میری وجہ سے بھاگ گیا! کاش میں مر جاتی تو آج اپ اپنا بنایا گیم نہیں ہار جاتی!" گل خانم نے روتے ہوئے اپنی مکمل بات کہی،

وہ اسے خالہ کہہ کر ہی پکارا کرتی تھی،

www.novelsclubb.com

"لعنت بھیجو اس ملعون پر میری بچی! تم اور علی میری امانت ہو! تمہاری ماں نے مجھے سونپا تھا تم دونوں کو!" سبینہ خانزادہ کے چہرے کی گھبراہٹ عیاں کر رہی تھی کہ وہ دونوں اسکے لیے کتنے عزیز تھے،

"گل تم نے میری ہی گود میں جنم لیا تھا! تم سات مہینے میں ہی ہو گئی تھیں!"

وہ اسکی ہتھیلی کو چومتی ہوئی کہہ رہی تھی،

"تمہاری ماں کے ساتھ بہت ظلم ہوئے تھے میری جان!! اسنے بہت درد دیکھیں ہیں،!!" یہ کہتے ہوئے ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے،

ماضی...!

"سفیان،،،آہ!!!"

"کوئی میری مدد کرے اللہ!!!"

وہ درد میں تڑپ کر اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے، چل رہی تھی، وہ ابھی ایسے ویران علاقے میں تھی جہاں نہ بندہ تھا نہ بندے کی زات،

سوائے ایک لکڑی کے گھر کے، جو سفیان کا تھا،

اور اب وہ اسے وہیں چھوڑ کر جا چکا تھا،

"خدا کے لیے کوئی میری مدد کرے!!" درد کی شدت سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا،

شائستہ کو اپنی موت دیکھائی دی ان ویران اور گنجان ٹیلوں کے درمیان،

"میرا بچہ!! میں مرنا نہیں چاہتی! یااللہ" وہ اب سڑک کے قریب تھی، اسکے پاؤں میں سوجن تھی، چلنے میں دشواری ہو رہی تھی،

مگر نا جانے کیسے وہ کس ہمت کے ساتھ چل رہی تھی، اسکا سانس پھول رہا تھا اسلیے سڑک کے کنارے ہی بیٹھ گئی،

آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے،

سورج بھی سر پر آچکا تھا،

"میں نہیں چل سکتی، کوئی میری مدد کرے!!" وہ کہتے کہتے غنودگی طاری ہو گئی

اس پر، چہرے پر ہیجان تھا،

اور سڑک پر اک گاڑی نہ تھی،

اسنے اپنا ماتھا زمین پر رکھ دیا،

www.novelsclubb.com

اسکی آنکھیں بند ہو گئی، جب ایک نسوانی آواز اسکے کان کے پاس ائی،

"آہ مائی گاڈ! دیکھو کیا یہ زندہ ہے؟؟" ایک خوبصورت آواز نے اپنے ملازم سے کہا،

ملازم حکم ملتے ہی جھٹ سے اسکے پاس ایا، اور نبض چیک کی،

"ڈھرکن بہت سلو ہے، ہمیں اسکو جلد ہسپتال لے جانا ہو گا ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے،" اسنے جواب میں کہا، اس عورت کے ماتھے پر شکنیں ابھری،

"ہیلو! مہمت میں آج نہیں آ رہی ہوں تم سے ملنے!" اسنے فون پر اطلاع دی،

"وجہ مت پوچھو تم مجھ سے میں تفصیل بعد میں بتاؤ گی" سبینہ نے فون کاٹ دیا،

اور ڈرائیور کو مخاطب کیا،

"اسکو گاڑی میں ڈالو ہمیں ابھی ہسپتال جانا ہے!" سبینہ خانزادہ حکم دیتی گاڑی میں بیٹھی،

اور ڈرائیور نے بھی حکم ملتے ہی اسے گاڑی میں ڈالا،

حال..؛

"خالہ میرے سر میں درد ہو رہا ہے میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں!" وہ رخ پھیر کر بیٹھ گئی،

"میری بچی تم آرام ہی کرو!!" وہ اپنی جگہ سے اٹھی، اور رسانیت سے کہتی ہوئی، باہر چلی گئی، گل نے خالی آنکھوں سے انہیں جاتے دیکھا پھر آنکھیں بند کر لی،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

"علی مجھے لگتا ہے سلیم کچھ سوچ رہا ہے، کوئی چیز اسے پریشان کر رہی ہے، غنودگی میں بھی وہ کسی کو بچانے کی بات کر رہا تھا!!" علی گردن جھکائے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا،

جب شانزے وہاں پہنچی،

"یقیناً وہ اس لڑکی کا کہہ رہا ہو گا،"

"سلیم کی سمجھ نہیں آتی اتنی بھی کیا محبت بھلا، وہ مر چکی ہے!"

علی نے تاسف سے گردن جھٹکتے ہوئے، دونوں ہاتھوں کو ہوا میں بلند کیا پھر ایک ناامیدی جھنجھلاہٹ اور غصے کے ملے جلے تاثرات لیے شانزے کی طرف دیکھا، جو مبہوت سی اسے ہی دیکھ رہی تھی،

"کون لڑکی؟" شانزے کو اپنے حلق میں کچھ اٹکتا ہوا محسوس ہوا،

علی نے بیزاری سے کاندھے اچکا یے وہ نہیں جانتا تھا کہ اسکے لفظوں نے شانزے کا دل کاٹ دیا ہے،

"معلوم نہیں، بس مجھے اتنا معلوم تھا کہ وہ شادی کرنے والا تھا۔ اس سے پہلے ہی وہ لڑکی مر گئی، اور اسکے بعد سے یہ اس حالت میں ہے!" علی نے سرسری انداز اپنایا،

شانزے کو ایک پل۔ لگا ساری دنیا اسکا مزاق اڑا رہی ہے،

اسکی محبت کا مزاق اڑا رہی ہے،

اسکا دل کیا سب کچھ چھوڑ کر بھاگ جائے،

وہ جس کے لیے دعا کرتی نہیں تھکی وہ بن مانگے کسی اور کی جھولی میں گر گیا،

شانزے نے آنسو کو ضبط کیا،

شانزے نے اپنے آنسو روکنے کی حد تک کوشش کی،

وہ اسے یونہی بت بنے دیکھ اکتا گیا،

"تمہیں کیا ہو گیا ہے شانزے؟!"

اچنبھی نگاہوں سے علی نے اسے دیکھا،

شانزے نفی میں گردن ہلاتی اسکے سامنے سے گزر گئی،

علی نے بیزاری سے کاندھے اچکائے،

"یہاں سب ہی پراسیب ہیں" وہ کہتا سگریٹ نکال کر لبوں میں دبائے، نیچے کی طرف بڑھ گیا، جہاں ابھی کچھ لمحے پہلے شانزے گئی تھی،

وہ شانزے کے پیچھے نہیں۔ گیا تھا، وہ نیچے اس بوڑھے کی طرف گیا تھا، جس کو

انہوں نے قید کیا تھا

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

"ساجد میرے بیٹے!، تمہارا خون ضائع نہیں ہو گا!" یماش پاشا ساجد کی قبر پر کھڑے تھے ساتھ انہوں نے اسکی قبر پر فاتحہ پڑی،

پھر وہیں کھڑے کچھ دیر اسکی قبر کو دیکھتے رہے،

یماش پاشا کی آنکھوں میں آنسو تھے، مغرب کی اذان ہو رہی تھی اور وہ ساجد کی قبر کے سامنے کھڑے اسکی قبر کو دیکھ رہے تھے،

ارد گرد بہت سی قبریں تھیں،

"اللہ تمہارے لیے آسانی کرے میرے بیٹے!" وہ یہ کہتے اپنے ہاتھ میں موجود پانی کی بوتل سے قبر پر چھڑکاؤ کیا،

پھر واپسی کے لیے قدم موڑے، اب ساجد کی جگہ معظم تھا جو ان کے سامنے تھا،

"معظم! کیا علی اور قھرمان میدیات میں ہی ہیں؟" وہ اسکے ہاتھ میں بوتل پکڑاتے ہوئے پوچھنے لگے جیسے تصدیق چاہتے ہوں،

"ہاں میں نے پوچھا تھا وہ میدیات میں ہی ہیں! ہم کب وہاں کے لیے نکلیں گے؟

"معظم نے تابعداری دیکھائی، یماش پاشا نے منع کر دیا تھا کہ وہ کسی کو اسکی موجودگی کا نہ بتائے،

پاشا نے کوئی جواب نہیں دیا بس ہلکے سے گردن ہلا کر اثبات میں آگے بڑھ گیا،

معظم نے نظروں کے حصار سے اسے گاڑی تک جاتے دیکھا، پھر گہری سانس لیتا اسکے پیچھے چل دیا،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

"ہماری بیٹی علینہ آرہی ہے!" وہ کچن میں مصروف تھی، جب ہاشم گھر میں آیا اور تقریباً صوفے پر گرتے ہوئے کہنے لگا،

"وہ صرف تمہاری بیٹی ہے میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے!" سبینہ نے سیبو کو جو اسنے کچھ دیر پہلے خود ہی کاٹے تھے، ان کو جوسر مشین میں ڈالا،

"تم بھول رہی ہو تم اسکی سگی ماں ہو!" ہاشم نے سگی پر زور دیتے ہوئے گردن آچکا کر اسے دیکھا،

صوفے کے پیچھے سے،

سبینہ اپنے لیے جوس بنا رہی تھی، اسنے پلٹ کر ہاشم کو دیکھا، پھر نخوت سے گردن جھٹک دی،

www.novelsclubb.com

"اسکے کرتوت تمہارے جیسے ہیں!، میری دعا ہے تمہاری دوسری بیٹی تم جیسی نہ ہو بلکہ اس معصوم سجیلہ کی طرح ہو!" سبینہ نے تلخ لہجہ اپنایا،

اور پھر سجیلہ کا ذکر کیا،

ہاشم کا منہ حلق تک کڑوا ہو گیا اور بدمزہ سی شکل بنائے وہ اسکے سامنے کھڑا ہوا،

"میں نے تمہاری وجہ سے اس طوائف کو طلاق بھجوائی تھی!" کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسنے سارا الزام سبینہ پر دھر اوہ بھونیں حیرانی سے اچکائے مڑی،

"میں اگر جانتی ہوتی نہ ہاشم کے تم پہلے سے شادی شدہ تھے تو میں تمہاری طرف دیکھتی بھی نہ، اپنے گناہوں کا پلندہ میرے سر نہیں باندھو!" سبینہ تو بدک گئی، اور دونوں ہاتھو کو اپر کیے خود کو ایک معصوم کی بات سے الگ رکھا،

کیونکہ وہ یہ گناہ اپنے سر نہیں لے سکتی تھی،

"تمہارے ساتھ بندہ ایک لمحے سکوں سے بات بھی نہیں کر سکتا! جھنم میں جاؤ تم!" وہ ہاتھ جھٹکتا ہوا بڑبڑایا،

سبینہ سن رہی تھی وہ کیا کہہ رہا ہے،

"میں چاہتی بھی نہیں ہو تم سے بات کرنا، میرے سامنے کم۔ہی آیا کرو!" وہ جوس گلاس میں نکالتی ہوئی، اپر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی،

ہاشم نے من ہی من اسے صلواتیں سنائی، وہ اب سیڑھیاں پھلانگ کر اپر جا چکی

www.novelsclubb.com

تھی،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

"بتاؤ مجھے وہ ہاشم کون ہے؟ جس نے تمہیں پیسے دیے تھے؟" وہ ایک ٹانگ موڑ کر دیوار سے لگائے سگریٹ کا دھواں پھونک رہا تھا،

ساتھ گہری نظروں سے سامنے کرسی سے بندھے اس بڈھے کو دیکھ رہا تھا جس کہ چہرہ کسی دیو کی طرح ہو گیا تھا،

ہولناک سا، کوئی عام سا انسان اگر اسے دیکھ لے تو جی متلا جائے، اتنا گھناؤنا،

اسکے جسم کا حصہ صاف صاف گواہی دے رہا تھا، اس شخص پر بہت ہی تشدد کیا گیا ہے،

وہ شخص ادھ مرا سا تھا،

اسکے سوال کرنے پر بھی اس نے جواب نہ دیا تو علی تاثرات میں تغیر ہوا،

وہ طیش کے عالم میں اس کرسی کے پاس آیا،

دیکھا اسکی آنکھوں کی پتلیاں ٹھہری ہوئی تھی، سانس بند ہو چکی تھی، روح نکل چکی تھی،

علی کو حیرت کا دھچکا لگا،

کسی نے اسے گلا دبا کر مارا تھا، کیونکہ اسکی گلے پر انگلیوں کے نشان واضح تھے،

مگر کس نے؟

اسکے ہاتھ پر ایک ہرے رنگ کا وہی کاغز ملا جو ہر اس جگہ سے ملتا جہاں علی کے

ساتھ کوئی عجیب واقعہ ہوتا،

اسنے جھٹ سے وہ نوٹ اٹھایا،

"اگر ہاشم کی سچائی جاننا چاہتے ہو تو، اس عورت کے گاؤں جاؤں جو تصویر میں تھی!

وہاں بہت سے راز تمہارے منتظر ہیں!"

اسنے سانس روکے پورا نوٹ پڑھا،

www.novelsclubb.com

سگریٹ کو زمین پر پھینک کر پاؤں سے مسلا۔اسکا دماغ پیچھے سے پیچھے منظر میں دھکیلنے کے مراہل۔پر تھا،

اسکے دماغ۔میں گھوما،

وہی تصویریں اور وہی عورت جس کے گلے میں سفید موتیوں کی مالا تھی،

اسنے پیچھے کی طرف قدم بڑھائے،اسکا چہرہ ہنوز اس مرے ہوئے بوڑھے کی طرف تھا،

اسنے ایک اور قدم پیچھے لیا،

"اسے وہ شخص یاد آیا تھا جو لندن میں اس سے ٹکرایا تھا اور سیم ایسا ہی نوٹ اسکے پاس سے گرا تھا جو علی نے بغیر پڑھے جیب میں رکھ لیا تھا،

اسنے ایک قدم پیچھے لیا،

اسکے زہن میں المیرا گھومی،جب المیرا پر قاتلانہ حملہ ہوا،

تب بھی ایک ایسا ہی نوٹ اسکے پاس تھا،مگر ہینڈ رائٹنگ میں زرا فرق تھا،

علی کے لب حیرانی سے کھلے،

اسے یاد تھا عباس نے المیرا کی عزت پر کیوں ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی،

کس کے کہنے پر،

علی نے خود کو بے ساختہ طور بھاگتے ہوئے پایا، اسکے ہاتھ پاؤں مسلسل کانپ رہے تھے،

وہ حواس باختگی کے عالم میں اپر کی جانب ایا، اپنے کمرے میں جہاں اسنے ہیجان کی کیفیت میں پورا کمرہ الٹ کر رکھ دیا صرف اس نوٹ کو ڈھونڈنے میں،

"کہاں ہو؟"

وہ بڑبڑاتے ہوئے ساری چیزیں ادھر سے ادھر پھینک رہا تھا،

مگر اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے، اسنے خود پر قابو کیا ہوا۔ تھا،

آخر اسے وہ کوٹ ملا جس میں اسنے وہ کاغذ رکھا تھا، لمحہ لگائے بغیر ہی وہ اس جانب

لپکا،

پھر کوٹ کی جیبیں تلاش کرنے لگا،

آخر ایک مڑتڑا کاغز اسکے ہاتھ میں لگا،

اسکی سانسیں دھیمی ہو رہی تھیں، لب کانپ رہے تھے، پہلی بار اسے لگا وہ المیرا کو کھونے والا ہے جیسے کیونکہ اس دن کے بعد سے اسکی المیرا سے بات نہیں۔ ہوئی تھی،

وہ جس ہیبت سے ڈھونڈ رہا تھا اس پرچی کو کھولنے میں علی کو صدیاں لگیں، اسمیں جیسے ہمت نہیں رہی،

www.novelsclubb.com

شاید وہ وہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا جو وہ سوچ رہا تھا،

گزرتے لمحے کے ہزارویں حصے میں اس نے اس نوٹ کو کھولا،

جس میں لکھی لکھائی وہ سانس ساکن کیے پڑھنے لگا،

کیونکہ سانس لینے کی جرت بھی اس میں باقی کہاں تھی،

دل سست روی سے دھڑک رہا تھا،

اور چہرہ ٹھنڈے پسینے میں شرابور ہو رہا تھا،

آج سے پہلے علی تو اتنا ناامید نہیں ہوا،

آج سے پہلے علی تو اتنا نہیں ڈرا،

یہ کس بات کا ڈر تھا اسے کہ اسکی ڈھرکن سلو ہو رہی تھی،

اسکی سانسیں تھم جانے کے دہرائے پر کھڑی تھیں،

"اپنی بیوی کو چھوڑ کر نہیں جانا، اگر تم اسے چھوڑ کر چلے گئے تو یماش پاشا اسے مار ڈالے گا! کیونکہ وہ اس شادی کی حقیقت سے واقف ہے، اس دن اس پر حملہ کروانے والا بھی وہی تھا!! اگر تم لندن سے چلے گئے تو کبھی اس کا چہرہ دوبارہ نہیں دیکھ پاؤ گے!" لکھنے والے نے جس انداز میں خبردار کیا،

علی کے پاؤں جان چھوڑ گئے وہ زمین پر گھٹنوں کے بل گرا،

"سلیم جس کو بچانے کی بات کر رہا تھا وہ کیا المیرا تھی؟"

علی کا دماغ ماؤف ہو گیا، اور اسکی آنکھوں میں ایک آنسو آ گیا،

"کیا سلیم کی محبت کی طرح المیرا.؟" اسنے سوچ کر ہی جھرجھری لی،

اسے قھرمان کی بات یاد آئی،

قھرمان نے بھی خبردار کیا تھا اسے تبھی وہ اس لمحے کو سوچ کر کانپ گیا تھا،

کیا ابھی وہ اسی مقام پر کھڑا تھا؟

کیا المیرا کو اس سے چھین لیا گیا تھا،

قھرمان کی باتیں ذہن میں گونجنے لگی،

اتنی کہ ہتھوڑے کی طرح سر پر برس رہی تھی

www.novelsclubb.com

"بس ایک معصوم دل لڑکی تھی جس نے قھرمان کی محبت میں جان گنوا دی تھی"

"بابا سب کچھ جانتے ہیں، اور کہیں نہ کہیں گل خانم کی موت میں بھی بابا کا ہاتھ

ہے"

علی تم بابا کو نہیں جانتے"

"تم جانتے ہو علی انہوں نے اس کے ساتھ بھی یہی کیا تھا!!"ایک درد بھری یاد قھرمان کی آنکھوں میں گھومی،

علی کا دل ڈوبنے لگا،

"میں چاہتا ہوں ہم کبھی الگ نہ ہوں!!"اسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے، سامنے کا منظر دھندلا گیا،

اور زبان یوں پھسلی کے لاشعوری طور پر سہی مگر اسنے المیرا کے ساتھ کی خواہش کی،

المیرا کو کھونے کے ڈر سے اسکی آنکھیں بھیگ گئیں,

وہ کچھ دیر یونہی اسی کیفیت میں بیٹھا رہا، پھر کچھ ہوش آنے پر جھٹ سے

موبائل۔فون کی طرف بڑھا،اور کالز ملانے لگا،

مگر المیرا کا نمبر بند تھا،

اسے جھنجھلاہٹ ہوئی،

وہ شانزے کی کمرے کی طرف بھاگا،اسکی دوست کا نمبر کا لینے تاکہ المیرا کی خیریت

پوچھ سکے،

وہ اس وقت جس کیفیت میں تھا،

اگر المیرا اسکے سامنے آجاتی تو وہ شاید اپنے دل کا تمام حال اسکے سامنے بیان کر کے

اس سے لپٹ کر رو دیتا،

اسکی صورت یونہی رونے جیسے بنی ہوئی تھی،

جیسے کسی سے اسکا۔پسندیدہ کھلونا چھین لیا گیا ہو،

www.novelsclubb.com

اسنے دھڑا دھڑ دروازے کو پیٹنا شروع کیا،

جیسے قیامت کی نوید سنائی گئی ہو،

شانزے اپنے کمرے میں سے ہڑ بڑا کر باہر نکلی،

وہ سمجھی سلیم کو کچھ ہو گیا ہے،

کیا عجیب عالم تھا، دونوں اپنی محبت کے لیے ڈرے ہوئے تھے،

"علی؟" اسکی صورت دیکھ شانزے نے دیدے باہر نکالے،

وہ علی کو اتنا پریشان دیکھ سکتے کے عالم۔ میں تھی،

"شانزے مجھے اپنی اس دوست کا نمبر دو!!" بغیر کوئی لمحہ ضائع کیے بغیر وہ ایک سانس میں بولا،

شانزے کے چہرے پر ایک ساتھ کئی بل پڑے، اسکے کمرے کے باہر لگے پیلے بلب کی روشنی شانزے کے چہرے پر پڑ رہی تھی،

اور علی کا چہرہ تاریکی میں گم تھا،

"علی مگر ہوا کیا ہے؟" شانزے نے سوال کرنا چاہا جس پر وہ چڑ گیا،

وہ اس سچویشن میں نہیں تھا کہ کسی سوال کا جواب دے پائے،

"تم خاموشی سے وہ نمبر کیوں لیکر نہیں آ رہی!!" وہ دبی آواز میں غرایا، شانزے نے لب بھینچے،

اور تاسف سے تنفس بھرا،

"اچھا کو موبائل میں سیف ہے، میں سینڈ کرتی ہوں تم کو!" وہ ڈھیلے کاندھوں کے ساتھ اندر کمرے میں گئی،

اور کچھ دیر کے بعد علی کے فون کی اسکرین چمکی، جو اسنے کچھ دیر پہلے ہی جیب سے نکالا تھا،

شانزے کمرے سے باہر آئی اور اب اسکے سامنے کھڑی علی کا فکر میں ڈوبا چہرہ دیکھ رہی تھی،

بازوؤں کو لپیٹتے ہوئے اس انتظار میں تھی کہ علی اسے کچھ بتائے، اسکے بال پہلے کے مقابلے لمبے ہو گئے تھے، کمر تک اور جو بالوں میں رنگ تھا،

وہ وہ اترنے لگا تھا اسلیے بالوں کی کالی جڑیں واضح ہو رہی تھی،

چہرے پر میک اپ نہیں۔ تھا، وہ سونے کی غرض سے لیٹی تھی مگر اسکی آنکھیں سوجی ہوئی تھی جیسے وہ رو رہی ہو،

اور اب وہ علی کے سامنے تھی جو گردن جھکائے موبائل پر جھکا ہوا تھا، اب نمبر ملا کر کان سے لگا چکا تھا،

وہ یونہی خالی انکھوں سے کبھی اسکی صورت کا آدھا حصہ دیکھتی، کبھی فون کے کیمرے کو،

وہ رخ پھیرے کھڑا ہوا تھا،

اور دیوار کی طرف نظریں ٹکائے کال اٹھائے جانے کا انتظار کر رہا تھا،

"ہیلو؛"

سامنے سے ایک نسوانی آواز گونجی،

"مجھے میری بیوی سے بات کرنی ہے!" کوئی دوسری بات کیے بغیر ہی اسنے پہلا جملہ کہا،

"بیوی؟" سامنے سے استفامیہ انداز اپنایا گیا،

علی نے غصے سے آنکھیں میچی،

"المیرا ہاشم میری بیوی!"

اسکے بیوی کہنے پر

شانزے نے بھونیں اچکایے حیرت سے پہلے اسکا چہرہ دیکھا پھر فون کو جہاں سے خنساء کی آواز آرہی تھی،

"معاف کیجئے یہاں کوئی المیرا نہیں رہتی!" سامنے سے دوٹوک جواب دیا اور کال رکھ دی،

"ہیلو!"

وہ آگے سے بولتا سامنے سے کال کاٹی جا چکی تھی،

علی کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ چکا تھا،

اسنے کھا جانے والی نظر شانزے پر ٹکائی،

"یہ کیسی بے ہودہ لڑکی ہے!"

دانت بھینچے تبصرہ کیا گیا پھر دوبارہ کال ملائی گئی،

اسکے ہر انداز سے ناگواری جھلکتی تھی،۔

شانزے تھوڑی حیران۔ تھی خنساء کے رویے پر،

مگر فون بند کر دیا تھا خنسا نے،

دو تین بیلز جانے کے بعد فون سے رابطہ منقطع ہو گیا،

علی نے دانت پر دانت جمائے اور غصے سے فون دیوار پر دے مارا،

فون کے بند ملنے پر،

شانزے ایک دم اچھلی،

www.novelsclubb.com

اسکے اچانک اس فعل پر،

"کس پاگل لڑکی کے گھر تم نے المیرا کو رکھا ہے!"

وہ چیخا،

"علی میں خود نہیں جانتی وہ ایسا کیوں کر رہی ہے!"

شانزے نے پست آواز سے کہا،

وہ علی کے سرخ چہرے سے اندازہ لگا سکتی تھی،

کہ وہ اس وقت شدید غصے میں ہے،

www.novelsclubb.com

"خدا کی قسم اگر میری بیوی کو کچھ بھی ہوا تو میں بہت بری طرح پیش آؤنگا

شانزے!" وہ شہادت کی انگلی دیکھائے کہتا ہوا باہر نکل گیا،

شانزے کا دل پھڑ پھڑا رہا تھا شدت سے،

اسکے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے،

اسنے اپنے فون سے خنساء کو کئی میسج چھوڑے،

مگر خنساء نے ایک بھی نہ دیکھا،

پھر اسنے وہ جگہ دیکھی جہاں علی کھڑا تھا،

پھر فون کے وہ ٹکرے دیکھے جو زمین پر گرے تھے،

اسکرین بالکل الگ ہو گئی تھی،

شانزے کو سمجھ نہیں آیا آخر یہ کیا ہو رہا ہے،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

•••»»»»»»

www.novelsclubb.com

"علینہ تم اپنا سامان یہاں رکھ دو میں اپر لے جاؤ گا!" ہاشم علینہ کے ساتھ اس دو منزلہ گھر میں داخل ہوا جو استنبول کی گلیوں میں تھا،

"او نہوں! بابا علینہ نہیں بولا کریں، کتنا اولڈ نام ہے! علین علین کہا کریں!" اسنے اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں باپ کو سمجھایا۔

ہاں یہ وہی علین تھی جس نے یونیورسٹی میں سب کا جینا حرام کر کے رکھا ہوا تھا،

ہاشم نے سر جھکا کر اسکی باتوں کو مسکراہٹ میں دبا لیا،

اسکے نین نقش سبینہ کی طرح تھے،

اور رنگ بھی اسی پر تھا،

سبینہ کے مقابلے میں وہ سانولا تھا،

سبینہ کے ہتھیلیاں اور تلوے گلابی رنگ کے تھے،اور بالکل اسی طرح علین کے

ہاتھ پاؤں تھے،

مخروطی انگلیوں میں اسنے تین رنگز پہنی ہوئی تھی،

ساتھ ٹراؤزر اور شرٹ میں ڈھیلے جوڑے کے ساتھ وہ سبینہ کے سامنے تھی،۔

علینہ عرف علین دکھنے میں بلاشبہ خوبصورت تھی،المیرا سے تو کہیں زیادہ

خوبصورت،

"تم میں کچھ سلیقہ نہیں ہے لڑکی! جوتے یہاں تک لے آئی ہو!"سبینہ بازوؤں کو

لپیٹتے ہوئے اسے ڈانٹنے والے انداز میں بولی۔۔

"بابا اگر آپکی بیوی کا یہ رویہ میرے ساتھ رہا نہ تو میں آج ہی واپس جا رہی ہوں!"

اسنے بیگ پر ہاتھ رکھتے ہوئے جانے کے لیے قدم موڑے،

اسکا انداز مزاحیہ تھا،

ہاشم ہنسا،

"سبینہ آج اپنے یہ رولز اور ریگولیشن سائڈ پر کر دو! اتنی دور سے ہماری بیٹی آئی ہے کچھ دیر آرام کرنے دو!" ہاشم نے خاصی بے تکلفی سے سبینہ کو مخاطب کیا،

سبینہ نے ایک نظر اٹھا کر حقارت سے اور بدمزگی سے ہاشم کو دیکھا۔ جیسے اسکا یوں بات کرنا پسند نہ آیا ہو،

"تمہیں پتا ہے ہاشم تم اتنے بیکار کیوں ہو؟" وہ اپنی گہری سبز آنکھوں کو ہاشم پر سجائے اس سے استفامیہ انداز گویا ہوئی،

ہاشم نے ڈھٹائی سے کاندھے اچکائے،

"تمہاری نظر خراب ہے ورنہ مجھے لوگ ایک بہادر پراسیکیوٹر سے یاد کرتے ہیں!"

اسنے کاندھے اچکائے،

"اپنی بیٹی کے سامنے شرمندہ ہو جاوگے اگر میں نے یہ بتادیا کہ کتنے بچوں کو یتیم کیا ہے تم نے! اور کیسے اس سفیان کی زندگی برباد کی تھی!" وہ تنک کر بولی، تو ہاشم بلبلا اٹھا،

کیونکہ اسنے ایک ہی وار میں اسکی کردار کا سارا کتھا چٹھا کھول کر رکھ دیا تھا

علین کے لیے یہ نیا نہیں تھا وہ بچپن سے یہ سب سنتی ہوئی بڑی ہوئی تھی،

اسلیے اکتا کر قدم بڑھائے ان دونوں کو وہیں چھوڑے اپر لکڑیوں کی سیڑھیوں کی مدد سے چلی گئی،

جب کہ ہاشم قہر الود انکھیں لیے اسے دیکھ رہا تھا،

"تم ایسے ہی ہوں ہاشم! تم ہی نے سفیان کو مروایا تھا میرے بھائی کے ہاتھوں! اور بدلے میں یماش پاشا نے میرے پورے خاندان کو آتش کی نظر کر دیا!" سبینہ کی آنکھوں۔ میں آنسو تھے،

"چپ کر جاؤ ورنہ!"

ہاشم نے اپنا ہاتھ اس پر اٹھایا مارنے کی غرض سے

مگر سبینہ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا، وہ اسکے گال کو نہیں چھو سکا،

"غلطی بھی نہیں کرنا!! ورنہ یہ ہاتھ کٹوا دونگی!" اسنے دھمکی دی، وہ سچ میں قھرمان کی ماں تھی،

اور اسکا انداز بھی یونہی تھا،

ہاشم نے دانت بھینچ لیے،

"خدا کرے تمہاری زبان کٹ جائے!" اپنے ہاتھ کو پیچھے کرتا دبی آواز میں بے

بس عورت کی طرح بد دعا دینے لگا،

سبینہ نے طنزیہ مسکراہٹ اسکی طرف اچھالی،

"بچو گے تم بھی نہیں ہاشم! پہلے یماش پاشا پر ہاتھ ڈال لوں باقی سب کا حساب کرو نگی میں!" اسنے ہاشم کی آنکھوں میں۔آنکھیں ڈال کر دھمکی دی,

"تم اپنی پوتی کے لئے مجھے کبھی نہیں مارو۔گی جانتا ہوں!" وہ کمینگی سے ہنستا ہوا قدم پیچھے لینے لگا،

www.novelsclubb.com

"کاش یماش پاشا تمہیں اس دن دیکھ لیتا جب تم نے میرے بھائی کو بھیج کر سفیان کو مروایا تھا!" وہ درد بھرے انداز میں بولی،اسکی زندگی میں درد تھے،

"تمہارا بھائی بیوقوف تھا،اچھا ہوا مر گیا!،" وہ یہ کہتا علین کے پاس اپر کی طرف چلا

گیا، سبینہ نے اسکی پشت دیکھی،

پھر تاسف سے سانس کھینچا، وہ بس اسے اپنی پوتی کی وجہ سے برداشت کر رہی تھی

کیونکہ اسکی حقیقت صرف وہی جانتا تھا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

»»»»»»•••

"سلیم!" وہ سلیم کے پاس بیٹھ گیا، اسکا دل ڈوب رہا تھا آج سے پہلے وہ اتنا بے بس

کبھی محسوس نہیں ہوا وہ وہاں جا بھی نہیں سکتا تھا،

نہ المیرا کی کال لگ رہی تھی،

www.novelsclubb.com

نا جانے کیوں اسے اس بات پر رونا آرہا تھا،

"مجھے نہیں معلوم میں کیوں اتنی گھٹن محسوس کر رہا ہوں!"

"میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟"

وہ بے بسی کی حدوں کو چھو رہا تھا اس وقت،

سلیم نے اپنی آنکھیں کھولیں،

اسکی حالت پہلے سے بہتر تھی،

"تم جانتے ہو پہلے جب میں یہ لفظ محبت دیکھتا تھا مجھے کچھ محسوس نہیں ہوتا تھا،

مگر اب..." وہ کچھ دیر کے لیے رک گیا،

پھر سامنے رکھے ہوئے واس کو دیکھنے لگے جس میں پھول لگے ہوئے تھے،

تازے اور خوشبودار وہ یقیناً شانزے نے رکھے ہونگے،

www.novelsclubb.com

"سلیم میں نہیں جانتا یہ کیا ہے؟

"میں اسے کھونے کے خیال سے ڈر جاتا ہوں! سلیم اسکی باتیں سن رہا تھا وہ جانتا تھا

وہ کس کی بات کر رہا ہے،

"اسکی موجودگی میں مجھے زندگی زندگی لگتی ہے!" اسکے چہرے پر ایک درد تھا

"میں نے دنیا میں بہت سے چہرے دیکھیں ہے, مگر المیرا کا چہرہ سب سے محبوب

ہے مجھے !"اسکی آنکھوں میں آنسو ایا،

وہ اپنے چھپے جزباتوں کا اظہار کر رہا تھا،

سلیم کے سامنے یا وہ اس حالت میں تھا کہ اسے معلوم نہیں تھا وہ کیا کہہ رہا ہے،

کیوں کہہ رہا ہے،

بس اسکا دل کا بوجھ یہ کہنے سے ختم ہو رہا ہے یہ کافی تھا،

"سلیم کیا مجھے المیرا ہاشم سے محبت ہو گئی ہے ؟"اسنے بے یقینی سے تمام تاروں کو

جوڑ کر ایک نام دیا محبت کا نام ،

اسکے لب کانپ رہے تھے،

سلیم نے دھیمے سے پلکیں جھپکائیں،

اسکی آنکھوں میں آنسو تھے،

"اپنی محبت کی حفاظت کرو علی !"دھیمے سے کہا گیا،

وہ یک ٹک سلیم کا چہرہ دیکھنے لگا،

www.novelsclubb.com

یہ کیسا انکشاف ہوا تھا،

کیا کھو جانے پر قدر آتی ہے؟

اسے المیرا سے محبت ہو گئی تھی،

اسے وہ تصویر یاد آئی جو اسنے بنائی تھی،

"المیرا!" اسنے اپنے دل پر ہاتھ رکھا، اسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا اس نام پر،

"وہ وہاں سے اٹھا! اور باہر کی طرف نکل آیا، کیا اسے محبت ہو گئی تھی،۔

نہیں وہ کیسے محبت کر سکتا ہے؟

دل چیخ چیخ کر محبت کا اقرار کر رہا تھا،

اور دماغ نفی کیے جا رہا تھا,

وہ رات علی کے لیے بہت بھاری تھی،

سردی کی شدت بڑھ رہی تھی مگر وہ رات کے پہر ہی گھر سے باہر نکل ایا،

www.novelsclubb.com

وہ اس اعتراف سے دور بھاگ رہا تھا،

علی کا تنفس بھاری ہونے لگا،

وہ اس محبت سے دور بھاگنے کی کوشش کرنے لگا،

جو اسے المیرا سے ہو گئی تھی،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

••••»»»»»»

"تمہیں خنساء کو یوں منع نہیں کرنا چاہیے تھا!" خالد بے اور وہ استنبول کے ائیر پورٹ پر ویٹنگ ایریا میں بیٹھے تھے، وہ یہاں سے ماردن کی فلائٹ کا انتظار کر رہے تھے،

"اگر خنساء جو ہیں وہ علی کو بتا دیتی کہ میں اسکے پاس جا رہی ہوں تو علی کچھ نہ کچھ کر کے مجھے وہاں آنے سے روک دیتا!" وہ سنجیدگی سے کہنے لگی،

اسکی آنکھیں نیند کی کمی کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں،

"مگر علی پریشان ہو جایے گا!"

خالد بے نے اپنا خدشہ بیان کیا،

"بے فکر رہیں اسے میری پروہ نہیں ہے!" وہ طنزیہ مسکرائی،

خالد بے نے گردن دائیں بائیں گھمائی، جیسے اسکی سوچ پر صرف ملال کا اظہار کیا ہو،

"تم یہاں بیٹھو میں کچھ کھانے کے لیے لیکر آتا ہوں" وہ یہ کہتے اپنی جگہ سے اٹھے

المیرا نے بس دھیمے سے گردن اثبات میں ہلائی،

"وہ سامنے سے گزرتے لوگوں کو دیکھ رہی تھی،

جب اسکی نظر ایک نیوی بلو کلر کے تھری پیس پہنے آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے ایک شخص پر گئی جو،

اسکے سامنے سے گزرا تھا،

اسکی چال اسکا انداز علی جیسا تھا،

اگر کہا جائے یہ علی کا بوڑھاپا ہے تو غلط نہیں ہو گا،

وہ ہوا کے جھونکے کی طرح اسکے سامنے سے گزر گیا،

المیرا کی نظریں بے ساختہ اسکی پشت پر گئی اور ساتھ نیچے گرے اس کاغذ پر جو اسکی جیب سے گرا تھا

المیرا نے جھک کر وہ کاغذ اٹھایا،

میدیات جانے کی ٹکٹ تھیں وہ، المیرا کے ماتھے پر ایک ساتھ کئی بل پڑے،

"سنیں!!!" اسنے پیچھے سے آواز دی،

وہ شخص رکا!

جس کا نام یماش پاشا تھا!

ایک طرف المیرا کھڑی تھی!

اور ایک طرف یماش پاشا،

یماش پاشا کو یہ آواز شناسا سی لگی تھی،

کسی ایسے شخص کی آواز جو وہ کبھی بھول ہی نہ سکا ہو،

www.novelsclubb.com

وہ کچھ دیر منجمند ہوا،اس سیاہ آنکھوں والی لڑکی کو دیکھنے لگا،

"سجیلہ ؟"ماضی میں دھکے کھاتے کسی یماش پاشا نے پکارا تھا،

یماش پاشا کا دل سست روی سے دھڑکنے لگا،

مگر سامنے المیرا کھڑی تھی،

وہ خود ہی چلتی یماش پاشا کے سامنے ائی،

"یہ آپکے ٹکٹ گر گئے تھے"وہ مبہوت سے اسے دیکھ رہے تھے،

جب اسکے دیکھنے کا تسلسل المیرا نے توڑا اور اسکے حوالے وہ ٹکٹ کیے،

وہ آواز وہ سیاہ آنکھیں یماش پاشا کو شدت سے کسی کی یاد دلا گئی،،

وہ جو یماش پاشا کی محبت تھی،

یماش پاشا نے اسکے ہاتھ سے ٹکٹ لیے،پھر جبرا مسکرائے اور اسکے سر پر ہاتھ رکھا،

"شکریہ بیٹی خوش رہو!"انہوں نے دعا دی المیرا بھی دھیمے سے مسکرائی،

ان کی آواز میں عجیب لڑکھڑاہٹ تھی وہ پھر اپنے راستے چلے گئے،المیرا نے اسے

جاتے دیکھا پھر ٹھنڈی آہ بھری اور دوبارہ اپنی جگہ پر آ گئی،

جہاں خالد بے اسکے منتظر تھے،

"کہاں گئی تھی؟" وہ اسکے ہاتھ میں ایک پانی کی بوتل اور سینڈوچ پکڑاتے ہوئے پوچھنے لگے،

المیرا نے دھیمے سے کاندھے کو اچکایا

"وہ ایک آدمی کا ضروری سامان گر گیا تھا وہ دینے گئی تھی" المیرا نے سرسری انداز اپنایا کچھ گھنٹوں بعد وہ علی سے ملنے والی تھی،

اسنے تمام شکایتیں سوچ رکھی تھی، اور ساتھ غصہ بھی

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

صبح فجر کے وقت وہ وہاں پہنچی تھی،

ماردن سے میدیات جانے کے لیے اسے ایک گھنٹے کا سفر کرنا تھا، مگر وہ میدیات

جانے سے پہلے خالد بے کے دوست کے گھر رکے،

کچھ آرام کر کے وہ یہاں سے میدیات کے لیے روانہ ہوتے،

کیونکہ سفر کی تھکان ہو گئی تھی،

اب دوپہر بارہ بجے میدیات کے لیے نکلے تھے،

وہاں سے اس نے ماردن سے ایک بریسلٹ لیا تھا، جو سلور کی موٹی زنجیر تھی،

اور بیچ میں ایک کالا پتھر لگا ہوا تھا،

وہ خالد بے کے دوست کے آگے ایک چھوٹے سے بازار سے خریدا تھا نکلتے وقت،

اب وہ ٹیکسی میں بیٹھے سورج وسط میں ان پہنچا تھا، مگر اس میں تپش نہیں تھی، یا

یہاں ٹھنڈ بہت تھی، اس وجہ سے وہ دھوپ سکون بخش تھی،

وہ اس بریسلٹ کو دیکھ رہی تھی جو علی کے لیے اس نے لیا تھا،

"المیرا تم اپنی منزل کے قریب ہو! لیکن تم علی سے کوئی ایسی بات نہ کہنا جس کا

تمہیں بعد میں پچھتاوا ہو!"

انہوں نے المیرا کو مخاطب کیا،

وہ خاموشی سے انہیں دیکھنے لگی،

ایک گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد وہ میدیات میں تھے،

میدیات کے خوبصورت چھوٹے پتھروں سے بنے گھر،

خالد بے پانچ سال بعد اس جگہ کو دیکھ رہے تھے جہاں ان کی پوری جوانی گزر گئی تھی،

کیا کیا زہن میں آیا ان کے

اور کیا کیا چلا گیا،

ان پر بیتی لفظوں میں سنانا کہاں جائز تھا، پھر وہ ایک ایسے مقام سے گزرے جس کو دیکھ کر خالد بے کے زخم پھر سے اکھڑ گئے،

وہ یہاں اسی لیے نہیں آنا چاہتے تھے،

www.novelsclubb.com

وہ یہ پہلی جگہ تھی جہاں انکے ہاتھ میں عائشہ کو تھمایا گیا،

خالد بے نے آنکھوں کو بند کر کے منہ پھیر لیا،

جیسے وہ سب کچھ برداشت نہیں کر پا رہے ہوں،

کچھ دور چلتے وہ ٹیکسی ایک جگہ رک گئی!

ایک تنگ سی گلی کے سامنے،

"ہمیں یہاں سے پیدل جانا ہے!" وہ دروازا کھول کر باہر نکلے،

اور المیرا کو بھی یونہی کہا،

ٹیکسی ڈرائیور نے ان کے بیگز نکال کر رکھے،

سامنے، اب ایک بیگ المیرا کے ہاتھ میں تھا،،

اور ایک خالد بے کے،

المیرا کے دل کی دھڑکن تیز تھی بہت تیز جیسے دل پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا،

وہ کتنے دنوں بعد علی کو سامنے سے دیکھے گی،

www.novelsclubb.com

وہ تنگ گلیوں میں چل رہے تھے،

خالد بے آگے اور المیرا ان کے پیچھے،

آگے ایک موڑ تھا جہاں سے دوسری گلی شروع ہو رہی تھی،

وہ ان دیواروں کو چھو رہی تھی، اپر سے کچھ بچے نیچے جھانک رہے تھے، چھتوں پر کھڑے ہو کر،

وہ ان دیواروں کو چھوتے ہوئے علی کے اس بچپن کو محسوس کر رہی تھی،

کہ علی انہی گلیوں میں پلا بڑا تھا،

جیسے جیسے قدم آگے بڑھتے اسکے دل کی دھڑکن ویسے ویسے بڑھتی جاتی،

وہ اس موڑ پر مڑے، کچھ قدم کے فاصلے پر ہی پاشا کی حویلی تھی،

جس کا بڑا سا محراب کی شکل کا لکڑی کا دروازا کھلا تھا،

وہ یونہی کونے پر رک گئے، اور اس حویلی کا دروازا دور سے دیکھنے لگے،

انہیں یاد آیا وہ کن حالات میں یہ جگہ چھوڑ کر گئے تھے،

پھر المیرا کی طرف دیکھا،

"وہ علی کا گھر ہے! المیرا میں پھر خبردار کر رہا ہوں کوئی غلطی نہیں کرنا!" انہوں نے پھر اسے خبردار کیا۔

"وہ دونوں اس لکڑی کے دروازے سے اندر داخل ہوئے، دروازا پہلے ہی کھلا ہوا تھا،

"سائقہ علی کہاں ہے؟" انہوں نے گھر کی پرانی ملازمہ جو غالباً انہیں جانتی تھی اس سے پوچھنے لگے،

جو ششدر سی انہیں ہی دیکھ رہی تھی،

www.novelsclubb.com

"خالد بے وہ اپر ہیں آپ کہیں تو میں بلا دوں؟" سائقہ نے ترکش زبان میں ہی پوچھا، المیرا کو سمجھ نہ آئی وہ دونوں آپس میں کیا بات کر رہے ہیں،،

"رہنے دو!" انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے منع کیا،

پھر المیرا کو اوپر جانے کا اشارہ کیا،

"ڈائننگ ٹیبل جو بچھی ہے اس کے الٹے ہاتھ پر پہلا والا کمرہ علی کا ہے چلی جاؤ!"

انہوں نے کہا، المیرا کا تنفس بھاری ہونے لگا،

"میں یہ سامان رکھوا دیتا ہوں!" انہوں نے بیگ اسکے ہاتھ سے لے لیا،

المیرا زینے پر چڑھتے ہوئے اوپر کی طرف آہستگی سے بڑھنے لگی،

ہر قدم کے ساتھ اس کے جسم میں کرنٹ سا دوڑ رہا تھا، یہ سیڑھیاں اسے کے ٹو کا پہاڑ لگی،

www.novelsclubb.com

جیسے اوپر تک پہنچنا کم از کم اس کے لیے ناممکن تھا،

وہ نا جانے اس لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کمرے کے سامنے کھڑی تھی،

دوپہر کا وقت تھا، شانزے ہسپتال میں تھی اور قہرمان بھی گھر میں نہیں تھا،

وہ علی کے دروازے کے سامنے کھڑی تھی،

بس ایک دروازے کی دوری تھی دونوں کے مابین!!

اسنے گہری سانس لی،

جیسے خود میں ہمت جمع کر رہی ہو،

پھر دروازے کو تیزی سے کھٹکھٹایا،

"سائقہ بی میں کھانا نہیں کھاؤں گا!" اندر سے علی کی آواز آئی، نم سی آواز وہ پہچان سکتی تھی،

کہ علی پریشان ہے،

اسکے ماتھے پر بل پڑے،

اسنے اب کی بار تیزی سے دروازا کھٹکھٹایا،

"سائقہ بی! میں کھانا نہیں۔ کھاؤں گا!" وہ تیز آواز میں بولا جھنجھلاہٹ اس میں واضح تھے،

پہلے کے مقابلے میں اب زیادہ جھنجھلاہٹ واضح تھی، جیسے وہ اس کیفیت میں نہ ہو

www.novelsclubb.com

کہ کسی کا سامنا کر سکے،

المیرا کے حلق سے آواز نہیں نکل پائی،، جیسے تالوں سے زبان چپک گئی ہو! اسنے

جھٹ سے دروازے کو پھر پیٹا،

اب وہ قدموں کی آواز سن رہی تھی کوئی دروازے کو کھولنے آ رہا تھا،

المیرا نے اپنی قمیض کا دامن پکڑ لیا،

اور لبوں کو بھینچ لیا،

اسکے چہرے پر بے پروہ سی لٹیں تھیں،

جو چہرے کا طواف کر رہی تھیں،

اور کاندھے پر دوپٹہ جھول رہا تھا،

کنڈی کھولی گئی اور دروازا کھول دیا گیا،

المیرا کے دل کی دھڑکن مزید بڑھ گئ،

اور وہ لکڑی کا دروازا جوان دونوں کے درمیان حائل۔ تھامٹ گیا،

علی بھونچکارہ گیا،اسے ایک پل کے لیے یقین نہیں آیا،

اور المیرا اسکی آنکھیں اسکا چہرہ دیکھتی رہ گئی،جو نہ سونے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں،

اسکے ہاتھ میں ایک سگریٹ تھی جو آدھی جل چکی تھی،

المیرا کی نظر اس سگریٹ پر گئی،

"یہ میرا وہم ہے! یہ المیرا نہیں ہو سکتی!" وہ خود سے کہنے لگا پھر اسنے اپنا سر جھٹکا اور دروازا بند کرنے لگا،اسے یقین ہی نہیں ہوا المیرا کی موجودگی کا،

اسے اکثر یوں وہم ہو جاتا،

اس نے کئی بار یونہی المیرا کو دیکھا تھا، کبھی خواب کی صورت کبھی خیال کی صورت، کہ اب اسے حقیقت بھی خواب لگ رہی تھی،

وہ دروازا بند کرتا المیرا نے اسے دروازے کو بند کرنے سے روکا،

اور کمرے میں اگئی،

اب دروازا آدھا کھلا ہوا تھا،

اور وہ دونوں دروازے کی آڑ میں کھڑے تھے،

وہ علی کے کاندھے تک آتی تھی،اسلیے

علی نے گردن جھکا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا،

ان دونوں کے درمیاں ایک ہاتھ کا فاصلہ تھا،

www.novelsclubb.com

"تم نے کیا حال کر لیا ہے اپنا علی!"اسنے علی کے ہاتھ سے سگریٹ لیکر بجھائی،

"میں جانتا ہوں تم میرا خیال ہو!"

اسنے پھر نفی کی،وہ اپنے ہوش میں نہیں تھا شاید،

"علی؟؟" وہ اچھنبے انداز میں اسے دیکھنے لگی،

جیسے علی کی باتیں اسکے دماغ میں نہیں آ رہی ہوں،

"تم چلی گئی ہو المیرا!" وہ اپنے قدم پیچھے لیتا ہوا کہنے لگا

"میں بہت ڈر گیا ہوں!" وہ بے بس ہوا،

"اس بے وقوف لڑکی نے تمہیں مجھ سے دور کر دیا،" پھر جیسے اس نے خنساء کی بات یاد کی،

"کاش تم میرا وہم نہ ہوں!

اسنے المیرا کو بازوؤں سے پکڑتے ہوئے نرمی سے کہا،

فریاد کرنے والے انداز میں کہا،

جیسے کوئی بچھڑا خواب میں ملتا ہے ویسے ہی،

المیرا نا جانے کونسی شکایت کرنے آئی تھی،

وہ ان آنکھوں کے دیکھ کر سب بھول گئی،

جو دنیا کے حسین ترین رنگوں سے بنائی گئی تھی،

"میں نے تمہیں کھو دیا المیرا" اسکی آواز میں تاسف تھا،

"میں نے وہ تحفہ کھو دیا جو اللہ نے مجھے دیا تھا!" اسکی آنکھوں میں آنسو جمع ہو گئے،

وہ ان آنسوؤں کو صاف کرنے لگا، جیسے اگلے ہی پل المیرا غائب ہو جائے گی,

اس کے ہر خیال کی طرح

وہ وہی علی تھا جو کہتا تھا میں کسی سے محبت نہیں کر سکتا،

آج وہ ایک سیاہ آنکھوں والی لڑکی کے لیے رو رہا تھا،

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا، المیرا اسکی حالت دیکھ تکلیف میں تھی،

اسکا دل کرچی کرچی ہو رہا تھا،

"المیرا نے اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرا!

کہ اسکی آنسوؤں سے بھیگی داڑھی کے بالوں کی چبھن المیرا کو اپنی ہتھیلی میں محسوس ہوئی،

www.novelsclubb.com

"علی میں یہاں ہوں!! تمہارے پاس!" وہ گھٹنے کے بل بیٹھی،

اس علی کے پاس جو شکستہ انداز میں زمین پر گرا ہوا تھا،

علی نے اپنا سر اسکی گود میں رکھ دیا، وہ رو رہا تھا،

"تم میرا خواب نہ ہو!"(اسنے جیسے التجائیہ انداز اپنایا،

"تم حقیقت ہو!"(پھر خود کو یقین دلانے کی کوشش کی،)

وہ بے پروہ سا انسان کب سے ایسا بن گیا تھا؟

"المیرا میں تمہیں کھو نہیں سکتا!"اسکی گود میں علی کی آنکھوں سے نکلتے آنسو جزب ہو رہے تھے

وہ کسی بچے کی طرح لگ رہا تھا،

پھر اسنے گود سے سر اٹھایا اور دوبارہ المیرا کو دیکھا،

وہ اب بھی اسے اپنا وہم سمجھ رہا تھا،

المیرا کی آنکھیں اسکے چہرے کے ہر نقش کو دیکھ رہی تھیں،

"تم میرا خواب نہیں ہو نا؟؟"اس نے روتی ہوئی آنکھیں لیے نہایت معصومیت سے پوچھا،ابھی کسی گلے شکوے،

کیوں کیا کی ضرورت نہیں تھی،

ابھی المیرا کو علی کی ضرورت تھی،اور علی کو المیرا کی،

وہ دونوں زخمی روحیں تھیں،

"کاش کوئی ایسا جہاں ہوتا جہاں تم اور میں ہوتے! بغیر کسی ماضی کی تکلیف کے،"

اسنے جوابا کہا،وہ سچ میں اس حقیقت کو بھولنا چاہتی تھی،

جو رہ رہ اسکے دماغ میں آرہی تھی،کہ علی ایک مافیا کا کارندہ ہے،

لیکن برائی ہمیشہ برائی ہی نہیں رہتی وہ بدل جائے گا!

وہ بھی اس وقت یہی سوچ رہی تھی،وہ علی کی محبت کو محسوس کر سکتی تھی،حالانکہ

وہ لفظوں میں نہ سہی، مگر علی کی آنکھیں جھوٹ نہیں بولتی تھیں،

وہ وہی آنکھیں تھیں جن کو المیرا نے اپنی تخیل کی دنیا میں کئی چھوا تھا،

وہ دونوں ایک ان کہی کڑی میں بندھ گئے تھے،کہ ایک جاتا تو دوسرے کی جان

نکلتی،

علی وہ تھا جو ایک دعا تھا, اس المیرا کے لیے جس کا دل ٹوٹ چکا تھا دنیا سے

علی وہ تھا جس نے المیرا کو سمیٹا تھا، اور المیرا وہ تھی علی کے لیے جس کی موجودگی علی کے لیے حیات بخشتی تھی،

وہ زندگی جیتا صرف المیرا کے سنگ تھا،

وہ مسکراتا بھی صرف اسی کے سنگ تھا،

جس نے اسکے پتھر دل میں گھر بنالیا وہ المیرا تھی،

علی کی المیرا!

زندگی میں گلزار سی المیرا،

کوہ نور کی چمک سی،

وہ نایاب موتی جس کا حقدار صرف علی تھا،

وہ علی جو جنگ میں زندہ رہ جانے والا آخری سمراٹھ تھا،

وہ علی گہرے سمندروں میں غوطہ لگانے سے بھی نہ ڈرا اس نایاب موتی کو پانے کے

www.novelsclubb.com

لیے،

وہ علی جو اس نایاب موتی کی قدر جانتا تھا،

جس نے اس موتی کی حفاظت کے لیے خود کو دیوار کر لیا، ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار

کہ اس تک پہنچنے سے پہلے علی کو مارنا ہو گا!

وہ اسکی حفاظت بھی کتنے پیارے انداز سے کرتا!

اسکا ہر انداز خوبصورت تھا کیونکہ وہ علی تھا۔۔زیغم علی،

www.novelsclubb.com

›››•••••••••••••••›››››››••••••••••••••›››››››•••••••

••••›››››

تیرا میرا جہاں 😔

لے چلو میں وہاں 🐎

کوئی تجھ کو نہ

مجھ سے چرا لے ❤️

رکھ لو آنکھوں میں میں 🦋

کھولوں پلکیں نہ میں 🙈

کوئی تجھ کو نہ مجھ سے چرا لے 😭

میں اندھیروں سے گرا ہو 😔

آ دکھا دے تو مجھ کو سویرا میرا 🌞

»»»••••••••••••••»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»•••••••

•••••••»»»»»»

www.novelsclubb.com

یہ منظر ایک کمرے کا ہے، یہ کمرہ خاصی بڑا ہے، جہاں بہت ساری پینٹنگز رکھی ہوئی ہیں،

اس کمرے میں المیرا کھڑی ہوئی ہے،

جب اچانک سے علی آتا ہے اور اسکا بازو دبوچ لیتا ہے،

وہ اس وقت بہت غصے میں تھا،

المیرا کو اسکے یو بدلے رویے پر ہیجان انگیز انداز میں دیکھنے لگی،

اسکی انگلیاں لگتی بازوں میں گھس جائیں گی، درد کی شدت جب بڑھی تو اسنے

گرفت کو ڈھیلی کرنے کا کہا،

"میرا ہاتھ چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے علی" لرزتی پلکیں لیے اسنے کہا،

"یہی. یہی ہاتھ تھا نا تھا اسنے ہے نہ" وہ دانت بھینچ کر بولا، آج سے پہلے یہ جنونی

انداز المیرا نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا،

وہ نہیں جانتی تھی اس کو اتنا برا لگے گا اس بات کا،

"وہ میرا کزن ہے" ہاتھ پر پڑتے شدید دباو کی وجہ سے اسنے اپنی آنکھیں درد سے

میچ لی،

"کزن یا سابقہ عاشق" اسنے تصحیح کی،

"تم میری بیوی ہو!!"

"اس ہاتھ کو پکڑنے کا حق صرف میرا ہے" وہ درشتگی سے بولا، انکھیں نہیں شعلہ تھیں وہ،

www.novelsclubb.com

"میں ایک قاتل کی بیوی ہر گز نہیں ہوں،

تم جو اس جرائم۔ کی دنیا میں رہتے ہو، میں نہیں چاہتی میرے نام کے ساتھ تمہارا نام بھی جڑے" حقارت بھرے لہجے میں کہا گیا،

وہ پھڑ پھڑاتی چڑیا کے مانند تھی،

اسنے غصے سے اپنی آنکھیں تیزی سے بند کر دیں،

"قاتل، شرابی اور نا جانے کیا کیا ہو تم!!!" وہ دبی آواز میں غرائی،

وہ اسکی سرگوشی بھی سن سکتا تھا،

"تم صرف میری ہو! یہ ہاتھ یہ بال یہ آنکھیں اور یہ نتھ یہ سنگھار سب میرے لیے ہیں, اور یہ بات مجھے دہرانی نہ پڑے!" اسنے تنبیہ کی اور ہاتھ اپنی گرفت سے آزاد کر دیا،

وہ کبھی ہاتھ دیکھتی کبھی اسے جواب جا چکا تھا،

"نہیں ہو! نہیں ہو میں تمہاری کچھ بھی،،،" حالانکہ اسنے اپنی مرضی سے نکاح کیا تھا اس سے مگر وہ بے خبر تھی اس بات سے،

کہ وہ مافیا کی دنیا کا سب سے بڑا نام تھا،

"نہیں ہوں میں کچھ بھی!!!,"

"نہیں...!" اسکی آنکھ کھلی، بیڈ کے سرہانے سے سر ٹکائے ہوئے تھی نا جانے کب اسکی آنکھ لگ گئی،

علی کا سر اسکی گود میں تھا,

اور المیرا کا ایک ہاتھ اس کے سر کے بالوں میں تھا،

وہ نا جانے کب یونہی بیٹھے بیٹھے سو گئی،

علی بھی نیند میں تھا،

وہ خواب دنیا کا بھیانک خواب ثابت ہوا اسکے لیے،

اسنے نہایت ہی آرام سے اسکا سر اٹھایا اور گدی پر رکھ دیا،

اسنے یہ سب اتنی احتیاط سے کیا تھا کہ علی کی نیند میں خلل نہ پیدا ہو،

پھر اپنی جگہ سے اٹھی،

دل یونہی عجیب ہو رہا تھا، یقیناً ایک دن یہ سچ میں بھی واقع ہو گا،

ناجانے کیسے کیسے خیالات اسنے علی کے لیے باندھ لیے تھے،

اسنے اپنے پرس میں سے فون نکالا، وہ اپنا فون ان کر چکی تھی،

پھر ایک میسج پر نظر گھمائی،

وہ پہلے بھی دیکھ چکی تھی یہ میسج پر جواب اسنے نہیں دیا تھا،

اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے، شاید وہ بھی شائستہ والی غلطی کرنے جا رہی تھی، جسکا

انجام صرف جدائی تھا،

"میں تیار ہوں آپ کا ساتھ دینے کے لیے، ہم آج شام کہیں باہر مل سکتے ہیں!"

اسنے میسج چھوڑا، پھر پلٹ کر نیند میں کھوئے ہوئے علی پر نظر ڈالی، وہ یونہی فرش پر لیٹا ہوا تھا،

"مگر میری بات اب بھی وہیں ہے! آپ علی کو کچھ نہیں کریں گے!" کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اسنے دوبارہ میسج ٹائپ کیا،

اور سینڈ کر دیا،

پھر میسج اپنے پاس سے ڈلٹ کر دیے اور فون بند کر کے یونہی پرس میں رکھ دیا اسکا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا،

اور چہرے پر ٹھنڈے پسینے آ رہے تھے، جیسے وہ علی سے بے وفائی کر رہی ہو،

"اس سب میں علی کی بہتری ہے!" اسنے گہری سانس لی، پھر بیڈ سے بلینکٹ اٹھا کر علی کو اوڑھایا،

شام کے چھ بج رہے تھے،

سورج بھی ڈھلنے کو تھا، سردی بڑھ رہی۔ تھی اس وجہ سے جلدی سورج غروب ہو گیا تھا،

اور شام کا اندھیرا پھیل رہا تھا،

وہ باہر نکلی کمرے سے اور خالد بے کی طرف گئی، وہ یقینا نیچے ہونگے،

سیڑھیوں کو اترتی ہوئی وہ اس حویلی کو دیکھ رہی تھی جس میں پیلی چھوٹی چھوٹی لائٹس روشن تھیں،

اسنے گرم کپڑے نہیں پہنے تھے، اس وجہ سے خنکی ہوا نے اس کے دانت بجنے پر مجبور کر دیا،

وہ نیچے جب صحن میں پہنچی،

تو سائقہ بی یو نہی ہاتھ باندھے کھڑی تھیں،

جیسے انتظار ہی کر رہی تھیں اسکا،

اسے سمجھ نہیں آیا وہ انہیں کیسے مخاطب کرے کیونکہ نہ تو وہ انکی زبان جانتی تھی اور نہ ہی وہ اسکی،

اسکے پوچھنے سے پہلے ہی سائقہ بی اسکا ہاتھ پکڑے اسے کچن میں لے ائیں،

"یماش پاشا بیٹھک میں ہیں! ابھی تم وہاں نہ جاؤ جب تک خالد بے نہیں آجاتے!"

اسنے خبردار کیا مگر المیرا ماتھے پر بل ڈالے انکی بات سمجھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی،۔

کیونکہ انہوں نے پوری بات ترکش میں کہی تھی المیرا کو ایک لفظ پلے نہیں پڑا،

www.novelsclubb.com

لب بھینچ کر وہ خاموشی سے کرسی کھینچ کر ملازموں کی کھانے کی جگہ پر بیٹھ گئی،

اور ٹیبل پر کہنیاں جمالیں،۔

سائقہ بی سمجھیں وہ کھانے کے لیے شاید کچھ مانگ رہی ہے، تو اسکے سامنے پیٹس جو انہوں نے خود بنائے تھے وہ رکھے،

ساتھ ایک بے رنگ سا سوپ رکھا،

اور ایک بریڈ اسکے حوالے کی،

"یہ کھالو بھوک لگی ہو گی!" وہ رکھتے ہوئے ساتھ کہہ رہی تھیں مگر المیرا کو ان کی

ایک بات سمجھ نہیں آ رہی تھی،

انہوں نے نہایت مہمان نوازی دکھائی اور اسکی پلیٹ میں پیٹس رکھا جس پر کریم لگی

ہوئی تھی،،

"شانزے کو یہ بہت پسند ہیں میں نے اسکے لیے بنائے ہیں!" وہ یہ کہتی ہوئی اسکے

سامنے بیٹھیں،

انہوں نے گھٹنوں سے نیچے تک آتا ایک اسکرٹ پہنا ہوا تھا، کالے رنگ کا،

اپر دھاریوں والی کارلر والی شرٹ، اور بالوں کا چپکا کر جوڑا باندھا ہوا تھا،

چہرے پر جھریاں تھیں،

اور ان کے لب و لہجے سے یو لگتا جیسے سالوں کام کیا ہو ادھر،

المیرا نے ایک ٹکرا توڑا اور منہ کے قریب لیکر گئی،

وہ ان کی باتیں بھی بڑی غور سے سن رہی تھی، حالانکہ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی،

مگر وہ اسے جس انداز سے بتا رہی تھیں المیرا کو اچھا نہیں لگا یو کہنا،

وہ گردن ہلاتی چہرے پر دھیمی مسکراہٹ لیے ان کی باتیں سن رہی تھی

"المیرا تمہارا فیصلہ۔۔۔!" خالد بے پیچھے کہیں سے آئے،

اور سائقہ بی کو وہاں سے جانے کے لیے کہا،

المیرا جو کچھ دیر پہلے مسکرا رہی تھی، اسکے چہرے کی ہنسی کہیں غائب ہو گئی،

چہرے پر موجود سارے رنگ پھیکے پڑنے لگے،

شاید وہ جان گئے تھے کہ اسنے وہ میسج کیے ہیں کسی کو،

"وہ المیرا کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھے،

"اللہ تمہاری اور علی کی جوڑی یو نہی رکھے!"

"المیرا تمہیں معلوم ہے میں ڈر گیا تھا!" انہوں نے دعا دی پھر اپنا خدشہ بیان کیا،

المیرا کو ایک پل کے لیے حیرانی ہوئی،

وہ کس بات سے ڈر گئے تھے، المیرا کے پوچھنے سے پہلے ہی انہوں نے اپنی بات

دوبارہ شروع کی،

"علی کی ماں نے جو سفیان کے ساتھ کیا، اسکی وجہ سے سب بکھر گیا!"۔ ان کی آواز

میں درد تھا،

خالد بے وہ شخص تھے جو نا جانے کتنے رازوں کو اپنے ساتھ لیے ہوئے تھے،

"میں ڈر گیا تھا المیرا تم یہ غلطی نہ کر دو!" انہوں نے کیوں یہ ڈر بیان کیا،

آج بھی دنیا میں خالد بے جیسے وفادار دوست ہیں،

"کیسی غلطی؟" اسنے بھونیں اچکایے خالد کی آنکھوں میں جھانکا، جہاں رازوں کی

ایک الگ دنیا تھی،

جیسے تہہ بہ تہہ لپٹے ہوئے راز ہو،

"وہ چاہتی تھی کہ علی اور اسکی دوسری اولاد اس مافیا کی دنیا سے دور ہو جائیں!، وہ غلط نہیں تھی،

مگر اسکی ایک خواہش نے علی سے اسکے ماں اور باپ دونوں کو چھین لیا!" وہ کہتے رو پڑے،

وہ علی کی تنہائی کو جانتے تھے،

وہ اس بات سے واقف تھے کہ علی کے لیے سب سے دردناک لمحہ سفیان کی موت کے بعد شائستہ کی موت تھی،

www.novelsclubb.com

انہوں نے وہ منظر یاد کیا،

جب شائستہ اور وہاج حمدانی پاشا کی حویلی کے باہر کھڑے تھے،

شائستہ کے ہاتھ میں اسکی بچی بھی تھی،

"مجھے سفیان کو آخری بار دیکھنے دو!" وہ یماش پاشا کے قدموں میں گر گئی،

مگر یماش پاشا میں سارے احساس مر گئے تھے،

خالد بے اسکے ساتھ کھڑے تھے،

وہ دونوں دروازے کے ساتھ تھے جبکہ وہاج حمدانی ایک طرف ہو کر کھڑے تھے،

اور شائستہ اسکے قدموں میں گری ہوئی تھی،

"یہ اسکی بیٹی ہے! دیکھو اسکی بیٹی کو اپنے باپ سے ملنے دو! میں دوبارہ کبھی اپنی شکل نہیں دکھاؤں گی،" اسنے زینب کو آگے کیا

مگر کوئی بھی بات پاشا کا دل پگھلا نہیں سکی،

اسنے زینب کو اپنی گود میں لیا،

"سنو لڑکی! تم ایک بدنصیب باپ کی بیٹی ہو! جو تمہیں دیکھنے سے پہلے ہی مر گیا!

،"اس نے زینب کو دیکھتے ہوئے کہا،

اسکی آنکھیں درد میں ڈوبی ہوئی تھیں،

وہ بچی سفید کپڑے میں آنکھیں کھولے ہوئے اپنی پیاری سی آنکھوں کے سنگ پاشا

www.novelsclubb.com

کا چہرہ دیکھ رہی تھیں،

ساتھ اپنے ننھے ہاتھوں کو اسکی داڑھی تک لانے کی کوشش کر رہی تھی،

"اور تمہاری ماں اور بھی زیادہ بدبخت ہے کہ اسنے اپنے ہی ہاتھوں اپنا شوہر کھو دیا!

البتہ سفیان کو مارا کسی اور نے ہے مگر یہ بالکل برابر کی شریک ہے!،" وہ زینب سے

کہہ رہا تھا،

وہاج حمدانی کچھ نہ بولے اس معاملے میں،

وہ پاشا کا ضبط تھا کہ اس نے اطلاع دی تھی،

"خالد! اسکو اس کے بدنصیب باپ کو دکھاؤ تاکہ یہ بڑی ہو کر تایا کا گریبان نہ

پکڑے کہ اسکے تایا نے اس کے باپ کو نہتا چھوڑ دیا تھا! اور اسکا بدلہ نہیں لیا تھا!"

انہوں نے اس بچی کو خالد کے ہاتھ میں دیے روانہ کیا،

پھر وہ شائستہ کی طرف دیکھنے لگا،

جواب وہاج حمدانی کے ساتھ کھڑی تھی،

"جب تمہاری بہن مرنے کے دہانے پر ہو تب علی کو بھیج دو نگا میں کاندھا دینے!
کیونکہ یہ میرے بھائی کی محبوب تھی صرف اسلیے، اسکے علاوہ نہ تمہارا اور نہ تمہاری
اس بہن کا کوئی تعلق ہے اس حویلی سے!" اسنے تنبیہ کرنے والے انداز میں کہا،

وہاج حمدانی یونہی اسکا چہرہ دیکھتے رہے،

جبکہ شائستہ جھٹپٹا اٹھی،

"مجھ سے سفیان کی نشانی میرا علی نہ چھینو خدا کے لیے!" وہ کبھی اپنے بھائی کو
دیکھتی کبھی یماش پاشا کو،

یماش پاشا نے دانت بھینچے،

"تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ وہ تمہارے بھائی اور تمہاری اصلیت سے دور رہے
گا سوائے اسکے کہ تم اسکے باپ کی قاتل ہو!" یماش پاشا دہاڑا،

وہ یقیناً ان دونوں کو اس قابل نہیں سمجھتا تھا کہ سفیان کی شکل دکھائے،

www.novelsclubb.com

یا علی سے ملنے کی اجازت دے،

کیونکہ وہ یہی سمجھتا تھا کہ اگر وہ ہاشم کو ان پر مسلط نہ کرتی ان کے راز بتا کر تو آج اسکا بھائی زندہ ہوتا،

کیونکہ ہاشم نے اپنا نام منوانے کے لیے اور یماش پاشا سے بدلہ لینے کے لیے یہ گیم کھیلی تھی کیونکہ یماش پاشا نے اسے اس سسٹم سے بہت پہلے ہی باہر نکال دیا تھا، اور اچھا خاصا بے عزت کیا تھا، کیونکہ وہ منع کرنے کے باوجود سفیان کو اپنے ساتھ مشن پر لے گیا تھا، جہاں وہ بہت مشکل سے جان بچا کر نکلے تھے،

ہاں یہ حقیقت تھی کہ

www.novelsclubb.com

ہاشم اپنی جوانی سے ہی یماش پاشا کے ساتھ اسکے کاموں میں ملوث تھا، مگر صرف سفیان کی جان خطرے میں ڈالنے کی وجہ سے اسنے ہاشم خانزادہ کو اپنے پورے سسٹم سے باہر پھینک دیا،

اور اسی بات کا غصہ اس پر چڑھا ہوا تھا، اور آج سفیان کی لاش نے شاید اس غصے کو

تھوڑا شانت کر دیا تھا،

مگر آج سے یماش پاشا کی جنگ شروع ہوئی تھی ہاشم کے خلاف،

مگر وہ اب بھی باز نہ رہا تھا، یہ جلن ہاشم میں اب بھی کہیں باقی تھی،

وہ جب جب علی کی شکل دیکھتا اسے سفیان یاد آتا اور ساتھ اپنی وہ بے عزتی،

وہ سفیان کی اس نشانی کو بھی ختم کر دینا چاہتا تھا،

خالد بے زینب کو لے ائے،

اور شائستہ کے حوالے کر دیا،

"تمہارا شوہر مر گیا آج! اور آج سے پاشا کے خاندان سے تمہارا کوئی تعلق نہیں!

اب جیو تم اپنی زندگی!" یماش پاشا نے یہ کہا، اور چند نوٹ نکال کر ہوا میں اچھال

دیے،

جیسے خیرات ہو،

پھر اندر حویلی میں چلے گئے،

شائستہ مر گئی تھی اس دن اور وہاج حمدانی کچھ کہنے کے قابل نہیں رہے،

"شائستہ چلو!" انہوں نے شائستہ سے کہا مگر شائستہ انکاری ہوئی،

"بھائی! سفیان مجھ سے کہتا تھا، ہم۔ ساتھ مریں گے وہ نہیں مرا بھائی یہ جھوٹ بول رہا ہے!" وہ زینب کو اسے پکڑاتی ہوئی حویلی کے دروازے کو پیٹنے لگی،

اتنا کہ اسکی ہاتھ کی ہتھیلیاں سرخ ہو گئی،

وہ یوحواس باختگی کا شکار ہو گئی،

جیسے اسے یقین نہیں ہو رہا ہو، کہ اگر سفیان چلا گیا تو وہ زندہ کیسے ہے؟ اسکی سانسیں چل کیوں رہی ہیں،

اسی وقت کیوں نہیں تھم گئی،

کیا مر جانا یہی ہوتا ہے کہ سانس کی دوڑ ٹوٹ جائے؟

کچھ انسان اندر سے مر جاتے ہیں، ان کی روحیں بیزار ہو جاتیں ہیں اور جسم مٹی کے

پتلے،

اور شائستہ بھی یونہی ہو گئی،

ایک جسم جس میں چلتی سانس کے سوا کچھ نہیں ہے،

وہ بدنصیب تھی کہ اسے اپنی محبت کو آخری بار دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا،

کچھ کاش کچھ غلطیاں انسان کی زندگی میں ایسی ہوتی ہیں جن کا ازالہ انسان کبھی نہیں کر سکتا حتی کے اسکے سانس ساکن ہو جایے پھر بھی وہ روگ اسکے ساتھ مٹی میں دفن ہو جاتے ہیں،

اور شائستہ کے ساتھ بھی یہی ہوا،

خالد بے کہتے رونے لگے،

وہ پہلی بار یور وتے دیکھ رہی تھی،

شاید وہ علی اور المیرا کا انجام یہ نہیں چاہتے تھے،

وہ جھریوں زدہ ہاتھوں کو اپنی آنکھوں سے لگائے روتے جاتے،

www.novelsclubb.com

اور شائستہ کی اس کہانی نے المیرا کو جس تگ و دو میں ڈال دیا تھا وہ المیرا کے علاوہ کوئی نہیں جان سکتا تھا،

"ہر کہانی کا انجام برا نہیں ہوتا! میری اور علی کی کہانی سفیان اور شائستہ کی طرح نہیں ہو گی!" اسنے دل میں خود ہی تسلی دی، کتنی بے وقوف تھی المیرا اپنے ہاتھوں سے اپنے علی کو مارنے چلی تھی،

بے وقوف المیرا!

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

"یماش پاشا آج تم ہمارے ہاں آئے ہو آج تمہیں یہاں کی سب سے خوبصورت حسینہ کی محفل میں لے چلتے ہیں،!" یماش پاشا کو منہاج نے اپنے ایک دوست کے گھر لاہور بھیجا تھا،

جہاں اسنے ٹریننگ کرنی تھی،اپنے کام کی،

بندوق چلانے کی،اور کس مرحلے میں کیسے نکل سکتے ہیں اسکی،۔

آج منہاج کے دوست نے کہا یماش پاشا کو کہ وہ اسے یہاں کی سب سے حسین

لڑکی کا رقص دیکھائیں گے،

یماش پاشا اس وقت جوانی کے ان مراحل میں تھا،

جہاں مخالف جنس کے لیے نئے نئے جزبات بننے لگتے،

اور وہ مخالف جنس کی طرف متوجہ ہوتا ہے،یماش پاشا ابھی اپنی زندگی کے ان

مراحل میں ہی تھے،جن میں کی گئی محبت بڑھاپے تک ساتھ رہتی ہے،

جو پیک پوائنٹ ہوتا کسی بھی انسان کا کہ وہ کس راستے کی طرف جائے گا،

یہ بات ابھی اکیس سالہ یماش پاشا کی ہے،

جو دکھنے میں وجیہہ اور خوبصورت تھا،

دراز قد کا مالک،اور خوبصورت آنکھیں اور کھڑے نقوش کا مالک یماش پاشا,

وہ اتنا پرکشش تھا کہ اس زمانے میں اسکی ایک ادا پر لڑکیاں جان قربان کر دیں،

ایک نکھرا ہوا ہیرا,

"مجھے نہیں جانا، مجھے آپ جس کام کے لیے لائے ہیں مجھے وہ سکھائیں!" یماش پاشا نے ان کی بات مسترد کی،

جس پر وہ تھوڑے خفا سے نظر سے آئے

"تمہارا وہ کام بھی ہو جائے گا نوجوان! مگر تم ایک حسین لڑکے ہو تمہیں نہیں لگتا تمہیں زندگی جینی چاہیے!" انہوں نے اسکا کاندھا تھپتھپایا، پھر نہایت گرم جوشی سے گویا ہوئے

یماش پاشا کو یقیناً ان کی تجویز کی کوئی خاص ضرورت نہیں تھی،

مگر وہ دوبارہ انکار نہیں کرنا چاہتا تھا،

اسے رقص میں یا کسی عورت زات میں ان دنوں بھی دلچسپی نہیں تھی،

نہ ہی کوئی اسے ہر آنکھ میں بھا جاتا، وہ ایک اپنے کام سے کام رکھنے والا سنجیدہ مرد تھا،

"تمہیں یقیناً برا نہیں لگے گا، بلکہ تم مجھ سے چھپ کر جایا کرو گے!" انہوں نے

کافی دلچسپی سے بتایا تو یماش پاشا بس ایک سرد سی نگاہ ہی اس پر گھما سکا،

"ٹھیک ہے مگر ہم وہاں زیادہ وقت برباد نہیں کریں گے!" وہ اپنے چشمے کو لگاتا ہوا

آگے بڑھا، منہاج کا دوست اسکے پیچھے گیا،

وہ دونوں اب ایک گاڑی میں بیٹھ چکے تھے،

اور گاڑی زن سے گزر گئی،

وہ کچھ دیر یونہی بیٹھے بیٹھے اکتا گیا،

بہت سی لڑکیاں آئیں اور چلی گئی،

وہ یونہی ادائیں دکھاتی اور پاؤں اور ہاتھ نہایت مہارت سے گھماتی،

یماش پاشا کو ان سب سے بڑی اکتاہٹ ہونے لگی،

وہ کبھی رخ پھیر کر بیٹھ جاتا کبھی گھڑی کی طرف دیکھتا، کہ جلد وقت گزرے،

www.novelsclubb.com

لیکن اسکے ساتھ بیٹھے لوگ نہایت محظوظ ہو رہے تھے۔اور وہ ان کی چہروں کی

چمک سے اس بات کا اندازہ لگا سکتا تھا،

اور ان کے وہ تعریفی کلمات! یماش پاشا طنزیہ بھونیں اچکاتا ہوا ان لوگوں کو دیکھ رہا

تھا، جن کو ان سب میں دلچسپی تھی،

ڈھولک کی تھاپ پر قدم یونہی گھوم رہے تھے،

پھر ایک لڑکی آئی جو سولہ برس کی تھی، سفید جوڑا پہنے،

زیوارات سے لدی ہوئی،

اسکے محفل میں قدم رکھتے ہی، ارد گرد بیٹھے لوگوں نے شور مچانا شروع کیا،

یماش پاشا جسکی نظریں گھڑی پر تھیں،

ان آوازوں پر اسنے بھی نظر گھمائی سامنے،

وہ ششدر رہ گیا،

چڑھتی جوانی کا ایک حسین شاہکار،

اسکے گال جن پر شہابی رنگ تھا,

اسکی کالی آنکھیں اور کالے بال،

جو انتہائی لمبے تھے، گھٹنے تک آرہے تھے،

صراحی جیسی شفاف گردن جس پر ایک تل تھا،

وہ دیکھے جانے کی حد تک حسین تھی،

یماش پاشا کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا،

تارہ بائی!!! سب نے اسکا نام پکارا،

منہاج کا دوست کھسک کر یماش پاشا کے قریب آیا

"میں نے کہا تھا نہ میاں، دیکھوں گے تو دیکھتے ہی رہ جاؤ گے!" یماش پاشا کو یو

محویت سے اسے دیکھتا دیکھ منہاج کے دوست کو خوب موقع ملا تھا،

اسکی آواز پر یماش پاشا نے پلٹ کر اسے دیکھا، پھر بوکھلا کر نظریں نیچے کر لی،

گانے کی آواز شروع ہوئی،

وہ خود ہی گاناگار ہی تھی،اسنے بھی رقص شروع کیا،

مگر یماش پاشا کے سینے پر جیسے کسی نے کوئلے رکھ دیے،

وہ کبھی اسکے پاؤں میں بندھے گھونگھروں دیکھتا،

کبھی اسکی آنکھیں جن میں درد تھا،

یماش پاشا کی سانس تھمنے لگی،

وہ بیچ میں ہی اٹھ گیا،

"زارون ہمیں چلنا چاہیے!"

وہ یہ کہتا ہوا باہر نکل گیا،

مگر اسکے دل میں ایک آگ لگ گئی تھی،

وہ زندگی میں پہلی بار کسی عورت کی طرف مائل ہوا تھا،

مہینے یونہی بیت گئے،

www.novelsclubb.com

مگر وہ پہلی نظر والی آگ نہیں بجھ سکی،

وہ روزانہ ادھر جاتا مگر جسکی طلب دیدار تھے چشم اسکا دیدار نہیں ہوا،

اور پوچھنے کی ہمت یماش پاشا میں نہیں تھی

بس اس ایک جھلک نے یماش پاشا کا دل بے چین کر دیا تھا،

ایک دن وہ پھولوں کی دکان پر ٹھہر گیا،

جہاں سے اس کوٹھے میں پھولوں کا زیور جایا کرتا تھا،

ایک کہنی اس کے تختے پر جمائے وہ اس دکاندار سے ٹٹولنے لگا،

ہاں یماش پاشا نے بھی اپنی زندگی میں ایک لاحاصل محبت کی تھی،

"طارق میاں! زرا خوب بتاؤ! اس لڑکی کا کیا بنا جو اس کوٹھے کی جان تھی،" وہ اس پر متجسس نگاہ گھماتا پوچھ رہا تھا،

"ارے ارے! وہ لڑکی سجیلہ! بچ تارا بائی بھاگ گئی ہے،" اسکے سوال کا مفہوم سمجھتے ہی اس دبلے پتلے سے انسان نے منہ بنائے جواب دیا،

یماش پاشا کی دونوں بھونیں حیرانی سے اپر اٹھیں،

"اسکا کوئی آشنا تھا اسی کے ساتھ بھاگ گئی!،اب یہ نہیں چلنا کوٹھا کوڑی کی محتاج ہو جائیں گے" ساتھ ساتھ اسنے اپنی رائے بھی جڑ دی،

یماش پاشا کے دل میں جیسے کسی نے سوئیاں چبھو دیں،

"وہ ایک ایسی محبت تھی جو کبھی حاصل نہیں ہوئی،

یماش پاشا راکنگ چیئر پر بس اس ایک حسین یاد کے چلتے اپنی آنکھیں بند کیے ان باتوں کو سوچ رہے تھے،

www.novelsclubb.com

جبکہ شانزے اور قھرمان یماش پاشا کو دیکھ تھوڑے پریشان تھے،

کیونکہ اتنی لمبی خاموشی آج سے پہلے انہوں نے نہیں دیکھی وہ جب سے آئے تھے نیچے والی بیٹھک کھول کر اسمیں آنکھیں موندے اور لائٹس بند کیے بیٹھے ہوئے تھے،

"کیا وہ لڑکی تمہاری بیٹی تھی!"

"اسکی آواز اور اسکی آنکھیں تمہاری طرح تھی،!"

"معلوم نہیں تم کہاں ہو؟

"زندہ بھی ہو یا..." یماش پاشا کا دل نچوڑ گیا، وہ پھر سے کئی سال پیچھے چلا گیا،

یماش پاشا کی زندگی قربانیوں اور محرمیوں سے بھری ہوئی تھی،

وہ اپنی جگہ سے اٹھا، اور لائٹس کھولے بغیر ہی اس بند دروازے کو کھولا،

جہاں شانزے اور قھرمان پہلے ہی کھڑے تھے،

www.novelsclubb.com

قھرمان اپنے بابا کی سرخ آنکھیں دیکھ تھوڑا پریشان ہوا،

وہ سمجھا شاید سلیم کی وجہ سے وہ پریشان ہیں،

"علی کہاں ہے؟" یماش پاشا نے پہلا سوال یہی کیا،

شانزے نے قھرمان کو دیکھا،

"علی اپر سو رہا ہے!" شانزے نے جواب دیا،

جب ایک شور ان کی سماعتوں سے ٹکرایا،

"المیرا!!!"

"المیرا کہاں ہو تم؟" علی زور زور سے کسی کو آوازیں دے رہا تھا،

شانزے کا دماغ فورا گھوما،

پہلے قھرمان پھر یماش پاشا صحن کی طرف ائے،

اور دوسری طرف کچن سے سائقہ بی خالدے باہر نکلے،

قھرمان جو سرعت سے اس طرف آیا تھا،

خالدے کو دیکھ کر اسکے قدم جم گئے، وہ حیرانگی میں مبتلا انہیں دیکھنے لگا،

یماش پاشا نے بھی خالدے کو دیکھا تو ان کے قدم ٹھہر گئے یو نہیں،

کیا کچھ زہن میں نہیں گھوما،

پھر علی کو دیکھا جو اپر سے نیچے کی طرف تیزی سے آ رہا تھا،

اور زبان پر ایک ہی بات کی رٹ تھی،

شانزے قہرمان کے پیچھے کھڑی ہو گئی،

خالد بے کو دیکھ کر،

وہ معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے،

بلکہ وہاں کھڑا ہر شخص اس معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا،

علی کی زہن پر اسکے جزبات غالب آ رہے تھے،

اسلیے وہ سوچنے سمجھنے کی تمام صلاحیتوں کو پس پشت ڈال کر وہ کر رہا تھا جو اسکا دل کہہ رہا تھا،

اگر کہا جائے وہ المیرا سے عشق میں فنا ہو گیا ہے تو غلط نہیں ہو گا،،

اور یہ عشق کی آگ نئ نہیں تھی بلکہ یہ پہلی نظر کا عشق تھا،

جب وہ المیرا سے پہلی بار ملا تھا، اسنے اپنے جزباتوں کو جیسے تیسے دبائے رکھا،

مگر اب تمام شدتیں لوٹ کر آ رہی تھیں،

اور اسکا نتیجہ سب کے سامنے تھا،

کہ جز باتوں کا آتش فشاں ایک ساتھ ہی پھٹ پڑا،

اب کسی وعدے کا کوئی جدائی کا وقت نہیں ہے،

یہ گھڑیاں ملن کی ہیں،

مگر یہ کیا قسمت پائی تھی، کہ اب المیرا علی کو خود سے دور کر رہی تھی،

"تم نے کہا تھا تم خواب نہیں ہو!" اسنے جیسے شکوہ کیا وہ اب صحن کے وسط میں کھڑا تھا،

www.novelsclubb.com

سیاہ اندھیرا پھیل چکا تھا،

یماش پاشا کو اور قھرمان کو معاملہ سمجھ نہیں ایا،

وہ خالد بے کے سامنے ہی کھڑا ہو گیا،

"خالد بے اس نے کہا تھا وہ میرے پاس سے نہیں جائے گی!"

"خالد بے مجھے ڈر لگ رہا ہے، میرے بابا کی طرح میں اسے نہیں کھو سکتا!،" وہ انکی ہتھیلیاں تھام کر التجائیہ انداز میں کہہ رہا ہو،

جیسے بہت کوئی مجبور انسان ہو،

ایک شکستہ انسان، جو اپنے دل ہاتھوں معذور ہو،

جیسے کسی شخص کا زخم اکھڑ جائے اور وہ درد سے تڑپے،

اسکے منہ سے ڈر کا لفظ سن کر وہاں کھڑے تین لوگ چونکے، یماش پاشا قھرمان پاشا ،اور شانزے ارسلان،

www.novelsclubb.com

کیونکہ علی کسی سے نہیں ڈرتا تھا، اسکی کوئی کمزوری نہیں تھی مگر المیرا!!

خالد بے نے اسے کچن سے باہر نکلنے کے لیے منع کیا تھا،

خالد بے نہ تو یماش پاشا کی طرف دیکھ رہے تھے نہ ہی قھرمان کی طرف،

وہ بس زمین کو ہی دیکھ رہے تھے،

"علی!!" یماش پاشا اس کی طرف آئے اور ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پر جڑ دیا،

وہ توازن برقرار نہ رکھ سکا اور زمین پر گر گیا،

"اپنے باپ کے نقش قدم پر نہیں چلو!، میں تمہارا جنازہ..." وہ ایک اور لفظ آگے بولتے کچن سے ایک سیاہ بالوں والی لڑکی تیزی سے باہر نکلی،

اور ہجوم کو چیرتے ہوئے وہ زمین پر گرے علی کے سامنے آگئی،

"علی!!،" وہ یہ کہتی علی کے گلے لگی، جیسے وہ مزید اسے تڑپتا نہیں دیکھ سکتی،

وہ مزید اسکی یہ حالت نہیں دیکھ سکتی،

www.novelsclubb.com

علی کی سانسیں بے ترتیب ہوئیں،

المیرا کا یہی حال تھا،

علی نے اس لمس کو قبول کیا، اور پھر اسکے سر کے بالوں کو چوما،

جو اسکی تھوڑی پر لگ رہے تھے،

وہ اس شدت کو محسوس کر رہی تھی،۔ جیسے دو روحیں آپس میں ملاقات کر چکی ہیں

،

وہ دونوں ارگرد کھڑے لوگوں کو فراموش کر گئے،

بس وہاں ایک علی تھا اور ایک المیرا تھی،

وہ جس کا چہرہ کسی ان کہے دکھ میں غرق تھا اب کسی ستارے کی طرح جگمگا رہا تھا،

قھرمان کی بھونیں حیرت سے پھیل گئی وہ دو قدم آگے بڑھتا اب یماش پاشا کے

قدموں کی سیدھ میں کھڑا تھا،

وہ بھونچکا رہ گئے،

اور شانزے بار بار اپنے ماتھے کو چھوتے ہوئے اس صورتحال سے بچنے کی کوشش

کر رہی۔ تھی، کیونکہ اب کہانی کھلے گی،

اور المیرا کو سزا سنائی جائے گی،

اسکی پشت یماش پاشا کی طرف تھی،

"میں ڈر گیا تھا المیرا!"

"میں ڈر گیا تھا!" اسنے دوبارہ دہرایا،

اور المیرا کو خود سے دور کیا،

اسکی آنکھوں میں آنسو تھے،

المیرا نے اپنی انگلیوں سے اسکے آنسو پونچھے،

"میں نے تم سے جھوٹ نہیں کہا تھا علی، میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گی!،"

اسنے اعتماد دلایا،

"یہ کیا بے ہودگی ہے؟ کون ہے یہ لڑکی!" یماش پاشا کی برداشت سے معاملہ باہر ہو گیا،

وہ پلٹی،

"یہ میری بیوی ہے بابا! المیرا زیغم علی" اسنے آج پہلی بار المیرا کا نام اپنے نام کے ساتھ لگایا، اور اسکی ہتھیلی کو اپنی ہتھیلی میں مقید کر لیا،

جبکہ یماش پاشا اس سیاہ آنکھوں والی لڑکی کو اور المیرا انہیں دیکھ شیفتہ رہ گئے، آج یماش پاشا کی محنت جیسے ضائع ہو گئی،۔ جیسے وہ المیرا کے لیے ان کے سامنے آ گیا تھا ایسے ماضی میں بھی کوئی اور بھی تھا جو یوں ایا تھا، اور پھر اسی۔ کے ہاتھوں سفیان کا انجام ہوا،

کیا علی کا انجام بھی سفیان جیسا تھا،

"علی تم غلطی کر رہے ہو!!," ان کا انداز کھوکھلا ہوا، وہ ٹوٹ گئے، کیونکہ علی سفیان تھا ان کے لیے، اور آج بھی سفیان جیسی غلطی کر رہا تھا ان کی نظر میں،

"بابا میں مجبور ہوں!" اسنے کاندھے ڈھلکا دیے،

جیسے وہ اس مجبوری میں کچھ نہیں کر سکتا سوائے کی دل ماننے کے،

اسکے منہ سے یہ لفظ اچھے نہیں لگ رہے تھے، وہ علی تھا وہ کسی سے کیسے محبت کر سکتا

تھا، یماش پاشا کا سکھائی ہر ایک بات وہ بھول گیا اتنی جلدی،

کیا جز باتوں میں اتنی طاقت ہوتی ہے،

کہ انسان عقل سے اندھا بن جاتا ہے

جیسے علی بن گیا تھا،

"قھرمان!!،" یماش پاشا نے المیرا کو پکڑنے کا کہا،

وہ یقیناً اسے دور پھینک دیتے علی سے،

کیونکہ اگر یہ ابھی نہیں کیا تو کبھی نہیں ہو گا،

کیونکہ وہ علی کو المیرا کے ہاتھ سونپ نہیں سکتے تھے، جیسے اپنے بھائی کو شائستہ کے

ہاتھ سونپ دیا تھا،

www.novelsclubb.com

پھر زندہ سالم بھائی چار کاندھوں پر گھر آیا تھا،

وہ ایک اور ایسا حادثہ نہیں برداشت کر سکتے تھے،

ان کی کمر سفیان کی وجہ سے پہلے ہی ٹوٹ گئی تھی،

مگر علی نے وہ قدم اٹھنے سے پہلے ہی روک دیے،

"بابا یہ میری عزت ہے! اور اگر کوئی اس کی طرف دیکھے گا بھی تو میں اسکا حشر کر دونگا!،" علی اپنے اسی پرانے والے انداز میں آگیا جیسے وہ پہلے تھا،

ایک بات کہنا والا،

خبردار کرنے والا،

اور حشر بگاڑ دینے والا علی،

یماش پاشا نے لب بھینچ لیے،

جبکہ علی المیرا کو لیکر اپر جا چکا تھا،

قھرمان اور یماش پاشا نے انہیں اپر جاتے دیکھا، پھر یماش پاشا نے اپنا سر پکڑ لیا

جیسے وہ ان سب چیزوں سے بہت تھک گئے ہوں،

قھرمان نے انہیں صحن میں رکھے صوفے پر بٹھایا،

شانزے تمام معاملات میں خاموش رہی جبکہ خالد بے وہاں مزید نہ رکے اور

دروازے سے باہر نکل گئے،

کیونکہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی قھرمان کے سامنے آ گئے، اور وہ قھرمان کے کیے

سوالوں کا کیسے جواب دیتے!

قھرمان کو ان سے بہت سی باتیں پوچھنی تھی،

کیونکہ قھرمان کی زندگی ان کے پاس تھی،

www.novelsclubb.com

"آپ یو میرے سوالوں کا جواب دیے بغیر نہیں جا سکتے!"۔وہ گلی کے موڑ پر تھے جب قھرمان کی آواز نے انہیں روکا،

خالد بے ناچاہتے ہوئے بھی رک گئے،

وہ لمبے قدم اٹھاتا ہوا اب ان کے سامنے کھڑا تھا،

خالد بے نے اسکی صورت دیکھ ایک سرد سا تاثر بھرا،

"میں مانتا ہو مجھ سے غلطی ہوئی ہے مگر.."اسنے بغیر تمہید کے ہی بات شروع کی،

"مگر آپ نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے!"وہ احتجاجی انداز میں گویا ہوا،

اور نہایت خفیف انداز لیے اپنی سبز آنکھوں کو یوں گھمایا جیسے وہ بہت سالوں سے اس شکوے کا انتظار کر رہا ہو،

اسکے الزام پر خالد بے نے کوئی تاثر نہیں دیا،

پھر ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اسکے ایک۔کاندھے پر ہاتھ رکھا،اور اسکی خفیف سی سبز آنکھوں میں دیکھا،

"بیٹا تم خود ہی جانتے ہو کس نے کس کے ساتھ ظلم کیا ہے!" وہ طعنہ نہیں دے رہے تھے مگر ان کے الفاظ طنزیہ تھے،

"میں سب کچھ مانتا ہوں، مگر وہ میری بیوی تھی کیا مجھے یہ بھی حق نہیں ہے کہ میں اسکی قبر کے بارے میں۔ جان سکوں!" کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد وہ بولا،

خالد بے کی آنکھوں صرف بیزاری تھی،

"قہرمان میاں! کیا تم 'تھی' کا مطلب نہیں جانتے!"

وہ اسکے منہ پر جواب دیتے اپنی راہ گئے،

جبکہ قہرمان خالی نظروں سے ان کی پشت دیکھتا رہا،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

یہ ایک چھوٹے سے کمرے کا منظر ہے جہاں ایک شخص شرٹ لیس بیٹھا ہے،

اسکی کمر پر بڑے بڑے سے زخموں کے نشان ہیں،

جن میں یوں لگتا ہے جیسے ہر سال خون رستا ہو،

وہ ہر سال اکھڑ جاتے ہوں،

جیسے کسی نے گرم لوہے کی سلاخوں سے اسکی کمر کو بہت بری طرح مارا ہو،

یا کسی حادثے میں کوئی آگ سے لپٹا شعلہ اس پر گر گیا ہو ایسے نشانوں سے اسکی کمر بھری ہوئی تھی،

وہ سنگھار میز کے سامنے اپنے اس بوڑھے جسم کو دیکھ افسردہ تھا،

یہ زخم کبھی نہیں بھرے تھے اسکے،

اور ہر پل اسے اپنی بے عزتی اور اس اذیت کو یاد دلاتے تھے،

یہ ہاشم خانزادہ تھا،

جو اپنے زخموں کو دیکھ ملال کر رہا تھا،

اسکی آنکھوں میں اب بھی وہی ماضی زندہ تھا،

www.novelsclubb.com

جس نے اسے باغی بنایا،

اور وہ ایک برا انسان بن گیا،

حقیقت یہی ہے کہ کوئی انسان پیدائشی برا نہیں ہوتا،

ہر ولن کے پیچھے دکھ بھرا ماضی ہوتا ہے اور ہاشم کا بھی تھا،

ماضی،

"سفیان، اس میں جان کا خطرہ ہو سکتا ہے، تم سمجھو میں تمہیں لیکر نہیں جا سکتا!"

وہ مسلسل اسے منع کر رہا تھا،

مگر سفیان بضد تھا کہ وہ ایک بار وہاں جانا چاہتا ہے،

اور دیکھنا چاہتا ہے وہ لوگ کس طرح کام کرتے ہیں

یہ ان جوانی کے دنوں کی بات ہے

جب اسکی نئی نئی شادی ہوئی تھی شادی کو صرف دس ماہ ہی ہوئے تھے، اور شائستہ

کچھ دنوں کے لیے مائکے میں تھی کیونکہ علی پیدا ہونے والا تھا،

"ہاشم! ہاشم! بھائی کو نہیں معلوم ہو گا! کیا تم میرے دوست نہیں ہو!، دیکھو اگر کوئی خطرہ محسوس ہو گا تو میں بھاگ جاؤ نگا نہ"۔

وہ اسکے بازوں کو جھنجھوڑتا ہوا نہایت لاڈ سے کہنے لگا،

"مگر..." ہاشم کچھ کہتا اس سے پہلے ہی سفیان نے اسکی بات کاٹ دی،

"اگر مگر کچھ نہیں ہے میں جا رہا ہوں!" اسنے خود ہی نتیجہ اخذ کیا،

"مجھے مرنے کا شوق نہیں ہے سفیان، میری بیوی پاکستان میں میرا انتظار کر رہی ہے،" ہاشم نے سمجھانا چاہا، (شادی کے سترہ سال کے بعد المیرا کی پیدائش ہوئی تھی, مگر اس نے ایک انتقام کے چلتے اپنی شادی توڑ دی،)

"ٹھیک ہے جیسی مرضی تمہاری سفیان نے کاندھے اچکا ئے پھر وہاں سے چلا گیا، مگر وہ اتنی جلدی ٹلنے والا نہیں تھا،

وہ جب رات میں نکلے تو خاموشی سے سفیان بھی کار کی ڈگی میں بیٹھ گیا,

اسکی خبر ہاشم کو نہیں ہوئی، مگر آفت تو تب برپا ہوئی جب پولیس نے تیاری کے

ساتھ ان کی گاڑی پر حملہ کیا،

اور وہ مشکل سے جان بچا پائے،

مگر اس تگ ودو میں انہیں کسی شخص کی چینخوں کی آوازیں ائیں،

وہ پلٹے تو گاڑی کی ڈگی سے سفیان باہر نکلا،

اور ہاشم اسے دیکھ ششدر رہ گیا،

جب وہ اندھا دھن چلتی گولیوں میں سے ایک گولی سفیان کے کاندھے پر بھی لگی،

وہ جیسے تیسے سفیان کی جان کو بچاتا ہوا ایماش پاشا کی حویلی پہنچا،

مگر اسکے آنے سے پہلے ہی ایماش پاشا کو کسی نے اطلاع دے دی تھی،

وہ غصے سے بپھرے بیٹھے تھے،

انہوں نے جب سفیان کی حالت دیکھی تو ہاشم پر جھپٹ پڑے،

اسکے منہ ہی منہ پر گھونسے جڑے،

اور ساتھ ساتھ اسے برا بھلا کہہ رہے تھے،

ہاشم نے اپنی صفائی بیان کرنی چاہی،

"بھائی میں نہیں گیا تھا!"

"مجھے نہیں معلوم سفیان کہاں سے آگیا!" اپنی جان کی بھیک مانگتے ہوئے اسنے اپنا کردار صاف کرنا چاہا،

یماش پاشا کا ہاتھ رکا،

وہ مڑے، تو دیکھا سفیان وہیں کھڑا ہے،

"بتاؤ تم کیسے پہنچے ادھر؟" وہ نہایت تیز آواز میں گویا ہوئے، سفیان کا دل ڈر گیا،

اسنے پہلے ہاشم کی حالت دیکھی جسکے منہ سے خون کی ایک لکیر بہہ رہی تھی

"مجھے ہاشم ساتھ لے گئے تھے! میرے منع کرنے کے باوجود!" سفیان نے جھوٹ کا سہارا لیا،

www.novelsclubb.com

یماش پاشا کی بھونیں تن گئی،

اب ہاشم کی موت تھی،

کیونکہ سفیان یماش پاشا کو اپنی جان سے بڑھ کر تھا،

ہاشم نے اپنی آنکھیں پھاڑی اور سفیان کی شکل دیکھی،

مگر اسنے نظروں سے معافی مانگی جیسے وہ کہہ رہا ہوں وہ یماش پاشا کی ناراضگی

برداشت نہیں کر سکتا،

یماش پاشا نے اسکے جسم سے شرٹ پھاڑ کر دور پھینکی اور اسکے ہاتھ باندھ دیے،

اب وہ لوہے کی گرم سلاخوں سے اسکی کمر پر زور زور سے کوڑے برسا رہے تھے،

وہاں بہت سے اسکے جاننے والے کھڑے تھے جن میں خالد بے بھی تھے,

وہ ہر چیخ اور ہر آنسو کے ساتھ اپنے دل میں بدلے کی آگ بھر رہا تھا،

اسکی چیخوں سے پوری حویلی سر پر اٹھالی،

وہ مرنے کے دہانے پر تھا جب یماش پاشا نے اپنا ہاتھ روک لیا،

"تیری ماں نے مجھ سے وعدہ لیا تھا تیری حفاظت کا اسلیے تجھے زندہ چھوڑ رہا ہوں!

ورنہ جو حماقت تو نے کی ہے اسکا انجام موت تھا صرف" وہ اس نڈھال ہوتے

لہولہان وجود کو دیکھتے ہوئے حقارت سے گویا ہوا،

پھر اس پر تھوکتا ہوا حویلی کے اندر چلا گیا، جبکہ صحن میں پڑا وہ۔ادھ مرا وجود اپنے

جسم سے اٹھتی ہر ٹیسو کو گواہ بنا رہا تھا اس انتقام کا،

"میں خدا کی قسم کھاتا ہوں یماش پاشا تم اسی صحن میں اپنے بھائی کا لاشہ دیکھو گے!

"اسنے خود سے عہد کیا اور اسے پورا بھی کر دیکھایا،

صحن میں اسی جگہ سالوں بعد سفیان کا لاشہ تھا، جو یماش پاشا اپنے کاندھوں پر اٹھا کر

لائے تھے،

حال

اس دن ہاشم خانزادہ نے طے کیا تھا اپنے ساتھ اس ناانصافی کا بدلہ لے گا،

وہ بوڑھا ہاشم اب اپنی کمر کے وہ زخم دیکھ رہا تھا،

پھر سے وہ دردناک لمحات نے اسکے چہرے کو لہو کر دیا،

ہاشم نے آنکھو کے کنارے پر جمع ہوئے آنسو پونچھ ڈالے پھر اپنی شرٹ پہن لی،

یہ تھا اس ہاشم خانزادہ ماضی،

اسی بدلے کے چکر میں اسنے سبینہ پھسلایا، جو اس وقت یماش پاشا کو چھوڑ چکی تھی،

کیونکہ یماش پاشا اور اسکے مزاج میں زمین آسمان کا فرق تھا اس بابت،

ساتھ اسنے سبینہ کے باپ کو قتل کر دیا تھا، کیونکہ سبینہ کا باپ اسکا ساتھی تھا، مگر

جب یماش پاشا کو لگا کہ وہ اسکے راز عیاں کر دے گا اسلیے اسے بھی راستے سے ہٹا دیا،

اور جب اسکی اصلیت سبینہ خانزادہ کو ہوئی تو اسنے یماش پاشا سے طلاق لے لی، اور

اپنے پیچھے ایک بیٹا قھرمان کو چھوڑ دیا،

کیونکہ یماش پاشا نے اسے دینے سے انکار کر دیا تھا،

ہاشم نے سبینہ سے شادی کی اور سجیلہ کو چھوڑ دیا،

کیونکہ اب اسکی زندگی کا مقصد صرف یماش پاشا کی بربادی تھی،

جس کے لیے وہ ہر قیمت چکا سکتا تھا،

ان دنوں سجیلہ آٹھ ماہ کی حاملہ تھی،

سترہ سالوں بعد اللہ نے انہیں اولاد دی تھی،

مگر المیرا کی پیدائش کے دو ماہ بعد ہی اسنے سجیلہ کو طلاق بھجوادی تھی،

سبینہ ہاشم کے مقصد سے بے خبر تھی، وہ ایک ٹوٹی ہوئی عورت تھی جس کے باپ کا قتل یماش پاشا نے کیا تھا،

www.novelsclubb.com

وہ بھی انصاف چاہتی تھی، اپنے باپ کے خون کا، اسلیے ہاشم سے شادی کی کیونکہ وہ ایک پراسیکیوٹر تھا، ممکن تھا وہ قانون کے دائرے میں رہ کر اسکی مدد کرتا،

مگر وہ نہیں جانتی تھی ہاشم کا آنا اسکی زندگی میں کتنا عزاب لے آئے گا،

••••»»»»»

"میں اس پوزیشن میں نہیں ہو کہ آپ کی بات یہاں سن سکو! مگر آپ کے اصرار کرنے پر بہانہ بنا کر یہاں آئی ہوں!"۔المیرا اس تنگ گلی کے کونے پر کھڑی تھی، اور نہایت رازداری سے اپنی بات کہہ رہی تھی،

سامنے کھڑا شخص اس کی بات سن رہا تھا۔وہ ایک پرکشش لڑکا تھا، جسکا قد درمیانہ تھا،

رنگ صاف اور چہرے پر ہلکی ہلکی شیو،

چوڑا سینا، اور مضبوط بازو، اور بھورے بال جو کاندھے تک تھے،

جن کو اسنے پونی میں قید کیا ہوا تھا،

وہ بیس پچیس سال ایک خوبصورت جوان تھا،

"المیرا آپ گھبرا کیوں رہی ہیں ریلیکس!"

www.novelsclubb.com

اسنے نرمی سے المیرا کے بازوؤں پر ہاتھ رکھنا چاہا مگر وہ پیچھے ہو گئی،

اور اس لڑکے کا ہاتھ ہوا میں یونہی جھولتا رہ گیا،

المیرا کو کہاں برداشت ہوتا کہ علی کے سوا اسے کوئی چھوے بھی،

وہ شخص خود شرمندہ ہوا،

"مجھے معلوم ہوا ہے وہ گاؤں جائیں گے،۔تو آپ یہ کام کریں کہ ان کے ساتھ گاؤں جائیں!" وہ نظریں شرمندگی کے مارے زمین پر گاڑھے کہنے لگا،

www.novelsclubb.com

جس پر المیرا نے صرف اثبات میں گردن ہلائی،

"کیا سبینہ خانزادہ نے کچھ اور کہا ہے میرے لیے؟ اسپیکٹر ساحل" وہ بازوؤں کو لپیٹتے ہوئے پوچھ رہی تھی،

رات کی تاریکی بڑھتی جا رہی تھی،

"نہیں! بس تھوڑی محتاط رہو، وہ علی اور تمہیں یہاں سے جلد نکال لیں گی!"

ساحل نے کہا،

جس پر المیرا صرف اسکا چہرہ ہی دیکھ سکتی تھی،

پھر لب بھینچے،

"ٹھیک ہے، مگر جب تک میں سامنے سے میسج نہ کروں آپ مجھ سے کوئی کانٹیکٹ کرنے کی کوشش نہیں کریں، اور آخری بات یہ کہ سبینہ خانزادہ کو کہہ دینا۔ کہ علی میرے لیے بہت محبوب ہے! میں اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی!" وہ یہ کہتی

اب ان تنگ گلیوں میں دوبارہ جا گھسی،

وہ ساحل کی نظروں سے دور ہوتی چلی گئی،

اب وہ مکمل اوجھل ہو گئی،

ساحل نے گہری سانس لی،

ساحل سبینہ کا بھتیجا تھا، جو پولیس آفیسر تھا،

اور اسی کے ذریعے سبینہ نے لندن میں اسے پیغام پہنچایا،

اور وہ نمبر ساحل ہی کا جس پر اسنے میسج کیا تھا،

اسکی پہلی ملاقات ساحل سے ماردن کے ایک اس چھوٹے بازار میں ہوئی تھی،

جہاں اسنے سبینہ کی آدھی حقیقت بتائی اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ وہ یماش پاشا کے

خلاف ثبوت جمع کر رہا ہے،

اگر وہ ہیلپ کرنا چاہے تو علی اور المیرا کی زندگی ایک بہترین موڑ پر جائے گی،

مگر المیرا اس بات سے متفق نہیں تھی کہ علی کو دھوکہ دے،

بھلے ہی علی جیسا بھی ہے مگر یہ ان کا نجی معاملہ تھا،

مگر اس خواب نے اسے ساحل کا ساتھ دینے پر مجبور کیا،

کیونکہ، ایک اچھی زندگی گزارنا سب کا حق ہوتا ہے اور علی اور المیرا کا بھی تھا،

المیرا کی نظر میں، وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ علی سے دور ہو،

اب سبینہ اپنا پلان دوبارہ بنا رہی تھی، جس میں اسنے المیرا کو شامل بھی کیا، کیونکہ وہ علی کے نکاح سے واقف تھی،

یماش پاشا کے بھاگ جانے کے بعد اسنے دوسرا راستہ یہی نکالا کہ وہ المیرا کو جاسوس کے طور پر استعمال کرے گی کہ وہ ساری خبریں سبینہ کو دے گی،

تاکہ ثبوت اکھٹے ہوں اور یماش پاشا اپنے انجام کو پہنچ جائے,

اور المیرا اس کہانی سے ناواقف تھی،

کیونکہ وہ ایک سادہ ذہن لڑکی تھی،

جس نے یہ دنیا نہیں دیکھی تھی،

نہ ہی وہ اتنی چالاکیاں جانتی تھی،

کیونکہ وہ ہر کسی پر آسانی سے اعتبار کر لیا کرتی تھی،

www.novelsclubb.com

اور جب تک ایسا انسان منہ کر بل نہیں گرتا وہ سبق نہیں سیکھتا،اور کچھ سیکھ کر بھی بھول جاتے ہیں،

المیرا نے اعتبار کے لحاظ سے کئی دھوکے کھائے تھے مگر اب جو زخم لگنے والا تھا وہ علی پر تھا،

اب یقیناً المیرا کا ذہن کھل جائے اور وہ جان جائے کہ اعتماد ہر کسی پر نہیں کیا جاتا!

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

••••»»»»»»

"پانی کچن سے لینے گئی تھی یا کنویں سے جو اتنی دیر ہو گئی!"علی فون میں مصروف سا کہنے لگا،

اسکا لہجہ مکمل بدلہ ہوا تھا،

"زبردستی کے شوہر بننے کی ضرورت نہیں ہے، بھولو نہیں ہمارے بیچ کیا طے ہوا

ہے!"وہ بھی تنک جواب دیتی،کانچ کا جگ سامنے ٹیبل پر رکھتے گویا ہوئی،

"تم نے بیکار میں تکلیف کی،میں سائقہ بی کو کہہ دیتا وہ لے آتی اوپر پانی!"اب وہ فون کو سائڈ پر رکھتے ہوئے مکمل طور پر اسکی طرف متوجہ تھا،

اسنے ٹراؤزر اور ہالف سیلویس کی شرٹ پہنی تھی جس سے اسکے کسرتی بازو نمودار ہو رہے تھے،

المیرا نے خفیف نظروں سے اسے گھورا،

"زیغم علی مجھے کوئی شوق نہیں ہے ملازموں سے خدمت لینے کا،اور ویسے بھی ہماری علیحدگی کے بعد مجھے یہ آرام میسر نہیں ہونگے!"وہ تکیہ درست کرتی صوفے پر لیٹ گئی اور چادر کو گردن تک کر لیا،

اب وہ بالکل سیدھی لیٹ کر چھت کو گھور رہی تھی،اور علی اسکے بالوں کو دیکھ رہا تھا،

لمحہ بھر خاموشی رہی پھر علی نے دوبارہ بولنا شروع کیا،

جیسے المیرا سے بات کرنے میں اسے سکون ملتا ہو،

"جب تک ساتھ ہو تب تک لوٹ لو مزے!اور ویسے بھی علی کا ساتھ ہر کسی کو تو نصیب نہیں ہوتا!"اسنے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے نہایت اتراہٹ سے کہا،

المیرا تو اسکی بات پر جل بھن گئی، کہنیوں کے بل اٹھتی مڑ کر اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی،

"تم کچھ زیادہ نہیں بولنے لگے!"اسنے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے دانت بھینچے،

علی نے معصومیت سے بھونیں اچکائی,

اور انجان بنا،

"کون میں ؟"

"ہاں تم" وہ دوبارہ یونہی لیٹ گئی جیسے وہ پہلے لیٹی تھی علی نے مسکراہٹ دبائی،

"میں کہاں زیادہ بول رہا ہوں !" اسنے کاندھے اچکایے اور لاپروائی سے کہا،

"تم بول رہے ہوں !" المیرا بھی اسی انداز میں بولی، مگر انداز خبردار کرنے والا تھا،

"تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں !" اب اسنے المیرا کی ہاں میں ہاں ملائی،

"ہونہوں !" اسنے ہنکارا بھرا پھر کروٹ کے بل لیٹ گئی،

علی اسکے بالوں میں لگے اس پیلے کیچر کو دیکھ رہا تھا،

"ویسے تم ایکٹنگ بہت اچھی کرتی ہو !"

اسنے پھر بات شروع کی،اسے المیرا کو یوں چھیڑنے میں مزا آتا تھا،

"اور تم بہت بری کرتے ہوں !اگر میں آکر صحن میں تمہیں نا روکتی تو تم نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اوور ایکٹنگ کرنے میں !"اسنے یونہی کروٹ کے بل لیٹے لیٹے جواب دیا۔

اسے نیند آرہی تھی مگر علی مسلسل بولے جارہا تھا،

"اب تمہیں مجھ سے جلن ہورہی ہے کیونکہ تم اس طرح سے ڈائیلاگ نہیں کہہ پارہی تھیں جیسے میں کہہ رہا تھا!"اسنے خود کی تعریف خود ہی کی،

المیرا نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا پھر اٹھ کر بیٹھی،

اور صوفے سے نیچے زمین پر پاؤں رکھے،

اسکا چہرہ تھوڑا سنجیدہ تھا،

جیسے وہ کچھ سوچ رہی ہوں،

علی کے ماتھے پر شکنیں ابھری،

"علی ہمیں یہ ڈرامہ کب تک کرنا ہوگا!؟"

المیرا نے خالی نظروں سے علی کو دیکھا،

علی اسکی پریشانی سمجھ چکا تھا،

اسلیے اپنی جگہ سے اٹھا اور اسکے ساتھ آکر بیٹھا،

"المیرا میں نے محبت کا یہ ڈرامہ صرف اس لیے کیا ہے کہ بابا کی طرف سے تمہیں کوئی نقصان نہ ہو! اور اب وہ پہلے سے زیادہ محتاط ہونگے! کیونکہ اب وہ یہ جانتے ہیں کہ تم میری بیوی ہو، اور میرے لیے بہت اہمیت رکھتی ہو ان کی نظر میں، اسلیے اب وہ تمہیں نقصان پہنچانے سے پہلے سوچیں گے!"

اسنے ایک ہی سانس میں بات کہی، اسکے لفظ اور بات کہیں نہیں ٹوٹی،

وہ المیرا کے ساتھ بیٹھا تھا،

"اور جو نقصان تم نے مجھے پہنچایا ہے!" اسنے علی کی طرف دیکھا اسکی آنکھوں میں شکوہ تھا،

اور اس بات کا اشارہ وہی تھا کہ اسنے المیرا سے یہ بات چھپائی تھی کہ علی ایک مافیا سے تعلق رکھتا ہے،

علی نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی، اور پھر نظروں کو اس کے چہرے کی طرف سے گھما لیا،

"المیرا ہم سب کا ایک ایک اچھا سائیڈ ہوتا ہے اور ایک ڈارک سائڈ،

اچھا سائڈ وہ ہے جو دنیا دیکھتی ہے، جو ہمارا ظاہری ہوتا ہے،

اور ڈارک سائڈ وہ جس سے بس چند لوگ واقف ہوتے ہیں، ہر انسان کا اپنا راز ہوتا ہے! جو وہ وقت آنے پر بتاتا ہے!" وہ کسی غیر مرئی نقطے کو گھورتا ہوا کہہ رہا تھا،

کمرے کی کھلی کھڑکی سے خنکی ہوا کمرے میں۔ آ رہی تھی،

وہ کھڑکی ایک ہی تھی جو کھلی رہ گئی تھی،

وہاں خاموشی رہی،

دونوں طرف ہی،

پھر اتنی طویل خاموشی کے بعد علی نے دوبارہ بولنا شروع کیا جب المیرا کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو،

"اور رہی دھوکے کی بات تو المیرا میں نے تمہیں کوئی دھوکہ نہیں دیا ہے! تم میری مرضی سے میری زندگی میں نہیں آئی تھی! لائی گئی تھی پروفیسر کے کہنے پر میں نے تم سے شادی کی تھی المیرا! میں نے تمہارے ساتھ کوئی دھوکہ نہیں کیا ہے! میرا تعلق تم سے بس ایک وعدے کا ہی ہے!" یہ الفاظ تھے یا نشتر المیرا کو لگا اسکی روح زخمی ہو گئی،

یہ کیسا انداز تھا لاتعلقی بیان کرنے کا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسنے ایک لمحے میں ہی المیرا کی حقیقت کھول کر اسکے سامنے رکھ،

المیرا اسکا چہرہ دیکھنے لگی، وہ اس رشتے کو کیا سمجھ رہی تھی؟

یہ رشتہ تو محض ایک وعدہ تھا سامنے والے کے لیے، اس نے المیرا کی حیثیت دو لمحے میں بتا کر رکھ دی،

کہ وہ ایک زبردستی مسلط کیا ہوا بوجھ ہے،

المیرا کو لگا اسے سانس لینے میں مشکل ہو رہی ہے،

مگر وہ شخص کچھ غلط بھی نہیں کہہ رہا تھا،

زیادہ تو اسنے ہی سوچ لیا تھا،

جب اس کے لیے المیرا کوئی معنی نہیں رکھتی تو وہ اسکا دھیان کیوں رکھتا تھا، اسکی چھوٹی سی چھوٹی خواہش کو کیوں پورا کرتا تھا؟

المیرا نے خود کو مضبوط دیکھانے کی کوشش کی،

www.novelsclubb.com

"علی جو رشتہ بعد میں ختم ہو گا میں چاہتی تم آج ہی ختم کر دو! میں تمہیں ہر وعدے سے آزاد کر رہی ہوں آج" وہ بے تاثر چہرہ لیے علی کو دیکھنے لگی،

علی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ جواب ایسا ہو گا، وہ تو المیرا سے اسلیے ایسی بات کر رہا تھا، تاکہ وہ ناراضگی بھول کر ایک دوست کی طرح رہنے لگے پھر سے، علی کو اپنی صفائی پیش کرنا بھی نہیں آتی تھی,

علی نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا، علی کا دل اور دماغ دونوں گم ہو گئے، وہ اس نتیجے کی توقع نہیں کر رہا تھا،

"علی مجھے ابھی اسی وقت طلاق دو! آج سے تم اپنے راستے اور میں اپنے!" وہ ضبط کی انتہا پر تھا، جب المیرا نے اسے یوں کہا،

"ٹھیک ہے! طلاق لینے کے بعد کہاں جاؤں گی تم؟" کئی ساعتیں بیت جانے کے بعد علی نے سوال کیا،

جس پر المیرا گھڑی میں لگے پینڈیولم کو دیکھنے لگی جو تیزی سے دائیں اور بائیں طرف ہل رہا تھا،

حالانکہ کے اسکی سوچ ظاہری حرکت بالکل برعکس تھی،

"میں کہیں بھی چلی جاؤ نگی!" اسنے بھی سپاٹ چہرے کے ساتھ بات کہی،

www.novelsclubb.com

"رحیم کے پاس!" اسکی آواز میں جلن اور ڈر دونوں کی آمیزش تھی، اسکی بات پر المیرا نے گردن گھما کر اسے دیکھا،

"ہاں شاید! کیونکہ وہ جیسا بھی ہے مگر ایک قاتل نہیں ہے!" اسنے جیسے علی کے

منہ پر تھپڑ مارا تھا یہ کہہ کر،

علی نے دانت بھینچے اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا،

"ہم صبح بات کریں گے!" وہ اٹھا اور اپنی جگہ کی طرف ایا،

"صبح نہیں ابھی فیصلہ کرو!" وہ بھی چل کر اسکے سامنے کھڑی ہو گئی، وہ اسکا چہرہ دیکھتا گیا، اسکے زہن میں سوچیں تھیں وہ بولنا چاہتا تھا, مگر نا جانے کیوں وہ خاموش تھا،

www.novelsclubb.com

"(المیرا میں اتنا برا نہیں ہوں!)

(رحیم میں ایسا کیا ہے جو مجھ میں نہیں ہے؟)

(کیا زندگی کے کسی لمحے میں بھی تم نے میرے لیے کچھ محسوس نہیں کیا؟)

(شاید میں ہی زیادہ سوچنے لگا تھا کہ۔۔شاید۔۔شاید میری ایک خامی ان سب کے آگے کچھ نہیں ہو گی،

مگر۔۔) علی نے کچھ کڑوے گھونٹ پیے،

پھر سرد نظروں سے المیرا کو دیکھا،

"ہمیں صبح گاؤں جانا ہے! اس عورت کا پتا کرنے جو تصویر میں تھی!" وہ اسکی بات کا جواب دیے بغیر ہی بستر پر لیٹ گیا اور سرہانے چلتے لیمپ بجھا دیے جس سے کمرہ اندھیرے میں ہو گیا،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

"تم جلد صحت یاب ہو جاوں گے سلیم!،" وہ ڈرپ میں انجیکشن لگاتی ہوئی گویا ہوئی،

سلیم نے مسکرا کر اسے دیکھا،

"تم بس ایک بار سہی ہو جاو! پھر دیکھنا سب سہی ہو جایے گا،اب علی بھی المیرا کے ساتھ سہی ہو گیا ہے،

،میں نہیں کہتی تھی المیرا علی کو بدل دے گی!" اسنے سلیم۔کو بتایا،

جس پر سلیم نے آنکھیں جھپکائے اسکی بات سے اتفاق کیا،

"سلیم میری دعا ہے یہ مشکل دن جلد ختم ہو جائیں پھر ہم سب ساتھ ہونگے جیسے پہلے ہوتے تھے!" اسنے دعا کی وہ تھوڑی رنجیدہ نظر آئی،

پھر گہری سانس لیتی دوبارہ مسکراہٹ چہرے پر لے آئی،

www.novelsclubb.com

"تم کہو گے کہ میں کتنا بولتی ہوں! چلو آج کے لیے معافی سو جاؤ! کل صبح ہمیں چیک اپ کے لیے جانا ہے!" وہ یہ کہتی جانے کے لیے مڑی،

مگر سلیم نے اسکی کلائی پکڑے اسے جانے سے روکا،

شانزے کا دل دھڑکا تھا، کیونکہ یہ وہ لمس نہیں تھا جو سلیم کا ہر انداز میں ہوتا، اس میں ایک عجیب سا احساس تھا،

عجیب ہی مقناطیسی کشش تھی، شانزے پلٹی،

"مت جاؤ!" اسنے دو حرف کہے،

"شانزے نے اپنے لب دبائے، اپنی کلائی اسکی گرفت سے آزاد کی، اب وہ خود کو کسی بھی خوش فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی،

"سلیم اگر تمہیں ڈر لگ رہا ہے تو ٹھیک ہے میں آج یہی بیٹھ جاتی ہوں جب تم سو جاؤ گے تو چلی جاؤ نگی" وہ وہیں کرسی پر بیٹھ گئی،

مگر اسکی آنکھیں نیند میں ڈوبی تھیں، مگر وہ سلیم۔ کو تنہا نہیں چھوڑ سکتی تھی، مگر ہاں اسکا مطلب یہ بھی نہیں تھا اکہ وہ دوبارہ کسی بھی قسم کی خوش فہمی پال لے،

وہ دوبارہ اسے دن بھر کی باتیں سنانے لگی، مگر اسکی کلائی میں اب بھی وہ لمس کی شدت باقی تھی، جو ناچاہتے ہوئے بھی اسکا ذہن اس طرف مبذول کر رہی تھی،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

••••»»»»»»

"یہ رات کہیں نئے جزبات جڑنے کی تھی تو کہیں ٹوٹ جانے کی،

اور کہیں پرانے زخم اکھیڑ دینے کی،

یہ کمرہ قھرمان کا تھا جس کے ہاتھ میں ایک دوپٹہ تھا،

اب اسکے پاس سوائے اس کے کوئی نشانی نہیں بچی تھی کہ یہ دوپٹہ اسکی آخری نشانی تھا،

اسکی حیا کی،

جو خالد بے کی بیٹی تھی،

اسنے زندگی میں پہلی بار محبت کی تھی،

اور وہ بھی اس سے،

اس نے اپنی آنکھوں۔سے اس دوپٹے کو لگایا اور رو دیا،

یہ تین زندگیوں کے مناظر تھے جن کی کیفیات اور احساسات بالکل مختلف تھے،

ایک علی تھا، جو کروٹ کے بل لیٹا گھٹ رہا تھا! اپنے عشق آتش میں،

"ایک سلیم تھا جو اپنے دل میں نئے جزباتوں کو خوش آمدید کہہ رہا تھا

اور ایک قھرمان تھا جو اپنی گزری ہوئی داستان پر صرف آنسو بہا رہا تھا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

یہ ایک خوشگوار صبح تھی، لندن کی فضاؤں میں،

خنساء اپنی کرسی پر براجمان رپورٹس چیک کر رہی تھی،

جو اسکی ایک پیشنٹ کی تھی، جب اس کانچ کے دروازے پر دستک ہوئی جیسے سامنے کھڑے شخص نے اندر آنے کی اجازت مانگی ہو،

وہ رپورٹس پر یونہی جھکی ہوئی بال پین کو دانتوں میں دبائے کچھ سوچنے میں مگن تھی،

اسنے گردن اٹھا کر دیکھنے کی زحمت نہیں کی،

بس یونہی اندر آنے کا کہہ دیا،

اسکی سوچ میں تھا کہ پیون ہو گا، کیونکہ اس وقت چائے لیکر وہی آتا ہے،

مگر اسنے جب گل رعنا کی آواز سنی تو گردن اٹھا کر اسے دیکھا،

جو کاندھے پر لٹکتے بیگ کو درست کرتی اب اسکی ٹیبل کے قریب کھڑی تھی،

خنساء نے فائلز کو بند کیا پھر کاندھے آچکا کر دھیمی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے پلٹ کرانے کی وجہ دریافت کی،

"گل رعنا! آپکی دادی کی رپورٹس ہی دیکھ رہی تھی میں!" اسنے اپنے سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، وہ اسے اپنے سامنے بیٹھنے کا کہہ رہی تھی،

گل رعنا جو پینٹ اور شرٹ میں ملبوس تھی اسکے اشارہ کرنے پر اسکے سامنے ہی بیٹھ گئی،

خنساء نے اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پر جمائے،

"معاف کیجئے ڈاکٹر خنساء مگر میں اپنی انگھوٹی

شاید یہاں بھول گئی ہوں!" گل رعنا نے کوئی بھی دوسری بات کیے بغیر ہی واپس آنے کی وجہ بتائی،

www.novelsclubb.com

اسے لگا وہ کچھ اہم کام سے آئی ہو گی،

مگر وہ ایک معمولی انگھوٹی کے لیے واپس لوٹی تھی

خنساء کے لیے یہ بات کافی تعجب والی تھی،

خنساء نے اپنی کرسی پیچھے کرتے ہوئے جھک کر ایک دراز سے اسکی انگھوٹی نکال کر

ٹیبل پر رکھی،

گل رعنا کا چہرہ ایک اطمینان بھری مسکراہٹ سے سمٹ گیا،

اور اسنے جلد ہی وہ انگھوٹی اپنی انگلی میں پہن لی،

خنساء نے گھڑی کو دیکھا پھر اس انگھوٹی کو،

وہ گل رعنا کو بہت پہلے سے جانتی تھی،

تقریباً چار پانچ سالوں سے،

مگر ایسی عجیب حرکتیں اسنے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھی،

خنسا نے کچھ بھی بولنے کی بجائے دوسری بات کی،

"تمہاری دادی بتا رہی تھیں، تمہاری مام استنبول سے یہاں آ رہی ہیں!" اسنے گل رعنا سے پوچھا جو اپنی انگھوٹی تکنے میں مصروف تھی،

جب خنسا کی بات نے اسکے سوچنے کا تسلسل توڑا،

وہ انہیں دیکھنے لگی،

گل رعنا نے چہرے کا زاویہ بگاڑتے ہوئے خنسا کی طرف کر دیکھ کر پھر نظریں پھیر لیں،

"وہ سجیلہ ابراہیم ہیں! میری مام نہیں ہیں ڈاکٹر!" اسنے تیوری چڑھائے خفگی سے کہا،

خنسا نے بھی غلطی سدھارتے ہوئے کاندھے اچکا یے،

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے! سجیلہ ابراہیم!" اسنے سرینڈر کرتے ہوئے اپنی بات کی تصیح کی،

وہ جانتی تھی کہ وہ اپنی اسٹیپ مام کو بالکل پسند نہیں کرتی، حالانکہ انہوں نے اسکے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا،

مگر وہ سمجھتی تھی کہ جہاں وہ ہیں وہاں اسکی ماں کا حق تھا،

اسلیے وہ ان کو اپنی مام کا درجہ نہیں دیتی،

"وہ کس کام سے آرہی ہیں ویسے ؟"خنسا نے دلچسپی ظاہر کی،۔

"نہیں وہ اب نہیں آرہی ! ڈیڈ کی کال آئی تھی وہ دونوں میدیات جارہے ہیں ! "

گل رعنا کو اس بات میں کوئی دلچسپی نہیں تھی،۔

اسلیے وہ ادھر ادھر نظریں کیے کہہ رہی تھی،

میدیات کے نام پر خنسا اپنی جگہ جم گئی،

اور یک ٹک اسے دیکھنے لگی،

"وہ میدیات کس لیے جارہے ہیں ! "خنسا نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ پوچھا،

اسکے دل کی دھڑکن بہت تیز تھی اس وقت،

"او نہوں خنساء آپ کو کب سے اتنی دلچسپی ہورہی ہے سجیلہ ابراہیم میں ! "گل

www.novelsclubb.com

رعنا اسکے جوق در جوق سوال کرنے پر اکتا گئی،

اور جھنجھلاہٹ سے کاندھے اچکا ئے،

خنسا تھوڑی کھسیانی ہوئی،

پھر تھوڑا پیچھے ہوئی،اسکا دل ابھی بھی بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا،

چہرے پر پسینے کی ننھی بوندیں تھیں،

"آج سے پانچ سال پہلے سپیشل فورسز جب منگوائی گئی تھی تب ابراہیم اسکو لیڈ کر رہا تھا،

اور یہ فورسز صرف مافیا وار کو ختم کرنے کے لیے میدان میں اتری تھیں،

اور بہت سے مافیا کے کارندے پکڑے گئے تھے،اس میں بڑے بڑے نام نکل کر آئے تھے سامنے،

مگر اس وقت یماش پاشا قسمت سے بچ نکلے تھے،

مگر اب،

اب وہ کس کام۔سے میدیات جارہے ہیں خنسا کو سوچ کر ہی پیٹ میں گرہیں پڑیں!

وہ لمبے لمبے سانس بھرنے لگی،

مگر اسکی حالت اچانک ملنے والی خبر کی وجہ سے خراب ہورہی تھی،۔

اسے پھر سے وہی اٹیک پڑا تھا،

اسکا پورا جسم کانپنے لگا،

آج سے پانچ سال پہلے جب وہ شدید ڈپریشن میں گئی تھی تب اسے ایسے اٹیک پڑتے تھے،

www.novelsclubb.com

ناجانے ماضی کی ایسی کونسی بات تھی جس نے اسکی حالت یوں کردی تھی،

اسنے کانپتے ہاتھوں سے بوتل کے ڈھکن کو کھولنا چاہا مگر پانی سارا گر گیا،

گل رعنا اسکے چہرے پر آتی اس پیلاہٹ کو دیکھ کر ششدر تھی،

وہ اس کے پاس ائی،

"ڈاکٹر خنساء؟"

وہ اسکی کرسی کے پاس ہی کھڑی ہو گئی،

اسے پینک اٹیک ہوا تھا،

"وہ مر جائے گا!"

"اسے وہ لوگ مار دینگے"

"میری عائشہ،" کانپتے لبوں کے ساتھ وہ کہہ رہی تھی، مگر اتنی پست آواز میں کے اسکے کانوں تک بھی آواز بامشکل پہنچ پا رہی تھی

www.novelsclubb.com

ناجانے کون مر جائے گا،

"ڈاکٹر خنساء آہستگی سے سانس کھینچے!"

وہ ان کے بازوں کو پکڑتی ہوئی اسکی پیٹ آہستہ آہستہ سہلا رہی تھی،

اسنے واٹر بوتل سے چند گھونٹ پانی پلایا،

پانچ منٹ بعد اسکی حالت تھوڑی ٹھیک ہوئی،

مگر اسکے لب اب بھی کانپ رہے تھے،

"میں ٹھیک ہو گل رعنا!" اسنے تشکر آمیز لہجہ اپنایا،

"آپ ٹھیک نہیں لگ رہی ہیں ڈاکٹر خنساء! آپ کو آج آرام کرنا چاہیے!" اسنے صلاح دی مگر وہ اس بات کو ہوا میں اڑا گئی،

"میں ٹھیک مجھے کچھ وقت کے لیے اکیلا چھوڑ دو!" وہ دونوں ہاتھوں کو سر پر رکھے نہایت روکھے انداز میں گویا ہوئی،

یہ خنسا کا انداز نہیں تھا،

مگر ابھی وہ خنسا نہیں تھی،

وہ حیا قھرمان پاشا کی حیثیت سے سوچ رہی تھی،

گل رعنا نے لب بھینچے اور اسے دیکھا،

جو اسے باہر کا راستہ دکھا رہی تھی،

پھر کاندھے اچکا ئے باہر نکل گئی،

وہ نیچے پہنچی تو فرحت اسکی منتظر تھی،

"معاف کرنا تھوڑی دیر ہو گئی!" گل رعنا نے معافی مانگی،

جس پر فرحت نے اسکے ساتھ قدم لیے،

کیونکہ وہ رکی نہیں تھی،

www.novelsclubb.com

"تھوڑی نہیں بہت دیر، میں پچھلے پندرہ منٹ سے انتظار کر رہی ہو!" وہ حبشی لڑکی نے منہ بنا کر اسے اپنی گھڑی دکھائی،

جو اس نے اپنے ہاتھ کی کلائی میں باندھی ہوئی تھی،

"اسکو چھوڑو، میری قسمت کہ میری انگھوٹی مجھے مل گئی!"

"تمہیں معلوم ہے، مجھے اس انگھوٹی نے بہت کچھ دیا ہے"

وہ اپنی لو میں بولتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی، اور فرحت اسکے ساتھ ساتھ قدم بڑھا رہی تھی،

اسے گل رعنا کی باتیں سمجھ نہیں آتی تھیں،

مگر وہ اسے روکتی بھی نہیں تھی،

اسے معلوم تھا، اسکا عقیدہ اس معمولی سی انگھوٹی کو لیکر کافی حد تک بڑھ گیا ہے،

اب اسکی زندگی میں کوئی خیر بھی ہوتی ہے تو وہ اسے اس انگوٹھی سے جوڑ دیتی ہے،

www.novelsclubb.com

فرحت دو پل کے لیے رکی،

"گل رعنا تمہیں نہیں لگتا تم کچھ زیادہ ہی عقیدہ رکھنے لگی ہو!" اسنے دبی دبی آواز میں اس سے کہا،

وہ شاید اسے احساس دلانے کی کوشش کر رہی تھی،

"کیا مطلب!" ماتھے پر بل ڈالے وہ دونوں وہیں رک گئے،

فرحت تھوڑی بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی،

"گل رعنا دیکھو میرا مقصد تمہیں بس یہ بتانا ہے کہ اللہ اور بندے کا تعلق الف کی طرح ہوتا ہے! جیسے الف ہوتا ہے بالکل ایسے سیدھا!"

وہ کچھ دیر رکی، اور پھر گل رعنا کے تاثرات دیکھے،

جہاں صرف استفامیہ انداز تھا،

پھر اسنے اپنی بات مکمل کرنا چاہی،

"اس کے کونے پر اللہ ہے اور دوسرے پر بندہ، یہ بالکل سیدھا ہے، اگر تم اس رشتے میں کوئی تیسری چیز شامل کرلو گی تو یہ رشتہ تم بھول جاؤ گی!"

وہ رسانیت سے کہہ رہی تھی،۔اسکا انداز سمجھانے والا تھا،

وہ اسکے کسی فعال پر تنقید کر کے اسے جھنمی ہونے کا سرٹیفکیٹ نہیں دے رہی

www.novelsclubb.com

تھی،

بلکہ علمی دلائل سے بات کر کے اسے وہ یہ سمجھانا چاہ رہی تھی،

"اور اگر تم اللہ کو بھول گئی تو تم اپنا وجود اور وہ مقصد بھی بھول جاو گی،" اسکی یہ بات گل رعنا کے جسم پر عجیب سی کیفیت طاری کر گئی،

"کیا تم یہ کہہ رہی ہو کہ میں شرک کرتی ہو؟" وہ کھوکھلی آواز میں بولی، وہ جیسے ان باتوں کا مفہوم سمجھ گئی تھی،

اسکے سوال پر فرحت نے طویل خاموشی اختیار کی،

پھر اسے لیے ایک بینچ پر بیٹھ گئی،

جو ہسپتال کے باہر لگے ہوئے تھے،

"دیکھو گل رعنا! جب میں چھوٹی تھی تب میرے دادا ابو نے مجھے ایک بات

سمجھائی تھی!"اسنے بتانا شروع کیا،

"مجھے یاد ہے میں اس وقت کوئی پندرہ سال کی ہونگی،جب ایک دن میں نے دیکھا ہمارے محلے کی ایک آنٹی امی کے پاس آئیں ہیں اور انہیں کسی کی پریشانی کا حل بتاتے ہوئے انہیں ایک کڑا دیا اور بہت ساری نا جانے کیسی باتیں ان سے کہیں، میں کھڑکی سے چھپ کر انہیں دیکھ رہی تھی، گل رعنا تم جانتی ہو ان دنوں ہمارے گھر میں فاقے چل رہے تھے,"فرحت کی آنکھیں نم ہوئیں،

اسنے بات کرنا پھر سے روک دی،تاکہ اسکی آواز میں لڑکھڑاہٹ واضح نہ ہو، پھر خود پر قابو رکھتے ہوئے آگے بولنا شروع۔کیا،

"میں بھاگتے ہوئے دادا ابو کے پاس گئی،اور ان کو بتایا کہ ہمارے پاس ایک جادوئی کڑا آیا ہے جو ہماری ساری مشکل پریشانی دور کر دے گا!اور ہمیں خیر اور عافیت والی

زندگی دیگا!

"اس دن دادا نے مجھ سے سوال کیا کہ یہ بتاؤ اگر وہ کڑا ٹوٹ جائے تو کیا وہ خود بخود جڑ جائے گا؟"

فرحت نے اپنے آنسو پونچھے، پھر دھیمے سے مسکرائی،

"میں اس دن لاجواب ہو گئی، میں نے وہی جواب دیا جو سب دینگے اگر تم سے پوچھوں تو تم بھی کہ نہیں وہ خود نہیں جڑے گا،

تب میرے دادا ابو نے کہا مجھے جو چیز اپنی مدد آپ نہیں کر سکتی، وہ تمہاری پریشانیوں کو دکھو کو کیسے دور کر دے گی!"

www.novelsclubb.com

اور مجھے اس دن احساس ہوا کہ ہم اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے کیا کیا کر لیتے ہیں!"

"گل رعنا اس دن میرے دادا ابو نے مجھے سمجھایا، اگر ہم سوائے اللہ کی زات کے کسی بھی چیز کے لیے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ ہماری مشکلات کو دور کر دے گا، اور ہمیں چیزیں عطا کرے گا، ہمیں نفع دے گا غیبی طور پر اور ہمیں آفتوں سے بچائے گا تو یہ شرک ہے! مدد کرنے والا مشکل کشا حاجت روا صرف ایک ہی زات ہے وہ پاک پروردگار کی ہے!" وہ اس دن ایک کنوئیں میں گر جاتی اگر اسے روکا نہ جاتا،

"

آج وہ ایک اپنی دوست کو اس چیز سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی،

"ہم مانتے تو ہے اللہ وحدہ لاشریک ہے مگر اس بات کو سمجھتے کتنا ہے!"

"اس انگھوٹی نے تمہارے زہن میں ایک چیز یہ بھر دی ہے کہ یہ اگر تمہارے ساتھ ہو گی تو تم محفوظ ہو گی! حالانکہ ایسا نہیں ہے!"

"کتنا پیارا ہے ہمارا رب، وہ کہتا ہے کسی دوسرے کے در نہ جاؤں میرے پاس آؤ مگر ہم کدھر جا رہے ہیں!" فرحت نے گردن جھکالی،

اسکی آنکھوں میں آنسو تھے،

وہ ان آنسوؤں کو گل رعنا پر دکھانا نہیں چاہتی تھی،

www.novelsclubb.com

یقیناً شرک وہ گناہ ہے جس کی کوئی معافی نہیں ہے،

ہمارے اطراف میں بھی اکثر ہم جن چیزوں کو معمولی سمجھ رہے ہوتے ہیں اکثر وہ بہت عظیم گناہوں میں شمار ہوتی ہیں،

قرآن میں جگہ جگہ شرک سے منع کیا گیا ہے،

مگر ہم نے طریقے نکال لیے ہیں،

الگ الگ سے، کوئی انگھوٹیوں سے لو لگائے ہوئے ہے کوئی کڑے کوئی دھاگے، مگر

حقیقت یہی ہے سوائے اللہ کہ کوئی مدد گار نہیں ہے،

اللہ تک پہنچنے کا راستہ یہ نہیں ہے، وہ راستہ۔ تو صاف ہے، نماز،

مگر یہ بے مطلب کی باتوں میں پڑ کر ہم مقصد عظیم کو بھول گئے ہیں،

گل رعنا نے پہلے اس کالی انگھوٹی کو دیکھا جو اسکو ایک عورت نے دی تھی، عقیدہ بتا

کر،

پھر گہری سانس لی،

آج گل رعنا ابراہیم آزاد تھی،

وہ کچھ کہے بغیر ہی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی،

پھر ایک ڈسٹبن میں اس انگھوٹی کو پھینک دیا دور جاتے ہی،

یقیناً اللہ کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے!

وہ لب میں بڑبڑاتی ہوئی آگے بڑھتی گئی،

اسکے جسم پر عجیب کیفیت طاری تھی،

وہ اتنے سال تک کیا کرتی آئی تھی،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»••••••

••••»»»»»»

"سبینہ پھوپھو! ہاشم کہاں ہے؟" فون پر ساحل کی آواز گونجی،

سبینہ اس وقت لائبریری میں تھی، اسکی آواز میں موجود بے چینی بھانپ کر

سامنے رکھی کتاب کو بند کرتے ہوئے چشمے کو ناک سے ہٹایا،

اور مکمل اسکی طرف متوجہ ہوئی،

"وہ علین یہاں استنبول آئی ہوئی ہے تو دونوں باپ بیٹی اناطولیہ گئے ہیں!" سبینہ

تھوڑی غیر آرام نظر۔ائی،

"پھو پھو مجھے یقین نہیں ہو رہا ایسا ہو سکتا ہے!"

ساحل کی مضطرب اور حیرانی سی ملی جلی آواز جب سبینہ کی سماعتوں سے ٹکرائی تو

سبینہ کے تاثرات مزید بگڑ گئے،

اور سبز آنکھوں میں ہیجان و خوف کے تاثرات منڈلانے لگے،

جیسے وہ جان چکی ہو کچھ برا ہونے والا تھا،

"ساحل کیا تم مجھے سیدھی بات بتا سکتے ہو؟" وہ غصے سے پوچھنے لگی

سامنے سے چند لمحے خاموشی کے رہے،

"ہاشم بہت بڑی گیم کھیل رہا ہے، اس دن ہسپتال میں ہونے والا حملہ جو سلیم پر ہوا

تھا وہ ہاشم نے کروایا تھا!،

اور لندن میں ہونے والا حملہ جو علی پر ہوا تھا اس کے پیچھے بھی وہیں ہیں، وہ بہت

پہلے سے انہیں فالو کر رہے ہیں، چاہے قھرمان بھائی ہو سلیم۔ ہو یا علی"

"اسکے الفاظ بم کی طرح اسکے سماعت پر پھوٹے،

وہ جانتی تھی ہاشم کچھ کھیل کھیل رہا ہے، مگر یہ سن کر وہ مزید ششدر رہ گئی کہ وہ

بچوں کو بھی اس انتقام میں شامل کر رہا ہے،

حالانکہ صرف یماش پاشا کو پکڑنا ہی مقصد ہے،

"تمہیں پورا یقین ہے؟" اسنے ایک بار پھر تسلی چاہی،

"ہاں پھوپھو، ہاشم اس وقت میدیات میں ہے اسنے جھوٹ بولا ہے آپ سے!" یہ

ایک اور نیا انکشاف تھا،

اسنے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا،

"ساحل! تم پوری کوشش کرو کہ ان تینوں بچوں میں سے کسی کی جان نہ جائے!

میں یہاں کچھ کرتی ہو،"۔اسنے آگے کی بات سنے بغیر ہی فون کاٹ دیا،

پھر سرد ہنکارا بھرا،

اسنے ہاشم کو اپنے پلان میں شامل کر کے سب سے بڑی غلطی کر دی تھی،

وہ ان تین معصوم بچوں کی جان کے پیچھے بھی لگ گیا،

"اللہ کرے تمہاری جھوٹی اصلیت سب کے سامنے کھل جائے!"اسکا لمحے بھر کا سکوں اب غارت ہو چکا تھا،

اسے ابھی ہی میدیات جانا تھا،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

••••»»»»»»

"ہم حسن کیف کے لیے نکل رہے ہیں ساحل علی نہانے گیا ہے، ہم کچھ دیر بعد ہی اس علاقے میں ہونگے!"

وہ کال پر بات کر رہی تھی،

جب ایک دم سے علی وہاں نازل ہوا،

"کس سے بات کر رہی ہو؟" اسکے بال گیلے اور بے ترتیب تھے، جسم بھی یونہی گیلا ہو رہا تھا،

اسکی اچانک آواز پر المیرا اچھلی کہ ہاتھ سے فون ہوا میں گیا،

اور وہ برق رفتاری سے پلٹ گئی،

جہاں علی کالی شرٹ اور کالی پینٹ پہنے ہوئے تھا اپر سے لیدر کی جیکٹ پہن رکھی تھی،

www.novelsclubb.com

"ک کسی سے نہیں!" اسکی زبان شروع میں لڑکھڑائی پھر جلد خود کو کمپوز کرتی اپنی اسی حالت میں آئی

"فون زمیں پر گرا تھا، اسکے اٹھانے سے پہلے علی نے فون اٹھا لیا،

"جھوٹ مت کہو کس سے بات کر رہی تھی؟" اسکا انداز مزاحیہ تھا،

مگر المیرا ڈری ہوئی تھی,

علی کے تو ذہن و گمان میں بھی نہیں تھا کہ المیرا کیا کر رہی ہے،

"علی میرے فون کو واپس کرو!" وہ خفیف لہجے میں کہنے لگی،

"یہ لو!" اسنے فون کو اوپر کر کے اسے مزید تنگ کرنا چاہا مگر وہ بھول گیا تھا اب ان کے درمیان ایسے کسی مزاق کی گنجائش نہیں بچی ہے

"علی!" اسنے اچک کر فون تک اپنا ہاتھ پہنچانا چاہا،

مگر وہ پیچھے ہوتا گیا،

www.novelsclubb.com

المیرا جھنجھلاہٹ میں تھی،

"کیا علی میں کہہ رہا ہوں لے لو فون اپنا!" وہ یونہی ہاتھ اوپر کیے ڈھیٹ بن کر کہنے لگا،

المیرا کا قد چھوٹا تھا علی کے مقابلے اسلیے وہ اس فون تک نہیں پہنچ پا رہی تھی،

"علی!!"اسنے غصے سے دانت بھینچے اور اسکے قریب ائی،

اب وہ اسکے پاؤں پر اپنے پیروں کو رکھ کر فون تک پہنچنا چاہتی تھی،

اسکے بال بکھرے کمر پر جھول رہے تھے،

علی پہلی بار اسے اتنے قریب سے دیکھ رہا تھا،

اسکی ہارٹ بیٹ مس ہوئی،

"علی تم مجھے غصہ دلا رہے ہو!"وہ دبی آواز میں غرائی،وہ ابھی بھی اپنے فون کے حصول کے لیے کوشش کر رہی تھی،

جو علی کے ہاتھ میں تھا،اسے بس اس بات کا ڈر تھا کہیں علی ساحل کے نمبر کو نہ دیکھ لے،

وہ مبہوت سا اسے دیکھنے لگا،

اسکی نظر المیرا کے گال پر موجود سیاہ تل پر اٹک گئی،جو دائیں طرف تھا گال کے،

www.novelsclubb.com

اسنے المیرا کے چہرے پر آتی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑسا، جو اس خوبصورت تل کو چھپا رہی تھیں، المیرا اپنے چہرے پر اسکی انگلیوں کے لمس کو محسوس کرتی گھبرائی،

"یہ لٹیں تمہارے چہرے پر جب آتیں ہیں، تو یو لگتا ہے جیسے تمہیں بہت پریشان کر رہی ہوں!" وہ دھیمی اور بھاری آواز میں کہتا محبت سے اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا،

المیرا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑنے لگی،

اسکے بالوں سے بوند بوند ٹپکتا پانی المیرا کے گالوں سے چھو کر گزر رہا تھا،

علی کو اپنے کاندھے میں درد محسوس ہوا تو خود ہی اسکا وہ ہاتھ نیچے کی طرف جھکا، جو چند ساعتوں پہلے ہوا میں تھا،

المیرا نے موقع کا فایدہ اٹھا کر فون اسکے ہاتھ سے چھینا، پھر اسکے سینے پر ہاتھ رکھتی دور دھکیل گئی،

"مجھ سے دور رہو تم سمجھے !"شہادت کی انگلی دیکھائے اسے دھمکایا, پھر فون اپنے پرس میں رکھ دیا،

علی مسکرایا پھر کاندھے اچکایے، وہ آگے تھی اور علی اسکے پیچھے،

وہ دونوں ایک حسین جوڑے جیسے تھے،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

••••»»»»»»

"ابراہیم صاحب میں اور میری بیٹی ماردن پہنچ چکے ہیں !اور خوش قسمتی یہی ہے کہ اس پلان کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا!"ہاشم اس وقت ایک چٹان پر کھڑا فون کان سے لگائے محو گفتگو تھا،

وہ یہاں سے میدیات جانے کا ارادہ رکھتا تھا، شاید اب جو جنگ پیٹ پیچھے سے کئی سالوں سے چلتی آرہی تھی، اسکا آمنے سامنے آجانا ہی بہتر تھا،

"میں جلد وہاں پہنچ جاؤنگا،اور سجیلہ کو بھی ساتھ لا رہا ہوں میں اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو!"ابراہیم کی سامنے سے آواز گونجی تو لمحے بھر کے لیے ہاشم خاموش ہوا

"مجھے کیا اعتراض ہو گا بھلا،ابراہیم میں آپ سے بعد میں بات کرونگا!"یہ کہتے ہوئے اسنے دوسری بات سنے بغیر ہی فون رکھ دیا،

"میں نے اس انتقام کے لیے بہت بڑی قیمت چکائی ہے،آج سالوں بعد میں اس انتقام کو حاصل کرونگا اور خدا کی قسم یماش پاشا تیری نسل اس دنیا سے ختم کر دونگا!

"وہ اس پتھریلی چٹانوں میں سے ایک پر پاؤں لٹکائے بیٹھا،

وہ اس وقت کافی بلندی پر تھا،

یہ گلیوں سے پھر سے ماضی کی یادوں سے اس کے گرد احاطہ کر لیا،

ماضی!

"ہیلو سفیان، تم کہاں ہوں؟...."ایک آواز گونجی،

"میں اس حویلی میں نہیں آنا چاہتا ہاشم!"سفیان نے بیزاری دیکھائی،

وہ اس وقت اپنے اسی لکڑی والے گھر میں تھا،

"سفیان یماش پاشا کو دانیال (سبینہ کا بھائی) نے گولی ماردی ہے!"ہاشم نے

مصنوعی انداز میں روتے ہوئے کہا،

یک دم سفیان پاشا کا دماغ بھونچکے سے اڑا،

"ہیلو ہاشم؟"

"کہاں ہیں بھائی؟"

www.novelsclubb.com

"ہاشم؟؟؟" سامنے سے کال کاٹی جا چکی تھی، سفیان نے فون دیکھا،

پھر قدرے یاسیت سے ہنکارا بھرا،

پھر حویلی میں فون لگایا،

بیل جاتی رہی مگر حویلی کے نمبر پر کسی نے فون نہیں اٹھایا،

اسنے یماش پاشا کے نمبر زپر کئی کالز کی مگر کوئی جواب نہیں آیا،

آخر کاندھے ڈھلکائے،

اندر سے علی کو لیا، اور پھر گاڑی میں بٹھاتا ہوا باہر گاڑی کی طرف ایا،

بارش نے برسنے کی ٹھانی تھی اسلیے بادل آسمان میں جمع ہو گئے،

اور پھر ساری کہانی یہاں سے شروع ہوئی،

دوسری طرف...!

"مجھے نہیں لگتا دانیال کہ ہم تمہارے باپ کا بدلہ لینگے!" اب ہاشم اسے اپنی باتوں

میں پھانسنے آیا تھا،

اسکی ایک خوبی تھی وہ اپنی باتوں پر قائل آرام سے کر لیا کرتا،

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سبینہ آپا کہتی ہے کیس میں بہت بہتری آئی ہے!" وہ کھانا کھا رہا تھا، یک دم لقمہ چھوڑ کر اٹھا،

وہ ایک بیس بائیس سال کا نوجوان تھا، سبینہ کی طرح نقوش تھے اور تھا بھی خوبصورت،

دانیال ساحل کا باپ،

جس کو یماش پاشا نے بدلہ لینے کے لیے مار دیا تھا،

"چچ دانیال تم مرد ہو! کیا تم اسکی چالاکی سمجھ نہیں پا رہے؟ میں اسکا شوہر ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ سبینہ کا دل اب بھی یماش پاشا کی طرف سے موم ہے اور کیوں

www.novelsclubb.com

نہ ہو اسکا سابقہ شوہر اور پہلی محبت جو ٹھہرا،" وہ نرمی سے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا کہہ رہا تھا،

"آپا ایسی نہیں ہیں! ورنہ وہ اسکے لیے دن رات محنت نہ کرتیں ثبوت اکٹھا کرنے میں!" وہ اب بھی انکاری تھا،

"دانیال میرے بھائی! تم نہیں جانتے، عورت کبھی اپنا پہلا عشق نہیں بھولتی، تبھی اسنے سفیان پاشا کی بیوی کو اپنے گھر رکھا تھا، دو مہینے! آخر اپنے باپ کے قاتل کی بھاوج پر اتنی مہربانیاں کیوں اخر؟"

دانیال کے ماتھے پر ایک ساتھ کئی بل نمودار ہوئے،

"کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں؟؟" دانیال نے بھونیں اچکائی،

"میں جانتا ہوں دانیال! اسلیے چاہتا ہوں کہ اپنے مظلوم باپ کا بدلہ لو!" اسنے بندوق اٹھا کر دانیال کے ہاتھ میں رکھی،

ساتھ میں تائید کی،

ایک لمحے کے لیے وہ لرز اٹھا،

"یہ میں نہیں کر سکتا!" وہ دونوں ہاتھ اٹھائے پیچھے ہوا،

ہاشم نے لب بھینچے،

"تم جانتے ہوں نہ تمہاری انہی آنکھوں کے سامنے اسنے گولی ماری تھی تمہارے باپ کو وہ بھی یہاں یہاں ماتھے پر؟؟" یک دم وہ سنجیدہ نظر آنے لگا، اور دانیال کے ماتھے پر ہاتھ رکھتا ہوا اسے جھنجھوڑتا ہوا گویا ہوا،

اسکی آواز ایسی تھی گویا سوتے ہوئے گیڈر وں میں بھی جان بھر دے، اور وہ شیر سے لڑنے جا پہنچے،

مگر دانیال نے کچھ جواب نہ دیا

"میں سمجھا تھا تم مرد ہو گے دانیال مگر تف ہے تم پر!" وہ یوں کہتا مڑا،

اور آہستگی سے قدم باہر کی جانب بڑھائے،

اور جاتے وقت بندوق اسکے سامنے ٹیبل پر ہی رکھ دی، ہ

دانیال نے بندوق دیکھی،

"یماش پاشا کی جان اسکا بھائی ہے سفیان ہے! اگر تمہیں یماش پاشا کو جھکانا ہے تو

سفیان پر حملہ کرو!" وہ یقیناً ڈر جائے اور پھر خود ہی اعتراف جرم کر لے گا!"

جاتے وقت اس نے ایک بات اسکے کانوں میں ڈال دی،

وہ جانتا تھا، اسکے بعد وہ شراب پیئے گا، ان باتوں کو بھلانے کے لیے،

اور اسنے کیا بھی یہی،

بندوق کو دیکھتا ہوا وہ بار بار اپنی پاکٹ میں رکھی ایک چھوٹی شراب کی بوتل سے

شراب پینے لگا،

(شراب پینا حرام ہے)

اسکے ذہن کے پردوں پر اپنے باپ کے ساتھ بتائے سارے پل گھومنے لگے،،

وہ اس واقعے کے بعد نفسیاتی مریض بن گیا تھا، یک دم اسکے ذہن پر ایک جنون سوار

ہوا،

"میرے باپ کا قتل ضائع نہیں ہوگا!"

"میں بدلہ لونگا!"

www.novelsclubb.com

اسنے کپکپاتے ہوئے ہاتھوں سے بندوق اٹھائی،

اور دروازے سے باہر نکل گیا،

اسکی پشت دیکھتے ہوئے ہاشم نے زہریلی مسکراہٹ پھینکی اور اسکے پیچھے چلا گیا،

"سفیان کی کالز؟؟" یماش پاشا نے جب فون پر سفیان کی اتنی کالز دیکھی تو

مضطرب نظر آئے،

انہیں کچھ برا ہو جانے کا احساس شدت سے ہوا،

اسلیے اسکے اس لکڑی کے بنائے ہوئے گھر کی طرف بڑھے،

وہ نہیں جانتے تھے آج واپسی وہ سفیان کا لاش لائے گا,

"تمہارے بھائی نے میرے باپ کو مار دیا!!" اسنے سفیان کی گاڑی کے سامنے اپنی

گاڑی لائے اسے روک دیا،

وہ حویلی سے چند فاصلے دور ہی تھے،

جب یہ واقعہ ہوا،

سفیان گاڑی سے باہر نکلا، جبکہ علی ابھی گاڑی میں ہی تھا،

"دانیال تم ہوش میں نہیں لگ رہے ہو!" اسنے دانیال کی حالت دیکھی تو جواباً کہا،

"تمہارے بھائی نے سب برباد کر دیا، سب برباد کر دیا!" وہ اس وقت شدید قسم کے غصے کی حالت میں تھا وہ نہیں جانتا تھا وہ اس وقت کیا کر رہا ہے,

"دانیال ہم کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں تم اس وقت اس حالت میں نہیں ہو!"

سفیان نے بات کرنا چاہی،

مگر دانیال نے بندوق کا نشانہ سفیان کی طرف کیا،

وہ گھبرا گیا،

اور دونوں ہاتھ کو اوپر کی طرف کر دیا،

"میں آج انصاف کرونگا! تمہیں ماروں گا تاکہ تمہارا بھائی وہی ازیت محسوس کرے!

"وہ اٹک اٹک کر تمام جملے ادا کر رہا تھا،

سفیان نے گھبرائی آنکھوں سے اس بندوق کو دیکھا پھر شدید غصے میں مبتلا دانیال کو،

"دانیال مجھے ابھی نہیں مارنا میرا علی ابھی بہت چھوٹا ہے! میں اسے یتیمی جیسا روگ نہیں دے سکتا!" اسکی آواز میں عجیب التجا تھی،

وہ ایک باپ تھا اور اس وقت بھی اسنے بس علی کے بارے میں سوچا صرف اپنی اولاد کے بارے،

باپ سے اولاد کا رشتہ بھی کیا ہوتا ہے،

ایک ایسا شخص جو اوپر سے سخت ہو، اندر سے بالکل نرم،

خاموشی سے قربانیاں دینے والا اور کبھی نہ جتانے والا،

وہ صرف باپ ہی ہوتا ہے،

"تمہیں مرنا ہو گا سفیان!"

"تمہیں مرنا ہوگا" یہ کہہ کر اسنے بندوق کی گولیاں اس میں اتار دیں،

وہ کسی ایسے شخص کی طرح زمین پر گرا جو جینے کی خواہش رکھتا ہو جو جینا چاہتا ہو مگر

اس سے یہ حق چھین لیا جائے،

چند لمحوں بعد علی گاڑی کا دروازا کھول کر نیچے آیا، وہ پانچ سال کا علی تھا، جو ننھے

قدموں کو اٹھاتا ہوا اب سفیان کی لاش کے سامنے تھا،

"بابا؟؟" وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا،

"بابا اپنی آنکھیں کھولیں!" سفیان کی داڑھی کو چھوتا ہوا وہ بہت معصومیت سے

اسکے چہرے پر ہاتھ مار رہا تھا اسے نیند سے جگا رہا تھا،

وہ اکثر اسے نیند سے یوں جگایا کرتا تھا،

مگر وہ نہیں جانتا تھا اب سفیان کی آنکھیں کبھی نہ کھلنے کے لیے بند ہوئیں ہیں،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بابا میں آپ سے ناراض ہو جاونگا" لاڈ سے کہا گیا،

مگر اب علی یتیم ہو گیا تھا،

اب اس کے لاڈ اٹھانے والا زمین پر بے جان ہو اپڑا تھا،

اب علی کو کوئی حق نہیں تھا لاڈ کرنے کا،

پھر اسنے پیچھے مڑ کر اس شخص کو دیکھا جس کا سارا جنون دھول ہو چکا تھا،

"یہ میں نے کیا کر دیا!"

وہ ہڑ بڑایا، اس معصوم علی کو دیکھتے ہی احساس ندامت نے اسکا دامن جھنجھوڑ کر رکھ دیا،

"میں نے قتل کر دیا!"

"نہیں! میں قاتل نہیں ہوں!"

"نہیں میں نہیں ہوں قاتل!"

"دانیال انکل!" وہ دانیال کو دیکھتے ہی پہچان گیا، کیونکہ علی اور ساحل اسکول میٹ تھے اور بہت بار اسنے دانیال کو دیکھا تھا ساحل کے ساتھ،

علی عام بچوں سے تھوڑا الگ تھا،

وہ ایک چیز دیکھ لیتا تو اسے ہمیشہ یاد رکھتا،

وہ اپنا نام سنتے ہی کانپ گیا،

وہ جانتا تھا علی سب کو بتا دیگا،

اسنے سوچا وہ علی کو بھی ساتھ ہی ختم کر دے،

کیونکہ ایک گناہ کو چھپانے کے لیے اسے دوسرا قتل کرنا تھا،

اس سے پہلے وہ بندوق چلا پاتا یماش پاشا نے اسے گولی مار دی!.

www.novelsclubb.com

گولی گردن پر لگی تھی اسلیے وہ وہیں مر گیا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••

••••»»»»»»

حال۔۔۔

وہ دونوں اس وقت علی کی گاڑی میں موجود تھے، جب راستے میں وہ دونوں اسی جگہ سے گزرے جہاں سفیان اور شائستہ کا وہی چھوٹا سا گھر تھا،

لکڑی کا،

جواب بھی وہیں ویرانے میں اکیلا تھا،

علی نے یونہی گاڑی وہیں روک دی اچانک،

یوں اچانک گاڑی رک جانے پر المیرا ایک پل کے لیے چونکی،

اسنے گردن گھما کر علی کو دیکھا، یو تو اسکی اور علی کی اس وقت کے بعد سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی،

"اترو!" وہ یہ کہتا ہوا گاڑی کا دروازا کھول کر نیچے اترا،

"کیا ہم پہنچ گئے ہیں؟" اسنے کھڑکی سے گردن نکال کر دیکھنا چاہا مگر وہاں سوائے ویرانے کے کچھ نہیں تھا،

علی نے کچھ جواب نہیں دیا،

"تم کہہ رہے تھے کوئی گاؤں ہو گا یہاں تو کچھ ایسا نہیں ہے!" وہ گاڑی سے اترتی ہوئی کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس پوری جگہ کو دیکھنے لگی،

"تم میرے ساتھ چلو!" اسنے کوٹ کی جیب سے المیرا کا ہاتھ نکال کر اپنے ہاتھوں میں لیا،

پھر کچھ دور پیدل چلتے ہوئے وہ بہت سی اونچی نیچی جگہوں سے گزرے،

یہاں کوئی بھی گاڑی کا آنا ممکن نہیں تھا،

المیرا بھی کٹی ڈالی کی طرح اسکے پیچھے چل رہی تھی،

وہ کبھی اپنے ہاتھ کو دیکھتی کبھی علی کے جو اسکے ہاتھ کے اپر تھا،

جس میں اس نے ایک خوبصورت گھڑی پہنی ہوئی تھی،

کچھ دور پیدل چلنے کے بعد وہ اونچے حصے پر چڑھا پھر المیرا کو سہارا دیا،

تو وہ بھی یونہیں اسکے ساتھ اوپر کی طرف آئی،

اب وہ ایک گھر کے سامنے کھڑے تھے، جو چند قدموں کے فاصلے پر تھا،

لکڑی کا چھوٹا سا گھر،

المیرا ایک پل کے لیے حیرانی میں مبتلا اسے دیکھنے لگی،

www.novelsclubb.com

علی اسکے برابر میں آکر کھڑا ہوا، دونوں کے کاندھے آپس میں مس ہو رہے تھے،

"یہ بہت خوبصورت ہے!" المیرا نے ستائشی انداز میں بھونیں اچکائی، المیرا نے اس طرح کے گھر مویز میں دیکھے تھے، اور اب وہ پہلی بار ایسا گھر دیکھ سچ میں حیران تھی،

"ہاں! بالکل تمہاری طرح!" وہ یہ بڑبڑاتا ہوا آگے بڑھا،

سورج طلوع ہو چکا تھا، نرم نرم سی دھوپ تھی زمین پر پڑ رہی تھی،

"کیا کہا تم نے؟" المیرا نے سچ میں نہیں سنا تھا کیونکہ وہ ابھی اس جگہ کے حسن میں کھوئی کھوئی سی تھی، اسلیے جواب جاننے کی اثنا میں اسکے پیچھے ائی،

"کچھ نہیں! یہ گھر میری ماں کے لیے میرے بابا نے بنایا تھا!" وہ ایک پتھر پر بیٹھا اور نیچے پاؤں لٹکا لیے،

نیچے ایک خوبصورت دریا بہتا ہوا نظر آ رہا تھا،

"اہ!" وہ بھی اسکے برابر میں آ کر بیٹھ گئی،

یونہی پاؤں لٹکائے،

اب وہ نرم سی سورج کی روشنی المیرا کے چہرے پر گر رہی تھی،

"میرے بابا یہاں بیٹھتے تھے ہمیشہ جب وہ یہاں آتے تھے!" اسنے اسی جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں ابھی وہ بیٹھا ہوا تھا،

"اور تمہاری ماں؟"المیرا نے نا جانے کیا سوچ کر یہ سوال کیا،

اسکی بات پر علی مسکرایا،

"جہاں تم ہو!"اسنے اسی جگہ کی نشاندھی کی، کیونکہ شائستہ ہمیشہ سفیان کے ساتھ ہی بیٹھا کرتی تھی،ء

وہ ایک لمحے کے لیے پزل ہوئی،

"تم جانتی ہو المیرا میں بابا کی موت کے بعد کبھی یہاں نہیں آیا! مجھے یہاں کی ہر چیز میرے ماں باپ اور انکی محبت کی یاد دلاتی ہے!"

"یہ گھر ان کی ادھوری خواہشات کی قبر ہے میرے لیے!"علی رونا نہیں چاہتا تھا وہ کافی مضبوط لہجے کو اپناتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا،

المیرا جانتی تھی وہ ابھی کس تکلیف سے اس وقت گزر رہا ہے،

وہ یہ بھی جانتی تھی کہ علی کو اپنے جزباتوں کو بیان کرنے میں کافی مشکل ہوتی ہے،

وہ اپنی محبت فکر اور اداسی ظاہر نہیں کر پاتا یا وہ ظاہر کرنا چاہتا ہی نہیں ہے،

المیرا نے علی کی ہتھیلی کو تھام لیا جو ایک پتھر پر رکھی ہوئی تھی، اور اسکے ہاتھ پر دباؤ دیا، تاکہ وہ جس تکلیف سے گزر رہا ہے وہ جس تنہائی کا شکار ہے اس میں تھوڑی کمی محسوس کرے،

"میں تم سے یہ نہیں پوچھوں گی تمہارے بابا کے ساتھ کیا ہوا! مگر علی تمہاری آنکھیں یوں اداس ہوتیں بالکل اچھی نہیں لگتی!" وہ اپنے دونوں ہاتھ سے علی کی ہتھیلی کو تھامے ہوئے تھی،

اسکی بات پر علی کے چہرے پر ایک تلخ مسکراہٹ نے جنم لیا،

"انہیں میرے دوست ساحل کے باپ نے خاندانی دشمنی میں مار دیا تھا! اس دن پہلی بار میں نے بندوق تھامی تھی!" اسنے خود ہی بتایا اسے آج بھی یاد تھی وہ شام،

المیرا کے ماتھے پر ایک ساتھ کئی بل پڑے،

"ساحل..!" زیر لب بڑبڑایا گیا،

اسکی آنکھوں میں دور کہیں ایک درد تھا جو اسکی آنکھوں کی سرخی بتا رہی تھی، علی

کی خوبصورت آنکھیں اداس تھیں،

"میرے بابا کے سینے پر ایک سر پر گولی لگی تھی! انہوں نے مرتے وقت التجا کی تھی ،میرا علی چھوٹا ہے ابھی اسے یتیمی کا رنج نہ دو!" یہ کہتے ہوئے علی آواز لڑکھڑائی،

وہ آنکھیں جو سرخ ہو رہی تھیں ان میں سے ایک آنسو نکلا،

علی نے گردن جھکائی ہوئی تھی ایک ہاتھ اسکا مڑے ہوئے گھٹنے پر تھا اور ایک ہاتھ المیرا کی گرفت میں،

آنسو آنکھ سے نکل کر زمین پر گر گیا،

یہ یقیناً تکلیف دہ مرحلہ تھا،

باہر سے دکھنے والا پرفیکٹ ہینڈسم اور ایک کامیاب علی اندر سے کتنا ٹوٹا ہوا انسان تھا،

"بابا کے مرنے کے بعد میری ماں سے تعلقات بھی خراب ہو گئے نا جانے کیوں! مگر تایا ابو سمجھتے تھے کہ میری ماں نے میرے باپ کو مارا ہے!" علی ابھی بھی اس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہانی سے بے خبر تھا،

علی نے گردن اٹھا کر ان چٹانوں کو دیکھا،اس کی آنکھیں بھیگ چکی تھیں،

"مجھے وہ آخری میری ماں سے وہ ملاقات یاد ہے المیرا اس وقت میں دس سال کا تھا،

میری ماں پلنگ سے لگی ہوئی تھی ان کی آخری سانسیں اٹکی ہوئی تھیں،جب میں

اس کمرے میں گیا تو میں دیکھ کر حیران رہ گیا،

وہ جو بہت خوبصورت عورت تھی،

بہت پیار کرنے والی،

انکی حالت میرے بابا کے جانے کے بعد کیسی ہو گئی،

ایک آدھ مری سی لاش،

جس کے جسم کی کھال ہڈیوں سے چپک گئی ہے!،میں نے اس ملاقات کا برسوں انتظار

کیا،اور المیرا میں ان سے کچھ کہہ نہ سکا!

سوائے ایک وعدے کے!

کہ وہ میری ماں کی آخری نشانی میرے ماموں سے رشتہ نہ توڑوں!" وہ رکا، پھر

نظریں گھما کر المیرا کو دیکھا،

جو اسے ہی دیکھ رہی تھی،

"پروفیسر؟؟" اسنے جیسے اندازہ لگایا،

تو علی نے آنکھوں سے اثبات میں اشارہ کیا،

اسے سمجھ آیا کہ تبھی انکی بیٹی بتلانے پر شانزے پریشان ہوئی تھی،

"میں نے دس سال کی عمر میں وہ دنیا دیکھ لی جس کو برداشت کرنا شاید ہی ممکن ہو!

اور اس نے میرے رویے کو سرد کر دیا اور جذباتوں کو میں نے کہیں دور پھینک دیا

اپنی زندگی سے!" اب وہ مکمل المیرا کی طرف متوجہ تھا،

جیسے وہ المیرا سے کچھ کہنا چاہتا ہو،

وہ اپنے دکھوں اور محرومیوں پر ملال کیا کرتی تھی یہ جانے بغیر کہ اس سے زیادہ بھی تکلیفیں لوگ اپنے کاندھوں پر لادھے ہوئے ہیں،

اور یہ جاننا بھی کیا عظیم تھا کہ علی نے یہ باتیں کسی سے نہیں کہیں سوائے المیرا کے،

المیرا کو ملال ہونے لگا,

"میری زندگی بے مقصد اور ویران ہو گئی تھی، جب اس میں تم آئیں المیرا! پہلے تو مجھے کوفت ہونے لگی! آخر کیوں تم آگئی ہو، میں تم سے بھاگنے چاہتا تھا، مگر..." وہ خاموش ہو گیا, جیسے وہ یہ بول۔ نہیں پائے گا،

وہ اس وقت جزباتی ہو رہا تھا، شاید یہی وجہ ہے،

اسنے کچھ کہتے کہتے اپنی زبان روک لی،

المیرا کے جسم کا روم روم اس مگر سے آگے کی بات جاننا چاہتا تھا،

وہ چاہتی تھی ایک بار سہی مگر علی اپنے منہ اس بات کا اعتراف کر دے،

www.novelsclubb.com

"ہمیں چلنا چاہیے!" وہ جانے کے لیے کھڑا ہوا،

اور المیرا بھی اسکے ساتھ کھڑی ہوئی،

(تمہیں وہ بات بتا کر کیا کرنا المیرا، جو تمہارے قدم باندھ دے)

(علی آج نہیں جاؤ،)

وہ دونوں خاموشی سے قدم بڑھا رہے تھے،

مگر ان کے دل آپس میں گفتگو کر رہے تھے،

وہ چاہتے تھے کہنا ہر وہ بات جس سے وہ دوریاں اور اختلافات ختم ہو جائیں،

(میں قابل نہیں ہو کہ اس رشتے کو آگے لے کر چل سکو! میں ایک اور سفیان اور شائستہ کی داستان نہیں لکھنا چاہتا)

(میں تمہارے دل کے اس مقام پر رہنے کی خواہش کرتی ہوں جہاں کوئی اور نہیں ہے)

(ہم ختم ہو جانے کے لیے ہی بنے تھے شاید! یہ تو میرا قصور ہے مجھے تم سے محبت ہو گئی) علی نے مڑ کر پیچھے آتی المیرا کو دیکھا،

(ہمارے دل ہماری روحیں ایک دوسرے کے غموں سے واقف ہیں، اور ہماری محبت اللہ نے چاہا تو یونہی برقرار رہے گی!) المیرا نے آگے بڑھ اسکے ساتھ قدم ملائے اس امید پر وہ دونوں یونہیں من ہی من باتیں کرتے ہوئے اب اپنی گاڑی کے پاس کھڑے تھے،

یہ عجیب صورتحال تھی جہاں دل ہمکلام تھے اور زبانیں خاموش،

المیرا نے علی کو۔دیکھا جہاں امیدیں کھو جانے کا ماتم تھا،

علی نے المیرا کو دیکھا جہاں نئی امید کی کرنوں کا سا گر تھا،

"کیا تم اب بھی طلاق چاہتی ہو!)گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے اس نے سوال۔کیا اور

المیرا کی طرف دیکھا،

مگر اسنے کچھ جواب نہ دیا،

www.novelsclubb.com

"سمجھ گیا!" گردن کو مایوسی سے ہلاتے ہوئے وہ گاڑی کا دروازا کھول کر بیٹھ گیا،

ساتھ المیرا کو بھی بیٹھنے کا کہا،

اب ممکن تھا یہ گاڑی اپنے مقام پر ہی رکے گی،

»»»»»»»•••u»•••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

کھڑکی سے برستی ہوئی بارش کی بوندوں میں وہ لندن کی بھیگتی سڑکوں کو دیکھنے لگی،

ابھی زیادہ رات نہیں ہوئی تھی،

اسٹریٹ لائٹس کی روشنی میں وہ اپنے گھر کے سامنے ایک تناور درخت میں پنچھی کے گھونسلے کو دیکھتی ہوئی کچھ سوچ رہی تھی،

"ہم نے خواب دیکھا تھا!"

"جیسے پرندے دیکھتے ہونگے بالکل ویسا"

"مگر وہ خواب ہماری آنکھوں میں ٹوٹ کر چبھنے لگے"

"اور ہماری آنکھوں میں ان ٹوٹے خوابوں کے دیے زخم رہ گئے!"

وہ کہتی تو آسمان میں بجلی کی چمک پیدا ہوتی،

وہ تیس سالہ عورت رو رہی تھی،

آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے زمیں پر گرنے لگے،

کتنے بے مول تھے اس کے یہ آنسو،

اسنے سفید چھت کو چہرہ اوپر کیے دیکھا،

انداز شکوے والا نہیں تھا،

بس ایک ایسی امید کی نظر تھی جو ڈالی گئی تھی جیسے وہ کہنا چاہتی ہو کہ اسکا انتظار کب ختم ہو گا،

پھر گردن جھکا کر وہی پرانا منظر دیکھنے لگی،

www.novelsclubb.com

"کاش ہم ساتھ ہوتے!"

گہرا تنفس بھرتی ہوئی وہ اس کھڑکی پر پردہ گرا گئی، اور الماری کھول کر دراز سے ایک تصویر نکالی،

اس تصویر میں ایک خوش شکل کپل تھا،

دونوں کے قد برابر تھے۔ مگر لڑکی تھوڑی چھوٹی تھی،

وہ دونوں مسکرا رہے تھے، لڑکا جس کی آنکھیں سبز تھیں وہ بھی چمک آنکھوں میں لیے مسکرا رہا تھا،

کالے تھری پیس سوٹ میں،

ساتھ میں وہ لڑکی شادی کے جوڑے میں تھی، سفید گاؤن میں، ہاتھ میں وائٹ ٹیولپز تھے،

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرا رہے تھے،

"قھرمان پاشا اور اسکی زوجہ حیا قھرمان"

خنسا کی آنکھیں بھر آئیں،

اسنے ہتھیلی سے آنکھیں رگڑ کر صاف کیں تاکہ اس چہرے کو دوبارہ دیکھ سکے،

جو اسنے صدیوں سے نہیں دیکھا،

خنسا کے لیے وہ سال صدیوں کی مانند ہی تو تھے،

جو ابھی وہ گزار رہی تھی،

ایک نام کے ساتھ آس لگائے، اب تو شاید بچی کچی امیدیں بھی دم توڑ دینے پر تھیں

،

پھر اسنے سبز آنکھوں والے قھرمان کے چہرے کو چوم لیا،

اور سینے سے اس تصویر کو لگائے رونے لگی،

"میری زندگی کا سب سے حسین اور خوبصورت حصہ ہو تم!!" یہ کہتے ہوئے وہ

آنسو کو روک نہ سکی وہ رو رہی تھی،

یہ درد قابل برداشت کہاں تھا،

"اور تمہارے بعد سب سے بدترین دن دیکھیں ہیں میں نے"

"اور ہماری اولاد نے" اسنے نم آواز سے کہا، پھر چند گیلی سانسیں اپنی سرخ ناک

سے کھینچی،،

پھر اس تصویر کو دوبارہ نہارنے لگی،

وہ اب ماضی کی گلیوں میں ٹہل رہی تھی،

محبت کرنے والے شخص کا چہرہ بھول جانا آسان نہیں ہوتا، ہر دیوار، ہر شہ اس شخص کی یاد دلاتی ہے،

اور اسکے پاس تو جیتی جاگتی نشانی تھی قھرمان کی،

اسکی بیٹی عائشہ جو صورت میں اپنے باپ جیسی تھی،

www.novelsclubb.com

یقیناً من پسند شخص کبھی بھلایا نہیں جاسکتا،

"زوجہ محترمہ اداس کیوں ہو؟" قھرمان پیچھے سے آیا اور اسکے کاندھے پر تھوڑھی رکھے پوچھنے لگا،

وہ اس کے اچانک آجانے پر پلٹی،

پھر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی، مگر اس وقت بھی اسکی آنکھوں میں بے چینی تھی،

"ہم نے غلط کیا ہے قھرمان!، ہمیں بابا سے چھپ کر یوں نکاح نہیں کرنا چاہیے تھا!" وہ پریشانی سے بولی، اسکی آنکھوں میں تاثرات کا تصادم تھا،

احساسات بھی نا جانے کیوں سلجھ نہیں رہے تھے، حالانکہ وہ جو۔چاہتے تھے وہ ہو گیا تھا، مگر ایسا کیوں ہوا،

اسے یہ سوچ کر برا لگ رہا تھا کہ خالد بے اور یماش پاشا اس شادی میں شریک نہیں۔ہوئے اور وہ سب اس کارروائی سے انجان بنے ہوئے ہیں

قھرمان نے اسکی مکمل بات سنی گردن جھکائے،

پھر دھیمے سے اسکی بات پر مسکرایا،

اور اسکے بازوؤں کو نرمی سے پکڑتے ہوئے،

اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگے،

"میری زندگی کی سب سے خوبصورت غلطی ہے پھر تو!" کاندھے اچکا ئے وہ ڈھٹائی سے بولا، مگر اب بھی وہ ڈھٹائی میں علی کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا،

حیا عرف خنسا خالد نے خفگی سے گھورا، اسے قھرمان سے اس جواب کی امید نہیں تھی، نہ ہی وہ کوئی ٹین ایجر تھا، وہ ایک پینتیس سالہ اچھا خاصا نوجوان تھا،

www.novelsclubb.com

"قھرمان آپ کیسی بچوں والی بات کر رہے ہیں!" وہ اپنے بازو اسکی گرفت سے چھڑاتے ہوئے بولی،

"محبت والی!" وہ پھر اسی لہجے میں بولا، جس پر خنسا نے اپنا ماتھا پیٹ لیا،

"مجھے مستقبل سے خوف آرہا ہے!"خنسا نے اسے مستقبل کا خوف دلایا، شاید اسکی چھٹی حس بہت اچھی تھی,

"شش آج صرف ہماری بات کرو!"قھرمان نے اسے چپ کرواتے ہوئے کرسی پر بٹھایا،

وہ اسے بتا رہی تھی مگر وہ اسے سن ہی نہیں رہا تھا

تمہارے بابا ہمیں معاف تو کر دیں گے نہ؟"گود میں ہاتھ گرائے ہوئے اسنے اداسی سے دیکھا،

www.novelsclubb.com

جب کہ قھرمان نے پانی کا گلاس بھرا،اسے آج بھی یاد ہے یہ شام دسمبر کی تھی،

باہر سفید روئی کے گالے آسمان سے گر رہے تھے، سردی کا زور بڑھ رہا تھا،

وہ اس وقت ایک ہوٹل کے کمرے میں تھے،

وہ اپنے سفید جوڑے میں ملبوس تھی، وہی اسکا شادی کا جوڑا،

"آدھی ڈاکٹر حیا خالد! ابھی سب بھول جاؤ ابھی صرف تم اور میں ہیں ادھر بس یہ یاد رکھو!"

وہ پانی کا گلاس اسے تھماتے ہوئے بہت پر سکون انداز میں کہہ رہا تھا,

اسکے آدھی ڈاکٹر کہنے خنسانے اسے گھورا،

"مجھے یہ مت بولا کرو سمجھے! وہ شہادت کی انگلی دیکھائے اسے دھمکا گئی،

قھرمان نے دونوں کاندھے اچکایے اور مصنوعی خوف کھانے کی اداکاری کرتا ہوا گھٹنے کے بل بیٹھا،

"تمہارا ابھی فائنل ائیر کا رزلٹ آیا نہیں ہے!"

"مجھے یقیں ہے اچھا آئے گا" اسنے ناز سے گردن گھمائی،

تو قھرمان نے ستائشی انداز میں اسکی خود اعتمادی پر نچلا لب باہر نکالا، اور بھونیں اچکائی،

"قھرمان کی بیوی پر اتنا اعتماد تو اچھا لگتا ہی ہے!" اسنے خنساء نے گالوں کو چھوتے ہوئے کہا،

اب کی بار وہ بھی مسکرائی تھی،

حال،

اسنے دیوار سے سر لگایا ہوا تھا،

پھر ایک درد بھری مسکراہٹ اسکے چہرے سے ہو کر گزری،

"قھرمان تمہاری بیوی اب بہت بہادر ہو گئی ہے! وہ اب حالات سے ڈرا نہیں کرتی،"

"کاش میں تمہیں بتا پاتی!"

"کاش ہماری زندگی میں وہ دن نہیں آیا ہوتا جس روز میں تم سے جدا ہو گئی!!!"

وہ پھر اس تصویر کو چومتے ہوئے رو رہی تھی، آج بہت سالوں بعد اسنے وہ تصویر

دیکھی،

وہ صورت دیکھی

وہ نقوش دیکھے،

جو اسکے لیے سب سے عزیز تھے،

جن کے لیے اس نے اپنی زندگی کو تنہا گزارنے کا فیصلہ کیا،

یہ وہ چہرہ تھا جس کے لیے خنسا اپنے جیون کی ہر سانس بھی قربان کر سکتی تھی،

www.novelsclubb.com

"حسن کیف ضلع، جو اپنی 12000 سالہ تاریخ اور 7000 سے زائد غاروں کے ساتھ فطرت اور تاریخ کا ایک عجوبہ ہے، جو دریائے دجلہ کے کنارے پر قائم ہے،

وہ دونوں اس وقت وہاں موجود تھے، جو قدیم پل میں سے ایک تھا۔ دو جگہوں کو

جوڑنے والا ایک برج، دریائے دجلہ کے کنارے

اونچے نیچے راستوں میں کچے مکان بنے ہوئے تھے،

گاڑی رکی،

سامنے جیسے کوئی انتظار میں کھڑا تھا، ایک پندرہ سالہ بچہ،

وہ خود آگے بڑھا،

"آپ علی ہیں؟" اسکے سوال کرنے سے پہلے ہی اس بچے نے سوال کیا،

جس پر علی تھوڑا حیران ہوا تھا،

اسنے اثبات میں گردن ہلائی،

وہ ایسا لگتا جیسے پہاڑوں کو تراش گھر بنائے ہوں،

المیرا کو یہ منظر کافی دلکش لگا،

ہر ایک جگہ کتنی پر سکون تھی،

اسنے ایک ہی نظر میں ان گھروں کو دیکھا، جیسے دیکھنے میں لگتے ہوں کہ تلے اوپر

بنائے گئے ہیں،

"آپ جن سے ملنے آئے ہیں انہوں نے ہی مجھے یہاں بھیجا ہے تاکہ آپ کو میں ان تک لے آؤ!" وہ اب آگے چلتا ہوا کہہ رہا تھا،

علی نے المیرا کا ہاتھ تھاما، کیونکہ المیرا ان جگہوں سے واقف نہیں تھی اسلیے،

اب وہ دونوں اس چھوٹے بچے کے قدموں کے پیچھے چل رہے تھے،

چلتے چلتے وہ ایک گھر کے سامنے رکا ایک نہایت قدیم گھر جسکا دروازا گول تھا، اور اس پر ایک لکڑی کا خستہ سا دروازا تھا،

اس بچے نے دروازے کو کھٹکھٹایا دروازے پر لگے اس گول لوہے کے کنڈے کی مدد سے،

جیسے اندر بیٹھا شخص اسی بات کا انتظار کر رہا تھا فورا سے دروازا کھل گیا،

دروازا کھلتے ہی،اس بچے نے ادب سے سلام پیش کیا جھک کر،

پھر اس عورت کے ہاتھ چوم کر عقیدت سے آنکھوں سے لگایا،

"اماں میں لے آیا ہوں علی کو!"اسنے یہ کہا اور فرمانبرداری سے ہاتھ باندھ کر

دوسری جگہ کھڑا ہو گیا،

"مضفر اللہ تیرا بھلا کرے تیرے ماں باپ کو اسکا اجر دے کہ انہوں نے تیری ایسی

پرورش کی،"اس بوڑھی خاتون نے اسے دعائیں دی،

ان کی باتیں سنتا اب وہ بچہ وہاں سے چلا گیا مگر اس بڑی بی کے لب اب بھی دعاؤں

کے لیے ہل۔رہے تھے،

www.novelsclubb.com

پھر وہ علی کی طرف متوجہ ہوئی،اور اسکے ماتھے پر بوسہ دے کر اسے اندر آنے کا کہا،

وہ سمجھا نہیں آخر ماجرا کیا ہے،۔

"زائدہ اماں!"ماتھے پر شکن لیے اسنے انہیں دیکھا،

"ہاں میرے بچے اندر او!!" وہ یہ کہتی ہوئی اندر کی طرف مڑ گئی اور انہیں بھی اندر آنے کی دعوت دی،

المیرا تو یونہی اندر چلی گئی، مگر علی کو گردن جھکا کر اندر آنا پڑا کیونکہ دروازا بہت چھوٹا تھا،

"یہاں بیٹھو!" وہ اجلی۔ ہوئی چادر پر اسے بیٹھنے کا کہہ رہی تھیں،

وہ کوئی ساٹھ ستر سالہ خاتون تھیں کمرہ بہت چھوٹا تھا، اور مختصر سا سامان تھا،

انہوں نے پہلے ہی کھانا تیار کر رکھا تھا، جیسے وہ جانتی تھی علی ضرور آئے گا،

علی وہیں بیٹھ گیا،

"آپ نے زحمت کی زائدہ اماں!" اسنے دیکھا وہ ایک ایک کر کے سامان رکھ رہی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہیں،

اپنے چھوٹے سے کچن سے لا کر،

جہاں صرف چند برتن اور چولہا تھا،

دیواروں پر سے رنگ بھی اتر رہا تھا،

"علی کے لیے یہ کرنا مجھے اچھا لگتا ہے!"

وہ مسکراتی ہوئی کہتی اب سوپ اور سبزی کا سالن اس کے لیے لا رہی تھیں،

"علی یہ کون ہیں؟" المیرا اسکے برابر میں التی پالتی مارے بیٹھی تھی سوال کرنے لگی

،

www.novelsclubb.com

بہت آہستگی سے،

اتنا کے دونوں کے سر آپس جڑے ہوئے تھے،

"یہ ہمارے گھر کی پرانی ملازمہ تھیں، انہوں نے مجھے پالا تھا!" اسنے بھی سرگوشی کی،

"توان نوٹس کاان سے کیا تعلق ؟"اسنے پھر سر جوڑے سوال کیا,

"میں بھی یہی سوچ رہاہوں آخر ایسا بھی کیا معاملہ ہے ! میں سچ میں الجھ گیا ہوں ! ! "وہ بے بسی الجھن اور اکتاہٹ کے ملے جلے تاثرات لیے کہنے لگا،اسکی آواز بہت دھیمی تھی،

"زائدہ اماں ! آپ اس تصویر کو جانتی ہیں؟"اسنے کھانے کی میز پر وہ تصویر رکھی، وہی تصویر جس میں ایک خوبصورت عورت ایک بچے کو گود میں اٹھائے ہوئے ہے اور ساتھ یماش پاشا کھڑے ہیں،۔

وہ سیدھی اور صاف بات کرنے کا عادی تھا،

زائدہ اماں نے تصویر دیکھی تو جھٹ سے پہچان گئی، یہ خوب تھا اس عمر میں بھی ان کی آنکھیں بہت تیز تھیں،

"یہ تو یماش اور سبینہ ہیں!" سبینہ کے نام پر المیرا کے دیدے پھیلے،

اور ہاتھ میں اٹھایا انگور کا گچھا اسکی گود میں دوبارہ گر گیا،

جبکہ علی کو کوئی جھٹکا نہیں لگا، کیونکہ وہ کسی سبینہ نام کی عورت کو نہیں جانتا تھا،

"اہ اپ۔ جانتی ہیں!"

یہ ایک خوشگوار اور پر سکون حیرت تھی،

شاید اسکے ذہن میں اٹھتے سوالوں کے جواب مل جائیں،

اسکی بات پر اس بوڑھی عورت نے اثبات میں گردن کو جنبش دی,

"تو یہ بچہ کون ہے؟" وہ دلچسپی سے آگے بڑھا، جبکہ المیرا کو اپنے حلق میں کچھ اٹکتا ہوا محسوس ہوا،

"یہ بچہ سبینہ اور یماش کا بیٹا قھرمان ہے! میری ماں کے ہاتھوں میں جنم لیا تھا اس بچے نے!" وہ مسرت سے کہتی آنکھیں چھوٹی کر گئی،

جبکہ اب چونکنے کی باری علی کی تھی،

"آپ کو کچھ غلط فہمی..."

وہ کہتا اس سے پہلے اسکی بات کاٹی جا چکی تھی،

"مجھے کچھ غلط فہمی نہیں ہوئی ہے،۔یہ قھرمان ہی ہے میں نے اسکو اپنی گود میں کھلایا ہے!"

وہ بالکل اعتماد سے کہہ رہی تھی،

"سبینہ کی طلاق کے بعد وہ یہاں سے چلی گئی تھی،۔پھر یماش نے میری سہیلی تحمینہ سے شادی کی تھی!"

انہوں نے تفصیل بتائی،۔

مگر المیرا کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا،اسے تجسس تھا کہ ان دونوں کے مابین کیا بات

www.novelsclubb.com

ہو رہی ہے، کیونکہ وہ دونوں اپنی زبان میں باتیں کر رہے تھے، بس وہ نام ہی سمجھ پا رہی تھی، باقی کچھ نہیں،

اب اسے بھی یہی لگ رہا تھا کہ تصویر میں موجود وہ دونوں شاید یماش پاشا اور سبینہ ہوں،

مگر کیسے؟ سوال وہیں آ کر اٹک جاتا،

انگور کا ایک ایک دانہ وہ اپنے منہ میں ڈالتی متجسس نگاہوں سے ان دونوں کا چہرہ پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی،

وہ بھی ناکام کوشش،

"ان دونوں کی طلاق کیوں ہوئی تھی؟" علی نے اس تصویر کو لیا اور دوبارہ اپنی جیب میں رکھتے ہوئے مشکوک انداز میں سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"یماش نے سبینہ کے باپ کو مار دیا تھا! اسلیے سبینہ نے اسے چھوڑ دیا،"

"مار دیا تھا؟"

علی کو دھچکا لگا، کہانی کا پہلا پنا کھل چکا تھا،

"علی اسکو چھوڑو تم کھانا کھاؤ!"

وہ گھبرائی اور کھانے کو اسکے سامنے کیا، اور موضوع تبدیل کرنے کی خوب کوشش کی،

www.novelsclubb.com

مگر علی اب رکنے والا نہیں تھا،

"زائدہ اماں! اپ۔ مجھے بتائے بغیر اس کہانی کو ختم۔ نہیں کر سکتی!" اسنے کھانے کو خود سے دور کیا،

"علی!!" وہ تھوڑی تذبذب کا شکار ہوئی پھر اپنے گود میں گرے بوڑھے ہاتھوں کو دیکھا،

جن پر جھریاں تھیں،

دھیمی دھیمی وہ ہاتھوں کی جھریاں مٹتی گئی،اور وہ ایک جوان ہاتھوں میں تبدیل ہو گئی،وہ ماضی میں پہنچ چکے تھے جہاں زائدہ اماں اپنی جوانی کے دنوں کو تصور کرتی اسے کہانی سنا رہی تھیں،

المیرا اس وقت ایسی لگ رہی تھی جیسے وہ کوئی جاپانی موی دیکھ رہی ہو اور وہ بھی بغیر سب ٹائٹلز کے،

www.novelsclubb.com

وہ بس خالی چہرے سے کبھی علی کے چہرے کے تاثرات کا متبدل دیکھتی،

کبھی زائدہ اماں کے تغیر ہوتے چہرے کے رنگ,

اسے سمجھ ایک لفظ نہیں۔آ رہا تھا،

"یماش کی شادی سبینہ سے منہاج نے کروائی تھی،میں نہیں جانتی! منہاج کے

زندہ رہنے تک سب ٹھیک تھا،

مگر ایک دن اچانک ایک کالی رات نے سب کچھ بدل دیا،

منہاج مر گیا، وہی جس نے یماش پاشا کو پالا تھا،

ان دنوں ہی یماش پاشا کو سردار بنایا گیا، اور منہاج کی کرسی کا مالک! مگر منہاج کے چھوٹے بھائی کو یہ برداشت کہاں تھا،

وہ سمجھتا تھا وراثت پر اس کا حق ہے! کیونکہ یماش پاشا اس کی سگی اولاد نہیں ہے!

اور اسلیے انہوں نے منہاج کی بیٹی (شانزے کی ماں) کو اپنے بیٹے دانیال کے لیے مانگا،

مگر یماش پاشا نے منع کر دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ منہاج کا قتل کروایا گیا ہے سبینہ

کے باپ کے ہاتھوں،

اور ہوا بھی یونہی ہی،

وہ سانس لینے کے لیے رکی، علی سانس ساکن کیے ان کی ہر بات غور سے سن رہا تھا،

ان کے خاموش ہو جانے پر اسکا یہ تسلسل ٹوٹا،

اور ایک گہری سانس لی گئی،

پھر کمر سیدھی کیے وہ بیٹھا، جو آگے کی طرف جھکی ہوئی تھی،

اسکے چہرے پر آتی ہلکی ہلکی داڑھی اور سرخ نیند میں ڈوبی آنکھیں اسکے چہرے کو

مزید پر کشش بنا رہی تھیں،

www.novelsclubb.com

اور جب جب وہ اپنی کمان جیسے بھونیں اچکاتا تو سمجھو یو لگتا جیسے سمندر کی موجیں

ہوں جو تلاطم برپا کر رہی ہے،۔

علی کا ہر انداز ہی خوبصورت تھا،

زائدہ اماں کی عمر زیادہ تھی،

اسلیے وہ بہت ٹھہر ٹھہر کر بول رہی تھی،۔

کہ انگلی پر ان کے الفاظ گن لیے جائیں،

"پھر کیا بڑے بابا نے قتل کر دیا انکا؟" وہ ان کی خاموشی پر سوال پوچھنے لگا،

اسکی آنکھیں جو دنیا کے خوبصورت ترین رنگوں سے بنائی گئی تھی،

اس وقت پریشان تھیں،

اسکے سوال پوچھنے پر زائدہ اماں نے اثبات میں دھیرے سے گردن ہلائی،

المیرا ان انگوروں کے گچھے کو ختم کر چکی تھی،

اب وہ سیبوں کی جانب ہاتھ بڑھا رہی تھی،

جو خوبصورتی کاٹ کر رکھے گئے تھے،

"تو یہ سبینہ اب کہاں ہے؟"

علی الجھ گیا، اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا،

جب اندر کمرے سے ایک لڑکی باہر نکلی بیس سال کی،

گورا رنگ درمیانہ قد آور اسکا لباس کچھ یوں تھا،

کے ٹخنوں تک لمبی اسنے پھولوں والے پرنٹ کی ایک لمبی فراک پہنی تھی،

اور سر پر آدھا عربان طریقے سے حجاب کیا ہوا تھا،

آگے سے چند لٹیں باہر نکلی ہوئی تھی,

بلاشبہ وہ دیکھنے میں بہت حسین تھی،

"میں بتاتی ہوں آپ کو!"

وہ لڑکی گفتگو میں مداخلت کرتی ہوئی اب اس گول سے چبوترے نما جگہ کے سامنے آکر بیٹھی،

جہاں علی المیرا پہلے سے بیٹھے تھے،

وہ تین تھے اور اب وہ ان میں چوتھی تھی،

المیرا اسے دیکھ دنگ رہ گئی، اور منہ کھولے اسے دیکھنے لگی،

جیسے بہت فرصت سے اس لڑکی کو بنایا گیا تھا،

اسنے سیب کی پھانک منہ میں رکھتے ہوئے اس لڑکی کو دیکھا،

علی بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا مگر ستائشی انداز میں نہیں بلکہ سوالیہ انداز میں کہ وہ کون ہے اور کیوں اسنے گفتگو میں مداخلت کی ہے،

"میرا نام گل خانم ہے! آپ سوچ رہے ہونگے میں نے آپ کی گفتگو میں بیچ میں کیوں روک دیا!" اسنے مصافحے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا،

اسکا دل تھا کہ وہ اپنے بھائی سے گلے ملے،

وہ پہلی بار یوں سامنے سے اپنے بھائی علی کو دیکھ رہی تھی،

جو اسکے باپ میں بہت شباہت رکھتا تھا۔

وہ دوزانے ہو کر ان کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی،

مصافحے کے لیے بڑھایا ہاتھ علی کی جگہ المیرا نے تھاما تھا،

www.novelsclubb.com

ممکن تھا یہ جلن تھی کیونکہ وہ ان کے اس رشتے سے واقف نہیں تھی,

وہ دونوں ہاتھوں سے ہاتھ کو پکڑتی ہوئی مسکرا رہی تھی، ممکن ہے یہ مسکراہٹ طنزیہ تھی،

"یہ میری بیوی ہے المیرا!" اسنے پہلی بار زائدہ اماں سے اس کا تعارف کروایا،

زائدہ اماں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں،اور سبب یہ تھا کہ وہ پوچھنا چاہتی ہو کہ کیا یماش پاشا کی دہشت ختم ہو گئی ہے،

یا پھر یماش پاشا مر چکا ہے جو علی نے شادی کر لی ہے،

مگر علی نے ان کے تاثرات سے اٹھتے کسی سوال کا جواب نہیں دیا،

رسمی علیک سلیک کے بعد اس نے کہنا شروع کیا،

ہاں ان کو یہاں بلانے والی علی کی بہن زینب ہی تھی جو ابھی ان کے سامنے بیٹھی تھی،

یہ نوٹس اسنے ہی لکھے تھے،

"سبینہ خانزادہ مشہور اداکارہ!،"

"اور ہاشم کی بیوی" زینب نے آغاز کیا، بات کا مگر وہ علی کو دیکھ رہی تھی کیونکہ وہ پہلی اپنے کسی خون کے رشتے کے پاس موجود تھی،

جو اسکا سگا تھا،

اسکا بھائی تھا سامنے بیٹھا شخص،

علی کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے،

www.novelsclubb.com

"ہاشم؟ کون ہے یہ ہاشم؟"

گل خانم نے المیرا کی طرف دیکھا، جو قطعی ناگواری سے اسے دیکھ رہی تھی،

"بھائی..." گل خانم کی آنکھوں میں آنسو آئے جو آکر واپس مڑ گئے وہ آنکھوں سے باہر نہیں نکل سکتے تھے،

کیونکہ وہ چاہتی تھی علی ابھی اسکے بارے میں کچھ نہ جانے،

"میرا مطلب ہے مسٹر علی!" اسنے لہجے کو تبدیل کیا پھر وہی تیز اور پر اعتماد لہجہ اپنایا،

"ہاشم ان سارے کھیل کا ماسٹر مائنڈ ہے" اسنے دونوں ہاتھ سامنے رکھتے ہوئے کہا، وہ اپنے اندر چھپا جزباتی انداز باہر نہیں نکال سکتی تھی،

"مطلب؟"

"ہاشم اور کوئی نہیں آپ کی بیوی کا باپ ہے!" اسنے ایک کراہت بھری نگاہ المیرا پر گھمائی پھر کچھ بھی بتانے سے پہلے اس راز کو فاش کیا،

علی نے اسکے کراہت اور نخوت سے بھری آنکھیں المیرا کی اٹھتے دیکھیں تو مٹھیاں بھینچ لیں، اور اشتعال انگیز نظروں سے اسے دیکھا،

"تم بھول رہی ہو تم میری بیوی کے بارے میں بات کر رہی ہو!" اسنے زور سے پتھر نما ٹیبل پر ہاتھ مارا،

www.novelsclubb.com

المیرا اپنا نام سننے پر تھوڑی چونکی اور ان دونوں کو دیکھنے لگی،

نا جانے کیا باتیں ہو رہی تھیں وہاں اور علی کس بات پر اتنا بھڑک اٹھا،

"میں غلط نہیں کہہ رہی، ایک بار سفیان کی وجہ سے ہاشم کو یماش پاشا کے ہاتھوں

زلیل ہونا پڑا،اور اسنے اسی بدلے کی آگ میں سبینہ سے شادی کی کیونکہ دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے،

پھر وہی تھا جس نے بابا کو مارا،دانیال کے ہاتھوں،اسی نے ہماری ماں کو ہم۔سے چھین لیا،

ان سب کے بدلے نے ہمارے گھر کو برباد کر دیا بھائی!

(وہ علی کے غصہ ہونے پر جزباتی ہوئی،اور دوہرے غصے سمیت علی کی اس طرف داری کا جواب دیا)

www.novelsclubb.com

"تم پاگل ہو گئی ہو کیا کہہ رہی ہو؟تم ہو کون؟"علی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا،

وہ بھی تیز آواز میں کہہ رہا تھا،

وہ دونوں مزاج کے تیز تھے شاید،اسلیے معاملات سلجھنے کی بجائے اور الجھ گئے،

"تمہیں یاد ہے جب شائستہ یہاں سے گئی تھی وہ حاملہ تھی،اوران کی ایک بد نصیب بیٹی پیدا ہوئی تھی، کہاں ہے وہ بیٹی؟

وہ بھی اب علی کے سامنے کھڑی تھی،

شکوہ کن اکھیوں سے اسے گھور رہی تھی،

جیسے پوچھنا چاہتی ہو کہ ان سب بدلے کے کھیل میں اس کی کیا غلطی تھی،

اس سے اسکی فیملی کیوں چھین لی گئی،،

علی ایک پل کے لیے جم گیا،اور منجمد پتلیوں سے اس لڑکی کو دیکھنے لگا،

"تم؟"

وہ کچھ بولنے سے قاصر تھا،لفظ ختم ہو گئے تھے،

علی کے لیے،

علی پر دنیا جیسے تمام ہو گئی،وہ لڑکی علی کے قدموں میں گر گئی،

اور گردن جھکائے رونے لگی، شدید قسم سے،

علی کا دل مٹھی میں دبوچ گیا،

علی کو لگا وہ لمحے بھر کچھ بول نہیں سکے گا،

المیرا کی آنکھوں۔نے اس منظر کو دیکھا،

"میں ہو وہ بدنصیب!"

"جو اپنے ماں باپ کی خوشیاں کھا گئی"

وہ اپنے چہرے پر ہاتھ مارتی ہوئی زور زور سے کہہ رہی تھی،

علی کی آنکھوں میں آنسو آیا،

اسنے زینب کا چہرہ دیکھا،

اسے اس میں اپنی ماں کی جھلک نظر آئی،

کہتے ہیں ماں باپ مرتے نہیں ہے،

ان کی جھلک اولادوں میں کہیں نہ کہیں دکھ جاتی ہے،

کہیں انکا ہنسنا کسی بھائی میں ملتا ہے کہیں ماں کے ہاتھ کے کھانے کا ذائقہ کسی بہن کے پاس ہوتا ہے،

"بھائی!!"

وہ یونہی بیٹھی تھی اور اپنی زندگی کے بیس سال۔ کی محرومیوں پر ملال کر رہی تھی،

ماتم کر رہی تھی،

اسکے علاوہ وہ کیا کر سکتی تھی،

، علی کو لگا وقت تھم گیا ہے،

ہر چیز اس کے گرد تھم گئی ہے،

اسکے دماغ پر جیسے کسی نے وزنی پتھر رکھ دیا تھا،

وہ باہر کی طرف آگیا، حواس باختگی کے عالم میں بھاگتے ہوئے،

www.novelsclubb.com

روتی ہوئی کمزور زینب کو وہیں چھوڑ کر،

وہ دیواریں اسے نوچ کھانے کو دوڑ رہی تھی،

اسے لگا جیسے سرد دوزخوں کے دروازے اس پر کھول دیے گئے ہیں،

المیرا نے علی کو اتنا جزباتی آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا،

وہ ایک سوالیہ نظر اس منظر پر گھماتی علی کے پیچھے آئی,

علی ان تمام گھروں سے دور ایک خالی میدان میں کھڑا نظر آیا، وہ اس وقت شکستہ انسان لگ رہا تھا،

جو مسافتوں سے تنگ آ گیا ہو، جو سکون چاہتا ہو،

جو چاہتا ہو ایک ایسا جہاں!

جو غموں سے دور ہو،

علی کی پشت المیرا کی طرف تھی،

یہ ایک خالی میدان تھا،

ایک بنجر میدان بالکل ان کی زندگی کی طرح،

المیرا کا دل درد میں مبتلا ہوا، وہ علی کو اس حالت میں نہیں چھوڑ سکتی تھی،

جب وہ برے وقتوں سے گزر رہی تھی جب علی تھا اسکے لیے،

اب علی پر یہ موقع ایا ہے تو وہ کیسے دور جا سکتی تھی،

وہ علی کے ساتھ جا کر کھڑی ہو گئی،

اس احساس کے تحت کے اگر تم آگ کے شعلے پر چل رہے ہو اور ساری دنیا تمہیں تنہا کر دے

اس وقت میں ہو نگی تمہارے قدموں سے قدم ملانے والی،

علی نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھاما ہوا تھا،

"علی؟"

اس نے علی کو مخاطب کیا،

مگر علی نے اسکی کسی بات کا جواب نہیں دیا،

وہ یونہی کھڑا تھا،

وہ باہر کی دنیا سے بے خبر تھا، کیونکہ اسکے اندر موجود مایوسی کے گہرے سائے مزید پھیلنے لگے تھے،

www.novelsclubb.com

جو اسکے دماغ تک پہنچ کر اسے مفلوج کر دینے کی طاقت رکھتے تھے،

اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا جیسے گویائی کی استطاعت چھین لی گئی ہو،

جیسے اسکا دماغ کام نہیں کرنا جانتا ہو،

المیرا کے پیٹ میں گرہیں پڑیں علی کی اس حالت کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے علی پتھر کی مورت ہو،

"علی!" المیرا کی آواز نا جانے کس احساس کے تحت کانپنے لگی،۔ مگر علی یونہی بت بنے کھڑا رہا،

المیرا کو لگا علی ایک جیتا جاگتا انسان نہیں رہا بس ایک ایسا موم کا پتلا ہے جو سانس لے سکے،

وہ اپنی جگہ یونہی جم گیا تھا،

جیسے وادی سیف الملوک کی کسی پری نے آکر اسے برف کا کر دیا ہو،

اس لمحے کے ہزارویں حصے میں ہر چیز ساکن ہوتی نظر آئی،

دھڑکنوں کی آواز اتنی تیز تھی کہ باقی تمام آوازیں بند ہوتی معلوم ہوئی،

جیسے لمحے بھر کے لیے یہ منظر کسی نے سلو موشن میں کر دیا ہو،

www.novelsclubb.com

علی اور المیرا امنے سامنے کھڑے ہیں،

ہواؤں نے اپنا رخ تبدیل کیا ہے اور مخالف سمت سے چل رہی ہیں،

المیرا کے بال پیچھے کی طرف ہو کر ہواؤ کو چھونا چاہتے ہیں،

اور علی کے بالوں نے اسکا ماتھا ڈھانپ لیا ہے، جیسے اونچے پربتوں کو کالے بادل ڈھانپ لیتے بالکل ایسے،

المیرا کے آواز دینے کے باوجود وہ کچھ نہیں بول رہا جیسے اسکے لبوں پر قفل بند گیا ہو،

"علی تم اکیلے نہیں ہو!" اسنے علی کے چہرے پر ہاتھ مارا، وہ اس وقت شدید قسم کے صدمے کی کیفیت کا شکار تھا، جہاں بہت سی سوچوں کا تصادم اسکے زہن میں ہو رہا تھا،

اور باہر کی دنیا سے وہ بالکل بے خبر تھا،

"کیا ہو گیا ہے تمہیں علی" المیرا کی آنکھوں میں۔آنسو بھر آئے،وہ علی کو ایسے نہیں دیکھ سکتی تھی، علی نے آنکھیں پھیر کر المیرا پر جمائی،

جو رو رہی تھی،اسکے آنسو نہیں تھے وہ خوف تھا،ایسا خیال اگر اسکے خواب میں بھی آئے تو المیرا ڈر جائے،

وہ ایسا منظر تھا،

اور علی کو یہ رنج کھائے جا رہا تھا کہ المیرا کی آنکھوں میں اسکی وجہ سے آنسو آئے ہیں،اور وہ چاہ کر بھی اپنی حالت درست کرنے پر قدرت نہیں رکھتا،

المیرا نے علی کو گلے سے لگایا،وہ اسکے پیچھے سر کے بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگی جیسے تسلی دے رہی ہو،

المیرا کی آنکھیں علی کے کاندھے سے ٹکرا رہی تھی,

وہ اشک بار آنکھیں جو علی کے کاندھے کو بھگو رہی تھیں،

"المیرا!!" علی نے پہلا لفظ منہ سے نکالا، وہ اسکے سیدھے کاندھے پر سر رکھے ہوئے تھی,

"علی میں یہاں ہوں!"

اسنے اپنی موجودگی کا احساس دلایا، ایک بار جب وہ ٹوٹ کر بکھری تھی تو علی نے سمیٹ لیا تھا اب المیرا کی باری تھی، کہ وہ علی کے اس وقت اسکا ساتھ دے،

رفیق حیات کا مطلب یہی ہوتا ہے، کہ زندگی میں آنے والی ہر دکھ پریشانی کو اپنے کاندھے پر بھی یونہی رکھا جائے،

اچھے وقتوں میں سب ہی ساتھ ہوتے ہیں اور رفیقِ حیات وہ ہوتا ہے جو برے

وقتوں میں بھی ساتھ کھڑا رہے، جب جب آپ گرنے لگے تو آپ جانتے ہو کہ

ایک شخص ہے جو مجھے سمیٹ لے گا،

مجھے ہاتھ دے کر دوبارہ اٹھائے گا،

وہ ایک شخص جو کل کائنات ہوتا،

وہ ہوتا ہے ہمسفر، وہ ہوتا ہے ساتھی اور وہی ہوتا دوست جو کبھی آپ کو تنہا نہیں

چھوڑتا،

اور علی کے لیے المیرا تھی، اسکی شریکِ حیات،

www.novelsclubb.com

علی نے اس انداز میں اسے خود سے لگایا کہ کوئی اپنا ہو، کوئی ایسا جس سے علی کی

شخصیت کا ایک حصہ بھی چھپا ہوا نہ ہو،

وہ شخص جس کے سامنے علی کھلی کتاب ہو وہ المیرا تھی،

"المیرا مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا زندگی اتنی الجھی ہوئی کیوں ہے؟،"

المیرا اس کے سوال سن رہی تھی ساتھ ساتھ اسکا دل جو بہت سست روی سے

دھڑک رہا تھا اس وقت،

اگر یوں کہا جائے کہ اس وقت دونوں کی دھڑکنیں ایک۔ جیسی تھیں تو غلط نہیں

ہو گا،

"علی تمہاری زندگی کے سوالوں کے جواب خالد بے کے پاس ہیں،،!" طویل

خاموشی کے بعد اسنے جواب دیا،

تو علی ایک پل کے لیے ضرور چونکا،

www.novelsclubb.com

اسے یہ کیوں خیال نہیں ایا،

"خدا کے لئے مجھ سے کچھ مت پوچھنا، میں کیسے جانتی ہوں!" وہ علی کے تاثرات

سمجھ چکی تھی اسلیے آگے بول کر اسے سوال کرنے سے باز رکھا،

کیونکہ وہ علی کے سوالوں کا جواب نہیں دے پاتی،

"اسنے جیب سے فون نکالا اور خالد بے کو کال کی،

اور دو قدم آگے کی طرف ایا،

المیرا نے کپکپاتے ہاتھوں سے اپنا فون نکالا جہاں ساحل کے میسجز تھے،

"تم نے وہاں سے کیا جانا؟"

"تم اور علی اس وقت کہاں ہو!"

اسنے میسج کو پڑھا پھر ایک نظر علی پر ڈالی،

اسے احساس ہوا وہ کٹھ پتلیوں کی طرح ساحل اور سبینہ کے ہاتھوں کا کھلونا بننے

جا رہی ہے،

علی کے فلیٹ میں وہ نوٹس رکھنے والا ساحل تھا،

www.novelsclubb.com

اور مارچ میں اسنے ملاقات کی تھی اس سے پہلی بار،

جہاں اسنے اسے صاف انکار کر دیا تھا،

مگر اسنے اپنا نمبر المیرا کو دیا تھا یہ کہہ کر کہ جب اسکا دماغ بدل جائے تو اس نمبر پر بتا دے،

اور ایک خواب نے اسے اس بات پر آمادہ کیا،

وہ لمحے بھر کے لیے خود غرضی کا شکار ہوئی تھی،

"میں علی کو دھوکہ نہیں دے سکتی! میں جان گئی ہوں تم علی کے دشمن ہو!!"

اسنے میسج لکھا،

پھر دوبارہ مٹا دیا، اور میسج یونہی سین کیے چھوڑ دیا،

جیسے وہ کچھ مزید سوچنا چاہتی ہو اس معاملے پر،

"ہمیں میدیات جانا ہو گا!" علی پلٹ کر اسکے پاس ایا،

وہ جانتی تھی میدیات علی کے لیے جانا ٹھیک نہیں ہے،

ممکن ہے ساحل نے کوئی پلاننگ کر رکھی ہو،

"علی ہم میدیات نہیں جائیں گے!" وہ فورا سے بولی اور علی کی بات بیچ میں کاٹ دی،

علی کے ماتھے پر کئی شکنیں ابھری

اور وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا،

"میرا مطلب ہے کہ میں جانتی ہوں خالد بے ماردن میں اپنے دوست کے گھر ہونگے! جہاں میدیات سے آنے سے پہلے ہم۔رکے تھے" اسنے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جس پر علی نے بے بسی سے لبوں کو بھینچا، کیونکہ خالد بے فون نہیں اٹھا رہے تھے،

"ٹھیک ہے چلو! میں ایک بار پھر کوشش کرتا ہوں کال کرنے کی،" وہ وہیں سے گاڑی کی طرف بڑھا خالد بے کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے، مگر المیرا نے قدم جانے کے لیے نہیں اٹھائے،

"علی وہ لڑکی!!" اسنے اندر بیٹھی اس لڑکی کی بابت دریافت کیا،
جس پر علی کا چہرہ خفگی میں ڈوبا!

www.novelsclubb.com

"المیرا! چلو یہاں سے!" وہ اسکی کلائی پکڑتا ہوا تیز قدم اٹھائے وہاں سے نکلا جیسے کوئی بھوت بنگلہ ہو پیچھے،
اور جناتوں کا قبیلہ اسکے پیچھے ہو،

علی کچھ اسی طرح اس گھر سے دور بھاگا،

المیرا کو سمجھ نہ پڑی آخر کیا بات ہوئی تھی،

وہ اب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے،

جبکہ اس گھر کی دیواروں میں زینب سفیان پاشا کو اس بات کا ملال ہوا کہ اس کے بھائی نے اسکی کہی باتوں کا یقین نہیں کیا،

"زائدہ اماں وہ چلے گئے!"

"انہوں نے میری باتوں کا یقین نہیں کیا"

بس ایک آخری صدا حصن کیف کی وادیوں سے آئی،

جو روتی ہوئی زینب پاشا کی تھی،

پھر یہ منظر بھی دھندلا گیا،

گل خانم استنبول سے مار دن بس اپنے بھائی کو بچانے آئی تھی،

www.novelsclubb.com

وہ سمجھتی تھی اگر اسے سب سچ معلوم ہو جایے گا تو وہ آستین کے سانپوں کو پہچان لے گا،

مگر جو اس نے سوچا تھا اسکی سوچ سے بالکل بر عکس ہوا،

اسے یماش پاشا سبینہ اور ہاشم کسی پر بھی اعتماد نہیں رہا وہ اپنے انتقام کے لیے بہت سی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں وہ جانتی تھی یہ بات،

اسلیے اس کا دل سبینہ کی طرف سے بھی اٹھ گیا،

وہ اپنی آنکھوں سے اپنے بھائی کو مرتا نہیں دیکھنا چاہتی تھی،

اسکی موجودگی کی خبر یہاں کسی کو نہیں تھی،

نہ ہی سبینہ اس بات سے واقف تھی نہ ہی ہاشم کے گل خانم یہاں ہے!

اسے یہاں بس بھائی کی محبت کھینچ لائی تھی،

www.novelsclubb.com

"سائقہ بی کیا آپ جانتی ہیں خالد بے کہاں رکے ہیں؟" وہ تن فن کرتا اچانک اس کچن میں نازل ہوا،

قھرمان کے اچانک یہاں آنے پر وہ تھوڑا گھبرا اٹھی تھیں،

وہ جو پالک کو بھون رہی تھیں ایک دم چولہا بند کرتے ہوئے وہ اسکی طرف توجہ مبذول کرتی ہوئی گھبرائی سی صورت لیے پوچھنے لگی،

"نہیں بیٹا مگر معاملہ کیا ہے!" اسکے چہرے کے بگڑتے ہوئے زاویے دیکھ وہ گویا ہوئی،

اسنے گہری سانس لی ان کی گھبرائی ہوئی شکل دیکھ کر،

کیونکہ قھرمان اپنے سے جڑے تمام لوگوں کا احترام اور ان کا خیال کرتا تھا

وہ گھر کا زمہ دار بیٹا تھا،

مگر افسوس یہ تھا اس بیٹے کی زندگی میں صرف قربانیاں تھیں،

شاید وہ قربانیاں دینا جانتا تھا،

"کچھ نہیں ہوا سائقہ بی، اللہ آپکے کھانوں میں مزید ذائقہ دے!" وہ اپنی آواز کو حد تک نارمل رکھنے کی کوشش کرنے لگا مگر وہ ناکام ہوا،

"مجھے پوچھنا تو نہیں چاہیے مگر کیا تم واقف ہو خالد بے کی بیٹی سے"

"میں نے آخری بار دیکھا تھا اس دن وہ درد سے تڑپ رہی تھی، اس نے ایک بیٹی کو جنما تھا"

وہ اپنی لو میں کہتی قھرمان سے پوچھ رہی تھیں،

اسکے قدم جو باہر جانے کے لیے عجلت کے عالم۔ میں مڑے تھے پل بھر میں ٹھہر گئے،

وہ کرنٹ کھا کر پلٹا،

اسکا چہرہ حیرانی کے پہاڑوں میں غرق تھا،

"کون سی بیٹی؟" قھرمان کو سانس لینے میں مشکل ہوئی،

سائقہ بی کے چہرے پر الجھتے تاثرات نے اسکی بات کو یقین میں بدل دیا

www.novelsclubb.com

وہ سمجھ رہی تھیں قھرمان جانتا ہو گا اس بارے میں اور ان کا ارادہ عورتوں کی طرح چغلی کرنے کا تھا،

ان کی خاموشی پر وہ فاصلہ ختم کرتا ان کے عین سامنے ایا،

اسکا انداز جنونیت سے لبریز تھا،

پہلی بار ایسا ہوا تھا،

"میں نہیں جانتی!" سائقہ بی نے دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کر دیے،

"کیا وہ حیا تھی؟" اسکی آواز لڑکھڑائی، باوجود اسکے کہ وہ لہجے میں استحکام برقرار رکھ سکے وہ ناکام۔رہا،

اسکے پوچھنے پر وہ بس اثبات میں گردن ہی ہلا سکی،

اور کچھ نہ بول سکی،

قھرمان نے اپنے لب بھینچ لیے،

حلق میں اٹکتا آنسوؤں کا گولا آنکھوں سے بہنے کے لئے تیار تھا،

اسکے دماغ نے سایقہ بی کی پہلی بات کو اسکے زہن میں پھینکا

اسلیے اسنے اس بابت دریافت کیا،

وہ نہیں جانتا تھا کہ حیا امید سے تھی،

یہ نیا انکشاف تھا اس کے لیے،

کیونکہ اسے بتایا گیا تھا کہ حیا مر چکی ہے،

"وہ بچی کیسی تھی؟" اسکی آنکھوں میں نرمی سی محبت تھی جیسے ایک باپ کی

آنکھوں میں ہوتی ہے،

اسکی باہیں تڑپ رہی تھیں کہ اسے گود میں اٹھا سکے،

اسکی آنکھیں شدت میں جکڑی تھیں کہ اپنی بیٹی کی شکل دیکھ سکے،

وہ کیسی ہو گی!

وہ اسکی اور حیا کی محبت کی نشانی تھی،

"وہ بچی صاف رنگت کی تھی، اسکی آنکھیں نیلے اور سبز رنگ کی تھیں!" انہوں نے زہن پر زور دیتے ہوئے اسے بتایا،

قھرمان نے تصور میں اس بچی کا نقشہ کھینچا،

تاکہ اپنے دل کو تسکین دے سکے،

"کیا آپ جانتی ہیں ان کی بیٹی کہاں ہے اب!" ایک امید کی سنگ وہ سایقہ بی کو دیکھنے لگا مگر دوسرے ہی پل ان کے ناآشنائی سے اٹھائے کاندھوں نے کہانی کو بالکل ماند کر دیا،

"وہ لڑکی شادی شدہ نہیں تھی!"

"کنواری تھی سب کی نظر میں"

"مگر ناجانے وہ کس کی اولاد تھی جو وہ اپنے شکم میں رکھے ہوئے تھی،

خالد بے نے تو شرمندگی کے مارے میدیات ہی چھوڑ دیا"

انہوں نے آگے سے خود اس بات پر اپنی رائے دینا فرض سمجھا،اور تاسف سے کہا،

قھرمان کو اپنی اولاد کو یوں گالی بنتا دیکھ خود پر غصہ ایا،

ناجانے سائقہ بی کی طرح کن کن لوگوں نے اسکی اولاد پر سوال اٹھائیں ہونگے،

ناجانے حیا نے کن کن کا سامنا کیا ہو گا اسکے بغیر وہ تو خاصی ڈرپوک سی معصوم سی لڑکی۔ تھی،

www.novelsclubb.com

کیا اسکی معصومیت معاشرے کے اٹھتے سوالوں نے چھین لی تھی،

یا پھر حیا مر گئی تھی، قھرمان کا دل پھٹنے لگا۔ سوچ کر ہی ابھی اسے، زندہ رہنے کی کرن ملی تھی کہ اس بات نے اسکا جگر چیر کر رکھ دیا،

وہ اس کی اولاد تھی، وہ جانتا تھا،

قھرمان نے مٹھیاں بھینچ لی، سختی سے اسکا دل کیا کسی گہرے دریا میں چھلانگ لگا کر

خود کو موت کے گھاٹ اتار دے،

کاش وہ مر جاتا یہ سننے سے پہلے،

کہ اسکی بیٹی گالی بن گئی ہے!

"خالد بے کی چھوٹی بیٹی میرے پاس آئی تھی میرے ہاتھوں میں ہی وہ پیدا ہوئی

تھی معلوم نہیں کہ وہ ناجائز تھی یا پھر۔۔۔" وہ ایک زہر خند سی نگاہ سائقہ بی پر ڈالتا

ہوا انہیں خاموش رہنے کی تنبیہ کر گیا،

اسکا صبر جواب دے چکا تھا،

اب وقت تھا کہ وہ حیا اور اپنی بیٹی کے لیے کوئی قدم اٹھائے،

اور شروعات اس نے کر دی تھی

www.novelsclubb.com

"وہ ناجائز نہیں تھی!"(وہ زمین کو گھورتے ہوئے ٹوٹے لہجے میں بولا پھر ایک گہری سانس کا وقفہ لیا)

"اسکی رگو میں پاشا خاندان کا خون ہے!"(اسنے اپنی جھکی آنکھیں اٹھائی اور سائقہ بی کو دیکھا اسکی آنکھوں میں کوئی شرمندگی کے آثار نہیں تھے بلکہ ایک سختی تھی وارننگ تھی کہ اب اسکے خلاف کچھ نہ کہا جائے جبکہ سائقہ بی کے دیدے اس بات پر پھیل گئے تھے جیسے ابھی باہر نکل آئیں گے، یہ حیران کن بات تھی)

www.novelsclubb.com

"وہ میری بیٹی ہے"(اسنے اعلانیہ کہا جیسے حویلی کی ہر دیوار کو گواہ بنا دیا ہو کہ حیا پاکدامن ہے اور عائشہ اسکی بیٹی ہے!)

پھر غراتے ہوئے شہادت کی انگلی دیکھائے انہیں باور کروایا، کہ وہ جس کو ایسا کہتی

ہیں وہ اس کی بیٹی ہے،

سائقہ نے بی نے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے حیرانی سے اسکا چہرہ دیکھا،

جو لمبے قدم اٹھاتا ہوا باہر نکل گیا تھا،

اب اسکا رخ یماش پاشا کے کمرے کی طرف تھا،

آج قھرمان جو شانت مزاج کا تھا آج وہ اپنا آپا کھو بیٹھا تھا،

اسکی اولاد گالی بن گئی تھی اور وجہ صرف اور صرف یماش پاشا تھا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

••••••»»»»»»

www.novelsclubb.com

"اس موی میں اینڈ میں ہیروئن مر جاتی ہے!" سلیم نے لیپ ٹاپ پر نظریں

جمائے ہی شانزے کو بتایا،

سلیم قدرے بہتر ہو گیا تھا، اور وجہ شانزے تھی،

شانزے نے مصنوعی عتابی سے اسے گھورا کیونکہ اسنے موی کا اسپائلر دے دیا تھا،

"سلیم میں تبھی تمہارے ساتھ موی نہیں دیکھتی تم بچپن سے ایسے ہی کرتے ہو!

"

وہ نروٹھے پن سے بولی وہ ابھی اس وقت ایک ٹیبل کے سامنے صوفے پر بیٹھے

ہوئے تھے،

ٹیبل پر لیپ ٹاپ رکھا ہوا تھا اور سلیم صوفے پر الٹی پالتی مار کر بیٹھے تھا جبکہ شانزے

نے

ٹیبل قریب کیے دونوں ٹانگیں ٹیبل پر رکھی ہوئی تھیں،

"میں نے تمہیں رونے سے بچالیا شانزے ورنہ تم نے رو رو کر میرا کاندھا گیلا

کر دینا تھا!" وہ کاندھے اچکاتا ہوا اپنے حق میں دلیل پیش کرنے لگا،

"شانزے ارسلان کہانیوں پر نہیں روتی!" اسنے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا،

جو محبت اور نرمی بھری آنکھوں سے اسکے چہرے کے ہر نقوش کو دیکھ رہا تھا،

"مگر میرے لیے روئی تھی!" سلیم نے آنکھیں چھوٹی کیے اسکے نقوش کا جائزہ لیا، اس بات پر شانزے کا چہرے کا رنگ پھیکا پڑتا چلا گیا وہ جو گردن موڑ کر اسے دیکھ رہی تھی،

اب گردن سیدھے کیے آنکھیں لیپ ٹاپ کی اسکرین پر جمالی

اور دونوں پاؤں کو زمین پر رکھا،

وہ خاصی سنجیدہ نظر آرہی تھی،

"شانزے!" وہ اسکے یو سنجیدہ ہونے پر تفکر کا شکار ہوا،

شاید شانزے کے لیے وہ لمحات بہت درد والے تھے جن کو یاد کرنے سے بھی شانزے کی روح میں تکلیف اٹھتی تھی،

"شانزے میرا مقصد تمہیں تکلیف دینا..." شانزے نے بیچ میں ہی اسکی بات کاٹ دی،

"گزری ہوئی باتیں گزری ہی رہیں تو بہتر ہو گا!" اسنے اپنے بالوں کو سمیٹا اسکی

شفاف گردن واضح ہو گئی اور اسکی گردن میں موجود وہ پتلی چین بھی،

سلیم نے اسکی گردن پر موجود اس چین کو دیکھا پھر گہری سانس بھری،

"یہ میں نے دی تھی نہ؟"

اس چین پر نظریں ٹکائے ہی اسنے سوال کیا،

شانزے نے اپنی گردن میں موجود اس چین کو چھوا، جو نہایت پتلی سی تھی اور چمک رہی تھی،

اور وہ سلیم کی نظروں میں اٹکی ہوئی تھی،

"اسنے نظریں جھکائے بس اثبات میں گردن ہلائی،

"میری دی ہوئی معمولی چیزیں بھی تم نے خود سے یوں لگائی ہیں ہے جیسے خزانے کی کنجیاں ہوں!" وہ تھکا سا مسکرایا، ایک اداسی تھی کہ اس نے اس محبت کو نظر انداز کیا تھا،

ایسی محبت جو نصیبوں میں جا کر ملتی ہے،

اسنے آنکھیں اٹھا کر سلیم کا چہرہ دیکھا، وہ محسوس کر سکتی تھی اسکے چہرے پر کس قسم کے سائے لہرا رہے تھے،

"سلیم تحفے اہم نہیں ہوتیں ان کو دینے والا شخص اہم ہوتا ہے"

"چیزوں سے کہاں سے محبت ہوتی محبوب تو دینے والا ہوتا ہے!"

اسنے الجھے لہجے سے کہا، پھر ہاتھ میں موجود کشن پر انگلیوں سے کچھ لکریں کھینچنے لگی،

یہ صرف اس لیے تھا کہ یہ موضوع ایسا تھا،

کہ شانزے نروس ہو رہی تھی،

یا پھر حیا کے مارے اسکی۔ جھکی آنکھیں آٹھ نہیں رہیں تھیں

یا پھر وہ ان چیزوں کو سامنے لانا نہیں چاہتی تھی،

"کیا میں اتنا معنی رکھتا ہوں تمہارے لیے!" دھیمی آواز میں استفسار کیا گیا،

شانزے کی دل کی دھڑکن تیزی سے بڑھی،

"ہمیں کوئی دوسری موی دیکھنی چاہیے!"

وہ زمین پر بیٹھ گئی اور لیپ ٹاپ پر سے موی۔ ہٹا کر دوسری لگانے لگی،

سلیم نے اسکے بالوں کو دیکھا،

پھر خالی نظروں سے لیپ ٹاپ کی اسکرین کو،

"شانزے! کیا اب بھی میں تمہارے اس عشق کے قابل ہوں!" اسکے پشت دیکھتا

وہ پوچھ رہا تھا،

لیپ ٹاپ پر چلتی اسکی مخروطی انگلیاں ٹھہر گئی،

اسکی نم آنکھوں پر لیپ ٹاپ سے نکلنے والی شعائیں گر رہی تھیں،

اسنے ممکن کوشش کی کہ موضوع تبدیل ہو جایے مگر سلیم بھی بات کا پکا تھا،

شانزے کی آنکھوں سے آنسو گرا،

پھر ایک لڑی بن گئی،

اسنے انگھوٹے سے آنکھوں کو رگڑ ڈالا،

کمرہ روشن تھا مگر اس وقت وہ روشن کمرہ اسے سیاہ رات جیسا لگا،

"شانزے میں بدبخت ہوں, مگر مجھ سے منہ نہیں پھیرو ایسے!" سلیم کا دل تڑپ اٹھا،

"شانزے سلیم پاشا نے آج تمہارے سامنے گھٹنے ٹیک دیے"

"تمہاری۔ محبت...!"

شانزے نے لمحے بھر کے بعد بولی اور بیچ میں اسکی بات کاٹ دی، نہایت بے رحمی سے،

"سلیم! جو تم سے محبت کرتی تھی وہ شانزے مر چکی ہے!" اسنے اپنے لہجے میں خود اعتمادی لانے کی کوشش کی مگر لہجہ استحکام نہ رہ سکا،

سلیم جانتا تھا جو اسنے کیا تھا وہ معافی کے قابل نہیں تھا،

اسنے ایک معصوم لڑکی کی محبت ٹھکرا دی تھی،

وہ۔ لڑکی جو صرف محبت کرنا جانتی تھی،

"تم جھوٹ بول رہی ہو!"

"ورنہ تم وہ سب نہ کرتی جو تم نے کیا،"

"آج سلیم پاشا جو یہاں بیٹھا ہے اسکے پیچھے تمہاری محبت ہے شانزے ورنہ میں مر گیا ہوتا!"

وہ بے بسی اور امید دونوں کے درمیان ڈول رہا تھا،

شانزے کا۔ایک۔جواب یا تو اسے بے بسی میں دھکیل دیتا یا امید کے سبز باغوں میں،

www.novelsclubb.com

"یہ میرا فرض تھا" اس نے کمزور لہجہ اپنایا،

اسکے لفظ بھی کمزور تھے،

اسکی بات پر سلیم استہزاء یہ مسکرایا،

وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی مگر سلیم کی نظروں کا حصار شانزے کے

ارد گرد ہی تھا،

"میں اس شانزے کا انتظار کرونگا جس سے سلیم پاشا کو محبت ہوئی تھی!" شانزے جانتی تھی یہ کتنا مشکل تھا

وہ پھر سے یہ سب دہرانا نہیں چاہتی تھی، یہ اسکی زندگی کا ڈراؤنا خواب تھا وہ اسے بھول جانا چاہتی تھی, یہ لفظ اسے عزیز ہوتے اور وہ خوش ہوتی اگر چند مہینے پہلے وہ اسکے منہ سے سنتی،

ممکن تھا وہ خوشی سے پاگل ہو جاتی،

مگر ابھی یہ لفظ اسے اذیت دے رہے تھے،

کیونکہ وہ آگے بڑھ جانا چاہتی،

اسکی نسوانی وقار اسے یہ اجازت نہیں دے رہی تھی کہ وہ قدم پھر سے لوٹ کر لے جائے،

www.novelsclubb.com

دماغ بھی سختی سے نفی کر رہا تھا، کیونکہ علی نے کہا تھا وہ کسی دوسری لڑکی سے محبت کرتا ہے،

اور جس شخص کا دل پہلے سے کسی کے قدم سے جم گیا اس دل۔ میں شانزے کی کیا حیثیت ہو گی؟

کیا وہ اس لڑکی کے مقام پر پہنچ جائے گی،

اسکا دماغ نفی کر رہا تھا،

مگر دل چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ اس بڑھتے ہاتھ کو نہ ٹھکرایا جائے،

وہ دل کی سن کر بہت زلیل ہوئی تھی،

اسنے دل پر دماغ کو ترجیح دی،

اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی،

اگر وہ یہاں بیٹھی رہتی تو یقیناً اپنے فیصلے پر کمزور پڑ جاتی،

سلیم نے اسے جاتے دیکھا پھر اپنی برابر والی نشست کو جہاں وہ کچھ دیر پہلے بیٹھی

ہوئی تھی،

پھر اسنے آنکھوں کو موند لیا،

وہ اسکی موجودگی اور خوشبو دونوں کو اس وقت محسوس کر رہا تھا اور وہ کچھ دیر انہیں

لمحات میں گزارنا چاہتا تھا،۔۔

وہ شخص وہ تھا جو خود ہی رحمت سے گر گیا تھا

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

••••••••»»»»»»

وہ تیزی سے چلتا ہوا یماش پاشا کے کمرے میں بغیر اجازت کے گھسا، یماش پاشا

راکنگ چیئر پر بیٹھے آنکھوں کو موندے ہوئے تھے،

اچانک اسکے یو آنے پر بھی نہ ہلے،

"بابا!!, مجھے آپ سے بات کرنی ہے،!" وہ انکی چیئر کے سامنے یونہی کھڑا ہو گیا،

اسنے اپنے لہجے کی سختی کو چھپانے کی کوشش کی،

کیونکہ وہ ادب کے کسی دائرے کو عبور کرنا نہیں چاہتا تھا،

"قہرمان ابھی کے لیے جاؤ!" انہوں نے دھیمے سے آنکھیں کھولتے ہوئے اسے واپس جانے کو کہا،

"بابا میری بیوی کہاں ہے!" وہ ان کے کہنے کے باوجود وہاں سے نہیں ہٹا اور ان کے سامنے کھڑا رہا،

اسکے پوچھنے پر انہوں نے کرسی کے ہتھوں پر مضبوطی سے ہاتھ جما لیے،

"قبرستان میں!"

www.novelsclubb.com

ایک ٹک سا جواب دیتے ہوئے وہ دوبارہ اپنی پرانی حالت میں بیٹھ گئے،

"مجھے سچ جاننا ہے بابا!" اسکی آواز پہلی بار تیز ہوئی،

جیسے ہی یماش پاشا کی سماعتوں سے یہ بات ٹکرائی وہ حیران ہوئے،

اگر علی اور سلیم اس جگہ ہوتے تو انہیں کوئی حیرانی نہ ہوتی،

مگر قھرمان؟

پاشا کا سب سے سلجھا ہوا، نرم مزاج رکھنے والا بیٹا یہ بات انہیں اپنی کرسی چھوڑنے پر مجبور کر گئی،

"یہ کس لہجے میں تم بات کر رہے ہو؟" وہ یک دم بھڑک ہی اٹھے قھرمان سے توقع کے برعکس لہجہ سن کر، یہ سچ ہے کہ بہت سے ماں باپ یہ کرتے ہیں جو اولاد زیادہ قربانی دیتی ہے اور اپنا دل مارتی ہے،

ماں باپ اس سے مزید قربانیاں مانگتے ہیں اور جب وہ تھک جائے تو اور منع کر دے تو وہ برا تصور کیا جاتا ہے اس کے برعکس ضدی اولاد کے مزید ناز اٹھائے جاتے ہیں،

اور وہ اولاد پھر زندگی بھر سب بہن بھائیوں کی خوشیوں کے لیے جیتی ہے،

کیونکہ کچھ لوگ پیدا ہی دوسرے کے لیے قربانی دینے کے لیے ہوتے ہیں،

"بابا میری برداشت ختم ہو گئی ہے!" اسنے دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کیے اپنے ہار

جانے اور صبر کا پیمانہ لبریز ہو جانے کی نشاندھی کی،

"قھرمان وہ تمہارا کل تھا اسے بھول جاؤ!"

انہوں نے قھرمان کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا،

باہر چلتی ہواوں کی تیز آوازیں بھرپور آرہی تھیں،

جیسے آندھی کے ساتھ بارش برسنے والی ہو،

کالی سیاہ گھٹا افق کو گھیرے ہوئے تھی،

اور موسم میں پیلاہٹ کے بعد اب سیاہی پھیل رہی تھی،

www.novelsclubb.com

"بابا میں آپ کی طرح ظالم نہیں ہوں!" اسنے جیسے کلہاڑی سے یماش پاشا کے سر کے دو ٹکرے کر دیے،

یہ لفظ اسے ازیت دیتے تھے،

اور کہنے والے اسکے اپنے ہی ہوتے،

سالوں پہلے سفیان کے منہ سے یہ جملہ سنا تھا،

اور آج اپنے بڑے بیٹے کے منہ سے،

یماش پاشا سانس ساکن کیے اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھنے لگے، پھر ایک زوردار گھونسا اسکے منہ پر جڑا جو اسکی ناک کے نازک حصے میں لگا،

اور ناک سے خون نکل ایا،

وہ اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا اسلیے پیچھے ہوا،

گردن جھکائے، اسکے سرخ سفید چہرے پر خون کی لکیریں پڑنے لگیں،

"جس باپ کو ظالم کہہ رہے ہو اسنے تمہارے لیے تم سب کے لیے خود کو آگ میں جھونک دیا!" ایک کرب تھا یماش پاشا کے لہجے میں، وہ ایک ایسے شخص کی طرح

تھے،

جو کوہ پیما ہو اور برپت کے ڈیتھ زون میں ہو، اور تمام زندگی کا سامان ختم ہو جائے

واپس جانے کا کوئی پوائنٹ نہ بچے،

اور وہ جانتا ہو اسے یہی رہ کر موت کر انتظار کرنا، نہ واپسی کی راہ ہے اور نہ زندگی کی

امید پر موت کے گہرے ہوتے سائے ہیں،

اونچے پربتوں کے درمیان نہتا وہ شخص جواب زندگی کی کرن کھوئے موت کا منتظر

ہے،

کیونکہ وہ جانتا ہے واپسی ممکن نہیں۔ہے،

www.novelsclubb.com

قھرمان نے ناک سے نکلتے اس خون کی لکیر کو دیکھا، انگلی سے چھو کر پھر ان کے یہ

بے جا احسان گنوانے پر طیش میں آیا،

"ہم میں سے کسی نے نہیں کہا تھا آپ ہمارے لیے قربانی دیں! اور اس کا بدلہ اس

طرح وصول کریں!"اب کی بار اسکا لہجہ تہذیب کے دائرے سے باہر نکل چکا تھا،

اسکی آواز بہت تیز تھی یماش پاشا پر جیسے کسی پورا کا پورا آسماں ڈھہ دیا،

باہر بڑھتے اندھیرے میں اضافہ ہوا ان ننھی بارش کی بوندوں کا،

جو آسمان سے زمین پر گر رہی تھیں،

قھرمان کی بات نے جیسے یماش پاشا کے جسم کو روح چھوڑنے پر مجبور کیا تھا،

وہ ان کا سب سے فرمانبردار بیٹا تھا اس سے وہ بغاوت کی امید نہیں چاہتے تھے،

اگر یہ کہا جائے یماش پاشا کا مان ٹوٹ گیا تھا تو بہتر تھا،

قھرمان نے ایک ہی لمحے میں اسکے سارے احسان اسکے منہ پر لپیٹ کر پھینک دیے

یماش پاشا کو یونہی لگا،

یماش پاشا کے حلق میں گلٹی اٹکی،اور آنسوؤں کا گولہ بھی،

وہ سچ میں اس بات پر لاجواب ہو گئے تھے،

کہنے والے نے سچ ہی تو کہا تھا!

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کسی نے قربانی مانگی تھوڑی تھی،اسنے توخود ہی یہ راستہ چنا تھا،دوسروں کے لیے،

"تم ٹھیک کہتے ہو!" یماش پاشا کا لہجہ اور مان ٹوٹ کر ہوا میں بکھیر گیا،ناز سے اٹھائے کاندھے دوبارہ ڈھلک گئے،

اور ایسا ماضی میں ایک ہی بار ہوا تھا اور آج دوبارہ وہ ہوا کہ یماش پاشا کے مغرور کاندھے ڈھلک گئے جیسے غرور خاک ہو چکا ہے،

اپنے پہلے فقرے کو کہنے کے بعد طویل خاموشی کا حصہ رہا اس گفتگو میں پھر یماش پاشا نے دوسرا فقرہ ادا کیا،

"محبت حد سے زیادہ بڑھ جائے تو ناسور بن جاتی ہے" یہ کہہ اسکی آنکھوں سے آنسو چھلکا اور وہ بستر پر بیٹھ گیا،

"اور آپ کی محبت میں زیادتی ہمارے لیے ناسور بن گئیں ہے آپ نے اپنے ڈر کی وجہ سے ہم سے ہمارے پیاروں کو دور کر دیا،بے وجہ کی حفاظتی تدابیر لگا کر ہمیں

www.novelsclubb.com

ہماری زندگی کا وہ حصہ جینے نہیں دیا جو سب کا حق ہوتا ہے!"اسنے ایک ٹھنڈی سانس خارج کی،اور شکوہ کیا،

پھر یماش پاشا کی طرف دیکھا،نہایت ہی شکستہ انداز میں یماش پاشا کو اس کا یہ باغی انداز اب بھی نہیں ہضم ہو رہا تھا،مگر اب کی بار کے جملے میں اسکا لہجہ قدرے نرم تھا،

شکستہ،اور تاسف سے ملا جلا تھا،

وہ کمرے سے باہر نکل گیا،

یماش پاشا نے آنکھوں میں جمع ہوتے آنسو کو دیکھا جو کھڑکی پر گر رہے تھے،

شاید آج افق بھی رو رہا تھا یماش پاشا کی حالت پر،

اس نے اپنے سے جڑے رشتوں کے لیے خود کو ختم کر لیا،

مگر آج وہی رشتے اسے ناسور بول کر آگے بڑھ گئے،

www.novelsclubb.com

اس وقت یماش پاشا کی حالت سمجھنے کے لیے ان سب چیزوں سے گزرنا پڑتا ہے جو پہلے تھیں،

وہ اس وقت دنیا کا سب سے غریب ترین انسان تھا،

جس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا،

کچھ بھی نہیں،

جن رشتوں کے لیے یماش پاشا نے اپنی زندگی کے ساٹھ ستر سال گزار دیے وہ محض خاک تھے جو ہاتھ سے پھسل گئے اب وہ اسکی تنہائی تھے،

www.novelsclubb.com

وہ سفیان جس کے لیے پہلی بار بندوق اٹھائی یماش پاشا نے،

وہ اولاد جس کے لیے اسنے سب کچھ کیا،

اب اسے احساس ہو رہا تھا اسنے خود کے لیے کیا کیا؟

اسنے اپنے لیے کیا جمع کیا،؟

کیا یہی سننے کے لیے اسنے اپنی پوری زندگی جرائم کی دنیا میں گزاری،

وہ نہ ایک اچھا باپ بن سکا

نہ ایک اچھا بھائی،

اور نہ ایک اچھا شوہر،

محبت کے باوجود آج وہ یہاں کھڑا تھا،

اسے زندگی نے کچھ بھی نہیں دیا، نہ اسکی محبت،

نہ اسکا ساتھ اور نہ ماں باپ کا پیار،

نہ ہی چاہے جانے کے گھمنڈ نا ہی ایک پر سکون بھرے لمحے،

وہ ساری حالت جنگ میں ہی رہا، اور اب جب وہ بہت برا بن چکا تھا تو سب نے اسے

ظالم کہہ کر چھوڑ دیا،

سب نے،

آج یماش پاشا کو اپنی بے بسی پر صرف رونا آیا،

صرف اور صرف رونا،

سب نے مل کر ایک یماش پاشا کو ظالم بنا دیا تھا،

اور وہ حالات کے ان چکرویوں بس دھنستا ہی چلا گیا،

اور جب واپسی کا وقت ہوا تو بہت دیر ہو چکی تھی، اور اسکے ساتھ کے لوگ جن پر

اسے بہت مان تھا اسے چھوڑ کر جا چکے تھے،

وہ بس اب سفر میں تنہا تھا اور مر جانے کی خواہش کیے ہوا تھا،

کہ جب میں شب ہجراں کاٹ آیا،

تو دیکھا راستے سبھی بند تھے سارے،

میں جانا چاہتا تھا گھر واپسی،

دیکھا تو واپسی کی راہ بھی تحلیل تھی،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

گاڑی سنسان اور ویران روڈ پر پھسلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی،

اس وقت گاڑی میں ماسوائے خاموشی کے کچھ بھی نہ تھا،

وہ کھڑکی سے اس پار سیاہ بادلوں کو دیکھتی جو اب برس رہے تھے،

سامنے ونڈ وپر آتا پانی بار بار صاف ہوتا اور لمحے بعد منظر دھندلا جاتا،

اچانک موسم میں تبدیلی ہوئی تھی،

"علی کچھ دیر یہی گاڑی روک دو" وہ چند لمحے خاموشی کے بعد بولی یہ پہلی گفتگو تھی

جو ان دونوں کے درمیان ہوئی،

علی نے گردن گھما کر اسے دیکھا، پھر دوبارہ ونڈ وپر نظر جمالی،

وہ وہاں رکنا نہیں چاہتا تھا مگر المیرا کے کہنے پر گاڑی سائڈ میں روک دی،

المیرا نے گاڑی کا شیشہ نیچے کرنا چاہا تو علی نے اسے روک دیا،

"یہ کیا کر رہی ہو پانی اندر آئے گا!"اسنے فکر مندی سے ٹوکا،

"المیرا کے ہاتھ لمحے بھر کو تھمے پھر ایک اچاٹ سی نگاہ اس پر ڈالی۔۔

علی نے اسے اس متعلق نہیں بتایا تھا کہ وہ لڑکی کون تھی،اسے تجسس ضرور تھا مگر وہ پوچھنا نہیں چاہتی تھی،

وہ علی کی خاموشی کا احترام کرتی تھی،۔ ممکن تھا وہ اسے خود بتائے گا،

"علی میں کچھ دیر یہاں ٹھہر سکتی ہوں،؟"اسنے نا جانے اس وقت کیوں یہ بے تکا سوال کیا،

علی نے کاندھے اچکا یے وہ اس وقت اپنے ماضی کو کھنگالنے لگا تھا تو کیوں وہ اسے یہاں رکنے پر مجبور کر رہی تھی،

اسنے بس ایک تاسف کی نگاہ گھمائی،

مگر وہ بغیر کچھ کہے بغیر کچھ سنے دروازا کھول کر نیچے اتر گئی،

یہ جگہ شناسا تھی یہ وہی جگہ تھی جہاں سفیان اور شائستہ کا گھر تھا،

علی نے انھی پتھروں کے وسط میں گاڑی روکی تھی پھر چند دور جانے کے بعد اسنے ایک خوبصورت گھر دیکھا تھا،

علی تذبذب کا شکار ہوا اور خود بھی گاڑی سے نیچے اترا، انکے پاس چھتری نہیں تھی, کیونکہ بارش ہو جائے گی اس بات کا اندازہ نہیں تھا انہیں،

وہ دونوں کھلے آسمان کے نیچے کھڑے تھے، اور المیرا خالی نظروں سے دائیں جانب بنے اس پتھریلے راستے کو دیکھ رہی تھی،

جو اوپر کی طرف جاتا اور اوپر ایک کھلا میدان سا حصہ تھا،

جبکہ اسکے عین سامنے ایک سیدھا روڈ جا رہا تھا،

"المیرا مجھے سمجھ نہیں آ رہا ہم یہاں کیوں رکے ہیں؟" گہری سانس لیتے ہوئے اسنے المیرا کو دیکھا،

وہ دونوں بارش کی بوندوں کے حصار میں تھے،

مگر بارش اتنی تیز نہیں کے کپڑے مکمل بھیگ جائیں،

ہلکی بوندا باندی تھی،

مگر کوئی نہیں جانتا تھا یہ بوندا باندی کب زور پکڑ لے،

"میں بھی نہیں جانتی!" اسنے کاندھے اچکایے، جیسے یہ وادیاں اسے بلاتی ہوں،

وہ گھر اسے صدائیں دے رہا ہوں کچھ دیر رک جانے کی،

المیرا کا دل گھبرانے لگا اسے گھٹن ہونے لگی،

جیسے کچھ برا ہو جانے کا احساس ہو،

"المیرا ہمارے پاس وقت نہیں ہے ہمیں مار دن...." اسکی آدھی بات کو بیچ میں

ہی کاٹ دیا المیرا نے،

اسے علی کی طرف سے کوئی خوف تھا،

دل کی دھڑکن سست ہوتی جا رہی تھی،

جیسے وہاں جانے کوئی انہونی ہو جائے گی،

شاید علی چلا جائے گا دور۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسنے اس کھلی فضا میں گہرا تنفس بھرتے ہوئے علی سے کہا,

"ماردن مت جاؤ!, ہم گھر چلتے ہیں، بلکہ ہم پاکستان چلتے ہیں، یہاں سے دور سب چیزوں کو یہی چھوڑ دوں" اسنے ہم کہا علی نے اسکی گفتگو سنی، اسکی آنکھوں میں آنسو جمع تھے،،

وہ کوشش کرتی تھی کہ وہ روئے نہ،

مگر کیوں اسکی آنکھوں سے آبشار بہنے لگتے،

ناچاہتے ہوئے بھی وہ جزباتی ہو جاتی،

شاید یہ اسکی ماضی میں ہونے والی باتوں کا نتیجہ تھا،

کہ وہ بہت جلدی ڈر جایا کرتی تھی،

اسنے اپنی زندگی میں سب کچھ کھو دیا تھا، اب وہ علی کو کھونا نہیں چاہتی تھی،

اسلیے وہ کسی معصوم بچے کی طرح علی کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کرنے لگی

www.novelsclubb.com

کہ وہ واپس اسکے ساتھ چلے،

"المیرا مجھے سچ جاننے کا حق ہے! تم جانا چاہتی ہو چلی جاؤ ویسے بھی ہمارے راستے تو جدا ہی ہیں!" اسنے تھوڑی سنجیدگی دکھائی،

پھر کہا، اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی، بارش کی ننھی بوندیں اسکے گالوں پر گرتی تھی، اور کچھ اسکے داڑھی کے بالوں میں اٹک جاتی تھیں،

المیرا نے مایوسی سے اپنے لب بھینچے،

اسے اس وقت علی پر غصہ بھی آیا، وہ اندازہ۔ نہیں کر سکی اس وقت اسے غصہ زیادہ تھا یا علی کو کھونے کا ڈر!

www.novelsclubb.com

"علی تم سمجھ کیوں نہیں رہے!" وہ جھنجھلاہٹ اور غصے میں دبی دبی آواز میں غرائی ،وہ۔ جلد غصہ ہو جایا کرتی تھی،

"میں کیا نہیں سمجھ رہا المیرا؟" اسنے المیرا کا بازو تھاما،

پھر اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا،

اسکی گرفت سخت نہیں تھی،

"ہاں تمہیں راستے الگ ہی کرنے چاہیے! آخر کو علین تمہارا انتظار کر رہی ہو گی، اور نا جانے کتنی تمہاری مرضی کی لڑکیاں!" وہ اس پر جیسے غصہ ہو گئی، علی کو اسکے بدلتے موڈ دیکھ کر ایک پل۔ کو بھی حیرت نہیں ہوئی،

وہ ایسی ہی تھی،

ایک پل میں غصہ،

ایک پل میں فکر مندی،

ایک پل۔ میں رونا،

اور ایک پل میں محبت...

اسکے ذہن میں آخری حرف ثبت ہوا،

محبت،

وہ کچھ دیر اسکا خفا چہرہ دیکھتا رہا،

www.novelsclubb.com

پھر گہری سانس لی، وہ اتنا شانت مزاج نہیں تھا جتنا وہ المیرا کے سامنے ہوتا تھا،

"تم چاہتی کیا ہو مجھ سے؟" اسنے بازوؤں کو لپیٹتے ہوئے پوچھا،

"تمہیں یہ بات سمجھ کیوں نہیں اتی؟" وہ اب کی بار چینخی تھی،

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا مجھے صاف لفظوں میں سمجھاؤ!" وہ بھی ڈھٹائی کی حد پر تھا, وہ ہنوز یوں ہاتھ باندھے اسکے سامنے کھڑا تھا،

"علی تم کبھی نہیں سمجھ سکتے" اسنے بے بسی سے کاندھے ڈھلکایے شاید یہ محبت ایک طرفہ تھی،

www.novelsclubb.com

وہ جانے کے مڑی،

ہوائیں بہت تیزی سے چل رہی تھیں،

اتنی کے سب کچھ اڑا لے جائیں گی،

وہ اپنی جگہ مبہوت سا کھڑا اسکی پشت دیکھتا رہا،

"آئی لو یو!!المیرا"المیرا کے قدم دھڑکن سب ایک ساتھ رکے،

اسنے مٹھیاں بھینچ لی،وہ یہ امید نہیں کر رہی تھی،

اسنے گردن گھمائی،

"آئی ریلی لو یو!"اسنے اپنی دونوں باہیں پھیلاتے ہوئے اپنی محبت کا اظہار کیا،

المیرا کو لگا میں قوس وقزح کے رنگ بکھر گئے،وہ اپنے پیروں کو زمین پر نہیں محسوس کر پا رہی تھی،

www.novelsclubb.com

"المیرا"

"المیرا"

اسنے دیکھا کوئی اسکے بازوؤں کو جھنجھوڑ رہا ہے وہ تخیل کا منظر ہوا میں تحلیل ہوا اور

کسی نے اسے زمین پر پٹک دیا،

سامنے علی یونہی کھڑا تھا،

بات ابھی بھی وہیں کی وہیں تھی،

وہی علی وہی المیرا،

وہ اظہار محبت تو بس تخیل کی دنیا کی حسین ترین چیزوں میں سے ایک تھا اب سب

غائب تھا،

وہی بے رخی،

دوری،

اور فاصلہ تھا دونوں کے مابین،

وہی ان کہی محبت جس کا اظہار ابھی باقی تھا،

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟"۔اسکے ماتھے کو نرمی سے چھوتے اس نے استفسار کیا

www.novelsclubb.com

،بارش کی بوندیں تیزی سے گر رہی تھیں اب،

گاڑی کا دروازا المیرا کی جانب والا یونہی کھلا تھا،

اور ہیڈ لائٹس بھی روشن پڑی تھی،

المیرا بس اثبات میں گردن ہی ہلا سکی،

"تم اگر مارد ن نہیں جانا چاہتی تو مت جاؤ!" اسنے فیصلہ المیرا پر چھوڑا اب انکے بال نیم گیلے ہونے لگے اور کپڑے بھی بھیگ رہے تھے،

"علی ہم۔ساتھ جائیں گے!" وہ بغیر کچھ مزید کہے آگے نکل گئی،

اسے اپنی سوچ پر شرمندگی بھی ہوئی،وہ باتیں کہاں سے کہاں جوڑ رہی تھی،۔حالانکہ ایسا کچھ نہ تھا،

یہ جزبات ایک طرفہ۔تھے علی کو تو فرق بھی نہیں پڑتا اسکے ہونے نہ ہونے سے،

وہ گاڑی میں بیٹھ گئی علی کاندھے اچکاتا اسکے پیچھے ایا،

ابھی اسکے زہن میں بس یہ جنون تھا کہ کسی طرح وہ خالد بے تک پہنچ جائے،اسکی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت محض زینب سفیان اور شائستہ اور ماضی میں گھومتے کرداروں کے گرد اٹک گئی تھی،

ابھی وہ اگر کچھ محسوس کرنا بھی چاہتا تھا تو نہیں کر پا رہا تھا،

کیونکہ وہ اس وقت اپنے سب سے تکلیف دہ دور سے گزر رہا تھا مگر اتنی عجلت کے عالم۔میں بھی اسنے المیرا کے لیے وہاں گاڑی روکی تھی،

وہ نہیں جانتا تھا وہ کب المیرا کی باتوں کا پابند ہو گیا تھا،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

"شانزے وہاں سب ٹھیک ہے نہ؟"کان سے فون کو لگاتے ہوئے نہایت مضطرب انداز میں گویا ہوئی،

اب اتنے گھنٹوں بعد اسکی کال آئی تھی،

شانزے کے پاس،

مگر اسکا لہجہ بہت گھبرایا ہوا تھا،

کل اسنے کال نہیں کی تھی، مگر آج وہ خود کو روک نہ سکی،

"ہاں خنسا سب ٹھیک ہے!" وہ بستر پر بیٹھی تھی، ابھی وہ سلیم کو انکار کر آئی تھی،

ابھی اسکا دل بہت بھاری تھا،

جب خنسا کی کال ائی، اسنے کال نہیں اٹھانی تھی مگر نا جانے کس احساس کے تحت

اسنے کال۔اٹھالی تھی،

اسکی نظر سامنے ایک پرندے کے جوڑے پر تھی جو اسکی کھڑکی کے پاس بیٹھا بارش

سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا،

وہ کان سے فون لگائے ان چڑیوں کو دیکھتی رہی،

پھر شانزے گرم بستر چھوڑ کر اٹھی،

"وہ میں بابا کے لیے فکر مند ہوں!" خنسا نے بہانہ بنایا،

شانزے نے فون اسپیکر پر کیے ٹیبل پر رکھا،اور کھڑکی کا شیشہ کھولنے لگی،

تاکہ ان چڑیوں کے جوڑے کو کمرے میں کر لے،

وہ سردی سے تھر تھرا جو رہے تھے،

"تم فکر کیوں کرتی ہو خالد بے محفوظ ہیں یہاں،اور ویسے بھی وہ ماردن میں ہیں

ابھی!"اسنے ان چڑیوں کے جوڑے کو اٹھایا جو نیلے رنگ کی چھوٹی چھوٹی سی تھی،

اسنے دونوں کو اپنے ہاتھ میں پکڑا نہایت نرمی سے،

"بابا میدیات میں کیوں نہیں ہیں؟"اسے تھوڑا تجسس ہوا،

"تم ننھے پرندے اب تم دونوں محفوظ ہو!"اسنے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا پھر ایک

باکس میں اسنے دونوں پرندوں کو رکھا،

وہ ساتھ ساتھ خنسا کی بات سن رہی تھی،اور ان پرندوں کے رہنے کا انتظام بھی کر

رہی تھی،

وہ بہت نرم دل لڑکی تھی،

"میں جانتی نہیں ہوں مگر قھرمان بھائی بہت اپ سیٹ تھے انہیں دیکھ کر معلوم نہیں کیوں!" شانزے نے ان دونوں کو ایک باکس میں رکھا اور اوپر دو سوراخ کر دیے تاکہ انہیں سانس لینے میں آسانی ہو۔

قھرمان کا نام سن کر خنسا کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی، کیا وہ اسے آج بھی یاد تھی،

اسنے دل پر رکھا،

چند لمحے خاموشی میں رہے، شانزے کو لگا کال کٹ گئی ہے اسلیے جھانک کر دیکھا،

مگر کال ابھی بھی جاری تھی،

"خنسا خالد کہاں کھو گئی؟" اسنے تیز آواز میں کہا،

باہر سے گزرتے قھرمان کے قدم رکے،

قھرمان کا کمرہ شانزے سے تھوڑا آگے تھا،

جب اسکے کمرے سے آواز آئی تو نا جانے کیوں قھرمان کے قدم منجمد ہوئے تھے،

وہ چھپ کر باتیں سننے کا عادی نہیں تھا،

مگر آج وہ رکا تھا، شاید جس کی تلاش تھی وہ ایک قدم ہی دور تھی اس سے،

"کہیں نہیں کھوئی! بس بابا کی یاد آرہی ہے!" اسکی آواز نم ہو رہی تھی جیسے وہ رونا چاہتی تھی،

شانزے باکس ایک طرف رکھتے ہوئے اب فون اٹھائے پاس آئی،

"خنسا؟؟" وہ رو رہی تھی یہ شانزے یہ بات جانتی تھی،

مگر دوسرے لمحے وہ کوئی بات پوچھتی تیزی سے اسکا دروازا کھلا، کوئی بہت عجلت کے عالم۔ میں کمرے میں آیا تھا،

وہ اس کے اچانک آجانے پر ایک لمحے کے لیے رکی،

وہ خالی نظروں سے قھرمان کی صورت دیکھنے لگی جو بغیر اجازت اسکے کمرے میں آیا تھا،

"سب ٹھیک ہے؟" شانزے نے نہایت ناگواری سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا،

کیونکہ بغیر اجازت کسی کے کمرے میں یونہی آجانا بے ادبی ہے،

"شانزے تم کس سے بات کر رہی ہو؟" وہ سانس روکے شانزے کی طرف دیکھنے

لگا، پھر اسکے فون کو،

جس پر گنتی بڑھتی جا رہی تھی،

"شانزے؟؟" وہاں بڑھتی خاموشی نے خنسا کو بولنے پر مجبور کیا،

قھرمان کی سماعتوں سے وہ آواز ٹکرائی جو وہ لاکھوں کے مجمع میں بھی آرام سے

پہچان سکتا تھا،

قھرمان کو اپنا جسم ڈھیلا پڑتا محسوس ہوا،

خون کی ایک نئی لہر جیسے جسم میں دوڑی تھی،

طمانیت سے اسنے فون پر جھانکا،

"کیا یہ؟" وہ اٹکا، اسکی آنکھوں میں آنسو آنے لگے،

اسکا جسم کانپ رہا تھا،

جیسے کوئی بچہ بچپن میں میلے میں بچھڑ جائے اور سالوں بعد گھر پہنچے بالکل ویسی خوشی

ویسا ہی سکون اس وقت قھرمان کی آنکھوں میں تھا،

"یہ میری دوست ہے! خنسا خالد!" اسنے نام بتایا، مگر اسے قھرمان کے اس رویے

سے بالکل سمجھ نہیں آئی،

اسنے گہری سانس لی تشکر آمیز نگاہ آسمانوں پر ڈالی،

کال شانزے نے کاٹ دی تھی،

"بھائی آپ ٹھیک ہیں؟" وہ دو قدم آگے آئی، اور قھرمان کی شکل دیکھی،

جس پر بہت سے تاثرات کا ملاپ تھا،

وہ ہنس بھی رہا تھا اور رو بھی رہا تھا، اسکی آنکھوں میں آنسو تھے مگر لبوں پر مسکراہٹ

تھی،

"شانزے وہ نہیں مری! وہ زندہ ہے!" اسنے شانزے کے بازوؤں کو جوش سے تھاما اور اسے ایک گول چکر گھما دیا۔

شانزے ابھی بھی ان باتوں سے بے خبر تھی، قھرمان کے اس جوش نے اسکے چہرے پر اس کٹھن وقت میں بھی ایک خوبصورت مسکراہٹ سجا دی تھی،

"قھرمان بھائی کون؟؟" وہ مسکراتے ہوئے پوچھتے ہوئے نہایت دلچسپی سے اس کی سبز آنکھوں میں دیکھنے لگی جہاں امیدوں کا سمندر تھا،

"میری بیوی شانزے! میری بیوی!" اسے پھر یقین نہ آیا، جیسے کسی کے مرنے کی خبر پھیلی ہو اور وہ زندہ لوٹ آئے!

اسنے اپنے انگھوٹے سے آنسوو کو صاف کیا,

شانزے کو لگا قھرمان شاید مزاق کر رہا ہے،

پھر ایک فاتحانہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسنے آسمان کی طرف دیکھا جیسے شکریہ ادا کیا ہو،

اور کمر پر ہاتھ رکھے اسنے پھر گہری سانس بھری،

www.novelsclubb.com

"کون سی بیوی؟" شانزے نے شاک آنکھوں سے انہیں دیکھا نرم نرم سا تجسس بھی تھا انکھوں میں اور ساتھ ساتھ بات سمجھنے کے آثار بھی،

شاید وہ بات سمجھ چکی تھی، بس تصدیق چاہتی تھی، اسنے شیشے میں خود کو دیکھا،

پھر سے مسکرا دیا،

"حیا خالد میری بیوی!" ایک اعتماد سے اسنے گردن گھما کر شانزے کا چہرہ دیکھا، اسکا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا،

"اس کا مطلب..." وہ نتیجے تک پہنچ چکی تھی اب اسکی خوشی کے مارے چیخ نکلی، وہ اچھلی پھر گرم جوشی سے قھرمان کو گلے لگایا،

"بھائی آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا!" اسنے شکوہ کیا،

"پہلے تمہارا بھائی زنجیروں میں قید تھا آج اسنے مجبوری کی وہ زنجیر توڑ دی ہے!" اسنے طمانیت بھرا سانس کھینچا اور آنکھوں میں آتے آنسو پونچھ ڈالے،

"میں باقی سب کو بتاؤ؟" اسنے اجازت مانگی، مگر قھرمان نے منع کر دیا،

"جب وہ میرے ساتھ ہو گی تب میں خود اسے سب کے سامنے قبول کرونگا، میں نہیں چاہتا کہ اب کوئی دشواری آئے" اسنے شانزے کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا،

رسانیت سے،

ساتھ ساتھ اسکے لہجے میں ایک استحکام بھی تھا،

"تو کیا آپ لندن جائیں گے؟" وہ قہرمان کی شکل تکنے لگی،

"کیا وہ وہاں ہے!" اسنے چہرے پر خوشگوار بھری حیرت لیے سوال کیا، جس پر شانزے نے اثبات میں گردن ہلائی،

"رکیں میں آپ کو ایڈریس بھیجتی ہوں" اسنے اپنا فون اٹھایا اور ٹھک سے خنسا کا ایڈریس اسے بھیج دیا وہ نہیں جانتا تھا یہ سب اتنی آسانی سے ہو گا،

وہ جس کی تلاش تھی اسے نگر نگر وہ اسکے گھر میں ہی موجود تھا،

"میں نے سوچا تھا میں اس سرزمین پر دوبارہ قدم۔ نہیں رکھوں گا مگر..." اسنے فون پر چمکتے اس ایڈریس کو دیکھا،

"تمہارے لیے تو سات سمندروں کو بھی پار کر جاؤ!"

شانزے قھرمان کے لیے خوش تھی، وہ ایک پل بھی اس کمرے میں نہ رکا، جیسے اسے بہت خوشی تھی بالکل ایسی خوشی جیسے عید آنے کی ہوتی ہے،

شانزے نے قھرمان کی پشت دیکھی پھر اس ڈبے میں موجود پرندوں کی طرف ائی،

"میں سب کے لیے بہت خوش ہوں ننھے دوستوں مگر کیا میرا حق نہیں ہے خوشیوں پر؟" وہ تلخی سے مسکرائی،

سلیم نے اس سے کہہ دیا تھا کہ وہ اس کا انتظار کر رہا ہے مگر وہ واپس جانا نہیں چاہتی تھی،

کیونکہ وہ سمجھتی تھی کہ پہلی محبت کبھی بھولی نہیں جاسکتی،

اور یہ کہ اگر کبھی وہ لڑکی واپس آگئی جس سے سلیم کو محبت تھی،

یہ ممکن نہ تھا مگر ایسا ہو گیا تو شانزے کی وجہ سے سلیم کے قدم بندھ جائیں گے،

وہ اسکے قدم باندھ کر یوں رہنا نہیں چاہتی تھی،

وہ کسی کی دوسری پسند نہیں بننا چاہتی تھی،

اسنے سوچ لیا تھا وہ کبھی شادی نہیں کرے گی،

اور۔نہ ہی کبھی سلیم کے پاس جائے گی،

کیونکہ وہ خود کو دوسرا آپشن کبھی تسلیم نہیں کر سکتی تھی،

جب اسکی محبت ٹھکرادی گئی اور یہ سب سے بڑی تزلیل تھی اسکی اور اسکی محبت کی،

شانزے اب کبھی پلٹ کر نہیں دیکھے گی کیونکہ اسے اپنی عزت پیاری تھی،

عزت کو کھو کر عشق کیا تو کیا کیا؟

اسکا وہ مان تو کب کا ٹوٹ گیا،

اسنے اپنی الماری کے اندر لٹکتا ہوا وہ ویڈنگ ڈریس دیکھا جو سفید رنگ کا تھا،

اجلا سفید..!

اسکے ہاتھ میں ابھی بھی ان پرندوں کا ڈبہ تھا،

"ممکن ہے تم یونہی پڑے خراب ہو جاو! میں تمہیں کبھی پہن نہ پاؤں!" اسنے اپنی آنکھوں میں آتے آنسو کو روکنا چاہا مگر پھر بھی اسے اپنی حالت پر رونا ایا،

خود سے خود کی جنگ،

پھر اسنے بے رحمی سے آنسو پونچھ دیے،

"شانزے ارسلان مر جائے گی مگر عزت نفس کو برباد نہیں ہونے دے گی!"

معاملہ انا کا آجائے تو کونسی محبت کیسی محبت!

پرندے اپنے پروں پھڑ پھڑانے لگے،

اسنے ان کو دیکھا پھر نیچے ان کے لیے کچھ کھانے کے لیے لینے گئی،

وہ شانزے ارسلان تھی،

جس کو خود سے پیار تھا،

وہ خود کو دوسرا آپشن کبھی قبول نہیں کر سکتی تھی,

اگر وہ آج زندہ ہوتی تو سلیم آج اسکے ساتھ ہوتا، یہی بات اسے تنگ کر رہی تھی،

اگر وہ ساری زندگی نہ ملتا تب بھی اسے تکلیف نہ ہوتی جتنا یہ سن کر ہوئی تھی کہ سلیم نے خود کے لیے کسی دوسری لڑکی کا انتخاب کر لیا تھا، یہ جانتے ہوئے بھی کے شانزے کو اس سے محبت تھی،

ہم کسی کو زبردستی مجبور نہیں۔ کر سکتے کہ وہ بھی ہمارے لیے ہم جیسے جزبات رکھے,

مگر جب آپ کو معلوم ہو جایے وہ شخص آپ کا نہیں ہے تو اپنے قدم پیچھے کر لیے جائیں،

کسی کے لیے آپشن بننے سے بہتر ہے کہ آپ محبت کو پس پشت ڈال دیں،

کیونکہ بقول شانزے کے اگر ایک بار آپ کسی کے لیے آپشن بن جائیں تو وہ صرف وقت آنے پر ہی آپ کے پاس آئے گا اور جب اپ کو اسکی ضرورت ہو گی تو وہ آپ سے دور ہو گا،

وہ شانزے تھی جس کو دوسرے لوگوں کے سامنے رونا پسند نہیں تھا مگر وہ سلیم کے لیے روئی تھی،

اور اس نے اس کی محبت کو ٹھکرا دیا،

اسکا نسوانی وقار بری طرح مجروح ہوا تھا،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

"ہاشم کا ارادہ ہے وہ اپنے بندوں کے ساتھ آپ پر اور اس حویلی پر چڑھائی کرنے والا ہے!" معظم کو اجازت ملی تھی کمرے میں آنے کی،

اور آتے ہی اسنے پہلی یہ خبر سنائی تھی،

یماش پاشا اپنی اسی راکنگ چیئر پر ماتھے پر اپنی انگلیاں جمائے گہری سوچ میں گم تھے،

جیسے وہ زندگی سے بہت تھک چکے ہوں،

"ہمیں اپنی فورسز تیار کرنی چاہیے! میں نے جینک اور احمت کو بھیجا ہے وہ کچھ اصلحہ مزید لینے گئے ہیں یہ کافی نہیں ہے!" معظم نے جواب نہ ملنے پر مزید تفصیل بتائی مگر وہاں صرف خاموشی تھی،

اور خاموشی ہی رہی،

وہ اپنی اسی حالت میں بیٹھے رہے کئی ساعتوں تک،

معظم ان کی صورت دیکھتا کبھی وہ ہاتھ جو ماتھے پر تھا،

اسے لگا شاید یماش پاشا کی روح پرواز کر گئی ہے کیونکہ ان کے جسم۔میں بالکل بھی جنبش نہیں ہوئی تھی،

وہ دو قدم آگے کو بڑھا!

"بابا؟؟"اسنے جھک کر یماش پاشا کا چہرہ دیکھنا چاہا پھر انگلی سے ان کی انگلیوں کو چھوا

،

وہ یک دم تیزی سے آنکھیں کھول گئے،

ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی،

معظم پیچھے ہو اڈر کر،

پھر یماش پاشا نے گہری سانس لی اور معظم۔کے تاثرات دیکھے،

"میں سمجھا..."وہ تھوڑا شرمندہ سا نظر آیا اسلیے آدھی بات منہ میں دبالی،

"کہ۔یماش پاشا مر گیا؟"انہوں نے اسکے آگے بات جوڑی پھر نخوت سے گردن

جھٹک کر تلخ مسکراہٹ چہرے پر سجالی،

"میں اپنے دشمن کو مارے بغیر کیسے مر سکتا ہو معظم!!"

یہ انداز بہت شکستہ۔تھا،

پھر ایک خالی نگاہ معظم۔کی طرف گھمائی،

"میرے بیٹوں کو اس حملے کی خبر نہ ہو! میرے بیٹوں کو اور شانزے اور اس لڑکی کو (انکا اشارہ المیرا کی طرف تھا) ان سب کو ایک محفوظ مقام پر پہنچا دو معظم!"

وہ جانتے تھے اگر حملے کی خبر علی سلیم یا قھرمان میں سے کسی کو ہو گئی تو وہ ان کے شانہ بشانہ لڑیں گے اور وہ یہ نہیں چاہتے تھے،

معظم نے یماش پاشا کا چہرہ دیکھا، جہاں الوداعی ملاقات کا اثر تھا،

"کیا تم نے سنا نہیں؟" اسکے خاموش رہنے پر وہ گرج دار آواز میں گویا ہوئے،

ان کے پوچھنے پر اسنے فورا اسے اثبات میں گردن کو جنبش دی،

"میں انہیں محفوظ مقام پر پہنچاوں گا!" وہ یونہی پیچھے ہوتا گیا،

یماش پاشا نے اسے لمحے بھر کے لیے روکا،

"معظم!،"

وہ دوبارہ آواز دیے جانے پر قدموں کو روکتے ہوئے پلٹا،

جہاں وہ اپنی راکنگ چیئر سے کھڑے ہو کر اپنی باہیں پھیلائے ہوئے اسے گلنے لگنے کا کہہ رہے تھے،

وہ اشارہ سمجھتا جھٹ سے بھاگ کر ان کے گلے سے جا لگا،

"میری قبر میرے سفیان کے برابر میں بنانا!" وہ یماش پاشا جو مضبوط تھا آج ٹوٹ گیا تھا، معظم رونے لگا یماش پاشا کی بادشاہت ختم ہو جانے کو تھی،

www.novelsclubb.com

"آپ ہمیں چھوڑ کر مت جائیں!" وہ روتا ہوا کہہ رہا تھا ایک بڑا چوبیس پچیس سال کا مرد رو رہا تھا، یہ وہ بچے تھے جن کو یماش پاشا نے سڑکوں سے اٹھا کر پالا تھا، جو غربت میں اکیلے شام و دن بسر کرتے تھے،

انہیں پڑھایا لکھایا اور اپنی اولاد جیسے محبت کی،

یہ اسکا اچھا سائڈ تھا،

وہ برا بنا بھی دوسروں کی وجہ سے تھا،

اگر کہا جائے کہانی کا سب سے ظالم اور سب سے مظلوم کردار یماش پاشا ہے تو غلط نہ ہو گا،

وہ یماش ہی تو تھا جس نے اپنے خاندان کے لیے قلم چھوڑ دیا تھا،

وہ یماش پاشا ہی تھا جس نے خود کو غلاظت میں رکھا تھا، مگر اپنے سے جڑے رشتوں پر آنچ نہیں۔آنے دی تھی،

www.novelsclubb.com

مشکل وقت میں بننے والا مضبوط سہارا تھا وہ اپنے خاندان کے لیے آج انہوں نے اسے غلیظ کہہ کر چھوڑ دیا تھا جن کے لیے اسنے اپنی پوری زندگی غلاظت میں گزار دی،

اپنی خواہشات چھوڑ۔دیں سوائے اس کے اسکی اولاد اسکے خاندان پر کوئی بات نہ

کرے،

جو دوسروں کو خوش کرنے کے لیے زندگی گزارتے ہیں وہ اکیلے رہ جاتے ہیں جیسے یماش پاشا رہ گیا تھا،

کیونکہ انسان بہت ناشکرا ہے،

"مجھ سے جیسا شخص تم جیسے میں رہنے کے لائق نہیں میں چاہتا ہو میرے اس دل میں گولی لگے کیونکہ اس میں بہت سے درد ہیں وہ سب باہر نکل آئیں گے" یماش پاشا کی آنکھوں میں پھر آنسو جمع ہونے لگے،

جن کو اسنے پونچھا نہیں،

"تم بھی معظم اپنی زندگی گزار سکتے ہو جیسے تمہارا جی چاہے میرے لیے واپس آنے کی ضرورت نہیں ہے!" وہ یہ کہہ کر مڑ گئے،

بارش نے تیزی پکڑ لی تھی آسمان سے گرتا وہ پانی جو زمین پر گر کر گدلے پانی میں

تبدیل ہو جاتا تھا،

معظم نے یماش پاشا کی پشت دیکھی، اسکی آنکھوں میں آنسو تھے، وہ اس وجود کو آخری بار دیکھ رہا تھا شاید،

ایک آگ تنہائی کی جو سارے بدن میں پھیل گئی،

جب جسم ہی سارا جلتا ہو پھر دامنِ دل کو بچائیں کیا!

www.novelsclubb.com

اتھر نفیس!

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

"ابراہیم اور سجیلہ اس وقت مارڈن میں تھے ہاشم اور علین وہیں ان کے سامنے بیٹھے

تھے،

سجیلہ آج بھی پہلے کی طرح حسین تھی بس فرق اتنا تھا اسکے چہرے پر جھریاں آگئی تھیں،

جو اسنے مہنگے میک اپ سے چھپانے کی بھرپور کوشش کی تھی،

وہ Al hayal کیفے میں بیٹھے ہوئے تھے ابراہیم اور سجیلہ سامنے اور ہاشم اور علین ایک طرف،

ہلکی پھلکی بارش کے بعد موسم کافی حسین ہو گیا تھا،

ہاشم نے دونوں ہاتھو۔کو ٹیبل پر جمایا،

ناوہ سجیلہ کی طرف دیکھ رہا تھا، نہ ہی سجیلہ اسکی طرف،

ہاشم ابراہیم سے باتیں کر رہا تھا، جبکہ وہ چھت سے نظر آتے اس مینار پر نظریں جمائے ہوئی تھی، جس پر پیلی بتیاں روشن تھیں،،

ممکن تھا یہ پہلے کوئی قلعہ یا حویلی ہو جو قدیم زمانے کی ہو اور اسے رینوریٹ کر کے

ایک کیفے اور ریستوران کی شکل دے دی گئی ہو،

ان کے ارد گرد کافی لوگ بیٹھے ہوئے تھے،

جو وہاں کھانا کھانے آئے تھے،

کہیں دوستوں کا گروپ کہیں کپلز اور کہیں فیملیز بیٹھی ہوئی تھیں،

ماردن ترکی کے قدیم ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے، اور پرانے لوگوں کی ثقافت بھرپور جھلکتی تھی ماردن کی گلیوں سے،

یہاں کی عمارتیں بھی پرانے پیلے پتھروں سے بنائی گئی تھی،

ایک ہر چیز حسین شاہکار تھی، تاریخ میں دلچسپی رکھنے والوں کے لیے بہت اہمیت کی حامل تھی یہ جگہ،

استنبول کی خوبصورتی تو سب ہی جانتے ہیں، مگر ماردن کی ایک الگ اپنی پہچان ہے،

یہاں رہنے والوں میں ترکش کے علاوہ بھی بہت سی زبانیں کہی جاتی ہیں،

"مسٹر ہاشم میں محض آپ کے شک کی بنیاد پر ایک شریف بزنس مین کے گھر پر حملہ نہیں کر سکتا مجھے معاف کر دیں!"

ابراہیم نے اسکی مکمل بات سن کر اسے جواب دیا،

اور یہ نہایت بے تکی بات معلوم ہوئی تو ابراہیم نے اسے انکار کر دیا،

"لیکن بابا کہہ رہے ہیں تو حقیقت ہو گی اس میں!" علین ہاشم کے بولنے سے پہلے بیچ میں بولی،

جس پر ابراہیم نے دونوں کاندھے لاتعلقی سے اچکا ئے اور اپنے دونوں ہاتھ کھڑے کیے پیچھے ہوا،

www.novelsclubb.com

"بچے! آپ کے بابا سے میری اچھی بات تھی اسی وجہ سے میں یہاں آیا ہو، مگر مجھے یہ زاتی دشمنی زیادہ معلوم ہو رہی ہے اور میں اس میں کوئی مداخلت نہیں کرنے والا کیونکہ یماش پاشا کے خلاف کوئی بھی مافیا کے متعلق کیسز نہیں ہے نہ ہی کوئی

ثبوت ہے!"ابراہیم نے دوٹوک جواب دیا،

ہاشم نے اپنے لب بھینچے،

"مگر...!"علین کچھ بولتی کے سامنے ابراہیم کا فون بجا،وہ اجازت لیتا اٹھا اور ٹیبل سے دور ایک دیوار کے قریب کھڑا ہو گیا،جہاں سے اس کیفے کے ارد گرد موجود گھر اسے بآسانی دکھ رہے تھے،

"بابا میں جا رہی ہوں!"علین تن فن کرتی اٹھی اور اپنی جگہ چھوڑ کر وہاں سے جانے لگی,

www.novelsclubb.com

اب اس ٹیبل پر صرف دو لوگ بچے تھے ایک ہاشم اور ایک سجیلہ ابراہیم جو کبھی ہاشم خانزادہ کی بیوی تھی،

چند لمحے خاموشی میں گزرے پھر کئی ساعتوں بعد وہ سامنے سے گویا ہوا،اس

عورت سے جو منہ پھیر کر ابھی بھی اس مینار پر نظریں جمائے ہوئے تھی،

"میری بیٹی کہاں ہے ابھی!" گلا کھنکارتے ہوئے اسنے بہت پست آواز سے پوچھا

جیسے اسکی ہمت نہیں تھی سوال کرنے کی،

وہ گردن ایک دم سے سیدھی ہوئی جو کب سے وہ پھیرے بیٹھی تھی

اور اسے دیکھنے لگی جیسے اسنے کچھ سننے میں غلطی کی ہو،

"جی؟" لاپروائی کی حدیں عبور کی گئی، اور انداز ایسا تھا جیسے جو دو اجنبی پہلی بار ملے

ہوں،

www.novelsclubb.com

ہاشم نے تھوک نگلا پھر اسکی انجان صورت دیکھنے لگا،

جس کو اسنے محض بدلے کے لیے چھوڑ دیا تھا،

"میری بیٹی!" اسنے لہجے کو مضبوط کرنے کی کوشش۔ کی،

اور اسکی نظریں نیچے جھکی ہوئی تھی

جبکہ سجیلہ اسے یونہی دیکھ رہی تھی،

"المیرا نام ہے اسکاء" گردن دوبارہ خفگی سے پھیرتے ہوئے اسنے نام بتایا،اب کی بار ہاشم نے نظریں اٹھائیں تھیں،

اور اسکے چہرے پر پڑتی ان پیلی بتیوں کی روشنی کو دیکھ رہا تھا جو لگتا جیسے ڈھلتے سورج کی آخری کرنیں ہوں!

وہ تھکا سا مسکرایا۔

پھر وہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگا جو ہنوز وہیں مینار کو دیکھ رہی تھی،اب ازان کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں،

"کیا وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے؟" سوال کیا گیا،

جس پر سجیلہ کی طرف سے تاسف اور سرد سا تنفس کھینچا گیا،

یہ واضح طنز تھا اس پر،

"میں اس قابل کب تھی کہ اسے اپنے ساتھ رکھتی"خفیف اور ملامت آمیز نظروں سے ہاشم کا چہرہ دیکھا گیا یہ پہلی بار تھا کہ دونوں کی آنکھیں ٹکرائیں تھیں، اب کی بار اسکی بھونیں حیرت سے پھیل چکی تھیں،

سانس حلق میں اٹکا تھا،

"تم نے ہماری بیٹی کو کہاں چھوڑ دیا"اسکی آواز میں دبی دبی ناراضگی اور ناگواری تھی ،

"مجھے خود کے ساتھ مت جوڑو!"وہ بھوکی شیرنی کی طرح دھاڑی،اور اسے خبردار کیا،

www.novelsclubb.com

کہ وہ ہم کہہ کر اسے اپنے ساتھ نہ جوڑے،

"وہ یسرا کے ساتھ تھی!اور اب اسکی شادی ہو گئی ہے!"وہ اٹھ کر پرس اٹھائے جانے لگی،

ابراہیم ابھی تک وہاں نہیں آیا تھا،

"یسرا؟" ہاشم کے چہرے پر تاثرات تبدیل ہوئے،

"کس سے ہوئی ہے اسکی شادی؟" متجسس نظروں سے سجیلہ کی شکل دیکھی گئی،

ازان کی صدائیں یونہی بلند ہو رہی ہیں،

"پروفیسر وہاج کے بھانجے علی سے" اسنے آخری نگاہ ہاشم پر ڈالی، اسکے چہرے کے تاثرات بہت سخت تھے،

جب ہاشم کو لگا وہ کچھ سن نہیں سکا،

اسکی سماعتوں پر جیسے بم پھاڑا گیا تھا، اور دماغ سن ہو گیا تھا،

جو سمجھنے سوچنے کی صلاحیت سے محروم لگتا تھا،

اسکی بیٹی اسکے دشمن کے گھر کی بہو تھی،

www.novelsclubb.com

وہ اگر یہ نہیں جانتا تو وہ اپنی بیٹی کا سہاگ اپنے ہاتھوں سے اجاڑ دیتا،

"علی سے..." وہ زیر لب بڑبڑایا،

پھر عجلت کے عالم میں اسنے اپنی جیب سے دو تصویروں کو نکال کر ترتیب دیا،

ایک المیرا کی اور ایک علی تھی،

اسے سانس رک رک کر آ رہا تھا،

اسنے المیرا کی تصویر اوپر کی، اور اسکے سامنے گھمائی،

"کیا یہ وہ لڑکی ہے" کپکپاتے لبوں اور ارتعاش پڑتے ہاتھوں کو قابو کیے اسنے سجیلہ سے پوچھا،

www.novelsclubb.com

سجیلہ نے تصویر کو اپنے ہاتھوں میں۔لیا،

یسرا نے ایک بار اسے اسکی تصویر بھیجی تھی اسے یاد تھی المیرا کی شکل،

پھر تصویر کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے بس آہستہ سے اثبات میں منڈی کو جنبش دی،

اور پھر وہ سیدھی چلتی چلی گئی۔اسی دیوار کے قریب جہاں ابراہیم کھڑا تھا،

جبکہ ہاشم اپنی جگہ یونہی بت بنے بیٹھا ہوا تھا،

وہ دونوں دوبارہ اسکے پاس آئے الوداعی کلمات کہنے،

"ہاشم مجھے ایمرجنسی میں جانا ہوگا،اور میں تمہاری اس بات میں مدد نہیں۔کر سکتا

"ہاتھ ملاتے ہوئے ابراہیم نہایت شائستگی سے گویا ہوا پھر سجیلہ کا ہاتھ تھامے یونہی

سامنے کی طرف بڑھا جہاں سے اسے نیچے اترنا تھا

وہ کچھ دیر خالی نظروں سے اس تصویر کو دیکھتا رہا،

پھر تصویر کو یونہی جیب میں ڈالتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا،

آسماں میں ابھی بھی سیاہ بادل منڈلا رہے تھے مگر بارش نہیں ہوئی تھی،

••••»»»»»

23جون2021

"گھر پورا جل گیا ہے مسٹر علی!،اور۔۔"پولیس آفیسر کہتے کہتے رکا،

"اور کیا آفیسر؟"علی نے دم سادھے ان کا چہرہ دیکھا جس پر مایوسی کے آثار نمایاں تھے،

"ہمیں ایک لڑکی ملی ہے چہرہ آدھا جل گیا ہے!ہم نے فوری طور اسے ہسپتال منتقل کروادیا"

علی کو اپنے سماعت گزار ہونے والے لفظوں میں تھوڑا ابر پا ہوا،

پھر زہن میں اٹھتے وسوسوں نے کروٹ لی اور

اسکا زہن المیرا کی طرف گیا!

اسے لگا جیسے حلق میں ہی آواز دب گئی،

وہ فورا الٹے قدم وہاں سے بھاگا،

››››••••••••••••••••››››››››››••••••••••••••••››››››››››••••••••

••••››››››

(اس حادثے سے چند دن پہلے)

علی اور المیرا خالد بے کے گھر کے سامنے کھڑے تھے،المیرا کے لیے یہ جگہ نئ نہیں تھی

www.novelsclubb.com

وہ پہلے بھی آئی تھی،

یہاں،

یہ ایک چھوٹا سا محلہ تھا اور گلی میں سب سے پہلا مکان یہی تھا،

اس گھر کے دروازے کے قریب دو پودے رکھے ہوئے تھے،

اور ساتھ نیم پلیٹ لگی تھی،

"مہمت براق" علی نے ایک ہی نظر میں اس پورے علاقے کا جائزہ لیا، پھر آگے بڑھ کر دروازے کو کھٹکھٹایا،

ابھی دوپہر ہو رہی تھی مگر بادلوں نے آسمان ڈھکا ہوا تھا اسلیے یو لگتا جیسے شام ہونے لگی ہے،

اور رات تاک لگائے بیٹھی ہے کہ کب اپنے پر پھیلائے،

دروازے پر دستک دینے کے بعد وہ پیچھے ہو کر کھڑا ہو گیا،

المیرا کے ساتھ،

المیرا مسلسل اپنے لب کانٹ رہی تھی، علی نے گردن پھیر کر اسکی طرف دیکھا،

پھر گہرا تنفس بھرا، ٹھنڈ کے باعث اسکے منہ سے دھواں نکلا، جو یکلخت ہی ہوا میں تحلیل ہو گیا،

اسنے حوصلے کو بڑھانے والے انداز میں المیرا کی ہتھیلی کو اپنے ہاتھ میں مقید کیا اور اسے آنکھوں سے پر سکون رہنے کی تائید کی،

اسکے یوں ہاتھ پکڑنے پر المیرا نے علی کا چہرہ دیکھا،

وہ کیوں تھا ایسا؟ جب جب اسے لگتا کہ علی اسکا نہیں ہے تب تب وہ کوئی ایسی بات کر دیتا جس سے دماغ میں اٹھتے سارے سوال شانت پڑ جاتے,

اسنے بہت ہی نرم انداز سے المیرا کو ہر پہلو سے روشناس کروایا تھا، جس سے المیرا بے خبر تھی،

"فکر نہیں کرو میں تمہارے ساتھ ہوں!" اسے اس وقت تسلی کی ضرورت تھی مگر وہ اس وقت المیرا کو یوں کہہ رہا تھا،

اس دنیا میں وہ واحد مرد تھا جو تھا پروفیسر کے بعد اسے اتنا عزیز تھا،

المیرا کو لگا لفظوں کو ضرورت نہیں ہے اسکی محبت جتانے کی، اسکے ہر عمل سے شدت عشق جھلکتا ہے،

وہ کیسے آنکھیں بند کیے یہ مان لیتی کہ علی اسکا نہیں ہے،

وہ یونہی نرم نگاہوں سے علی کا چہرہ دیکھتی رہی،

سامنے سے کسی بوڑھے شخص نے دروازا کھولا،

وہ شخص کیسا تھا، انجان ہو کر بھی اپنا اپنا لگتا تھا،

www.novelsclubb.com

اب وہ اس بوڑھے سے بات کر رہا تھا مگر المیرا اسکی پشت یونہی تک رہی تھی، جیسے دنیا میں اس جیسا شخص کوئی تھا،

اور حقیقت یہی تھی کہ اس جیسا شخص المیرا کے لیے کوئی نہیں تھا،

جو مٹی کو چھو کر سونا کر دے،

"کیا خالد بے یہیں ہیں؟"اسکے سوال مکمل کرنے کی دیر تھی کہ پیچھے سے آتے خالد بے پر اسکی نظر پڑی،

اس بوڑھے شخص نے دروازے کے قریب سے ہٹ کر راستہ دیا،

مطلب یہی تھا کہ اندر آجاؤ،

علی نے المیرا کا ہاتھ تھاما اور پہلے علی پھر المیرا اس دروازے سے اندر داخل ہوئے،

ایک پتلی سی راہداری سے گزرتے ہی سامنے ایک چوڑی سی بیٹھک بنی ہوئی تھی، وہ راہداری پار کرتے بیٹھک میں پہنچے،

جہاں دیواروں سے لگے ہوئے صوفے تھے، اور اسکے اوپر خوبصورت گدیاں بچھی ہوئی تھی،

اور، زمین پر مخملی قالین جو مہرون رنگ کا تھا،

علی المیرا نے دروازا کے قریب جوتے اتار دیے۔تھے،،

www.novelsclubb.com

یہ گھر بہت چھوٹا سا تھا،

"خالد بے اس کے سامنے والے صوفے پر آ کر بیٹھے،

اسنے خالد کو سلام کیا،

اور المیرا نے بھی سلام کرنے میں پہل کی،

خالد بے یوں لگتا جیسے نماز پڑھ کرا بھی آئے تھے،

جبکہ مہمت وہاں انہیں بٹھا کر وہاں سے چلے گئے تھے،

ممکن تھا کوئی نجی گفتگو ہو، وہ وہیں رہ کر مداخلت نہیں کرنا چاہتے تھے،

"خالد بے..." علی نے بات کا آغاز کیا مگر اسکی بات خالد بے نے بیچ میں ہی کاٹ دی،

"میں جانتا ہوں علی تم۔ کیوں آئے ہو!" طمانیت سے کہتے ہوئے انہوں نے گہرا تنفس بھرا،،

داخلی دروازے پر لگا پردہ، ہوا کی وجہ سے پھڑ پھڑا رہا تھا،

وہ اس کے آنے کا مقصد پہلے ہی جانتے تھے شاید،

انکے سیدھے ہاتھ میں تسبیح تھی، جس کے دانوں کو وہ آگے پیچھے کر رہے تھے،

ممکن تھا وہ ابھی اس وقت کچھ نہیں پڑھ رہے تھے، محض غیر ارادی طور یہ کر رہے تھے،

www.novelsclubb.com

علی تھوڑا بے چین نظر آیا،

اور تھوڑا آگے کھسک کر بیٹھا متجسس انداز میں بیٹھا،

صحن کی دیوار پر چند چڑیا آ کر دانا چگ رہی تھیں جو مہمت نے ان کے آنے سے قبل

وہاں ڈالا تھا،

اسلیے بیٹھک میں ان کی چہچہاہٹ واضح طور سنائی دے رہی تھی،

جیسے وہ دانہ ڈالنے والے کو خوشیوں کی گیت سنا کر شکریہ ادا کر رہی ہوں،

"پھر بتائیں مجھے میرے بابا میری ماں اور۔۔۔۔" وہ کچھ لمحے رکا جیسے الفاظوں کو ترتیب دے رہا ہو،اسنے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پھنسایا،، پھر ایک تاسف سے سانس کھینچی اور آگے کا لفظ جوڑا نہایت ٹوٹے ہوئے انداز میں،

"اور میری بہن کے بارے میں!"

www.novelsclubb.com

المیرا کے ماتھے پر حیرانی سے بل پڑے،وہ جو مدہوش ہوتی گنگناتی چڑیوں کے گیت سن رہی تھی،یکلخت اسکے زہن کے پردوں پر گل خانم کا خاکہ تیار ہوا،

اور اسنے چڑیوں کی آواز سے کان ہٹا اس بیٹھک میں ہونے والی گفتگو پر اپنی توجہ

مرکوز کی،

کیا اسکی کوئی بہن بھی تھی؟

خالد بے نے پہلے المیرا کو دیکھا پھر علی کو،

پھر چند لمحوں بعد وہ المیرا سے مخاطب ہوئے تھے،

"المیرا تم باہر جاؤ" خالد بے نے اسے بیٹھک سے باہر جانے کا کہا، شاید وہ المیرا کے سامنے کہنا نہیں چاہتے تھے، یا پھر وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ علی کی کوئی بھی سچائی المیرا کو مکمل طور پتا ہو،

ممکنات میں یہ بھی تھا کہ وہ ہاشم کی اصلیت اسے نہیں بتانا چاہتے تھے،

کچھ باتیں ہر کسی کے سامنے بتائی نہیں جاتیں،

المیرا ان کے کہنے کی مطابق جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی تو علی نے اسے روکا،

"خالد بے میں اسے میدیات سے ماردن صرف اس لیے لیکر نہیں آیا کہ وہ باہر بیٹھ کر میرا انتظار کرے!, یہ میری بیوی ہے اور میرے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے"

اسکے لفظ تھے یا مہکتا گلاب؟ جس نے اس تمام فضا کو معطر کر دیا تھا،

چڑیوں کی چہچہاہٹ مزید رنگین اور واضح ہو گئی،

www.novelsclubb.com

المیرا نے لفظ اہمیت پر اپنا دل روک دیا،

وہ چاہتا تھا المیرا اسکے ساتھ رہے، چاہے حالات کچھ بھی ہو جائیں،،

ان چند لفظوں کے جملے میں کتنی دلکشی چھپی تھی، کچھ جملے ایسے ہوتے ہیں جو تاحیات یاد رہتے ہیں المیرا کے لیے وہ یہی لفظ تھے،

المیرا کے چہرے پر ایک مسکراہٹ چھو کر گزری،

خالد بے نے کاندھے اچکاتے ہوئے المیرا کو دوبارہ بیٹھنے کا اشارہ کیا،

مگر المیرا اب مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی،

بہت دھیمی سی مسکراہٹ،

اسکے دل۔میں تو نئے نئے رنگ اور جزبات جگہ بنا ہی چکے تھے،

وہ یونہی اسکے برابر میں دوبارہ آکر بیٹھی، مگر اب کی بار پہلے والے جزبات سے

مختلف تھے جذبات، بہت سامان تھا، ایک عجیب اتراہٹ تھی،

کہ دنیا یونہی رک گئی جیسے، وہ اس کے لیے اہمیت رکھتی تھی!

"خالد بے نے ہاشم کی سزا سے لیکر شائستہ کہ چھوڑ جانے سے سفیان کے قتل تک

تمام داستان ازل سے سنانا شروع کی،

ممکن تھا اختتام تک یہ سارے جزبات اور خواب ہوا بن کر بکھر جائیں، اور راکھ صرف ہاتھوں میں باقی رہے،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

" باباوہ۔۔"علین ہاشم کی طرف ائی، وہ ابھی گھر میں آیا تھا،، وہ اسکا وہ گھر تھا جہاں وہ پہلے رہتا تھا،

مگر اس دن کے بعد سے اس نے یہ گھر چھوڑ دیا تھا، پاشا نے ایک ہی محلے میں کئی تھے جو اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے لیے رکھے تھے، ماردن میں،

جو میدیات سے ڈیڑھ گھنٹے کے فاصلے پر تھا،

ان کا اکثر وقت میدیات میں ہی گزرتا تھا،

مگر کچھ سکون کے لیے وہ جب چاہتے یہاں آ سکتے تھے،

ہاشم اسکی بات سنے بغیر ہی صوفے پر بیٹھا، اور اسنے جیب سے وہی تصویر نکال لی،

المیرا کی تصویر،اور خام خیالی میں اس تصویر پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہا،

علین نے تصویر کو دیکھا تو لمحے بھر کو چونکی پھر تصویر کی طرف اشارہ کرتے ان سے پوچھا،

"بابا یہ تصویر کس کی ہے؟"وہ اب ہاشم کے برابر میں آکر بیٹھ چکی تھی،

ہاشم تھکا سا مسکرایا، پھر اسکے ہاتھ میں وہ تصویر تھما دی،

وہ جانتی تھی یہ المیرا ہے مگر بابا کا اس سے کیا رشتہ ہے،

"یہ میری بیٹی ہے المیرا!"تاسف سے سانس کھینچتے ہوئے آنکھیں چھوٹی کیے اسنے نام بتایا

www.novelsclubb.com

علین جو گردن جھکائے تصویر کو دیکھ رہی تھی ایک دم یہ بتائے جانے پر اچھلی،

اور بے یقینی سے ہاشم کو دیکھا،

"آپ مزاق کر رہے ہیں؟"سوال کیا گیا, شاک نظروں سے وہ ابھی بھی اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی،

وہ اب اپنے باپ کو تقسیم نہیں کر سکتی تھی،

اسکے سوال پر ہاشم نے نفی میں سر ہلایا،

اور اسکے ہاتھ سے تصویر لیے واپس اسے محبت بھری آنکھوں سے دیکھنے لگا،

علین کو تو یونہی۔لگا،

وہ اسکی پہلی اولاد تھی اور وہ بھی محبوب بیوی سے،

"بابا میں۔۔۔"اسنے کچھ کہنا چاہا مگر ہاشم نے ہاتھ جھلا کر اسے کچھ بھی کہنے سے باز رکھا،

"ہم بعد میں بات کریں گے گڑیا!" وہ یوں کہتا آگے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا،

علین نے صوفے کے کور کو غصے سے مٹھی میں بھینچا کے ایک حصے سے وہ کور نوچتا ہوا نظر ایا،

اگر وہ نہ چھوڑتی تو وہ یقیناً دو طرف ہو کر چیر جاتا،

پھر وہ جھٹکے سے اٹھی

وہ یہ بتانے آئی تھی کہ اسنے علی کو مہمت کے گھر میں دیکھا ہے،(جو پرانا خالد بے کا گھر تھا) مگر اسے یہاں ایک نئی خبر ملی،

وہ سیڑھیوں کو پھلانگتی ہوئی اپر کی طرف آئی اور بستر پر گرنے کے انداز سے لیٹی،

اس گھر کی ہر دیوار اسے منہ چڑھا رہی تھی،

اسکے ساتھ ہونے والے مزاق پر قہقہہ لگاتے ہوئے اسے حقیقت میں جھونک دینا چاہتی تھی،

وہ چھت کو غم و غصے اور درشت نظروں سے گھورنے لگی،

گھورتے گھورتے اسکی آنکھوں میں نا جانے کب آنسو کا پلندہ بندھ گیا اسے خود بھی نہیں معلوم ہوا۔

"تم مر جاؤ!!!"

"مر جاؤ منحوس لڑکی" تکیے کو سر پر رکھتی وہ شدت پسندی کے عالم اپنے ناخن بستر پر گھسیٹنے لگی،

جیسے وہ المیرا کا چہرہ ہو،

اسکا انداز لب و لہجہ سب جنون کی حد تک تھا،

وہ نوچ نوچ کر اسکا چہرہ بگاڑ دینا چاہتی تھی،

وہ اس وقت ایک نفسیاتی مریض لگ رہی تھی،

"تم نے۔۔"

"تم نے سیم کو مجھ سے چھین لیا"

"اب بابا کو چھیننا چاہتی ہو"

"کمتر لڑکی"

"ایک گندے علاقے کی رہنے والی گندی عورت" وہ منہ ہی منہ اسے بہت ہی برے القابات سے نواز رہی تھی،

اسے المیرا سے جتنی شدت سے نفرت تھی وہ اتنی ہی اسکے سامنے آکر کھڑی ہو جاتی,

وہ اپنی جگہ سے اٹھی،

اور دراز میں کچھ ڈھونڈنے لگی،

اسکے خوبصورت سنہری بال اسکے دودھیا چہرے پر طواف کرتے اسے قدرے پریشان کر رہے تھے،

www.novelsclubb.com

اسنے اپنی دراز میں سے ایک گن نکالی وہ ہاشم کی پستول تھی،اسے اپنے پاس رکھا،

پھر وحشیانہ انداز میں سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی وہ نیچے کی طرف ائی،

"تم میرے ہاتھوں سے ہی مرو گی کمتر لڑکی!"

اسنے چہرے کو ایک اسکارف کی مدد سے ڈھانپ لیا،اور باہر کی طرف نکل گئی،

وہ پورے عزم کے ساتھ نکلی تھی کہ خود کے ساتھ کی ہوئی پر بدتمیزی کا بدلہ آج وہ المیرا سے لے گی،

اس تھپڑ کی گونج ابھی بھی اسکے کانوں میں گونج رہی تھی،

جو المیرا نے اسکے چہرے پر مارا تھا،

www.novelsclubb.com

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

انہیں وہاں بیٹھے ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ کا وقت ہو گیا تھا،

اور معلوم ہی نہیں ہوا،خالد بے اسے پوری داستان سنا چکے تھے،

چند لمحے اس بیٹھک میں خاموشی کا راج رہا جیسے سب کی زبانوں پر قفل بندھ گیا ہو،

پھر المیرا نے خالد بے کی جانب دیکھا،

آنکھوں میں آنسو شدت سے آنا چاہتے تھے مگر وہ خود پر ضبط کیے ہوئے تھی،

"کیا وہ میرے با۔۔ بابا تھے؟؟" آواز کی کپکپاہٹ سے صاف لگتا جیسے اسکے اندر

نفرت اور آنسوو کا طوفان گھوم رہا ہو،

وہ سرخ ہوتی آنکھوں کے سنگ خالد بے کو دیکھنے لگی،

علی نے لب بھینچے، جیسے علی کے پاس لفظوں کا قحط ہو،

جو نظروں سے لوگوں کی پہچان کر لیا کرتا،

آج اسے لگا وہ سب ایک جھوٹ تھا،

اسے تو سالوں سے ایک دھوکے میں رکھا ہوا تھا،

وہ اپنی زندگی کے کئی سال جھوٹ میں گزارتا رہا بس،

خالد بے نے مایوسی سے بس گردن جھکادی، المیرا کے سوال پر، جس کا اشارہ ہاں تھا، المیرا کچھ دوسری کہے سنے بغیر اپنی جگہ سے اٹھی اور باہر نکل گئی،

"المیرا..!" علی روکنا چاہتا تھا،

کیونکہ اسے معاملے کی نوعیت کا اندازہ تھا، وہ بھی اندر ہی اندر ٹوٹتا چلا جارہا تھا، جن سے جزباتی وابستگی ہو ان پر گزری سننے کی جو کیفیت ہوتی ہے بالکل ویسی کیفیت اس وقت علی کی تھی،

مگر وہ ظاہر نہیں کررہا تھا،

www.novelsclubb.com

"میں تبھی کہتا تھا اسے انجان رہنے دو!" خالد بے نے باہر کے دروازے کی طرف نظر دوڑاتے ہوئے تاسف سے کہا اور پھر نظریں علی کے پریشان چہرے پر اٹک گئی، علی نے خالد بے کو دیکھا،

"کچھ بھی ہو جائے خالد بے، مجھے اس سے محبت ہے میں اسے تنہا نہیں چھوڑوں گا!

"وہ آگے قدم بڑھاتا ہوا المیرا کے پیچھے گیا،

مگر خالد بے لمحے بھر کو اپنی جگہ منجمد رہے۔ جیسے انہوں نے کچھ غلط سن لیا ہو،

پھر آہستگی سے جھکی کمر کے ساتھ بیٹھک کے دروازے قریب آئے جو کھلا ہوا تھا،

اور راہداری پر نظر گھمائی جہاں سے چند لمحے پہلے ہی علی۔ گیا تھا،

اسکے قدموں کی تھپک سے دانا چگتی وہ چڑیاں ہوا میں اڑ گئی،

لکڑی کے بوسیدہ حال دروازے کے قریب وہ اب بھی کھڑے تھے،

"محبت؟" سوالیہ انداز اپنایا،

پھر خود سے ہی مسکرا دیے،

ایک معصوم سی خوشگواری سی نرم سی پرامید سی مسکراہٹ تھی ان کے چہرے پر،

المیرا نے اس پتھر دل میں جزبات بھر دیے تھے،

پھر سے،

اسے المیرا سے محبت ہو گئی تھی جس کا اعتراف اسنے ابھی چند لمحے پہلے خالد بے کے سامنے کیا تھا،

یہ کوئی خواب کو تخیل کی دنیا نہیں تھی،

یہ حقیقت تھی،

علی کو المیرا سے عشق تھا،

عشق ❤️

جو اسے مکمل طور پر تبدیل کر گیا، وہ علی جو کبھی سیم تھا مافیا کی دنیا کا بھیڑیا!

جس کے دل میں رحم نہیں تھا،

محبت نہیں تھی،

جزبات نہیں تھے،

آج اس کا دل احساس فکر اور محبت کے جزباتوں سے بھرا پڑا تھا، اسے سچ میں المیرا

سے عشق ہو گیا تھا، کم از کم جس عشق سے وہ بھاگتا اور بچتا آیا تھا آج وہ اس سے چمٹ گیا تھا،

وہ جو محبت لفظ آنے پر خود کو خالی محسوس کرتا تھا، اپنے اندر بس سلگتے دل کو پاتا تھا آج محبت کا نام۔ لینے پر اسے المیر ایا دائی، بے تحاشا یاد ائی،

بس اسکے سامنے اعتراف کی دیر تھی،

››››••••••••••••••••••››››››››››••••••••••••••••••››››››››››••••••••

‹‹‹‹‹‹••••"

www.novelsclubb.com

لو معظم! جب تم لوگ ماردن سے نکل جاؤ اور استنبول پہنچ جاؤ تب یہ قھرمان کو دے دینا!" یماش پاشا نے اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ رکھتے ہوئے بہت نرم انداز میں کہا،

آج وہ نہائے تھے ساتھ جسم پر خوب ساری خوشبو لگائی ہوئی تھی،

اور سفید کفن جیسا لباس خود کے گرد لپیٹ رکھا تھا،

وہ شاید جانتا تھا اسکو مرنے کے بعد یونہی چھوڑ دیا جائے گا،

"مگر بابا آپ ہمارے ساتھ چلیں! ہم سب مل کر کچھ نہ کچھ حل ضرور نکال لیں گے" کہتے کہتے معظم کا گلا رندھ گیا، اواز بیٹھ گئی،

اور آنکھیں!! ان میں اداس آنسو چھلک اٹھے!

اسکی بات پر یماش پاشا بس مسکرا کر رہ گئے

پھر اسکے کاندھے پر اپنا ہاتھ رکھا،

www.novelsclubb.com

"خالد بن ولید راضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک وصیت کی تھی، اس دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے کہ،

موت لکھی نہ ہو تو موت خود زندگی کی حفاظت کرتی ہے۔ جب موت مقدر ہو تو

زندگی دوڑتی ہوئی موت سے لپٹ جاتی ہے، زندگی سے زیادہ کوئی نہیں جی سکتا اور موت سے پہلے کوئی مر نہیں سکتا،،

معظم۔یونہی ان کا چہرہ دیکھتا رہا، وہ بہت ٹھہر ٹھہر کر واضح لفظوں میں بات کیا کرتے،

پھر تاسف سے گردن جھکائی اور گہرا تنفس بھرا،

"میرے بیٹے معظم میرا وقت قریب ہے میں اگر پربتوں کی اونچائی پر بھی جا کر بیٹھ جاؤ تو میں بچ نہیں پاونگا!" ہلکا سا اسکے کاندھے پر دباو دیا پھر اسکا گال تھپک کر اسے جانے کے لیے کہا،

پلٹتے وقت

یماش پاشا کی آنکھوں میں آنسو بھرائے، پھر وہ بھاری قدم اٹھاتے ہوئے آگے کی

طرف بڑھ گئے،

معظم بولنا چاہتا تھا مگر وہ کس کو یماش پاشا کے بارے میں بتاتا،

قھرمان وہاں سے جا چکا۔ تھا,

سلیم اس حال میں نہیں تھا،

اور علی وہ نا جانے کہاں کن وادیوں کی خاک چھاننے میں لگا تھا،

زندگی سے امید ختم ہو جانا کیا ہوتا ہے یہ یماش پاشا کو دیکھ کر کوئی بھی جان جاتا،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

»»»»»»••••

www.novelsclubb.com

"گاڑی ماردن کے علاقے سے باہر نکل آئی،اور مسلسل ایک گاڑی ان کے پیچھے تھی,

مگر علی نے اس بات پر زیادہ دھیان نہ دیا،

وہ المیرا کو دیکھ رہا تھا،

جو کھڑکی سے باہر دیکھتی آنکھوں میں آتی نمی کو چھپانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی،

علی نے گہری سانس لی، وہ کچھ نہیں بول رہی تھی،

شاید وہ اس معاملے میں بھی خود کو قصوروار ٹھہرا رہی تھی،

اسکا رخ علی کی طرف نہیں تھا، نہ ہی وہ اسے مخاطب کرنے کی کوشش کر رہی تھی،

طویل خاموشی کا حصہ رہا تھا دونوں کے مابین،

وہ بہت شرمندہ تھی بہت شرمندہ، کہ علی کی طرف دیکھنا بھی دشوار تھا اس کے لیے،

www.novelsclubb.com

علی نے گاڑی کو ایک طرف روکا، وہ مزید اسے ایسے نہیں دیکھ سکتا تھا،

اسکی موجودگی میں بھی المیرا کی آنکھوں میں آنسو رہیں تو تھونہ ہونے زیغم علی پر،

وہ ایک سنسان علاقے میں موجود تھے،

جہاں کچھ ہی فاصلے پر ایک گاؤں تھا، جہاں کہ۔ مقامی وہاں سے دوسری جگہ ہجرت

کر گئے تھے،

وہ جگہ سوائے کھنڈر کے کچھ نہیں تھی،

وہاں کوئی نہیں رہتا تھا،

علی کے گاڑی روکنے پر اسنے پہلے گردن گھمائی، علی کو دیکھا جو ونڈ واسکرین پر دیکھ رہا تھا،

پھر جیسے ہی علی نے اسکی طرف۔دیکھنا چاہا تو اسنے فورا منہ پھیر لیا،

علی نے سرد سا تنفس بھرا،

www.novelsclubb.com

ابھی وہ بھی ایک شعلہ اپنے اندر سلگا چکا تھا،

وہ خود جل رہا تھا،

مگر المیرا کا یوں نظریں جھکانا اسے پسند۔نہیں ایا،

وہ آنکھیں جو علی کے لیے اتنی حسین تھیں اتنی معتبر تھیں وہ آنکھیں علی کی وجہ

سے آنسو میں بھیگی ہوئی۔ تھیں،

علی کو کہاں گوارا تھا،

"المیرا" ایک گھمبیر آواز وہاں گونجی،

مگر المیرا نے اسکی طرف نہیں دیکھا وہ گود میں گرے ہاتھوں پر ہی نظریں ٹکائے رھی،

اسنے ڈیش بورڈ پر رکھی اس ٹوٹی تسبیح کو اٹھایا آگے بڑھ کر، جس کو ایک بار المیرا نے لیا تھا ہاتھ میں،

www.novelsclubb.com

اور کوئی شخص اسے چھیننے کی کوشش۔ کر رہا تھا اور اسکے نہ دینے پر وہ اسکا۔ گلا دبانے لگا تھا،

اسکے زہن میں کسی فلم کی طرح وہ منظر لہرایا، پھر یونہی گم ہو گیا،

اسنے وہ تسبیح المیرا کے گود میں رکھے ہاتھوں میں رکھی،

پھر اپنے ہاتھوں سے اسکے ہاتھوں بند کیا،

"جب میں چھوٹا تھا تو یہ میری ٹیچر نے مجھے دی تھی،اور کہا تھا اس کو اپنے پاس رکھنا ہمیشہ اور اس کو اس لڑکی کو دینا جس سے تم کبھی الگ نہیں ہونا چاہتے ہو۔۔"

وہ اب ونڈو اسکرین کی طرف دیکھتا بہت آرام سے کہہ رہا تھا،

اسنے پہلے علی کا چہرہ دیکھا پھر اس تسبیح کو،

"میں نے یہ اپنے پاس رکھی،سالوکہ کسی دن کوئی ایسی! کوئی ایسی لڑکی میری زندگی میں آئے جو اس تسبیح کی حقدار ہو!" وہ اب نرمی سی مسکرا رہا تھا، مگر نظریں اب بھی ونڈو اسکرین پر لگی تھیں،

جہاں آسمان پر بکھرے بادل اور سامنے کی سنسان سڑک واضح دکھ رہی تھی،

شام ہونے والی تھی اسلیے آسمان میں کوئی پرندہ بھی باقی تھا اور باقی موسم بھی بارش کے بعد جیسا سہانا تھا،

علی اب خاموش ہو گیا اور اب گاڑی میں ایک طویل حصہ خاموشی کا تھا،
بس دو بے ہنگم ہوتے دھڑکتے ہوئے دلوں کی آواز تھی وہاں،

"کیا وہ لڑکی تمہیں نہیں ملی!" اسکی خاموشی اسے ماحول پر بوجھ لگی اس لیے سامنے سے سوال کیا،

www.novelsclubb.com

اسکے سوال پوچھنے پر اسنے دھیرے سے اثبات میں گردن ہلائی پھر اسکی طرف دیکھا، یہ کوئی خواب نہیں تھا،

"یہ تسبیح ابھی وہاں ہے جہاں اسے ہونا چاہیے" اسکے چہرے پر ایک نرم سا تبسم تھا، ہوائیں تھم جانے کو تھیں،

جہاں میں سکوت چھا گیا تھا, پہلی بار علی کی زبان نے اعتراف کیا۔ تھا،
ڈھکے چھپے لفظوں میں سہی مگر اسنے المیرا کو اسکی اہمیت بتلائی تھی،

المیرا نے اس چھوٹی سی تسبیح کو مٹھی میں قید کیا،
اسکی آنکھوں میں آنسو پھر سے جمع ہو گئے، علی اسکے ساتھ کتنا کچھ برا کیا اسکے بابا نے،
کتنا کچھ برا ہوا علی کے ساتھ مگر اب بھی وہ المیرا کے لیے ایک ڈھال بنا ہوا ہے،
وہ اس کا احساس کر رہا ہے،
کس مٹی کا بنا ہے یہ شخص جو اسکے سامنے بیٹھا ہے،

وہ مزید شرمندگی کے گڑھوں میں گرتی چلی گئی دل میں کہیں کوئی دبکی سی خواہش بھی جو تھی اپنے بابا سے ملنے کی وہ بھی دم توڑ گئی،

وہ اس شخص سے کبھی نہیں ملنا چاہتی تھی، جس کی وجہ سے علی نے اتنا بوجھ اٹھایا، جو اتنا ظالم تھا، کہ اسنے بدلے کی آگ میں کتنی زندگیاں تباہ کر دی تھیں،

المیرا کو اپنے وجود سے گھن آنے لگی،

اسکی رگو میں دوڑتا خون جسکا تھا وہ ہاشم تھا،

وہ منہ پر ہاتھ رکھتی آنسو کو روکنے کی کوشش کرتی دروازے کو کھول کر باہر نکلی،

وہ اس کا باپ تھا،

نفرت نہیں کر سکتی تھی بس افسوس تھا، اسکے دل میں،

کاش وہ ہاشم۔کی۔بیٹی نہ ہوتی،

کاش اس کے سامنے اسکے بابا کی اصلیت نہ اتی،

کبھی کبھی انسان کی حقیقت اتنی بے چین ہوتی ہے کہ وہ اس سے بچنے کے لیے

www.novelsclubb.com

خواب کی دنیا کا سہارا ڈھونڈتا پھرتا ہے،

علی نے دیکھا وہ میدان کی طرف بھاگی ہے،

اسے گاڑی میں گھٹن ہو رہی تھی اسلیے کھلی فضا میں آئی تھی، تاکہ اسکے وجود کے

کالے سائے جسم سے نکل جائیں،

وہ بھی گاڑی کا دروازا کھول کر باہر نکلا،

اور اس کے پیچھے آیا، چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا،

اور اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا،

وہ اس کے کاندھے تک آتی تھی،

صاف رنگت سادہ پر کشش آنکھیں اور عنابی ہونٹ، اور بکھری ہوئی لمبی زلفیں جو

اسکے چہرے پر آتی اسے تنگ کرتیں تھیں،

علی نے اسے شانو سے تھاما،

www.novelsclubb.com

"علی تم میرے ساتھ کیوں اتنے اچھے ہو؟"

"تمہیں مجھ پر غصہ نہیں اتا؟"

"میں نے تمہاری زندگی برباد کر دی علی!"

"نفرت کرو مجھ سے تم چینخوں مجھ پر،

مارو مجھے! میں تمہاری اس فکر اس عزت اس محبت کے قابل نہیں ہوں!"

وہ بلکتی ہوئی اسکے اتنے اچھے ہونے پر بھی اس سے ناراض ہو رہی تھی، کہ وہ کیوں اس سے خفا نہیں ہو رہا؟ وہ کیوں اتنا بڑا سچ جاننے کے بعد اسے دھتکار نہیں رہا، اسکے ماں باپ کا قاتل ہاشم ہے یہ جاننے کے بعد بھی وہ اس پر غصہ کیوں نہیں اتار رہا وہ اس سے نفرت کرے اسے مارے!

جیسے سب نے کیا تھا ماضی سے اب تک، رحیم ہو صمد صدیقی ہوں یا دانیہ! سب نے

اسکا سچ جاننے کے بعد دھتکارا تھا،

اسے چھوڑ دیا تھا،

مگر وہ ایک شخص جسکی صورت سے تھی عالم۔میں بہاروں کو ثبات،

وہ ایک شخص سبھی نہیں تھا،

وہ المیر اکا اجر تھا!

جو اسے اتنی مشقتوں کے بعد ملا،

جو اسے تنہائیوں کے لمبے سفر کے بعد ملا تھا،

سب کو چھوڑ جانے کے بعد ملا وہ ایک شخص جیسے کسی شاعر کی ادھوری غزل کا پہلا

حرف،

علی!!

وہ شخص جس نے ہمیشہ گرنے سے سنبھالا تھا،وہ شخص سبھی کی طرح نہیں تھا,

وہ محافظ تھا!

وہ گلاب سے اٹھتی خوشبو تھا

علی اسکا چہرہ بغور دیکھتا رہا۔ کئی صدیاں بیت گئی ہوں جیسے، وہ یونہی اس پر غصہ کرتی رہی،

وہ بہت بولتی تھی، علی نے اسے خاموش کروایا، اسکے لبوں کے درمیان اپنی شہادت کی انگلی رکھی،

www.novelsclubb.com

"ششش!" اسنے پر سکون رہنے کا کہا، آج ہوائیں موسم سب علی کے حق میں تھا،

اب ان وادیوں میں صرف خاموشی ہی خاموشی بچی،

"تم جانتی ہو؟"

کئی صدیوں بعد ایک آواز ان سنسان وادیوں میں علی کی گونجی!!

وہ دونوں اس بات سے بے خبر تھے کے آگے کیا ہونے والا ہے،

وہ اسکے چہرے پر آتے بالوں کو اپنے ہاتھوں سے کان کے پیچھے اڑستا ہوا لمحے کے

ہزارویں حصے میں گویا ہوا،

انداز محبت سے لبریز تھا،

وہ اچانک علی کے بدلے تیور دیکھ تھوڑی حیران تھی، اسلیے بھیگی آنکھوں سمیت

اسے دیکھنے لگی،

جسکی آنکھوں میں محبت کا سمندر تھا،

اسنے بازوؤں سے پکڑ کر اسے اپنے قریب کیا،

"میں نے تمہیں جب پہلی بار دیکھا تھا تمہارے گھر میں اسی رات میں نے اپنے دل

www.novelsclubb.com

کی دھڑکن پہلی بار سنی تھی, میرا دل مجھ سے لڑنے لگا تھا،" وہ اپنے ہونٹوں کو اسکے کان کی لو کے قریب کیے گویا ہوا

یہ سرگوشی اس کے پورے جسم میں رونگھٹے کھڑی کر رہی تھی،

المیرا کو یاد تھی وہ رات جس نے اسکی زندگی بدلی تھی،

وہ علی ہی تھا جو اس کے گھر آیا تھا، اور سر پر بندوق رکھی تھی اسکے،

اس وقت وہ نہیں جانتی تھی کہ۔ یہ وہی شخص ہو گا جس کو وہ اپنے دل کے خانوں میں سب سے اوپر رکھے گی جہاں رسائی کسی کو حاصل نہیں ہو گی،

www.novelsclubb.com

"تم میرے لیے وہ کانچ کی وہ گڑیا ہو جو میری ایک تیز آواز سے ٹوٹ جائے گی! اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم ایک اتنی مضبوط دیوار ہو جو طوفانوں کو بھی مات دے کر اپنی جگہ قائم رہے" وہ یونہی لفظ بہ لفظ جوڑ کر ایک نئے احساس کو المیرا کے سامنے رکھ رہا تھا،

وہ احساس جو دنیا کا حسین ترین احساس ہے،

پھر وہ تھوڑا پیچھے ہوا، اور اسکے چہرے کے تمام نقوش دیکھنے لگا،

وہ جس میں جوانی کے سارے رنگ سمائے تھے،

ہوائیں سیدھی سمت چلتی دھڑکنوں میں مزید اضافہ کر رہی تھیں،

وہ وقت تھا وہ جگہ تھی جہاں جزباتوں اعتراف شاید اب کر دینا چاہیے،

اور اگر ابھی نہیں کیا تو شاید کبھی نہیں کر پائے گا,

www.novelsclubb.com

"تم نے مجھ سے پہلے بہت دھتکار دیکھی ہے میری جان!!" لمحے رک گئے،

ہواؤں نے سنا! پتھروں نے سنا بادلوں نے افق نے سب نے سنا،

علی نے کسی کو اپنی جان کہا

روم کے مصور کی وہ تصویر جس میں بکھرتے رنگ ایک حسین دوشیزہ کی تصویر

تیار کر رہے تھے، سب رنگوں نے اس وقت شدت سے خواہش کی کہ وہ اس جوڑے کے اوپر برس جائیں اور ان کی دنیا رنگین کر دیں،

علی دوسرا جملہ بولنے سے پہلے ہی وقفہ قلیل لیتا پھر آگے کا جملہ پہلے سے زیادہ محبت بھرے انداز میں کہتا،

"مگر جو مان تمہیں مجھ پر ہے وہ کبھی نہیں ٹوٹنے دونگا" اسنے المیرا کو خود کے قریب کیا،

www.novelsclubb.com

المیرا گردن اونچی کیے اسکی صورت دیکھ رہی تھی جیسے ان ناآشنا لفظوں کو سمجھنے کی کوشش کی ہو جو کسی شاعر کی غزل سے ٹوٹ کر اس لمحے میں شامل ہو گئے تھے،

جبکہ وہ گردن جھکائے اسکی سیاہ آنکھوں کو دیکھ رہا تھا

المیرا کے گالوں پر شہابی رنگ دوڑ گیا،

سانسیں بہت بے ترتیب ہو رہی تھیں،

وہ دونوں امنے سامنے کھڑے تھے،

"تم بہت خاص ہو۔۔" المیرا نے اس بات پر اپنی پلکیں جھکا لیں، جو چند لمحے پہلے شرمندگی سے جھکی ہوئی تھیں،

اس لمحے وہ ان سیاہ آنکھوں کے جھکے ہونے کا مقصود کچھ اور تھا،

www.novelsclubb.com

شاید آج وہ دن تھا جس کا انتظار سالوں سے تھا۔ وہ علی کی آنکھوں میں پہلے وہ محبت دیکھ سکتی تھی،

مگر آج اسے وہ محبت محسوس ہوئی،

اسکے ہر لفظ سے جو قوس و قزح کے رنگ لیے اسکی سماعتوں میں گھل رہے تھے،

علی بہت ہی رسانیت سے اسکے چہرے کے ہر نقوش دیکھتا رہا،

شاید یہ اسکے لیے بہترین مشغلہ۔ تھا، وہ سارا دن اس چہرے کو دیکھ سکتا تھا،

ناجانے کیا پنہا تھا ان نقوش میں، دل نے جتنی بار دیکھا اسے اچھا لگا،

وہ جب جب اس پر یوں نگاہ ڈالتا تو بہت ہی نرم انداز ہوتا،

"کیونکہ تم سے محبت ہے مجھے" آگے کا جملہ صدیوں بعد کہا گیا، شاید وقت اس دوران تھم گیا تھا، اسنے المیرا کے ماتھے پر لب رکھے پہلی بار بوسہ دیا، ایک محبت بھرا لمس،

www.novelsclubb.com

یہ تشکر بھرا لمس!

جیسے زندگی صرف انہی لمحوں میں تھی،

"اس میں میرا کوئی کمال نہیں ہے! تم ہو ہی ایسی کہ محبت کے علاوہ کوئی اور بات تم

سے نہیں جڑ سکتی"

علی کے لیے المیرا کا دوسرا نام صرف عقیدت تھا،

وہ وہ لڑکی تھی اس کی نظر میں جس کے لیے سوائے محبت کے لیے اور کچھ نہیں تھا!

محبت سے جڑے سارے لفظوں پر صرف المیرا کا حق تھا علی تو یہی جانتا تھا،

جیسے اسکی محبت علی پر فرض کر دی گئی تھی،

"میں نہیں جانتا یہ خواب ہے یا حقیقت کیونکہ میں جاگتی آنکھوں سے بھی یہ خواب کئی بار دیکھ چکا ہوں کہ۔۔۔" وہ خجل سے مسکرایا، اسے اپنی بے وقوفی پر ہنسی آئی،

صرف المیرا نہیں تھی جو جاگتے ہوئے یوں خواب دیکھا کرتی تھی، علی بھی برابر کا دیوانہ ہوا تھا،

المیرا کے چہرے مسکان چھو کر گزری اس بات سے کیونکہ وہ بھی اس خواب کے زیر اثر رہ چکی تھی,

مگر یہ لمحے کسی مٹی کی طوفان کے زد میں آ گئے،
سب کچھ مٹ گیا۔،

ابھی دو لمحے پہلے جو محبتوں کا سمندر جوش مارتا تھا علی کی انکھوں میں، منظریوں تبدیل ہوا جیسے کوئی پرانا صفحہ آتش پر رکھا جائے اور وہ لمحے بھر میں راکھ ہو جایے،

ایک انجان گولی کی زد میں علی آیا، کوئی بری آنکھیں کوئی برا چہرہ المیرا کی آنکھوں میں لہرایا، وہ بھاگتی ہوئی علین کا تھا، جو بھاگ رہی تھی،
ممکن تھی یہ گولی اسنے المیرا پر چلائی تھی

مگر لمحے کی زد میں علی اگیا،

وہ ہمیشہ المیرا کے سامنے اجاتا تھا،

المیرا کو معلوم نہ ہوا کہ اچانک اسکی خوشیاں کون اچک کر لے گیا،

ابھی کچھ لمحے پہلے جو لمس سلگتا ہوا اسکے ماتھے پر تھا ابھی تک تو اس کے اثر بھی زائل

نہیں ہوا تھا کہ بیوگی تھپا اس لگ جاتا،

اسکی زندگی دو لمحے میں بدل گئی،

وہ صورت وہ چہرہ!

www.novelsclubb.com

علی!!"وہ بہت زور سے چینخی، جو چند لمحے پہلے ہونک بنے پاؤں کے سامنے

گرے علی کو دیکھ رہی تھی اب۔ گھٹنو کے بل بیٹھی،

علی اوندھے منہ زمین پر گرا تھا، کمر سے تیزی سے خون بہہ رہا تھا،

"تمہیں خدا کا واسطہ ہے علی! مجھے چھوڑ کر نہیں جانا!!"اسکی آنکھوں سے آنسو

نکلے،

آواز میں گھبراہٹ تھی،۔سامنے کی طرف نظر گھمائی،تو وہ شخص بھاگ رہا تھا جس نے گولی چلائی تھی،

وہ میدیات سے دور ماردن کی ایک جھیل کے سامنے سے کھڑے تھے

پوری جگہ ریتیلی ٹیلوں سے بھری تھی،جن میں سبز پودے اگے تھے جگہ جگہ،

"خدا غرق کردے تمہیں!!!!!"المیرا وہیں سے چینخی،وہ شخص اسکی پہنچ سے دور جاچکا تھا،وہ علی پر جھکی،

اسکی دھڑکن چل رہی تھی،،

المیرا کے پاس وقت نہیں تھا،

"تمہیں کچھ نہیں ہوگا میری جان!"اسنے علی کا بازو اپنے کاندھے پر رکھا،اور علی کو سہارے سے کھڑا کیا،مگر پھر بھی المیرا کے کاندھے پر علی کا وزن بڑھتا جارہا تھا،اور المیرا کو چلنے میں دشواری ہورہی تھی،المیرا کی انکھوں سے انسوں ٹپ ٹپ بہہ

www.novelsclubb.com

رہے تھے،

اور علی کی حالت نڈھال تھی،

مگر پھر بھی وہ نا جانے کس ہمت سے چل رہا تھا،

اور کوشش کر رہا تھا کہ المیرا کو تکلیف نہ دے!!

"المیرا ڈرائونگ کرو تم!!" اسنے المیرا سے کہا،

"مجھے گاڑی چلانا نہیں آتی" روتے ہوئے کہا گیا،

آج اسے شدت سے احساس ہوا،

اسنے کتنی غفلت میں زندگی گزاری،

اسے گاڑی چلانا بھی نہیں اتی،

اسے خود کو کوسنے کا دل۔ کیا،

"علی ہمت کرو! میں شانزے کو کال کرتی ہوں!" اسنے گاڑی میں بٹھاتے ہوئے

www.novelsclubb.com

اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے فون سے نکالا،

مگر نیٹ ورک بالکل نہیں آرہا تھا،

"المیرا میں ٹھیک ہوں!!" لمبی گہری سانسیں لیتے ہوئے علی نے اسے پر سکون کرنا چاہا مگر ابھی وہ سچ میں درد کی شدت میں تھا،

"علی نیٹ ورک نہیں آرہا!" اسے اپنی بے بسی پر رونا آیا، اسے رونے کے علاؤہ سچ میں کچھ نہیں آتا تھا آج اسے علی کی یہ بات بالکل سہی لگی،

"علی نے تحمل سے بات سنی مگر اس میں ہمت نہیں تھی کہ بول سکے،

ایک لمحے میں حالات کیسے بدل گئے تھے،

ایک لمحہ،

ایک ہی لمحہ لگتا ہے زندگیاں اجڑنے اور سجنے میں،

وہ مگر یوں بے بس نہیں ہو سکتی تھی،

وہ بھاگتی ہوئی تھوڑی دور کی طرف آئی جہاں ایک گھوڑا کھڑا گھاس کھا رہا تھا،

وہ کوئی اسے آسمان سے اتری ہوئی مدد محسوس ہوئی،

اسنے اسکی رسی تھامی اور اپنے ساتھ لے آئی، اگرچہ وہ ابھی ہوش میں ہوتی تو وہ بہت ڈر جاتی،

مگر جب انسان مکمل طور پر ہیلپ لیس ہو جاتا ہے،

تو وہ اس وقت ان چیزوں کا سامنا بھی کر لیتا ہے جن سے اسے ڈر لگتا ہے،

اور یہاں تو بات علی کی ہو رہی تھی،

اس علی کی جس کے لیے المیرا پاکستان سے لندن اور لندن سے میدیات آئی تھی،

"علی ہمیں مدد مل جائے گی صبر کرنا ہو گا تمہیں! ہمت کرو تھوڑی" وہ اس وقت ایک ایسا سپاہی لگ رہی تھی جو کٹھن حالات میں بھی ثابت قدم رہنا جانتا ہو،

عجب بات تھی، علی کی وہ کانچ کی گڑیا اتنی بہادر تھی کہ اس وقت وہ اپنے تمام ڈر کو

خدا حافظ کیے علی کے لیے سب کچھ قربان کرنا چاہتی تھی،

اسنے علی کو بیدار کیا جو نقاہت کے باعث آنکھیں موندے ہوئے تھا،

مگر ابھی اس میں کچھ ہمت باقی تھی،

اسنے علی کو سہارا دیا اور وہ کچھ ہمت کیے اس گھوڑے کی پشت پر بیٹھ گیا،

"کوئی میری مدد کرے!!"

"میرا شوہر زخمی ہے" وہ تیز آواز میں کہتی ہوئی آگے کی طرف بڑھتی جا رہی تھی

لگام اسکے ہاتھ میں تھی،

وہ جانتی تھی وہاں کوئی نہیں تھا،

مگر پھر اس آس میں آواز بلند کر رہی تھی کہ شاید یہ آواز کسی سے ٹکرائے اور کوئی

مدد کو آجائے

انسان ہو جنات ہو یا کوئی فرشتہ،

www.novelsclubb.com

"کوئی ہے یہاں؟؟" وہ پھر سے چیخی مگر آواز ان وادیوں سے ٹکراتی ہوئی واپس اسکے منہ پر آ کر پڑتی،

مگر وہاں کوئی نہیں تھا نہ بندہ نہ بندے کی زات

"خدا کے لیے میری مدد کرو!" وہ اب اس علاقے کے قریب پہنچی جہاں اسے کچھ گھر بنے دیکھائی دیے جو کچے تھے،

اسکی بے جان قدموں میں تھوڑی جان ائی،

وہ تیز قدموں سے چلتی ان چند گھروں کے قریب پہنچی اور دروازے کھٹکھٹانے لگی،

"خدا کے لئے میری مدد کرو!!" میرا شوہر زخمی ہے!!" وہ ان گھروں کے تمام دروازوں کو پیٹنے لگی مگر کوئی گھر سے باہر نہ نکلا،

کیونکہ وہ وہی گاؤں تھا جہاں کہ لوگ ہجرت کر کے کہیں چلے گئے تھے،

عجیب شہر خاموشاں تھا، جہاں چلتی ہواوں کے سوا کسی دوسری شہ کی آواز نہیں تھی،

"علی!! علی!!!" روتے ہوئے اسکے قریب آئی، اور اپنا سر اسکے بازو پر رکھ دیا بے بسی سے!!

اسکی آنکھوں سے ناامیدی سے آنسو بہہ رہے تھے،

کوئی دوسری جگہ نہیں تھی،

جو امید نظر آئی وہ بھی ریت کے محل کی طرح دھیڑ ہو گئی،

ساحل پر لکھے نام کی طرح مٹ گئی،

اسے خود کی بد قسمتی پر زیادہ رونا آرہا تھا، یا علی پر اسے اندازہ کرنا مشکل ہوا،

اسکی ہاتھ کی لکیریں کیسی تھیں جسکو چھوتی جو اس سے محبت کرتا دور کر دیا جاتا،

پہلے پروفیسر اور اب علی۔۔

ابھی تو راہیں ہموار ہوئیں تھیں کہ ابھی پھر کانٹوں بھرا راستہ آگیا،

اسے رونا آیا،

"علی مجھے مت چھوڑنا!"

"علی ہمت کرو تھوڑی"

وہ اداسی اور یاسیت کی انتہا پر تھی،

یہ راستہ اسے لگا جیسے پل صراط ہو، اسے انجام نہ معلوم ہوا اپنا،

وہ اس لمحے کو کیسے گزار دے،

"خدا کے لیے کوئی میری مدد کرے!"

"میری زندگی خطرے میں ہے!" وہ علی کے بازو پر سر رکھے یونہی روتی رہی،

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا، ابھی وہ اس حال میں نہیں تھی کہ کچھ دماغ میں آئے

اس کے،

اسکے جسم سے مسلسل خون بہہ رہا تھا،

www.novelsclubb.com

المیرا کے ہاتھ علی کے لہو میں تر ہو چکے تھے،

وہ اپنے خون آلود ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے رونے لگی،

بے تحاشا پھوٹ پھوٹ کر رونے کا۔دل کر رہا تھا اسکا،

اسنے شدت سے خواہش کہ کاش رونے سے سب ہو جایا کرتا،

مگر رونے سے چیزیں کہاں سہی ہوتی ہیں؟؟

اسلیے بے دردی سے آنسو پونچھ ڈالے،

www.novelsclubb.com

آپ سے سے زیادہ جس سے محبت کرتے ہوں اور وہ آپکے سامنے یوں خون میں لت پت پڑا ہو، آپ چاہ کر بھی کچھ نہ کر سکیں،

وہ اپنے اعصاب کو بحال کرنے کی کوشش کرتی، مگر سوائے تاریکی کے کچھ نظر

نہیں آرہا تھا،

بے بسی کی انتہا کیا ہوتی ہے کوئی المیرا سے پوچھتا،

اگر اسکے پاس الہ دین کا چراغ ہوتا تو وہ یہی خواہش کرتی کہ علی کو کسی طرح ہسپتال پہنچا دے،

وہ پھر اپنا فون دیکھنے لگی،

سگنل وہاں تھوڑے پہنچے،

اسنے نم چہرے سے گیلی سانس کھینچتے ہوئے اپنے بے جان جسم میں تھوڑی جان محسوس کی،

www.novelsclubb.com

اسکا چہرہ سرخ اور آنکھیں متورم تھیں،

وقت ضائع کیے بغیر اسنے شانزے کو کال ملائی،

پہلی کال پر فون اٹھا لیا گیا!

"ش..شانزے!"کپکپاہٹ جو لبوں پر طاری تھی وہ چاہ کر بھی تھم نہ سکی،

"المیرا؟؟"اسکی نم آواز سنتے ہی شانزے بے چینی سے اپنے ہسپتال کے کمرے سے نکلی،

"شانزے علی مر جائے گا!!"وہ کہتی کہتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی،

"کیا؟؛"

"کیا ہوا ہے علی کو؟؟"اسنے دیوار کا سہارا لیتے ہوئے مضطرب انداز میں پوچھا، یہ خبر یقینا بھونچکا کر دینے والی ہے،

المیرا نے آستین سے آنسو پونچھے!

اور خود پر قابو پایا،

"اسے گولی لگ گئی ہے شانزے"اسنے چند گہری سانسیں بھری، مگر دل تھا جیسے ابھی پھٹ جائے گا، شانزے کچھ کہہ رہی تھی، مگر اس نے بات کاٹ دی

"علی کو بچالو!!"وہ ایک لاچار لڑکی تھی، اس کے حصے کی گولی علی نے اپنے پر کھائی

تھی،

شانزے جانتی تھی اس وقت وہ کس کیفیت کی شکار ہے،

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے! المیرا تھوڑی ہمت کرو! تم ابھی اس وقت کہاں ہو؟ میں آرہی ہو!" شانزے نے اسے تسلی دینا چاہی، اور اپنی چابی اندر سے اٹھاتی ہوئی نیچے کی طرف بھاگی،

المیرا نے اپنی گردن دوڑائی، تاکہ جگہ دیکھ کر بتا سکے!

"ہم۔ماردن سے تھوڑی دور ہیں!" اسنے جواباً کہا،

جس پر شانزے کے قدم تھم گئے، وہاں پہنچتے پہنچتے اسے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ لگتا!

"المیرا!! میں ڈاکٹر شاہ ویز کو کال کرتی ہوں وہ تمہاری مدد کریں گے اور کچھ دیر میں میں بھی وہاں ہونگی تم جب تک یہ کوشش کرو کہ اسکا خون روکنے کی، کسی

کپڑے کی کی مدد سے !اور علی کو ہوش میں رکھنے کی کوشش کرو!"اسنے آخری بات کہی اور فون بند کیا،

المیرا اثبات میں گردن ہلاتی ہوئی علی کے قریب ائی،

اسے اپنے ساتھ اٹھایا

"علی سب ٹھیک ہو جایے گا!!"وہ اسے سہارے سے نیچے اتارتی ہوئی اپنی گردن میں اسکا بازو ڈال کر اسے اندر لے کر جانے لگی اس خالی گھر میں،

www.novelsclubb.com

علی کی شرٹ خون میں لت پت تھی،

دروازا آسانی سے کھل گیا،

وہ اندر ائی،اس کچے مکان میں کچھ بھی نہیں تھا! جیسے سالوں سے یونہی خالی پڑا ہو،

وہ اندر کی طرف ائی، معمول کے مقابل آج جلدی اندھیرا ہو گیا،

کیونکہ بادلوں نے سورج کو ڈھانپ رکھا تھا نا جانے کب اندھیرا ہوا معلوم نہیں ہوا

ابھی سات بج رہے تھے

اسنے علی کو زمین پر لٹایا،

اور اسکی شرٹ کے بٹن کھولنے لگی،

ہاتھ بہت عجلت کا شکار تھے،

"علی آنکھیں بند نہیں کرنا!"

وہ ایک ایسے بندے کی طرح تھا جو سب کچھ ختم ہو جانے کے بعد بھی جنگ کے

میدان میں اس امید سے لڑ رہا تھا۔ کہ ممکن ہو کہ وہ اپنے پیاروں کا دفاع کر سکے،

یہ جانتے ہوئے بھی کہ غازی بن کر لوٹنا کتنا مشکل ہے،

مگر تمام بری سوچ مل کر بھی اسکی قدم ہلا نہ سکیں،

وہ یونہی ثابت قدم ہے،

کہ ممکن ہے آنے والا کل آج سے بہتر ہو گا،

اور یہی امید ہی تو انسان کو زندہ رکھتی ہے،

کہ آنے والے حالات ان حالات سے بہتر ہونگے،

"شانزے کہہ رہی تھی وہ آرہے ہونگے!" اسنے علی کی شرٹ جسم سے جدا کی،

پھر زخم کے نشان پر اسکی شرٹ رکھتی خون روکنے کی کوشش کرنے لگی، اور مکمل

دباؤ ڈالا اس زخم پر،

"علی تم مجھے سن رہے ہو نا؟" رات کی تاریکی بڑھتی جا رہی تھی وہ دونوں اس جہنم

میں اکیلے تھے،

ایک دوسرے کے لیے جینے لگے، وہ دونوں جن کی زخمی روحیں آپس میں سالوں

پہلے جڑ چکی تھیں،

"وہ اوندھے منہ زمین۔پر لیٹا تھا،

اسکا سر المیرا کی گود میں تھا،

وہ جاگنے کی کوشش کر رہا تھا،اسنے پہلی بار خواہش کی تھی کہ اس کی زندگی لمبی ہو،

"ہوں!" وہ نخافت اور کمزوری کے باعث بس یہی بول سکا،
وہ جو آواز بہت خوبصورت تھی وہ اب بالکل کمزور ہو چکی تھی،۔
المیرا کے چہرے پر درد اور تاسف کی لہر دوڑ گئی،

www.novelsclubb.com

"علی تم جانتے ہو ہم ساتھ ہونگے" اسنے علی کو تسلی دی تھی یا خود کو،

"وہ آرہے ہونگے! تم جلدی ٹھیک ہو جاوگے!" وہ علی سے باتیں کر رہی تھی۔
تاکہ وہ سو نہ سکے،

اسکے ذہن کے پردوں پر چند لفظ ابھرنے لگے جن کو لڑیوں میں پرو کر اسنے بولنا شروع کیا،

اسکی آنکھوں سے آنسو کی پھوار ہنوز برس رہی تھی،

"میری آنکھوں میں جو درد دیکھو،"

"ہر پل یادوں میں گزرے لمحے ہونگے وہ میرے"

www.novelsclubb.com

"جب درد کی شامیں ڈھل جائیں"

"اور صبح کا سورج نکل آئے"

"اس دن میں اور تم ملیں گے!"

"سرسبز و شاداب زمینوں میں"

"تمام زنجیروں کو توڑ کر"

"ہم تم۔ ملیں گے جب بہار کے موسم میں"

"جب ستاروں۔ کی چمک لوٹ آئے گی"

"تب ہم ملیں گے جب راہوں میں پھول کھل جائیں گے"

www.novelsclubb.com

از قلم لائبہ سمیع،

وہ یونہی دونوں ہاتھوں سے اسکی قمیض کو زخم پر رکھے خون روکنے کی کوشش کر رہی تھی،اسکے لب خاموش ہو گئے،

یہ لمحے جو بے بسی کی حدوں کو چھو رہے تھے،
شاید ملن کی گھڑیوں سے قبل کی آزمائش تھی،

المیرا کا فون بجا، اسنے کال اٹھائی سامنے سے مخاطب کرنے والا شخص ڈاکٹر شاہ ویز تھا
،
"المیرا ہم یہاں پہنچ چکے ہیں،!"
المیرا کو جیسے کسی نے زندگی کی نوید سنائی گئی تھی،
اسکے پورے جسم میں کرنٹ سا دوڑ گیا،

"میں اس سے تھوڑا آگے ایک مکان۔ میں ہوں!" اسنے اپنے دوپٹے کا گولہ بنا کر
علی کے سر کے نیچے رکھا،
پھر اٹھ کر باہر کی طرف نکل ائی،

"وہ باہر کی طرف نکلی اندھیرا ہو رہا تھا، اسلیے فون فلیش لائٹ کھول دی، تاکہ وہاں اسکی موجودگی کا علم ہو،

اور تھوڑا آگے چلتی ہوئی روڈ تک آئی،

جہاں ایک ایمبولینس کھڑی تھی، اسکی گاڑی کے قریب, ڈاکٹر شاہ ویز سے شانزے کی اچھی دوستی تھی اسلیے وہ خود آئے تھے،

شانزے کے اصرار پر،

www.novelsclubb.com

المیرا نے دونوں ہاتھوں کو ہوا میں بلند کیا, اور اپنی طرف متوجہ کروایا،

جب دو بندے وہاں اسکے قریب آئے،

"پیشنٹ کہاں ہے؟"انہوں نے ترکش میں پوچھا! وہ جانتی تھی شاید سوال کیا ہے

اسلیے ان کو اپنے ساتھ لے ائی،

اسی گھر میں جہاں علی تھا،

ان سب عمل میں تقریباً آنے اور جانے میں دس منٹ کا وقفہ لگا تھا،

"علی میں آگئی ہوں!"اسنے علی کو مخاطب کیا مگر اسنے اب کوئی حرکت نہیں کی،

المیرا کے دل پر مکا لگا،

ان دونوں لڑکوں نے علی کو اسٹریچر پر لٹایا،،

اور تیزی سے باہر کی طرف بھاگے،

"المیرا ان کے پیچھے ائی،

انہوں نے علی کو ایمبولینس میں ڈالا،ڈاکٹر شاہ ویز اور المیرا دونوں ایمبولینس میں

بیٹھ گئے جدید انداز میں جو بنائی گئی تھی،

جہاں فوری دی جانے والی طبّی امداد تھی،

ڈاکٹر شاہ ویز ایک چالیس سالہ ڈاکٹر تھے،.

جنہوں نے نظر کا چشمہ لگایا ہوا تھا۔رنگ صاف تھا،اور چہرے پر صرف مونچھیں تھیں،

قد علی کی طرح لمبا تھا،

"مجھے ڈاکٹر شانزے نے بتایا! یہ پولیس کیس ہے مگر میں نے ابھی انہیں اطلاع نہیں دی ڈاکٹر شانزے کی ریکوسٹ پر"

وہ اس کا زخم دیکھتے ہوئے گویا ہوئے،

پھر،انہوں نے علی کو آکسیجن لگائی,

"ڈاکٹر علی ٹھیک ہو جائے گا نہ؟"ان کا سوال نظر انداز کرتی وہ پوچھنے لگی ابھی وہ اس حال میں نہیں تھی کہ کچھ اور سوچ بھی سکے،

"ابھی کچھ کہہ نہیں سکتے مس المیرا! گولی نے کتنا نقصان کیا ہے یہ معلوم نہیں! دعا

کریں بس!"

وہ بھی نا جانے کیوں امید ڈھارس باندھنے کی بجائے حقیقت کا تپتا آئینہ لیے اسکے سامنے بیٹھے تھے،

جس کی شعائیں لگتا دل جلا دیں گی، اسکی آنکھوں میں پھر آنسو آئے، ان لمحوں کا کوئی ایسا پہر نہ گزرا تھا جس میں اس نے خود بد دعا نہیں دی تھی،

وہ ان خون آلود ہاتھوں کو دیکھتی بس بے بسی سے روتی جا رہی تھی،

اگر علی کو کچھ ہو گیا تو وہ خود کو کبھی معاف نہیں کرے گی،

کیونکہ وہ اسکی وجہ سے اس حال میں تھا،

اگر وہ ڈرائیونگ جانتی تو یہ نوبت نہ اتی،

اوپر سے گاڑی بھی ایسے راستے رکی تھی،

یہ سب اس کی وجہ سے ہو رہا تھا، وہ ایک بے کار انسان ہے جس کو کچھ نہیں آتا سوائے غلطیاں کرنے اور رونے کے !

ہم اولادوں کو اچھا سے اچھا پہناتے ہیں اور اچھے سے اچھا کھانا کھلاتے ہیں ! مگر ہم۔ یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ ایک سونے کا پنجرا ہے جس میں ہم انہیں قید کر دیتے ہیں !

www.novelsclubb.com

بیٹیوں کی پرورش صرف شادی تک محدود نہیں ہوتی،۔ ہمیں انہیں حالات کے ہر پہلو سے واقف کروانا چاہیے کیونکہ جب اولاد ماں باپ کے دیے کمفرٹ زون سے باہر نکلتی ہے نہ

تو دنیا اسے ظالم۔ ہی لگتی ہے ! اور اپنے ساتھ ہونے والا ہر عمل جس کا قصوروار وہ

خود کی نااہلی کو ٹھہراتے ہیں!

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••

••••••»»»»»»

ہاشم اپنے کمرے باہر نکلا لانگ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے گلے میں نیلے رنگ کا مفلر باندھا ہوا تھا، اور پاؤں میں بوٹ پہنے تھے، جو لکڑی کے فرش پر پڑتے تو ٹھک سی آواز پیدا ہوتی،

بارش نے پھر موسم کو آڑے ہاتھوں لیا اور برسنا شروع ہوئی،

اسلیے ٹھنڈ میں مزید اضافہ ہونے لگا

وہ ڈرائنگ روم میں آیا تو دیکھا علین صوفے پر یونہی ہاتھ رکھے بیٹھی ہے اور سامنے بندوق رکھی ہے لکڑی کی ٹیبل پر،،۔ یہ معمول کے مطابق تھوڑا ہٹ کر منظر تھا،

اسلیے وہ ایک لمحے میں ٹھٹک کر رکا...!

وہ کہیں جا رہا تھا، مگر وہ علین کی حالت کو نظر انداز نہ کر سکا جو کافی مشکوک لگ رہی

تھی،

"علین ؟"اسے یوڈراد یکھ وہ تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا اسکے پاس اگیا،

وہ اپنی جگہ یونہی منجمد بندوق کو دیکھتی رہی، ٹکٹکی باندھے،ڈری ہوئی آنکھیں تھیں اور حلیہ اجڑ چکا تھا۔

"میں نے مار دیا بابا!!"

"میں قاتل ہوں!"

www.novelsclubb.com

اسکے لبوں میں جنبش ہوئی، آواز لگتا کسی دور کھائی سے آرہی ہے، وہ اس وقت شدید قسم۔کے صدمے سے دوچار تھی

اتنا کہ اسکی زہنی حالت خراب ہو جانے کا بھی احساس ہوا تھا،

ہاشم نے دیدے پھیلائے اسے دیکھا پھر بندوق کو!!

وہ ڈری ہوئی سی بندوق کو دیکھے ہی جا رہی تھی،

"میرے ہاتھ کیسے نہیں کانپے بابا!!!" وہ چیخی، وہ حواسوں میں نہیں تھی۔

جیسے اسے اپنے کیے پر شدید ملال ہو,

www.novelsclubb.com

"میں قاتل بن گئی ہو بابا میں قاتل بن گئی ہو!" خود کے منہ پر طمانچے مارتی ہوئی

گویا تھی یوں لگتا غصہ سب اتر چکا ہے اور اب حقیقت واضح ہو رہی ہے،

اور حقیقت قبول نہیں کرنا چاہتی کہ اس نے اپنے ہاتھ علی کے خون سے رنگے ہیں،

جبکہ ہاشم ابھی بھی معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

بالکل ایسے کسان کی طرح کہ رات کو وہ سوئے جب تو اسکے کھیت لہلہاتے ہوئے سر سبز ہوں اور جب جاگے تو ٹڈیوں کے حملے سے ایک دم ہی اسکے باغ اسکے کھیت برباد ہو جائیں،

زلزلے سے گھر تباہ ہو جایے اور اولادیں ساری مر جائیں!

بالکل ایسے انسان کی طرح ہاشم کی کیفیت تھی،

وہ نہیں چاہتا تھا اسکی اولاد وہ سب کچھ دیکھے

جو اس نے دیکھا،

انسان بھی کتنی عجیب شے ہے!

اپنی اولاد کو برائی سے بچانے کے لیے ہزار برائیاں کرتا ہے، اور جب اولاد اسے دیکھا دیکھی برائی کرے تو ماتم کرتا ہے!!

"کس ک کس کو مارا ہے تم نے؟" ہاشم کو بولنے میں تکلیف ہوئی!!

www.novelsclubb.com

اسکی ایک بیٹی دور تھی اور دوسری اس حالت میں !

شاید آگے کا جملہ اسکے لیے زیادہ تکلیف دہ تھا کہ اسکی ایک بیٹی نے دوسری بیٹی کے شوہر پر حملہ۔ کیا،

"سیم کو مار دیا میں نے ! ! المیرا کو مارنے گئی تھی ! ! میں اسے مارنا نہیں چاہتی تھی مگر ناجانے کیسے وہ میرے سامنے آگیا ! ! میں بس انہیں درد دینا چاہتی تھی میں قاتل نہیں بننا چاہتی تھی ! " وہ کسی پانچ سالہ بچے کی طرح رو رہی تھی،

جو اپنے کھلونا توڑ کر روتا ہے کہ سب کچھ ٹھیک کر دیں گے بابا،

مگر ہاشم کی بیٹی نے تو اپنی پوری زندگی برباد کر لی تھی،

وہ اپنی ضمیر کی اٹھتی آوازوں کو دلیل دے رہی تھی،

جو کہ بہت کمزور اور ناپید تھیں

ہاشم دم بخود رہ گیا،

یہ سن کر کہ مرنے والا اور کوئی نہیں علی ہے،،

"خدا غارت کرے تمہیں یماش پاشا" وہ یوں کہتا اپنی جگہ سے اٹھا،

جبکہ وہ یونہی دوبارہ دبک کر بیٹھ گئی، اور ڈری ڈری آنکھوں سے اس بندوق کو دیکھنے لگی،

"کچھ نہیں ہوگا علین تمہیں! بابا ہیں نا تمہارے!" اسکے سر پر ہاتھ رکھتا وہ بندوق کو اٹھا کر اپنی جیب میں رکھتے ہوئے آگے بڑھنے لگا،

www.novelsclubb.com

"بابا سیم کو بچالیں!! میرے لیے نہ سہی المیرا کے لیے اسے بچالیں!!" روتے روتے اسنے ہاشم۔ کو دیکھا،

ہاشم بس بے بسی سے لبوں بھینچ ہی سکا،

وہ۔اور کچھ نہیں کر سکتا تھا،

اس معاملے میں،

"وہ ابھی کہاں ہیں؟" ایک سرد سی نگاہ علین کے وجود پر گھمائی،

علین کے بے جان ہوتے جسم۔ میں کچھ جان آئی، وہ بری تھی وہ بداخلاق بھی تھی،

وہ زبان دراز بھی تھی مگر وہ ایک قاتل نہیں ہو سکتی تھی،

وہ ظالم نہیں بننا چاہتی تھی،

وہ المیرا کی مجرم نہیں بننا چاہتی تھی، یہ غصے میں لیے جانے والے فیصلے بھی ہمیں

یونہی نقصان پہنچاتے ہیں،

جب غصہ تھم جاتا ہے اور حقیقت کہ آئینوں میں انسان اترتا ہے تو یہ لمحہ سب سے

زیادہ اذیت ناک اور تاسف سے لبریز ہوتا ہے،

جس میں سوائے کاش کہ کچھ نہیں بچتا، پچھتاوا ندامت اور زندگی بھر کی ذلت بس یہ

دو لمحے کس طرح انسان کی زندگی بدل دیا کرتے ہیں،

www.novelsclubb.com

اسنے پورا راستہ بتایا، ہاشم نے اسے آگے سے ایک لفظ بھی نہیں کہا، جیسے اسکے لفظ بے کار ہوں، اور اب بے مول ہو کر زمین پر لتھڑے پڑے ہوں،

وہ زندگی کی ایک اور مراحل میں ناکام ہوا،

اور وہ تھی تربیت!

اسنے ایک قدم دھیمے سے دروازے کی جانب بڑھایا،

اور پھر لڑکھڑاہٹ سے دوسرا قدم...

پھر آنکھوں میں آنسو لیے اس دروازے کو دیکھا۔ جو بند تھا،

اسے المیرا کا سامنا کرنا تھا، اور اس واقعے بعد وہ تو شرمندگی کے گڑھوں میں دب گیا تھا شاید،

مگر اب کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا،

اب دیر ہو گئی تھی، وہ ہمیشہ دیر ہی کر دیا کرتا تھا!

پھر جیسے سوچوں نے کروٹ لی جھکے کاندھے اب کسی امید کے ساتھ اوپر کی طرف ہوئے،

شاید اسے اپنے کیے کے لیے سزا خود ہی سوچ لی تھی،

وہ جانتا تھا یماش پاشا کی موت کے بعد اسے کیا کرنا ہے"

اس لیے گہری سانس لیتا وہ آگے بڑھ گیا،

علین نے پہلے ان کی پشت دیکھی، پھر وہ کھلا دروازا جہاں سے وہ جا چکے تھے۔

اب شاید اس کے بابا اسے پھر بچا لیں یہی امید تھی اس کے پاس،

وہ یہ سب ختم ہو جانے کے بعد ترکی سے چلی جائے گی ہمیشہ کے لیے، اور کبھی مڑ کر بھی اس جگہ کو نہیں دیکھے گی جہاں کی سرزمین پر چلتی ہر ہوا اسے قاتل کہہ کر پکارے گی،

"معظم؟؟"

وہ ہسپتال کی سیڑھیوں کو عبور کرتی ہوئی اوپر کی طرف آرہی تھی،

جب اسکے فون پر معظم کی کال ائی،

اسنے فون فورا سے پہلے اٹھالیا،

"شانزے آپ کہاں ہیں؟" سامنے سے سوال کیا گیا،

"میں...(وہ کچھ بولتے بولتے رکی!)

"میں علی کے پاس ائی ہوں ایک کام ہے تم کہو سلیم ٹھیک ہے؟" اسنے اطلاع نہیں دی کہ علی زخمی ہے وہ جانتی تھی کہ معظم یماش پاشا اور سلیم۔ کو بتادیگا،

مگر وہ چاہتی تھی پہلے وہ خود معاملات کو دیکھ لے پھر وہ انہیں بھی اس بات سے آگاہ کردے گی،

"ہمیں استنبول جانا ہے، آپ جہاں کہیں بھی ہے واپس آ جائیں"

"اچھا! تم سلیم کو لیکر چلے جاؤ، اسکی میڈیسن میری دراز میں رکھی ہوئی ہیں باقی ماموں اگر ساتھ جا رہے ہیں تو ان کی بلڈ پریشر کی میڈیسن یاد سے رکھ لینا معظم!"

وہ فون پر ہدایت دیتی ہوئی اب ہسپتال کے کوریڈور میں چل رہی تھی، وہ کسی زمہ دار لڑکی کی طرح بات کر رہی تھی، جس نے سب کا دھیان رکھا ہوا تھا، اگر کہا جائے وہ پاشا حویلی کی رونق تھی تو غلط نہ ہو گا،

اسکے پاؤں میں موجود بلیک سلیپر جو بالکل سادہ تھی،

اس پر اس نے ٹخنوں تک آتا اسکرٹ اور شرٹ پہن رکھی تھی اوپر،

کان میں سمپل ٹاپس تھے، ایک نگ کے،

اور بیچ کی مانگ میں ڈھیلی پونی باندھ رکھی تھی،

وہ پہلے کے مقابل بہت سادہ لگنے لگی تھی،

جیسے ایک شخص نے اسکے جینے کے ڈھنگ کو بدل دیا تھا،

"شانزے مجھے سب کو ساتھ لے جانے کا کہا ہے یماش پاشا نے!" اسکے اگلے جملے نے شانزے کے قدم روک لیے،

پھر زہن میں آتے خیال کو جھٹک کر اسنے دوبارہ چلنا شروع کیا، آج اس نے وہ چین نہیں پہن رکھی جو سلیم نے اسے دی تھی اور ہر وقت اس کے ساتھ رہتی تھی،

"ٹھیک ہے! میں علی اور المیرا کے ساتھ یہیں سے آجاؤ گی! تم اور سلیم چلے جاؤ وہاں سے!" وہ یہ کہتی فون رکھنے لگی مگر معظم نے آگے سے کچھ کہنا چاہا تو اسنے معظم کو ڈانٹ دیا،

وہ ایسے ہی سب کو ڈانٹ دیا کرتی تھی،

"میں نے کہہ دیا نا معظم آجاؤ گی میں ! بچی نہیں ہوں میں ! (وہ تیزی سے بولی پھر کچھ لمحے خاموش رہی،)

پھر اسنے معصومیت اور محبت بھرے لہجے کو اپناتے ہوئے دوسرا جملہ کہا ممکن تھا یہ اخری جملہ تھا اس کے بعد اس کی طرف سے کال منقطع ہو جاتی،

کیونکہ وہ اس جگہ پہنچ چکی تھی جس کے لیے وہ مار دن آئی تھی، مطلب المیرا کے پاس

www.novelsclubb.com

امی استنبول میں ہی ہے میری انہیں پیار دینا" یہ کہہ کر وہ فون رکھ چکی تھی، اور کاندھے پر لٹکتے اس بیگ میں جو کالے رنگ تھا اس میں فون رکھ دیا، اور زپ بند کر دی!

المیرا آپریشن تھیٹر کے باہر بینچ پر ہی بیٹھی ہوئی تھی،

شانزے کو آتے دیکھا تو جھٹ سے اسکے پاس ائی،

وہ رو رہی تھی،

"شانزے دیکھو نہ ڈیڑھ گھنٹے سے علی کی کوئی خبر نہیں آئی ہے ڈاکٹر شاہ ویز بھی باہر نہیں آئیں ہیں"

اسنے آتے ہی سب سے پہلے وہاں کی تفصیل بتائی، جس پر شانزے نے آپریشن تھیٹر کے بند دروازے پر نظر ڈالی،

پھر اسے کاندھوں سے تھامتی ہوئی پر سکون کرنے لگی،۔

"ششش!! المیرا جان!! سب ٹھیک ہو جایے گا میں معلوم کرتی ہوں!" اسنے

المیرا کے آنسو پونچھے!

اور تسلی دی،

مگر المیرا کی حالت ابھی ایسی تھی کہ وہ تسلی سے بھی شانت نہیں ہونے والی تھی،

کوئی اسے بس اس کے علی کی خبر سنادے،

آپریشن تھیٹر سے ایک نرس باہر نکلی جو کافی شتابی سے دوسری جانب جارہی تھی،

شانزے نے جھٹ سے اسے روکا،

www.novelsclubb.com

"پیشنٹ کی حالت کیسی ہے؟" اسنے نرس سے سوال کیا، وہ اسکے مخاطب کرنے پر

متوجہ ہوئی،۔

"وہ بہت سیریس کنڈیشن میں ہیں کچھ بھی ہو سکتا ہے، خون بہت بہہ گیا ہے گولی

نے اندر کے اعضاء کو نقصان پہنچایا ہے، کچھ دیر پہلے اگر یہ آتے تو شاید یہ سب کچھ نہ ہوتا،"

نرس یہ کہتی تیزی سے آگے بڑھ گئی،

شانزے اپنی جگہ سن کھڑی تھی،

جبکہ المیرا یونہی زمین پر گر گئی،

جیسے پاؤں بے جان ہو گئے ہو وہ ان سب کی زمہ دار تھی، علی اس کی وجہ سے اس حال میں تھا،

www.novelsclubb.com

شانزے ٹرانس کی سی کیفیت سے باہر نکلی پھر پلٹ کر المیرا کی طرف دیکھا،

اسے تسلی دینے میں بھی مشکل ہو رہی تھی،

"المیرا سب۔۔۔" شانزے کچھ کہتی المیرا اسکی بات کاٹ چکی تھی،

"میں جانتی ہوں کچھ بھی ٹھیک نہیں ہو گا!" ناامیدی نے اپنا پہلا وار اسکے ذہن پر کیا،

المیرا کے ذہن میں پروفیسر کا وہ مردہ وجود ہلکورے لینے لگا،

وہ ٹھنضڈہ بے جان ہاتھ،

کیا علی بھی یونہی ہو جائے گا،

کیا وہ بھی اس کو چھوڑ دے گا،

علی تو ایسے نہ تھا،

اسنے کہا تھا وہ اسکے ساتھ رہے گا،

www.novelsclubb.com

حالات میں منفی سوچوں کا زہر گھل گیا،

منفی سوچ ایک ایسا زہر ہے جو جیتے جاگتے سہی سالم انسان کو قنوطیت کے گہرے سیاہ سمندر میں جھونک دیتی ہے،

"وہ بھی مر جائے گا!"

"جیسے پروفیسر مر گئے "اس کی آنکھوں سے آنسو نہیں خون کے قطرے بہہ رہے تھے،

درد کی ایسی حد کے اب کہیں کوئی امید نظر نہ آئی ہو،

صرف اور صرف یاسیت کے اندھیرے سیاہ گہرے، کہ ان اندھیروں کی نظر اسکی ننھی خوشیاں ہو گئیں،

شانزے نے آگے بڑھ کر اسے تسلی دینی چاہی مگر ناکام رہی

کیونکہ اسنے ہاتھ کے اشارے سے خود کے قریب آنے سے منع کر دیا تھا،

"میں نے سب کو مار دیا!" اسنے مٹھیوں سے کنپٹی کے بالوں کو نوچا، یوں لگتا جیسے دماغ کی رگ ابھی پھٹ جائے گی،

اسنے شدت سے خواہش بھی یہی کی کہ کوئی ایسا کمزور لمحہ آئے کہ اسکی جان نکل جائے،

کیونکہ اندر جو زندگی اور موت کی کشمکش میں جھولتا وہ شخص تھا،

وہ اسکی وجہ سے اس حالت میں گیا ہے،

وہ علی کا مردہ وجود کیسے اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتی ہے،

سوچ کر ہی رونگھٹے کھڑے ہوئے،

دونوں پیروں کو سمیٹ کر ایک ایسے بچے کی طرح بیٹھ گئی جو بہت خوف زدہ ہو،

www.novelsclubb.com

"میں نے سب کو مار دیا!!"

"میں نے۔۔۔"

اسکی آنکھیں بند ہوئیں اور وہ ہوش حواس سے بیگانہ یونہی زمین پر گر گئی،

یہ درد برداشت کے قابل نہیں تھا، بہتر تھا چند لمحے وہ یونہی اسی حالت میں گزار دے، ممکن تھا اسپر رحم کر دیا جائے،

اسنے کہا تھا علی نہیں تو المیرا بھی نہیں،

شانزے کی آواز آخری بار اسکی سماعتوں سے ٹکرائی تھی وہ ڈاکٹر کو آواز دے رہی تھی،

پھر وہ دھیمی آتی آواز بھی ماند ہو گئی اور وہ بے ہوش ہو گئی

••••»»»»»

"بیٹا میں تمہارے لیے یہ پیٹس لائی تھی میں نے نئی ریسیپی سے تیار کی ہے"

سائقہ بی سلیم کے کمرے میں آئی، ہاتھ میں پلیٹ لیے، وہ الیکٹرک بورڈ میں گھسا کچھ کر رہا تھا،

ان کی آمد پر اسنے پلٹ کر دیکھا،

پھر دھیمے سے مسکرا کر اپنی اسٹک کی مدد سے کھڑا ہوا،

اور اسی کی مدد سے چلتا ہوا سایقہ بی کی طرف ایا،

شرٹ سے دو تین بار ہتھیلی پوچھنے کے بعد اس نے ایک پیس اٹھایا،

"بہت شکریہ سائقہ بی!" تشکر آمیز لہجے میں اسنے کاندھے اچکایے پھر بورڈ کی طرف اشارہ کیا،

"یہ خطرناک ہو گیا ہے،

اور یہ بلب بھی، اس میں سے چنگاریاں نکل رہی تھیں معظم یا مہت کو کہیں اس کو

جلد از جلد ٹھیک کروالیں تاکہ بڑا نقصان نہ ہو" اسنے پیٹس کا بائٹ لینے سے پہلے ہی اپنی بات مکمل کرلی تھی،

سائقہ بی نے ساتھ ہی اس پلیٹ کو سامنے میز پر رکھا،

اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی،

سائقہ بی کا وہ تینوں ہی بہت احترام کرتے تھے کیونکہ وہ بہت ہی پرانی ملازمہ تھیں وہاں کی،

www.novelsclubb.com

"بہت سہی بیٹا میں کہہ دونگی!!" رسانیت سے کہتی وہ سلیم کو دیکھنے لگی، جواب اپنے بستر پر بیٹھ گیا تھا،

شاید وہ اپنی بنائی اس پیٹس پر تبصرہ سننا چاہتی تھیں، جب بھی وہ کچھ نیا بناتی تو سب

سے پہلے سلیم کے پاس آتی تھیں،

کیونکہ سلیم کھانے کا شوقین تھا،

وہ تھوڑا بہت خود بھی کوک کر لیا کرتا تھا،

"بہت ہی لزیز بنی ہیں اگر اس میں قیمہ شامل ہوتا تو اور اچھی لگتی" اسنے ستائشی انداز میں بھونیں اچکاتے ہوئے۔ تبصرہ دیا، اور ساتھ ایک تجویز بھی دی،

سایقہ بی تو مسکرا اٹھی، جیسے یہاں آنے کا مقصد پورا ہوا تھا،

"سلیم میں تمہیں اسکی ریسپی دونگی!" انہوں نے جوش سے کہا جس پر وہ وہ تھکا سا ہنس دیا، کے اسکے نوکیلے دانت واضح ہو گئے،

وہ اس وقت رف حلیے میں تھا، اسکی داڑھی پہلے سے زیادہ بڑھ گئی تھی،

"آپ کو پتا ہے علی کہتا تھا کہ میں جو لوگوں کا علاج کرتا ہوں اگر اپنی کوکنگ کلاسز ان کے سامنے شروع کر دوں تو وہ ویسے ہی مر جائیں!" اسنے ماضی کھنگال کر ایک بات نکالی وہ بات ان اداس لمحوں میں مسکان لے ائی،

مگر اب سب کچھ بدل گیا تھا، وہ سلیم جو برا تھا! جو ظالم تھا، وہ مر گیا تھا! اسی پل جب وہ گرا تھا، گہرے سمندر میں!

www.novelsclubb.com

وہاں ملاقات اسکی گل خانم سے ہوئی اور پھر اس کی پوری زندگی بدل گئی،

پھر وہ خود ہی شرمندہ ہو گیا اور جو مسکان چہرے پر آئی تھی مٹ گئی،

اسے لگا جیسے لمحے بھر پہلے اسنے زہر نگل لیا تھا،

حلق اندر تک کڑوا ہو چکا تھا،

وہ ایسا ماضی تھا جس کو وہ کبھی یاد ہی نہیں کرنا چاہتا تھا،

"سائقہ بی ہمارے بابا نے ہماری زندگی تباہ کر دی! کیا ہمارا حق نہیں تھا کہ ہم بھی اچھے لوگ بن کر رہتے جن کے ماضی پر سکون ہوتے ہیں حال بھی مطمئن اور مستقبل بھی روشن!"

سلیم کو جب جب یہ خیال آتا کہ وہ ایک قاتل ہے اسے اپنی پرچھائی سے بھی نفرت ہوتی تھی

سایقہ بی اس کی بات پر خاموش ہو گئی!!

"یہ بات شائستہ نے بھی کی تھی !اس وقت یہ بغاوت لگی تھی سفیان کو مگر شائستہ ٹھیک تھی !!"سایقہ بی بھی سنجیدہ نظر ائیں،

مگر ان کے کہنے پر سلیم کے ماتھے پر کئی ناآشنائی کے بل نمودار ہوئے تھے،

وہ اسکے چہرے کا سوالیہ نشان جانتی تھی اسلیے اپنی بات آگے جوڑی،

"سلیم کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کے بارے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں ان کی لیولز ہوتی ہے، شروعات ایک چھوٹی سی بات سے ہوتی ہے،اور پھر آہستہ آہستہ وہ اتنی بڑی بن جاتی ہے کہ جب تک آنکھیں کھلتی ہے اور بندہ سمجھ پاتا ہے اس وقت تک بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے"

سلیم خالی الذہنی کے عالم میں سائقہ بی کا چہرہ تکتا رہا اندازہ اسے تھا کہ کس بارے

میں بات ہو رہی ہے مگر وہ ان حالات کو پہلی بار اس پہلو سے دیکھ رہا تھا،

اگر اس کے بابا سب کچھ پہلے ہی چھوڑ دیتے تو آج سب کچھ بہت مختلف ہوتا،

اور شاید آج اس کے اور شانزے کے درمیان کوئی گل خانم نہ اتی،

"کاش میں سب کچھ بدل سکتا!!"

اسکے دل نے شدت سے خواہش کی، سایقہ بی اس کے پاس آئی اور کاندھے پر دھیمے سے ہاتھ رکھا,

www.novelsclubb.com

وہ اسکی بھوری آنکھوں میں۔ جھانکنے لگی،۔

سلیم دکھنے میں یماش پاشا کی طرح تھا، اسکے چہرے کے نقوش اور تمام کٹس یماش پاشا سے بہت مشابہت رکھتے تھے،

"سلیم اپنی منزل پہچانوں ! جیسے قھرمان نے پہچان لی ! ایک دن آئے گا جب ماضی سچ میں ماضی ہو جایے گا ! " وہ اسکے کاندھے کو تھپتھپاتی ہوئی باہر نکل گئی،

جبکہ سلیم ان کی بات مفہوم سمجھنے میں ناقص رہا،

وہ ان کی بات کو سمجھ نہیں سکا،

یا سمجھنا چاہتا ہی نہیں تھا،

www.novelsclubb.com

"اسکی آنکھ کھلی تو سفید چھت سب سے پہلے آنکھوں سے ٹکرائی،

سر بھاری ہو رہا تھا، کچھ لمحے تو اسے اپنی حالت سمجھنے میں لگے،۔

پھر جب مکمل ہوش میں آئی تو پورے کمرے کی طرف نظر دوڑائی،

جہاں اسکے ایک ہاتھ میں ڈرپ لگی تھی

جو بوند بوند اسکے خون میں شامل ہو رہی تھی،

دوسری طرف بند دروازا تھا،

اور اسکے سیدھے ہاتھ کی طرف صوفے پر دو افراد بیٹھے تھے،

اندھیرا ہو چکا تھا، وہ بڑی کھڑکی سے سیاہ آسمان دیکھ سکتی تھی جہاں تنہا چاند جگمگا رہا تھا

،

وہ ان دونوں میں سے ایک کو پہچان چکی تھی،

اسلیے غیض و غضب کے عالم میں اپنا سر تکیے سے اٹھایا مگر اسکے سر میں شدید تکلیف اٹھی تھی،

اسلیے فوراً سے سیدھا ہاتھ ماتھے پر بے ساختہ گیا،

مگر وہ اپنا غصہ نہیں بھولی تھی،

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ کیا یہ دیکھنے آئے ہو کہ ہم زندہ ہیں یا مر گئے!" وہ دبی آواز میں غرائی، اور وہ جس شخص پر بھوکی شیرنی کی طرح دھاڑی تھی،

وہ اور کوئی نہیں ساحل تھا،

جو اس کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا تھا،

اور سبینہ اسکے سامنے یونہی ٹانگ پر ٹانگ جمائے صوفے پر پر سکون سی بیٹھی تھی،

"المیرا اس میں میری غلطی..." ساحل صفائی پیش کرنا چاہتا تھا کہ وہ درشتگی سے اسکی بات کاٹ دی گئی،

"اپنی بکواس بند کرو اور دفعہ ہو جاو یہاں سے تم اور یہ جو کوئی بھی ہے!" اسنے نخوت سے سبینہ کو دیکھا،

اگر اس وقت المیرا کے ہاتھ پستول ہوتی تو وہ یقیناً ساحل کو گولیوں سے بھون دیتی،

وہ سمجھ رہی تھی کہ ساحل کی وجہ سے ہی یہ سب ہوا ہے، ممکن تھا اس نے ہی علین کو خبر دی تھی،

وہ نا جانے کون سی بات کہاں جوڑ۔رہی تھی،

مگر اسکے لیے ہر وہ شخص دشمن تھا جو علی کے خلاف تھا،

جس طرح اس پر غصہ چڑھا تھا اسے،

وہ اسکا منہ نوچ لینے کی جسارت کر سکتی تھی،

www.novelsclubb.com

"سنو لڑکی!! تمہارا شوہر بالکل سہی وسالم ہے مگر میری بات سنو!! میں جانتی ہوں تم ہاشم کی بیٹی ہو!!" سبینہ نے خود ہی اس سے بات کرنے کا فیصلہ کیا،

اور اسکے سامنے آکر کھڑی ہوئی، اسنے اشتعال انگیز نظروں سے سبینہ کو گھورا پھر سر دوبارہ تکیے پر گرا لیا،

کیونکہ درد کی حدت بڑھ گئی تھی،

"میں کسی ہاشم کی بیٹی نہیں سمجھ آ رہی ہے تمہیں" اسنے ناگواری سے گردن موڑ لی،

"تمہارے کہہ دینے سے حقیقت بدل نہیں جائے گی! بس تمہیں ایک کام کرنا ہے کہ تم ہاشم کے خلاف بیان ریکارڈ کراؤ کے اسنے تمہارے شوہر پر جان لیوا حملہ۔ کیا ہے!" سبینہ نے تحکم بھرے لہجے میں کہا،

وہ یونہی تکیے پر سر گرائے اس کا وہ چہرہ دیکھتی رہی،

جو کافی سرجری کے بعد بھی یونہی دمکتا اور جوان دکھائی دے رہا تھا،

اور اسکے گلے میں وہی موتیوں والی مالا تھی، سفید موتیوں کی،۔

جو علی کے پاس تصویر میں دیکھی تھی،

یقیناً یہ وہی عورت ہے! قہرمان کی ماں,

اسنے دل ہی دل خود اس بات کی تصدیق کر دی تھی،،

"اور میں ایسا کیوں کرو نگی؟"اسنے غصے سے ماتھے پر بل ڈالے اور چہرے پر پریشانی کے آثار لیے پوچھا،

"کیونکہ تم علی کی زندگی چاہتی ہو اور میں اپنے بیٹے کی!!"وہ ایک ہاتھ بیڈ کے سرہانے پر رکھتی تھوڑا سا جھک کر قدرے روکھے انداز میں گویا ہوئی تھیں،

www.novelsclubb.com

"بیٹا کون قھرمان؟"وہ ڈری نہیں اسنے سبینہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سوال کیا،

جس پر وہ گڑبڑا گئی اور تھوڑا پیچھے ہوئی،

اسکی سبز آنکھیں تھیں جیسے قھرمان کی تھیں،

"اس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے!" سبینہ نے نظریں پھیری جس پر المیرا طنزیہ مسکرائی۔

جبکہ ساحل ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو محض سن رہا تھا،

"سچ تم کتنی ظالم عورت ہو! تم یماش پاشا تم سب ایک جیسے ہو!" المیرا نے گردن پھیر کر نہایت تحضیک آمیز لہجے میں بات کی اس سے،

www.novelsclubb.com

وہ اس کے منہ سے ظالم لفظ سن کر ششدر رہ گئی، اور پلٹ کر اسے دیکھا،

اگر المیرا ابھی بستر پر نہ ہوتی تو ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے منہ پر رسید ہو چکا ہوتا سبینہ کی طرف سے ء

"میں ظالم نہیں ہوں!!، جانتی ہی کیا ہو میرے بارے میں تم!!" وہ یہ کہتی کمرے سے تیزی سے باہر نکل گئی،

اسکا اتنا روکھا رویہ المیرا سے کیوں تھا شاید وجہ یہ تھی کہ اسکی شباہت ہاشم سے آتی تھی، اس وجہ سے۔

ساحل نے المیرا کی طرف بے چارگی اور بے بسی سے نظریں گھمائی،

www.novelsclubb.com

"تم اگر ہاشم کے خلاف بیان دو گی تو میں اسکے خلاف اریسٹ وارنٹ نکال کر اسے گرفتار کر لوں گا! تاکہ وہ تباہی نہ کر سکے ہمارا حدف صرف یماش پاشا ہے اس میں ہمارا کوئی دوش نہیں ہے!" وہ اپنی صفائی دیتا ہوا، وہاں سے نکل گیا، مگر المیرا نے اس پورے وقفے میں بے دلی سے اسکی بات سنی،

سنی کیا یہ کہا جائے کہ نظر انداز کی

المیرا نے اس دروازے کی طرف نظریں گھمائی جہاں چند لمحے بعد شانزے اس دروازے سے داخل ہوئی،

اسے احساس نہیں تھا وہ کتنی دیر یونہی سوتی رہی ہے،!

شانزے نے سب سے پہلے آکر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا،

"المیرا جان!! طبیعت کیسی ہے اب؟" بہت نرمی سے اسکے بالوں کو سہلاتے ہوئے وہ پوچھنے لگی،

اسنے ان دونوں کے بابت کچھ نہ پوچھا کہ وہ کیوں ائے تھے کس وجہ سے آئے تھے،

وہ ان کی موجودگی کا علم رکھتی تھی مگر اپنے سوالوں سے اسے پریشان کرنا نہیں

چاہتی تھی،

وہ ایسی ہی تھی،

دوسروں کو سمجھنے والی،

اسکے سوال پر المیرا نے بس اثبات میں گردن کو جنبش دی،

"علی کیسا ہے؟" المیرا نے پہلا سوال یہی کیا،

وہ سبینہ کے منہ سے علی کی خیریت سن چکی تھی مگر اب بس تصدیق چاہتی تھی،

"وہ بالکل ٹھیک ہے! تمہاری دعاؤں نے اثر دکھایا، اسے کچھ دیر پہلے ہی ہوش آیا تھا تمہارا پوچھ رہا تھا!" وہ یونہی اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرتی ہوئی کہہ رہی تھی،

المیرا کے چہرے پر طمانیت بھری مسکان تھی،

کہ زندگی میں پہلی بار اسے سب کچھ مل۔جانے کا احساس ہوا تھا،

اسپر رحم کیا گیا تھا،

اسکا اجر واپس نہیں لیا گیا تھا،

علی اسکے پاس تھا،

اسے اپنے پورے جسم میں درد محسوس ہو رہا تھا، جیسے وہ بہت گھنٹے سے سو رہی ہو،۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یہاں لیٹے کتنے منٹ ہوئے ہیں؟"اسنے شانزے کے چہرے کو دیکھا جہاں

تکان کے آثار نمایاں تھے،

جس پر اس نے بہت ہلکے اعصاب کے ساتھ مسکراتے ہوئے جواب دیا،

جیسے کوئی بڑی پریشانی ٹل چکی تھی,

"منٹ نہیں گھنٹے وہ بھی پورے چھ !"اسنے اپنی ہاتھ کی انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے بتایا جس پر اسکی حیرت سے آنکھیں پھیل چکی تھیں،

اسے چھ گھنٹے ہو گئے تھے یہاں لیٹے ہوئے،

www.novelsclubb.com

"مجھے علی سے ملنا ہے !"اسنے اٹھنے کی کوشش کی مگر شانزے نے اسکے بازو پکڑ کر اسے دوبارہ لٹا دیا،

"لیٹی رہو ! علی نے منع کیا تھا کہ تمہیں پریشانی نہ ہو اور ہاں وہ فارہیڈ کس جو تھی وہ

علی کی طرف سے ہی تھی اسکی المیرا جان کے لیے "اسنے دائیں آنکھ دبائی اور شرارت سے کہا، اسنے ماحول کا تناو کم کرنے کے لیے محض یہ بات کہی تھی،

المیرا کا چہرہ شہابی رنگ میں ڈوبتا چلا، اس نے شرمیلی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائی اور پھر شانزے کی طرف سے نظروں کا زاویہ تبدیل کیے کھڑکی میں موجود اس چاند کو دیکھنے لگی،

جو پہلے سے زیادہ دلکش لگ رہا تھا،

www.novelsclubb.com

اسکے یوں شرمانے پر شانزے نے اپنا ماتھا پیٹ لیا!

"بہن تم شانزے ارسلان سے اتنا شرما رہی ہو! علی پاشا کے سامنے تو تمہارے یہ گال ٹماٹر بن جائیں گے!" وہ خود سے کہتی پھر ہنسنے لگی،

وہ اسے کیا بتاتی کہ کتنی بار دھڑکن تھمتی ہے جب جب علی کا نام سنتی ہے، ایسی محبت جو لڑکپن میں ہوتی بالکل ایسی محبت تھی اسے علی سے!!

ایک ایسی کیفیت جیسے اسکے بعد سب کچھ ختم ہو جائے گا،

جیسے زندگی بس اسی کے سنگ ہے، زندگی کی ساری خوشیاں سارے رنگ علی کے دم سے ہیں،

ایسا محسوس کرنے لگی تھی کہ ساری دنیا ایک طرف اور علی ایک طرف،

اور المیرا بھی اسی طرف 😁

www.novelsclubb.com

»»»»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»•••••••

••••»»»»

"سایقہ بی آپ جائیں یہاں سے! دو تین ہفتوں کے لیے گھر بیٹھیں،" معظم نے سب سے پہلا کام تمام ملازمین کو حویلی سے جانے کا کیا،

"مگر بیٹا۔۔۔"سائقہ بی ہاتھوں میں ٹرے لیے نیچے اتری تھیں،جب معظم سے ملاقات ہوئی تو معظم نے ایک ایسی خبر سنادی کی انہیں ایک لمحے کو کچھ سمجھ نہیں ایا،

"سایقہ بی ٹیکسی باہر کھڑی ہے!"اسنے ہاتھ کے اشارے سے باہر کی جانب اشارہ کیا،

پھر اوپر سیڑھیوں کی طرف تیزی سے جانے لگا،

www.novelsclubb.com

پہلی سیڑھی پر قدم رکھتے ہی اسنے پلٹ کر دیکھا سایقہ بی ابھی بھی اپنی جگہ ہنوز کھڑی تھیں،

"آپ کا سامان سارا کا سارا رکھوا دیا ہے!،بس جائیں"وہ شاید یہی سوچ رہا تھا کہ وہ

سامان کے بارے سوچ رہی ہونگی،

مگر وہ اسکی پشت یونہی دیکھتی رہی، خاموشی سے،

ان کی نظروں سے تنگ آکر وہ تیسری سیڑھی پر جا کر دوبارہ پلٹ گیا،

اسنے گہرے نیلے رنگ کا ٹو پیس پہنے رکھا تھا، بال سلیقے سے بنا رکھے تھے،

وہ دکھنے میں ایک اچھا خوبرو جوان تھا،

"کیا ہوا؟" آہستگی سے قدم نیچے رکھتے ہوئے وہ سایقہ بی کا پریشان چہرہ دیکھنے لگا،

"قہرمان میدیات میں نہیں ہے!" وہ یہ کہتی دروازے کی جانب جانے لگی،

معظم نے استفامیہ انداز میں ایک آئی برو اچکا کر انہیں دیکھا،

"قھرمان بھائی کہاں ہے؟"اب وہ تیز قدموں سے ان کی طرف آیا،
وہ اسے سلیم کی کہی بات بتانا بھول گئی تھی،

"جہاں اسے ہونا چاہیے"اسکے ہاتھ میں ٹرے تھماتی ہوئی وہ پیلے رنگ کی ٹیکسی میں جا کر بیٹھ گئی،
معظم نے وہ ٹرے دوسری طرف پھینکی،
اور کھڑکی کے پاس آیا اور شیشہ بجانے لگا،

www.novelsclubb.com

مگر انہوں نے رنجیدہ خاطر نظروں سے حویلی کو دیکھا،اگر وہ معظم کو بتا دیتی تو معظم پاشا کا بتانا اور یوقھرمان کی خوشیاں پہلے ہی مٹ جاتیں!

پھر انہوں نے ٹیکسی ڈرائیور سے ٹیکسی چلانے کو کہا،

ان کی سنتے ہی گاڑی ایک دم سے آگے نکل گئی اور معظم نے قنوطیت سے اس گاڑی کو جاتے دیکھا، معظم مایوسی سے ہنکارا ہی بھر سکا،

سوائے سلیم کہ کوئی اسکے ساتھ جانے کے لیے تیار نہ تھا، حالات ہی کچھ یوں بن گئے تھے، کہ سب کسی نہ کسی کام میں پھنس چکے تھے،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

••••»»»»»»

"وہ اس وقت علی کے اسی فلیٹ میں تھا، وہ لندن پہنچ گیا تھا مگر اسکی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ کس طرح حیا کا سامنا کرے،

اسنے اپنے لیے ایک بہترین سوٹ نکال کر پہنا۔، وہ نہا کر ابھی نکلا تھا اور علی کے بیڈ روم میں شیشے کے سامنے کھڑا تھا،

اسکی سبز آنکھیں جن میں سرخی مائل تھی، شیو اسنے آج ہی بنائی تھی، اسلیے چہرہ صاف نظر آ رہا تھا،

اسکے بال بکھرے ماتھے پر تھے جن میں گیلے ہونے کی وجہ سے بوند بوند پانی ٹپک رہا تھا،

وہ اپنی آستین کا کف فولڈ کرتے ہوئے اپنے چہرے کے ہر نقوش کا جائیزہ لے رہا تھا،

اسنے دراز سے علی کی ایک گھڑی نکال کر پہنی، کالے رنگ کی، پھر کالر سیدھے کیے اور ٹائی باندھنے لگا،

مگر اسکے چلتے ہاتھ رک گئے،

اسنے ٹائی باندھنے کا فیصلہ ترک کیا،

اور مہنگے پرفیوم میں سے ایک پرفیوم خود پر چھڑک لیا،

اور پھر بال کو خوبصورتی اور سلیقے سے سمیٹ کر اپنے انداز میں بنایا،

پھر جیبوں میں ہاتھ ڈالے خود کو دیکھنے لگا،

ایک مبہم مسکراہٹ کے ساتھ،

www.novelsclubb.com

اسکی سبز آنکھوں میں ایک چمک تھی ایسی چمک بہت سال پہلے بھی تھی جب اسکا حیا سے نکاح ہوا تھا،

وہ کسی ایسے شہزادے کی مانند لگ رہا تھا جیسے اسکی تاج پوشی ہو اج،

"کیا سالوں بعد بھی تم مجھے پہلی بار کی طرح دیکھو گی؟"خود سے سوال کرتا وہ اس ٹائی کو رکھنے لگا دراز میں،

پھر یونہی باہر کی طرف آگیا،

روم لاک کر کے وہ نیچے کی طرف ایا،

ایک نئی مہکتی صبح جو لندن کی سرزمینوں پر گر رہی تھی،

قھرمان کا دل کیا سب فکروں سے آزاد وہ ان ہوا وو کے سنگ اڑ جائے، باہیں کھول کر گہری سانس بھرے اور چیخ چیخ کر لندن کی قدیم عمارتوں کو بتادے کے ترکی کا شہزادہ قھرمان اپنی حیا کو لینے لندن آیا ہے،

اس نے پہلے سے گاڑی منگوا رکھی تھی، وہ گاڑی میں بیٹھا یہ پل بھی اب صدیوں کی طرح لگتے،

کب گاڑی اسکی حیا کے در رکے گی،

کب اسکی ملاقات اس سے ہو گی،

اور کب وہ ان کی محبت کی نشانی اسکی بیٹی وہ کب مل پائے گا،

وہ کیسی دکھتی ہو گی؟

سوچ میں ہمیشہ ایک منظر آتا پھر اسکی صورت کی تحلیل کر دیتا،

اب بے چین دل کر قرار بس ملاقات کے بعد ہی آنا ہے،

ہر خوبصورت انسان کی طرح اسنے بھی مستقبل کے خواب ایک لڑی میں پرونا شروع کر دیے،

سارا سفر یونہی کٹ گیا،

سوچتے سوچتے مستقبل کے منصوبے بناتے، وہ اس گھر کے سامنے تھا، جہاں حیا قھرمان پاشار رہتی تھی،

وہ ٹیکسی سے اتر گیا،

اس گھر کے ساتھ سبز بیل تھی جن میں خوبصورت پھول نکلے تھے گلابی رنگ کے،

اسلیے فلیٹ کے نیچے کا یہ احاطہ خاصی دلفریب خوشبو سے معطر تھا،

قھرمان کو یہ خوشبو اپنے اندر اترتی ہوئی محسوس ہوئی،

جیسے اس خوشبو نے روح کو بھی دلکش کر دیا تھا،

www.novelsclubb.com

وہ کچھ دیر یونہی ساکت و جامد کھڑا اس عمارت کو دیکھنے لگا،

جیسے ہر لمحہ دماغ میں محفوظ کر رہا ہو،

تاکہ یہ ایک خوبصورت یاد بن جائے،

کئی لمحوں کے گزرنے کے بعد وہ سیڑھیاں عبور کرتا اب فلیٹ کے دروازے کے

سامنے تھا،

وقت سانسیں اور ہوائیں سب تھم چکی تھیں،

گھڑی کی ٹک ٹک بھی بند ہو گئی تھی،

وہ اتنے سالوں بعد کیسی دکھتی ہو گی،

اسکی آنکھوں میں آج بھی وہ جھجک ہو گی جو پانچ سال پہلے تھی،

اسکی زلفیں جو درخشاں سیاہ موتی کی طرح تھیں کیا اب بھی قھرمان کے ہوش اڑانے کی سکت رکھتی ہو نگی؟

کیا اسکے وہ لب جو گلاب کی پنکھڑیوں کی طرح تھے، کیا آج بھی ان لبوں سے قھرمان کا نام اتنا ہی من موہن

لگے گا،

کتنا کچھ اسنے ایک ہی لمحے میں سوچ لیا تھا،

www.novelsclubb.com

وہ اس دروازے کے سامنے کھڑا تھا، جہاں اسکے وجود کا حصہ موجود تھا،

اندر سے ایک بچی کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرا رہی تھی،

وہ بہت خوش تھی، شاید کھیل رہی تھی، کسی کے ساتھ،

"عائشہ!!"

"عائشہ..."

"عائشہ میں آخری بار کہہ رہی ہو وہ مجھے واپس کر دو!! میرا فون ٹوٹ جائے گا" یہ آواز خنسا کی نہیں تھی مگر وہ کسی عائشہ سے التجا کر رہی تھی کہ وہ اسکا فون واپس کر دے،

"نہیں ثوبیہ آپا! یہ بس آخری گیم ہے" وہ ٹیبل پر چڑھی مسلسل اسکے فون میں گیم کھیل رہی تھی، وہ ثوبیہ کو آپا اسلیے کہتی تھی کیونکہ بچپن سے اسکی یہی عادت تھی، اور خنسا کو بھی آپا کہتی تھی کیونکہ ثوبیہ انہیں آپا کہتی تھی،

اسلیے دیکھا دیکھی اسنے بولنا شروع کیا تھا،

"میں ابھی ڈلٹ کرتی ہوں یہ فضول گیم!" ثوبیہ تپے ہوئے انداز میں بولی،

"میں دوبارہ ڈاؤنلوڈ کرلوں گی" وہ معصومیت سے آنکھیں جھپکائے کہتی فون ثوبیہ کی طرف اچھالتی ہوئی دروازے کی طرف بھاگی کیونکہ دروازے پر کسی نے بیل بجائی تھی،

ثوبیہ کا تو دل ہی حلق میں آن پہنچا تھا اپنے فون کو ہوا میں اڑتا دیکھ،

"خنسا آپا آگئی ہیں! میرے لیمن کو کی لیکر!" وہ خود سے کہتی بھاگتے ہوئے دروازے کے پاس ائی پھر پنجوں کے بل اچک کر لاک کھول دیا،

ثوبیہ کو اس پر سہی کی تپ چڑھ چکی تھی اس نے لگا لگا کر شکایت کرنی تھی خنسا سے اسکی،

عائشہ نے دروازا کھولا تو ایک لمحے کے ششدر رہ گئی، سامنے خنسا نہیں مگر ایک خوبصورت سے انکل ضرور کھڑے تھے،

قھرمان نے اس بچی کو دیکھا تو یونہی جم گیا، اسکی ناک اور ہونٹ حیا جیسے تھے، جبکہ آنکھیں قھرمان کی طرح اور بال بھی،

www.novelsclubb.com

وہ محبت بھرے لمحے اور محبت بھری نظریں،

قھرمان اپنی بیٹی سے بات کرنے کے لیے گھٹنے کے بل بیٹھ گیا،

وہ جو پہلے گردن اٹھا کر اسے دیکھ رہی تھی اب بالکل سیدھی گردن کیے قھرمان کا

چہرہ اپنی معصوم آنکھوں سے دیکھنے لگی،

قھرمان کو سمجھ نہیں آیا وہ اسے کیا کہے کیا نہ کہے کوئی لفظ باقی نہیں تھے اسکے پاس،

وہ اس کی بیٹی تھی،

اسکی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آئے تھے،

"آپ کا نام کیا ہے؟" صدیوں لگے قھرمان کو جملہ ادا کرنے میں، وہ ابھی چند ساعتوں تک مزید اسکا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا،

www.novelsclubb.com

وہ یونہی قھرمان کی صورت دیکھتی رہی،

"عائشہ!" اسنے نام بتایا تو قھرمان نے زیر لب اسے بڑبڑایا،

پھر عائشہ کا ہاتھ ننھا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا،

یہ لمحہ جیسے زندگی کا سب سے خوبصورت لمحہ تھا،

اس نے پہلی بار اپنی بیٹی کا ہاتھ چھوا،

دل تھا کہ رو دے،

اس سے لپٹ کر،

اسکا چہرہ چوم لے،

دنیا کے بہترین لمحات میں سے ایک لمحہ تھا یہ،

ثوبیہ اسکے واپس نہ آنے پر عائشہ کے پیچھے ائی،

"چھوٹی عورت کہارہ گئی..."آدھے لفظ میں منہ میں ہی غائب ہو گئے، سامنے گھٹنے کے بل بیٹھے اس شخص کو دیکھ،

ثوبیہ نے فورا سے عائشہ کو خود کے پیچھے کیا،

"یہاں کوئی نہیں رہتا۔"وہ اپنی جگہ سے سیدھا کھڑا ہوا ہی تھا کہ کچھ پوچھ سکے کہ

ثوبیہ نے اپنی اڑتی رنگت پر قابو پاتے ہی فورا سے پہلے دروازے کو بند کرنے کی

کوشش کی،

مگر قھرمان نے ہاتھ آڑا دیا،اور اسکی اس کوشش کو ناکام بنایا،

"میری بیوی کہاں ہے؟"بس ایک ہی سوال کیا،اسکے تاثرات سے لگتا وہ ٹلنے والا نہیں ہے،

ثوبیہ نے عائشہ کو اندر جانے کا کہا،وہ بھی اسکی بات سنتی اندر کی جانب گئی،

ثوبیہ کا دوپٹہ جو سر پر تھی اسنے پلو سے چہرے کو بھی چھپالیا کیونکہ اسے

اندازہ۔ نہیں تھا کہ گیٹ پر قھرمان ہو گا،

اور وہ خود دروازے کی آڑ کیے کھڑی ہو گئی،

اب وہ قھرمان کی انگلیاں دیکھ سکتی تھی جن سے اسنے مضبوطی سے دروازا بند ہونے سے روکا ہوا تھا،

"مر گئی تھی بہت سال پہلے !" وہ بہت اونچی آواز میں سخت گویائی سے مخاطب تھی،

نرمی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا،

"مجھ سے جھوٹ مت کہو خدا کے لیے" قھرمان نے دانت بھینچ کر التجائیہ انداز اپنایا اسے اندازہ تھا کہ باقی سب اسے یونہی دیکھیں گے،

www.novelsclubb.com

"تو کیا سننا چاہتے ہیں اپ؟ جس لڑکی کو آپ نے جھوٹے محبت کے دعوی سے پھانس کر شادی کی اور اسکی زندگی برباد کر دی وہ آپ کے سوگ میں بیٹھی رہے گی؟" ثوبیہ نے طنز کے تیر چلائے،

قھرمان کچھ نہیں بھولا تھا،

"میں جانتا ہوں ثوبیہ میں غلط تھا! مگر میری غلطی اتنی بڑی نہیں تھی کہ تم مجھ سے صفائی پیش کرنے کا حق بھی چھین لو!"

وہ شرمندہ تھا، مگر واپس جانے پر کسی طور راضی نہ تھا،

وہ واپس جانے کے لیے نہیں آیا تھا،

اور اپنی بیٹی کے بعد تو ہرگز نہیں،

"غلطی؟" ثوبیہ کو حیرانی ہوئی اور غصہ بھی آیا، اسنے دروازے کو بند کرنے کے لیے پوری جان لگائی،

مگر اب کی بار قھرمان نے مزاحمت نہیں کی اور دروازا بند ہو گیا،

وہ اس دروازے کے قریب ہوئی پھر بلند آواز میں اس کی بات کا جواب دیا،

"غلطی نہیں تھی وہ! جان بوجھ کر کیا تھا تم نے! میری بہن تمہارا بورڈ پر انتظار کرتی رہی مگر تم نہیں ائے، بہتر تھا کہ تم اپنی بیٹی کا سچ جاننے سے پہلے ہی مر جاتے، تم۔ جیسے بزدل کو مر ہی جانا چاہیے!"

وہ عتاب سے کہتی گردن جھٹکتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئی،

اور دل میں شکر کیا کہ خنسا کے آنے سے پہلے یہ ٹل گیا، ورنہ جس ٹراما سے وہ ابھی تک نہیں نکلی تھی پھر کہیں دوبارہ اسکے ساتھ وہی کچھ نہ ہو جائے،

لیکن دروازے کی دوسری طرف دو جسم کھڑے تھے، حیا اور قھرمان،

قھرمان نے اپنی ہتھیلی کو اسکے ہونٹوں پر رکھے اسے کچھ بھی کہنے سے باز رکھا تھا،

شاید تبھی اسنے مزاحمت چھوڑ دی تھی،۔

کہ وہ جس کے پاس آیا تھا وہ اسے مل گئی تھی،

جبکہ خنسا اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتی، ہوئی کسی چڑیا کی مانند پھڑ پھڑا رہی تھی،

اسکے ہاتھ سے کوکی اور ناشتے کے شاپر نیچے گر چکے تھے،

خنسا کی آنکھوں میں صاف خفگی تھی،

وہ چیخنے کی کوشش کرتی مگر قھرمان نے اسکے لبوں پر اپنا بھاری ہاتھ رکھے اسے چیخنے سے باز رکھا تھا،

www.novelsclubb.com

"حیا ایک بار میری بات سن لو..!" اسکے چہرے پر سے ہاتھ کو ہٹاتے ہوئے وہ اسے اپنی بات سننے کے لیے منا رہا تھا،

مگر مقابل نے ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے گال پر رسید کیا،

خنسا کی آنکھوں میں آنسو تھے، کچھ ناراضگی بھرے،

قھرمان نے اپنے لب مایوسی سے بھینچ لیے،

پھر اپنے گال کو چھوا،

کان ابھی سائیں سائیں کر ہی رہا تھا کہ دوسرا تھپڑ بھی اسکے گال پر پڑ چکا تھا،

وہ اس دوسرے حملے کے لیے تیار نہیں تھا،

دماغ گھوم گیا،

مگر اسنے حیا کو ایک لفظ نہ کہا،

جتنا کچھ اس نے برداشت کیا تھا اسکے سامنے یہ درد ایک چٹکی کے برابر بھی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ یونہی ہاتھ باندھے اسکے سامنے کھڑا ہوا کہ وہ اپنی ساری بھڑاس جو پانچ سالوں سے اپنے اندر جمع کیے ہوئے تھی باہر نکال دے،

وہ اسکی کلائی پکڑتی اوپر ٹیرس پر لے کر ائی،

وہ بھی یونہی اسکے پیچھے ایا،

وہ کچھ بھی بات ان سب کے سامنے نہیں کرنا چاہتی تھی،۔

اسلیے اسے اوپر لے ائی،

جہاں صرف وہ دونوں تھے!

"کیا صفائی پیش کرو گے تم کہو!!" شکوہ کن اکھیوں نے اسکے چہرے کا جائزہ لیا اور

وہ پھر سرد لہجے میں گویا ہوئی،

"مجھے معاف کر دو!!" قہرمان جیسے تمام وہ باتیں بھول گیا بس دونوں ہاتھ جوڑے

شرمندگی سے نظریں نیچے کیے ایک ہی جملہ ادا کر سکا،

www.novelsclubb.com

اسے لفظوں کو جوڑ کر بات کرنا نہیں آتی تھی،

وہ اسکی اس بات پر مسکرائے بغیر نہیں رہ سکی، وہ الگ بات تھی کہ یہ مسکراہٹ

طنزیہ تھی،

"میں اتنی بڑے دل کی مالک نہیں ہوں قھرمان کہ میں اتنی جلدی تمہیں معاف کر دو! پورے پانچ سال جانتے ہوں نہ پانچ سال میں کتنا لمحے کتنے منٹ کتنے گھنٹے کتنے دن ہوتے ہیں؟؟

میں نے ہر دن صرف ہماری محبت کی جنگ لڑی ہے! اپنی بیٹی کو اس دنیا میں لائی ہوں! زلت اٹھائی ہے رسوائی برداشت کی ہے، اور اپنے اوپر بدکرداری کا داغ سہا ہے،" وہ اسکا گریبان پکڑ کر اس سے اس پر بیتی ہر ایک ظلم۔ کا حساب مانگ رہی تھی،

اسکی آنکھوں میں آنسو تھے جبکہ قھرمان کا دل بھی یونہی جل رہا تھا،

وہ جانتا تھا کہ اسنے یہ سب برداشت کیا ہوگا اور وہ بہت مشکل تھا کیونکہ حیا ایک

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حساس لڑکی تھی،

کاش کے وہ اسے کبھی چھوڑتا ہی نہیں،،

وہ لڑ جاتا اپنے بابا سے سب سے، اگر اسنے ہاتھ تھاما تھا تو اسے نبھانا بھی چاہیے تھا،

"اب میں آگیا ہوں حیا میں سب سنبھال لونگا!!" اسنے خنسا کے آنسو پونچھنے کی کوشش کی مگر اسنے قھرمان کا ہاتھ جھٹک کر اسے خود سے دور کر دیا،

www.novelsclubb.com

"اب کیا لینے آئے ہو تم قھرمان!!" وہ اتنی زور سے چینخی کہ اسکا پورا چہرہ سرخ ہو گیا،

اور گردن کی رگیں ابھر ائیں،

"تم اس وقت کہاں تھے، جب میں درد میں تڑپ رہی تھی،" اسنے قھرمان کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے پیچھے کی طرف دھکیلا،

"کہاں تھے تم جب ہماری اولاد گالی بن گئ"

"تم اس وقت کیوں نہیں آئے جب بابا اور باقی سب مجھے حقارت بھری نظروں سے دیکھنے لگے تھے،"

وہ رونے لگی، پانچ سالوں سے جمع وہ بھڑاس اب نکل رہی تھی، وہ مکمل ٹوٹ گئی،

www.novelsclubb.com

"قھرمان وعدہ ہم نے کیا تھا محبت کا! مگر نبھایا صرف میں نے! میں لڑی تھی ہماری اولاد کے لیے زمانے سے! میں لڑی تھی صرف!"

وہ ٹوٹ گئی جو سالوں سے قطرہ قطرہ سمٹی تھی آج پھر ٹوٹ گئی،

وہ زخم پھر ا کھڑ گئے،۔

اسنے اپنی زندگی میں بہت کچھ دیکھا تھا،

کتنی بدنامی سہی۔ تھی،

اگر اسکی جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید کب کا خودکشی کر لیتا، مگر وہ خنسا تھی اس کا ایمان اتنا کمزور نہیں تھا اپنے پروردگار پر،،

"کیونکہ میں عورت ہوں! جس کا کردار سفید چادر کی طرح ہوتا ہے باریک دھبا بھی ساری زندگی جان نہیں چھوڑتا یہ تو پھر بھی چھپ کر نکاح تھا, کون کرتا مجھ پر یقین کہو!"

www.novelsclubb.com

وہ اب اسکے سامنے کھڑی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھنے لگی،

"میں آیا تھا!" کئی ساعتیں بیت جانے کے بعد قھرمان نے جواب دیا تھا،

خنسا کہ چہرے پر حیرانی کا تاثرات امڈ ائے تھے،

"میں آیا تھا اس بورڈ پر ہمیشہ کے لیے جانے کے لیے مگر وہاں مجھے تم نہیں ملیں!"

اسنے خنسا کی طرف دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی،

"میں بابا کے خلاف جا کر تم سے ملنے آیا تھا، تمہارے ساتھ جانے آیا تھا مگر وہاں

میرے فون پر کال آئی اس میں تمہاری آواز تھی،

اور پھر گولی چلنے کی آواز پھر سب کچھ ختم ہو جانے کا احساس"

اسکی آنکھوں میں آنسو جمع ہو گئے تھے،

خنسا اور قھرمان استنبول سے بھاگ جانا چاہتے تھے ہمیشہ کے لیے وہ ایک نئے گھر کی

شروعات کرنا چاہتے تھے،

مگر زندگی میں جو چاہا جائے وہ ہر کسی کو نہیں ملتا،

خواہشات زندگی انتظار مانگتی ہیں،اور ہر خواہش پوری ہونے کے لیے نہیں ہوتی زندگی میں،

قھرمان نے حیا کی خبر مل جانے کے بعد بس اسی سوچ کے سہارے زندگی کے پانچ سال گزارے،،

پانچ سال پہلے !

"قھرمان ہم دونوں یہاں سے بہت دور چلیں جائیں گے" حیا کی آواز فون پر گونجی،

حیا!! یہ سب اتنا آسان نہیں ہے!!! کچھ مہینے اور میں بابا کو منالونگا" قھرمان نے اسے وہاں سے نا جانے کی تاکید کی،

مگر وہ کچھ نہیں سننا چاہتی تھی،

"قھرمان کل دوپہر بارہ بجے میں بورڈ پر تمہارا انتظار کرونگی اگر تم نہیں آئے تو میں سب کچھ ختم کردونگی" اسنے یہ کہہ کر فون کاٹ دیا،

قھرمان نے ساری رات فیصلہ کرنے میں گزاری، وہ نہیں جانتا تھا کہ اچانک وہ کیوں اسے اتنا فورس کر رہی تھی،

اگر اسے معلوم ہوتا کہ وجہ عائشہ ہے تو وہ سب کچھ چھوڑے اسکے ساتھ چل دیتا،

کیونکہ اولاد سے بے تحاشا محبت کا عنصر یماش پاشا سے ان میں آیا تھا،

www.novelsclubb.com

پھر کچھ سوچ کر انجام کی پروہ کیے بغیر ہی وہ حیا کے ساتھ جانے کے لیے راضی ہو گیا تھا،

آخری لمحے تک دل ڈگمگاتا رہا مگر آخر میں فیصلہ کیا کہ انجام کچھ بھی ہو اسے پروہ نہیں ہے،

لیکن جب وہ وہاں آیا تو وہاں بورڈ پر کوئی حیا نہیں تھی

اسکے فون پر میسج چمکا،

وہ میسج کھولتا اس سے پہلے ہی کال اسکے فون پر آئی،

"قھرمان مجھے بچالو!!"

"قھرمان!!"

حیا کی رونے کی آواز۔آرہی تھی پھر ایک دم سے وہ آواز بند ہو گئی اور گولی چلنے کی آوازیں آئی،

www.novelsclubb.com

حال۔۔۔

"میں نے کتنے عرصے تم کو ڈھونڈا ہے حیا! میں جانتا تھا تم زندہ تھیں، میرا دل مان کیسے جاتا کہ تم چلی۔ گئی! تمہارے بابا نے تمہارے جانے کے ایک سال بعد اس گھر کو چھوڑ دیا۔

تمہاری باتیں، تمہاری یادیں میں زہنی مریض بن گیا تھا! کچھ نہیں بھولتا تھا میں!؛
ہماری آخری ملاقات نوچ نوچ میرا سر کھانے کو تھی،
اسلیے میں نے میدیات چھوڑ دیا، استنبول چھوڑ دیا! اپنا وطن ترکی چھوڑ کر بھارت میں جا بسا!"

www.novelsclubb.com

آنسو آنکھ سے پھسلتے ہی جاتے تھے، کوئی باندھ نہیں تھا، وہ جو چند ساعتوں پہلے تک غصہ کر رہی تھی اب منجمد کھڑی اس چالیس سالہ مرد کو روتے ہوئے دیکھ رہی تھی،

اسنے پانچ سال حیا کا انتظار کیا تھا، اور وہ سالوں بعد اسکے سامنے کھڑا تھا، بالکل اسی دیوانگی کی طرح چاہ رہا تھا جیسے سالوں پہلے چاہتا تھا،

اسکی محبت میں زرا کمی نہیں ائی، بلکہ وہ وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہی گئی کہ اب وہ عشق بن چکی تھی،

وہ عشق جو اچھے اچھوں کو جھکا دیتا ہے وہ تو پھر قہرمان پاشا تھا

وہ بار بار اپنی ہتھیلی سے اپنے آنسو صاف کر رہا تھا،

www.novelsclubb.com

"تم نے مجھ پر یہ ظلم کیوں کیا، کیوں مجھ سے سب جانتے ہوئے مجھ سے چھپ گئی!

"اسنے شکوہ کیا یونہی روتے روتے،

خنسا نے اپنے قدم پیچھے لیے،

جیسے ذہن کے پردے پر بہت کچھ لہرا گیا تھا،

"مجھے سب نے کہا حیا مر چکی ہے! لیکن اگر موت حیا کو آئی تھی تو بچنا قھرمان کو بھی نہیں تھا،" وہ اب گھٹنوں کے بل شکستہ انداز میں بیٹھا،

ٹولو میں اڑتا وہ کبوتروں کو جھنڈ جو دو باران کے سر کے اوپر چکر کاٹ چکا تھا،

اب تیسری بار چکر کاٹنے آیا تھا،

سورج دھیمے دھیمے سے تیزی پکڑ رہا تھا،

اور اسکی پیلاہٹ افق کے رنگ میں مل کر عجیب سنہرا پن واضح کرتی،

جیسے آسمان میں سونے کی ٹکیہ چمک رہی تھی،

اسکے ذہن میں تمام مناظر گھوم گئے،

وہ بھاگنا چاہتی تھی، اور اسنے کیا بھی یہی، وہ دوبارہ سیڑھیوں کی طرف بھاگی،

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے کیا نہ کرے،

کیا عجیب کشمکش تھی اسکی زندگی میں،

وہ سیڑھیوں پر یونہی زینے کے ساتھ بیٹھ گئی،

اور فرش کو گھورتے گھورتے نا جانے کب اسکی آنکھیں بھیگ گئی اسے معلوم ہی نہ ہوا,

www.novelsclubb.com

"تم نے بہت دیر کر دی تھی! قھرمان!! بہت دیر!! میرا دل اب دوبارہ محبت کرنے کے قابل نہیں رہا،"

وہ اب اپنے فلیٹ کے دروازے کے پاس کھڑی تھی،اسنے ناشتے کے وہ پیکٹس

اٹھائے پھر تاثرات کو بحال کرتی چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ لاتے ہوئے اسنے

بیل بجائی،

کون؟؟

ثوبیہ نے پہلے تصدیق چاہی اسے لگا قھرمان ہی ہو گا شاید،

"میں ہوں ثوبیہ "خنسا نے آواز دی تو اسکی جان میں تھوڑی جان ائی،

اسنے فورا دروازا کھول دیا،اور جھٹ سے اسکی کلائی پکڑتی اسے اندر کر گئی!"

www.novelsclubb.com

ہو گی میری ہستی فنا اس حادثے کو بھلانے میں،

دلنشین تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ دوبارہ محبت کر،

از قلم لائبہ سمیع

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

ایک ہفتے بعد...

"سلیم!!!" سلیم کمپیوٹر پر گیم کھیل رہا تھا جب پیچھے سے معظم ہانپتا ہوا اس کمرے میں آیا، جیسے میلوں دور سے بھاگتا ہوا آرہا ہو وہ،

مگر ایسا نہیں تھا، جو بات اسکی سماعت گزار ہوئی تھی وہ تھی ہی ایسی کہ اسکی سانسیں بے ساختہ طور پر بے ہنگم ہو گئی تھیں،

اور چہرے پر ننھی پسینے کی بوندیں اور بے ترتیب دھڑکن،

سلیم نے اسکی ہانپتی کانپتی آواز کو نظر انداز کیا وہ ابھی ایک گیم پر مکمل توجہ کیے کھیل رہا تھا اسکو

وہ لوگ اس وقت استنبول میں تھے،

انہیں وہاں آئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا!

علی المیر اور شانزے ابھی بھی نہیں آئے تھے، اور گل خانم کا بھی کوئی پتا نہیں تھا، ابھی اس لکڑی کے گھر میں صرف سلیم اور معظم ہی تھے، علی کے گولی لگنے کی خبر انہیں معلوم تھی،

سلیم نے جانے سے پہلے علی کو دیکھا تھا، وہ قدرے بہتر تھا، وہ استنبول اس لیے نہیں آئے تھے کہ علی کو ابھی سفر کرنے میں دشواری تھی،

اسلیے شانزے المیر اور علی تینو ہی وہی تھے، شانزے وہاں خود رک گئی تھی اور معظم کو اس بات سے اطمینان تھا کہ وہ ماردن میں ہے،

www.novelsclubb.com

معظم نے یماش پاشا کے لیے انتظام کر رکھا تھا، اسنے دو بندو کو یماش پاشا کی رکھوالی کے لیے رکھا تھا، اور سختی سے ہدایت کی تھی کہ یماش پاشا کو اس بارے میں خبر نہ ہو کہ وہ اس کی حفاظت کے لیے تعینات کیے گئے ہیں،

مگر اسے یہ اندازہ نہیں تھا کہ ایک ہفتے بعد ایسا کچھ ہو جائے گا،

"کیا ہوا ہے معظم کیوں اتنا ہانپ رہے ہو؟؟"اسنے کمپیوٹر پر سے نظر ہٹائے بغیر ہی سوال کیا،

کمپیوٹر کی اسکرین پر بار بار ایک بندے پر دشمن اٹیک کرتے اور وہ ان سے بندوقوں کی مدد سے مار رہا تھا،

جس مہارت سے اسکی انگلیاں چل رہی تھی لگتا تھا کہ جیسے بہت ماہر ہو وہ اس گیم میں،

www.novelsclubb.com

"میدیات کی حویلی میں آگ لگ گئی ہے کال آئی تھی اور بابا....

وہ کہہ کر خاموش ہوا،

اسکی چلتی انگلیاں یکلخت رکی،اور تیزی سے پلٹا،سامنے سے آتے دشمنوں نے اس بندے کو مار دیا،

اور یوں گیم وہ ہار گیا، کمپیوٹر پر گنتی چل رہی تھی کہ گیم دوبارہ شروع کرنے کے لیے

،

مگر اسکی تو زندگی میں اتنی بڑی ناکامی مل گئی تھی کہ گیم کی پرواہ کس کو تھی،

"اور بابا؟؟" وہ تفتیشی انداز میں معظم کو دیکھنے لگا، میں چند گرہیں پڑھیں یونہی آگے کا جملہ سوچ کر ہی،

مگر معظم خاموش تھا اسکی آنکھوں میں آنسو تھے، سلیم کی دل کی دھڑکن مزید بڑھ گئی،

جیسا وہ سوچ رہا تھا ویسا نہ ہوا ہو کاش!!

"بولو بھی آگے کیا بابا؟؟؟" وہ مارے ہیجان و ہیبت کے زور بولا، اور ساتھ ایک

تھپڑ اسکے منہ پر جڑ دیا،

اسکی خاموشی سے چڑ کھا کر

اسے آج سے پہلے خاموشی اتنی بری نہیں لگی جتنی اس وقت لگ رہی تھی،

"وہ چلے گئے بھائی!!" معظم اپنے گال پر رکھتے ہوئے آنکھوں میں نمی لائے کہہ رہا تھا، تھپڑ کی جلن گال پر محسوس ہو رہی تھی،

www.novelsclubb.com

سلیم کا دماغ بھونچکے سے اڑا،

وہ اپنی جگہ یونہی ساکت وجود لیے معظم کو دیکھنے لگا،

پھر یک دم غصے کی لہر اسکے چہرے پر دوڑی اور وہ معظم پر جھپٹا،

"کیا بک رہے ہو معظم!!"اسنے معظم کو گریبان سے پکڑ کر دیوار سے یونہی لگایا،
اسکے اوسان بگڑ چکے تھے،اور اسی لمحے کے زد میں معظم آیا اور اسکے ہتھوں چڑھ گیا
،

"وہ چلے گئے، ہمیں چھوڑ کر"
تھپڑ کی وجہ سے اسکا آنکھ کے کنارے پر ہلکی سوجن آگئی تھی،
نفاق وافتراق کی اس لکیر کو جوان باپ بیٹوں کے درمیان کھینچ گئی تھی،
یماش پاشا کی موت کی خبر سنتے ہی فنا ہو گئی،

"ہم"
"یتیم"

"ہو گئے"

رکتے لمحوں اور ٹھہرتی لہروں کو خبر ہوئی، یماش پاشا کی اولادیں یتیم ہو گئی،

معظم کی بات پر وہ چھت سے چپکا،

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا!!ء"

"یہ کیسے ہو گیا معظم میں ابھی توان کو وہاں سہی چھوڑ کر آیا تھا!!ابھی کچھ دنوں پہلے ہی!!" بے یقینی کی کیفیت میں اس نے اپنے دونوں ہاتھوں سے کنپٹی کے بالوں کو نوچا،

بے آس ہوتے دماغ نے خواہش کہ یہ خواب ہوتا،۔کاش یہ خواب ہوتا،

اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے ٹی وی کھولا،اسکے ہاتھوں میں اتنا ارتعاش تھا کہ رموٹ بھی تھر تھر جیسے کانپ رہا تھا،ایسے لگتا استنبول میں درجہ حرارت منفی میں چلا گیا ہو،اور ہر شہ پر برف کی موٹی چمڑی جم چکی ہو،

اور سلیم بغیر کسی گرم کپڑوں کے ادھر کھڑا ہو،

ایسی ہی کیفیت تھی کہ لگتا سردی ہڈیوں میں گھس کر ہڈیاں بیکار کر دینے پر قدرت رکھتی ہو،

"مشہور بزنس مین یماش پاشا کے بارے میں خبر ہے کہ میدیات میں لگی آگ کے لپیٹ میں آکر وہ جاں بحق ہو گئے!"ایک ترکش رپورٹر خبریں سنا رہی تھی،

اسنے حواس باختگی سے دوسرا چینل بدلا،

دوسرے تیسرے ہر جگہ یہ خبر آگ کی طرح پھیل چکی۔ تھی،جیسے میدیات میں

لگی آگ نے اس پورے کی ٹی وی کو بھی اپنے بے رحم گرفت میں جکڑ لیا ہو،

اسنے اپنے فون کو دیکھا جہاں نوٹیفکیشن کے نوٹیفکیشن بھرے ہوئے تھے،

اس نے جھنجھلاہٹ کے عالم میں ٹی وی کی تار کو کھینچ کر دور پھینک دیا،اور فون بھی دور کر دیا،

"جھوٹ بول رہے ہوں، تم سب جھوٹ بول رہے ہوں!" وہ طنزیہ ہنستا معظم کو دیکھنے لگا، جیسے وہ حواس باختگی کا شکار ہو،

"میں دیکھ لونگا! تم سب کو دیکھ لونگا!" پھر یک دم چہرے پر سنجیدگی لاتے ہوئے اسنے شہادت کی انگلی اسے دیکھائے دھمکایا، پھر اپنی اسٹک اٹھائے باہر کی طرف بڑھ گیا،

www.novelsclubb.com

اگر اسے اس وقت کوئی بھی کہتا کہ اسکا باپ مر گیا ہے تو وہ اسکی جان نکال لیتا،

اس وقت بے چینی جھنجھلاہٹ, خوف و غصہ تمام احساسات کی آمیزش کے ساتھ

اسکے تاثرات خاصا بگڑے بگڑے تھے،

ممکن تھا کہ یماش پاشا کا مردہ چہرہ دیکھ وہ اپنے ان حواس سے باہر آ جائے،

یہ ہسپتال کا روم تھا، وہ پہلے سے زیادہ بلکہ بہت زیادہ بہتر لگ رہا تھا،

وہ ٹیک لگائے ہوئے آنکھوں کو بند کیے کسی گہری سوچ میں گم تھا شاید،

چہرے پر اداسی کی لکیریں اور خفیف شام کی دہائیاں تھیں،

شفق سا آسمان تھا، سورج جیسے ابھی ابھی نکلا ہو،

نرم نرم سی دھوپ لیے اسنے ماردن کی وادیوں پر ایک احسان کر رکھا تھا،

نرس کمرے میں داخل ہوئی،

اوراس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی اس سے پہلے سبینہ خانزادہ دروازے کو کسی بولی ووڈ کے ہیرو کی طرح ایک ہاتھ کے جھٹکے سے کھول کر اندر آگئی کسی مٹی کے طوفان کی طرح کہ وہ سب کو اڑا کر لے جائے گا، پھر نظروں سے نرس کو باہر جانے کا کہا،

"علی نے اپنی بند آنکھیں کھولیں!!"

اوران کا چہرہ دیکھا! اسکے چہرے پر اشتعال انگیزی کے رنگ دوڑ چلے آئے،

www.novelsclubb.com

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟"

وہ دانت بھینچ کر پوچھنے لگا،

وہ کہے بغیر ہی کرسی کھینچ کر اسکے سامنے بیٹھ گئی،

"ایک اطلاع دینے آئی ہوں!" سینے پر ہاتھ باندھتی وہ بہت پر سکون نظر آ رہی تھی،

"تمہاری فضول باتوں کے لیے میرے پاس وقت نہیں ہے دروازا وہاں ہے!" وہ منہ پھیر کر بیٹھا،

اسکے انداز پر زیر لب تبسم بکھرا،

پھر وہ پھنکارتی ہوئی زہر خند لہجے میں گویا،

www.novelsclubb.com

گو کے ارد گرد موجود ہر شے اس عورت کی زبان سے پناہ مانگ رہی تھی،

"تمہیں لگتا ہے علی کے میں تمہارے آگے رونے لگوں گی یا پھر کچھ التجا کرونگی تو تم مجھے غلط سمجھ رہے ہو!" وہ ناز سے گردن اٹھاتی ہوئی اب بھی علی کی طرف ہی دیکھ

رہی تھی،

"مجھے تمہارے لیے کچھ سمجھنا نہیں ہے! تم جا سکتی ہو!!" وہ یونہی انداز میں بات کر رہا تھا،

سبینہ کرسی چھوڑ کر اٹھی،
مگر انداز میں اتراہٹ تھی،۔۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری ماں!! تمہارے باپ کے مرنے کے بعد میرے پاس رہی! یہ اس کا اپنا فیصلہ تھا! اور اسکی بیٹی تمہاری بہن ان دونوں کے مرنے کے بعد ایک مچھیرے کے پاس رہی میرے کہنے پر!! جانتے ہو کیوں؟؟" وہ اسکی طرف دیکھتی ہوئی یونہی انداز لیے پوچھ رہی تھی،،

علی نے بیزاری سے گردن پھیر لی،

اور اکتاہٹ بھری نظروں سے اسکا چہرہ دیکھا،

"کیونکہ میں سبینہ خانزادہ ہوں!! اور آج میں جو چاہتی تھی وہ مل گیا!! مر گیا ہے وہ!! وہ بے وقوف پاشا!!" وہ نخوت سے کہتی دروازے کے قریب ائی، علی نے اسکی پشت دیکھی،

کچھ بے یقینی کی ملی جلی کیفیت تھی،

www.novelsclubb.com

"تم سب آپس میں لڑتے رہے! یہ جانے بغیر کے تمہیں یوں چلا کون رہا ہے!، ایک مر گیا اور دوسرا جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہو گا بہت جلد،" وہ ایک آخری نگاہ علی پر ڈالتی جس ہوا کے جھونکے کی طرح آئی تھی ویسے ہی واپس لوٹ گئی،

اسنے دو بلیوں کی لڑائی میں اپنا فائیدہ نکال ہی کیا کیونکہ وہ سبینہ خانزادہ تھی،

آستین کی سانپ، جو ڈس کر پانی کا بھی محتاج کر دے وہ ایسی عورت تھی،
جس کے بہت سے روپ تھے اور ہر روپ چونکا دینے کے لائق تھا،
علی نے غصے سے دانت بھینچے اس دروازے کو دیکھا جہاں سے چند لمحے پہلے وہ
عورت گئی تھی،

www.novelsclubb.com

"شانزے!!،" اسنے شانزے کو آواز دی پھر اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگا،
اور اپنے ساتھ جڑی تمام ڈرپ نوچ کر پھینکی،

"شانزے!!" دوبارہ یونہی تیز آواز میں پکارا گیا، اب وہ بستر سے نیچے اترنے کی

کوشش کرتا مگر کمزوری اور درد کے باعث ڈگمگا کر دوبارہ بیٹھ گیا،

اسے اپنی بے بسی پر رج کر طیش ایا،اس سے بہتر تھا وہ مر جاتا،
کیونکہ علی کو کسی کے احسان لینا نہیں پسند تھے،

"شانزے!!!!"وہ جتنی قوت سے چیخ سکتا تھا چیخا،ایک نرس اندر بھاگتی ہوئی۔ائی ساتھ ڈاکٹر شاہ ویز بھی تھے،

www.novelsclubb.com

"علی!!یوں نہ اٹھو!!"انہوں نے بستر پر پیر پھیلائے علی کو دیکھا،

"مجھے ابھی اس وقت میدیات جانا ہے!آزاد کرو مجھے ان مشینوں سے!!"اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا،وہ یاسیت اور جھنجھلاہٹ کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ دوبارہ

کھڑے ہونے کی کوشش کرنے لگا،

مگر اب کی بار اس نے دیوار کا سہارا لیا تھا گرنے سے پہلے،

"علی ابھی تم پوری طرح سے ٹھیک..."

ڈاکٹر شاہ ویز کی بات اس نے بیچ میں ہی کاٹ دی تھی،

"بھاڑ میں گیا میں بھاڑ میں گئی میری صحت! اس عورت نے میرا پورا خاندان جلا دیا ہے!"

وہ درشتگی سے اس کی بات کو کاٹ گیا،

ڈاکٹر شاہ ویز نے بے بسی نے لب کاٹتے پھر شانے اچکایے!

"نرس ڈسچارج پیپرز تیار کرو!"

"مگر یہ۔۔۔"نرس نے کچھ کہنا چاہا مگر ڈاکٹر شاہ ویز نے ہاتھ جھلا کر کچھ بھی کہنے سے باز رکھا!

نرس گردن ہلاتی ہوئی نیچے کی جانب بھاگی،

جبکہ ڈاکٹر شاہ ویز اب علی کے پاس آئے تھے،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

www.novelsclubb.com

"ساحل ہاشم کہاں ہیں؟"گاڑی کا دروازا کھولتے ہوئے وہ ساحل سے پوچھنے لگی،

"پولیس اسٹیشن میں،اسنے خود کو پولیس کے حوالے کر دیا ہے!"

ساحل ڈرائیونگ سیٹ کو سنبھالتے ہوئے کہنے لگا،جب کہ سبینہ کی سبز آنکھوں میں چمک دوبارہ لوٹ ائی،

پھر دھیمے سے مسکرا کر وہ بھی گاڑی میں بیٹھی فرنٹ سیٹ پر،

"مجھے لگا تھا کہ اسے پکڑنے میں مشکل ہو گی! مگر اس بار میں غلط ثابت ہوئی!"

اسنے ناز سے کاندھے اچکا ئے پھر ونڈ واسکرین دیکھنے لگی،

جہاں چند لوگ ہسپتال میں تھے اور چند وہاں سے واپس باہر نکل رہے تھے،

کچھ خاموشی رہی، ساحل نے اسٹیرنگ پر ہاتھ جماتے ہوئے نہایت تاسف سے

سبینہ کو دیکھا،

جیسے وہ کچھ بتانا چاہتا ہو!

www.novelsclubb.com

مگر اسکے بتانے سے پہلے ہی سبینہ نے آگے سے خود ہی پوچھ لیا،

"حویلی کی صورتحال کیا ہے؟ معلوم۔ ہوا آگ کیسے لگی تھی؟"

"پھوپھو یماش پاشا جل چکا ہے اور وہ مر بھی گیا مگر!!!،" وہ کچھ دیر ٹھہر گیا، اسکے مگر پر ٹھہر جانے پر سبینہ کو تشویش ہوئی،

"مگر کیا؟؟" وہ آگے جھک کر اسکا چہرہ دیکھنے لگی جہاں اداسی کی لکیریں کھنچیں ہوئی تھیں،

"وہاں ایک لڑکی کی بھی باڈی بھی ملی ہے 70٪ جسم جل چکا ہے! مگر سانس چل رہی ہے، بچنے کے چانس 1٪ بھی نہیں ہے مگر ڈاکٹرز پھر بھی کوشش کر رہے ہیں"۔

اسنے تاسف سے بتایا، مگر سبینہ کا چہرہ پھیکا پڑتا گیا جو کچھ دیر پہلے چمک رہا تھا،

"کون تھی وہ لڑکی؟" اسنے اٹکتے ہوئے لہجے میں پوچھا!

"وہ لڑکی...."اسنے نام بتایا تو اسے لگا کہ اسکا جسم بھی کسی نے دہکتے ہوئے انگاروں پر رکھ دیا گیا ہے،

ایک ہفتے پہلے جو سہی وسالم لڑکی اسکے سامنے تھی اسکے ناگہانی موت پر دل تھا افسوس میں ڈوب رہا تھا،

موت ہی تو کہیں گے اس کو! اگر بچ بھی جائے گی تو شاید اپنی صورت دیکھ کر جی نہ سکے،

www.novelsclubb.com

"ابھی کہاں ہے وہ چلو میرے ساتھ!"سبینہ نے سیٹ بیلٹ لگائی،

ساحل نے گاڑی اسٹارٹ کی اب گاڑی روڈ پر پھسلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی،

"آپ کو کیا فرق پڑتا ہے پھوپو؟ آپ کا مقصد تو مکمل ہو گیا نہ" اسنے آنکھوں میں آتے آنسو کو چھپاتے ہوئے طنزیہ انداز اپنایا،

وہ سچ میں بہت رنجیدہ تھا،

سبینہ نے گردن گھما کر تیزی سے اسے دیکھا،
اسکی سبز آنکھوں میں طیش و بربریت تھی،

"میں ظالم نہیں ہوں ساحل!! میں معصوم لوگوں پر ظلم نہیں کرتی!!" اسنے اپنے حق میں دلیل پیش کی اور اپنے ضمیر کی آواز کو پست کرنے کے لیے اچھا بہانہ ڈھونڈا!

اسکی بات پر ساحل نے استہزاء یہ مسکراہٹ لیے ایک سرسری انداز میں سبینہ پر

نظر ڈال کر گھمالی واپس،

"منہاج قاسم کو قتل۔کرنے والی، یماش پاشااور ہاشم کو آمنے سامنے کھڑا کرنے والی اور سفیان کی قاتل ہیں آپ!!"اسنے جیسے حقیقت کا آئینہ اسکے منہ پر دے مارا،

"تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو!"سبینہ کو غصہ آیا،

www.novelsclubb.com

"میں الزام نہیں لگا رہا پھوپھو آپ قاتل ہیں!!،آپ نے منہاج کا قتل کیا،اپنے بابا کے کان میں ایسا کیا کچھ بھرا کہ وہ منہاج کے قتل کر بیٹھے!,

پھر جان بوجھ کر ہاشم سے شادی کی،اور اسکے بدلے کو ہوا دیتی رہیں! حتی کے اسنے

میرے بابا کو ور غلایا اور پھر ایک ساتھ دو بچے یتیم ہو گئے ! علی اور میں ! ! ,

پھر آج آپ نے سب جانتے ہوئے بھی اس ہاشم کو نہیں روکا ! ہم انہیں قانون کے مطابق سزا دے سکتے تھے مگر آپ نے انہیں وہ سب کرنے دیا، اور آپ کی وجہ سے وہ لڑکی زندگی اور موت کے درمیان جھول رہی ہے !

اور ہاشم وہ تو بیچارا جانتا بھی نہیں ہے کہ کتنے آرام سے آپ نے اس کا استعمال کیا ہے ! ".

www.novelsclubb.com

اسنے سبینہ کو سب کچھ سچ سچ سامنے رکھ کر دیکھایا، یقینا اگر عورت اپنے پر آجائے تو اچھے اچھے اپنے تاج اتار دیں،

وہ چند لمحے خام خیالی میں ساحل کر دیکھتی رہی، شاید سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اسکو کیا ہوا ہے،

اسکا لہجہ تھی یا تلوار کے اسنے سینہ کے ٹکرے ٹکرے کر دیے!

"آپ جتنی معصوم بنتی ہیں اتنی معصوم بالکل نہیں ہیں!!، آپ نے اپنے دماغ سے کتنے لوگوں کو چلایا اور انہیں یہ معلوم تک ہونے نہیں دیا کہ وہ کس سازش کا شکار ہو رہے ہیں!" ساحل نے گردن گھما کر اسے دیکھا،

وہ منہ کھولے حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی، پھر ایک دم سے اشتعال انگیزی کی کیفیت خود پر حاوی کیے کہنے لگی،

www.novelsclubb.com

"روک دو گاڑی" اسنے ساحل کو گاڑی روک دینے کا کہا،

"یہ گاڑی سیدھا پولیس اسٹیشن میں رکے گی پھوپھو!" اسنے گاڑی کی اسپیڈ اور تیز

کر دی،

"آپ کبھی بھی وہ گدی حاصل نہیں کر سکتی جس کے پاؤں اتنے خون سے رنگے ہوئے ہیں!" اسنے یماش پاشا کی نشست کے بارے میں کہا،

یہ جنگ کہیں بدلے کی تھی تو کہیں گدی کی، یماش پاشا کی وہ کرسی جو پورے سسٹم پر حاوی تھا،

یقیناً یماش پاشا سے زیادہ حقدار تھی وہ اس نشست کی،

اسکا بیٹا قھرمان آخر وہی تو تھا جو اس نظام کو آگے لیکر جائے گا،

"میں کہہ رہی ہو گاڑی روکو!!" چابی تک ہاتھ بڑھایا، اور گاڑی روکنی کوشش کی،

ساحل نے مزاحمت کی اور گاڑی کا بیلینس آؤٹ ہو گیا! گاڑی سامنے ایک بڑے

سے پتھر سے جا ٹکرائی چکر کاٹتی ہوئی،

کار کا بونٹ آگے مکمل طور پچک گیا،

اور ایک حصہ تو جیسے مکمل طور غائب ہی ہو گیا،

ونڈو چکنا چور ہو گئی،اور گاڑی سے دھواں نکلنے لگا،

ممکن نہیں تھا کہ اندر بیٹھے لوگ اس حادثے سے بچ پائیں ہونگے یا نہیں!

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

"ڈیڑھ گھنٹے کی مسلسل مسافت کے بعد جب وہ حویلی پہنچے تو وہاں حویلی کسی کھنڈر کا منظر پیش کر رہی تھی،

کرائم سین کی وجہ سے پولیس نے یلو کوشن ٹیپ سے ارد گرد کا حصہ کور کیا ہوا تھا کہ کوئی اس جگہ انے کی جسارت نہ کر سکے،

علی کو ڈاکٹر شاہ ویز نے بازوؤں کی مدد سے پکڑ رکھا تھا، جبکہ اسکے دوسرے ہاتھ میں اسٹک تھی،

اور اسکی آنکھوں میں آنسو تھے،

اس حویلی کو جلتا دیکھ جہاں اسکا بچپن گزرا تھا،

جہاں اسکی ماں باپ کی یادیں تھیں،

سامنے سے ایک آفیسر چلتا ہوا علی کے قریب ایا،

سلیم بھی انہی میں آکر کھڑا ہوا معظم ساتھ تھا،

www.novelsclubb.com

وہ تین گھنٹے مسلسل سفر کے بعد وہاں تھے،ان کے چہروں غم اور تکان دونوں واضح تھی،

"آفیسر آگ کیسے لگی! بابا کہاں ہیں!!" علی سے پہلے سلیم نے سوال کیا،

معظم علی کو دیکھ تھوڑی ڈھارس محسوس کرنے لگا،

جب اندر سے ایک کالے رنگ کے بیگ میں دو آدمی ایک لاش کو کھینچتے ہوئے۔

باہر لائے،

آفیسر نے کچھ کہنے کی بجائے بس ہاتھ سے اس جانب اشارہ کیا،

"ہم باڈی کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجیں گے!!" سلیم اور علی دونوں اس سیاہ بیگ کی طرف آئے جس میں یماش پاشا کی لاش تھی،

www.novelsclubb.com

"علی بابا ہمیں نہیں چھوڑ سکتے!!" وہ کہتے ہوئے رعشہ ہوتے ہاتھوں سے اس زپ کو کھول رہا تھا،

ہاتھ بہت کانپ رہا تھا،

اسنے کبھی نہیں سوچا تھا یہ دن بھی دیکھنا ہے،

اسنے زپ کھولی تو اندر سے اسکی لاش دیکھ اسکا دل بھر ایا،

پورا جسم جل چکا تھا،

اسکا خوبصورت رعب دار چہرہ برباد ہو چکا تھا،

وہ جو بادشاہ تھا اپنی مافیا کی دنیا میں آج یو جل کر پڑا ہوا تھا،

ہر عروج کو زوال ہے،

شجر سے لیکر افق تک بس یہی پکار رہے تھے،

www.novelsclubb.com

ہر عروج کو زوال ہے،

اپنے عروج کے دنوں ظالم بننے والے زوال میں ایسی ہی موت مرتے ہیں کہ ان کی شکل بھی پہچان کے قابل نہیں۔رہتی،

یماش پاشا کا نام اب صرف ماضی بن گیا تھا،

"بابا" سلیم آسمان کی طرف منہ کرتا زوردار آواز میں رو دیا، علی نے اسے گلے لگایا، مگر وہ یونہی۔بے قابو رہا،

"سلیم!!ہوش کرو!!"

آج پاشا کے دو بیٹے میڈیا کے سامنے آ گئے تھے، کیونکہ میڈیا کا ایک ہجوم تھا کیمرے لیکر وہ ہر لمحے کی خبر ٹی وی پر نشر کر رہے تھے،

علی اور سلیم کے پاس بھی آنے کی کوشش کی مگر ڈاکٹر شاہ ویز اور معظم نے دور دھکیل دیا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جب آفیسر پیچھے سے آیا پھر علی کو مخاطب کیا،

علی اپنی اسٹک کی مدد سے کھڑا ہوا، ساتھ آفیسر نے اسے سہارا بھی دیا تھا،

جبکہ سلیم یونہی یماش پاشا کے قریب بیٹھا گریہ کر رہا تھا،

اسے یقین نہ ہوا کہ سب کچھ اتنا جلدی بدل جائے گا، وہ جو یماش پاشا کی طرح دکھتا تھا،

www.novelsclubb.com

سلیم پاشا،

وہ آج ٹوٹ گیا،

اسے سمٹنا مشکل لگ رہا تھا، جیسے کسی نے دنیا کے سارے پہاڑ اسکی کمر پر لاد دیے ہوں،

"گھر پورا جل گیا ہے مسٹر علی!،اور۔۔"پولیس آفیسر کہتے کہتے رکا،

"اور کیا آفیسر؟"علی نے دم سادھے ان کا چہرہ دیکھا جس پر مایوسی کے آثار نمایاں تھے،

دکھ اور غم وہ کسی اور بری خبر کا منتظر نہیں تھا،

بس یہ سلسلہ تھم جانا چاہیے،

"ہمیں ایک لڑکی ملی ہے چہرہ آدھا جل گیا ہے!ہم نے فوری طور اسے ہسپتال منتقل کروادیا"

کارواں تھا کہ رک گیا،

www.novelsclubb.com

وہ گھر میں چھوٹا تھا، مگر آج وہ سب سے بڑا بھائی بن کر معاملات کو سنبھالے ہوئے تھا،

اپنے جز باتوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے وہ اس وقت کس ہمت سے کھڑا تھا وہ جانتا تھا،

یوں کہنے کو قھرمان سب سے سلجھا ہوا تھا،

مگر اس وقت علی تھا جس نے دونوں طرف کے معاملات سنبھال رکھے تھے،

اس پر ایک اور ظلم کا پہاڑ نہیں گرنا چاہیئے تھا،

www.novelsclubb.com

"جی؟"

علی کو لگا اسے سننے میں کچھ غلطی ہوئی،

اسکا ذہن المیرا کی طرف گیا!

آفیسر نے اسے شانوں سے تھاما،

"ممکن ہے ان پر بھی حملہ ہوا ہو! یہ مجھے حادثہ نہیں لگ رہا!"

آفیسر اس سے آگے بھی کچھ کہہ رہا تھا،

مگر اسکا دماغ سن ہو گیا تھا،

کان میں تیز سیٹی بجنے لگی،

اور ارد گرد گزرتے لوگ کسی سلو موشن موی کی طرح لگے،

جیسے کائنات میں وقت رک گیا ہو،

آفیسر کے کاندھے پر اڑتی مکھی وہی کی وہی رک گئی،

اسے لگا جیسے حلق میں ہی آواز دب گئی،

کسی نے ساتوں آسمانوں کو اس پر گرا دیا،

وہ سلوموشن سے گزرتا منظر پھر وہیں آیا، وہ مکھی جو کاندھے سے آڑی تھی اب کہیں دور نظر سے گم ہو گئی،

جو لوگ آہستگی سے چل رہے تھے، وہ سب اب نارمل چال چلنے لگے،

سب کچھ اپنے وقت پر آ گیا، سوائے علی کے وہ اسی لمحے میں غرق ہو گیا،

اسکی آنکھ سے آنسو نکل کر داڑھی کے بالوں میں آ کر اٹک گیا

وہ فورا الٹے قدم وہاں سے بھاگا،،

ہسپتال کی جانب،

مگر زخمی ہونے کے باعث منہ کے بل اوندھا ہو کر گرا،

ڈاکٹر شاہ ویز معظم اور سلیم اب اسکے پاس آئے تھے،

جو اس تنگ گلی میں اوندھے منہ گرا پڑا۔ تھا،

www.novelsclubb.com

اسکی آنکھ سے آنسو نکل کر ناک پر بہتا ہوا،

زمین پر بارش کی بوند کی طرح گرا،

"اسنے اٹھنے کی کوشش کی،

ڈاکٹر شاہ ویز سہارا دے چکے تھے،

ایک بازو معظم اور دوسرا شاہ ویز نے پکڑ رکھا تھا،

"مجھے ابھی ابھی ہسپتال جانا ہے!!"غیر ہوتی حالت کے ساتھ اسنے کہا،

اگ لگنے کی وجہ سے ارگرد کے گھروں کو نقصان پہنچا تھا مگر کوئی جانی نقصان نہیں ہوا تھا،

ارد گرد کے لوگوں نے ہی اطلاع دی تھی،

جب تک آگ پر قابو کیا گیا تب تک بہت دیر ہو چکی تھی،

وہ میدیات میں موجود ہسپتال کی طرف روانہ ہوئے سلیم بھی انہی کہ ساتھ تھا،

جبکہ یماش پاشا کی باڈی کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجا تھا،

کل رات!!!

المیرا نے آخری چمچ سوپ کا اسے پلایا، پھر پیالے کو اٹھاتی ہوئی ٹیبل کی طرف ائی،

فون اسکا علی کے بستر پر ہی تھا،

www.novelsclubb.com

"فروٹس کھاؤ گے؟"

اسنے سیبوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سوال کیا،

علی نے مسکرا کر اسے دیکھا،

"اگر تم کھلا رہی ہو اپنے ہاتھوں سے تب"

المیرا کے چہرے پر مبہم سا تبسم بکھر گیا،

"تمہارے ہاتھوں سے کھانا اور لزیز لگتا ہے" علی نے اسکے آگے کچھ نہ کہنے پر خود آگے بولا، اس کے یوں تبصرہ کرنے پر المیرا نے کن اکھیوں سے اسکو گھورا،

"تم فلرٹ کر رہے ہو مجھ سے؟" المیرا نے بھونیں اچکایے چاقو کی مدد سے سیب کو کاٹا،

علی نے لاپروائی سے شانے اچکایے،

"تمہیں یہ کیوں فلرٹ لگ رہا ہے؟ محبت ہے بھئی!!"

اسنے معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا،

www.novelsclubb.com

علی اسکی ہر حرکت کو بغور دیکھ رہا تھا،

المیرا کے چہرے پر چند لٹیں تھیں جو اس کو بار بار تنگ کر رہی تھیں،

اور وہ اپنے ہاتھوں سے انہیں کان کے پیچھے اڑسا رہی تھی،

اسنے بلش پنک کلر کا جوڑا پہن رکھا تھا،

اور بالوں کو اونچی پونی کر کے باندھ رکھا تھا،

اسنے بہت سالوں کے بعد پھر سے ویسے ہی پونی بنائی تھی،

"مجھے تم پر شک ہے نا جانے کتنی لڑکیوں کو تم نے ایسا کہا ہو گا!!"

اسنے بیویوں کی مشکوک لہجے میں کہا پھر دوسرا سیب اٹھایا، اور اس کا چھلکا اتارنے لگی، اسکے چہرے پر ابھی بھی نرم نرم سا تبسم چھلک رہا تھا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اللہ اللہ تم مجھ معصوم پر کیوں اتنا شک کر رہی ہو!" علی ٹیک لگا کر بیٹھا اسکی نظریں ابھی بھی المیرا پر تھیں!! لفظوں میں اور لہجے میں مکمل احتجاج تھا،

وہ بہت گہری اور محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا،

نظروں کی تپش المیرا کو خود پر محسوس ہوئی،

اسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا،

پھر تھک ہار کر اسنے چاقو یونہی ٹیبل پر رکھا، اور بازوؤں کو لپیٹتے ہوئے اسے دیکھنے لگی،

"تم مجھے ایسے دیکھو گے تو میں فروٹس نہیں کاٹ رہی" اسنے مصنوعی خفگی سے دیکھائی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

علی شرارت سے مسکرایا،

وہ مسکراتا تو اسکی آنکھیں چھوٹی ہو جایا کرتی تھیں،

ہاں وہی آنکھیں جو دنیا کے حسین ترین رنگوں سے بنائی گئی تھیں،

"میں کیسے دیکھ رہا ہو؟" ڈھٹائی سے پوچھا گیا مسکراہٹ دبا کر،

"علی!!!!" اسنے کھا جانے والی نظروں سے علی کو گھورا، اور ءی نام تنبیہ کرنے والے انداز میں پکارا، اسے المیرا کو یوں تنگ کرنے میں مزا آتا تھا،

"کیا علی؟؟ اب بندہ اپنی بیوی کو بھی نہیں دیکھ سکتا" اسنے کاندھے اچکائے اور استدلال لہجے میں کہتا المیرا کو ہنسنے پر مجبور کر دیا،

مگر وہ بہت زور سے نہیں ہنسی بس مسکرائی اتنا کہ نوکیلے دانت واضح ہو جائیں،

پھر خود کو کمپوز کرتی گلا کھنکارتے ہوئے آگے کا جملہ کہا،

"تمہاری ایسی نظریں مجھے کنفیوژ کرتی ہیں بس!" وہ دوبارہ چاقو اٹھائے سیب کاٹنے لگی،

جو اسنے یونہی چھوڑا تھا،

جبکہ علی اب ترچھی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اور وہ جانتی تھی یہ بات،

"اللہ اللہ کیسی بیوی ملی ہے! جو دیکھنے پر بھی ڈانٹ دیتی ہے!" وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح بڑبڑاتے ہوئے ٹیبل کی طرف جھکا،

جہاں فون کی اسکرین چمک رہی تھی، المیرا کا فون تھا وہ،

اسنے میسج دیکھا، تو لمحے بھر پہلے کا سکون غارت ہو گیا،

اسنے فون ہاتھ میں لیا،

ساحل کا نمبر تھا وہ، اسی کے نام سے سیو تھا،

اسنے میسج کیے ہوئے تھے،

جو لاک اسکرین پر بھی جگمگا رہے تھے،

یعنی یہ کچھ دیر پہلے ہی کیے گئے تھے اور شاید یہ المیرا کی نظر سے نہیں گزرے تھے،

www.novelsclubb.com

"تمہیں ہاشم کے خلاف بیان دینا چاہیے، ہم اس طرح یماش پاشا کو بھی پکڑ سکتے ہیں!"

میسج پڑھ کر اسکے چہرے کا رنگ ایک دم بدل گیا،

اسنے دانت بھینچے،

المیرا وہاں آئی تھی، مگر وہ یوں بیٹھا تھا بالکل سنجیدہ، اس سے پہلے وہ اس حالت میں بالکل نہیں تھا،

اسنے ہاتھ میں موجود ٹرے سائڈ پر رکھی،

اور اسکے قریب بیڈ پر ٹانگوں کے قریب ہی بیٹھ گئی،

علی نے نظروں کا زاویہ تبدیل کیے اسے نہیں دیکھا!!

اسکے اتنے قریب بیٹھنے پر بھی نہیں، اس بات پر المیرا کے دل میں کچھ غلط ہو جانے کا کھٹکا ہوا،

"علی کیا ہوا ہے؟"

اسنے سوال کیا، وہ بظاہر سنجیدہ تھی مگر اسکے اندر اٹھتے سوالوں نے وجود میں تلاطم

مچار کھا تھا،

علی نے آنکھوں کو سختی سے میچا جیسے وہ غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا،

اسنے خود کے اعصاب پر قابو پایا، پھر المیرا کی طرف دیکھا،

جو یونہی اسے دیکھ رہی تھی،

"المیرا، یہ کیا معاملہ ہے؟" اسنے سائڈ ٹیبل سے فون اٹھا کر اسکے ہاتھ میں رکھا، ان

کے درمیان سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا،

کیا یہ سب ہونا ضروری تھا؟؟

وہ راز کیا راز نہیں رہ سکتا تھا

کم از کم ابھی نہیں وہ وقت آنے پر سب کچھ بتا دیتی۔

مگر جس انداز سے وہ سچ باہر آیا علی اسکے بارے میں کیا سوچے گا؟

www.novelsclubb.com

"میسج دیکھتے ہی اسکے چہرے کا رنگ اڑتا گیا،

اسنے علی کا چہرہ دیکھا، مگر کچھ بول نہ سکی،

"تم جو کہو گی میں یقین کر لوں گا خدا کی قسم وضاحتیں بھی نہیں مانگو گا بس ایک بار کہہ دو یہ وہ نہیں جو میں سمجھ رہا ہو!"

اسکی آواز تیز نہیں تھی،

وہ اپنے غصے کو قابو کرنا چاہتا تھا،

مگر نا چاہتے ہوئے بھی لفظوں میں کہیں نہ کہیں وہ جلن اٹھی،

علی کی آنکھیں تھیں یا انگارا،

المیرا کو اندازہ کرنا مشکل ہوا،

المیرا کو اپنے اعصاب شل ہوتے محسوس ہوئے،

ماتھے پر کئی شکن آلود لکریں کھینچنے لگی،

اور آنکھوں وہی نمکین پانی بھرنا شروع ہو گیا،

اسے اپنی صفائی میں کہے جانے والی لفظ بھی نہ ملے،

"علی مجھے معاف کر دو،۔۔"جو اس وقت اسکے شل ہوتے اعصاب کو لفظ مناسب لگے وہی اسکی زبان سے ادا ہو گئے،

www.novelsclubb.com

اسکا دماغ ماؤف ہو گیا تھا، اتنا اچانک اگر کوئی ایسا راز سامنے آجائے تو کس کو کہاں ہوش رہتا ہے،

لمحے بیتے علی ششدر سا اسے دیکھے گیا، ایک لمحے میں جیسے سب کچھ چکنا چور ہو گیا،

اسنے جس پر سب سے زیادہ اعتماد کیا تھا اسی نے اسکی کمر میں چھرا گھونپ دیا،

وہ گولی اتنی تکلیف دہ نہیں تھی،

جتنے یہ الفاظ تھے، علی کو بھروسہ کرنا مشکل ہوا،

وہ المیرا کو دیکھتا رہا، اسکے تاثرات یوں تھے جیسے پوچھنا چاہتا ہو،

کہ اسنے کیوں کیا ایسا؟

کیوں کیا ایسا؟

کیوں اسنے علی کے جزباتوں کے خلاف کھیلا،

اس سے بہتر تھا وہ گولی جان لیوا ثابت ہوتی،

کم از کم وہ اچھی یادوں سمیت دنیا سے چلا۔ جاتا مگر یہ کرب کیسے برداشت کرے،

جس سے سب سے زیادہ محبت کی،۔

سب سے زیادہ جس کا مان رکھا،

اسی نے حالات کے رحم و کرم پر چھوڑا ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے منہ پر رسید کر دیا،

www.novelsclubb.com

اور علی کی اوقات بتادی وہ اس لائق نہیں ہے اس سے مخلص رہا جائے,

لمحے کے ہزارویں حصے میں اسنے اپنی مٹھیاں تیزی سے بند کیں،

علی نے دانت بھینچے وہ اس وقت شدید غصے میں تھا،

وہ اگر چند لمحے اور اسکے سامنے رہتی تو وہ کچھ ایسے لفظ بول دیتا جس سے ممکن تھا

المیرا کا دل ٹوٹ جائے،

اور بعد میں اسے اس بات کا پچھتاوا ہو،

www.novelsclubb.com

"مجھے کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دو..! المیرا!" گہری سانس لیتا وہ اپنے اندر کھولتے

ہوئے جوالہ مکھی کو شانت کرنے کی کوشش کرنے لگا، مگر اندر اٹھتی وہ چیخنے لگتا

اسکے دماغ کی رگوں کو پھاڑ دینگی،

اسکے سینے میں کیوں درد ہو رہا تھا؟ایسا لگ رہا تھا کہ

جسم کی ساری چیخ کر ٹوٹ گئی اور کسی تیز دھار آلے نے اسکے سینے میں گھس کر اندر

کے تمام اعضا بری طرح کاٹ ڈالے ہیں،

اسکا خون آتش کا لاوا بن گیا تھا، جسم سے لگتا کھال نچنے لگی ہے،اسنے خود پر قابو

کرنے کی کوشش۔کی

مگر وہ جانتا تھا یہ آتش فشاں پھٹ پڑے گا بہت جلد وہ اس آگ میں المیرا کو نہیں

جھلسانا چاہتا تھا،

"مگر علی میں اس وقت...."المیرا نے اسے سمجھانا چاہا مگر وہ ابھی اس کیفیت میں

نہیں تھا کہ کچھ سمجھ سکے !اسے اس وقت کسی قسم کی صفائیاں اور دلیلیں نہیں

چاہیے تھیں

"المیرا دروازا اس طرف ہے!!" وہ غصے سے تیز آواز میں بولا، وہ اتنی زور سے چینخا کے حلق کی تمام رگیں ابھر کر واضح ہو گئی اور چہرہ سرخ ہو گیا جیسے تپتا لوہا ہو، اسنے اشارہ کرتے ہوئے اسے باہر کا راستہ دیکھایا،

چھناکے سے المیرا کو اپنے اندر کچھ ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا،
علی نے زندگی میں پہلی بار اسے اتنی نفرت آمیز نظروں سے دیکھا تھا،
وہ کچھ بول نہ سکی، دم سادھے علی کو دیکھا جو کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھ رہا تھا،

یقیناً جب اعتماد ٹوٹ جائے تو کچھ ایسا ہی ہوتا ہے،
المیرا خاموش ہو گئی،

پھر اپنے آنسو پونچھے،

"ٹھیک ہے! میں یہاں سے جا رہی ہوں! مگر علی میں اب واپس نہیں آؤ نگی!" اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ علی کا سامنا دوبارہ کر سکے اور اتنا کچھ ہو جانے کے بعد تو ہر گز نہیں،

وہ علی کے لائق نہیں تھی، اسکی محبت اور عقیدت پر اسکا حق نہیں تھا،

علی نے اسکو آواز دے کر نہیں روکا یہ زیادہ تکلیف دہ تھا المیرا کے لیے،

علی اسکے جانے سے اداس ہی تھا کہ وہ نہیں جانتا تھا کہ اگلی صبح اس سے زیادہ بھیانک خبر سماعت گزار کرنی پڑے گی اس کو،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••

••••»»»»»»

خنسا اپنے کیبن میں بیٹھی تھی، وہ ریسٹ کرنے کی غرض سے ادھر آئی تھی،

اسکے سر میں شدید درد تھا،

وہ پچھلے ایک ہفتے سے اسی ملاقات کے بارے میں سوچ رہی تھی،

اسکے ہاتھوں میں موجود پین کو وہ ہلاتی ہوئی ابھی بھی اس معاملے کو سوچ رہی تھی،

اسے یماش پاشا کے وہ لفظ یاد تھے جو آخری بار اسنے سنے تھے،

پھر اسکے بعد نہ تو اسنے حویلی کا رخ کیا تھا نہ کبھی ترکی گئی واپس،،

!!!!!!!!!!ماضی:!!!!!!!!!

"قھرمان تم مجھے یوں نہیں چھوڑ سکتے،اور نہ میں تمہیں یوں چھوڑنے دونگی کیونکہ بات اب صرف میری نہیں ہماری اولاد کی بھی ہے!"وہ بورڈ کے پاس کھڑی تھی، خود منہ ہی منہ بڑبڑا رہی تھی،لوگ اس میں بیٹھ رہے تھے،

وہ اپنی سیاہ آنکھوں سے دور گہرے سمندر کو دیکھ سکتی تھی،

جس کا پانی کسی ایسے محل جیسا تھا جو بہت ہی گہرا ہو۔

جس کے اندر ہی اندر کئی راستے تشکیل دیے گئے،

اور بے شمار رازوں کو دفن کیے خود میں،

آج بھی اپنی اسی حالت میں ہو،

پراسرار سا، جو اسکے رازوں کو کھولنے جائے وہ بھی اسی میں سما جائے،

خاموش قاتل،

www.novelsclubb.com

آج بھی اسکا وہی رعب اور ٹھاٹھ ہو، جو خود کے ساتھ زرا سی چھیڑ چھاڑ کرنے پر

دوسرے کو اپنے گہرے سیاہ اندھیرے میں جکڑ لے،

جیسے یماش پاشا کر لیا کرتا تھا، بالکل ایسے، یماش پاشا بھی اسی گہرے سمندر کی مانند تھا، کتنے کچھ جزبات کتنی کچھ یادیں جس میں مدفون تھیں،

وہ برا تھا، ظالم۔ تھا، مگر خون کے رشتوں کے لیے اس کی محبت سچی تھی، اور اتنی گہری تھی کہ انہیں بچاتے بچاتے وہ خود قاتل بن گیا،

وہ ابھی وہیں تھی کہ چند لوگوں کا ٹولہ اسکے قریب ایا،

اسنے سر پر ایک اسکارف پہن رکھا تھا،

مگر ابھی بھی سکے چند بال دکھ رہے تھے،

وہ اسے کچھ مشکوک لگے،۔

وہ اپنے پرس کو اٹھاتی ہوئی تیز قدموں سے وہاں سے باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگی

مگر وہ لمبے اور کالے لباس والے وہ لوگ اسکے پیچھے آتے گئے،

www.novelsclubb.com

اور آخر وہ ان کے چنگل میں آ گئی، انہوں نے اسے ایک گاڑی میں بٹھا لیا،

اور اسکے منہ پر کپڑا باندھ دیا،

اسنے مزاحمت کی بھرپور کوشش کی مگر بے فائدہ رہی،

وہ اسے استنبول میں موجود اس جگہ پر لے کر جا رہے تھے جہاں یماش پاشا کا گھر تھا،

کچھ منٹوں کی مسافت کے بعد وہ یماش پاشا کے سامنے تھی،

وہ اپنی اسی کرسی پر بیٹھے تھے،

اسی انداز میں,

"تم قھرمان کی بیوی ہو؟" سوال پوچھا گیا،

وہ سیدھی بات کرنے کے عادی تھی،

"کون ہو تم لوگ؟ مجھے جانے دو!!" حیا گڑگڑائی وہ آج سے پہلے کبھی یماش پاشا سے نہیں ملی تھی،

وہ پہلے بھارت میں رہتے تھے،

خالد بے اپنی بیوی کے مرنے کے بعد اپنی دونوں بیٹیوں کو ادھر لے آئے تھے،

اور قھرمان سے ملاقات اسکی یونیورسٹی میں ہوئی تھی، وہ اکثر کسی نہ کسی وجہ سے یونی ورسٹی آتا اور کئی بار اسنے اپنے بابا کے ساتھ بھی قھرمان کو دیکھا تھا،

اسے وہ اچھا لگتا تھا،

www.novelsclubb.com

اور یہ محبت میں تب بدلہ جب قھرمان نے اسکی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا،

اس دن اسے احساس ہوا کہ وہ ہاتھ تھام کر کتنی مشکل ہوتی کتنی زلت ہوتی جو محرم نہیں ہوتا،

نامحرم کی محبت سوائے زلیل کے کچھ نہیں کرواتی،

وہ ایک ایسا روگ بن جاتی ہے چھڑائے نہیں چھوٹتا،

یماش پاشا کا بس نام ہی سنا تھا اس نے،

مگر آج وہ پہلی بار ان کو دیکھ رہی تھی،

اپنی آنکھوں سے،

جن کی۔ ظلم و بربریت قصے خالد بے کی زبان سے اسنے سنے تھے

"میں بہت زیادہ سوال کرنے کا عادی نہیں ہوں!" یماش پاشا اسکی طرف جھکے، اور

اسکے ڈرے چہرے پر نگاہ گھمائی،

اسنے گھبرائے انداز میں چہرہ موڑ لیا.

ہر طرف صرف وحشی درندے تھے، وہ اپنے بابا کی لاڈلی بیٹی اپنی ایک غلطی کی

وجہ سے خوار ہو رہی تھی،

"خالد بے!!" یماش پاشا نے اواز دی، اس کی روح میں سنسناہٹ پھیلی،

وہ اپنے بابا کا سامنا کیسے کرے گی؟ وہ جنہوں نے کتنے مان سے دونوں بیٹیوں کی

پرورش کی تھی یہ کہہ کر

کہ بیٹیاں رحمت ہوتیں ہیں،

اور اللہ نے مجھے دو بار رحمت سے نوازا،

خاندان کے لوگ طعنے دیتے تھے مگر اسکے بابا نظر انداز کر دیتے ہر خواہش پوری کی

اس کے بابا نے،

پڑھنے کا شوق تھا مکمل اعتماد کے ساتھ بھیجا اس کو،

اسکے بابا ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے،

کہ ان کی بیٹیاں ان کا مان کبھی نہیں توڑیں گی۔!!

مگر انہوں نے اس حالت میں دیکھ لیا،

خالد بے کا اعتماد چکنا چور ہو جائے گا، جس باپ نے اسکے ساتھ اتنا کیا مگر بدلے میں

اسنے کیا دیا،

زلت رسوائی؟

کیا اب کوئی باپ اپنی بیٹی پر ایسے بھروسہ کر سکے گا؟؟

اسنے یہ کیا کر دیا،،،

اسنے یہ کیا کر دیا؟؟؟۔

اسکا دل چاہا یہ منظر آنے سے پہلے اسکی جان ختم ہو جائے، روح جسم سے جدا

ہو جائے،

وہ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتے آرہے تھے،

www.novelsclubb.com

اور حیا کی روح فنا ہو رہی تھی،

کاش وہ پیدا ہوتے ہی مر جاتی،

وہ اپنے باپ کو سب کے سامنے ایسے زلیل ہوتا کیسے دیکھ سکتی تھی،

وہ اپنے باپ کی ناراضگی برداشت کیسے کرے گی،

اسے اپنے بیٹی ہونے پر شرمندگی ہوئی،

خالد بے جو کسی کا غزی کارروائی پر سر جھکائے اس میں مصروف تھے یماش پاشا کے

بلانے پر اسکے پاس ائے یہ جانے بغیر اسکے سامنے اسکی بیٹی ہی ہے،

انہیں معلوم تھا،

کوئی لڑکی کا معاملہ ہے قھرمان کے لیے، مگر وہ نہیں جانتے تھے وہ لڑکی ان کی بڑی

بیٹی حیا تھی،

"اس لڑکی کو گہرے سمندر میں دھکا دے دو! یہ اسی سمندر کے زریعے میرے بیٹے کو دور کرنا چاہتی تھی!" اسنے خالد بے کو حکم دیا، خالد بے جو ابھی تک ششدر تھے کہ وہ اس جگہ کیسے آئی ہے،۔

وہ تو اس وقت کسی ٹرپ کے لیے گئی تھی،
حیا کی ہمت نہیں تھی کہ وہ سر اٹھا کر دیکھ سکے،

"پاشا مجھے لگتا ہے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے!!"
خالد بے کو شاید اب بھی یقین تھا، کیونکہ وہ جانتے تھے ان کی بیٹی کبھی ان کا مان نہیں ٹوٹنے دے گی،

اسلیے چہرے پر آئی بے یقینی کی کیفیت کو دور دھکیل کر وہ اپنے لہجے میں مضبوطی

لانے کی کوشش کر رہے تھے

اور اعتماد بھی جو آہستہ آہستہ زائل ہو رہا تھا،

حیا اپنے باپ کو اس حالت میں دیکھ کر شرم سے پانی پانی ہو گئی، اسے احساس ہوا وہ کتنی بڑی بے وقوفی کر گزری ہے،

کاش وہ اپنے جزباتوں کو لات مار کر ایک سہی راستہ چن لیتی، کاش وہ یہ غلطی نہ کرتی، تو آج وہ اپنے بابا کی آنکھوں میں ختم ہوتا وہ اعتماد دیکھتی نہ،

یہ سب سے زیادہ تکلیف دہ تھا،

یہ کاش لفظ دنیا اور آخرت میں۔ کتنا ازیت ناک ہے کہ یہ صرف اس لفظ سے گزرنے والے ہی جان سکتے ہیں،

اسنے خوبصورت مخملی قالیں کو مٹھیوں میں بھینچ لیا،دانتوں تلے نچلا ہونٹ دبا کر

خود کو رونے سے روک رہی تھی،

اور آنکھیں سختی سے میچ لیں،

وہ اپنے بابا کو دھوکہ دے رہی تھی اس کے لیے جو کبھی اسکا تھا ہی نہیں،

وہ اس شخص کو کیسے دھوکہ دے سکتی جس نے اسکی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے

اپنی ساری جوانی کام۔میں گزاری،اور منہ سے نکلتی ہر خواہش پوری کی،

اسنے کیسے آمادہ کیا خود کو اپنے بابا کو دھوکہ دینے کے لیے،

اسے گزرے لمحوں کا ملال تھا,وہ اگر اس کے مخلص تھا، بھی تو کہاں تھا وہ؟

اس وقت جب اسے قہرمان کی سب سے زیادہ ضرورت ہے،،

کہاں ہے وہ؟

جب لڑکیاں اپنی حدیں پار کر جاتی ہیں ان کو اسی طرح رسوا ہونا پڑتا ہے،

ہر بار ہر جگہ، لوگ نہیں بھولتے، آج ہزار سال بعد بھی آپ کتنے ہی نیک ہو جائیں آپ کے پاس جنت کا سرٹیفکیٹ بھی آجائے مگر لوگ آپکی غلطیاں نہیں بھولتے وہ رہ رہ کر یاد کرواتے ہیں کہ ماضی تم نے یہ کیا تھا،

بھلے ہی آپ مر جائیں، کوئی فرق نہیں پڑتا، آپ پر لگ چکا ہے کہ آپ برے ہیں، تو آپ برے ہیں، دنیا والوں کی عدالتوں میں کہاں انصاف ہوتا ہے،

اسکے سامنے کا منظر دھندلا گیا، اس نے اس وقت شدت سے دعا کی کہ اسکی جان نکال لی جائے اسے موت آجائے مگر موت مانگنے پر کہاں آتی ہے،

وہ اپنے بابا کی شرمندگی بھری نظریں برداشت نہیں کر سکتی تھی،۔۔

"یہ کس لڑکی کو اٹھالائے ہو؟تم لوگ!!"خالد بے کے کہنے پر اسنے ان لوگوں سے پوچھا جو سامنے ہاتھ باندھے کھڑے تھے،۔۔

خالد بے کے کہنے پر وہ پوری کی پوری اپنی فوج تبدیل کروا سکتا تھا یہ تو پھر ایک لڑکی تھی،

اسے خالد بے پر بھروسہ تھا،

اور یہ اعتماد خالد بے نے خود حاصل کیا تھا،

وہ ان کا سالوں پرانا ملازم اور ساتھ ساتھ یماش پاشا کا ہمراز بھی تھا،

www.novelsclubb.com

"پاشا یہ وہی لڑکی ہے جس سے قھرمان بھائی ملاقات کیا کرتے تھے اور اکثر اس کو ہم نے اس ہوٹل کی طرف بھی دیکھا ہے جہاں قھرمان بھائی رہ رہے تھے،

اور نکاح نامہ پر بھی اسکی ہی تصویر ہے"انہوں نے نکاح نامہ آگے کیا،

جبکہ خالد بے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے،۔۔

یماش پاشا نے گہری سانس لی، پھر خالد بے کی طرف دیکھا جو نہایت کرب سے اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے،

جیسے پوچھنا چاہتے ہو،

میری تربیت میں ایسی کیا کمی رہ گئی تھی کہ

تم نے یہ قدم اٹھایا،

www.novelsclubb.com

"اس کا منہ کھولو اپنے طریقے سے" یماش پاشا اطمینان سے ٹیک لگائے پاؤں پر

پاؤں جمائے بیٹھا،

اسکا ایک آدمی آگے بڑھا،

اور اسکی گدی کے بال پکڑ کر اسکا منہ اوپر کیا، وہ درد سے سسکی، اور آنکھیں میچ

آنکھوں سے آنسو بہہ کر کنپٹی تک پھسل کر آئے پھر زمین بوس ہو گئے،

انہوں نے اسکے منہ پر دو طمانچے زوردار مارے کے اسکے منہ سے خون نکلا، ہونٹ کا کنارہ پھٹ گیا،

ظاہری تکلیف اتنی نہیں تھی جتنی اسکے اندر کڑواہٹ گھل رہی تھی،

وہ برداشت کر گئی اسکی آنکھوں میں ابھی آنسو تھے،

www.novelsclubb.com

اسنے گدی پر طمانچے اور گھونسے مارے! اسے لگ رہا تھا، شریان پھٹ جائے گی اسکی

،

جسم پر نیل کے نشان جم گئے،

"بابا!!"وہ خالد بے کی طرف دیکھ رہی تھی، یہ اسکی غلطی کا نتیجہ تھا بھگتنا اسے اکیلا تھا، کیونکہ اسکا ساتھ دینے والا یہاں نہیں تھا،

اسکے بابا نے آج تک اس سے سخت آواز میں بات نہیں کی اور آج وہ ان کے سامنے کتنی بری طرح سے مار کھا رہی تھی وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتے تھے،

خالد بے نے مٹھیاں بھینچی، وہ موٹا تازہ آدمی اب لات سے اسے مارنے ہی لگا تھا جب اسکی زبان کا قفل ٹوٹ گیا،

وہ بولی، اس دن اسنے اپنی عزت تمام کر دی، اسکی باپ کی عزت بھی روندھ گئی وہ کس منہ سے اب سامنا کرے گی ان کا

"میرے پیٹ پر نہیں مارنا میں ماں بننے والی ہوں!!"روتے ہوئے شرمندگی سے گردن جھکالی، وہ پاشا جو طمانیت سے ایک کرسی پر بیٹھا تھا پورا کا پورا ہل گیا،

جبکہ خالد بے کو لگا وہ مر گیے ہیں،ان کو اپنے ارد گرد تمام چیزیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی،ان کے پاؤں زمین سے اکھڑ گئے، کیا اسی دن کے لیے انہوں نے اپنی بیٹیوں کو اتنی محبت پروان چڑھایا کہ ایک دن ان سے چمٹ کر امر بیل کی طرح ان کا خون چوس لے،

۔وہ جو سب کو تسلیاں دیا کرتے تھے،

کچھ بول نہ سکے،

www.novelsclubb.com

"میں نے قھرمان پاشا سے نکاح کیا ہے! وہ میرا شوہر ہے" اسنے یماش پاشا کی آنکھوں میں دیکھا،اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے، جبکہ یماش پاشا دم بخود ہوا اس لڑکی کو دیکھتا رہا،

پھر اپنی بندوق نکال کر تین فائر کیے،

اس شخص پر جو اس کو پیٹ رہا تھا،

وہ یونہی زمین پر آکر گرا۔

اسے نہیں پتا تھا کہ اچانک ایسے موت اس سے لپٹ کر اپنے ساتھ لے جائے گی،

وہ چند لمحوں بعد ہی دم توڑ گیا، اسکے خون کی چھینٹ حیا کے چہرے پر آکر گری، یہ

اگر خواب تھا تو اسکی زندگی کا بدترین خواب تھا،

اور اگر یہ حقیقت تھی تو اسکی زندگی میں تاعمر کے لیے ٹراما بن جاتا جس سے وہ کبھی

نہیں نکل سکے گی، ابھی تو شروعات تھی،

آگے آگے اسے ابھی بہت کچھ سہنا، اپنی اس ایک غلطی کے چلتے،

اسنے آنکھیں بند کی،

یہ دن تھا کہ اس دن کے بعد سب کچھ بدل گیا اور حیا خنسا بن گئی،

www.novelsclubb.com

اسنے اپنی زندگی میں اس غلطی کے بعد سب کچھ کھو دیا تھا اور ابھی مزید ذلت اسکا مقدر تھی،

"خالد اسکو میرے پاس لے کر آؤ،" اسنے تحکم بھرا انداز اپنایا ابھی چند لمحے پہلے والا خونخوار لہجہ ختم ہو چکا تھا،

خالد بے کا بس چلتا تو وہ پاشا سے بندوق لیکر بندوق کی ساری گولیاں اپنے اندر اتار لیتے جو بدنامی ان کی ہوئی ہے،

www.novelsclubb.com

وہ آہستگی سے قدم بڑھا کر اس کی طرف آئے وہ شرمندہ تھی بہت زیادہ شرمندہ کہ نظریں اٹھا کر وہ خالد بے کو نہیں دیکھ سکتی تھی،۔۔

"قہرمان کے لیے یہ مر چکی ہے! بلکہ یہاں سب کے لیے یہ مر چکی ہے! مگر میں

اسکی جان بخش رہا ہوں کیونکہ یہ میرا گدی کا وارث اس دنیا میں لانے والی ہے!!!!وقت آنے پر وہ راستے بنا کر خود یہاں آئے گا، لیکن قھرمان ان سب سے بے خبر ہو گا!اسکے لیے یہ مر چکی ہے!اور یہاں موجود ہر شخص کے لیے یہ مر چکی ہے،"وہ بہت ٹھہر ٹھہر کر ہر جملہ بول رہے تھے،

خالد بے اسکے برابر میں کھڑے تھے حیا کے برابر میں،ان کی گردن اور کاندھے دونوں جھک چکے تھے،

آج انہوں۔نے اپنا اعتماد کھو دیا تھا،

www.novelsclubb.com

"اسکی زمہ داری آج سے تمہاری ہے خالد!یہ میدیات میں رہے گی پھر پیدائش کے بعد لندن چلے جانا تم اپنی بیٹیوں کے ساتھ!"اسکی آخری بات خالد بے سمیت سب کو چونکا گئی،

اسنے جھکی گردن آٹھا کر یماش پاشا کو دیکھا،

"حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے! نکاح نامہ پر باپ کے خانے میں تمہارا نام ہی لکھا ہے!،اب اسکو لیکر چلے جاؤ!" انہوں نے چند نوٹ نکال کر اسکے سامنے رکھے،۔۔

اسکا انداز نرم نہیں تھا، مگر سخت کے زمرے میں بھی نہیں آتا تھا،وہ یماش پاشا تھا وہ حیوان نہیں تھا کہ اپنے ہی بیٹے کی اولاد کو یوں مار دیتا جو دنیا میں بھی نہیں ائی،

خالد بے نے دانت پیسے،

اسے کہیں کسی قابل کہاں چھوڑا تھا اسکی بیٹی نے،

کہ وہ سر اٹھا کر بات بھی کر پاتا،

"مگر یہ معافی پہلی و آخری ہے! اسکے بعد قہرمان سے ملاقات تو دور تمہارے لیے اسکا سوچنا بھی گناہ ہے" انہوں نے شہادت کی انگلی دیکھائے اسے باور کروایا،

"آج سے یہ میری امانت ہے تمہارے پاس خالد! اگر اسکے جسم پر ایک بھی تشدد کا نشان ہوا تو وہ دن تمہارا اس دنیا میں آخری ہو گا! وہ یہ کہتا اپنی جگہ اسے اٹھا اور چلا گیا،

www.novelsclubb.com

وہ پھر وہی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی، پھر وہ اپنے باپ کو زلیل نہیں کروانا چاہتی تھی،

وہ کوئی لفظ کوئی نظر نہیں بھولی جب تک وہ میدیات میں رہے تب تک وہ یونہی

زلیل ہوتی رہی،

یہاں آنے کے بعد بھی خالد بے کار ویہ نہ بدلہ، وہ نہ تو عائشہ کو چھوتے اور نا ہی اس سے بات کرتے،

مگر پہلی بار انہوں نے نرمی تب دیکھائی جب عائشہ بیمار پڑی تھی، اتنی کہ اسکی جان کو خطرہ تھا،

اس وقت روتی ہوئی خنسا کو سہارے کی ضرورت تھی اور اسے سہارا اسکے بابا۔ نے دیا تھا،

www.novelsclubb.com

ماں باپ نفرت کہاں کرتے ہیں، وہ تو اولاد کی غلطیوں کو معاف کر دیتے ہیں،

لیکن ساری دنیا ماں باپ کی طرح نہیں ہوتی،۔

دنیا معاف نہیں کرتی،

چار سال کے اس عرصے میں پہلی بار انہوں نے خنسا سے بات کی تھی،

اب جب سب ٹھیک ہو گیا تھا پھر وہ کیوں آ گیا، وہ مزید ذلت برداشت نہیں کر سکتی تھی، اسنے وہ نہیں دیکھا تھا جو راتوں میں وہ اٹھ اٹھ کر رویا کرتی تھی

ساری ساری رات بس اپنی ایک غلطی پر پچھتایا کرتی۔ کاش وہ اپنے بابا کی مرضی کے خلاف نہ جاتی،۔

وہ کوئی لمحہ کوئی بات نہیں بھولی تھی آج بھی وہ کہیں چابک کی طرح اسکے سر لگتی تھیں،

ان پانچ سالوں کا حساب ابھی کسی کے پاس نہیں تھا،

حال؛؛

اسکے سر میں درد کی لہر پھر سے اٹھی،اسنے دونوں ہتھیلیوں میں اپنے سر کو گرالیا،

جب دروازا کھلا کوئی بغیر اجازت کے وہاں داخل ہوا،

وہ فوراسر اٹھا کر اس شخص کو دیکھنے لگی جو بغیر اجازت اسکے کیبن میں گھس آیا تھا،

پھر سختی سے دانتوں کو بھینچ کر اسکی طرف دیکھا،

"قھرمان اب شاید آداب بھی بھول گئے ہو تم" وہ کرسی چھوڑنے پر مجبور ہوئی اور

اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر سینے پر ہاتھ باندھ کر نہایت سخت تاثرات لیے گویا ہوئی،

قھرمان جہاں تھا وہیں جم۔گیا،

www.novelsclubb.com

"میں پچھلے ایک ہفتے سے خوار ہو رہا ہو تم کیوں بات نہیں سن رہی میری؟" وہ آج

جانے کے لیے نہیں آیا تھا،اسلیے وہیں کھڑا رہا جہاں تھا،

اسکا لہجہ پہلے کے مقابلے تھوڑا خفیف تھا،

"تم ایک ہفتے میں۔ہی خوار ہو گئے ؟ میں نے اپنی زندگی کے پانچ سال ضائع کیے اسکا حساب ہے تمہارے پاس؟؟"تیوری چڑھائے،وہ اب قھرمان کے مقابل کھڑی تھی،

"تم خود جانتے بوجھتے مجھ سے دور تھیں!"اسکی سبز آنکھوں میں خفگی تھی،

"میری زندگی کی سب سے بڑی بے وقوفی تمہارا ہاتھ تھامنا تھی،کیا تم چاہتے ہو یہ غلطی میں دوبارہ کروں؟اب کتنے لوگوں کے سامنے تم مجھے زلیل کرواؤ گے بتاؤ !!!اس دن میرے بابا کے سامنے میری عزت دفن ہو گئی آج تک ان سے نظریں نہیں ملا پاتی میں!"وہ آپا کھوتی،

غصے کی انتہا پر تھی،اور یہ غصہ کرنا اس کا حق تھا،

"مگر تم میری بیوی ہو یہ آج کی حقیقت ہے!!" قھرمان نے اسکا بازو تھاما، نرمی سے

،

وہ مزید بحث نہیں کرنا چاہتا تھا،

"قھرمان جب تم یہاں نہیں تھے تو میں تمہارے آنے کی دعا کرتی تھی!! مگر اب تم میرے سامنے ہو تو سب پرانی باتیں میرا جینا دوبھر کر رہی ہیں چلے جاؤ یہاں سے اور کبھی مت لوٹنا!!"

www.novelsclubb.com

اسکا انداز التجائیہ تھا، آواز بھرائی تھی، وہ رو رہی تھی جیسے خود کے جزبات پر کوئی قابو نہیں ہے اسکا،

وہ چاہ کر بھی وہ باتیں زہن سے نہیں نکال سکتی تھی،

"ماضی پیچھے رہ جانے کے لیے ہوتا ہے! ہم اپنی نئی یادیں بنائے گیں! تم میں اور ہماری بیٹی!" اسکے ہاتھ پھر سے کانپ رہے تھے، جبکہ قھرمان رسانیت سے اسے اپنی دسترس میں لے چکا تھا،

اسکا سر اب قھرمان کے کاندھے سے ٹکرا رہا تھا،

"میں نے اپنی عزت کھودی قھرمان، میں نے وہ سب کچھ کھودیا جو حیا کا خواب تھا، میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے" وہ رو رہی تھی، اسکی آنکھ سے نکلتے آنسو قھرمان کی شرٹ بھگو رہے تھے،

"مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیے سوائے محبت کے!" قھرمان نے اپنی انگلیوں کے پوروں سے اسکے آنسو صاف کیے،

"مجھ سے نہیں ہو گا! میں نہیں کر پاؤ نگی محبت، نہیں!! میں پھر اعتماد نہیں کر سکتی!!" اسکے تاثرات پل بھر میں تبدیل ہوئے اور وہ حواس باختگی سے پیچھے ہٹی،

کوئی بتائے ان سب میں قصور مان کی کیا غلطی تھی، وہ تو کبھی پیچھے نہیں ہٹا تھا، ہاں ایک یماش پاشا نے ان دونوں کے درمیان اتنے فاصلے کر دیے تھے کہ چاہ کر بھی وہ فاصلہ ختم نہیں کر پا رہے تھے،

www.novelsclubb.com

وہ دن وہ لمحے کسی ڈراؤنے خواب کی طرح تھے، جو اسے واپس وہیں کھینچ لیتے جس سے وہ آگے بڑھنا چاہتی تھی،

"حیا میں مر جاؤں گا!!" اسکے اس انداز بے رخی پر وہ مچل اٹھا، اور تڑپ کر بس ایک

ہی جملہ منہ سے نکال سکا،

جو اس میں موجود تمام جزباتوں کی عکاسی کر رہا تھا،

"تو مر جاؤ...!" وہ ٹک سے کہتی کپکپاتے ہاتھوں سے اپنا سامان اس بیگ میں ڈال رہی تھی، جو بار بار اسکی گرفت سے چھوٹ رہا تھا،

وہ کتنے ہی سال زہنی ازیت کا شکار رہی، اور جو ایک بار اس سے بندھ جائے، وہ کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا،

www.novelsclubb.com

وہ اس کو وہیں چھوڑے اپنے کیبن سے باہر نکلی،

قھرمان اسکے پیچھے پیچھے آ رہا تھا،

وہ لفٹ سے نہیں گئی بلکہ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگی،

اسکے ہونٹ بھی کانپ رہے تھے،،

حلق خشک ہو چکا تھا،

اسے لگا وقت پانچ سال پیچھے پہنچ چکا ہے،

وہی قھرمان ہے،

جو اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا،

وہی خالد بے اور یماش پاشا ہیں جن کے سامنے وہ کھڑی ہے،

بے یار و مددگار،

اور سب اس پر ہنس رہے ہیں،

بہت بری طرح ہنس رہے ہیں،

اسکی عزت نفس کچل چکی ہے،

وہ پہلے ہی اپنی عزت کے معاملے میں اتنی حساس تھی کہ اس دن جب سب کچھ ختم

www.novelsclubb.com

ہو گیا تب سے وہ زہنی طور پر بیمار رہنے لگی تھی،

وہ نیند کی گولیاں کھاتی تھی کیونکہ اسے ساری رات نیند نہیں آتی تھی،

وہ اتنی سی عمر میں شدید ڈپریشن کا شکار ہو گئی تھی،

"اللہ اللہ!! یہ لڑکی اسکا شوہر کہاں ہے؟"

"معلوم۔ نہیں شادی ہوئی بھی تھی یا نہیں؟"

"تم نے آج بتا دیا مجھے حیا کہ ہر بیٹی رحمت نہیں ہوتی" (یہ خالد بے کے لفظ تھے، جو اسکے زہن میں کسی زہریلے تیر کی طرح گھس گئے تھے، جس کا اثر جسم کے پور پور سے جھلکتا تھا، اتنے زہریلے لفظ جن کا اثر اب تک زائل نہ ہو سکا تھا،)

اسکے زہن میں ان پانچ سالوں کا پورا نقشہ کھینچ گیا ہر وہ بات جو اسکے سامنے اور پیچھے

ہوئی سب،

وہ تیزی سے سیڑھیوں کو اتر رہی تھی اترتے اترتے وہ ایک دم ایک سیڑھی سے گرتے گرتے بچی،،

اور زینہ پکڑ کر بیٹھ گئی،

اسے اپنے گرد بہت لمبے سائے ہوتے نظر آئے، وہ لوگ جو اسکے کردار پر باتیں کیا کرتے تھے، خالد بے کار ویہ، اور کئی سالوں تک اسکا ان سب کے خلاف اکیلے جنگ کرنا

سب کچھ سامنے تھا،

وہ یونہی بیٹھ گئی، آوازیں لمبی ہوتی جا رہی تھیں وہ طعنے جو اسکی روح چھلنی کر رہے

تھے،

لوگوں کیوں ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں،

کیا وہ نہیں جانتے کے لفظوں کے زخم کبھی نہیں بھرتے،

اسے ہر وہ بات یاد تھی جس نے اسکی آنکھوں میں آنسو دیا تھا،

وہ دونوں کانوں پر ہاتھ رکھتی سختی سے آنکھیں میچ گئی،

مایوسی کے گہرے لمبے ہوتے سائے اور ماضی کا ہر پنا اتنا واضح کہ لگتا یہ سب کل ہی کی بات تھی،

قھرمان اسکے پیچھے ایا،

اسکا تنفس پھولا ہوا تھا،

"میرا پیچھا چھوڑ دو!"

"چھوڑ دو!!" وہ بے بسی سے زور دار آواز میں روتی ذہن میں اٹھتی باتوں سے کہہ رہی تھی،

جیسے وہ اسکی باتیں سن لے گی وہ اسکی التجا سن لے گی،

وہ تیس سالہ عورت قدرے مایوس لگ رہی تھی،

چونکے سیڑھیوں پر انا جانا کم تھا اسلیئے وہاں ابھی ماسوائے ان دونوں کے کوئی نہیں تھا،

"میرا پیچھا چھوڑ دو!!" وہ اپنی ان آوازوں سے پیچھا چھڑانا چاہتی تھی، بچوں والے انداز میں رو رہی تھی ارد گرد کی فکر کیے بغیر ہی،

اسکی آواز خاصا بلند تھی،

وہ تھک گئی تھی،

قھرمان ایک ساتھ دو سیڑھیاں پھلانگ کر فورا سے پہلے اس کے پاس آیا،

وہ ٹھیک نہیں تھی، اسنے کتنا کچھ برداشت کیا تھا, صرف وہی جانتی تھی،

اسنے کیا کچھ سہا تھا، یہ سوائے اسکے کوئی نہیں جانتا تھا،

وہ اور اسکا رب تھا جو اسکا حال جانتا تھا،

www.novelsclubb.com

قھرمان اس فلور کی آخری سیڑھی پر آیا جہاں وہ بیٹھی ہوئی تھی،

اور پھر ایک نئی سیڑھی شروع ہو رہی تھی، دوسری طرف سے،

اسکی سبز آنکھیں پریشان تھیں،

اسکی حالت دیکھ قھرمان کا دل ٹوٹ گیا،

اگر دل ٹوٹنے کی آواز ہوتی تو آج اس آواز سے لندن میں موجود ہر شے چکنا چور ہو جاتی،

اسنے حیا کو گلے لگا لیا، بہت سختی سے خود میں بھینچ لیا،

وہ یونہی رو رہی تھی،

اب اسکی آواز تھوڑی دھیمی ہو گئی تھی،

"قھرمان مجھے بچالو!!" وہ پھر سے یونہی کپکپاتے لبوں سے بولنے لگی، وہ نہیں لڑ پا رہی تھی اب ان سوچوں سے،

"قھرمان میں نے غلطی کی تھی، میں نے اسکی معافی مانگی تھی قھرمان اللہ معاف کر دیتا ہے بندے کیوں معاف نہیں کرتے؟؟" رونے کی وجہ سے آواز بہت

بھاری تھی،

"نہیں کرتے معاف بندے، وہ ہر لمحے ہر جگہ ہمیں ہماری اس غلطی کا طعنہ مارتے ہیں!! کیا وہ نہیں جانتے لفظوں کے زخم زیادہ گہرے ہوتے ہیں؟" وہ قھرمان کا چہرہ دیکھتی سوال کر رہی تھی،

قھرمان نے اپنی ہتھیلی سے اسکے آنسو صاف کیے، اسکا اسکارف اسکے چہرے پر آ چکا تھا،

www.novelsclubb.com

مگر پرواہ کسے تھی،

"خود پر نہ گزرے تو غم کہاں غم لگتا ہے؟"

اسے بس یہی جواب آیا، اور حقیقت یہی ہے جب تک خود پر نہیں گزرتی سامنے

والے کا دکھ دکھ نہیں لگتا،

اگر کوئی یہ کہہ دے کے میں تمہارا غم سمجھ سکتا ہو، تو اس سے بڑا جھوٹا کوئی نہیں ہے،

ہم کسی ازیت اس لیول تک جا کر نہیں سمجھ سکتے جب تک وہ سب کچھ ہمارے ساتھ نہ ہو جائے،

"قھرمان، تمہارے بابا نے مجھے مارا نہیں تھا بلکہ۔اس سے بھی بڑی سزا دی تھی وہ بہت ظالم ہیں وہ بہت ظالم ہیں!" اسے معلوم تھا یماش پاشا اگر اسے جان سے مار دیتے تو سب کچھ ختم اسی لمحے ہو جاتا،

اسکے لیے انہوں نے یہ سزا تجویز کی تھی کہ وہ لمحہ بہ لمحہ تڑپے اور پھر خود کی زندگی خود ہی ختم کر لے،

"انہوں نے اسے جگ بھر میں رسوا ہونے کے لیے چھوڑ دیا تھا،

اور اسنے وہ سزا بھگتی بھی تھی،

وہ کون نہیں تھا جس کے ہاتھوں وہ زلیل نہیں ہوئی تھی،

یماش پاشا نے اسے ہاتھ لگائے بغیر ہی جان سے مار دیا تھا، روح نکلے بغیر مر جانا کس کو کہتے ہیں وہ خنسا کی حالت دیکھ کر کوئی معلوم کر سکتا تھا،

www.novelsclubb.com

"حیا!! مجھے کچھ نہیں جاننا، مجھے کچھ نہیں پوچھنا تم سے، تم میرے لیے وہی حیا ہو! مجھے تمہاری ضرورت ہے حیا! مجھے تمہاری ضرورت ہے!ء" اسنے حیا کا ہاتھ تھام لیا،

بہت مضبوطی سے،

وہ اس کا چہرہ دیکھنے لگی،

"مجھے میری غلطی سدھارنے کا ایک موقع دو!!" وہ کسی سائل کی طرح اس سے بھیگ مانگ رہا تھا بس ایک موقع کی،

حیا کا چہرہ جہاں آنسو سے تر تھا وہیں دوسری طرف قہرمان کا بھی یہی حال تھا،

"حیا عرف خنسا نے اس ہاتھ کو نہیں چھوڑا! اسنے ایک بار پھر اعتماد کرنے کی جسارت کر لی تھی،

مگر وہ ایک خوف جو اسکے زہن سے نہیں چھٹ رہا تھا،

قہرمان کو لگا جیسے اسکے سامنے دنیا کی ساری خوشیاں رکھ دی گئی اسکے قدموں کے نیچے, اور وہ ان خوشیوں کو ایک ہی نام دے سکا اور وہ تھا حیا قہرمان پاشا،،

اسنے دوبارہ حیا کو خود میں بھینچ لیا،

"ہم دونوں یہاں سے چلیں جائیں گے بہت دور! جہاں صبح کی نئ کرنیں پھوٹتی ہونگی۔، جہاں سکون اور صرف خوشیاں ہونگی! میں تمہارے سارے زخم اپنی محبت سے بھر دونگا حیا!"

ایک لمبے ساتھ کی امید لگائے اسنے ایک حسین گھر کا نقشہ کھینچا،

وہ اس میں کچھ نہ بولی!! وہ شدت محسوس کر سکتی تھی اس کے لفظوں میں،

»»»••••••••••••••••»»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

www.novelsclubb.com

وہ ہسپتال کے کوریڈور میں تھے، وہ کاؤنٹر کی طرف آیا تیزی سے سلیم اور معظم ساتھ تھے

پیچھے سے ڈاکٹر شاہ ویز بھی آرہے تھے،

"یہاں ایک لڑکی آئی ہے، جس کی باڈی جل چکی ہے، وہ کہاں ہے؟؟" علی نے سرعت سے سامنے بیٹھی اس لڑکی سے پوچھا،

اسکی آنکھوں میں آنسو آرہے تھے وہ پونچھ رہا تھا،

مگر آنکھوں میں بے بسی اور کھو جانے کا ڈر تھا،

"وہ! اوپر ہیں آئی سی یو میں!!" اسنے بتایا! سرسری انداز میں۔،

"کیا ڈاکٹر شانزے بھی یہی ہیں؟" اس لڑکی سے سلیم نے پوچھا یہ وہی جگہ تھی جہاں شانزے کام کرتی تھی،

www.novelsclubb.com

علی اوپر جانے کے لیے مڑا تھا، معظم نے اسے سہارا دیا تھا مگر اگر اسکا بس چلتا تو وہ سب کچھ چھوڑ کر بھاگ جاتا،

علی اس وقت دنیا کا کمزور ترین انسان لگا خود کو،

جب ہسپتال کا داخلی کانچ کا دروازا کھلا،

کوئی بھاگتا ہوا اندر کی طرف آ رہا تھا،

ہیجان اور خوف میں مبتلا وہ کاؤنٹر کی طرف بھاگ رہی تھی،

لمحے ایک بار پھر تھم گئے،

ہسپتال میں لگی چھت کے کونے پر لگی ایک لائٹ ٹمٹما رہی تھی،

اب اس میں حرکت مزید سلو ہو گئی،

گھڑی کی ٹک ٹک واضح تھی،

یہ منظر واضح تھا،

وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ رہی تھی،

علی نے اپنی پلکیں جھپکائیں،

وہ لڑکی سامنے سے جو آ رہی تھی وہ المیرا تھی،

وہ زندہ تھی!,

www.novelsclubb.com

اس سے اسکا اجر نہیں چھینا گیا،

اسے دیر نہیں ہوئی تھی، وہ زندہ تھی،

وہ یونہی گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا،

یہ سوچے بغیر کہ آئی سی یو میں زندگی اور موت کے درمیان جھولتی ہوئی وہ لڑکی

آخر کون ہو سکتی تھی،

"علی؟" اسنے المیرا کو اپنے قریب آتے دیکھا،

وہ یونہی اسکے سامنے بیٹھ گئی،

www.novelsclubb.com

"علی؟؟" وہ اسکے کاندھے کو ہلا کر اس سے کچھ پوچھ رہی تھی،

مگر اسکے دل میں ایک سکون کا لمحہ ابھرتا ہوا تھا،

معظم وہاں سے جا چکا تھا،

"میں ڈر گیا تھا!"

"میں ڈر گیا تھا! المیرا!" اسے خود سے لگاتے ہوئے ایک تشکر بھرے انداز کے ساتھ کہا گیا،

اسپر یہ رحم کر دیا گیا تھا،

اس سے المیرا کو واپس نہیں لیا گیا تھا،

وہ ابھی اسکی دسترس میں تھی، اسکی المیرا،

"

"ڈاکٹر شانزے؟؟"

"ڈاکٹر شانزے ارسلان ہی کو تو زخمی حالت میں لایا گیا تھا" اس گھونگھرالے بال والی لڑکی نے سلیم کی بات کی تصیح کی،

www.novelsclubb.com

سلیم اپنی جگہ ساکت رہا،

اور اس لڑکی کو دیکھتا رہا، جس کا چہرہ گول تھا، اور اسنے آنکھوں پر چشمہ لگایا ہوا تھا،

"کیسی بے ہودہ باتیں کر رہی ہو تم!!"

"سلیم نے اسکے سامنے رکھے چھوٹے کانچ کے گلدستے کو زمین پر دے مارا،

وہ لڑکی اس اچانک حملے کے لیے تیار نہیں تھی، اسلیے بوکھلا گئی،

اور ڈر کر پیچھے ہوئی،

معظم نے اسے پکڑا، وہ مزید کوئی توڑ پھوڑ کرتا اس سے پہلے،

"یہ کیا کر رہے ہیں! سیکیورٹی!!!"اسنے سیکیورٹی کو آواز دی،

اور تیوری چڑھائے سلیم کو بدمزہ شکل بنائے دیکھا،

"میں برباد کردونگا اس پورے ہسپتال کو جانتی نہیں ہو تم! ایسے بے ہودہ مزاق کرنے پر!" اسنے شہادت کی انگلی دیکھائے اسے وارن کیا، ابھی ایک بوجھ کم تھا کہ دل پر دوسرا بوجھ اگیا،

"سلیم!!!! علی اور المیرا اسکے پاس آئے، وہ اپنا آپا کھو بیٹھا تھا،

"ہم معافی چاہتے ہیں ان سب باتوں کے لیے سوری!!!" وضاحت دی گئی، اور ڈاکٹر شاہ ویز نے سلیم کی طرف سے معافی مانگی،

معظم نے اسے دونوں بازوؤں سے پکڑا ہوا تھا،

"معظم اس کو اوپر روم کی طرف لے جاؤ!" ڈاکٹر شاہ ویز نے ہدایت دی،

پھر علی کے ساتھ آگے کی طرف اگئے،

"سلیم کو اچانک کیا ہوا ہے؟" علی سے پہلے المیرا نے پوچھا، ڈاکٹر شاہ ویز کافی سنجیدہ نظر آرہے تھے،

"وہ لڑکی اور کوئی نہیں ڈاکٹر شانزے ارسلان ہے!" اسنے علی سمیت المیرا کی سماعتوں پر بھی بم پھوڑ دیا،

www.novelsclubb.com

وہ صاف اور سیدھی بات کرنے والے تھے اسلیے کوئی تسلی بھی نہ دی،

"کیا؟" علی کا منہ حیرت سے کھل گیا،

جس پر ڈاکٹر شاہ ویز نے لب بھینچ کر اثبات میں گردن کو جنبش دی، نہایت تاسف

تھا ان کے انداز میں،

"بچنے کی کوئی امید نہیں ہے! میں نے سلیم کو اسی لیے اوپر بھیج دیا، اور آپ دونوں بھی جائیں! اسے تسلی دیں اسکا غم بہت بڑا ہے!" وہ اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا،

مگر وہ اسے کیا بتاتا کہ اسکے خود کے پاس کوئی ایسے الفاظ نہیں بچے کہ وہ تسلی دے سکے!

المیرا کا دل تو سوچ کر ہی کچھ ہوا، وہ ابھی کل رات میں ہی تو ملے تھے، جب شانزے نے اس سے کہا تھا کہ وہ میدیات جا کر اپنا سامان پیک کر کے استنبول چلی جائے گی،

تب المیرا نے اس کو کہا تھا کہ وہ خالدبے کی طرف جانا چاہتی ہے،

وہ خالدبے کی طرف ہی تھی جب اسکو یہ خبر ملی تھی کہ میدیات کی حویلی میں آگ

لگ گئی اس لیے وہ خالد بے کے ساتھ یہاں آ گئی تھی،

ابھی خالد بے اندر آئے نہیں تھے، وہ پہلے ہی اندر آ گئی، اور آتے ہی یہ خبر ملی،

خالد بے سمیت وہ سب اوپر کی جانب گئے،

علی کو ایک طرف سے خالد بے نے سہارا دیا تھا،

وہ اس طرف ائے، جہاں ایک شیشے کا دروازا اور دیوار تھی وہاں سے اندر رکھی مشینیں اور بستر پر پڑی شانزے تھی جس کا آدھا چہرہ جل چکا تھا،

سب وہی تھا،

سلیم وہاں پہنچا تو جتنی زبان اور ہاتھ اس وقت چل رہے تھے ابھی کے وقت ٹھہر گئے،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکا معصوم چہرہ بار بار سلیم کی آنکھوں کے سامنے لہرا رہا تھا، ہر منظر جو ابھرتا ذہن میں ساتھ ساتھ اسکی ٹیسوں میں بھی اضافہ کرتا،

کچھ لوگوں کے نصیب صرف ہجر ہوتا،

وہ اپنی محبت کے قریب ہو کر بھی اسے پا نہیں سکتے،

المیرا نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے آنکھیں میچ کر منہ پھیر لیا، اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ اس شانزے کو دیکھ سکے جو دوسروں کی خوشیوں کے لیے سب کچھ کیا کرتی تھی،

www.novelsclubb.com

اس شیشے کی دیوار کے قریب ہو کر کھڑا ہو گیا، اور اس شیشے پر ہاتھ رکھتے اندر کر منظر دیکھنے لگا،

وہ کتنی مشینوں میں جکڑی تھی،

"علی ان سے کہو شانزے کے ساتھ ایسے نہ کریں اسے درد ہو رہا ہو گا نہ!" گردن پھیر کر اسنے علی کو دیکھا، پھر دوبارہ نظریں شانزے پر رکھیں،

علی نے شہادت کی انگلی کی مدد سے اپنے آنسو پونچھے!!

اور سلیم کی طرف آیا،

پھر اسے خود سے لگا لیا،

www.novelsclubb.com

"میرے بھائی وہ ٹھیک ہو جایے گی!" اسنے نا جانے کس منہ سے یہ تسلی دی، وہ کیا کرتا یہ لفظ کافی نہیں تھے،

وہ تین بھائی تھے، تینوں میں سے وہ سب سے زیادہ شرارتی اور مزاحیہ مزاج رکھنے والا تھا،

مگر زندگی نے اسے اتنے زخم دیے کہ ہر زخم کے بعد اسکی مسکراہٹ ختم ہو گئی،

"وہ چلتی دھڑکن کو دیکھ رہا تھا،

جو پہاڑوں کی طرح اونچی نیچی ہو رہی تھی،

مگر آہستہ آہستہ وہ ختم ہو رہی تھی،

ایک دم سے اسنے بھونیں چڑھائی،

اور شیشے کی دیوار پر دونوں ہاتھ دھرے،

اور انہیں دیکھنے لگا،

شاید شانزے الوداع کلمات کہنے کے لیے اسکا ہی انتظار کر رہی تھی، اسکے آنے کے

www.novelsclubb.com

بعد ہی سانسیں اکھڑنا شروع ہوئی،

سانسیں اسکی اکھڑ رہی تھی،اور جان سلیم کی نکل رہی تھی،

اسے شانزے سے محبت ہو گئی تھی،

اور یہ محبت اس سے سب کچھ چھین کر لے گئی،

کہتے ہیں نہ محبت ہر کسی پر مہربان۔ نہیں ہوتی،

نہیں تھی مہربان محبت سلیم پاشا پر،

وہ کہانی کا سب سے بدنصیب کردار تھا،

www.novelsclubb.com

جس کو محبت پانے سے پہلے ہی ہجر کا غم سنا دیا گیا تھا،اسکی شانزے مر گئی تھی،وہ

دل جس میں سلیم کی محبت تھی وہ مر گیا تھا،

وہ بھی ادھوری محبت کے ساتھ اس دنیا سے چلی گئی تھی،

"علی اسے کیا ہو رہا ہے؟؟"

"علی یہ لکیریں سیدھی کیوں ہو رہی ہیں؟؟"اسے سمجھ نہیں آیا،

"معظم ڈاکٹر کو بلاؤ!! معظم!!"وہ چیخنے لگا،اسے نہیں معلوم تھا وہ ابھی کس کیفیت سے دوچار ہے،

اسکی شانزے آخری سانسیں گن رہی ہے،

اور وہ بس بے بسی سے کھڑا دیکھ رہا ہے،

دو ڈاکٹر تیزی سے اس کمرے میں داخل ہوئے،

وہ ان کو ہی دیکھ رہا تھا،

اس معصوم جان نے اب دنیا کو چھوڑ دینا ہی بہتر سمجھا،

"علی رو رہا تھا،

www.novelsclubb.com

المیرا خالد بے کے ساتھ کھڑی ہوئی تھی،اور مسلسل روتی جارہی تھی،

،اسکے لیے رونا فرض تھا،

اندر پڑی لڑکی وہ تھی جو سب کے لیے معنی رکھتی تھی

وہ شانزے ارسلان تھی،

جو سب سے محبت کرتی تھی،

"علی میں اس سے محبت کرتا ہوں!!"

"وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتی!!"آنکھوں میں موجود رمق باقی نہ رہی،

وہ روتے ہوئے اس مشین کو دیکھنے لگا جس کی لکیریں سیدھی ہوتی جارہی تھیں،

اہستہ اہستہ جیسے سلیم کا وجود زمین میں دھنستا چلا گیا،

وہ تڑپ۔۔۔

وہ بے بسی۔۔۔

وہ ناامیدی۔۔

وہ چاہ کر کچھ بھی نہیں کر سکتا، وہ چاہتا تھا اپنی سانسیں چھین کر شانزے کو دے دے مگر،۔۔۔

قسمت تھی کہ جدائی پر تلی تھی،

اور وہی ہوا، وہ لکیر سیدھی ہو گئی

وہ دل جس میں سلیم کی محبت تھی ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا،

وہ سانسیں جن میں سلیم کے بے تحاشہ محبت تھی ہمیشہ کے لیے تھم گئی،

وہ شانزے جو سلیم کی تھی وہ چلی گئی بہت دور کہیں ستاروں کی دنیا میں،

"میری محبت میں ابھی کہیں تیرا نام باقی ہے،

صنم اب بھی ٹھہر سہی تیرا امتحان ابھی باقی ہے،

"سلیم وہ چلی گئی ہے!!"۔سب کہ چہروں سے بس ایک تاثر تھا وہ رنج کا تھا،

وہ دور کہیں شانزے کو دیکھ رہا تھا،

ڈاکٹر سرد سی آہ بھرتے ہوئے باہر کی طرف آئے

شی از نو مور, ڈاکٹر نے تاسف سے کہا اور چل دیے،

یہ سوچے بغیر کہ یہ لفظ سلیم کے جہاں کو ختم کرنے کے لیے کافی تھی،

ابھی یماش پاشا کی موت کا غم ہلکا تھا،

کیا یہ ایک اور پہاڑ اسکی کمر پر رکھ دیا،

سلیم کی کمر ٹوٹ گئی،

سلیم کا وجود اسی لمحے فنا ہو گیا،

معظم علی المیرا خالد بے سب کی آنکھوں میں آنسو تھے،

جبکہ سلیم یونہی اس بستر پر پڑی لاش کو دیکھ رہا تھا، مبہوت سا آنسو آنکھی میں جیسے ٹھہر گئے تھے،

"مجھے تم سے محبت نہیں تھی!"

"مگر تم نے چاہا تو میں دیوانہ بن گیا"

مجھے دیوانہ کر کے تم مجھے چھوڑ گئی! اسنے سامنے شیشے کی دیوار کے اس پار لیٹی شانزے ارسلان سے شکوہ کیا،

www.novelsclubb.com

"شانزے تم چلی گئی!!"

وہ زیر لب بڑبڑاتا گہرے صدمے کے عالم۔میں اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا،

پھر اپنی جیب سے نکال کر ایک ہیرے کی انگوٹھی دیکھی،

جس پر شانزے اور سلیم دونوں کا نام لکھا تھا،

"یہ میں تمہارے لیے لایا تھا"

"مگر تم مجھ سے اتنا روٹھ گئی کہ اس دنیا سے چلی گئی!! وہ سپاٹ لہجے میں بول رہا تھا،

مگر اسکی آنکھیں جو شاک سی کیفیت میں کھلی تھیں ان میں سے آنسو بہہ رہے تھے،

اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں،

"میں نے اتنا بڑا گناہ نہیں کیا تھا شانزے جس کی سزا تم مجھے یہ دیتی" وہ شکوے

کرنے والے انداز میں آگیا،

"شانزے میں نے اتنا بڑا گناہ نہیں کیا تھا" اسنے ہتھیلی سے آنسو صاف کیے،

جو منظر دھندلا کرا سکی آنکھوں سے اوجھل کر رہے تھے شانزے کا وجود،

معظم نے اسے سہارا دے کر اندر لے جانا چاہا،

مگر اس نے اپنا ہاتھ چھڑا لیا،

اور شیشے کا دروازا کھول کر خود ہی اندر آگیا، علی اسکے پیچھے آیا،

وہ جانتا تھا سلیم کو اسکے علاوہ کوئی دوسرا نہیں سنبھال سکتا،

پاشا کے بیٹوں میں اتحاد تھا، وہ کبھی ایک دوسرے کے خلاف کھڑے نہیں ہوئے تھے،

باقی سب کو اسنے باہر رہنے کا کہا، وہ اس حالت میں نہیں۔ تھا کہ کچھ سوچ سمجھ سکے،

وہ آکر اسکے سامنے کھڑا تھا،

اسکی آنکھوں میں زندگی بھر کی تھکاوٹ تھی،

جسم پورا جل گیا تھا، آدھا چہرہ جل چکا تھا، بس ایک آنکھ اور ایک آئی برو سلامت تھی،

ناک تو جیسے غائب ہی ہو گئی تھی، تکلیف کا تصور کرتے ہی اسکے ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی،

www.novelsclubb.com

"یہ انگھوٹی دیکھو کیسی لگ رہی ہے؟" اسنے مسکراتے ہوئے اسکے سآمنے کی،

میں نے اپنا استنبول والا گھر بیچ کر خریدی تھی یہ"

اسنے ایسے بتایا جیسے وہ اس کو سن رہی تھی،

"یہ میں نے ہمارے لیے خریدی تھی تاکہ جب تم استنبول اوتب میں تمہیں یہ دونگا!!"

میں نے ہماری شادی کا جوڑا بھی تیار کر کے رکھا تھا وہاں الماری میں!!اور ایک گھر بھی بنایا تھا ہم دونوں کے لیے، جس کا صحن بہت بڑا ہے، میں نے سوچا تھا وہاں ہم ایک ساتھ بوڑھے ہونگے، ہماری اولادیں ہونگی مگر۔۔(آگے کے لفظ بول نہیں پایا، ہر انسان کی طرح اسنے بھی مستقبل کے لیے بہت سی پلاننگ کر رکھی تھی، اس میں شانزے ساتھ تھی اسکے،، شانزے کیا گئی اسکا مستقبل ہی تباہ ہو گیا،

اسکا مستقبل شانزے کے بغیر ادھورا تھا،

وہ ٹوٹ گیا پھر مچل کر رو دیا، صرف ایک بات کا ماتم تھوڑی تھا یہاں، اسکا پورا مستقبل ہی ختم ہو گیا

ضروری نہیں جیسا ہم چاہتے ہیں ہماری مرضی جیسی ہوتی ہے ہمیں وہی کچھ ملے،

ہر ایک کا مقدر اتنا شاندار کہاں ہوتا ہے،

"یہ سب دیکھے بغیر کیسے جا سکتی ہو؟" اسنے بے بسی سے ہاتھ نیچے کی طرف کیا، اور اس مخملی ڈبی کو بند کرتے ہوئے دوبارہ ہتھیلی سے اپنے آنسو پونچھے، وہ بیڈ کا سرہانے پکڑے اتنی شدت سے رویا کہ اسکا چہرہ سرخ ہو گیا،

اور جسم میں کپا کپاہٹ ائی،، پھر خود پر قابو کیا،

www.novelsclubb.com

"میرے جرم کی اتنی بڑی سزا دی کہ ساری عمر کا انتظار میرے نصیب میں لکھ دیا گیا!"

وہ گردن جھکا تاسف سے دیکھتا رہا وہ چہرہ،

وہ خوبصورت چہرہ،

جو جل چکا تھا،

"اٹھو ناشانزے!!" اسنے ضد کی، وہ تیس سال کا آدمی ابھی اس وقت کسی پانچ سالہ بچے کی طرح لگ رہا تھا، وہ جانتا تھا وہ اب کبھی نہیں اٹھے گی مگر پھر بھی یہ۔ کوشش کر رہا تھا،
شاید وہ آنکھیں کھول دے،

"شانزے میں پرومس کرتا ہوں، اب ہم کوئی موی دیکھیں گے تو میں اسپائلر نہیں دونگا، میں تمہیں کبھی ناراض نہیں ہونے دونگا" وہ گڑگڑا رہا تھا، مگر شانزے کا بے جان وجود اسکے تڑپتے وجود کو کہاں دیکھ رہا تھا؟

"یہ انگھوٹی وہ جوڑا ابھی بھی تمہارا منتظر تھا اور تم..." اسکی ہمت نہیں ہوئی کچھ بھی

بولنے کی،

منہ سے لفظ نکلے تھے کہ واپس بند ہو گئے،

وہ یونہی پلٹ گیا،

جیسے اب وہ قسمت سے مایوس ہو چکا تھا،

اپنے محبوب کی لاش دیکھی تھی اس نے،اسکے قدم اسکی کمر اور مکمل خود بھی ٹوٹ گیا تھا،

اب سلیم میں سوائے اس دہکتے سینے کے کچھ نہیں تھا کہ جس کو جو بھی چھوئے گا بھسم ہو جایے گا،

وہ شانزے کو وہی چھوڑ کر اس شیشے کے کمرے سے باہر نکل آیا،

علی نے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھا،اسے تسلی دے مگر ممکن تھا کہاں کہ کوئی ایسا لفظ

بنے جو سلیم کے جزبات کی عکاسی کرے،

سلیم اپنی اسٹک لیے یونہی کسی گونگے بہرے شخص کی طرح آس پاس کی چیزوں سے بے نیاز سا سیدھا جا رہا تھا،

المیرا علی کے پاس ائی،

"علی جاؤ اسے اکیلا مت چھوڑنا.." وہ خود بھی دکھی تھی لیکن اسکا دکھ سلیم کے دکھ کے سامنے کچھ بھی نہیں تھا،

علی اور معظم اسکے پیچھے گئے جبکہ خالد بے اور وہ وہی رک گئے،۔

علی نے قھرمان کو اس سب کے بارے اطلاع کر دیا تھا،

وہ واپسی آ رہا تھا، مگر اکیلا نہیں!!

›››•••••••••••••••›››››››››•••••••••••••••›››››››••••••

••••›››››

ریکارڈنگ اسٹارٹ کرو!"

وہ اس وقت پولیس اسٹیشن میں تھے،

ہاشم ایک روم میں بیٹھا تھا جہاں صرف اندھیرا تھا اور ایک بلب جل رہا تھا،

وہ بھی اس ٹیبل پر جہاں وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے،

سامنے ساحل تھا،

اسکے ایک ہاتھ میں فریکچر تھا اور سر پر پٹی بندھی تھی، چہرے پر کئی جگہ چوٹ کے نشان تھے،

"آفیسر ساحل اگر آپ کہتے ہیں تو میں آپکی جگہ بیان لے لیتا ہو!" سامنے سے

www.novelsclubb.com

دوسرے آفیسر نے پیشکش کی جو اسکی طرف سے مسترد کر دی گئی،

"رضا میں نے بس اتنا کہا ہے ریکارڈنگ اسٹارٹ کرو،

دوسرے کمرے میں یہ بیان تین لوگ سن رہے تھے،

علین، چیف پراسیکیوٹر اور سجیلہ ابراہیم،

"جانتے ہو ہاشم ہماری گاڑی کا اتنا خطرناک آکسیڈنٹ ہوا، مگر میں بچ گیا صرف اسلیے کے قدرت بھی چاہتی تھی کہ میں تمہیں تمہارے کیے کی سزا دوں!!" وہ دانت بھینچ کر اس ہاشم کی طرف دیکھنے لگا،

پورے چہرے پر نفرت سے جڑا ہر احساس تھا،

اسکے سامنے ایک حیوان بیٹھا تھا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مگر ہاشم جیسے خلا میں گھورتا، بالکل چت بیٹھا تھا،

اسکی آنکھوں میں بے نوری اور چہرے پر پیلاہٹ تھی،

"بتاؤ تم نے کیوں قتل کیا دو معصوم جانوں کا؟؟" وہ کسی بھوکے شیر کی طرح دہاڑا ،مگر وہ بس ٹیبل پر موجود ہتھکڑی کو دیکھتا جس سے اسکا ایک ہاتھ باندھا تھا،

"وہ لڑکی جو جل گئی تھی کیا وہ زندہ ہے؟" نظریں اسی نقطے پر جمائے سپاٹ لہجے میں سوال کیا گیا،

www.novelsclubb.com

"وہ مر چکی ہے!!" اسنے یونہی کڑے تیور لیے جواب دیا،

جس پر ہاشم نے جبڑے بھینچ لیے،

"میں نے اسے نہیں مارا! میں نے اسکو صرف بے ہوش کیا تھا میں نہیں جانتا آگ کیسے لگی وہاں!" وہ یونہی گردن جھکائے کمزور پڑتے لہجے میں بول رہا تھا،

"اپنی بکواس بند کرو سمجھے تم!! صاف صاف بتاؤ مجھے!" وہ کوفت بھرے لہجے میں بولا، مگر ہاشم کی آنکھوں میں شانزے کے لیے آنسو تھے،
جس کی موت پر دشمن بھی رو پڑے وہ تھی شانزے ارسلان،

"رات کا وقت تھا، میں اس حویلی میں داخل ہوا،
وہاں کوئی نہیں تھا،
میں بس یماش پاشا سے بدلہ چاہتا تھا،
وہ لڑکی نا جانے کہاں سے نازل ہوئی،
اور مجھ سے لڑنے لگی پھر لڑتے لڑتے میں نے اسکے سر پر بندوق دے ماری,

www.novelsclubb.com

اور وہ وہی بے ہوش ہو گئی،

پھر میں باہر نکل ایا،

میں نے سوچا تھا صبح آ کر اعتراف کر لوں گا,

جرم کا اپنے،

کیونکہ میرا مقصد یماش پاشا کا قتل کرنا تھا وہ میں نے کر دیا،

مگر وہ لڑکی میں نہیں چاہتا تھا اسکی زندگی کا اختتام یو ہو!

اسنے ایک سانس میں پوری بات بتائی، اور اول سے آخر تک اپنے تمام جرائم کی پول خود ہی کھول دی،

دوسری طرف کھڑی سجیلہ اور علین بالکل سنجیدہ تاثرات کے ساتھ اسکرین دیکھ رہی تھیں جواب بندھ ہو گئی تھیں،

علین کی آنکھیں بھر آئیں وہ اب کبھی دوبارہ ترکی واپس نہیں آئے گی، وہ اس عزم کے ساتھ باہر نکل گئی،

ہاشم نے ازل سے یہی سوچ رکھا تھا کہ بدلے کے بعد وہ یونہی۔ کرے گی،

ساحل کی طرف سے معظم کو کال کی گئی اور تمام صورتحال سے آگاہ کیا گیا،

سلیم کو سکون کا انجیکشن دے دیا گیا ہے، باقی کاغزی کارروائی کے بعد صبح شانزے اور بابا کی تدفین کے انتظامات بھی معظم نے کروادیے ہیں!" علی تھکا سا ایک روم میں ایا،

یہ ہوٹل کا روم تھا،

میدیات میں موجود حویلی تو برباد ہو گئی تھی یہ رات گزارنے کے لیے وہ ابھی کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیے ہوٹل میں رکے تھے

ایک چھوٹا سا روم تھا، جہاں ضرورت کا تمام سامان تھا،

اور ساتھ ایک بیڈ تھا،

اور ڈریسنگ ٹیبل بھی تھی جس پر چند ایک کریم رکھی ہوئی تھیں،

المیرا اسے دیکھ بستر سے اٹھی،

جس پر سفید چادر بچھی ہوئی تھی ساتھ ہی سفید ہی تکیے رکھے ہوئے تھے،

وہ علی کے آنے سے پہلے شدید سوچوں کے بھونڈر میں گھوم رہی تھی،

علی کے اندر آتے ہی اسنے سوچوں کا تسلسل توڑ دیا،

علی نے اپنی شرٹ کے اوپری دو بٹن کھول دیے، اسکے بال بکھرے ہوئے تھے،

آنکھیں تھکان سے بھری ہوئی تھیں،

غم و تکان سے اسکے چہرے پر کئی نقوش ایسے ابھر آئے تھے جو اسے اپنی عمر سے کئی سال بڑا کر کے دکھا رہے تھے،،

المیرا چند لمحے اسے دیکھتی رہی جو اب اپنے جوتوں کے تسمے کھول چکا تھا،

"تمہیں معلوم ہوا ان سب کے پیچھے کون تھا"

علی بستر پر بیٹھ گیا، اسکی کمر میں ٹیس اٹھ رہی تھی زخم ابھی کچا تھا اسلیے،

اسنے درد برداشت کرنے کے لیے لب بھینچ لیے،

www.novelsclubb.com

"المیرا کیا تم میری مدد کرو گی؟" اسنے المیرا کی طرف دیکھا،

المیرا نے دونوں بھونیں اچکائی،

اسنے ایک خاکی لفافے میں موجود روئی اور مرہم نکال کر دیا اور ایک پٹی اسکے حوالے کی،

"میرے زخم میں بہت درد ہو رہا ہے کیا تم بینڈج چینج کر سکتی ہو؟"اسکے سوال پر

اسنے بس دھیمے سے گردن ہلائی،

کیا وہ ان سوالات سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا جو المیرا اس سے پوچھ رہی تھی؟

وہ گھوم کر بیٹھ گیا،اور اپنی شرٹ کو تھوڑا اوپر کیا،

کہ اسکا زخم واضح ہو جائے،یہ المیرا ان چھ دنوں میں پہلے بھی کر چکی تھی اسلیے اسے

مشکل نہ ہوئی،

www.novelsclubb.com

اسنے پہلے اسکا زخم صاف کیا،پھر اسپر مرہم اپنی انگلیوں سے لگایا،

اور پٹی باندھنے لگی

"علی کون ہے وہ؟"اسنے دوبارہ سوال کیا اور اسکی شرٹ اسے دوبارہ پہنائی،،اسکی

سوئی ابھی بھی وہیں اٹکی ہوئی تھی،علی اسے مزید کسی زہنی ازیت سے دوچار نہیں

کرنا چاہتا تھا،

اسلیے بے بسی سے بولا،

"المیرا تم وہ نام کیوں جاننا چاہتی ہو جس کا تمہیں اندازہ ہے!!" اسکا رخ اب المیرا کی طرف تھا، مدھم سی روشنی روشن تھی کمرے میں،

کیا وہ میرے بابا تھے،، "علی نے جواب میں بس گردن جھکا۔لی، المیرا نے شرمندگی سے سر کو پھیر لیا،

www.novelsclubb.com

"وہ پولیس کی کسٹڈی میں ہے"

علی نے مزید بتایا،

وہ خاموش رہی،

"میں ان سے ملنا چاہتی ہوں ایک بار"

اسکی آنکھوں میں پیشیمانی تھی،

"المیرا!!؛" علی نے بیچارگی سے اسکو دیکھا،

"منع مت کرنا!!،" اسنے جیسے ضد کی تھی،

علی نے شانے اچکایے کہ اسے اس بات سے کوئی ہرج نہیں تھا،

www.novelsclubb.com

وہ جانتا تھا وہ کیوں ملنا چاہتی ہے ان سے،

اور یہ اسکا حق تھا،

کہ وہ ان سے سوال کر سکے،

علی نے ایک تکیہ اٹھا کر زمین پر رکھا وہاں صرف ایک ہی بلینکٹ تھا جو بستر پر پڑا تھا،

وہ اسکی ساری کارروائی دیکھتی رہی،

بظاہر تو وہ یونہی چت لیٹے چھت کو گھور رہی تھی،،

مگر اسکی نظریں علی پر ہی تھیں، ہاں وہ مکمل متوجہ نہیں تھی اسکی طرف،

کمرے میں ابھی بھی لیمپ سے نکلتی مدھم روشنی تھی،

"تم آرام سے سو جاؤ! میں یہاں نیچے لیٹ جاؤنگا!" اسنے صاف بات کہی، ٹھنڈ کا زور تھا، ہیٹر چلنے کے باوجود وہ اس بات کا اندازہ کر سکتے تھے، کیونکہ کھڑکی سے باہر سفید روئی کے گالے آسمان سے گر رہے تھے،

یہ موسم کی پہلی برفباری تھی،

کمرے میں خاموشی رہی، وہ اپنی اسی حالت میں لیٹی تھی، بال کسی سیاہ سائے کی طرح تکیے پر پھیلے ہوئے تھے،

"ٹھنڈ ہو رہی ہے باہر" اسنے اب کھڑکی کی طرف نظریں جمالیں، وہ یو لگتی جیسے اس پر کوئی آسیب آگیا ہو،،

ایک دم سے اتنی خاموش ہو گئی کہ علی کو اسکی خاموشی چبھنے لگی تھی،

کوئی ہنسی غم وغصے کوئی سے تاثرات چہرے پر نہیں تھے،

اسکی صورت دیکھ کر اسے اندازہ کرنا مشکل ہو رہا تھا وہ کیا سوچ رہی ہے،

علی یو نہی کھڑا اسکی طرف دیکھتا رہا، انداز میں تاسف تھا، ہمدردی تھی،

کچھ لمحے یو نہی خاموشی کے گئے،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسنے اب اپنی نگاہ کھڑکی سے ہٹا کر علی پر جمالی تھی، علی کے دل میں مکا لگا، اسکی سیاہ آنکھیں کتنی اداس تھیں،

وہ اب بھی یونہی کھڑا تھا، لب بھینچے،

المیرا کے برابر میں موجود جگہ خالی تھی، المیرا نے اس جگہ کو دیکھا،

www.novelsclubb.com

پھر اسنے اپنے سر کے نیچے سے تکیے کو نکال کر اس جگہ رکھا جو خالی تھی،

"تم یہاں سو جاو آج!!" اسنے آنکھوں میں ایک آرزو لیے کہا، علی یکلخت مبہوت ہو گیا، المیرا کی زہن میں کئی بار شانزے اچکی تھی اسے اب ڈر لگ رہا تھا،

اسکا دل بہت بے چین تھا،

"تم کہاں سو گی پھر؟؟"اسنے یونہی پلٹ کر دیکھا،

وہ دونوں یونہی ٹکٹکی باندھ کر ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے،

"مجھے نیند نہیں آئے گی، میں تمہیں سوتا ہوا دیکھوں گی!"اسنے۔جیسے تصدیق کی،

وہ جانتا تھا کہ اس وقت وہ کیا سوچ رہی ہے،

اور وہ اتنا کیوں سوچ رہی ہے،

وہ یہ وجہ بھی جانتا تھا،

اسلیے وہ تکیے کو درست کیے وہیں لیٹ گیا،

المیرا اپنا ہاتھ موڑے سر کے نیچے رکھ چکی تھی اور کروٹ کے بل لیٹے علی کو دیکھ رہی تھی،

www.novelsclubb.com

علی نے نظریں گھمائی اور اسے دیکھا،

پھر آہستگی سے اپنا سیدھا بازو پھیلایا، جیسے اسے کہہ رہا ہو اس پر سر رکھ لے،

المیرا نے یونہی کیا اور اسکے بازو پر سر رکھ دیا،

اسکی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے،

اب وہ دونوں خاموشی سے سیدھے لیٹے چھت کو تک رہے تھے،

کتنا کچھ پار کیے آج وہ یہاں تھے،

علی اپنی انگلیاں المیرا کے بالوں میں دھیمے سے چلانے لگا

وہ دونوں ایک دوسرے کی طاقت تھے،

مگر آج وہ دونوں خاموش تھے،

جیسے لفظوں کا قحط پڑ گیا ہو،

"علی شانزے چلی گئی" اسکی آنکھوں سے آنسو کسی سیال کی طرح بہہ گیا،

اور علی کے بازوں پر گر۔ گیا،

علی کچھ دیر یونہی خاموش رہا،

جیسے لفظوں کو ترتیب دے رہا تھا،

"وہ کتنی اچھی تھی، میری بد نصیبی دیکھو علی میں اس قاتل کو برا بھلا کہہ کر کوس بھی نہیں سکتی!" اسکی آنکھوں سے ایک اور آنسو نکل کر یونہی بہہ گیا،

وہ زندگی میں پہلی باریوں محو گفتگو تھے،

مگر حالات اس وقت کچھ اور تھے،۔

اسکی بات پر علی تھکا سا مسکرایا، اسکی انگلیاں اب بھی المیرا کے بالوں میں چل رہی تھیں،

"ہم۔ تینوں بچپن میں کھیلتے تھے شانزے میں اور سلیم،" اسنے ماضی کی ایک یاد کو

www.novelsclubb.com

کھنگالا،

"ایک بار بڑے بابا ان دونوں کو ایک خوبصورت لکڑی کی تلوار لا کر دی تھی، وہ میرے لیے لیکر نہیں آئے تھے،

کیونکہ میں اس وقت چھوٹا تھا،

اور نا سمجھ بھی، مگر شانزے بہت سمجھدار تھی،

کہتے ہیں لڑکیاں وقت سے پہلے ہی سمجھدار ہو جاتی ہیں،،(اسکی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے،)

www.novelsclubb.com

"میں چھپ کر اس سے کھیلتا تھا مگر مجھ سے سلیم کی وہ تلوار ٹوٹ گئی"

اور میں نے اس کے ٹکرے چھپا دیے" وہ اداسی سے ہنسا،

"سلیم مجھ پر غصہ کرتا اور میری اسکی لڑائی ہوتی، اس سے پہلے شانزے نے میرے

لیے اپنی وہ تلوار جو اسے بہت عزیز تھی وہ سلیم کو دے دی، "اسنے انگھوٹے سے آنسو صاف کیے،

"اور جب میں نے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا، تو کہنے لگی کہ تم میرے چھوٹے بھائی ہو، اور اپنے بھائی کے لیے میں کچھ بھی کر سکتی ہو، حالانکہ وہ مجھ سے ایک مہینے ہی بڑی تھی، مگر اسنے ہمیشہ مجھے قہرمان بھائی کی طرح رکھا،"

"المیرا وہ اتنی جلدی کیوں چلی گئی!! اس کا حق تھا جن خوشیوں پر وہ لیے بغیر ہی,"

علی بے بسی سے آنکھیں میچ گیا،

المیرا نے مخالف سمت کروٹ لی،، اور علی ہتھیلی پر نظریں جما گئی۔ جو اسنے سختی سے مٹھی بنائے ہوئے تھی،

علی نے اسکے بالوں سے اپنی پیشانی ٹکائی،

کہ علی کی سانسیں اسے اپنی گدی پر محسوس ہو رہی تھیں،

وہ سچ میں بہت ٹوٹ گیا تھا،

پھر وہ آہستگی سے سرگوشی کرنے لگا،

"المیرا ہماری زندگیاں ایسی ہی ہیں! ہم اپنے چاہنے والوں کو کھو دیتے ہیں! جیسے بابا نے میری ماں کو کھویا،

قھرمان بھائی نے اپنی محبت کو،

تایا جان نے تحمینہ تائی کو،

اور سلیم نے شانزے کو،

المیرا ہماری زندگی ہم سے وفا نہیں کرتی،

میں کبھی کبھی سوچتا ہوں اور یہ دعا کرتا ہوں کہ تمہاری زندگی مجھ۔سے زیادہ ہو!"

www.novelsclubb.com

علی نے آگے بات جوڑی، وہ یونہی سر گوشی کیے المیرا کو مڑنے پر مجبور کر گیا،
اسکی آواز میں لرزش تھی، کسی کو کھونے کا ڈر تھا،

"علی تم بہت ظالم ہو!" اسنے اسکی اس بات پر صرف یہی کہا،
وہ تھکا سا مسکرایا،
ایک درد بھری تھی یہ مسکراہٹ،

"مجھ میں سلیم جیسا حوصلہ نہیں ہے! میں اسے اتنا کہتا تھا کہ وہ بالکل بھی عقل مند
اور بہادر نہیں ہے مگر میں غلط تھا، وہ ہم سب سے زیادہ بہادر ہے!"
اسنے اپنی دوسری ہتھیلی سے آنسو صاف کیے،، وہ پھر اس سفید چھت کو گھورنے
لگے, مگر انکی سوچوں کا محور اسکے بالکل بر عکس تھا،

"المیرا اگر میں اسکی جگہ ہوتا تو مر جاتا!" اسکی آواز میں درد بھری چبھن تھی، المیرا نے دانت پر دانت جمائے، اس کھڑکی پر گرتے برف کے ٹکرے دیکھے،

یوں لگتا جیسے بہت سے گھوڑے ہوں اور بھاگ رہے ہو، اور ان کی قدموں کی آواز نے جہاں میں تلاطم برپا کر رکھا ہو، بالکل ایسی آواز معلوم ہو رہی تھی، برف گرنے کی،

"میرے بڑے بابا (یماش پاشا) وہ دنیا کی نظر میں ظالم تھے، مگر میرے لیے وہ ایک بہت محبت کرنے والے باپ کی طرح تھے،" دل کے کسی کونے میں وہ درد تھا جو یماش پاشا کے لیے تھا،

کوئی تھا جو اسکے لیے تھا سلیم کے بعد

اسکی انگلیاں ابھی بھی المیرا کے بالوں میں چل رہی تھیں،

اور المیرا ان برف کے گولے کو دیکھ رہی تھی، جو مزید برق رفتاری سے زمین پر گرتے جا رہے تھے،

پھر اس منظر کو دیکھتے دیکھتے المیرا نے اپنی آنکھیں بند کر لیں تھیں،

وہ آواز اور وہ لمس ان لمحوں میں بھی اسکے لیے سکون بخش تھا، مگر جب جب شانزے کا چہرہ دماغ کے پردے پر لہراتا تو چونک کر آنکھیں کھول لیتی،

علی نے دوسرے ہاتھ کو اپنے سر کے نیچے موڑ کر رکھا تھا،

وہ دونوں یونہی لیٹے لیٹے باتیں کرتے رہے، علی جاگ رہا تھا مگر اب المیرا سو چکی تھی، مگر اسکے یوں بار بار چونکنے پر علی نے اپنے سر کے نیچے رکھا ہاتھ المیرا کے گرد لپیٹ لیا،

اسکے سوتے ہوئے چہرے پر بہت ہی بے سکون سی لکیریں تھیں، ماتھے پر کئی بل پڑے تھے، جیسے وہ بہت برا خواب دیکھ رہی ہو،

علی کے اس حفاظتی حصار میں اسکے ماتھے پر پڑے مکمل نہیں چھٹے مگر اثر تھوڑا بہت زائل ہو گیا،

علی کی انگلیاں ابھی بھی اسکے بالوں میں چل رہی تھیں،۔

کھڑکی کے دوسری طرف رات کا اندھیرا چھٹ جانے کو تھا، برفباری تھم چکی تھی، اور صبح آنے کی منتظر تھی،

اسنے وہ منظر دیکھا پھر دھیمے سے آنکھیں بند کر لیں، اسنے ساری رات یونہی جاگتے ہوئے گزاری تھی، اسے کیسے نیند آجاتی اسکا بھائی سلیم اتنی تکلیف میں تھا،

اسکے بابا چھوڑ کر چلے گئے تھے،

شانزے بے موت ماری گئی تھی،

وہ اپنے اندر بہت سے غم اکٹھا کیے ہوئے تھا، مگر وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا، اگر ظاہر کر دیتا تو اسکی وجہ سے اس سے جڑے لوگ پریشان ہو جاتے،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••»»»»»»

حویلی کی کھڑکی پر موجود ان دو چڑیوں کا جوڑا یونہی بیٹھا تھا،اور وہ۔ منظر یاد کر رہا تھا جس منظر میں اسکی محسن زمین بوس ہو کر گر پڑی تھی،

وہ شام کے وقت ماردن سے نکلی تھی اور رات میں میدیات پہنچی تھی،

حویلی کو یوں خالی دیکھ اسے تعجب ہوا،

www.novelsclubb.com

اور دروازے کو بند دیکھ اور بھی زیادہ،اسلیے پچھلے دروازے سے حویلی میں آئی،

برابر میں موجود بند گھر کی دیوار پھلانگ کر،

وہ حویلی میں موجود شاید سب وہاں سے جا چکے تھے یہ علی اور شانزے کا سیکریٹ

راستہ تھا حویلی میں آنے کا جس سے سلیم بھی انجان تھا،

اکثر وہ یماش پاشا سے چھپ کر بچپن میں اس راستے سے باہر جایا کرتے تھے اور

اندر آیا کرتے،

جو ایک چھت سے دوسری چھت جو ساتھ ملی تھی کود کر جانے کا راستہ تھا،

وہ۔اج بھی وہیں سے ائی،

وہ اپنے کمرے میں گئی سب۔سے پہلے،

اسے اپنا کچھ سامان اٹھانا تھا، جن میں سلیم کا دیا ہوا وہ پین، اور وہ چین تھی جس کے

لیے وہ خاص کر ڈیڑھ گھنٹے کی۔مسافت کے بعد وہ وہاں آئی تھی،

اسنے ایک بیگ میں کچھ سامان بھرا، پھر ان چڑیوں کے جوڑے کو دیکھا،

اور انہیں مسکرا کر کھڑکی کی طرف کیا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ڈبے کو کھول دیا

"تم آزادی سے رہو" وہ مسکراتی ہوئی کہتی اپنے بیگ میں کاندھے پر ڈال گئی،،اسکے

مطابق گھر میں کوئی نہیں تھا،

کیونکہ حویلی کی ساری لائیٹس بند تھیں،

وہ اپنے کمرے سے نکلی،

پھر سلیم کے کمرے میں آئی

اور وہاں کی لائیٹس کھولیں،

بلب میں ایک چنگاری پیدا ہوئی،

اسنے نظر انداز کی،

پھر گردن گھما کر پورے کمرے کا جائیزہ لیا،

ایک تھکی سی مسکراہٹ تھی اسکے چہرے پر،

www.novelsclubb.com

اس دلکش خاموشی میں دھڑام سی آواز پیدا ہوئی، جیسے کوئی بھاری چیز آسمان سے زمین پر گری ہو،

اسکے کان چوکنا ہو گئے،

اسنے سلیم کی دراز سے بندوق نکالی،

اور آہستگی سے قدم بڑھاتے ہوئے اسکے کمرے سے نکلی اسنے وہ لائٹ یونہی کھلی چھوڑ دی،

بلب سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں اتنی نہیں کہ اسکی توجہ اپنی طرف مبذول کر سکیں،

"وہ کسی ماہر آفیسر کی طرح بندوق ہاتھ میں لیے آگے کی طرف بڑھی،

اسنے دیکھا یماش پاشا کے کمرے میں روشنی چھلک رہی ہے، ممکن تھا وہ جو کوئی بھی تھا اس وقت یماش پاشا کے کمرے میں تھا،

"آخر ہماری ملاقات ہو گئی ہاشم!!" وہ کھڑکی کی طرف منہ کیے کھڑا تھا۔ جیسے وہ اسی کہ انتظار میں تھا کب سے،

ہاشم ہنسا وہ اسکی چوڑی پشت دیکھ رہا تھا, جس کے کاندھے اب ڈھلک گئے تھے،

"تمہارے گرے ہوئے کاندھے اور جھکی ہوئی گردن اس بات کا ثبوت ہے کہ یماش پاشا کا غرور خاک ہو چکا ہے"

www.novelsclubb.com

وہ اس کا مزاق بنا رہا تھا، یماش پاشا باہر سیاہی کو دیکھ رہا تھا، جو پھیلتی جا رہی تھی،

آسمان میں جیسے موتیوں بھرا تھال پلٹا دیا تھا،

یہ ستاروں سی جگمگاتی رات کسی کی آخری رات تھی،

ظلم اگر حد سے بڑھ جاتا ہے تو مٹ جاتا ہے! ظلم بھی اور ظالم بھی!"۔اسنے پلٹ کر اب ہاشم کا چہرہ

دیکھا، ہاشم نے اسکا چہرہ دیکھا،

تو بھونچکارہ گیا، کیا وہ اس شخص کو مارنے آیا تھا،

نہیں وہ تو ظلم اور بربریت کا نشان یماش پاشا تھا یہ تو کوئی اور ہے،

اسکی آنکھیں سرخ اور داڑھی بڑھ چکی تھی، جیسے صدیوں غربت کی زندگی گزاری ہوئی تھی،

لمحے بھر کے لیے ششدر رہ گیا،

یہ لو بندوق ہاشم!!! میری جان لے کر مجھ پر احسان کرو!! زہنی بوجھ تلے رہ کر میں مزید جینا نہیں چاہتا!"اسنے بندوق ہاشم کے حوالے کی،

ہاشم کے نا جانے کیوں ہاتھ کانپ گئے، وہ پیچھے ہوا،

www.novelsclubb.com

اسنے اپنی بندوق نکالی اور اس پر تان دی،

"میں نے ان لمحوں کے لیے انتظار کیا تھا کہ تم اپنے کیے کی سزا بھگت لو مگر مجھ سے بہتر سزا تمہیں قدرت نے دی ہے!"

"شاید موت کافی نہیں ہے ان سب کے لیے!!" اسنے بندوق نیچے کر لی،

پھر دوبارہ بندوق اٹھائی، اور ایک فائر اسکے بازوؤں پر کیا، اور ایک ٹانگوں پر،

"تم یہی سڑ کر مر جاؤ! لمحے لمحے موت مانگو مگر تمہیں موت نہ آئے!" یہ کہتا ہاشم باہر کی طرف آیا کے جب ایک دم سے شانزے نے اسپر حملہ کیا،

وہ خوش قسمتی سے اس حملے سے بچ نکلا،

"کون ہو تم؟" سیاہ اندھیرا ہونے کے باعث اسکے چہرے کے خدوخال نظر نہیں

آرہے تھے،

چہرہ بہت واضح نہیں تھا،

ہاشم نے اس اچانک حملے پر سیلف ڈیفنس میں اسکے سر پر بندوق کا نچلا حصہ دے مارا،ایک دلخراش چیخ ہوا میں بلند ہوئی اور وہ زمین پر گر گئی،

اگر اس وقت سلیم وہاں ہوتا تو ہاشم کا منہ نوچ لیتا،

www.novelsclubb.com

"اسے اندازہ نہیں تھا جس لڑکی کو وہ یہاں یونہی چھوڑ کر جا رہا ہے صبح اس لڑکی کی موت کی خبر سن رہا ہو گا،

شانزے کی موت بھی یماش پاشا کو بچانے کے لیے ہوئی،

وہ وہاں سے نکل گیا، بلب سے نکلتی چنگاریوں میں اضافہ ہوا اور ایک پھوٹتی چنگاری وہاں لگے پردے میں جا گھسی،

اور پردے کو آتش نے لپیٹتے ہوئے آگ کسی زہر کی مانند پورے کمرے میں پھیلی اور اپنا راستہ بناتے ہوئے اسنے پوری حویلی کو لپیٹ میں لے لیا دیکھتے ہی دیکھتے،

یماش پاشاز میں پر گرا ہوا تھا، اور ارد گرد خون تھا، وہ اپنی آنکھوں سے اپنی موت کا تماشا دیکھ رہا تھا،

www.novelsclubb.com

موت کا خوف زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے، آہستگی سے موت اسکی طرف قدم بڑھا رہی تھی،

"شانزے!!!"

"شانزے!!" یماش پاشا کی آنکھوں میں آنسو تھے، وہ اس وقت بھی یہی چاہتا تھا کسی طرح شانزے بیدار ہو جایے اس کی جان بچ جائے،

ہڈیوں میں سکت نہیں تھی کمرے میں دھواں بڑھ رہا تھا،
وہ گھسیٹتے ہوئے خود کو اس تک آنے کی کوشش کرنے لگا،
ہاشم نے جو راستہ چنا تھا وہ کتنا خطرناک تھا، اسنے یماش پاشا کو تڑپ تڑپ کر مرنے کی سزا سنائی تھی،

www.novelsclubb.com

ایک ہاتھ اور ایک پاؤں سے معذور ہو گیا،
وہ اس تک پہنچ ہی جاتا کہ ایک لوہے کا جال اسپر آ کر دھڑام سے گر گیا، جو آگ کی شعلوں کی لپیٹ میں تھا،

گرم سلگتے ہوئے اس جال نے اسکے جسم کی کھال کو جیسے کھینچ لیا

اسنے تکلیف سے آنکھیں میچ لیں،

اسنے اٹھنے کی کوشش کی آٹھ نہیں سکا،

پھر ہمت ٹوٹ گئی اور وہ یونہی گر گیا،

ماضی آنکھوں کے سامنے گھومتا رہا، وہ لمحے جو اسنے اپنے بیٹوں کے ساتھ گزارے،

وہ لمحات جو اسنے بھائی کے ساتھ گزار دیے،

وہ جلتی ہوئی چھت اسے کسی سنیما کا سفید پردہ لگی جس پر تمام یادیں کسی موی کی طرح گھوم رہی تھیں،

اور پھر وہ خوبصورت آنکھوں والی لڑکی، جو صرف خواہش تھی،

www.novelsclubb.com

اور صرف خواہش ہی رہی,

اسنے پھر کبھی وہ چہرہ نہیں دیکھا،

آخری لمحات میں اسنے شدت سے چاہت کی کہ کاش زندگی اس پر مہربان ہوتی،

کاش وہ ایک بار صرف ایک بار اس لڑکی سے مل جاتا جو اسکی لڑکپن کی محبت تھی

وہ زندگی ایسے جینا نہیں چاہتا تھا,

کتنا عزاب تھا اسکی پوری زندگی گزر گئی اور ایک لمحہ بھی اسکی مرضی کا نہ گزرا،

شاید یماش پاشا کے لیے ہی شاید جان ایلیا نے وہ لفظ لکھے تھے،

www.novelsclubb.com

بھٹکتا پھر رہا ہوں جستجو بن،۔

سراپا آرزو ہوں آرزو بن۔۔

یماش پاشا کی آنکھوں میں بے بسی سے آنسو جمع ہو گئے,

سب نے مل کر اسے برباد کر دیا،

اسکی آنکھیں بند ہو گئی،اسی خواہش سمیت جو ہمیشہ سے ادھوری تھی اور آخری سانس تک ادھوری رہی،

وہ چلا گیا اس دنیا سے ہمیشہ کے لیے اپنی ادھوری خواہشات اور ادھوری خوشیوں کو سینے میں دفن کیے،

وہ چلا گیا،وہ جانتا تھا وہ مر گیا تو اسکے لیے کوئی نہیں روئے اور یہی حقیقت ہے،ظالم کے مرنے پر رویا نہیں جاتا،

www.novelsclubb.com

اسے بھی زندگی وہ موقع دیتی مگر زندگی تو اس سے خفا تھی ہمیشہ خفا ہی رہی،

اسے دیا ہی کیا تھا زندگی نے؟

یماش پاشا مر گیا،،وہ مر گیا اپنی وہ زندگی گزار کر جسکا ایک لمحہ وہ اپنی مرضی سے

نہیں گزار سکا،

اسکی خواہش تھی کہ وہ وائلڈ لائف فوٹو گرافر بنتا، وہ اپنی زندگی کو ایک اچھے ڈھنگ سے گزارنا چاہتا تھا، مگر زندگی نے اسے یہ موقع نہیں دیا،

وہ ظالم بن کر مر گیا،

اپنی محبت سے ملے بغیر ہی مر گیا،

حسرت ہی رہے تو بہتر ہے،

چاند حاصل ہو جائے تو کہاں چاند لگتا ہے

+-+-+-+

نماز جنازہ پڑھائی گئی، اور یماش پاشا کی وصیت کے مطابق اسکو سفیان کے برابر میں دفن کر دیا گیا،

جہاں شائستہ کی قبر بھی تھی،

شانزے کو بھی تحمینہ کے برابر میں جگہ دی گئی،

فاتحہ پڑھ کر وہ سب قبرستان سے باہر آگئے،

سلیم نماز جنازہ پڑھنے کے بعد وہاں سے چلا گیا تھا،

وہ شانزے کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں کیسے اتارتا؟

"شانزے کی ماں رو رہی تھی،

اور المیرا اور خنسا انہیں تسلی ہی دے سکتی تھی،

"وہ سب کچھ چھوڑ کر چلی گئی!!" وہ روتی اور کہتی جاتی

"اللہ کی مرضی کے آگے ہم کیا کر سکتے ہیں!!" خنسا نے کہا،

"قھرمان علی کے برابر میں کھڑا ہوا،

وہ سب ابھی قبرستان سے باہر کھڑے تھے, علی ان قبروں کو دیکھ رہا تھا جو وہاں کھڑے ہو کر اسکی نظروں میں آسانی سے آ رہی تھیں،

"میں بابا سے خفا تھا مگر میں ان کا انجام ایسا نہیں چاہتا تھا" وہ اداسی سے بولا،

علی نے گردن پھیر کر دیکھا، سورج کی روشنی میں اسکی آنکھیں اور حسین لگتی تھیں،

جیسے "کسی طلسم کے سبب ان میں چمک پیدا ہوتی ہے

کل رات ہونے والی برفباری کے آثار اب بھی زمین میں نمایاں تھے،

جگہ۔جگہ برف پڑی تھی، جس میں آلودگی کی وجہ سے پیلاہٹ اچکی تھی،

"ہم سب کا انجام ایک ہی ہے بھائی! شانزے بچاری وہ بھی کہاں جانتی تھی کہ اسکی زندگی کی آخری شام تھی یہ!"

ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اسنے نظر قبروں سے ہٹا کر اب قھرمان پر مرکوز کر لیں,
جس کے چہرے پر ایک چوٹ سی مسکراہٹ تھی،

"میں جب یہاں سے جا رہا تھا، تو صرف ایک لڑکی کی دعا میرے ساتھ تھی وہ شانزے تھی!" وہ اسنے بے بسی سے ہوا میں ہاتھ جھلا کر کہتا شانے اچکا گیا،

اسنے اپنے لب بھینچ لیے اور آگے کی طرف بڑھ گیا،
ابھی اسے ہاشم کے پاس جانا تھا ملاقات کرنے المیرا کے ساتھ،

›››•••••••••••••••›››››››››•••••••••••••••›››››››››•••••••

•••••›››››

وہ ٹیبل کے قریب آ کر کھڑا ہوا، وہ سفیان کے کلاس میٹ تھے، اسلیے وہ علی کو جانتے تھے،

اسکے دیکھ کر ایک خوشگوار مسکراہٹ تھی انکے چہرے پر، انہوں نے اسے اپنے سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا،

وہ ابھی اسی کیس کو دیکھ رہے تھے،

"تم بالکل اپنے بابا جیسے دکھتے ہو!، یہ بتاؤ کیا ہے میرے لائق کچھ کام!" فائلز کو ایک سائڈ کرتے ہوئے انہوں نے نہایت گرم جوشی سے پوچھا،

علی اخلاقا مسکرایا،

پھر کرسی کھینچ کر ان کے سامنے بیٹھا،

www.novelsclubb.com

"ہاشم جس نے حویلی پر حملہ کیا تھا! کیا اس سے ملاقات ممکن ہے؟" اسنے آتے ہی سیدھی بات کی بغیر تمہید کے،

اسے تمہید کی ضرورت نہیں پڑی، کیونکہ سامنے بیٹھے شخص کے نیچر سے وہ واقف

تھا،

اسکے سوال پر وہ کچھ دیر چپ چاپ سے اسکی صورت دیکھنے لگے،

جیسے وہ اس بات کی توقع نہیں کر رہے تھے اس سے،

"پھر دھیمے سے سر کو ہلایا،

وہ ان دونوں کو ایک کمرے کی طرف لے آئے،

یہ ایک بڑا روم تھا جہاں کچھ فاصلے پر لوہے کی سلاخیں ثبت تھیں اور ان کے پیچھے

گم سم سا بیٹھا ہاشم تھا،

المیرا نے پہلی بار اپنے باپ کو دیکھا،

اسے اپنے حلق میں کانٹے چبھتے ہوئے محسوس ہوئے،

"المیرا تم اکیلے اندر جاؤ! جو کہنا چاہتی ہو کہہ دینا میں نہیں چاہتا میری موجودگی تمہاری زبان پر قفل باندھ دے!" علی نے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور نرم نگاہوں سے اسکے چہرے کو دیکھا،

وہ اثبات میں گردن ہلاتی اندر چلی گئی،

نہایت بوجھل اور مرے قدموں کے ساتھ،

صرف دس منٹ کی ملاقات کی اجازت ہے! چیف پراسیکیوٹر نے تنبیہ کی دروازے کے ساتھ کھڑے آفیسر کو، کہ پورے دس منٹ کے بعد وہ ان دونوں کو یہاں سے باہر کا راستہ دیکھائے،

المیرا ان لوہے کی سلاخوں کے پاس پہنچی،

اور اپنے ایک ہاتھ سے انہیں تھام لیا،

"بابا؟؟"روتے ہوئے کہا گیا،ہاشم نے گردن اٹھائے خالی آنکھوں سے اسکو دیکھا پھر نظریں دوبارہ اسی دیوار پر مرکوز کرلیں جہاں پہلے تھیں،

جیسے وہ بولنا چاہتا ہو کہ جو کہنا ہے جلدی کہو،

المیرا نے تھوک نگلا،

"میں نے آپ سے ملنے کی بہت خواہش کی تھی بابا،جب میں دیکھتی تھی دانیہ کو صمد انکل کے ساتھ،میں سوچتی تھی کہ میرے بابا ہوتے تو کیا وہ بھی ایسے ہی ہوتے مگر جب سے میں نے اپ کو جان لیا مجھے خود سے نفرت ہونے لگی کہ میں آپ کی بیٹی ہوں!"

اسنے روتے ہوئے کہا،

ہاشم یونہی سن اپنی جگہ بیٹھا تھا،ایسے ہی خاموش سا،

وہ اس کو سن رہا تھا مگر کوئی تاثرات نہیں تھے اسکے چہرے پر،

"بابا آپ کیوں ظالم بن گئے!!کیوں!!"اسنے لوہے کی سلاخوں کو مضبوطی پکڑ کر پوچھنا چاہا مگر ہاشم نے کچھ جواب نہ دیا،

اور منہ دیوار کی طرف پھیر لیا،

جیسے وہ اب کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا،۔۔

"یہ میری آخری ملاقات ہے،آج کے بعد سے میں آپ سے اپنے سارے تعلق ختم کرتی ہوں!"وہ یک دم درشتی سے کہتی باہر نکل گئی،

مشکل سے پانچ منٹ بھی یہ ملاقات نہ رہی، دوسری طرف ہاشم کی آنکھیں بس رات والا منظر دہرا رہی تھیں،

"میں ایک اچھا باپ نہیں تھا! میں ایک شوہر اچھا نہیں تھا، اور میں اب ایک انسان بھی اچھا نہیں رہا" وہ یونہی ایک ہی جملہ کئی دہرا چکا تھا،

اور اب ان دیواروں پر بھی وہ یہی لفظ لکھ رہا تھا،

پتھر کی مدد سے،

کہ اسکی انگلیاں چھل گئی اور خون نکلنے لگا،

مگر وہ ایک ہی جملہ دیوار پر لکھتا رہا،

کہیں دور کہیں آج سے سالوں پہلے کا منظر کسی پانی پر موجود سائے کی طرح چھلکا پھر دبک کر گم ہو گیا،

www.novelsclubb.com

زخمی ہاشم صحن میں پڑا ہے، پانی پانی کی رٹ لگائے ہوئے

مگر کوئی شخص اسے پانی نہیں دے رہا کیونکہ یماش پاشا نے منع کر دیا تھا،

اسے محسوس ہوا کہ یہ آخری دن ہو گا، اور وہ یونہی درد سے تڑپ کر مر جائے گا،

اندھیری رات بڑھ رہی تھی،

جب شانزے اپنی ماں کے ساتھ ادھر آئی وہ پانچ سالہ بچی تھی، جس کے ننھے

ہاتھوں میں پانی کا گلاس تھا،

"انکل یہ آپ پی لیں،" دھندلاتی آنکھوں نے شانزے کا چہرہ دیکھا، وہ بچپن سے

ہی سمجھدار تھی، اور ساتھ ساتھ نرم دل بھی،

جو دوسرا کا احساس کیا کرتی تھی،

وہ بچی واپس جا رہی تھی، وہ بچی واپس جا رہی تھی، منظر پر جیسے ریت کے ٹیلے گر گئے

اور وہ اسی میں دب گیا،

اس نے اس معصوم بچی کی جان لے لی جب سب ظالم تھے تو وہ انسان تھی،

یہی بات ہاشم کے زہن پر اثر کر رہی تھی،اسے بار بار کٹہرے میں لا کر کھڑا کر دیتی تھی،

المیرا باہر نکلی تو باہر اسکی ماں تھی سجیلہ،

المیرا نے انہیں دیکھا،

"علی چلو یہاں سے!"اسنے علی کا ہاتھ تھام کر خفگی سے اسے چلنے کا کہا،

علی کو سمجھ نہیں آیا اسے اچانک کیا ہوا ہے،

سجیلہ ہاشم سے ملاقات کے لیے آئی تھی،

مگر وہاں اسے المیرا مل۔گئی،

مگر اب المیرا کو سجیلہ سے کوئی دوسری بات نہیں کرنی تھی،

وہ ایک بار گئی تھی ان کے پاس روتے ہوئے اس وقت سجیلہ نے جو لفظ کہے تھے

ابھی تک یاد تھے اسے وہ،

اسکی ضرورت ان دونوں میں سے کسی کو نہیں تھی،

سجیلہ اسے دیکھ چکی تھی مگر اسنے المیرا کو روکا نہیں، وہ روکنا چاہتی بھی نہیں تھی،

اسنے بھی نظریں پھیر کر نظر انداز کر دیا،

وہ اور علی باہر نکل آئے،

المیرا کی آنکھوں میں پہلی بار آنسو نہیں تھے وہ سمجھ رہا تھا وہ باہر آکر روئے گی مگر ایسا

کچھ نہیں ہوا،

اسلیے اسکا چہرہ دیکھتا گیا،

"کیا ہو گیا ہے؟؟" اسکو اپنی طرف یوں دیکھتا پا کر وہ الجھن کا شکار ہوئی،

"کچھ نہیں!" اسنے نظریں پھیر لی، پھر گاڑی کی طرف بڑھ گیا جہاں معظم ان کا

منتظر تھا،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••••»»»»»»

پانچ سال بعد!!!..

وہ دونوں اس وقت استنبول کے ایک چھوٹے سے گھر میں رہتے تھے،

یماش پاشا کی ساری پراپرٹی اور اثاثے انہوں نے چھوڑ دیے وہ ان خون آلود پیسوں سے نئی زندگی کی شروعات کرنا نہیں چاہتے تھے،

انہوں نے چند پیسوں سے بیکری کھولی تھی، جہاں وہ دونوں کام کیا کرتے تھے،

اور بیکری کے اوپری حصے پر ان کا دو کمروں کا گھر تھا،

جس میں ایک کچن ایک ڈرائنگ اور ایک بیڈ روم تھا،

یہ گھر چھوٹا تھا مگر پر سکون تھا،

"علی میں بہت تھک گئی ہوں برتن دھودو آج" اسنے گھر میں داخل ہوتے ہوئے سب سے پہلے ایک بات کہی،

علی اسکے پیچھے ہی آرہا تھا، ایک دم سے سن کر رکا،

اسکے ہاتھ میں بیکری کا کچھ سامان تھا جو اسنے ٹیبل پر ہی رکھ دیا تھا،

www.novelsclubb.com

پھر آستین چڑھاتا اندر کی طرف آیا،

تم مجھے برتن دھونے کا کہہ رہی ہو؟؟

زیغم علی کو صدمہ ہوا، وہ جب جب اسے کوئی ایسا کام بولتی وہ ایسے تاثرات دیتا،

''یہاں کوئی تیسرا ہے؟''المیرا نے اچک کر دیکھا،اور اسی اداکاری سے جواب دیا،

"ایسا ممکن نہیں!''اسنے گردن موڑلی،المیرا نے کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے گھورا،

"میں جو کبھی مافیا کا کنگ تھا،،اب برتن دھو رہا ہے،ہائے المیرا بیگم!''پتیلی مانجھتے ہوئے وہ نہایت معصومیت اور بے بسی کی ملی جلی کیفیت لیے بڑبڑایا،

www.novelsclubb.com

''میں سن رہی ہوں سب!''وہ سلیپ پر پیر لٹکائے بیٹھی تھی،

"بیگم جی آپ نے میری عزت کا فالودہ کر ہی دیا ہے،دنیا کا ہر اونچا نام اس بندے سے ڈرتا تھا،اور ایک المیرا ہے''وہ پلٹ کر اب اپنی بات احتجاجاً کہنے لگا،

"کیونکہ المیرا زیغم علی پاشا کی منکوحہ ہے! اور آدمی کتنا ہی بہادر کیوں نہ ہوں بیگم سے ضرور ڈرتا ہے" اسنے اتراہٹ بھرا انداز اپنایا، پھر اسکی آنکھوں میں دیکھا،

علی نے مصنوعی خفگی سے المیرا کا چہرہ دیکھا،

پھر مسکرا دیا،

"اگر ساری عمر تم مجھے اس انداز دیکھتی رہو تو میں گھر کا سارا کام کر لیا کرونگا!"

اسنے محبت سے المیرا کی طرف دیکھا، وہ آج بھی پہلے دن کی طرح علی کے یوں محبت بھری نگاہوں سے دیکھنے پر بلش کیا کرتی تھی،

اسنے فورا نظریں پھیر کر گردن جھکالی،

علی نے اسکی جھکی ہوئی انکھیں دیکھی پھر مسکرایا جب وہ مسکراتا تو اسکی آنکھیں

چھوٹی ہو جایا کرتی تھیں،

"تم آج بھی ایسے ہی شرماتی ہو مجھ سے!!" اسنے پتیلی کو پانی سے دھویا پھر ایک طرف رکھتے ہوئے ٹشو سے ہاتھ خشک کرتے ہوئے اسکی طرف دیکھا،

وہ سلیب سے اتر چکی تھی،

اب کچن سے باہر نکلنا چاہتی تھی،

جب اسنے المیرا کی کلائی کو پکڑ کر۔اسے اپنی طرف کھینچا،

www.novelsclubb.com

"پھر اسکی انگھوٹی پر ہاتھ رکھتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں بات کہنا شروع کی،

"جانتی ہو میری زندگی میں تم سے پہلے بہت سی لڑکیاں آئی تھیں!" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا، وہ سیاہ آنکھیں جن میں پہلی بار دیکھنے میں اسکا دل اٹک گیا تھا،

اور وہ پہلی ایسی لڑکی تھی جس سے علی کو محبت ہوئی تھی،

اسکی آنکھیں ایسی تھیں کہ اس سے قبل علی نے ایسی کشش کسی کی آنکھوں میں نہیں دیکھی تھی،

"مگر تم پر آکر میں نے پہلی بار اپنے دل کو بغاوت کرتے پایا" اسنے المیرا کے کان۔ میں لٹکتے ہوئے اس ایک نگ کے ائیر نگ کو اپنی انگلی سے چھوا تو وہ وہ ساکت موتی جھولنے لگا آگے پیچھے،

"میں نے خود کو بہت روکا بہت زیادہ روکا مگر میں ناکام رہا میں اپنے دل میں تمہاری محبت بننے سے نہیں روک پایا،"

یہ حقیقت تھی کہ اسنے ہر ممکن کوشش کی تھی المیرا کو خود سے دور رکھنے کی مگر وہ ناکام ہو گیا ہر بار ناکام ہوا،

اگر وہ لڑکی المیرا نہیں ہوتی شاید کبھی علی اس سے شادی کے لیے تیار نہ ہوتا،

اسنے جب سناپروفیسر نے جس لڑکی سے شادی کرنے کا کہا ہے وہ المیرا ہے تو اسکے

دل میں پہلی بار ایک دھچکا لگا،

اسکے دل نے شدید خواہش کی تھی،

یہ کوئی معمولی پسند نہیں تھی،

یہ روگ تھا، عشق کا روگ،

"میں جب جب تمہیں دیکھتا ہوں تب تب مجھے تم سے وہی پہلی سی محبت ہوتی

ہے" اسنے المیرا کے بالوں سے اٹھتی خوشبو کو اپنے اندر اتارا،

آنکھیں بند کیے،

المیرا جب جب نیچے نظریں جھکاتی وہ تھوڑی سے اسکا چہرہ اوپر کر دیتا،

یہ لمس آج بھی ویسے ہی تھا جیسے پہلے تھا، سکون بخش،

پسندیدہ شخص کے لمس میں بھی کیا شفا ہوتی ہے نہ،

اسنے المیرا کو تھاما پھر وہ دھیمے دھیمے سے رقص کرنے لگا،

"آئی لو یو المیرا!!!"

"آئی لو یو سو مچ"۔اسنے المیرا کو خود سے لگایا،

پھر تیزی سے اسے لے کر گھوما،

I find the most beautiful moments of life ““““

”.aren't just with you but because of you

اسنے دھیمے سے کان میں سرگوشی کی،

المیرا مسکرائی پھر اسکے کاندھے پر سر کو رکھ دیا محبت سے،

اسنے اللہ سے رحیم جیسے پتھر کو مانگا تھا، مگر اللہ نے اسکے لیے ہیرا رکھا تھا، جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا،

ضروری نہیں جو ہمیں اپنے لیے بہتر لگے وہ سچ میں ہمارے لیے بہترین ہو،

اور ہمیں جو برا لگا وہ ہمارے لیے اچھا ہو،

اسکو سوچ کر ہی کچھ ہوا اگر وہ ابھی بھی رحیم کے ساتھ ہوتی تو، وہی طعنے وہی ماضی کی باتیں

اور وہی الزامات،

علی کے سامنے رحیم کچھ بھی نہیں تھا،

علی وہ شخص تھا جو مٹی کو چھو کر سونا کر دے،

جس نے اسکا ماضی حال اور مستقبل سب قبول کر لیا، اور کبھی پلٹ کر اسے ایک بار بھی طعنہ نہیں دیا،

www.novelsclubb.com

بلکہ جب دیکھا محبت سے دیکھا،

جب چھوا عقیدت سے چھوا،

اور اسکے خلاف بولنے والوں کے لیے وہ کسی سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑا ہو گیا،

اور اس تک کسی دل چیر دینے والے جملے کو آنے ہی نہیں۔دیا،

اسنے بھی علی کے لیے خود کو قربان کر لیا،اسنے بھی ہر چیز کو بھلائے بس علی کو اول رکھا اور اسی کو اخر،

اسکے لیے وہ لمحے جاگتے ہوئے تھے کسی جگنو کی طرح روشن وہ لمس آج بھی کتنا دلکش تھا اسکی دھڑکنیں یونہی بڑھا دیا کرتا تھا،

سانسیں یونہی بے ہنگم ہو جاتی جب وہ اسے دیکھتا،اپنی محبت کا اظہار کرتا خوبصورت لفظوں میں،

"المیرا"خنسا کی آواز آئی،المیرا نے علی کو پرے دھکیل دیا،

وہ گرتے گرتے بچا،اسنے دھکا دیا تھا اسے، علی کو خنسا بھابھی کی غلط وقت پر انٹری بہت خلی،

"جی خنساء.."

وہ کچن سے باہر ائی،

"میں نے ڈسٹرب تو نہیں کیا"خنسا نے دونوں بچیوں کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا،

علی بھی کچن سے حلیہ درست کرتا باہر ایا،

شانزے خنسا کا ہاتھ چھڑا کر علی کے پاس ائی،

"ڈرتی اتنا ہے جیسے کوئی اسکول افئیر چلا رہے ہوں ہم دونو!، بھئی حق حلال کا میاں

ہو میں،" وہ بڑبڑایا،

" بابا!!" اسنے اپنی توتلی زبان میں علی کو پکارا،،اسکی اس محبت کا جواب بھی علی نے محبت سے دیا،

اور اسے جھٹ سے گود میں اٹھا کر اسکا گال چوما،

" بابا کی جان" علی اور المیرا کی چار سال کی بیٹی تھی جسکا نام انہوں نے شانزے کے نام پر رکھا تھا،

www.novelsclubb.com

عائشہ اب کافی خاموش مزاج اور سلجھی سلجھی رہنے لگی تھی،

"عائشہ کیا آپ آرہی ہیں؟" وہ شانزے کو اپنے ساتھ نیچے لیکر جارہا تھا، تو اسنے عائشہ سے پوچھا،

"عائشہ نے اپنی ماں کو دیکھا شاید اجازت طلب کرنا چاہتی تھی،

اسکی ماں نے آہستگی سے بس آنکھیں جھپکائیں جو اشارہ تھا کہ جا کر کھیل آئے،

عائشہ کے چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ ائی،

اور جھٹ سے اسنے اثبات میں گردن ہلائی،

المیرا خنسا کو لیے صوفے پر بیٹھی،

"میں چائے بنا کر لے آؤ؟"اسنے پوچھا،

"نہیں المیرا،ابھی امی کو دی تھی تو ان کے ساتھ ہی بس پی ہے!ء"اسنے سرسری

انداز سے جواب دیا،

وہ کچھ نروس نظر آرہی تھی،

"کیا سبینہ آنٹی میں کچھ بہتری آئی ہے؟"سوال کیا گیا،
جس پر خنسا نے مایوسی سے کاندھے اچکا ئے،

"وہ ایکسیڈنٹ بہت برا تھا المیرا،انکا نچلا حصہ معذور ہو چکا ہے کوئی امید نہیں ہے!!"سبینہ اب قھرمان کے ساتھ ہی رہتی تھی،
مگر قھرمان ان سے اس طرح سے بات نہ کرتا ہاں کبھی کبھی خیریت پوچھ لیتا،
وہ کہتا کہ جو انہوں نے کیا اسکی سزا انکو مل چکی ہے،

"کیا سلیم نہیں مانا زینب کے لیے؟؟"المیرا نے دوسرا سوال کیا، سلیم ابھی بھی میدیات میں ہی رہتا تھا۔وہ وہاں سے نہیں آیا،

خنسا نے مایوسی سے گردن جھٹکی,

"کہتا ہے کہ کوئی شانزے ہے تو اس سے بات کرے!"

وہ ابھی تک اس عزاب سے نہیں نکلا تھا,

زینب شانزے المیرا اور علی اسی گھر میں رہتے تھے،

جبکہ قھرمان اور خنسا عائشہ کے ساتھ دوسرے گھر میں،

خالد بے نے بھی استنبول میں ایک ریستوران میں جاب ڈھونڈ لی تھی،

جبکہ زینب ابھی پڑھ رہی تھی، علی نے کہا تھا جب تک وہ پڑھنا چاہتی ہے پڑھے،

اس پر شادی کا یا کسی بھی چیز کا کوئی دباؤ نہیں۔ہے,

"اللہ انہیں صبر دے" المیرا نے گہری سانس لی، وہ سوائے دعا کہ کچھ نہیں کر سکتے تھے،

"المیرا ہماری زندگی میں کیوں ایسے لمحے آتے ہیں جن کو نا چاہتے ہوئے بھی ہمیں قبول کرنا ہوتا ہے، اگر نا کریں تو زندگی عاجز ہو جاتی ہے" وہ صوفے سے گردن ڈھلکائے بہت تھکی سی آواز میں کہہ رہی تھی،

وہ کچھ دیر اسکو دیکھتی رہی،

"اسی کا نام تو زندگی ہے! ہم جتنی جلدی حقیقتوں کو قبول کر لیں زندگی اتنی آسان ہونا شروع ہو جاتی ہے" اسنے خنسا کی بات کا جواب نہایت عمدہ طریقے سے دیا، اسکی بات پر وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکی،

"کیا ہوا آپ ہنس کیوں رہی ہیں!" اسنے خنسا کو ہنستے دیکھا تو پوچھا،

اسنے فورا مسکراہٹ سمیٹ لی،

"میں یہ سوچتی ہوں کہ تم وہی المیرا ہو جو آج سے چھ سال پہلے تھی ننھی ننھی باتوں پر رو جانے والی تھی!!"

اسکی بات پر المیرا بھی ہنس دی،

زندگی نے مجھے بہت سبق دیے ہیں، اب مجھے لگتا ہے جو کچھ پہلے ہوا وہ تو اسکا زرہ برابر بھی نہیں تھا، اسلیے میں نے ان سب کو معاف کر دیا، ہاں مگر میں ان سے کبھی ملنا نہیں چاہتی کیونکہ میں اپنی زندگی میں ان لوگوں کو شامل نہیں کرنا چاہتی جنہوں نے صرف مجھے دکھ دیے ہیں،" اسنے یسرا اور صمد صدیقی اور رحیم کے بارے میں کہا،

خنسا نے اسکے بازوؤں پر ہاتھ رکھا،

"اب تم ایک خود مختار لڑکی ہو! جس نے زندگی کے طوفانوں کا سامنا کیا اور آج وہ یہاں ایسے بیٹھی ہے میرے سامنے طمانیت سے سب بتا رہی ہے"

وہ بہت فخریہ انداز میں کہنے لگی،

المیرا نے سر خم کیے اسکی تعریف قبول کی،

اسنے ان تمام واقعات کے بعد جو سب سے پہلا کام۔ کیا تھا وہ تھا ڈرائیونگ سیکھنا،

اگر وہ اس وقت ڈرائیو کر سکتی تو علی کی وہ حالت نہ ہوتی،

اب وہ ہر بات پر رویا نہیں کرتی تھی،

مگر علی کے سامنے اور بات تھی،

"المیرا آئی ایم ایکسپیکٹنگ!" کچھ لمحے خاموشی کے بعد اسنے آگے جھک کر بہت

ہمت سے یہ بات کہی،

وہ کب سے یہ بات ہی بتانا چاہتی تھی،

اسکی اس خبر پر المیرا کے چہرے پر خوشگوار حیرت ابھری، کیونکہ اتنے سالوں بعد اسے دوبارہ یہ خوشی نصیب ہوئی تھی،

"کیا تم نے قھرمان بھائی کو بتایا؟" اسنے سوال پوچھا، چہرے پر ایک مسکراہٹ اب بھی قائم تھی،

www.novelsclubb.com

مگر اسکے مقابل خنسا کا چہرہ بہت بجھا بجھا سا تھا،

اسنے کاندھے آچکا کر نفی میں گردن ہلائی،

"المیرا مجھے بس ڈر لگتا ہے کہیں سب کچھ ویسا پھر سے نہ ہو جایے!" اسنے اپنا ڈر بتایا،

"خنسا اللہ پر بھروسہ رکھیں!" اسنے رسانیت سے کہا جس پر اس نے اثبات میں گردن کو جنبش دی،

وہ زخم بھر گئے تھے مگر وہ ڈر اب بھی کہیں سینے میں دبکا بیٹھا تھا،

"لیڈیز! کیا باتیں ہو رہی ہیں؟؟"

علی نے شانزے کو گود میں۔لیا تھا، جبکہ قھرمان بھی نیچے علی کے ساتھ ہی اوپر ایا اور عائشہ کا ہاتھ اسنے تھاما تھا،

"خنسا بھابھی کے بغیر دو لمحے رہا نہیں جاتا بھائی صاحب کو!" علی نے قھرمان چھیڑا،

"علی!!"المیرا نے اسے گھورا،

جس پر قھرمان مسکرایا،

"زیادہ بول رہے ہو تم یہ نہ ہو بعد میں تم پٹ جاؤ!"اسنے بھی برابر حساب لیا،

"تمہیں ساری دنیا ٹھیک لگتی ہے سوائے اپنے شوہر کے"

علی نے احتجاجا کہا،

جس پر وہاں کھڑے ہر شخص چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی،

"کیا ہو رہا ہے جو اتنا مسکرایا جا رہا ہے؟"پیچھے زینب نے آکر ان کو جوائن کیا،

علی نے اپنا ہاتھ پھیلایا اسکے آتے ہی اور زینب علی کے گلے لگی،

وہ جب بھی گھر میں آتی تب تب وہ اسکا یونہی استقبال کرتا تھا،

اسے خود سے لگا لیتا،

"چلو اب میری دونوں بیٹیاں آ گئیں ہیں! اسنے زینب عرف گل خانم کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا،

وہ اسے اپنی بہن نہیں بیٹی ہی سمجھتا تھا،

"بھائی پرسو سب ہماری طرف کھانا کھا رہے ہیں رات کا! کیونکہ پرسو سلیم ہمارے گھر آ رہا ہے!"

www.novelsclubb.com

علی نے اعلان کیا، سلیم کے نام پر گل خانم کے چہرے پر اڈتی ہنسی ماند پڑ گئی،

"ٹھیک ہے پھر میں سب کچھ سنبھال لونگا! قھرمان نے آگے بڑھ کر زمہ داری لی وہ

سب اپنی زندگیوں میں مگن تھے خوش تھے سوائے ایک شخص کے

اور وہ تھا سلیم، اسکی زندگی آج سے پانچ سال پہلے رک گئی تھی،

اس کے لیے آج بھی پہلے دن کی طرح ہی کا غم تھا،

لوگ کہتے ہیں ایک کے چلے جانے سے زندگی رک نہیں جاتی مگر ساری دنیا کے

لوگ مل کر اس ایک آدمی کی کمی بھی تو پوری نہیں کر سکتے !,

رات کا کھانا انہوں نے علی کے گھر ہی کھایا تھا،

قھرمان اور خنسا واپس آ گئے تھے، عائشہ آتے ہی سب سے پہلے دادی کے کمرے

میں گئی،

وہ دادی کے پاس ہی سوتی تھی،

قھرمان اور خنسا اپنے کمرے کی طرف ائے۔

وہ کپڑے تبدیل کیے بستر پر لیٹا،

خنسا نے اسکے برابر کی جگہ سنبھالی،

"حیا!!؛" وہ اسے حیا کہہ کر ہی پکارا کرتا تھا، اسنے اپنا نام تبدیل کر لیا تھا اور خنسا رکھا تھا اپنی ماں کے نام جیسا کیونکہ وہ ایک نئ کی زندگی کی شروعات چاہتی تھی، اس حادثے کے بعد سے اسے اپنے نام سے بھی ڈر لگنے لگا تھا،

"ہمم!!" اسنے یونہی جواب دیا،

"ہم نے ساتھ زندگی کے پانچ سال مزید گزار لیے!"

اسنے گردن گھما کر اسے دیکھا وہ آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی،

اسکی بات پر

"قھرمان! وہ کروٹ کے بل لیٹی،

اسنے اسکی بات کا جواب نہیں دیا۔

"ہاں کہوں؟" اسکے مخاطب کرنے پر وہ مکمل اسکی جانب متوجہ ہوا،

"قھرمان مجھے نہیں معلوم آپ کیسا تاثر دینگے اس بات پر مگر" وہ دوبارہ اٹھ کر بیٹھی، اسکے بال کھلے ہوئے تھے

لمبے کالے اور گھنے بال، جو آگے سے اسکے چہرے پر آرہے تھے،

اسکے یوں سنجیدہ بیٹھے رہنے پر وہ بھی سیدھا ہو کر بیٹھا،

"حیا بات کیا ہے؟" اسنے تشویش ظاہر کی ماتھے پر تفکر بھرے بل تھے،

"قہرمان آپ دوبارہ بابا بننے والے ہیں" اس نے ایک سانس میں کہہ دیا، جبکہ دوسری طرف قہرمان بھونچکا رہ گیا۔ وہ اسکا چہرہ دیکھتا رہا،

"ہیں؟" اسے لگا شاید تکان اور نیند کے باعث اسنے کچھ الٹ سن لیا تھا،

"عائشہ کا بھائی یا بہن آئے گا" اسنے بہت ہی جھجھک کر بتایا،

جبکہ دوسری طرف قہرمان کا چہرہ پورا کا پورا کھل اٹھا بوجھل ہوتی طبیعت اور تکان کا اثر زائل ہوا وہ چاک و چوبند سا ہوا,

www.novelsclubb.com

"کیا تم سچ کہہ رہی ہو!!؟" اسنے بے یقینی سے پوچھا،

کیونکہ دس سال بعد اسے پھر سے یہ خبر ملی تھی,

اسکے انداز پر خنسا کی آنکھوں میں تشکر کے آنسو تھے وہ فضول میں گھبرا رہی تھی،

"میں بابا بننے والا ہو!!!!"اسنے زور سے اعلانیہ انداز میں سب کو جیسے بتانا چاہا،وہ کسی ایسے بچے کی طرح

ایک سے دوسری جگہ پھدک رہا تھا،جیسے عید آنے کا انتظار ہو،

پھر وہ بیٹھا،آنکھوں میں چمک لیے،

"ہمیں کتنی ساری شاپنگ کرنی ہے اس کے لیے!حیا،"

"لیکن سب سے پہلے تم اپنے کلینک سے چھٹی لو گی"

"میں ہوں نہ،میری تنخواہ پر گھر چل سکتا ہے"

"تم صرف آرام کرنا"

وہ بہت زیادہ پر جوش اور خوش نظر آرہا تھا،

"قھرمان شششش!!،"اسنے قھرمان کو شانت کیا۔

"میں کوئی چھٹی نہیں لے رہی میری عادتیں بگاڑ دو گے تم"۔اسنے بھونیں اچکایے منع کیا،اور ساتھ وجہ بھی بتائی،

"میں ہونا تمہاری بگڑی عادتیں سنبھالنے کے لیے"اسنے خنسا کی ہتھیلی کو تھام لیا،

وہ مسکرائی،

اور اسے دیکھنے لگی،

اسے احساس ہوا اسنے بالکل سہی فیصلہ کیا تھا دوبارہ اس ہاتھ کو تھام کر،

کیونکہ دوبارہ اسنے مکمل عزت کے ساتھ اسے سب کے سامنے قبول کیا تھا،

www.novelsclubb.com

"بابا ماما اور میں کون زیادہ اچھی ہے؟" المیرا شانزے کے بالوں میں مالش کر رہی تھی،

علی عشا کی نماز ادا کیے جب کمرے میں آیا تو اسنے سب سے پہلا سوال یہی کیا اپنے باپ سے،۔

علی مسکراتا ہوا آیا اور المیرا کے بالوں کو آزاد کیا کیچر سے سارے بال کھل کر کمر پر بکھر گئے،

"بچے اس میں تو آپ ماما سے ہار جائیں گی!" اسنے تیل المیرا کے بالوں میں ڈالا، اور اپنی انگلیوں سے اسکے بالوں میں مالش کرنے لگا،

www.novelsclubb.com

"بابا آپ کو ماما اتنی اچھی کیوں لگتی ہیں؟" شانزے خفا ہوئی،

اسکے سوال پر علی نے اپنی تھوڑی المیرا کے کاندھے پر جمائی اور اپنا ہاتھ شانزے کے بالوں تک لے کر گیا،

"کیونکہ تمہاری ماما نے بابا کو محبت کرنا سیکھائی تھی،انہوں نے آپ کے بابا کو محبت کے لفظ سے احساس لفظ سے روشناس کروایا تھا جو آپ کے بابا بھول گئے تھے"

اسنے خاصی طمانیت بھرے لہجے میں اسے جواب دیا،

"علی تم کیسی بات کر رہے ہو بچی ہے وہ!"المیرا نے آہستہ آواز میں اسے ڈانٹا،آواز اتنی آہستہ تھی کہ شانزے بنت علی تک وہ جانا مشکل تھی،

وہ اسے یونہی ڈانٹ دیا کرتی تھی ہمیشہ،

www.novelsclubb.com

"چھوٹی دنیا اب بندہ سچ بھی نہ بولے,؟؟"اسنے یونہی ٹھوڑی کاندھے پر جمائے جواب دیا،

"اچھا اب دور ہٹو!! مجھے اسکے بال باندھنے ہیں،" اسنے سرسری انداز اپنایا،

"آئی لو یو!" اسنے پیچھے ہوتے ہوئے اسکے کان میں سرگوشی کی,

"بندہ تھوڑا اتورومانوی بن ہی جاتا ہے عجیب!!!" اسنے اپنے ساتھ ہونے والی اس ناانصافی پر صرف بڑبڑا کر رہ گیا،

المیرا نے شانزے کے بالوں کو باندھا اور علی نے المیرا کے بالوں کو،

"شانزے اب آپ سو جائیں!!" اسنے علی اور اپنے درمیان اسکا تکیہ لگایا،

شانزے ان دونوں کے درمیان لیٹ گئی، وہ شانزے کو تھپک رہی تھی اسکی زندگی کتنی مکمل اور خوبصورت تھی،

پروفیسر سہی کہا کرتے تھے، علی کے بارے میں،

علی آنکھوں پر ہاتھ رکھے سونے کے لیے لیٹا تھا،

اور وہ کہنی کے بل لیٹی شانزے۔ کو تھپک رہی تھی،

مگر اسکی نظریں اسکی بیٹی شانزے پر اور پھر اسکی آخری محبت علی پر تھی،

اس سے اجازت لیتے وقت جو جو باتیں انہوں نے علی کے بارے میں کی تھیں وہ سچ تھیں،

وہ شہزادہ نہیں تھا، مگر اسنے المیرا کو شہزادی بنا کر رکھا تھا،

www.novelsclubb.com

اسنے اپنے لیے جسکا ساتھ مانگا تھا وہ تو شاید علی کے مقابلے کچھ بھی نہیں تھا,

وہ کتنا روئی تھی اسنے تمام امید ختم کر لی تھی پھر اسے علی ملوا دیا گیا،

اور علی نے اسکی زخموں پر مرہم رکھ دیا،

کوئی اتنا پیارا کیسے ہو سکتا تھا،

وہ جب جب علی کو دیکھتی تو یہی سوچتی،

وہ ایک اچھا باپ تھا ایک اچھا شوہر تھا اور ایک اچھا بھائی تھا،

اسنے دل ہی دل دعا کی کہ ہر المیرا کے لیے کوئی علی ہو، جو اس کو سمیٹ لے، اسے ٹوٹنے نہ دے،

اسکے پر نہ کاٹے،

بلکہ اڑان بھرنے دے،

www.novelsclubb.com

اسے وہ بات یاد آئی جب وہ میدیات میں تھے، اور بارش ہو جانے کی وجہ سے ان دونوں نے ایک خالی گھر میں پناہ لی تھی،

اور ٹھنڈ کی وجہ سے اسے بخار ہو گیا تھا،

تو وہ اسکے سرہانے آگ جلائے بیٹھ گئی تھی،

اور علی نے اپنا سر اسکی گود میں رکھا تھا

"اس وقت وہ مستقبل کی باتیں کر رہی تھی یہ سوچ کر کہ علی سو رہا تھا، مگر اگلی صبح اسکے لیے چونکا دینے والی تھی،

"

www.novelsclubb.com

"تم۔نے بتایا نہیں!!" وہ بازوؤں کو لپیٹتے ہوئے نہایت اطمینان سے پوچھ رہا تھا،

اسے اس حال میں بھی چین نہیں تھا،

بندہ کچھ بھی ہو جائے مگر علی جیسا ڈھیٹ نہ ہو،

المیرا پزل ہوئی،

کبھی وہ اپر نوکیلے پتھروں کو دیکھتی،

کبھی اس سوکھی گھاس کو، جو اس میں آگ جلانے کے لیے رکھی ہوئی تھی،

اور کبھی اس آتش دان کو جس میں راکھ تھی،

وہ کمرہ روشن ہو رہا تھا ابھی سورج کی روشنی سے،

"کیا نہیں بتایا!!" وہ اسکی طرف دیکھے بغیر بولی،

جبکہ علی اب بھی اسکے بالوں کو دیکھ رہا تھا،

کیونکہ المیرا نے اسکی طرف سے منہ پھیرا ہوا تھا،

www.novelsclubb.com

"یہی کہ پہلے بیٹا ہو گا یا بیٹی!" اسکے اطمینان میں زرا فرق نہیں آیا، مگر المیرا شرمندگی کے گڑھوں میں گرتی ہوئی محسوس ہوئی،

وہ اس معاملے میں خاصی چلاک تھا، کتنی خاموشی سے وہ المیرا کی بات سن لیتا اور بعد میں۔اسے ٹیس کرتا،

"مجھے لگتا ہے تمہارے دماغ پر گہرا اثر ہوا ہے، میں زرا پانی بھرا و!" وہ اپنی جگہ سے اٹھی، تاکہ علی کی ان نظروں سے بچ سکے، وہ ہمیشہ زیادہ بول جاتی، اور سامنے سے مٹکا اٹھا کر باہر جانے لگی،

"کل رات ہی تو کہہ رہی تھیں تم، ہم ایک ساتھ بوڑھے ہونگے، ہماری اولادیں ہونگی، جوان گلیوں میں بھاگیں گی، نہایت خوبصورت زندگی کا نقشہ کھینچا تھا تم نے، ! میں نہیں کہتا تھا تم بہت اچھی رائٹر بن سکتی ہو" اسنے اتنی معصومیت سے اسکی مکمل بات دھرائی،

پھر آخر میں خود کی رائے کی تعریف جڑ دی،

المیرا نے آنکھیں بند کی، کہاں اس نے یہ باتیں پکڑ لی تھیں اسکی، اب کم از کم ایک

ہفتے تک اسے یہی باتیں سننی۔ تھیں،

"مجھے تو سوچ کر ہی ہنسی آرہی ہے المیرا تم بوڑھی ہو کر کیسی لگو گی؟، کیا تم اپنی اس عمر میں پہنچ کر بھی ایسے ہی رویا کرو گی؟ اور پھر ایک ہینڈسم گڈلکنگ کول سا علی تمہارے آنسو صاف کرے گا!"

اسکی زبان سے بے اختیار پھسلا،

"ہونہوں! بوڑھا علی!!" اسنے اس بات کی تصیح کی، تو علی خجل سے مسکرایا، وہ سیلف اپسیسڈ تھا،

پھر المیرا نے اپنے لب کاٹے، اور مٹکا لیے باہر نکل گئی،

اسکے چہرے پر نرم سا تبسم بکھرا تھا، ایک عجیب سی حیاسی مسکراہٹ نے چہرے

کے گرد احاطہ کیا۔ ہوا تھا،

وہ سوچتے سوچتے اسی منظر میں نکل گئی پھر جب حال کی دنیا میں پہنچی تو ایک مسکراہٹ تھی اسکے چہرے پر،

"علی ہماری بیٹی پہلی ہوئی ہے!، بالکل تمہاری طرح ہے، خوبصورت عقل منداور بہادر" اسنے نیم دراز ہو کر علی کا چہرہ دیکھا،

بہت محبت سے،

اگر علی جاگ رہا ہوتا تو یقیناً خوشی سے اچھل پڑتا،

"میں چاہتی ہوں ہمارا دوسرا بیٹا ہو جو تم جیسا ہی ہو، وہ تمہاری طرح ہی ہو زمہ داریاں سمجھنے والا،" اسنے بہت دھیرے سے کہا، اسکی آنکھوں میں ناز تھا،

www.novelsclubb.com

"مگر وہ ہنسے تو تم جیسا لگے کیونکہ تم ہنستے ہوئے بہت زیادہ پیاری لگتی ہو،اور ڈانٹ بھی تم سے کھائے بالکل ایسے ہی جیسے تم مجھے ڈانٹتی ہو"اسنے خاموشی دیکھی تو آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر آگے بات جوڑی،

المیرا جو اس کو اتنی محبت سے دیکھ رہی تھی اسکے آنکھیں یوں کھولنے پر اچانک سے چونک گئی،

وہ فورا سے پیچھے،

"استغفرُللہ"

اسنے منہ تک۔کمبل تان لیا،

وہ پھر سے اسکی باتیں سن رہا تھا،

شاید المیرا جانتی تھی ہمیشہ مگر اسے ایسے علی کا چپکے سے باتیں سننا شاید بہت اچھا لگتا تھا،

www.novelsclubb.com

ہاں وہ ظاہر نہیں کرتی تھی وہ الگ بات تھی،

"یار یہ کیا بات ہوئی!! المیرا!!" اسکے یوں منہ تک کمبل تان لینے پر بیچارگی سے کہنے لگا۔

"ہم صبح بات کریں گے!!" وہ بھی شرارت سے بولی،

•••••••»»»»»»»»•••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

•••••»»»»»»»»»»»»•••••

www.novelsclubb.com

"شانزے وہ مجھ سے کہتے ہیں کہ میں شادی کرلو! مگر کوئی ہے جو تم جیسا ہو؟؟"

اسنے شانزے کی قبر پر کھڑے ہو کر سوال کیا،

"مجھے کبھی کبھی احساس ہوتا کہ تم سے پہلے میں نے کسی کو چاہا نہیں تھا اور نا تمہارے بعد میرے دل میں اتنی ہمت ہے"۔اسنے اپنے آنسو پونچھے، وہ آج بھی

پانچ سال پہلے جیسا تھا،

وہ غم کم ہونے کی بجائے بڑھ گیا تھا اور بڑھتا ہی جا رہا تھا،

اسکا مستقبل شانزے کے ساتھ ہی مٹی میں دفن ہو گیا تھا،

اسکے چہرے پر موجود داڑھی بہت بڑھی ہوئی تھی،

ساتھ سر کے بال بھی بڑھ چکے تھے،

وہ سلیم اب اکیلا تھا،

"شانزے تم مجھے جواب کیوں نہیں دیتی؟؟" وہ روتا ہوا پوچھ رہا تھا وہ روزانہ یونہی آتا اور سب کچھ سناتا،

مگر سامنے سے ہمیشہ خاموشی ہوتی آج اسنے عاجز آ کر پوچھ لیا،

"شانزے میرے جزبات صرف 'تمہارے ہیں' سلیم کا پورا وجود صرف تمہارا ہے! میں کسی کو اس دل میں جگہ نہیں دے سکتا" وہ یہ کہتا وہاں سے چلا گیا،

یہ تھی وفا اسکی، یہ تھا وجود اسکا،

مگر خوشیوں پر اسکا بھی تو حق تھا، مگر اسنے وہ خوشیاں خود پر حرام کر لی تھیں،

کیونکہ وفا کا ایک نام انتظار تھا، اور اسنے وہی راستہ چنا تھا،

وفا میں کہاں بدلاؤ ہوتا ہے، وفا تو بڑھتی ہی جاتی ہے بڑھتی ہی جاتی ہے، اسکا کوئی باندھ نہیں،

"وہ استنبول آیا، تو علی نے اسے وہاں سے پک کر لیا تھا،

انہوں نے گھر میں پہلے سے تیاریاں کر رکھی تھیں ایک فیملی ڈنر کی،

اسکا استقبال نہایت گرم جوشی سے کیا گیا،

مگر وہاں ایک لڑکی زینب بھی تھی، جو نک سک سی تیار ہوئی منتظر آنکھیں لیے اسکے انتظار میں تھی،

مگر جب وہ گھر آیا

تو ایک کمرے چھپ گئی،

ہمت نہیں تھی سامنے جانے کی،

معظم سلیم کے ساتھ ہی رہتا تھا، اور وہ ہی اسکے ساتھ آیا تھا، وہ ابھی بھی اسٹک کی مدد سے چلتا تھا،

"میں اس دنیا چلا جاؤنگا بہت جلد میرے بیٹے قھرمان، میں نہیں جانتا کہ جب تم یہ پڑھ رہے ہو گے تو میں زندہ ہونگا یا نہیں، میں نے بہت سے ظلم بہت سی زیادتیاں کی ہے سب کے ساتھ مجھے معاف کر دینا، میرے جانے کے بعد اس گھر کے لیے یماش پاشا تم بننا اپنے بھائیوں کو کبھی مت چھوڑنا، کبھی نہیں!! قھرمان میں تم سے ناراض نہیں ہوں نہ ہی کسی بیٹے سے میرے ساتھ جو ہوا وہ میری قسمت تھی! میں نہیں جانتا کس حالت میں موت آئے مجھے! مگر میرے جانے۔ کے بعد وہ سارے کام ختم ہو جائیں اور تم سب اپنی ایک نئے سرے سے زندگی شروع کرنا! مگر بس

ایک چیز مانگ رہا ہوں، کبھی تمہیں مجھ سے محبت ہوئی ہو تو اسکے بدلے دے دینا،

میرے بچوں اپنے اس ظالم باپ کو نفرت سے یاد نہ کرنا، نفرت سے یاد نہ

کرنا۔۔ تمہارے بابا"

وہ روزانہ اس خط کو پڑھتا تو جو یماش پاشا کے آخری لفظ تھے، جو انہوں نے معظم کو

لکھ کر دیا تھا اور کہا تھا کہ وہ قھرمان کو دے دے،

اسپر مٹے مٹے نشان تھے جیسے لکھتے وقت وہ آبدیدہ تھے،

قھرمان پڑھتا تو اسکا دل کرچی ہو جاتا،

کاش ایک لمحے میں سب ٹھیک ہو جاتا، اسکے بابا اور وہ سب ساتھ ہوتے، اسکے بابا

جب اپنے بیٹے کی اولادوں کو دیکھتے تو کتنا خوش ہوتے،

وہ ابھی اسی حالت میں کھڑا تھا جب پیچھے سے زینب آئی اور اسنے سلیم کے آنے کی

اطلاع دی،

قھرمان نے وہ کاغذ فولڈ کر کے جیب میں رکھا،

پھر باہر کی طرف آیا،

قھرمان نے سلیم کو گلے لگایا،

"میرے شیر!!" اسکے کمر کو تھپکتے ہوئے کہا،

وہ مسکرایا، مگر مسکراہٹ خاصی مصنوعی تھی،

جیسے وہ ان کے شیر بولنے پر ہنسنا ہو،

یا یہ کہہ رہا ہو وہ تو بہت کمزور ہے، جو آج تک ایک رات سے باہر نہیں نکل سکا،

"سلیم چاچو!!" شانزے علی کی گود سے نکل کر سلیم کے پاس ائی،

www.novelsclubb.com

"شانزے!!"المیرا نے اسے پکارا تو سلیم نے ایک دم ہڑبڑا کر پیچھے دیکھا، کہ شاید کوئی معجزہ ہو گیا تھا، شاید وہ برا خواب ٹوٹ گیا تھا اور شانزے اس دروازے سے اندر آ رہی تھی،

مگر سب کسی ہوا کی جھونکے سمیت تحلیل ہوا، اسکی آنکھیں جو دروازے پر اٹکی تھی واپس مڑ گئی،

اسنے اپنے قدموں میں۔ کھڑی دو فٹ کی اس بچی کو دیکھا،

ماحول میں سوگواریت تھی اور تمام سو خاموشی، یہ نام جس کے سامنے لیا تھا یہ خاموشی اس کے لیے تھی،

سلیم جانتا تھا یہی ہوا ہے، اسلیے اسنے بس گہری سانس لی، اور ماحول میں موجود اس

اداسی کو اپنی مسکراہٹ سے چھپایا،

اسکی یہ چاہت نہیں تھی کہ اسکی وجہ سے سب اداس ہو، وہ سب کو خوش رکھنا چاہتا تھا،

جیسے شانزے کیا کرتی تھی،

اسلیے ہنسا،

"اچھا تو آپ ہیں شانزے مادام" اسنے نہایت گرم جوشی سے کہا اور بچی کو گود میں اٹھالیا،

www.novelsclubb.com

ماحول میں جو اداسی تھی اسکا تسلسل ٹوٹ گیا،

"جی" اسنے سلیم کے گال پر پیار کرتے ہوئے کہا،

"آپ بہت پیارے ہیں" شانزے نے معصومیت سے کہا

"میں اکثر اس کو تمہاری اور اپنی کہانیاں سناتا ہوا سلیے یہ تمہیں غلطی سے شہزادہ سلیم سمجھ بیٹھی ہے" علی نے پھر بازی ماری سلیم مسکرایا،

"نام کا اثر ہے بس بچی پر!" اسنے بہت پیار سے اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرا، اور علی کے ترم خان بننے کا سہی سے جواب دیا، خنسا کے پیچھے چھپی عائشہ سہمی نظروں سے سلیم کو دیکھ رہی تھی،

www.novelsclubb.com

تو اسنے باہیں پھیلاتے ہوئے اسے بھی اپنے پاس آنے کا کہا،

"قھرمان بھائی آپ بھی اس کو میری کہانیاں سناتے تو شاید یہ مجھے شہزادہ سلیم سمجھ لیتی" اسنے علی کی بات کا پورا پورا بدلہ لیا،

وہ یہ سب بس خوش رہنے کے لیے کر رہا تھا،

عائشہ اسکے پاس نہیں آئی کیونکہ وہ اس سے ڈر رہی تھی، اسکے بگڑے حلیے سے، اور ویسے بھی عائشہ جلد گھلنے ملنے والی نہیں تھی، وہ تھوڑی کھینچی کھینچی رہتی تھی،

"کوئی نہیں! میں اپنے بیٹے اور بیٹی دونوں کو تمہاری کہانی سنانے والا۔ ہوں اب!" قھرمان نے سب کے بیچ کھڑے ہو کر اعلان کیا، المیرا جانتی تھی اسلیے مسکرا کر خنسا کو دیکھنے لگی،

www.novelsclubb.com

جبکہ علی اور سلیم دونوں ناآشنائی سے اسے دیکھ رہے تھے، ان کے چہرے پر ناآشنائی کے خوب بل نمودار تھے،

"میرے بھائیوں بابا بننے والا میں بابا!!" اسنے علی معظم اور سلیم کو خود سے لگایا،

ان سب نے زور سے ہوٹنگ کی،

قھرمان نے یماش پاشا کی جگہ سنبھالی تھی،اپنے بھائیوں سمیت معظم کو بھی فیملی کی طرح رکھا تھا ہمیشہ،۔

"بھابھی میں نے ٹیبل سجادی ہے!"زینب جس نے سرخ رنگ کا لباس پہن رکھا تھا،ان دونوں کے پاس ائی، بال بہت خوبصورتی بنائے تھے اور وہ تو تھی ہی خوبصورت،

"کھانا لگ چکا ہے پہلے کھانا کھا لیتے ہیں پھر بات کریں گے،"وہ سب کھانے کے لیے باہر لان کی طرف اچکے تھے،

جب پیچھے سے علی نے المیرا سے پوچھا،

"ہم اپنے بیٹے کا نام کیا رکھیں گے؟"اسنے المیرا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا،وہ کل۔والی بات پر ہی پوچھ رہا تھا،

www.novelsclubb.com

وہ دونوں چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے لان کی طرف ہی آرہے تھے، کاندھے سے کاندھا جوڑے چلتے ہوئے،

"ہمارا بیٹا کہاں سے اگیا؟" اسنے علی کی طرف دیکھا، رکتے ہوئے اسکے رکنے پر علی کے قدم بھی منجمد ہوئے،

"کل تم ہی تو کہہ رہی تھیں!!" اسنے یاد دلایا، تو المیرا اسکی بات پر ہنس دی، پھر اپنی انگلیوں سے اسکے بال ٹھیک کرنے لگی،

ایڑھیوں کے بل اچک کر،

"اسکا نام رکھیں گے ہم عباد پاشا!" بالوں سے کارلر تک سفر طے کیا اسکی انگلیوں نے اور وہ اسکے کارلر کو سہی کرتی ہوئی کہنے لگی،

www.novelsclubb.com

"اسکا مطلب..." اسکی آنکھوں میں رمق لوٹ کر واپس ائی،

وہ حسین ترین رنگوں سے بنی آنکھیں چمک اٹھیں،

"اسکا مطلب وہی ہے جو تم سمجھ رہے ہو!!،" وہ اچک کر اسکے کان میں سرگوشی کرتی ہوئی آگے بڑھ گئی،

علی کے چہرے پر کئی رنگ آکر گزر گئے،

پہلے اسے دو لمحے اپنی سماعتوں پر یقین کرنے میں لگے، وہ خوشی سے پھولا نہیں سمایا، پھر

وہ بہت دھیرے سے مسکرا دیا،

وہ ایک بار پھر باپ بننے جیسی عظیم نعمت سے نواز دیا گیا،

www.novelsclubb.com

•••••••»»»»»

وہ سب کھانے کی ٹیبل پر خوشگپیوں میں مصروف تھے

جبکہ گل خانم یونہی خالی چمچ پلیٹ میں ہلاتی سلیم کو دیکھ رہی تھی بہانے بہانے سے،

اسے افسوس تھا، مگر سلیم نے اسکی طرف ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا،

"زینب بچے آپ کھانا کیوں نہیں کھا رہے؟" علی نے پلاؤ کھاتے ہوئے اسکی

طرف دیکھا،

"بھائی میرا کھانا ہو گیا ہے!" اسنے پلیٹ سرکائی، اور وہاں سے اٹھ کر جانے لگی،

www.novelsclubb.com

"کل ہم سب باہر چلیں گے تاکہ تھوڑا فریش ہو جائیں اب تو سلیم بھی ہمارے

ساتھ ہے" قھرمان سربراہی کرسی پر براجمان تھا ویسے تو وہاں علی بیٹھتا تھا مگر

قھرمان کی موجودگی میں وہ وہاں کیسے بیٹھ سکتا تھا،

سلیم نے کباب توڑ کر منہ میں رکھا،

"بھائی میں کل نہیں ہو نگا صبح واپس چلا جاؤ نگا"

اسنے آخری لقمہ لیا، جبکہ زینب وہی کھڑی اسکی صورت دیکھنے لگی،

مگر اسنے نہیں دیکھا

"سلیم تم ابھی تو آئے ہو کچھ دن رک جاؤ" قھرمان سے پہلے علی نے گفتگو میں

مداخلت کی،

"علی میں رک جاتا! مگر شانزے وہاں اکیلی ہے!" اسنے اپنی جگہ چھوڑ دی،

وہاں پھر سے ایک پل میں خاموشی ہو گئی،

www.novelsclubb.com

قھرمان نے اسے تاسف سے دیکھا،

"آپ سب کو مجھے ایسے ترس کھاتی نگاہوں سے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے میں

بہت خوش ہوں!!" اسنے اس ٹیبل پر موجود ہر ایک کو مخاطب کیا،

انداز سرسری تھا،

اسکے حلیے اور لہجے کہاں لگتا تھا وہ خوش ہے،

"جیسی مرضی تمہاری!" قھرمان نے ایک ٹھنڈی آہ بھری،

وہ وہاں سے جا چکا تھا،

انہوں نے بھی کھانا کھا لیا تھا،

›››•••••••••••••••›››››››••••••••••••••›››››››•••••••

••••••›››››

شانزے سو چکی تھی وہ کھڑکی کے پاس کھڑی تھی،

علی اسکے پیچھے آکر کھڑا ہوا،

"تم نے آج مجھے بہت بڑی خوش خبری دی ہے المیرا"

اسنے اسی انداز میں آسمان کو دیکھا،

اس خوبصورت چاند کو،

جو ان کی محبت کا ضامن تھا،

www.novelsclubb.com

"تم نے کبھی اظہار نہیں کیا محبت کا مجھ سے ؟، مگر میں تمہارے ہر انداز میں محبت محسوس کر سکتا ہوں،" علی نے اسکی سیاہ آنکھوں میں اپنی بھوری آنکھوں کو جمائے استفسار کیا،

جن کو وہ فوراً جھکا گئی، وہ اسکی آنکھوں میں زیادہ دیر تک نہیں دیکھ سکتی تھی، جب وہ اس طرح اسے دیکھتا تھا تو،

www.novelsclubb.com

"علی مجھے لگتا ہے محبتیں صرف اظہار کی محتاج ہوتی ہیں، جب عورت اظہار کر دے تو مرد کی محبت ختم ہو جاتی ہے" اسنے جھکی نظروں کے ساتھ ہی اپنی بات کہی،

وہ اسکی بات پر مسکرایا،اور اسکی اس سوچ پر بھی،ہائے کتنے معصوم سے ڈر تھے اسکے،

اسنے نروٹھے پن سے اپنی آنکھوں کو اٹھایا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھا، جو اسکی بات پر ہنس رہا تھا،

"اظہار کر دینے سے محبتیں ختم نہیں ہوتیں،وہ عشق بن جاتی ہے علمیرہ"

اسنے المیرا کے چہرے پر آتی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑسا،

"اور محبتیں تو لاکھوں سے بھی کی جاسکتی ہیں مگر عشق واحد ہوتا ہے اکیلا ہوتا ہے، اسکے مقابل میں کوئی نہیں آسکتا"اب اسکا لہجہ نرم تھا، جزبات آنکھو میں ہلکورے لے رہے تھے،،وہ اس کا محسن تھا،

وہ علی تھا جس نے اسکی زندگی میں آکر زندگی کو ایک حسین خواب کر دیا تھا،

اور وہ المیرا تھی جو اسکی اولادوں کی جنت تھی،

اسکے یوں دیکھنے پر المیرا نے نظریں نیچے یوں جھکا لیں جیسے کبھی واپس نہیں اٹھ سکے گی،

www.novelsclubb.com

گالوں پر لالی ابھر گئی،

"اور میرا عشق تم ہو" اب کی بار سرگوشی کی گئی، جو المیرا نے باآسانی سن لی،

جبکہ المیرا بادلوں میں سمٹتے چاند کی مانند،

پھر اسنے کچھ چھپایا ہوا تھا وہ علی کے سامنے کیا،

"علی" اسنے ایک کتاب علی کے حوالے کی"

علی نے بھونیں اچکایے اسکی طرف دیکھا،

جیسے پوچھ رہا ہو یہ کیا ہے،

"تم مجھ سے کہتے تھے نہ میں ایک بہت اچھی رائٹر بن سکتی ہوں!! یہ دیکھو میری پہلی کتاب!"

اسنے بک کا نام پڑھا جس پر ایک ہی نام جگمگا رہا تھا،

"تمہارے ہیں!"

اسنے حیرانی سے بھونیں اچکائی،

یہ ٹائٹل تم نے کیسے سوچا،؟"اسنے کتاب کے صفحے الٹ پلٹ کرتے ہوئے پوچھا،

"یہ ہماری کہانی ہے علی،اور مجھے اس سے بہتر نام اور کوئی نہیں لگا"۔

اسنے علی کو دیکھا جو کتاب کو دیکھ رہا تھا،وہ اگے کچھ بولتی اس سے پہلے علی نے اپنا جواب پیش کیا،

"اسکا جواب میں دیتا ہو!"اسنے اسے روکا،

"اسلیے کہ تم نے اپنی زندگی میں۔بہت سی خوبصورت چیزیں میرے حوالے کی جیسے کہ،

"میرے دل پر سارے اختیارات تمہارے ہیں"

www.novelsclubb.com

"میری مسکراہٹ اور میرے سارے خواب تمہارے ہیں"

اسکے جواب پر المیرا نے قہقہہ لگایا، جس پر وہ کھیسیا۔ گیا، اور مصنوعی خفگی دیکھائی،

"یہ اتنا برا نہیں تھا ویسے، اب اتنی پیاری رائٹر کے پیارے میاں جی اتنا تو کہہ سکتے ہیں" اسنے المیرا کے گال محبت سے کھینچے
وہ مسکراتی ہوئی زیادہ اچھی لگتی تھی،

www.novelsclubb.com

وہ خود ہی کہہ کر ہنسا،
وہ دونوں جنہوں نے غم کی اتنی شامیں دیکھیں تھیں اس مسکراہٹ ہر ان کا حق تھا،

"بہت بہتر حق حلال کے میاں جی" علی نے اسے وہی بات کی جو وہ اکثر خود کو کہہ

کر پکارتا تھا، حق حلال کا میاں،

اسکے کہنے پر علی ہنس دیا اور اسکے گرد حصار کیا،

وہ علی تھا وہ اس پر غصہ نہیں کرتا تھا، وہ اسکا خیال رکھتا تھا، اور جب جب وہ روٹھ جاتی تو مناتا مگر یہ صرف ایک طرف ہی نہیں تھا المیرا ابھی اسکی پسند ید گی کا پورا خیال رکھتی تھی، اور اسے غصے دلانے کی کوئی وجہ تلاش نہیں کرتی تھی نا ہی بات بے بات اس سے جھگڑا کرتی،

زندگی یونہی حسین چلتی ہے کہ دونوں فریق اپنی اپنی ایفرٹس ڈالیں اس میں،

ایک دوسرے کا ساتھ دیں چاہے کسی بھی صورتحال میں ہوں، محبت دو طرفہ ہی چلتی ہے!۔ ورنہ۔ یک طرفہ صرف عزاب بن جاتی ہے

ثوبیہ چائے نہیں پیے گیے بس گھر جا،رہے تھے اسلیے یہاں آ گئے تھوڑی دیر،"
خنسا نے اسے فورا سے پہلے چائے کا منع کیا جوان کی موجودگی میں چائے بنانے کے لیے کچن میں گئی تھی،

"قھرمان میں آج یہاں رک جاو؟" وہ دونوں وہی بیٹھے تھے جب خنسا نے سوال کیا ،قھرمان کا چہرہ اتر گیا،ایک پل میں،

"حیا میں تمہارے کے بغیر کیسے رہوں گا؟" اسنے جھک کر دھیرے سے کہا،تو خنسا نے بحث نہیں کی،اور رخ کچن کی طرف کیے ثوبیہ سے پوچھنے لگی،

"ثوبیہ بابا کہاں گئے ہیں؟ کب تک آئیں گے" اسنے خالد کے بابت پوچھا،
جبکہ ثوبیہ شربت گھولتی ہوئی عائشہ کے ساتھ ہی ڈرائنگ روم میں ائی،

عائشہ کا چہرہ اپنی خالہ سے مل کر کھل اٹھا تھا،

"وہ انکا ریڈیو خراب ہو گیا تھا اسے ٹھیک کروانے گئے ہیں معلوم نہیں کب تک آئیں گے"

اسنے شربت قھرمان کے حوالے کیا، جب وہ قھرمان کے ساتھ آئی تھی تب خالد بے بہت ہی خفا تھے اس سے،

کہ وہ دوبارہ اس شخص پر اعتماد کیسے کر سکتی ہے،

www.novelsclubb.com

مگر قھرمان نے ایک عزت دار طریقے سے خنسا کا رشتہ ان سے مانگا اور پھر سب کے سامنے اس کو قبول کیا، اسی دلہن کے جوڑے میں

"میں نے چائے کے ساتھ ساتھ شربت کا بھی منع کیا تھا!" خنسا خفا ہوئی،

"ثوبیہ تم اپنی آپا کو چھوڑو وہ ویسے ہی بہت خفا رہتی ہیں مجھے اس کی بہت ضرورت تھی" اسنے ٹرے سے شربت کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگایا اور ایک ہی سانس میں پی گیا، اسکی بات پر تو خنساتپ گئی، وہ اس مزاج کی نہیں تھی مگر اس حالت میں اکثر یونہی موڈ سوئنگ ہوتے ہیں،

"ایک کام کرو یہ دوسرا گلاس بھی اپنے دولہا بھائی کو پلا دو بلکہ پورا کا پورا کولر بھر کر ان کو دے دو یہ گھر جاتے جاتے پیتے رہیں گے" اسنے خفیف نظروں سے گھورتے ہوئے بات کہی، اسکی بات پر ثوبیہ کے لبوں پر مسکراہٹ گزری،

"ویسے آئیڈیا برا نہیں ہے! میں گھر میں آج اکیلا ہی ہونگا تو پیتا رہونگا، اب تمہاری آپا کا حکم کیسے ٹال سکتا ہوں!" اسنے خالص زن مرید انداز اپنایا،

پھر اپنی چابی اٹھائی،

"اچھا اب میں جا رہا ہوں صبح آ جاؤ گا تمہیں لینے" اسنے عائشہ کے سر پر پیار کیا، اور الوداعی کلمات کہے، خنسا تھوڑی حیران۔ تھی،
ابھی تو وہ منع کر رہا تھا مگر ابھی ایک دم سے موڈ چینج ہو گیا،

"ٹھیک ہے ثوبیہ میں ان کو دروازے تک چھوڑ کر آتی ہوں پھر بات کریں گے"۔
وہ یونہی ششدر انداز سے کہتی اسکے پیچھے پیچھے دروازے تک آئی جہاں وہ جوتے کے تسمے باندھ رہا تھا،

"ایک پل میں موڈ تبدیل کیسے ہو گیا؟" وہ بازوؤں کو لپیٹتے ہوئے پوچھ رہی تھی،

اس سے،

وہ جو تسمے باندھنے جھکا تھا سیدھا ہوا،

"تمہیں ایسے خفا کر کے میں کیسے خوش ہو سکتا ہوں؟" وہ مبہوت سی اسکی طرف دیکھنے لگی،

"اچھا تو میں کہوں گی کہ برج خلیفہ سے چھلانگ لگا لو تو کیا کود جاؤ گے؟" وہ اب بھی کن اکھیوں سے گھور رہی تھی،

جس پر قہرمان نے ڈھٹائی سے کاندھے اچکا دیے،

"اگر ایسے محبت سے کہوں گی تو ممکن ہے!!," اسکے اس جواب پر خنسا نے اس شخص کا چہرہ دیکھا، جو اپنا سب کچھ اس پر قربان کرنے کے لیے تیار تھا،

وہ جاتے ہوئے اسکی پشت تکنے لگی قہرمان نے دروازا کھولا، وہ باہر جاتا اس سے پہلے

حیا نے آواز دے کر اسے روکا،

"قھرمان" وہ اسکے آواز دینے پر پلٹا، مگر وہ اس اچانک افتاد کے لیے تیار نہیں تھا،

"آئی لو یو!!"، "اس نے پہلی بار ان پانچ سالوں میں اس سے یہ لفظ کہے تھے، یہ تھری میجیکل ورڈ،

قھرمان اسے دیکھتا رہا پھر دھیمے سے مسکرایا،

"آئی لو یو ٹو" ممکن ہے یہ خواب نہ ہو، اسنے نظروں سے ہی اسے چھو لیا، اور پھر خدا حافظ کہتا باہر نکل گیا، وہ ابھی تک اسکے لفظوں کو محسوس کر رہی تھی اور اس نرم مسکراہٹ کو بھی،

جو اسکا اظہار سننے کے بعد اسکے چہرے پر آئی تھی،

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••••»»»»»»

رات میں پورا مہتاب چمک رہا تھا،ارد گرد ستارے تھے آسمان میں بہت،رات کے ساڑھے بارہ بج رہے تھے،

سب سونے کے لیے کمرے میں تھے،

یہ منظر تھا علی کے گھر کا،

جہاں لان میں ایک وجود کھڑا تھا۔اور سگریٹ پھونک رہا تھا،

اسنے ٹراؤزر اور بلیک شرٹ پہن رکھی تھی ٹھنڈ بہت تھی اسکے باوجود وہ ادھی آستین سمیت بغیر کسی گرم شال اور کپڑے کے یونہی کھڑا تھا،

جیسے اسکے جسم کا ہر انگ جھلستا تھا اس آگ میں جو پانچ سال پہلے لگی تھی،

اسکے سینے بازو ہر جگہ ایک ہی تپش تھی اسکا مکمل چہرہ جھلس رہا تھا،

اسے وحشت ہو رہی تھی،،

وہ یونہی کھڑا رہا،

اسے محسوس ہوا کوئی اسکے پیچھے آ کر کھڑا ہوا ہے،

اسے لگا تھا یہ علی ہو گا،

مگر وہ علی نہیں تھا، وہ اسکی بہن تھی زینب سفیان پاشا،

وہ اسی جوڑے میں آئی تھی جس میں سلیم نے پہلی بار اس کو دیکھا تھا،

وہ سلیم کی پشت دیکھ رہی تھی،۔ پھر قدم بڑھاتی اسکے ساتھ آ کر کھڑی ہو گئی، اسنے کوئی بھی گرم شال یا سوئٹر نہیں پہن رکھا تھا، اسلیے سردی کے باعث ہونٹ کپکپا رہے تھے،

"اندر چلی جاؤ ٹھنڈ لگ جائے گی!" اسنے پہلے تو اسکی موجودگی کو نظر انداز کیا مگر

جب مسلسل اسے وہیں کھڑے دیکھا تو مجبوراً بول اٹھا،

"سلیم دیکھو میری طرف ایک بار!!"اسنے نم آنکھوں سمیت اسے پکارا،

سلیم نے کوئی جواب نہیں دیا وہ یونہی کھڑا رہا،

"میں نے سب کی باتوں میں آکر بہت برا کیا تمہارے ساتھ جانتی ہوں میں مگر مجھے معاف کر دو!!"وہ پچھلی تمام باتوں کے لیے معافی مانگ رہی تھی،

"جب تم پہلی بار میرے پاس آئے تھے نا،اس وقت تم مجھے اچھے لگتے تھے مگر میں نے اپنے بدلے کو سب سے اوپر رکھا تھا،جب میری آنکھیں کھلی تو دیکھا،وہ محض اچھا لگنا نہیں تھا،وہ محبت تھی،"

وہ رو رہی تھی،اور سلیم سے کہہ رہی تھی سلیم سخت تاثرات لیے سامنے کی طرف دیکھنے لگا،

"میں نے تمہاری محبت ٹھکرادی!،یہ جانتے ہوئے بھی کہ۔۔۔"اسنے درشتی سے اسکی بات کاٹ دی اور سلیم نے پلٹ کر ان سب میں پہلی بار زینب کو دیکھا مگر انداز بہت زیادہ درشت تھا،

"میں نے کسی سے محبت نہیں کی تھی اور تم سے تو کبھی نہیں،میری پہلی اور آخری محبت صرف شانزے ارسلان تھی جو من و مٹی تلے دفن ہے،تم محض خیال۔ تھی حقیقت صرف شانزے ارسلان ہے"اسنے زینب عرف گل خانم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر تنبیہ کرنے والا لہجہ اپنایا،

اسکی آنکھوں سے لگتا وہ بہت پرایا ہے وہ اس سلیم کو نہیں جانتی،

"وہ ایک صاف دل کی لڑکی تھی جو آگ میں جل گئی اور ساتھ اپنے مجھے بھی لے گئی

"وہ آخری بات کہتا وہاں سے جانے لگا، مگر گل نے اسکی کلائی پکڑی،

"تم جس انتظار کی سولی پر ہو کیا چاہتے ہو میں بھی یونہی انتظار کرو؟" اسنے شکوہ کیا،
جس پر سلیم استہزاء یہ مسکرایا،

"انتظار اور تم؟؟ ہونہہ!!" نخوت سے گردن جھٹکی،
بلا کی حقارت تھی لہجے میں

"ہر کوئی شانزے ارسلان نہیں ہوتا،" اسنے تضحیک آمیز لہجے میں کہا،
پاشا کے منجھلے بیٹے نے یہ راستہ خود ہی اپنے لیے منتخب کیا اور اپنے تک انے کے
سارے راستے بند کر دیے،

گل نے پیچھے سے اسکا بازو تھاما اور اسکی پشت پر اپنا سر ٹکایا، وہ یونہی کھڑا رہا، وہ رو رہی تھی،

سلیم۔ کو اپنے دہکتے جسم پر اسکا لمس کسی برف کی مانند لگا،

اسکے پورے جسم میں سنسناہٹ دوڑ گئی،

"میں شانزے کی طرح نہیں ہوں!"

"وہ بہت اچھی تھی،"

"مگر میں بری ہوں، میرے اندر ایک آگ روزانہ جلتی ہے اور میں اس میں بھسم ہو جاتی ہوں!"

"میری غلطی کی اتنی بڑی سزا مجھے مت دو!!" وہ اسکے کندھے سے ٹکائے ہچکیوں

www.novelsclubb.com

سے رونے لگی،

جیسے یہ بہت غبار تھا،

سلیم کو یہ لفظ شناسا سے لگے، یہ لفظ اسنے بھی کسی کو کہے تھے، وہ اس کیفیت کو سمجھ رہا تھا،

میچورٹی جب آجاتی ہے تو انسان دوسروں کی کیفیات اور احساسات کی قدر کرتا ہے ،

وہ یونہی ساکت وجود لیے کھڑا رہا وہ جانتا تھا اس وقت یہ لفظ کہنے والی وہ لڑکی کیا محسوس کر رہی ہے،

www.novelsclubb.com

سلیم کے گلے میں گلٹی اٹکی،

اسنے آنسو کا گولا اپنے اندر اتارا،

وہ شانزے کو نہیں بھلا سکتا تھا، اور ابھی وہ اس حالت میں بھی نہیں تھا کہ جلد ہی شانزے کی وہ مہک ختم ہو جائے،

وہ پلٹا،

وہ سر جھکائے یونہی رو رہی تھی،

"میں نے جب یہ لفظ کسی کو کہے تھے اس وقت میں بہت تکلیف میں تھا،" اسکی آنکھوں سے آنسو گرا،

"میں جانتا ہو تم تکلیف میں ہو گی! مگر میں چاہ کر بھی واپس نہیں اسکتا!، میں بہت دور آگیا ہوں! اور مجھ پر صرف شانزے کا حق ہے،" اسنے زینب کی طرف دیکھا اسکے لہجے کی سختی کہیں غائب تھی، اسنے وفا کو وہ ڈھنگ بھی اپنایا تھا،

اسنے اپنا سر اٹھایا پھر سلیم سے لپٹ گئی، کہ اسکی سماعتوں سے اب سلیم کی دھڑکن

سنائی دے رہی تھی،

"تم وہیں رک جاؤ میں سفر کرونگی،اور جب تم تک آجاؤ گی پھر آگے کا سفر ہم ساتھ کریں" اسنے روتے ہوئے انتظار کرنے کا وعدہ کیا،

وہ اسکے جھلستے وجود سے چمٹ گئی تھی،

ممکن تھا یہ چنگاری جو اس کے سینے سے اٹھتی ہے اس لڑکی کو بھی یوں بھسم کردے،

www.novelsclubb.com

"میرے وجود کی تپش تم برداشت نہیں کر سکو گی! میں مر چکا ہوں پانچ سال پہلے ہی" اسنے گل کو خود سے دور کیا، پھر لمحے بھر کی خاموشی دونوں کے درمیان رہی،

"میں تمہارے لیے اب حیات بن جانے کی کوشش کرونگی!" اسنے امید کے سنگ اسکی آنکھوں میں برستی شعلے دیکھے،

"میرا انتظار نہ کرو!"

"میرا انتظار نہ کرو میں وہ بنجر زمین ہوں جس میں۔ کبھی پھول نہیں آگیں گے" وہ کانپ رہا تھا،

یہ حقیقت تھی اسکا مستقبل شانزے کے ساتھ ہی ختم ہو گیا تھا،

"تم ہزار بار بھی کہوں تو میرا انکار ہے، جب انتظار کرتے کرتے تم تھک جاؤ گے تو تم مجھے پاؤ گے میں شانزے نہیں بن سکتی! مگر میں زینب سفیان پاشا، زینب سلیم پاشا بننے کی ہمیشہ منتظر رہوں گی!" وہ یوں کہتی آنکھوں سے آنسو صاف کیے سرعت سے چلی گئی،

جس طرح آئی تھی اسی طرح چلی گئی، اسکے جسم پر ابھی کہیں زینب کا چھوا باقی تھا، مگر اسنے خود کو ماضی میں رکھنے کا ہی فیصلہ۔ کیا تھا۔ اور یہ انتظار تھا

ان دونوں کی قسمت میں انتظار لکھا تھا جو انہیں ہر صورت کرنا تھا،

وہ معصوم لڑکی اس ویران دل میں گھر کرنا چاہتی ہے،

میں روکتا ہوں اسے وہ مانتی نہیں ہے،

نہیں انتظار کسی بھی قابل،

میں وہ نہیں رہا جس سے تجھے محبت تھی،

میرے وجود میں دہکتے آگ کے شعلے،

جو لپیٹ میں لے لینگے تیری اس معصومیت کو،

"میرے وجود سے نکلتی چنگاریاں،

جھلسادیں گی اس موم وجود کو،

www.novelsclubb.com

"میرا دل پہلے ہی برباد ہے،

میں وہ نہیں وہ جس کو چاہا جا سکے،۔

یہ دل پتھر بن چکا ہے،

ان میں جزبات مکمل ختم ہو چکے ہیں۔

کوئی نہیں جانتا تھا کہ اسکا انتظار ختم ہو گا کہ نہیں، ہر کسی کی زندگی میں ہیپی اینڈ نگ نہیں ہوتی، کچھ لوگوں کے لیے صرف ہجر لکھا ہوتا ہے، اور صرف سفر لکھا ہوتا ہے، وہ اپنا سفر کاٹ کر اس دنیا سے چلے جاتے ہیں، زینب وہ ساری زندگی اسی انتظار میں گزار دے گی، اسے ابھی سفر کرنا تھا، اور زینب بے نام اس میں جڑ گئی تھی، ادھوری کہانیوں کے کرداروں میں سلیم۔ پاشا اور زینب کا کردار بھی جڑ گیا تھا،

علی المیرا کی زندگیاں مکمل تھی خوش تھی،

اب کیا پھر سے کوئی المیرا پیدا ہو گی اور اسکے لیے علی جنم لے گا کوئی نہیں جانتا تھا

قھرمان کی زندگی خنسا کے ساتھ مکمل۔ تھی، شب ہجراں گزار کر انہیں اچھے دنوں کی نوید سنائی گئی تھی، اور یہاں قلم روک گیا، ان تینو کو وہ ملا جوان کا نصیب تھا،

یو پاشا کے بیٹوں کی داستان ختم ہو گئی،

حرف آخر؛

www.novelsclubb.com

"ماضی کو ماضی ہی رہنے دیا جائے تو حال اور مستقبل تو دونوں روشن ہوتے ہیں,

ورنہ ماضی کے سائے گہرے ہوتے ہیں جو حال اور مستقبل کی روشنیاں بھی مدھم کر کے انسان کو بھٹکتا ہی رہنے دیتے ہیں، جو جتنی جلدی ان سائے سے نکل جاتا وہ

اتنی جلدی ایک نئے سرے سے زندگی کی شروعات شروع کرتا ہے"

ختم شد!!

»»»••••••••••••••»»»»»»»»»••••••••••••••»»»»»»»»»•••••••

••••••»»»»»»

www.novelsclubb.com